M.A.LIBRARY, A.M.U.
U4384

هو الحیّ القیوم

بحمد الله تعالیٰ و بشکره و بفضله علیٰ

نہج الکریم

بعہد سعادت مہد بندگان خدیو کامران فرمان فرمائے شش صوبہ دکن ظل اللہ
حضرت آصفجاہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہم بیچ حیدرآباد دکن
کے یہ کتاب لاثانی موسوم

تاریخ رشید الدین خانی

بنام نامی اصلی نواب شمس الامرا اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد رشید الدین خان دام اقبالہم
الفرمان ذرہ نواز خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الدولہ خورشید الملک تیغ جنگ محمد ... بہادر دام ظلہم کے

مطبع عالیہ

خورشیدیہ میں حلیہ طبع سے

آراستہ ہوئی

CHECKED
Date

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وتمم بالخیر

الحمد للہ کہ جسنے اہتمام مملکت شریعت کا احکام دین مبین انبیاء مرسلین اور اوصیاء راشدین کو عنایت کیاہی اور انتظام سلطنت دنیا کا بادشاہان کبار اور وزراء ذوی الاقتدار کو عطا فرمایاہی تاکہ دفتر نہو شکر حق کا اصلا ارقام کیاہی کریں [illegible] ۔ اسیکی ہی دو گراہی نیک ذاتی ہم سبکے لئے کرتاہی جو کام ۔ سبحان [illegible] صادق الاخبار ہادی راہ خدا شافع روز جزا احمد مجتبی محمد مصطفی [illegible] صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ صلوۃ لا تنقضی بانقضاء الدھور ولا بالانقضاء الشہور والاعوام ۔ تعظیم کمال وہمہ جو اعظم نوع انسان رہی [illegible] سب کو فضل بزرگ کیا جو فکر تو معلوم ہوا کہ اسواء خالق اکبر وہ [illegible]

اما بعد اس [illegible] اساتذہ متقدمین و متاخرین خادم الطلبہ [illegible] غلام امام [illegible] ابن محمد [illegible] عفی اللہ [illegible] ۱۲ بارہ سو [illegible] ہجری نبوی [illegible] محمد قطب [illegible] احمد [illegible] اعلی حضرت کمال الدھر [illegible] علی نوع الانسان وکمال نوع الانسان [illegible] علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکمال الدھر [illegible] علی نبینا صلی اللہ علیہ و [illegible]

دیباچه

گردون سلطنت فلک رفعت خورشید منزلت ثریا جاہ کیوان بارگاہ برجیس طلعت ناہید عشرت بہرام صولت
قمر صورت نور حدیقۂ دولت نور حدیقۂ سلطنت المؤید من السماء المنصور علی الاعدا سلیمان مکانی ظل سبحانی آیۂ
رحمت یزدانی قبلہ چیر کامرانی جمشید مرتبت فریدون مملکت ہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ منوچہر چہر کیخسرو
سپہر جہان آرا سکندر فخر نوشیروان عصر معدلت پیرا حاتم زمان رستم دوران خطاپوش عطاپاش
خلایق پرور کرم گستر والی دکن راقم ریختہ و محن بند کا انتساب اعلیٰ حضور پرنور باستعداد سرور نواب مستطاب
سلطنت مآب جہان پناہ آصفجاہ نظام الملک فتح جنگ میر فرخندہ علیخان نظام ناصر الدولہ بہادر ورد زبان
شہریار کہ دانش خسرو گیتی ستان عدل اسلیے کہ جہان خیمہ سی لگی ہی تجابہ سایہ امن امان ہر کہ
ہین ہمیشہ جوان شہریار عالیجاہ اسکے الکعبۃ گیتی کی خاک ہی سو کہ اسکی بہ توتیائے دیدۂ اہل جہان
ہین لاکہ کرہ فلک بہ صدق و دعا جب تلک قائم ہی تخت ارض چتر آسمان
شہریاران صد پرکرتی رہین جبتک جلوس حاکم و محکوم ہی تا ہین سلطنت
دولت اسکے بموجب عقل و دانش بیکہ فرزان اسکی ہو اولاد سے معمور اقلیم جہان
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ حسب الحکم خدیو مہر افزا بخیر اجلال طراز
بساط اقبال فارس مضمار دلاوری تیغ مسلول معرکۂ بہادری سی اکرم عالی ہمم نظم جوان
جوان مست جولان سالک مسلک صورت کہ حال سر دیباچہ ارباب توقیر عطارد سہ پیراہ
شہنشہ بہار گلستان خوشنودی بستون بارگاہ ارجمندی ذات بنیاد جیحون سخا سحاب
دریائے ثروت نواب سکندر القاب اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جناب محمد رشید الدین خان بہادر

دام اقباله خلف سعید ظهیر سلطنت آصفیه مدد دولت نظامیه ارسطو فطرت افلاطون خبرت بیقبل کافه انام عمدة

خاص و عام قطعه ایکے تو سبھی ہین بفرائے جهان مین ہر وقت سے تدبیر بعقد کوه تیغ وتجرد ہے کہ تدبیر اسکی

ہوتا نہین ایسی یاری تدبیر کو تیغ یعنی نواب فلک جناب امیر کبیر بشیر شمس الدوله شمس الملک شمس الامرا محمد فخر الدین بہادر

مد ظله العالی کی خاطر احوال فرمانروایان ہندو وکن کا ایسا بکار اور سلاطین والا قدر سے معمه ضمیمه سعید و وزیر

اقبال بافرہنگ ظفر تاک کے اور جملہ سوانح آشتی و جنگ بھی تو سمان سے ہے بروبار ہیگی اتنہ ابتدا عروج سے انتہا

زوال تک ہر ایک یاست جدا کتابون کے کتب قدیم و جدید سے جمع و ترتیب اور اخبار حالیه کی انتخاب کر کے

سلیس فقرات ہندی مین یہ ایک کتاب مختصر تاریخی سے تا ارباب ایارت اور اصحاب سیاست کو وقت تقریر اور

تدبیر کے بکار آمد ہو اور نام اسکا اسم گرامی بر جناب ممدوح کے رشید الدین خانی ہے اور مادہ تاریخ بھی

رشید الدین خانی اور اس کتاب مین ایک مقدمه اور تین دفتر مین اور دو سرے دفتر کے آخر مین ایک خاتمه

ہے اور ہر ایک دفتر مشتمل ہے اوپر دو مقالون کے اور مقاله ثانی متضمن ہے دو عنوان کے مقدمه

ہندوستان کے راجون کے بیان مین چونکه احوال مین راجون کے اختلاف ہے اسلئے

یہ مقدمه اسکی دو فصلین کہین اور پہلی فصل مین بارہ شعبے ہین اور دوسری مین ہندو چنانچہ بیان ایک ایک

علیحده علیحده آویگا انشاء الله تعالی پہلی فصل موافق کتاب سیر المتاخرین کے اور اسمین

بارہ شعبے ہین واضح ہو کہ زمانہ پیش مین حاکم اقلیم ہندوستان کا ہنسپا ور پر تھا اور نام

اصلی اسکا راجه بہرت کمال داد گستر اور نہایت نیک پرور تھا اسکی سات پشت تک ایک ایک بادشاہی

رہی آٹھوین پشت مین ایک راجه مسمی ... پیدا ہوا کہ ایک شہر ... کے نام سے ...

مقدمه

ہندوستان کے راجون کے بیان مین

ہندوستان کے راجون کا بیان

نامی مشہور ہے اور کوسکی کوروان کہتے ہین اور چہتے واسطہ مین راجہ کور کے ایک راجہ جنمیج نے
بہت بڑا راج کیا اور اسکے تین بیٹے ایک دہرترشت دوسرا پانڈ تیسرا بدر منجھلے بیٹے پانڈ کو راج اس
اقلیم کی بعد جنمیج کے سپرد ہوئی اسنے ایسی بزرگی حاصل کی کہ اسکی اولاد کو اسکے نام سے پانڈوان کہتے ہین
اور اسکے پانچ بیٹے ایک جدہشتر دوسرا بہیم سین تیسرا ارجن کنتی نامی عورت سے چوتہا نکل پانچوان
سہدیو مادری نامی عورت سے اور دہرترشت نابینا تہا جنمیج کا راج تہا اسکے ایک سو ایک بیٹے تہے گندہاری نامی
زوجہ اسکی کسبی گندر عوض ہندو راجہ کی بیٹی ہین کہتے ہین کہ اسکے بطن سے ایک سو بیٹے سب سے بڑی کا نام درجودہن
اور ایک بیٹا نقال کی لڑکی سے تہا جسکا نام یویچہ بعد پانڈ کے دہرترشت راجہ ہوا اسکا قایم مقام ہوا اور وقت مین دہرترشت نے اسکا
جدہشتر پسر کلان پانڈ اور درجودہن جیہن پور دہرترشت کے بہت سبی ان دونون نفاق کی ظہور مین
آئین مگر درجودہن نے یاوری طالع سے باتباب کی جیند ے بانفاق اور تاکید بلکہ اس
تنہا حکم رانی کی آخرکار وقت معہود پہنچا جدہشتر سے ایک جنگ عظیم ہوئی کہ آج تک ایسی لڑائی
اس اقلیم مین نہین ہوئی ہے اور درجودہن اس معرکہ مین مارا گیا اور جدہشتر حاکم مستقل ہوا کیفیت
مفصل اس جنگ کی کتاب مہابہارت مین جو بیاس نام حکیم نے بنائی ہے مفصل مرقوم ہے چنانچہ ابوالفضل
فیضی نے ترجمہ اسکا زبان فارسی مین کیا ہے اور وجہ تسمیہ مہابہارت کا یہ ہے کہ مہا زبان ہندی مین
بڑی کو کہتے ہین اور بہارت لڑائی کو سنا ہے کہ اس لڑائی مین بہت آدمی مارے گئے ہین بعضے کہتے
ہین کہ پانچ لاکہ سینتالیس ہزار اور بعضے کہتے ہین کہ پچیانو لاکہ بلکہ قیاس سے باہر ہے اور وہ شمار
سے باہر ہے کل گیارہ شخص ازانجملہ چار بہائی اور ست فتح یاب جدہشتر کے اور

مقدمہ ہندوستان کے راجون کے بیان مین

چار سنگہ بیٹے در جودہن کے باقی رہ گئے اور کشن جی جو جنگ کی پرستش کرنے میں مشغول تہا ذکر وقت سب سوم میں آئیگا

وہ بہی سبہی مارے گئے بلکہ تمام بہارت میں شکست اور طرفدار جدہشتر کے تہے بعد انفصال جنگ کے سات شخص

جدہشتر کے جو بچ رہے تہے انہیں ایک کشن جی اور چپ دو یہ سنگہ پہلا راجہ جدہشتر اور

اپنے ورثا کے بیان مین راجہ جدہشتر کا بیان جدہشتر نے فتح کے بعد ہستناپور کو

دار السلطنت اس عہد کے قرار دیا اور کیا تہی چلا اور سلطنت مین دہرتراشٹر چچا کی

وغیرہ کے مار ڈالنے کا پشیمان کر کے بہت عذر چاہا اور اپنے سے رضامند کیا

رخصت کی کروانی اجازت چاہی کہ بیابانو مین مشغول عبادت کا ہو اگرچہ جدہشتر

تہا کوئی حکم بے اسکے نہیں ہوتا تہا اور کہیو آ جو کچھ کہ اور اکثر قصے

وفات کیا تہا حکم اسکا ہفت اقلیم پر جاری ساری تہا اور ہر روز آدمی ہزار کو طعام کہلاتا تہا

جا کی ہر کام پر مقدم رکہتا تہا عہد مین اسکے شیر بکری ایک گہاٹ پانی پیتے تہے اور دنیا کا ذکر

اور بہ ہر زبان بندگان خدا آسودہ آخر وقت جدہشتر نے بالاتفاق بہائیون

بیٹا کی پریکہت بن ابہمن بن ارجن بن پانڈ کہ سوا اسکے اولاد

کوئی وارث ملک و مال کا باقی نہیں رہا تہا کہینچ کر ترک لباس کیا اور ارادہ سیاحی

کیا اسوقت چارون بہائی بہی آسکی ترک کے بہتر جا کر ساتھ ہے اور

کوہ ہمالہ مین ریاضت شاقہ اٹہائی اور واسطے کفارت عصیان

کیے ہین گناہ دہ فنا فی رفتگی اگر کہا ابہی قوم کے دنیا نیک نام اور

ہو گئے اور جدہشتر موافق اعتقاد بعض ہنود کے جسم عنصری سمیت روانہ بیکنٹھ کا ہوا مدت سلطنت کوروان

اور پانڈوان کی بالاتفاق چھتیس برس اور راجہ ودہشٹر کی تمام عمر اسی سال اور راجہ جدہشتر کے بعد جنگ

مہابھارت اور بار بار جدا ہو [illegible] ہوا [illegible] چھتیس [illegible] ایک سو پچیس سال [illegible] پرچھت کا

بیان پرچھت بن ابھمن بن ارجن بن پانڈو [illegible] بعد رخصت دنیا کے جدہشتر کے حکمرانی اختیار کی اور مدت دراز

تک مشغول امور جہانبانی کا رہا اور وہ [illegible] عدل [illegible] تھا اور [illegible]

پہنچا آخرکار بددعا ایک [illegible] سانپ نے اسکو کاٹا اور وہ مر گیا مدت سلطنت اسکی ساٹھ برس

اسے بھی جاننا چاہیے کہ [illegible] احکام دین میں ہنود کے تالیف کی ہے اسکے [illegible] لاکھ

اشلوک ہیں علم [illegible] بیاس [illegible] اسکو [illegible] مفصل [illegible] لاکھ اشلوک [illegible]

میں کورو اور پانڈو کی لڑائی [illegible] اسکا نام مہابھارت رکھا [illegible] بیان راجہ جنمیجی

بن راجہ پرچھت کو امرا اور وزرا نے باتفاق [illegible] جانشین باپ کا کیا [illegible] راجہ باوجود خوردسالی کے

ضبط سلطنت اور بندوبست ملک عمل میں لایا کہ کسو کو یارا خلاف کا اظہار کا نہ ہوا اور [illegible]

اور بے فکر ہو کے چند روز بعد اطراف ولایت شمال [illegible] لشکر کشی کر کے فرمانرواؤں کو وہاں کے

مطیع کیا اور اپنے ملک تمام قبضہ تصرف میں لا کر دارالسلطنت ہستناپور کو پلٹا بعد اس مہم کے

چاہا کہ انتقام باپ کے خون کا سانپوں سے [illegible] اس عزم سے افسون گروں کو بلا کر حکم کیا اور

انہوں نے [illegible] اسکو [illegible] سانپ آپ ہی آپ آ کے جلنے

لگے چنانچہ ہر روز ہزارہا سانپ [illegible] آگ [illegible] جل [illegible]

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

ہزار برس اور راس وسطی پر حسب اعتقاد بعض قوم کے زمین کا کرہ رکہا ہوا ہے اسیلئے یہی جانا گیا کہ
جنا ہے لیکن الٰہ دین خالق کے انہیں بتایا کہ کرہ زمین متزلزل ہے اور اصل زمان کا حاصل دفعتاً ایک
یہیں ہر جگی وارد ہوا اور اسی حق کے سبب سمجھایا گیا کہ شعلہ راجہ کا آتش غضب کا دیکھا اور باقی
سب تخلیق حال ہندوستان کے بیجاب پانی انتقال راجہ کا اہل طبیعی ہوا

راجہ آہمند اور اسکے بیٹوں کا بیان

راجہ آہمند ... [illegible]
لپنے تیا کا سکے ... اور ... کا ... بیٹا کیا سلطنت کی ... سال ... اسکے بعد ...
انہتر سال دو مہینے ... کا ... اسکے بعد راجہ ... انتالیس برس ...
چہتر سال دو مہینے اسکے بعد راجہ دشت دان بن راجہ ... سال ...
بن راجہ دشت دان اٹھتر سال اٹھ مہینے اسکے بعد راجہ ... بن راجہ ...
بعد راجہ ... بن راجہ ... برس ... سال ... مہینے اسکے بعد راجہ ... بن راجہ ...
انہتر سال پانچ مہینے اسکے بعد راجہ جیل بن راجہ ... سال ... مہینے اسکے بعد
بن راجہ جیل ... برس ایک مہینہ اسکے بعد راجہ ... سال ...
... بن راجہ ... ساٹھ سال گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ ... بن ...
سال ... مہینے اسکے بعد راجہ ... بن راجہ ... پچیس سال اٹھ مہینے اسکے بعد راجہ ...
بن راجہ ... سال اسکے بعد راجہ ... بن راجہ ... پچاس سال اٹھ مہینے اسکے بعد
... بن راجہ ... انتالیس سال نو مہینے اسکے بعد راجہ ... بن راجہ ... یکم ... برس

حضرت عیسیٰ ... علیہ السلام کا ...

سنہ و سال راجوں کے بیان میں

گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ اوسولن برس راجہ بدہارت چالیس سال نو مہینے اسکے بعد راجہ اودی برس سولہ الیس

سال دو مہینے اسکے بعد راجہ اسی برس راجہ اودی اکاون سال اسکے بعد راجہ دیال برس راجہ اسی اٹھتر برس اسکے بعد راجہ

برس راجہ دیال والیس برس [illegible] اسکے بعد راجہ جیپال برس راجہ سال چھتیس سال اسکے بعد راجہ [illegible] اٹھاون

سال پانچ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] اکیالیس برس گیارہ مہینے [illegible] حاصل کلام [illegible]

[illegible] بعد [illegible] سال [illegible]

[illegible] کا نام [illegible] اسکی [illegible] اسکو [illegible]

[illegible] ان کا [illegible] آئی [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] کیا [illegible] برس

دو [illegible] اسکی اولاد [illegible]

سلطنت [illegible] مہینے [illegible] کی اسکے بعد راجہ [illegible] برس [illegible] الیس [illegible]

اسکے بعد راجہ [illegible] برس [illegible] مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] برس نو مہینے اسکے

راجہ [illegible] برس گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] چالیس برس تین مہینے اسکے بعد

راجہ [illegible] برس [illegible] مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] الیس برس دو مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] برس

سال تین مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] برس چار مہینے اسکے بعد راجہ [illegible]

گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] الیس سال سات مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] پچیس سال

پانچ مہینے اسکے بعد راجہ بدہل اکیس سال آٹھ مہینے فقط خلاصہ کلام یہ ہے جو دو شخص صحیح پیسے لیکر جو
نسل پانڈوان کے مرتبہ سلطنت کو پہنچے تھے راجہ بدہل تک سر آمد ان کے ہندوستان کے ہوئے اور جبکہ بدہل
الحمد تہپار پانے وزیر کے غافل جانکر قابو کے وقت کام اسکا تمام کیا اور آپ مالک ملک کا ہوا یہاں سے
سلسلہ انکا ٹوٹا اور امر سلطنت طرف دوسرے گروہ کے منتقل ہوا جسکو زمانہ تو کم سلطنت کا
بموجب اصل پانسی ایک برس اور آرزو کے جمع کے پانسو برس دو مہینے تک ہے اسمیں پہلے راجہ پرباہ
اور اسکی اولاد کے بیان میں راجہ پرباہ جب وزیر سے بادشاہ ہوا زمانہ اسکی
ہے راجہ جیتپال ستائیس برس سات مہینے راجہ کرکن اکیس برس راجہ چار برس
برس آٹھ مہینے راجہ ... اٹھائیس برس مہینے راجہ ... برس مہینے راجہ
اٹھائیس برس مہینے راجہ ... چار مہینے راجہ ... چالیس برس راجہ ... آٹھ برس گیارہ
جات چھبیس برس نو مہینے راجہ ہری ایک تیرا برس دو مہینے راجہ ... چھبیس برس
راجہ ادہت انتیس برس گیارہ مہینے فقط حاصل کلام راجہ پرباہ سے راجہ ادہت تک
سرزمین ہند میں راجہ کئے جب راجہ ادہت رئیس ہوا اور عیب ... بناہی اور ... فرمانروائی
بے پروائی ہر ایک امر میں کیا لکھا ورز ... موافق عادت قدیم زمانہ راجہ
ملک عدم کا کر کے وسادۂ سلطنت کو تکیہ گاہ اپنی کیا یہاں سے نسل پرباہ کی ...
دور ... عرصہ راجی جات پرباہ کا بموجب اصل ... برس
اور ... جمع کے چار سو اکاون سال آٹھ مہینے چودہ شعبہ راجہ ... اور ...

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

راجہ دند ھر پایہ وزارت سے مرتبہ سلطنت کو پہنچکر اکتالیس برس چہ مہینے جیتا باقی کیا بعد راجہ
سور سین دہموجہ پینتالیس برس تین مہینے راجہ بیکنک اکتالیس برس دو مہینے بعد اسکے جو وہ تینتیس
برس راجہ تابہ تہا بتیس برس راجہ جیون راجہ چھیالیس برس سات مہینے راجادی سین تینتیس برس
پانچ مہینے راجہ انند چل اکاون برس راجہ راجپال چھبیس برس [illegible] راجہ بسنت عہد [illegible] اکبر بادشاہ
[illegible] تہا اور نہایت فرمانروائی کی حکومت کیا کمال غرور اور نہایت نخوت سے غلطی میں نہیں پایا تہا
آخر کار سکوت ناخوشی ایک شخص کہ [illegible] کمائون ایسکے نزدیک تہا [illegible] اور [illegible]
راجہ [illegible] ہوا [illegible] وہ تہا آیا اور راجہ نہیں مار کیا سات وہ [illegible] انتقال کیا بعد
راجہ دند ھر [illegible] راجپال [illegible] چالیس برس ہو لئی اصل فرمانروائی اور [illegible] تین [illegible]
کیا راجہ [illegible] عہد [illegible] بیاہا راجہ سکوت جب والی سلطنت کا ہو تو [illegible] اور وزرا
[illegible] اور نہایت [illegible] اور [illegible] جو کام کر تا [illegible] فرمانروائی [illegible]
[illegible] نہایت [illegible] سے [illegible] راجہ [illegible] کہ [illegible]
اسکا [illegible] راجہ [illegible] دہلی جو دار السلطنت تہا ہوا اور [illegible]
[illegible] ایرانی کی [illegible] کا ہوا اور راجہ سکوت [illegible] میں [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible] سال [illegible] راجہ بکرماجیت بیاہا میں راجہ بکرماجیت [illegible]
[illegible] زیر [illegible] ذکر اسکا [illegible] میں آ [illegible] بعد قتل سکوت کے [illegible]
[illegible] اسکا رہا اور [illegible] ایام زندگی [illegible] راجہ [illegible] راجہ [illegible]

والبتہ لکھا ہی کہ ایک جوگی نے کہ نام اسکا سمندر پال تھا فریب دیکر راجہ بکرماجیت کو قتل کیا اور آپ
اسکی جاپر برقرار ہوا

ساتوان شعبہ سمندر پال اور اسکے جانشینون کے بیانمین

سمندر پال بعد بکرماجیت کے راجہ دہلی کا ہوا اگرچہ اسنے امور جہانبانی مین بہت جد و جہد کی لیکن آخر کار ساتھ ناکامی کے رہ نورد عدم کا ہوا مدت سلطنت سمندر پال کی چوبیس برس دو مہینے ہے بعد اسکے راجہ چندر پال بن راجہ سمندر پال نے چالیس برس پانچ مہینے حکومت کی نین پال نے اکاون برس پانچ مہینے دسین پال نے سینتالیس برس دو مہینے رسکہ پال نے اڑتالیس برس تین مہینے سوکھ پال نے ستائیس برس گیارہ مہینے نکھپال نے اڑتیس برس تین مہینے انیر پال نے ستائیس برس چھ مہینے مہی پال نے چھبیس برس پانچ مہینے ہیم پال نے اڑتالیس برس آٹھ مہینے کیند پال نے سینتیس برس نو مہینے جیتی پال نے انچالیس برس دو مہینے بسر پال نے چوبیس برس نو مہینے ... دو مہینے کرم پال نے پینتالیس برس پانچ مہینے بکرم پال نے چوالیس برس تین مہینے فقط الغرض سولہ نفر راجہ سمندر پال سے راجہ بکرم پال تک ایک کے بعد ایک حاکم ہوتے چلے آئے اور وقت مین بکرم پال کے کہ اسنے باپ کی جاپر قایم ہوکر مملکت ہندوستانی سے فارغ ہوا تہا اور کتنے حکام سے خراج و باج لیکر اپنے تصرف مین لایا تہا جب ایام زندگی اسکے تمام ہوے ارادہ مین الہی کے یہ تہا کہ راجہ ... مستقل ہووے ... کارکنان قضا و قدر کے راجہ تلوک چند پر فوجکشی ہوکر عین معرکہ جدال و قتال مین مارا گیا مجموعہ مدت حکام مذکور الصدر کے بموجب اصل متن سے ... برس ... شمار ہوتی ہے اکتالیس سال آٹھ مہینے ... برس کی غلطی کا نہین معلوم کہ سہو کاتب ہے یا امر آخر

آٹھوان شعبہ راجہ تلوک چند اور اسکے خلفات کے بیانمین

راجہ تلوک چند تھوڑا سا ملک بہرائچ کا رکہتا تہا

مقدمہ

ہندوستان کے راجون کے بیانمین

اور فرمانروایان اندرپت کو خراج دیا کرتا تھا جب اقبال نے اسکے یاوری کی بکرم پال راجہ ذی اقتدار
کا پایۂ تخت بسیار مدت تک اندرپت میں آکر سرفراز ہوا لیکن جب اسنے فرصت نہ پائی جلد انتقال کیا مدت سلطنت اسکی دو برس
راجہ کرم چند بن راجہ تلوک چند بیٹھا بائیس برس سات مہینے راج کیا پھر کامچند بیٹا چار برس تین مہینے رام چند بیٹا
چودہ برس گیارہ مہینے اور ہرچند بیٹا اٹھارہ برس دو مہینے کلیان چند بیٹا پندرہ برس سات مہینے بہیم چند بیٹا اٹھارہ برس تین
مہینے گوبند چند بیٹا بائیس برس دو مہینے بعد گوبند چند کے اسکی زوجہ مسماۃ رانی پریم دیوی ایک سال سریر آرای کی
راجہ تلوک چند سے تا رانی پریم دیوی چودہ تن بموجب اصل نسخہ ایک سے بیالیس برس تک سلطنت کیے اور از روی
شمار کے نو آدمی ایک سو اٹھارہ برس گیارہ مہینے نواں شعبہ ہرپریم درویش اور اسکے
متعلقات کے بیان میں ہرپریم درویش خدا اندیش کو بعد انتقال رانی پریم دیوی کے لوگوں نے واسطے
سلطنت کے لایق جانکر نکالا درویشی کو تاج ہی سے مبدل کیا وہ بزرگ بعد پہنچنے رتبہ گدائی سے مرتبہ جہانبانی
از راہی تک عرصہ قلیل میں مرگ طبعی سے کوچ کیا لکھا ہے مدت سلطنت اسکی سات برس پانچ مہینے
راجہ گوبند پریم بن راجہ ہرپریم درویش بعد پدر کے راجہ ہوا اور بیس برس تین مہینے تاجور رہا اور
راجہ گوپال پریم بعد اسکے پندرہ برس تین مہینے مہاپریم بیٹے بعد گوپال پریم کے اگرچہ بسبب ظاہر
تخت جہانداری پر بیٹھا لیکن باطن سے متوجہ حقیقت کا تھا بعد چند روز کے رفتہ رفتہ پادشاہت
کو چھوڑ کر جادہ پر ہرپریم کے فقیری اختیار کی مدت سلطنت اسکی چھ برس آٹھ مہینے جملہ چار تن از روی
شمار کے انچاس برس سات مہینے تک سلطنت کرتے اور بموجب اصل کے تین سال دسواں شعبہ دہلیپ اور
اسکے بیس آیندہ گون کے بیان میں راجہ دہیسین والی بنگالہ حقیقت حال سے مہاپریم کے

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

[illegible]

واقف ہو کر لشکران سپاہ بیکران لیکر متوجہ اندربت کا ہوا اور بمجرد آمد کے تخت جہانبانی پر جلوس
کیا اگرچہ ایکبار اور پرکاش سلطنت سے متمکن ہو تہا لیکن بعد کی ہے کہ سب اطاعت اختیار کی ترکیسہ
نکیا اور وہ بادام الحیات کا ان رایدہ سلطنت آیکی مجموع برس آٹھ ماہ اول ساہ بابن برس چار مہینے گنیش سین نے دو برس آٹھ
مہینے ماہو سین گیارہ برس چار مہینے سور سین ایک برس دو مہینے بہیم سین پانچ برس مہینے کنک سین ہمیں برس دو مہینے
بارہ برس دو مہینے لکہمن سین بیس برس گیارہ مہینے زاین سین دو برس سات مہینے
لکہمن سین ثانی چہبیس برس گیارہ مہینے دہور سین گیارہ برس ایک مہینے راجہ بلا دل
سے یہاں تک گیارہ آدمی ایکسو پنتالیس برس گیارہ مہینے اولاد ہی شمار کیے
بموجب بعض کے ایک سو پچاس برس سے ثابت ہو کہ مدت حکومت مابین سین کی تقریبا آٹھ
سال ہے اور بعد دہور سین کے کہ وہ ہشتم شمار تہا سلسلہ ابن فضل شیخ کے اختیار
ہوا چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کیار ہوان شعبہ راجہ دیپ سنگه اور اسکی فرزندون کے بیان میں
راجہ دیپ سنگه جو بید پروری دہور سین کی سکر طبل شادی کا بجایا اور مانند شاہباز کے کوہستان
سوالک سے جانب اجمال بطمع سے طعمہ سلطنت کے دوڑا اور اس دراج بانکا کو صید پنجل کا
کرکے قفس جسم میں بند کیا اور آپ مسند میں جلوس کیا کلاہ روزگار کو کہ خزان رسیدہ
اسکی ظلم کا تہا آب عدل سے اپنے تازگی بخشی مدت سلطنت آسکی ستائیس برس دو مہینے اسکے
بائیس برس دو مہینے راجہ سنگه نو برس آٹھ مہینے ہر سنگه چالیس برس ایک مہینے سنگه
پچیس برس تین مہینے یہ سب کے نیک تھے جب جیون سنگه بن راجہ نرسنگه ہوا

تذکرہ ستان سنگه راجوں کے بیان میں

[illegible]

لاوبالی مزاج تہا تہوڑے عرصہ مین زمام سلطنت کی ہاتہہ سے اسکے نکل گئی اور وہ آوارۂ دشت
ادبار کا ہوکر قضا پذیر ہوا مدت سلطنت اسکی آتہہ برس پانچ مہینے راجہ دیپ سنگہ سے اس راجہ تک جیسے اوپر
شمار اعداد کیے ایک سو اٹہتیس برس نو مہینے برابر اور بموجب اصل کے ایک سو انچالیس سال ایک ماہ جہان
بان ہے بارہوان شعبہ راجہ پرتہی راجکے بیان مین راجہ پرتہی راج مشہور بہ رای پتہورا
زبان دہلی بیٹہا اسکا تہا اور عہد مین راجہ جیون سنگہ کے پاس رکہتا تہا راجہ جیون کو مہمل
امور سلطنت مین کسی وقت فرصت شکار سے نہ ہوتی تہی ناگہان سیر آ پہنچا اور ہنگامہ کارزار گرم کیا
راجہ جیون سنگہ کہ سامان پیکار درست اور تیار رکہتا تہا ثابت قدم رہا کاہ اور پہاڑون مین جا چہپا اور
آخر [illegible] ہوا اور رای پتہورا فتح کے نقارے بجاتا ہوا سریر آرای دہلی کا ہوا عہد مین اسکے سلطان
شہاب الدین غوری غزنین سے آکر کئی دفعہ محاربہ کیا آخر کار موضع ترائن عرف تلاوڑی پر [illegible]
آپ فرمان روا ہند کا ہوا مدت سلطنت رای پتہورا کی پندرہ برس کئی مہینے مین جاننا چاہیے کہ بعد گذشتہ ہونے
رای پتہورا کے حکومت ہندوون کی ملک ہندوستان سے منقطع ہوکر طرف سلاطین کے منتقل ہوئی
چنانچہ احوال انکا اوپر لکہنا انشاء اللہ تعالی ظاہر ہوگا راجہ جدہشتر پانڈو سے لیکر رای پتہورا تک
موافق نسخہ راج ترنگنی کہ کتاب معتبر ہے اور ہندوون مین مشہور جیسا صاحب سیر المتاخرین لکہا ہے
سی بیس تن اقوام مختلفہ اہل ہنود سے چار ہزار چار سو آتہہ سال تک فرمانروائی کر کے مرحلہ
طراق عدم ہوکے اور بموجب امتحان راقم کے سوائے سلطنت راجہ دیپ سنگہ اور راجہ جیت کے [illegible]
اسلام ہی ابتدا جدہشتر سے جمع جمع کل طبقات مرقوم الصدر کی چار ہزار ایک سو بیالیس برس پانچ مہینے
ہی اور آخر سے راج کوروں اور پانڈوان کے چار ہزار تین سو ستر سال پانچ مہینے مدت [illegible]

باقی یہ جاننا چاہیے کہ اصل کتاب میں جس سے مضمون اس فصل کا انتخاب کیا ہے مدت حکومت ہر گروہ
کی کہیں کم اور کہیں زیادہ پائی گئی اور چونکہ حقیقت اسکی پوشیدہ تھی تو لا علاج راقم نے واسطے اطلاع
کے دو قول کہے ایک بموجب شمار لکھنے اور ایک موافق تحریر مؤلف عنہ کے اور بیشتر اسکے بھی بعض بعض جا
عاجز ہو کر ایسا عمل کرنا نہیں آیا ہے لیکن جہاں کہ تفاوت احاد کا پایا گیا لحاظ کرنے قلت کے اور جہاں فرق
کا آیا اعتبار کر کے کثرت کے قول سابق کے اعتبار کر کے اعداد شمار پر اکتفا کیا ہے دوسری فصل مطابق تحریر
شیخ محمد قاسم فرشتہ کے اور اسمیں یہ درج ہے ہیں واضح ہو کہ ملک ہند آباد کیا ہوا ہند بن
حام بن حضرت نوح علیہ السلام کا ہے اور انکا نام بسبب [illegible] اپنے مشہور اور معروف ہے اور اول اس
جو شخص کہ مسند نشین حکومت کا ہوا نام اسکا کشن تھا اور مراد اس کشن سے کنہیا نہیں [illegible] مشہور ہیں
انکی پرستش کرتے ہیں چنانچہ ذکر انکا دفتر سوم میں آویگا انشاء اللہ تعالی بالفعل بیان [illegible]
ہی پہلا شعبہ کشن اور اسکے فرزندوں کے بیان میں کشن کا بیان [illegible] غیر مشہور [illegible]
صاحب جرأت تھا شجاعت ذاتی اور فراست خلقی سے اپنے ملک ہند میں نامور داری کی [illegible]
وہ عظیم الجثہ تھا اور گھوڑا اسکی سواری کی طاقت نہیں رکھتا تھا [illegible] سے اندیشہ
[illegible] سے رام کر کے اپنی سواری میں رکھا اور برہمن نام ایک شخص اسکے عصر میں نسل سے [illegible]
[illegible] کہ ملک بنگالہ جسکی اولاد سے معمور ہوا ہے بہت دانا تھا کشن نے اسکو وزیر اپنا کیا اکثر صنایع
انکی اور [illegible] ایجاد کیے ہیں اور بعضے ایسا کہتے ہیں کہ کاغذ اور [illegible] بھی اس
سے نکلا ہے اور اوس وقت میں پہلے شہر جو ملک ہند میں معمور ہوا ہے بلدہ اودھ ہے اور [illegible]
[illegible] ظہور [illegible] کا ہے اور اسکے زمانہ میں قریب دو ہزار [illegible] کے آباد ہو گئے ہیں اور [illegible]

صوبہ ملتان

صوبہ لاہور

صوبہ کشمیر

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

[illegible] بیان [illegible] مہاراج [illegible]

اور کئی بیٹے پیدا اور مدت عمر اسکی چار سو برس کی تھی مہاراج کا بیان مہاراج ولد کشن نے بعد باپ کے
وہ تخت سلطنت پر بیٹھکر اس نے بہتر اور زیادہ آبادی ملک کی کوشش کی اور اولاد کو پورب بھیجکر حکم
امارت [illegible] حکومت دیا اور [illegible] کا روبار وزارت اور تدبیر کی اور نجوم اور طبابت کا سونپا اور ایک جماعت
[illegible] اور ایک قوم کو انواع حرفہ اور پیشہ [illegible] پہلا بنا کیا اور معابد اور مدرسے [illegible]
[illegible] اور [illegible] جو وہ فرزند تھے مدت عمر اسکی سات سو برس [illegible] باپ [illegible] نام [illegible]
مہاراج [illegible] ملک [illegible] تمام [illegible] قلعہ کو [illegible] اور [illegible] مدت [illegible]
[illegible] اور [illegible] ایک بیت [illegible] کیشو راج کا بیان کیشو راج بن مہاراج
[illegible] عمل کا [illegible] اور [illegible] اسکی دو سو برس
فیروز [illegible] کا بیان فیروز [illegible] کیشو [illegible] نام [illegible]
[illegible] اور [illegible] اسکے زمانہ میں [illegible] پایہ [illegible]
[illegible] کہ وہ [illegible] اور کوہستان [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] حکومت اسکی [illegible]
راج کا بیان تمام [illegible] اور [illegible] سورج اور اسکے [illegible]
سورج کا بیان سورج نام ایک [illegible] رستم دستان [illegible]
[illegible] فیروز [illegible] اولاد کو [illegible]
کیا اور [illegible] ایران [illegible] ایک [illegible] کوہستان [illegible]

[illegible]

مقدمہ ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

اگر نوکر ہوا اور ملازمت اختیار کی چونکہ ہمیں مذکورہ علوم غریبہ اور فن سحر کا ورد تھا تمام راجائین اسکے
دور آیا اور شیوہ بت پرستی کا اسکو تعلیم کیا واضح ہو کہ بت پرستی اسکے وقت سے رواج پائی
اسکے طاعت اور عبادت قادر بیچون کی کرتے تھے لیکن عہد مہاراج کے بعض اقسام بت ستارہ
آتش پرست ہو گئے تھے راجہ سورج ملک کیا ... بیٹے کو راج دیا گیا تھا اور اپنی ...
نکالا ... قنوج آباد ... اسکے بیٹے ... سلطنت اسکے ...
بہراج ولد سورج کا بیان بہراج ولد سورج علم موسیقی ...
بہراج اسکے نام ... بنارس ...
... کو ... انکی اولاد ...
ہیں آخر کار بہراج پر ایک برہمن کیدار نام کوہستان سوالک ...
غالب آیا اور تمام سلطنت کی باگ اختیار میں لی مدت حکومت بہراج کی چھتیس سال
تھی ... کیدار کے بیان میں کیدار علم ... خوب جانتا تھا ...
بہراج اور ... کا ...
ایک شخص ... نے خروج کیا اور کیدار پر غالب آیا مدت سلطنت کیدار کی انیس سال تھی
شنکل اور اسکے بیٹے کے بیان میں شنکل کا بیان ...
بہراج ... سالات ... اور ...
... شنکل ... میں آ ...

مدت بات سے پہلے پشن سنگہ ہود کو زیر و زبر کیا اور کش سنگہ مضطرب ہو کر تیغ اور کفن ساتھ لیے ہوئے
آیا اور پاؤں پر افراسیاب کے گر پڑا افراسیاب نے اس حسن عقیدہ کو پسند کیا اور مہاراج کر
راجگی یہاں کی اسکے بیٹے کو دی اور اسکو ساتھ لیکر ولایت توران کو لیگیا پس کش سنگہ
ایک بہت ... بات سے رستم کے مددگار وہاں ... اور صحیح ہو کہ ... بنایا ہو ... کش سنگہ کی مدت
حکومت اسکی ... سال راجہ ... کا بیان راجہ ... پسر ... کش سنگہ کا ... ایک
تھا حاصل ملک اسکا تین حصے کرکے ایک حصہ ... اور ایک حصہ واسطے ... خرچ ... اور
... سپاہ ... اور ایک واسطے خرچ سپاہ اور ... قلعہ ... نام ... اسکی
... علم ... اور ... قنوج ... دارالراج ... مدت
... سال ... وقت انتقال کے ... بیٹا ... ظاہر ہوا
ایک شخص ... خروج کر کے بادشاہ ہوا ...
اسکے ... راجہ ... کا بیان ...
... سال ... مدت سلطنت اسکی چالیس برس ... راجہ کا بیان
... راجہ ... جانشین ہوا اور ...
سلطنت اسکی ... سال راجہ ... کا بیان راجہ ... مدت ...
... کا ... ہر سال ...
... اور جب ... سال ... اس طرف ...

مقدمہ ہندوستان کے راجاؤں کے بیان میں

آپ متصدی امر سلطنت کیا ہوئی لیکن بھائی جیچند کا کہ دہلو نام تھا سردار فوج سے اتفاق کر کے طفق کو درمیان سے اٹھا دیا اور آپ بادشاہ ہوا مدت سلطنت جیچند کی باون برس راجہ دہلو کا بیان

راجہ دہلو بادشاہ دلیر اور خلق خدا پر مہربان تھا اور آسودگی خلق کی اسکو منظور تھی شہر دہلی بنا کیا ہوا اسکا ہی آج عہد میں اسکے فور نام ایک آسنے کماؤں سے خروج کیا اور بعد

صعب کے دہلو کو اسیر قلعہ رہتاس کو بھیجوا دیا مدت سلطنت اسکی چالیس برس جاننا چاہیے کہ

بیچ اکثر تواریخ کے جو مشہور ہیں اکبری آگے لکھا ہے کہ راجہ جیسکے سن چار سو آٹھ بیس برس راجہ اننگ پال

فرمانروا ہوا سیے میں دینت اندر پت ایک شہر آباد کر کے اسکا نام دہلی کیا اور حکومت اسکی اولاد میں چار سو برس

بیس برس رہی اسحق میں بیس تن پائتخت رہے جھٹا شعبہ راجہ فور کے بیان میں فور راجہ عظیم الشان تھا

اتفاق سے سبحی کا کو قتل اسکے راز سے ہند میں تہہ جواری فلک زبان بلشکر سے مبتلا ملکی

ایران کو موقوف کیا تھا پھر راجہ معاصر سکندر کا ہی جب کہ اپنے ہمت کشی کی بہ فرود ہندہ

عظیم کر کے مار ڈالا گیا ایام فرمانروائی اسکے تہتر سال اسے متعلق فور اور جیت سکندر

ایک شخص سنسار چند نام حاکم ہند کا ہوا ساتواں شعبہ سنسار چند کے بیان میں سنسار چند

دو سیالہ چیکٹس قبل طالب واسطے کو ورز کہ وہ اسوقت میں بادشاہ ایران تھا بھیجا تھا

کئی سال کے جو نہ بنایے ایک شخص نے اسید خروج کر کے استیلا پایا مدت سلطنت سنسار چند کی ستر برس

آٹھواں شعبہ راجہ جونہ اور اسکے بیٹیوں کے بیان میں جونہ کا بیان جونہ بھائی

افعال پسندیدہ اور خصایل برگزیدہ رکھتا تھا اسنے تاریخ کتک ارا جمہ کے بہت سے قریبے بنا

سکتے ہیں اور یہ معاصر ہے راجہ شیر بالکان کا اور اسکو بالیس فرزند تھے مدت سلطنت اسکی نو برس

کلیان چند کا بیان کلیان چند کلان پسر جو نہ بس ظالم اور سفاک تھا اسکے وقت میں

ہندوستان میں فقرا بہت ہی ایذا پاتے تھے اور راجہان اطراف اسکے قریب ہوئے یہاں تک کہ راجہ بکرماجیت کو نوبت جدال

ہوئی کہ اسوقت سے فتنہ اس نسبت کو پہنچا ہے کہ تا بحال مشہور و معروف ہے مدت سلطنت اسکی نامعلوم

نوال شعبہ بکرماجیت کا بیان بکرماجیت معاصر راجہ شیر بالکان کا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہم

[illegible] سال اور ماہ وفات [illegible]

[illegible] ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا کرتا تھا قلعہ اور شہر کالپی کا اسکے آثار سے ہے

اور اسکو بتیس فرزند تھے بعد اسکے درمیان راجہ ان کے [illegible] آخر الامر

رام دیو تاکہ جو سپہ سالار اسکا تھا متصرف پایۂ تخت قنوج کا ہوا مدت حکومت اسکی [illegible]

سال اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بہرام اسکے وقت میں [illegible]

[illegible]

مقدمہ ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

اوضاع اور اطوار ہند کے قنوج میں آیا بارہواں شعبہ راجہ رام دیو کے بیان میں

رام دیو راٹھور بسیار دلیر اور شجاع اور صاحب تدبیر تھا مارواڑ اور لکھوتی مالوہ تک اس کی عملداری تھی

ہے کہ وہ بھی برابر آیا تھا بعد قتال و جدال کے اس کی لڑکی کی شادی بھی شہور کے عالم دکن بیٹے سے کی

تو اپنی سلطنت کو فوت کیا تھا اور اصل میں کہ کوٹ کا بہت تحفہ دیکر بیٹی وہاں کے راجہ کی

قلعہ چیتور راجہ کی بیٹی بیاہی بہت جنگ و جدل کی بعد فیروز شاہ کے دو ایک لڑکی کو بیاہ کر لایا

مہینے میں قریب پانچ سو راجہ اور ایک کو پاکر گرفتار کیے اور بہت مال و اسباب لوٹا

مشہور ہیں کہ مانند رام دیو کے راجہ عظیم الشان ہندو میں نہیں ہوا راجہ [illegible]

ولد کیتھا کا ہر سال اسکو خراج دیتا تھا اور اطاعت میں اسکی رہتا تھا سلطنت اسکی

تیرھواں شعبہ پرتاپ چند کی بیان میں پرتاپ چند نام ایک راجہ رام دیو کا [illegible]

اسکے درمیان اسکے فرزندوں کے فتنہ دیکھ کر اس امر کو غنیمت جانا اور بہت [illegible]

ہوا ایک شخص معاصر نوشیروان کا پہلے اول ہر سال ایک [illegible]

ہو کر تا زیست اپنی ہر سال خراج دیتا رہا حکومت اسکی نامعلوم ہوئی چودھواں شعبہ راجہ

انند دیو کے بیان میں راجہ انند دیو راجپوت بعد فوت پتا کے [illegible]

تمام مالوہ اور بہروالہ اور مرہٹہ اور دکن اور [illegible] متصرف ہوا کیا قلعہ [illegible]

ہندوستان میں راجہ معاصر تھا [illegible] سلطنت اسکی [illegible] پندرھواں

شعبہ مالدیو کے بیان میں مالدیو نام [illegible]

[illegible]

سلطان محمود دیکھکر مدت ہوتے تھے بیت اور ناو دیکھے اور جب ایام زندگی کے آخر ہوئے
مین اثنا رہ ویتیری تاریخ شعبان کی سنہ چھ سو دو ہجری مین کنارے نیلاب کے رہتک وقت ...
ہاتھ سے بعضے گکہرون کے پہنچے اور مارے گئے کہ سلطان نے جب کہ اسلام آور کیا تھا چونکہ شریک انکو
پہنچا اور سبب عداوت قلبی کے کہ ابتدا مین طرف سے سلطان کے خویشون اور برادرون کو انکے سخت
ایذا پہنچی تھی دغا سے شہید کیا ۔ تمام شہر کا ہو کر ... عدم کا ہوا ایام سلطنت کے چونتیس برس
از انجملہ فرمانروائی کے تین برس ۔ سلطان قطب الدین کا بیان سلطان قطب الدین ایبک غلام
زر خرید سلطان شہاب الدین کا تھا اور نیابت ہندوستان کی سابق سے اسکے متعلق تھی بعد قتل ہونے
سلطان شہاب الدین کے دہلی سے آکر لاہور مین تخت نشین سلطنت کا ہوا اور گیارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ چھ سو دو ہجری مین سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا ۔ حضرت اس بادشاہ کی تنگ آئی اسواسطے ایک لاکھ مین
اور نہایت سخی تھا لاکھون روپیہ جو تقسیم کرتا تھا اسلئے اسکو لاکھ بخش کہتے ہین سلطان محمود غیاث الدین
بھتیجے شہاب الدین کا فرمان ... شاہی ۔ واسطے قطب الدین کے بہیجا اور خطاب
سلطانی کا دیا قطب الدین نے بسرو چشم قبول کیا اور آداب شکر کے بجا لاکے
... چوگان کھیلتے کھیلتے گھوڑے پر سے گر کر گنبد زندگی کا ...
... ایام حکومت اسکی بیس برس ... سلطنت کی چار برس اور کہتے ہین
... قطب الدین ایبک اور بھی چار آدمی غلام ہوئے سلطان معز الدین سام کے ...
... اول سلطان تاج الدین بعد انتقال قطب الدین جب سلطان محمود برادر زادہ معز الدین

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان میں

کرتا ہے پایۂ تخت نشین فیروز کوہ تھا سا [illegible] حکومت غزنین کے مشغول ہوا اور ناصر الدین قباچہ کہ ذکر اسکا [illegible]

حکام سندھ کے متعلق ہے اور اختیار الدین محمد خلجی سلاطین بنگالہ شمار کیا جاتا ہے جو بہاء الدین طغرل والی

بیانہ میں ایک حصار بنا کر رہتا تھا حصار سلطان کوٹ [illegible] ملک بہاء الدین طغرل بھی سلطان آرام شاہ

کا بیان سلطان آرام شاہ فرزند سلطان قطب الدین کا بعد انتقال اسکے کہ فرزند صلبی [illegible] تھا

اتفاق سے ارکین دولت کے تخت شاہی پر بٹھایا اور [illegible] والد [illegible]

ایک فتنہ و فساد کی شعل ہوئی پھر [illegible] امیر [illegible] اور امیر دہلی [illegible]

نادم ہو کر طرف ملک شمس الدین التمش کے کہ وہ بھی فرزند [illegible] اور داماد سلطان قطب الدین کا

تھا اور حکومت بداؤن کی قبضہ تصرف میں اسکے تھی رجوع کیا اور [illegible] امور سلطنت [illegible]

ملک موصوف فوراً وہاں سے آکر قابض اور متصرف دہلی کا ہوا آرام شاہ اس [illegible]

آیا اور حوالی دہلی میں محاربہ کیا لیکن فتح نصیب نہوئی [illegible] ملک موصوف شاہ [illegible] مستقل [illegible] کا

ہو کر نادم [illegible] عرصہ [illegible] اور آخر کار اس جہان فانی سے بیکنام ہوا جیسا کچھ

لکھا جاتا ہے سلطان شمس الدین کا بیان سلطان شمس الدین معروف ملک التمش

اور داماد سلطان قطب الدین ایبک کا تھا بعد انتقال سلطان مرحوم کے [illegible]

شاہ سے امور خلافت کے [illegible] اتفاق [illegible] آسمعیل [illegible]

اور دوسرے ارکین وغیرہ کے بداؤن سے آکر [illegible] جہانبانی پر جلوس کیا

اور [illegible] کہتے ہیں کہ یہ خسوف کی شب پیدا ہوا تھا اور سنہ ۶۱۲ [illegible]

سولا ہجری میں ایلچی خلفا عباسیہ کا بغداد سے خلعت واسطے سلطان شمس الدین کے لایا سلطان اس ایلچی کی
بہت عزت کی اور نہایت انعام لایق سلوک کیا اور مراسم اطاعت خلیفہ کے بجا لایا بہت شادمانی کی اور تمام شہر کو آراستہ
کر کے کئی روز نقارہ خوشی کا بجایا اور سنہ ۶۳۰ چھ سو تیس ہجری میں گوالیار کی ولایت پر فوج کشی کی اور مظفر و منصور وہاں آیا
جہاں کا کہ مہاکال کا بتخانہ بنا ہوا تھا منہدم کیا اور تمثال راجہ بکرماجیت کی اور دوسرے بتوں کو دلی میں لا کے جامع مسجد کے دروازہ
پر دفن کیا تا لگدکوب خلایق رہے اور اکثر اوقات عبادت اور طاعات الہی میں رہنا سبب تقدم
جانتا تھا اور تمام عمر ساتھ عدالت کے زندگانی کی اور رعایا اور برایا کو نہایت خوش کیا انجام کار
بیسویں شعبان کے سنہ میں موت طبعی سے گذرا اور عالم محمود طرف خلوتخانہ بقا کے تشریف لے گیا مدت سلطنت اسکی
چھبیس برس میں سلطان رکن الدین کا بیان سلطان رکن الدین فیروز بیٹا شمس الدین کا بعد
پدر والا قدر سنہ ۶۳۳ چھ سو تینتیس ہجری میں تخت سلطنت پر جلوس کیا لیکن نالایق تھا اور ذمیم
خزانہ انعام میں مصروف اور زر اونکے صرف کیا ماں اسکی بی بی شاہ ترکان نام کنیز ترکیہ تھی
بیٹے کی دیکھ کر آپ سر انجام ملکی اور مالی کا کرتی تھی لیکن کوتہ اندیشی کے بہ اقتضا کہ سرشت میں عورات
کے ہے امور ناشایستہ کہ لایق پادشاہی کے نہوں اس سے ظہور میں آئے سو اسلئے ارکان دولت نے اتفاق کر کے
بی بی رضیہ بنت شمس الدین خواہر رکن الدین شاہ ترکان کو مع رکن الدین کے دستگیر کر کے داخل
زندان کیا بعد چند روز کے دونو وہاں میں فوت ہوئے ایام سلطنت اسکی ایک سال چھ مہینے اٹھائیس دن
سلطانہ بی بی رضیہ کا بیان سلطان بی بی رضیہ بیٹی سلطان شمس الدین کی
بسکہ لایق تھی باپ نے لیاقت اسکی دیکھ کر حین حیات اپنے ولیعہد کیا تھا سنہ

پہلا دفتر سلاطین شمسیہ کے بیان میں

چھے برس تین مہینے میں اتفاق سے وزرا اور امرا کے جلوس کیے اور رنگ خلافت کو آراستہ کیا
اور ہر روز لباس جدا پہنکر آمد ہوتا اور دربار عام کرنا اور سکان نشیبی کا جہانبانی کے انصرام کو
شعار اپنا کیا تھا بعضے کہتے ہیں کہ معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین کو کہ بھائی تھا سلطانہ کا اور امرا کو
اور ملک اختیار الدین کو بعد سلطنت کے بعد مزاج بسکہ کا اس سے ہوا حکم سے معز الدین کے قتل ہوا ایام سلطنت
اسکے تین برس چھ مہینے چھ دن ہیں

سلطان معز الدین کا بیان

سلطان معز الدین بہرام شاہ دوسرا بیٹا
سلطان شمس الدین کا تخت فرماندہی پر بیٹھا سنہ ۶۳۷ میں جب التمش کے خطبہ سکہ اپنے نام کا کیا
نظام الملک مہذب الدین کہ بیچ سلطان کی اسکے حبالہ نکاح میں تھی
تھا بغاوت اختیار کی اور مکر و فریب سے سلطان معز الدین کو دستگیر کرکے قتل کروایا ایام سلطنت کے
دو سال ایک مہینہ

سلطان علاؤ الدین کا بیان

علاؤ الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ
تھا اور آثار رشد کے پیشانی سے اسکی ظاہر تھے بعد قتل ہونے سلطان معز الدین کے ارکان سلطنت
و ملک نظام الملک کے راضی ہوکر سنہ ۶۳۹ چھ سو انتالیس میں بادشاہ کیا ناصر الدین
اور جلال الدین کو کہ بیٹے سلطان شمس الدین کے بیچ زندان کے تھے خلاص کیا ناصر الدین
کو ساتھ ولایت بہرائچ اور جلال الدین کو ساتھ ولایت قنوج کے نامزد کرکے رخصت کیا اور نظام الملک
کو عوض میں کفران نعمت کے قتل کیا بعد چند روز کے جب سلطان نے ... کا ترک
کیا ارکان دولت نے اتفاق کرکے ناصر الدین کو کہ حق شناس تھا بہرائچ سے بلاکر مختار
امور سلطنت کا کیا اور سلطان علاؤ الدین کو مسلسل کرکے قید میں رکھا مدت سلطنت

پہلا دفتر سلاطین دہلی کے بیان میں

اسکی چار سال ایک مہینا ایک دن ہے

سلطان ناصر الدین کا بیان

سلطان ناصر الدین بیٹا سلطان شمس الدین التمش کا سنہ ۶۴۴ ہجری میں سلطنت کیا بیچ شہر دہلی کے تاج جہانبانی کا سر پر رکھا اور ملک غیاث الدین بلبن کو کہ بندہ اور داماد اسکا تھا منصب وزارت سے سرفراز کیا بلبن موصوف نے اپنے رائے خدمت اسکی بجا لایا کہ کل رعایا اور برایا آسودہ اور سلطنت آباد اور خزانہ معمور ہوا اور سلطان بھی ایسا نیک عدالت گستر رعیت پرور تھا کہ آوازہ نیکنامی بادشاہ اور وزیر کا اطراف و اکناف گیتی میں انتشار پایا اور تعریفیں انکی زبان پر عالم کے جاری ہوئیں اور سلطان موصوف عاقبت محمود اسقدر تھا کہ باوجود اتنی ملک کی جو داخل خزانہ میں ہوا اسکو صرف سپاہ اور فرزند و دوستان کے [illegible] تمام عمر میں ایک مصحف لکھا اور [illegible] کلام شریف لکھ کے ہدیہ [illegible] زندگی بسر کی آل کار اجل [illegible] گذرا اور داعی اجل [illegible] ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون مدت سلطنت اسکی انیس برس تین مہینے سات دن ہے

سلطان غیاث الدین بلبن کا بیان

سلطان غیاث الدین بلبن غلام اور داماد سلطان شمس الدین کا اور [illegible] سلطان ناصر الدین کا بادشاہ ہوا بعد ناصر الدین کے کہ اولاد سے اسکی کوئی وارث تاج و تخت کا نہ تھا باتفاق امرا سنہ ۶۶۴ ہجری میں بیچ دہلی کے [illegible] تخت پر جلوس کیا [illegible] خوب [illegible] نیکنامی [illegible] شاہزادے [illegible] کہ نام اسکا [illegible] سلطان [illegible] مدت سلطنت اسکی [illegible] برس [illegible] اور واضح ہو کہ شاہزادہ مذکور صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف اور [illegible] سلطنت کا تھا [illegible] مغلوں [illegible] مارا گیا اور امیر خسرو دہلوی اور امیر حسن [illegible] شاہزادہ کے [illegible] مصلح الدین سعدی [illegible] شیرازی

سلاطین ہند کے بیان میں

گلستان بوستان اپنے خط کی لکھی ہوئی نذر بادشاہزادہ معز کے بھیجیں چنانچہ اس وقت سے دونوں
کتابیں ہندوستان میں رواج پائی ہیں سلطان معز الدین کیقباد کہ باپ اسکا سلطان ناصر الدین
کیقباد بیٹا ہوتا ہے سلطان غیاث الدین بلبن کا اور غیاث الدین نے بعد قتل شاہزادہ کلان سلطان محمد کے جیسا کہ گزرا
گزرا چاہا تھا کہ معز الدین کو ولیعہد اپنا کرے لیکن باپ اسکا شاہزادہ ناصر الدین کہ آپ نے لکھنوتی اختیار کی
تھی باعث اس امر کا بھی ہوا بس سلطان غیاث الدین نے وقت رحلت کے کیخسرو کو کہ وہ بیٹا سلطان محمد مقتول کا تھا ولیعہد کیا
غیاث الدین مرحوم کے موافق وصیت و عمل درست بھی آتا تھا کہ امیر الامرا فخر الدین کہ زیادہ اور ارکان سلطنت
کیخسرو سے سوء المزاج تھے چند روز صلاح کی اور بعداوت کیقباد بن ناصر الدین کو ۶۸۶ میں جلیس
سریر آرا کر کے کیخسرو کو حیلہ بازی سے روانہ طرف ملتان کے کیا کہ وقت سے وہ اپنے مسکن را دا
اسکا وہی تھا اور آپ مختار کل امور جہانبانی کا ہوا پھر چند روز میں کیقباد کو اغوا دیکر کیخسرو کو ملتان سے
بلوایا کیخسرو نے مناسب وقت جانکر قبول کرکے بہ میان راہ حسب الطلب آتا ہی ہوا اثنائے راہ میں [illegible]
ساتھ قتل کے پہنچایا اور سلطان معز الدین حسب اقتضائے جوانی کے کہ وقت جوانی کا اوائل [illegible]
مصروف لہو و لعب کا ہوا اور ایام زندگانی اپنے کے لذت نفسانی اور شہوت جسمانی میں صرف کئے
اور خزانہ انعام میں اہل طرب کے خالی کیا اور ایک نہر [illegible]
اسکی حسن صورت کا ہوا اور شرب مدام اور سماع و مقام وغیرہ اپنا کیا [illegible]
جب ضعف تک پہنچا طرف [illegible] ہوا فتنہ سلطنت میں بہت خلل آیا اور [illegible]
خونریزی آدمیوں کی شروع ہوئی یہانتک کہ سلطنت ہند کی اس خاندان سے [illegible]

غوریوں کے طرف خلجیوں کے منتقل ہوئی القصہ جب خوانسالار کیخسرو کے جو شرکیا درمیان فخرالدین وزیر سلطان کے
نامور تھا آپ سے سلطان معزالدین امیر الامرا کو مسموم کر کے ملک جلال الدین فیروز کو کہ عارض ممالک یعنی بخشی تھا
بہانہ سا پنے بلا کر مدار الیہ کیا اسی عرصہ میں سلطان کو بسبب اطراف کے مرض لقوہ اور فالج کا ایسا بد حال ہوا کہ
سلطان نے کاروبار سلطنت ... بالاتفاق کیومرث نام پسر سلطان کو کہ صغر سنی تھا حرم سرا سے نکال کر بادشاہ کیا ملک
جلال الدین کہ آدمی پاکبخت تھا چاہا کہ ذکر اسکا ... اوسکا اس طفل کے جب یہ انجام آیا آخر بنا مصلحت خود و وزیر کے
ارکان دولت کو متفق بنا کر اس طفل کو مقید کیا اور آپ حاکم مستقل ہوا بعد اسکے اور ایک شخص کو کہ باپ اسکا کسی جرم
سے حسب الحکم سلطان کے قتل ہوا تھا انتقام پر آمادہ کر کے نزدیک سلطان کے بھیجا اس شخص نے جا کر سلطان
کو ایسا مار کے رشتہ حیات سے باقی تھی چند لاتیں مار کر دریا کے جمن میں ڈال دیا مدت سلطنت
اسکی تین سال تین مہینے الحاصل سلطان شہاب الدین غوری سے سلطان معزالدین کیقباد
جلوس کیا دہ آدمی ایک علاقہ کے ایک سو اکیس برس کے عرصہ میں سریر آرا سلطنت کے ہوے

تیسرا تذکرہ خلجیوں کے بیان میں سلطان جلال الدین کا بیان سلطان جلال الدین
خلجی اتفاق سے جمیع امرا کے سلطان معزالدین کیقباد کو ادہار کر سنہ ۶۹۰ چہ سو نوے ہجری تخت
رفیع سلطنت کو پہنچا جب اعیان شہر اور رعایا کو رغبت نہ پایا جو تخت پر کہ سلاطین پیش
جلوس کرتے تھے نہ بیٹھا اور دار السلطنت کو چھوڑ کر کیلوکہڑی میں بنا اختیار کیا اور ایام سکونت
میں اپنے وہاں ایک شہر اور قلعہ بنیاد فرمایا بعد چند روز کے جب آب و دانہ نیک نامی
اور خدا شناسی اسکا اطراف و اکناف عالم میں مشہور ہوا آدمی شہر کے ...

سلاطین خلجیہ کا بیان

پہلا دفتر ... سلاطین ... بیان

ترتیب سے جمع ہو کر سید عی زرق شہر دہلی کے ہوئے اسوقت عازم ہوا کہتے ہیں کہ سکار برزو اور دن
بہیر کو اسکے لشکر ایسا تتبع کیا تہا کہ رشک نگار خانہ چین کا ہوا تہا سلطان کا محل سے تا بہ سوار کر
کیا کو تھے سے ارد گرد سکہ بکہیر کیا اور بار آپنے بندار بہار کے زرق اور ذریا بار گذر است
گراں تا گراں نو بخت اور جواہر افشاں اس آئین سے داخل دہلی ہوا اور دور بہار سلطنت
جلوس کیا امیر خسرو دہلوی نے مدت بعضوداری سلطان کی اتنی کی جو پروردہ سلطان علاء الدین ایک کا
بہی ہو کر سکہ اور خطبہ اپنے نام کیا اور بمعیت در باج ایا سلطان علاء الدین خانخاناں نام اور
پا کر ہمراہ اپنے گرفتار ہو اور اسیر اور روانہ سلطان کے بنام ہوا اور بعد قتل خلعت
اور مجلس میں بیٹھنے کا حکم دیا بعد ملک جہجو کو ملتان میں بہیجکر روانہ ملتان کیا
ہے اسکو ملکہ جہاں کہو کر ۶۹۳ ہجری سے تا ۶۹۶ ہجری میں چنگیزی مغل بھی حمیت کیا
اور سلطان نے لشکر ارادہ آنکے مدافعت کا فرمایا جب ظفر خاں سے مقابلہ ہوا شکست
دیکر صلح کی اور آخر سلطان نے اسکو اپنا بیٹا بولا اور داماد کیا بعد چند روز کے ملک علاء الدین
کو بہیجا اور پروردہ نعمت سلطان کا اور اولاد تربیت کردہ کو رخصت ہوا بعد وہاں جا کر اطراف میں
تاخت و تاراج بیشمار کیا یہاں تک کہ دیوگڈہ پر آیا اور اسکو فتح کیا اور تا آنکہ
سالہا گنجایش بروز روز دولت اور شوکت اسکی زیادہ ہوئی آثار بغی اور اختلاف نمایاں ہو کر چند روز
سلطان سے کہا کہ دانا و نکا مقولہ ہے مصرعہ علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد سلطان نا سکو بہت
دوست رکہتا تہا التماس ضروری پر مقبول نہوئی حیلہ جل گیا خود سلطان کی پاس نزدیک بہیجی تہی چند روز

پہلا دفتر سلاطین کے بیان میں

اور ایک ہزار سوار سے طرف ولایت کڑہ کی راہ دریا سے کشتی پر روان ہو ملک علاء الدین سنکر وبان ولایت کڑہ
اور مانک پور کے آگے آیا جب سلطان نزدیک پہنچا چھوٹا بھائی اسکا استقبال کو آیا اور عرض کی کہ علاء الدین کہتا ہے آپکے خوف سے
کہ اور وحشت سے بہاگیگا میں اسکو روکتا ہوں اب حضرت تشریف لاتے ہیں اگر لشکریوں کو سلاح کیساتھ دیکھیگا البتہ بہاگ
جاویگا سلطان اسکے کہنے پر چند آدمیوں کیساتھ بہی تیار ہوکے کشتی میں بیٹھے قرآن خوان ستر بغیر ہتھیار کے ہمراہ لیکر
پہنچا ملک علاء الدین آگے آیا دونوں سلطان کے قدم پر سر رکھا سلطان نے ازروی شفقت کے عنایت سے ایک طمانچہ اسکے منہ پر مار کر
فرمایا کہ میں نے تجھے بڑی شفقت سے پرورش کر کے بزرگ کیا ہے اور تو ہمیشہ فرزندان سے
میرے عزیز تر تھا اب تجھے کیا ہوا کہ گرفتار بد اندیشوں کا ہوا اور ہاتھ پکڑ کر طرف کشتی کے کھینچا اس
عرصہ میں محمود سالم کا جلا وطن سامانہ کا تھا اشارہ سے ملک کے سلطان کو زخمی کیا سلطان نے جب زخم کھایا
طرف کشتی کے بہاگا اختیار الدین ہنک حرام کہ پروردہ نعمت سلطانی تھا اشارہ سے علاء الدین کے پیچھے
آیا اور سلطان کو زمین پر گرا کر سر تن سے جدا کر ڈالا علاء الدین نے اسکو نیزہ پر چڑھا کر مانک پور کی تمام
گلیوں میں پھرایا اور انکو جو ہمراہ سلطان کے کشتی میں تھے قتل کیا اور چتر سلطنت کا اپنے سر پر
بلند کیا مدت سلطنت اسکی سات برس ایک مہینہ بیس دن اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ الحق اللہ تعالی
بڑا منتقم حقیقی ہے قاتلان سلطان تھوڑے عرصہ میں گرفتار بلائے عظیم کے ہوئے محمود سالم جذام
کی بیماری سے گوشت جھڑ جھڑ کر مرا اور اختیار الدین دیوانہ ہو کر فنا ہوا علاء الدین اگرچہ بادشاہ
ہوا لیکن اولاد سے اسکی کوئی نہ رہا نام و نشان استقامت کیا علاء الدین کا بیان سلطان علاء الدین برادر زادہ
اور داماد سلطان جلال الدین خلجی کا ہے بعد قتل ہونے عمو کے ساتھ ہزار سوار سے داخل شہر دہلی کا ہوا

سلاطین ہند کے بیان میں

امراے اخر و وزرائے سلطنت کو اپنے طرف اطاعت کا تابع بنا کیا یعنی سنہ ۶۹۵ھ میں سیتائیس
سریر آرا سلطنت کا ہوا اور لعل محل کو دار الحکومت بنا قرار دیا پس الغ خان اور ظفر خان کو جو الیعین ہر کا
سردار ترکیے واسطے دفع رکن الدین ابراہیم کے کہ وہ سکو بیٹے سلطان جلال الدین کے تھے
اور بعد قتل ہونے باپ کے دہلی سے بھاگ کر ملتان کو گئے تھے تعین کیا اور ارکلی خان کو جو ملتان میں محاصرہ
بیرون سلطان مرحوم کے تاب مقاومت کی نہ لا کر وسائط شیخ رکن الدین قدس سرہ کے
اگر الغ خان نے بمقتضائے ایک شرائط تعظیم کے ادا اور انکو ہمراہ اپنے دہلی لا کر سلطان
پر سے انکو دونوں لڑکے سمیت انکی ہمراہی پیادہ لا کر قید کیا بعد اسکے لشکر
بسیار اس ولایت کو فتح کیا اور بت سومنات کے دہلی میں لا کر زمین میں دفن کیا
غالب پر خلائق ہو دو دیگر سال لشکر مغل کا ماورا النہر سے ہو آ دہلی میں آکر شہر
گیا سلطان مستعد ہو کر جنگ سے پیش آیا مغل منہزم ہوا اور آتش فتنہ کی منطفی ہو گئی
جب خاطر سلطان کی اطراف سے ممالک کے جمع ہوئی اور سکہ اپنا سلطنت اور خطبہ یکساں
بنایا کثیر باد شہر دیکھے دلکو اپنے قوت کمال ہم پہنچی چاہا کہ دین اور مذہب اپنے کرے
کو ایک معتمد کو نوکروں سے اپنے حوالہ کرے کہ آپ مانند سکندر رومی کے شغل تسخیر اقالیم
کا ہوا چنانچہ اسکو سکندر ثانی خطبہ میں پڑھا گیا اور سکہ میں بھی یہ لفظ داخل ہوا
علاؤ الملک کہ اسکے امرائے بزرگ سے تھا اور سلطان اسکو معتبر جانتا تھا تقریر عقلی اور نقلی بیان
کر کے اس ارادہ کو اس بازار رکھا اور اس زمانہ میں ہمیشہ لشکر ... کی

پہلا دفتر

سلاطین ہند

زنجیر ... میں سلطان متوجہ اسطرف کا ہوا اثنا راہ میں سلطان ... [illegible] ... کو اپنا کر
ارکانِ جہان رابدرا ہ سلطان کا ... ہوکر ... مجروح کیا سلطان ... نے زمین ... کیا
... کیا ... دیکھا سلطان ... لشکر میں آیا اور ... کیا بس سلطان کو ...
اضافہ ہوا اور ... لشکر میں آکر ... کہ ... جاکر ... بعد ... واپس ...
... اور ... سلطان ... اور ... ایک ...
... سلطان ... اور ...
... قلعہ فتح ہوا ...
... کو مراجعت کیا بعد اس ... پدمنی نامی زن جمیلہ مشہور ...
... سلطان ... اور ...
... ارادہ قلعہ چتور کا کیا ...
اور ایک لڑائی بھی ہوئی سلطان ... اسکو ... کیا
... چتور لیا پھر ایک لڑائی ہوئی سلطان ... اور ...
... عورت ... اپنے شوہر ...
... اپنے ... خاک ...
... اور ... اور عالم ... سلطان
... نظام الدین اولیا ... اس عہد کے ...

سلطان کے لکہا ہے ہزار ستون کہ بادشاہی سے جو انکا تہا ملک نایب نام وزیر تہا علیہ وکیل سلطنت اور
نظر سلطان کا تہا بعضے کہتے ہیں کہ اسنے سلطان کو مسموم کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ استسقی کی بیماری سے فوت
ہوا مدت سلطنت کی بیس برس چند مہینے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی سواری کا ہاتھی اختر نام سلطان کے

سلطان شہاب الدین کا بیان

سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین کو بہت صغر سنی میں ملک نایب کافور نے تمام برادروں سے اسکو برگزیدہ کرکے تخت سلطنت پر
بٹہا کے اپنے قبضہ میں کیا اور بیٹا مقرر کیا کہ ہر روز حرم سرا سے اسکو باہر لاکے اور دربار کے تخت پر بٹہاتا
اور تمام انتظام بادشاہت کا قایم کرتا اور بعد انفراغ اسی طرح کے اندر لیجاتا
سو کہ برادرزادے سلطان کے تہے سو بیان انکو ... اور خضر خان کو قید کرکے
اور چند پسر ... اور مبارک خان حقیقی بہائی کو سلطان کے مقید کیا
کہ کافور نایب بہت قبیح افعال اور دایم الخمر اور قمار باز تہا امرا سے
اسکو قابو سے قتل کر ڈالا اور سلطان کو دستگیر کرکے قلعہ گوالیار میں بند کیا
کہ محض نام کو تہی ... ماہ چند روز

سلطان قطب الدین کا بیان

مبارک شاہ عرف مبارک خان برادر حقیقی سلطان شہاب الدین ابن سلطان علاء الدین
نایب کے زندان میں تہا بعد قتل ... اور حبس سلطان شہاب الدین کے امرا نے
زندان سے نکالا ... سلطنت کا ہوا اور بعد جلوس کے
کل زندانیوں کو ... رہا کیا اسواسطے کہ چند روز آپ گرفتار مصیبت رہا تہا

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان میں

واضح ہو کہ سلطان نوجوان تھا بمقتضائے ہوا پرستی حسن نامی ایک خدمتگار بچہ کو کہ حسن صورت ظاہری میں نظیر رکھتا تھا منظور نظر اپنا کر کے فریفتہ او شیفتہ ہوا اور اسکو خسرو خان خطاب دیکر منصب جلیل القدر وزارت سے سرفراز کیا اس نمک حرام نے جب اقتدار اپنا حد سے زیادہ دیکھا خواہش سلطنت کی چند روز میں چھپ اپنا بندوبست کرکے بعد چند کے پانچویں ربیع الاول کو پہر رات گئے قاضی ضیاء الدین کہ محافظت درگاہ کی عہد میں اسکے تھی نام ہزار ستون آکر گرد و نواح کے احوال کا متفحص تھا کر رود رو سلطان کے اتھا اکثر قاضی سے اکثر اسکو باتوں میں لگا یا جبر نام ہر دو اسکا پیچھے سے آکر بیلو میں قاضی کے خنجر مارکر ادہر خاک ہلاک کیا ... خسرو خان نے جلد بادشاہ جا کر عرض کیا کہ کہو شور ہے ... باہر جا کر دیکھتے ہیں ... سلطان نے قتل اہل سے خاطر جمع بیٹھا تھا کہ ... جاہریہ کو ... ہزار ستون کا ... پاسبانوں کو قتل کیا جب سلطان واقف ہو کر ارادہ ... خسرو خان نے ... بال پکڑ لیے اور جاہریہ نے خنجر ... جا کر ... نیچے بام ہزار ستون ... پھینک دیا ... سر جا کر ... عالم علاء الدین کے ... اور جو ... امرا اور ملازموں کے جو اس سے مخالف تھے ... قتل کر دیا ... سلطنت قطب الدین کی چار سال چار ماہ ... سلطان جلال الدین خلجی سے سلطان قطب الدین تک ... برس ... سال کیا رہ مہینے جہان بانی رہی جو تھا ... ہو

خسرو خان نمک حرام کے بیان میں سلطان ناصر الدین المخاطب بخسرو خان حسن خان ... بعد قتل قطب الدین مبارک شاہ کے سکہ اور خطبہ اپنا ... سلطان ناصر الدین ...

اور جرم کیا سلطان کے اپنے بھائیوں میں خصومت کیا اور لشکر خود سلطان کو پہنچا تھا جس کا نام غازی الملک
نام ایک امیر کا تھا سبب سلطان علاء الدین کے کہ حاکم دیبالپور کا تھا فخر الدین خان بیٹا اسکا جو حضور میں
تھا بعد قتل مبارک شاہ کے اور اجل کے ہاتھ سے خسرو خان کے رہا ہوکر باپ کے پاس گیا اور کیفیت یہاں
کے اعلام کیا غازی الملک اتفاق سے ملک بہرام حاکم ملتان کے کمر انتقام کی مضبوط باندھکر لشکر
لیکر اس طرف متوجہ دہلی کا ہوا جب نزدیک پہنچا خسرو خان بھی فوج کو اپنی آراستہ کر کے مستعد کارزار ہوا
لڑائی کی سعادت جو ہی اللہ تعالی نے غازی الملک کی مراد دی غازیوں نے ان لوگوں کو اسیر کیا آخر
مار مار کے خسرو خان سمیت ان لوگوں کے جو شریک قتل سلطان قطب الدین کے تھے مقتول ہوئے اور غازی الملک
الملک اور ملک بہرام یہ دونوں امیر نامدار بعد فتح کے ہزار ستون کے محل میں آکر فضول رسم تعزیت سلطان قطب الدین
اور اسکے برادروں کے بجا لائے اور بعد انقراض تاج و تخت کے ذکر ہو کر ناچار کی التزام کیا بابت سلطنت ناصر الدین خسرو خان کی جگہ
جیسے چند روز

پانچواں تذکرہ تغلقوں کے بیان میں سلطان غازی الملک کا

سلطان غازی الملک غیاث الدین تغلق شاہ بن ملک تغلق ترک تھا اور وہ غلاموں سے سلطان غیاث الدین بلبن کے تھا چونکہ مقتضائے
دلاوری اور سپاس گذاری کے خسرو خان نمک حرام کو قتل کیا اور بعد انقراض کے مسند سلطنت قطب الدین کے تخت سلطانی پر
بآواز بلند کہا کہ میں پروردہ نعمت سلطان علاء الدین اور سلطان قطب الدین کا ہوں فقط واسطے
اداے حق نمک کے کافر نعمتوں کو مارا ہوں اب جائے خالی ہے فرزندوں کی اور اولاد سے
ان دونوں بادشاہوں کے جو کوئی باقی رہا ہو حاضر کریں تا اسکو تخت نشین کر کے خدمتگذار رہے
کیجاوے اور اگر اولاد سے انکی کوئی شخص نہ ہو جو لائق اس کام کا ہو تو جو مستحق ہو ویسے

سلطنت اسکو دیدیں جماعت امراے کبیل اور ایک زبان ہو کر عرض کیے کہ اولاد آپکی کوئی نہیں باقی رہا اور آپ
ہی منصب تھا لائق انتقام خون ولی نعمت کا لیکن آپ ہی لائق بادشاہی کے ہیں سوا آپکے دوسرا نہیں ہے
تمام امرا متفق ہوکر بیعت کیے اور مراسم تہنیت اور نثار کیا بجا لائے اور تخت سلطانی پر آپکو بٹھا دیا
سو جلوس دہلی میں [illegible] کی چونکہ فی الحقیقہ سلطان ۷۲۰ [illegible] تخت [illegible] سلطانی پر جلوس
ہوا بادشاہی کا سکہ [illegible] سیم و زر پر مارا اور خطبہ آپکے نام کا پڑھا [illegible] نیا اختیار کیا اور لقب
شاہ کا عادل [illegible] آپکے [illegible] جہانبانی کو رونق تازہ بخشی شوق شکار [illegible]
بہت تھا قلعہ تغلق آباد دہلی کے قریب بنایا سوا آپکا بہت [illegible] تھا اکثر اوقات آپکے عبادت میں صرف ہوتے تھے
اور [illegible] ہمیشہ [illegible] کرتا تھا سبب وفات اسکا یہ ہے کہ ایک دن سلطان ایک مہم
پر گیا تھا اور [illegible] منصور ہو کر وہاں سے مراجعت کی اثنار راہ جو قریب شہر کا ہے
تک پہنچا بادشاہ نام حاکم نے [illegible] جب [illegible] شاہزادہ الغ خان عرف فخر الدین
[illegible] تغلق آباد سے ایک قصر مطبوع اسکی ضیافت سلطان کی جلد تیار کروا رکھا تھا
عرض ہوئی بادشاہ واسطے قبول مہمانی کے اسمیں جا اترے اور مجلس طعام کی آراستہ ہوئی
[illegible] طرح طرح کے کھانے رنگ رنگ کی نعمتیں دستر خوان پر چنی گئیں جب لوگ تناول سے فراغ
ہوا تمام مردم واسطے ہاتھ دھونے کے باہر نکل آئے اور بادشاہ فقط ہاتھ دھو [illegible] اٹھاتا کہ
دفعتاً سقف اس مکان کا ٹوٹ [illegible] سلطان [illegible] مع [illegible] ہو گئے [illegible]
مدت سلطنت سلطان کی چار سال و [illegible] مہینے ہیں سلطان محمد شاہ [illegible] سلطان محمد شاہ

[illegible]

الغ خان عرف فخر الدین جونا بن غیاث الدین تغلق شاہ بعد پدر والا کو سنہ [illegible]

میں سریر فرمانروائی پر متمکن ہوا یہ سلطان اعجوبۂ روزگار اور جامع اضداد تھا کبھو ارادہ کرتا

مانند سکندر رومی کے اقالیم سبعہ کو تسخیر کرنا کبھو چاہتا کہ مثل حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ

التحیۃ والسلام جن و انس سے محکوم [illegible] اسکا میں آوین کبھو کہتا کہ سلطنت کے ساتھ نبوت کو جمع

کرے کبھی احکام شریعت احمدی کو [illegible] کرتا کبھو نماز اور روزہ اور احکام شریعت میں قیام کرتا اکثر علوم خصوص

تواریخ اور معقولات اور نظم و نثر میں مہارت کمال رکھتا تھا اور سخی ایسا تھا کہ حاتم کی نام کو

بخشش کمترین عطایا پر ورہ سے اسکی تھی اکثر لوگوں کو بہت کچھہ دیا از انجملہ ایکبار ایک سید کو کسو ظرف [illegible]

کیا اور فرمایا کہ جو کچھہ اسمین سما سکے خزانہ میں سے بھر کر لیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اکثر مولانا جلال الدین [illegible] ایک قصیدہ

مدحیہ سلطان کی تصنیف کرکے لایا [illegible] فقط مطلع کے کئی ہزار درہم اسکے انعام میں دئے اور کہا کہ اگر

سب پڑھو گے یہی صلہ اسکا [illegible] تسخیر ممالک میں سعی بلیغ کرتا تھا چنانچہ [illegible] اور [illegible]

اور کنپیلا اور دہور سمندر اور تہٹ اور لکھنوتی اور ستار کام تہوڑے عرصہ میں لئے اور اسکا حکم

سر کیا مجال کہ کوئی تخلف [illegible] ظالم و ستمگر تھا کہ ہر طرح کا عذاب اور ایذا [illegible]

کرتا تھا جو [illegible] طرح طرح کی ستاتا اور بعد ازین قتل کرواتا [illegible]

[illegible] تنگ کرتا اور حکم کیا کہ فلوس [illegible] مانند طلا اور نقرہ کے تیار کر [illegible]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اور [illegible]

بھوجہ میں اسکو [illegible] دولت آباد نام رکھکر تختگاہ اپنی بنایا اور دہلی سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

دہلی تک آگئے تھے اور اس نے بنوائیں وار شفا یعنی طعام خام دو سیر روز ہوتا تھا اور طعام پختہ ہوا ہے مسلمانوں کے واسطے

معین کیا تھا اور دریا ہے فرمایا تھا کہ یہاں سے دہلی کو دوران کریگا مع اہل و عیال کہ تا دولت آباد انتقال

کرین اور دہ جگہ خراب کیا کہ ... چنانچہ مبلغ خطیر اس امر میں صرف ہوئے اور نقل و تحویل

کرانے سے احوال خلائق پریشان تھا اور ایک خیال محال تسخیر ربع مسکون کا رکھتا تھا ایک لاکھ ستر ہزار

سوار نوکر رکھے ... کا حصول ... اور دو برس ... ہندوستان ... لشکر کو ... لا کر دیا اور ...

فائدہ ... ایک لشکر ... تھا ... چنانچہ ... آباد اور ...

آدمی ... اور ... لیکن فائدہ نہ ہوا ... قلیچ ... اس ... کو ... کہ ... گرا

تھی ... ہوا تھا ... اس سے نہر و ... آخر کار ... کمال اقبال ... بادشاہ ... سے فتنہ

پیدا ہوا ... بہرام ... بابا ... تغلق شاہ ... اور ... ملتان ...

دو گروہ لشکر سلطان ہوا اور بعد اس کے تمام ولایت میان دو آب کے شدت سے طلب خراج ...

... سلطان ... سلطان ... لشکر ...

اور ان ... یا علف تیغ بیدریغ کیا اور ... کو ... گرد ... قلعہ ...

یہ ... سی حال ... قحط سالی ہوئی اور ... آثار ...

اور ... طلب کیا اور ... آبادی میں تاکید فرمائی اس سال

بہت ... تمام ... دہلی میں قحط عظیم ... گندم ...

... پیش ... اس ... میں ... حکم ...

سلاطین بنگالہ کا بیان

در و دولت شہر کے سب گرد و نواح کو جا بجا بھیجا بس فوج کو سوا اس کے آرام تھا چنانچہ ایک بزرگ
در و دیوار کو لے بیٹھے جان جو باقی رہ گئے تھے طرف بنگالہ کے وہاں کچھ اس ارزانی کے تئیں شمس الدین ہلال ملک کی
ولایت دور اور نزدیک تب شہر پناہ کی حد تک لیے الحاکم آل عباس کی بیعت جا کر ابوالفتح احمد بن خلیفہ مصر کے
وہ ملک جو تباہ ہو گیا تھا معمور ہوا سلطان کو اجازت و خلعت ملا قبولیت کی جو خلیفہ مصر سے آیا تھا
اسلام کو فروغ اور استقلال جانا اور خطبہ نام خلیفہ پڑھوایا اور بعد انتظام ملک
صورت نہیں کی افسوس سے کہ سلطنت ایک عرصہ مشغول طلب فتنہ و آشوب کا تھا کہ
پر ہجوم اطراف سے اکیسویں محرم کو وفات جنت کی طاق کا بایاں کو سہ بیاور خلق
نجات ہوئی مدت سلطنت اسکی چھبیس برس ہیں

سلطان فیروز شاہ کا بیان

سلطان فیروز شاہ معروف بہ فیروز باربک بیٹا تھا عم سلطان محمد شاہ تغلق سپہ سالار
بیٹا بابا ملک رجب کا جن سے اتفاق آمد اور بچاس برس کی عمر میں
کنارہ دریا سندھ کے ٹھٹھہ کے قریب تھی کہ جلوس کیا اور نام پدر بزرگوار اس سلطان کا رجب سالار
الحاصل ایک بزرگ طبقات کے اکثر بزرگ درویشوں کو حاصل فرمایا تھا چنانچہ بندہ دکن میں
مشہور اللہ ہر سالی ایک بار رجب بیچ میں ادنی اور اعلی کی مقدور موافق کسندوری
تواریخ کا بدیہ انکی روح مقدس کا کرتے ہیں سلطان [illegible] دار السلطنت
دہلی ہو کر نوبہ عدل و داد کی جہانیوں کو دیا اسی عرصہ میں ابو الفتح خلیفہ مصر کا تا سلطان
سکہ پایہ افتخار کا جانا خوش ہوا اور سند کو ماننا سب سے بڑا اگرچہ بلکہ اور دوسری کو [illegible]

داخل کر کے پرگنہ جداگانہ مقرر کیا اور لب دریا ستلج اور بیاہ کہ جہاں دونوں ایکجا ہیں
فیروز آباد نام ایک شہر بنا کیا اور نواح ہانسی میں قلعہ احداث کیا اسکو حصار فیروزہ موسوم کیا
اور نہر دریا جمنا کی سرسوتی تک لا کر اس قلعہ میں پہنچائی اکثر ممالک زرخیز ہو گئے اور [illegible]
زبان پر [illegible] نام اس قلعہ کا حصار قرار کیا اور یہ بھی مشہور ہے بیابان میں اس قلعہ کے ایک مکان
شب برات کی [illegible] اہل ہند کا اور حاکم [illegible] کا بھی تھا رہ سلطان کی بلا [illegible] رسالہ [illegible]
کیا [illegible] آپ نے قوانین امن و امان کے تمام ملک میں شائع کیے از انجملہ خراج ملک کا
ذات مخلوقات رعایا سے طلب کرنا اور محصول [illegible] کا مثل گل فروشی و ماہی فروشی اور [illegible]
اور قصابی اور [illegible] وغیرہ کہ قوت غربا اور عامہ رعایا کا ہے معاف کرنا بابرکات عدالت آپکی
راہ ظلم کی مسدود ہو گئی آخر مدت سلطنت میں آزار رہا المرء الناس علی دین ملوکہم حکام
بھی پیرو ہوئے سلطان فرشتہ خصال فیروز [illegible] آخر [illegible] کے [illegible] ظلم کا ہوا [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] فرزندوں اور دولتمندوں کو ان لوگوں کے سلطان
[illegible] اور قطعہ [illegible] کیا انعام اور [illegible] خوش [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] جیسے [illegible] عمارات [illegible] اور [illegible]
[illegible] فیروز آباد وغیرہ بیس شہر چالیس مسجد جامع تیس [illegible] بیس خانقاہ دو
[illegible] پچاس اور سو [illegible] حمام سو [illegible] دس منار [illegible] با [illegible]
[illegible] کا نام [illegible] سلطان محمد شاہ [illegible] کہ [illegible] ہوتا [illegible] تاباد کیا

عمود ایک موسوم بجیبان نام موجود ہے عوام الناس اسکو فیروز شاہ کی لاٹھ کہتے ہیں ارتفاع اسکا قریب ... گز کے

ہے اور قطر میں دو چند کا یہ سلطان جبکہ نہایت پیری کو پہنچا تو آپکے بدنی اور حواس ظاہری پاکو سبکو یا کر ۷۸۹ھ میں

میں شہزادہ محمد خان کو سلطان ناصر الدین محمد شاہ خطاب دیکر وکیل السلطنت کیا چند روز کے بعد بسبب نا اہلی کے

بنگالہ ولایت سے اپنی اسکو نکلوا دیا اور شہزادہ تغلق شاہ بن شاہزادہ فتح خان بیٹے کو آپکے کہ باپ اسکا مر گیا تھا ولیعہد کیا اور

زمانہ پیری آپکے آمد مرگ طبیعی سے بہ ربیع رحمت حق ہوا دنیا میں نام نیک چھوڑا بمرد آخر بہ نیکنامی

کہ ہشتم رمضان تاریخ وفات اسکی لفظ وفات شاہ ہے سے نکلتی ہے اور تاریخ فرشتہ میں

ہوا اور اسکے بیٹے نے باپ نو دھو بیٹے ہیں اور مدت عمر بموجب اکثر کتب نوے اور اکثر شمار کے اسی برس

اور وہ ہمعصر امیر تیمور کا تہا ایام سلطنت اسکے اڑتیس سال سلطان غیاث الدین کا بیان

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بن شہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ بعد رحلت جد بزرگوار اپنے کے

سنہ ۷۹۰ ہجری میں تخت نشین قصر فیروز آباد میں تخت فرمان روائی پر متمکن ہو سلطان جوان تہا

شاہزادہ ابو بکر برادر حقیقی کو مقید کیا اور عیش و عشرت میں مصروف ہوا ملک رکن الدین

چند روز میں اس محبوس کو زندان سے نکالکر خروج کروایا ایکدن ملک مبارک کبیر کہ وزیر اور

تہا دولتخانہ کے دروازہ پر مار لیا سلطان نے جو دیکہا دوسرے دروازے سے نکل بہاگا اثنائے راہ میں

تعاقب کرکے سلطان کو مع خان جہان کے کہ آپکے مصاحبوں میں تہا قتل کرکے اسکا سر

کہ دیکہا کے بیچ لٹکا دیا مدت سلطنت اسکی پانچ مہینے تین دن سلطان ابو بکر کا بیان

سلطان ابو بکر بن شاہزادہ ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ سنہ ۷۹۱ تخت نشینی میں جلوس کیا بعد

جبکہ ملک رکن الدین کے سر میں خیال فاسد جمع ہوا تو شروع کیا سلطان اس سے واقف ہو کر اسکو اسکے رفقا
سمیت دار پر کھنچوایا اس عرصہ میں سرحد سامانہ باغی ہو کر خوشدل خان حاکم کو وہاں کے مار ڈالا سلطان نے
شہزادہ محمد بن فیروز شاہ کو کہ وہ اس وقت میں ... تعینات کیا ... دہلی
ہو کر ... اور ... سلطان اور شہزادہ
لڑائیاں ہوئیں ... سلطان کی بیماری ... آخر ... سلطان
تاجنج ... دہلی ... بیٹے ... سلطنت کی
بیٹے سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ کا بیان سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ کہ اول
ہو کر بعد فرار ... بدرقہ اقبال اقبال دہلی ہو کر ... تخت ... جلوس کیا بعد
ذوالنسب غلامان فیروز شاہی ... سلطان ... مستقل ہوا سلطان
ہو کر ... سلطان محمد شاہ ... حکم فرمایا کہ جو
اشخاص غلامان فیروز شاہی سے دہلی میں ...
خون انکا ... اس عرصہ میں ... سلطان ... بیمار
شاہزادہ ہمایوں خان کو ... لشکر ... کیا ... رفقا
میں ... ہوا ... سلطان ...
اور ... فراغت پا کر ... ایک ... نام اسکا
محمد آباد رکھا ... شاہزادہ ہمایوں خان کو ...

ایکے قبضہ مین تہا بت امرا ستین کر ایکے رخصت کیا ہو ر شہزادہ رستہ مین تہا کہ سلطان اجل کیطرف سے
سے گذرا مدت سلطنت اسکی چہ برس سات مہینے سلطان علاء الدین کا بیان سلطان علاء الدین
سکندر شاہ عرف ہمایون خان بن محمد شاہ بعد سنے خبر رحلت باپکی فتح خان ... ہوا
رستہ مین سے پہرا اور داخل دہلی ہو کر سریر آرا ہوا ایس تہوڑے دنون مین اپنی موت سے شہر جمادی
الاول مین مر گیا مدت سلطنت اسکی ایک مہینہ سولا روز سلطان ناصر الدین کا بیان سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان
محمد شاہ چہوتا بہائی سلطان علاء الدین سکندر شاہ کا بعد رحلت برادر بزرگ تخت نشین فرمانروائی ہوا اور
سنہ ۸۰۰ اٹہہ سو ہجری مین سکہ اور خطبہ اسکے نام کا ظہور پایا سلطان از بسکہ خورسال تہا اور رعب اور انضباط دربار نہ تہا
بمجرد جلوس ... سلطنت کا اس ... سلیم اور ... کیا لیکن ... موافق اسکا ہو اور نقش ... در
امرا حضور نے ... کا ... خان اور ... امرا کبار سے تہے ... بلند کر ایکطرف ... تہا
نصرت شاہ بن فتح خان بن فیروز شاہ کو تخت نشین کیا ایکے اور سلطان کیجہ لڑائیان ہوئی ...
... سے اسکی آمد ہوئی بہتر ہو گیا ... عجب طرح کی خرابی ہوئی ... حکم قتل عام
خلاف ... اور ... بندیون کا عدد واحد کو معلوم ہے آخر کار صورت دلی کی ایسی
ہوئی تہی کہ گویا وہ سر زمین آبادی ہستی بعد اس قتل کے سکہ اور خطبہ امیر کے نام کا ہوا
جمہو کا راجہ جو کمال سرکش تہا اس زد و کوب مین اسکو بہی امیر نے دستگیر کیا ... بعد
اسلام قبول کیا ہر دو اسے لیکر جہونک امیر نے جو بیس لڑائیان کین اور ہر لڑائی مین فتح الٰہی
وہیں نصیب آیا اور اس جگہ جب خضر خان اور اور امرا ہند کے ملازمت کی امیر نے سب کو توقف کیا اور

خضر خان کو کہ وہ سید زادہ اور مرد نیک تھا لاہور ملتان دیپالپور عنایت کیا بلکہ اپنا لڑکا کر پالا

سلطنت بیانی خضر خان کو وہی ... مسلم ... ملتان کا جو آبا و اجداد ... [illegible] ... اور

لشکر جہان ... امیر تیمور نے ارادہ سمرقند کا کیا بعد اسکے جانے کے دو مہینے تک دلی خراب ...

... قحط ... کوئی آدمی ... آبادی کی نظر آتی نصرت شاہ ... دلی میں آگیا

جہانیاں ... اقبال خان نامی ایک امرا علاؤ ... تھا آنے ... دلی پر اپنا تسلط ...

نصرت شاہ ... اقبال خان کی ... لشکر ... تمام

ملک ... سلطان ... اقبال خان

ناصر الدین ... اتفاق ہوا کہ سلطان ابراہیم ...

... اقبال خان ... خضر خان

ہوا ... اور ملتان کا ... خضر خان ...

... اقبال خان ... [illegible] ...

جب اقبال خان کے مارے جانے کی ... اور ...

سلطان ناصر الدین محمود شاہ کو کہ قنوج میں ... جمادی الاول

... خضر خان اقبال خان ... دہلی آیا

ناصر الدین ...

... خضر خان ... ملتان ... محمود شاہ ایک دن ...

روز میں اسکی ہلاکت ہوا مدت سلطنت اسکی کہ ایک نام کو تھی تین برس دو مہینے سلطان غیاث الدین
تغلق شاہ عرف غازی الملک سے سلطان ناصر الدین محمود شاہ تک ستر آدمی چھیانوے برس تک بادشاہ
رہے رفیع جہانبانی کیے بعد اس سلطان کے نسل اور سلسلہ انکا فرزندوں اور خویشوں میں
سے سلطان شہاب الدین غوری کے قطع ہوا اور امر سلطنت بطرف دولت خان کے رجوع کیا چنانچہ
بیان کرتے دو برس چند ماہ انہی جہانبانی کیے چھٹا تذکرہ سیدوں کی سلطنت کا بیان میں خضر خان
بیان رایات اعلی خضر خان بن ملک سلیمان مشہور ہوا فرزند ملک مردان کا کہ وہ امرا
جب سلطان ناصر الدین محمود شاہ کی رحلت ہوئی اور اسکی جگہ پر دولت خان کو
بلند ہوا اور اس نے اتفاق سے امرا کے سلطنت اختیار کیا خضر خان اس حقیقت سے آگاہ ہوکر
وار الایا انتظام سے جمعیت لیکر دلی پر آیا اور محاصرہ کیا چار مہینے کے محاصرہ کے بعد دولت خان
کو سیکری فیروز آباد کے قلعہ میں بند کیا بس وہ وہیں مرگیا اور خضر خان منصور و مظفر داخل قلعہ دہلی
کا ہوکر سنہ ۸۱۷ ہجری سے اکیس میں مہمات جہانبانی کو اپنے اختیار میں لایا اور اول سکہ اور خطبہ نام
تیمور کے کیا اور پھر کیا نام سے شاہرخ مرزا کہ خلف امیر مذکور کا تھا کیا بعد چند روز کے اپنے نام اکثر
ممالک کے قبضہ تصرف میں آئی حکومت اچھی طرح سے کی سب اسکی فرمان بردار رہے اور اطلاق
سلطنت کا اپنے نام پر نہ کیا مگر رایات اعلی تھا خطاب اس کا پس اجل طبعی سے گذرا بعد مدت
سات برس دو ماہ سلطان مبارک شاہ کا بیان سلطان مبارک فرزند رایات اعلی
بعد رحلت باپ کے سنہ ۸۲۴ ہجری سے تخت پر بادشاہ ہوا اور سکہ خطبہ اپنے نام کا کیا

اپنے اقامت کے شاہ رخ مرزا خلف امیر تیمور بیگ گورگان کیا بس دو برس ہو کر

عالم کا بیان لکھا صاحب الحکم شاہ رخ مرزا اسکو وہ دہلی پر آیا اور سلطان اس سے جنگ کر کے

منہزم کیا اور زمینداران سرکشوں کے سبب کے جو ہوئی سلطان کے فتحیاب آخر کو ملک

منشور وزیر سلطان کا تھا اور ہمایت شیخ علی اس سے آثار اخلاق و موافقت کی

ظہور میں آئی پھر سلطان نے ملک کمال الدین کو شریک امور وزارت کا کیا بس روز

بروز مرتبہ کمال الدین کا زیادہ ہوتا تھا سرور الملک آزردہ خاطر ہو کر بعضے امرا کے

اتفاق سے ایک دن بادشاہ کو کہ واسطے ادائے نماز کے دہلی مسجد جامع مبارک آباد کے

گیا تھا روز جمعہ میں قتل کیا مدت سلطنت اسکی تیرہ برس ایک مہینہ اور سولہ دن

محمد شاہ کا بیان سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ ... روایات اعلیٰ حضرت

... شاہزادہ فرید الدین بن خضر خان کا بیٹا مبارک شاہ لاولد تھا اسکو

سوا اپنی فرزندی کی پرورش کیا تھا ۸۳۸ھ ... مبارکباد ... امرا نے

فرمان روائی پر جلوس کیا اور سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا ملک سرور ظاہر میں اگرچہ

فرمان بردار تھا لیکن سب سلطنت کل اسکے اختیار میں تھا ... سلطان نے

... امیروں کو قتل کیا ... برکات ... حاصل ... لیے ... امرا اتفاق ہو کر

بالاتفاق ... کہ خطاب اسکا کمال الملک تھا اور اسکو اپنا شریک کر کے ملک

سرور ... ملک سرور نے اپنے کو قلعہ دہلی میں متحصن کیا تین مہینے تک محاصرہ رہا آخر کو

دفن ... میں جہتہ خان کہوکر کے شخص کا جو بہت نامدار ... کے ایک پہلو میں ہے دفن کیا اور ...
دیا ملک بہلول لودی سے ہوئی جو دہلی کا بادشاہ زمان کا تھا اور اسکا انتقال ہوا اور ان دنوں اتفاق سے
ملک شاہ شمس الملک حکومت کا ہوا اور پٹھانوں سے جمع کرنا شروع کیا جب بہت افغان
جمع ہوئے تو سو آدمی ساکن کیا اور پرگنات سرکاری پر تصرف ہوا اسی اثنا میں بادشاہ دہلی کی
جو کہ کمال شوکت اور حکمت سے دلی پر بادشاہت کیا کرتا تھا لیکن ...
پھر اس عہد میں کہ ہم بادشاہت کا زیادہ حصہ امرا ... کے تصرف ... اپنی ...
اس عرصہ میں سلطان بھی اجل طبعی سے رحلت کر گیا ... سلطنت اسکی ...
چند روز سلطان علاؤ الدین کا بیان سلطان علاؤ الدین سلطان ...
مبارک شاہ ... اعلیٰ حضرت ... ۸۵۲ ... تخت سلطنت پر
بہی زیادہ سست نہایت ... اور خود آپ بیکار ... مخالف ہو کر ...
بادشاہ سے سوا ملک دہلی اور بداؤن کچھ ... بداؤن کو پسند کر کے
اسکو دار السلطنت قرار دیا حسام خان جو ... اس ... کو
اس سے رنجیدہ ہو کر اسے دور کیا اور دو بہائیوں کو ...
مقرر کر کے دہلی میں چھوڑ کر آپ بداؤن کو گیا اور مصروف عیش و عشرت کا ہوا
ان دنوں میں ... دونوں بہائیوں میں جنگ ہوئی ایک نے ... کو مار ڈالا
انہوں نے حسام خان کو اور دوسرے کو بھی قتل کیا اور وہاں سے سلطان ...

[illegible]
و حکم سے وہاں جا کر فوج میں گیا اور تمام پر لوگ کمال نصیحت خواری ... کے مشہور کیا اور تمام
اور وفا میں مشہور کیا سلطان اس خبر کو سنکر اتفاقا ... بہانہ ... انتقام ... خاص کیا
حمید خان نے اسکو غنیمت جانا اور ملک بہلول کو واسطے انتقام لینے کے ... اور دولتخواہی میں سرگرمی ...
سلطان نے جواب دیا کہ میرا باپ نہیں ... تم ... سلطنت کو بخشی
پس ملک بہلول ... دہلی میں تخت نشین ہوا اور سلطان ...
ہوا مدت سلطنت اسکی ... برس ... سال ... مہینے ...
اعلی خضر خان سے علاؤ الدین تک چار آدمی اکتالیس سال بارہ مہینے ۱۶ دن سلطنت
کیے

ساتواں تذکرہ لودھی پٹھانوں کی سلطنت کا بیان میں

سلطان بہلول لودھی کا بیان

سلطان بہلول لودھی پٹھان ... ملک بہرام ... ایک فقیر ... کے پاس ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... حمید خان ... [illegible]

مدار آزردہ ہوکے مصلحتاً دکن کی سلطنت [illegible] جب کہ مقابلہ حصار کے سوا کچھ

سلام کے واسطے جاتا تھا آخر کار فتح [illegible] سے اسکو سلسلہ کیا اور آپ نے خراج معاف

غیرہ خزاین و دفاین وغیرہ پر متصرف ہوکر سنہ ۸۰۶ انہیں پایہ تخت میں سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا

سلطان علاء الدین کا بھی شریک رہا لیکن اور آپ سلطنت پر آگئی راضی تھے سلطان محمود والی جونپور

دہلی پر متعرض ہوئے سلطان اور آپکے درمیان لڑائیاں ہوئیں اور آخر کار آپس میں

اور صلح ہوئی کہ ہر ایک اپنی اپنی جا محالات پر قابض اور متصرف رہے ایک دوسرے پر

سلطان محمود کے سلطان حسین فرزند نے اسکے ایک مجادلہ کیا اور دہلی پر

ملکہ جہان بنت سلطان علاء الدین کے حبالہ نکاح میں تھی ایک لاکھ سوار اور پیادہ

اور توپخانہ کثیر لیکر دہلی پر آیا سلطان بہلول پاس تھوڑا لشکر ہر چند عجز و نیاز کیا

کیا لیکن پذیرا نہوا آخر الامر ناچار ہوکر پندرہ ہزار سوار سے آگے مقابلہ کیا

فتحمند ہوا سلطان حسین بھاگا اور ملکہ دستگیر ہوئی سلطان بہلول

خاتون کو کمال اعزاز و اکرام سے سلطان حسین کے پاس روانہ کیا بعد اسکے

جنگ کی اور شکستیں پائیں مرتبہ آخر شکست فاش کیا اگرچہ دوست

جونپور کو جا کر وہاں بھی سکہ اور خطبہ اپنا کیا اور وہ ملک باربکشاہ

سونپکر دہلی کو انہیں دنوں میں علاء الدین اجل طبعی سے بداؤن میں وہاں جا کر رسم

تعزیت کے ادا کئے بعد اسکے بداؤن کو بیٹوں سے سلطان [illegible] لیکر

پھر وہ دلی میں جو ہی لیکن اب سلطنت کا خواہ واقعہ میں اسی دن فتح ہو کہ سلطان پر وہ شرع کا پابند تھا اور
علما کا قدر کرتا تھا آخر وقت اجل ملتوی نہ رہا یہاں تک کہ اڑتیس سال آٹھ مہینے سلطنت کرکے سلطان

سکندر کا بیان

سلطان سکندر معروف شاہزادہ نظام خان بن سلطان بہلول کا فرمان فرمائی ... اور
بادشاہ ہوا سکندر کے ... برادران مرحوم ... تھا اور آپ سے بھائی ... قدیم ... دیا تھا ... اور
... تخت پر بٹھلایا اور سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا سلطان بعد جلوس کے بار بکشاہ برادر
... جا کر فتح ہوا اور وہاں اور ... ایام کا کر کے پھر اس ملک کو برادر ... بیٹے
سلطان حسین ... فتح ہوا اور بالکلیہ اس ولایت کو اپنے ضبط واقعی میں لایا اور
... سلاطین دہلی کے ... تھی ... ایک دو برس کئی مہینے کے بعد سلطان
... ولایت ... کیا اگرچہ قبل اس کے سلطان بہلول بھی ... ضبط
... اور ... ملکت ... کی ... اور ... احکام بالاستقلال
... آپ کیا ... سلطان ... حج ... عمل ... و ... از
... اور ... مدارس ... مسجد ... زمانہ میں
... اور ... بہت ذلیل کیا تھا ... اور ...
... اول ... ہندوستان ... قبول دعوت اسلام ... قتل کیا ہی
اور ... تھا کہ ... ہندوؤں ... علامت کفر ظاہر ... اور ...
... اور ... جلا دیا اور ... عت اور سپاہ کی

سلاطین ہند کے
پہلا دفتر

... سلطنت ... [illegible]

بہا تک کہ تہا کہ خود رتہ ۳ کو کچہ وہ زار رہنے بیٹہا تہا اور حقیقت حوال پر اسکی معلوم کرتا تہا اور

دنیا تشکر اور آراستہ کرتا صوفہ کا جسکے ان کا نذر [illegible] رکہتا تہا کسو بندگی کو فرصت نہیں تہی کہ حکم [illegible]

کم و زیادہ کرسکے سہاسوار ایک چوکی کا ہمیشہ موجود رہتا تہا اور جس پر کہ حکم جاتا وہ

حکم واسطے استقبال کے آتا اور حامل فرمان بلند جا پر مثل تخت یا چبوترہ کے کہڑا ہوتا فرمان دیتا اور

فرمان کو لیکر سر پر رکہتا اور [illegible] ہو کر اسکو پڑہتا آداب بجا لاتا آخر مرض خناق سے

کالپی مدت سلطنت آپکی چھبیس برس پانچ مہینے میں

بیان سلطان ابراہیم کا

بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودی سنہ ۹۲۵ نو سو پچیس ہجری باپ اور [illegible] جگہ پر [illegible]

تیار ہوا جلوس کر کے سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا نقش ضبط و تسلط اسکا باپ سے بہی زیادہ [illegible] تہا کہ

سر ہو حکم سے اسکے یار انتجاوز کا نتہا اور [illegible] سے واقعہ طلبان سے باز [illegible] بہائی جلال الدین نے اتفاق [illegible]

آیا رفتہ رفتہ ہو کہ اپنے بہی سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کر کیا اتفاق سے اعظم ہمایون سروانی کر امرا سلطان

سکندر کے تہا فوج کشی کی اور [illegible] اعظم ہمایون [illegible] سلطان کی اختیار کی اور [illegible]

طرف کو روانہ کیے بہاگ گیا ان [illegible] اشارہ سے سلطان کے وہاں اسکو قتل کیا سلطان

نوجوان تہا اکثر اعیان دولت کو تہوڑی تقصیر پر تنبیہ کرتا تہا اسلیے تمام آدمی ہوا خواہ

زوال دولت اسکے ہوگئے اسپر علاوہ یہ کہ میان بہوا [illegible] سادات عظام اور [illegible] گرام

پکڑ کر قتل کیا اور اعظم ہمایون سروانی کو قید کیا اسلام خان بیٹا اسکا جو حاکم [illegible] تہا

بہاید کیا اور چالیس ہزار سوار پیدل [illegible] آکر مقابلہ کیا اور [illegible] بہی لشکر اسکے [illegible]

سلاطین ہند کے

پہلا دفتر

جو واپس گئے تو میدان مقابلہ میں ہار گیا لیکن حقیقت میں نیک نام جاوید دولت کو پہنچا اور علیحدہ

بھی ایک سلطنت پر قبضہ کیا ہند میں بھی شیر شاہ کے بعد رہا ہوا اعجاز خان پسر دریا خان

ہوا لاکھ سوار ... ولایت سنبھل ... سلطان محمد خطاب ...

... تمام افغان ... تھے

... ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کابل ... اور رفتہ رفتہ ...

طرف ... بادشاہ ہندوستان آیا اور مقام پانی پت ... مظفر و منصور ہوا اور سلطان

... سلطان بہلول ... سلطان ابراہیم ...

اکبر ... جہانبانی ... ہمایوں ...

... چغتائی مغلوں کا سلطنت ... ظہیر الدین ... جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

کا بیان ظہیر الدین ... جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ... سلاطین ... اجداد اُن کے

تینوں اقلیم ہند میں اور ... فرمانروائی ... اجداد ... چنگیز خان ملکت توران ...

ہیں اور بسبب مفصلہ ذیل ... بطنا بعد بطن صاحبقران امیر تیمور گورگان کی اور ... کا نام

عمر شیخ مرزا ہے ... وہ بادشاہ تھا اندجان کا جو تخت گاہ فرغانہ کا ہے ...

... کے واسطے ... سنہ ٨٩٩ آٹھ سو ننانوے ... ہجری ...

سلطان ... عمر شیخ مرزا ... دفعتاً ... اور عمارت ...

عمر شیخ مرزا کی ... برس کی ... ظہیر الدین ...

میں سال اسکا گیارہ کا تھا قطعہ نذور میں پچھ شد گر ریکے عنایت سے خداوند عالم و عالمیان کے
رفیع القدر سلطنت کو پہنچا یعنی سلطان احمد مرزا بھائی عمر شیخ مرزا کا کہ سلطنت سمرقند کی
رکھتا تھا جب سے یہہ خبر سنی ایک بارگی آتش غضب کے جوش میں ہوئی سے اندجان پر لشکر لیکر آیا اور اسکو
مدت تک محاصرہ کیا جب سلطنت قسمت میں بابر کے تھی قضا کار و کا لشکر میں مرض [illegible] لشکر [illegible] بیمار ہو مرزا [illegible]
ایسا غلبہ کیا کہ اکثر آدمی اور چارپا تلف ہوگئے اور وہ آنجا سے ناامید پھرا بعد اسکے بابر بادشاہ [illegible] کیا [illegible]
عرصہ تک ماورا النہر میں سلاطین چغتائی اور اوزبکیہ سے محاربات سخت کیا [illegible] اور سلطان [illegible]
پر غالب آکر اکثر سمرقند کو فتح کیا مگر مشیت ازلی اسپر تھی کہ ملک ہندوستان کا [illegible] اقبال [illegible]
و نقش سلطنت اسکا اس ولایت توران میں درست نہ بیٹھتا تھا لاچار سمرقند سے بہر کر بدخشان میں آیا اور خسرو شاہ حاکم [illegible]
جنگ کر کے فتح کی اور پھر محمد مقیم ولد ذو النون سے کابل لیکر تصرف [illegible] بابر بادشاہ کابل [illegible] شاہ اسمعیل [illegible]
شیبک خان پر آکر خراسان کو ضمیمہ اپنے ممالک محروسہ کا کیا یعنی مرزا بابر کابل سے [illegible]
[illegible] کمک کے نکلا اور کمر ہمت کی تسخیر بلخ اور بخارا پر باندھکر فتح کیا لیکن پھر وہ ممالک [illegible]
ہات سے اسکے جاتا رہا بعد چند روز کے فوج آراستہ بہم پہنچا کر قاصد ہند کا ہوا [illegible] سلطان
ابراہیم لودی جو سلطان یہاں کا تھا آپ لاکہہ سوار اور ہزار ہاتی اور توپخانہ کثیر لیکر دہلی سے نکلا [illegible]
پانی پت کرنال کے مقابلہ عسکرین کا ہوا بعد بہت سی کشش و کوشش کے نسیم فتح و ظفر کی لشکر
بابر کے پر چلی اور سلطان ابراہیم بیچ ۹۳۲ ہجری کے میدان میں مارا گیا بعد قتل کے بادشاہ [illegible]
سجدہ شکر کے جناب باری میں ادا اپنے منت کے بجا لاکر دہلی میں کہ تخت گاہ سلاطین ہندوستان کا

ہی سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا اس عرصہ میں کہ ہنوز بوقت جنگ کے مزاج لشکریان ناچار ہو رہے
ہوئی تھی کہ رانا سانگا کہ راجہائے عظیم الشان سے ہے بہت جمعیت لیکر بیانہ پر کہ نزدیک آگرے کے ہی آ
پہنچا آیا اگرچہ رفقاؤں نے التماس کر کے عرض کی کہ اس وقت جنگ کرنا مناسب نہیں بادشاہ نے
مانا اور واسطے مقابلہ کے گیا ہر چند کہ راجپوت اعلی ہوئی لیکن تائید الہی شامل حال بابر کے تھی صبح اقبال کے
مطلع سے فتح و فیروزی کا طلوع ہوئی رانا سانگا مضطرب الحال شکست پا کر اپنی جان لیکے بھاگ گیا
اور لشکری اسکے علف تیغ بیدریغ ہوا بادشاہ نے بنائی یادگار زمین پر ... سکہ ... رکھ کر سجدہ شکر
بجا لایا اور خوش و خرم داخل آگرہ میں ہوا چند روز تمام ہندوستان ملک کے انتظام پائین ... بعد ... سلطنت کے
ہوئے بعد اسکے خاطر جمع ہو کر شاہزادہ ہمایون مرزا کو واسطے درست کرنے ... سنبھل ... بھیجا اور شہزادہ
کامران مرزا کو ولایت ملتان کی جاگیر ... دیکر اور شہزادہ ... اور ... ملتان کو کہ مدت سے بعد
سے سلطان ... تھا ... حسن ... اور ... چنانچہ ... کاموں ...
آ ... واضح ہو کہ بابر بادشاہ ... اولاد ... امیر تیمور گورگان کے ...
تھے اور اسکے وقت لقب بادشاہی کا اس سلسلہ میں رواج پایا ہی اور ... اسکو دولت روز
افزون عطا کی تھی اقبال دن بدن زیادہ ہوتا جاتا تھا ... مدت عمر اسکی جب انچاس برس کی
ہوئی ... بادشاہی بہت ترقی پائی اور جب اجل ... پہنچی ... مورخین یوں بیان کرتے ہیں
کہ اول شاہزادہ ہمایون بیمار ہوا اس قدر کہ آثار یاس کے ظاہر ہوئے اتفاق ... بادشاہ بہت
ہی مضطرب ہوا اور ... کیا کہ مصلی بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی اور جناب باری میں عرض کی

پہلا دفتر
سلاطین تیموریہ کے
بیان میں

کہ خداوندا جان بابر کی فدائے جان ہمایوں ہووے قدرت خدا کا یہ کہ جس روز عید ہمایوں کو صحت حاصل ہوئی

اور بابر نے پچاسویں برس پانچویں جمادی الاول ۹۳۷ھ نو سے سینتیس میں انتقال کیا مدت سلطنت اسکی

اڑتیس برس اس میں سے ہندوستان کی پانچ برس پانچ دن ہے مادہ تاریخ اسکا بہشت روزی بادشاہ

وفات فردوس مکانی بھی کہتے ہیں بابر شاہ جانا چاہئے کہ جلال الدین محمد بابر بیٹا عمر شیخ مرزا کا

کے وہ فرزند دلبند وا فرزانہ کا تھا وقت انتقال اسکے تین فرزند تھے بابر مرزا کے اور انکا

ماں مرزا چار دختر خانزادہ بیگم مہر بانو بیگم یادگار سلطان بیگم رقیہ سلطان بیگم اور عمر شیخ مرزا بیٹا

ابو سعید مرزا کا کہ وہ بچپن ہی کی عمر میں بادشاہ ہوئے اور حکومت کی ترکستان ماوراء النہر اور

کابل اور غزنین اور قندھار اور بعضی حصہ ہندوستان آخر عمر میں عراق کی طرف گیا تھا

اٹھتیس برس میں ہاتھ سے یادگار مرزا کے کہ ملازم اوزون حسن خان حاکم آذربائیجان

قید ہو کر قتل ہوا وقت انتقال اسکے نو بیٹے تھے سلطان احمد مرزا و سلطان محمود مرزا و عمر شیخ مرزا

پدر بابر اور سلطان عمر مرزا اور الغ بیگ مرزا کابلی و ابابکر مرزا و سلطان خلیل مرزا اور ابو سعید مرزا

محمد مرزا کا کہ آخر ایام زندگی اپنے میں خلیل سلطان مرزا کے ساتھ بھائی کے وہ فرزند

ہمایوں بادشاہ کے اور آخر وقت اجل طبعی سے انتقال کیا وقت انتقال

ابو سعید مرزا جد بابر اور منوچہر مرزا اور سلطان محمد مرزا بیٹا سلطان جلال الدین میران شاہ کا

حاکم عراقین اور آذربائیجان اور دیار بکر کا تھا جنہوں نے قصبہ آخر

قرا یوسف خان ترکمان کے ہاتھ سے حوالی تبریز میں جنگ کر کے مارا گیا وقت انتقال

ابا بکر مرزا اور عمر مرزا الغ بیک سلطان مرزا اور سلطان محمد مرزا۔ علاء الدولہ [illegible]

مرزا اور [illegible] مرزا اور [illegible] خراسان نام معلوم اور جلال الدین میران

شاہ [illegible] کہ احوال اسکا [illegible] وفات انتقال [illegible]

چار فرزند [illegible] مرزا [illegible] اعلیٰ [illegible] مرزا الغ بیک [illegible] سلطان

[illegible] اور [illegible] خان [illegible] خان [illegible] صاحبقران [illegible] اور

[illegible] خان [illegible] مغلان [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] اور [illegible] مرزا [illegible] فرزند [illegible]

[illegible] اور حکومت ماوراء النہر کی [illegible] الغ بیک مرزا [illegible] زیچ [illegible]

[illegible] اور [illegible] مرزا [illegible] قواعد [illegible] خدا [illegible]

[illegible] فصل [illegible] فصل [illegible] احوال اسکا [illegible]

[illegible] فصل احوال [illegible] الغ بیک [illegible] زیچ جدید [illegible]

الغ بیک [illegible] مرزا [illegible] اسکی [illegible]

[illegible] ماوراء النہر کی [illegible]

[illegible] تمام [illegible] اتفاق [illegible] اور [illegible]

[illegible] زیچ جدید [illegible] مرزا [illegible]

[illegible] تصنیف کی ہے اور نقل [illegible] اور [illegible]

الغ بیگ کو عبد اللطیف ایک شخص نے کہ نام اسکا عباس تہا کیا اور آپ سے قصاص باپ کے وہ

بے الغ بیگ کے جنگ میں مارا گیا تہا سنہ ۸۵۳ آٹہ سو ترپن ہجری میں قتل کیا چنانچہ وہ تاریخ

اسکا عباس کشت ہے اور مدت سلطنت اسکی شہر سمرقند میں ان کتابوں میں [illegible] منتخب

التواریخ و مجالس الملوک ہے نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ کا بیان

ہمایون بادشاہ نے بیچ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ نو سو سینتیس ہجری کے [illegible]

تخت تاج سلطنت کا ہوا اثنا [illegible] بنگلہ [illegible] تہا چنانچہ جب قلعہ چنار کو فوج

بادشاہی نے محاصرہ کیا تہا اور مردم قلعہ نے پایداری سخت سے [illegible]

[illegible] ہوکر آدمیوں کو نکالا [illegible] قلعہ کا ملاحظہ کرنے [illegible]

[illegible] ہوئے آپ بنفس نفیس [illegible] آدمیوں [illegible]

دروازہ کو قلعہ کے کہولدیا [illegible] اور اہل قلعہ کو مار کر تمام مال [illegible]

[illegible] ساتہہ اس کی [illegible] کیا اور [illegible]

[illegible] شیر خان افغان نے اول [illegible] اطاعت کا [illegible] بادشاہ

[illegible] ہو گئے [illegible] کہ مردمان فوج بادشاہی غافل

[illegible] دریا [illegible] ہوا [illegible] خود بادشاہ

[illegible] دریا [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اختیار [illegible]

کہ جو چاہوں سو کروں پھر حضرت مالک الملک نے اور مختار قبول فرمایا بحکم الکرام اذا وعدوا وفوا بعد وعدہ

ہے ایک دن منتظر رہا کہ اسکو سلطان وقت معہود کیا تمامی امرا حسب الحکم حاضر ہو کر رسوم فرمان برداری ادا کرے

آپ نے اس عرصہ قلیل میں جو دولت پائی تھی اسکو تباہ کیا اور مورخین لکھتے ہیں کہ سقا نے چمڑے کے درہم اور دینار

آب طلا اور نقرہ سے اسپر ملمع کیا الگو رائج کیا تھا اب تک زبان زد خلائق ہے ہمایوں بادشاہ جنگ

میں شیر خان افغان سے [illegible] قصد کیا کہ [illegible] سوار ہو [illegible] میں [illegible] بار [illegible] جملہ [illegible]

سے [illegible] سلطنت [illegible] تنگ [illegible] ہو [illegible] طرف [illegible] رجوع کیا اور [illegible]

[illegible] اپنا [illegible] علاج کر [illegible] اختیار کیا اور [illegible] معظم کا [illegible]

[illegible] عراق کا [illegible] ہندوستان [illegible] شیر خان [illegible]

[illegible] ایران [illegible] عوض [illegible]

[illegible] شاہ طہماسپ صفوی [illegible] اسکا [illegible] طلب [illegible] ہمایون

[illegible] طلب [illegible] کر [illegible] سلطان واسطے استقبال کے شہر سے [illegible] اور

درمیان [illegible] سلطانیہ کے کہ وہ ایک مقام ہے ہمایوں [illegible] ملاقات کی اسوقت [illegible]

[illegible] خزانہ [illegible] قیمت [illegible] تحفہ [illegible] سلطان کی نذر کی سلطان نے

بھی ہمایوں کو [illegible] تحفہ اور ہدایا [illegible] شمشیر [illegible] جواہر [illegible] قاقم

[illegible] اطلس [illegible] طلا اور نقرہ اور [illegible] شاہی [illegible] اور

[illegible] ہمایوں [illegible]

[illegible]

بعد اسکے سلطان بیگ شہزادہ و سلطان ادہم مرزا کو بارہ ہزار سوار دیکے کمک کو بھیجا سکندر کو

مکان سرہند میں ہمایون بیگ آملا اور شہزادہ سکندر کو ہرا کر بہگا دیا تہا پہر رب العالمین شیخ جمال شاہ اور دا

صبح اقبال سے بدل ہوئی کابل قندہار وغیرہ سرکشی ہوئے ہندوستان آیا اسم قنوج افاغنہ

پائی اور دوبارہ سلطنت دہلی از سر نو حجیم سرا رفتار اقبال کا ہوا کہتے ہیں ہمایون نجوم اور معرفت

شوق بہت تہا بعد فتح سکندر کے ایکسال کا عرصہ نہیں گذرا تہا کہ ایکدن وہ بنگلہ پر دا

چڑہا تہا کہ دفعتاً زینہ پر سے پاؤں پہسلکر گرا اور ضرر کہائی جس کے سبب کہ رحلت عالم باقی کا

مادہ تاریخ اسکی رحلت کا یہ ہے ہمایون بادشاہ از بام افتاد ایام سلطنت مع ہوا اول سن

دس مہینے بعد وفات جنت آشیانی اور یہی لقب تہا کہ شیر شاہی نام رکہا اور

اور نقرہ کا جو فی زمانہ رائج ہے ہمایون بادشاہ کا ہے ... اول اسکا نام اسکہ اور دوبارہ

جاتا ہے اور کچھ وزن میں بہی کم و زیادتی ہوئی ہے تو ان سکوں ہمایون بادشاہ کے

کا بیان شیرخان ہوا اور سپے افاغنہ کے نام اسکا فرید خان ہے اول دادا اسکا ابراہیم خان نام

گہوڑون کی بیپار کیا کرتا تہا ... روہ سے آکر ... میں کرتا ... نور

عہد میں سلطان سکندر بن بہلول لودہی کے جمال خان نام جو حاکم جونپور کا تہا اسکا نوکر ہوا

جب وہ مر گیا بعد فوت ہونے حسن خان بیٹا اسکا جو باپ شیر خان کا تہا جمال خان

کی بہت رشد اور کاروائی اپنی ظاہر کرکے ایسی ترقی حاصل کی کہ پرگنہ سہسرام اور

... رہتاس کے جاکر اسکا مقرب ہوا اور ... اسکے ... فرید خان

[illegible]

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان میں

بادشاہ ہوا اور تخت آرا سلطنت ہند کا ہوا سلطان ابراہیم لودھی کہ رزم میں مارا گیا اسوقت حاکم بہار کا کہ ایک امرا
لودھی سے تہا سلطنت کا دعوی قرار دیکر خطاب سلطان محمد کا فرمایا اسکے نزدیک جا کر نوکر ہوا اور ایکوقت
شکار کا میں ہمراہ سلطان کے گور سکندر میں تن تنہا شیر ببر مارا سلطان محمد نے انکو آپکی
سرکے شیر خان خطاب عنایت فرمایا اور جب حاکم بہار کا یعنی سلطان محمد فوت ہوا بیٹا اسکا طفل نابالغ بنگلا تہا اور
شیر خان کہ مدار المہام اسکی دولت کا تہا بنفسہ مستقل ہو گیا بہت لشکر جمع کیا اور واسطے تسخیر اطراف و اکناف کے بانڈی
اور فورا قلعہ چنار گڈھ کا بیچ تصرف میں لایا انہی دنوں میں بابر بہی انتقال کیا اور ہمایوں اسکی جا
سریرآرا سلطنت کا ہوا شیر خان نے لشکر اکہٹا کر کے ہمایون پر حملہ آوری شروع کی اور بہت سے
ملک اور قلعے اپنے اختیار میں لایا اور رفتہ رفتہ اسکو ایسا تنگ کیا کہ آخر الامر ہمایون نے فرار
اختیار کیا اور شیر خان نے لشکر گران ساتھ دیکر خواص خان غلام کو اپنے واسطے تعاقب کے
روانہ کیا اور آپ کہوکروں کے قلعہ تک پہنچا کر کے پہر اور وقت مراجعت کے اثنائے راہ متصل کوہ بالنات کے
ایک قلعہ بنا کیا اور نام اسکا قلعہ رہتاس رکہا بعدہ آگرہ میں آکر سنہ ۹۴۷ ہجری سنہ الہی میں
اور خطبہ اپنے نام کا کیا اور ہمایون ایک مدت تک آوارہ دشت ادبار کا رہا آخر بعض
رفیقوں کے ارادہ عراق کا کیا بعد مدت کے جب طالع نے یاوری کی پہر آ کے از سر نو
سلطنت ہند کا ہوا احوال انکا گذرا اور تا وقت مراجعت آنکے یہاں عمل افغانوں کا رہا یہی
واضح ہو کہ شیر شاہ بسکہ موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے تہا اور وہ نیک عدالت میں آپ
اور بیمثلہ کہ اور ایک روز دیکہتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ اکثر وہ شعر نادر افلاطون کا بیان

[illegible]

ایک کوچہ سے گذرا ایک بقال کی عورت اپنے گھر میں تکی بناتی تھی وہ اپنے مکان کی چھت پر تھی
نظر شہزادہ کی اسپر پڑی ایک گلوری پان کی جو ہاتھ میں تھی طرف اسکے پھینکی اور روانہ ہوا
عورت اسکے خاوند نے چاہا کہ اپنی کو ہلاک کرے شوہر نے اسکے جو سنا اس حرکت سے
برایان کا ایک زمرہ میں فریاد کی آ حاضر ہوا بادشاہ معدلت پناہ نے حقیقت اسکی کیفیت اقبال کی سنی
حکم کیا کہ بقال کو ہاتی پر سوار کرو اور عورت کو عاد خان کی [illegible] آ
پان کا طرف اسکے پھینکے اور میزان عدل کی برابر ہوئے ہر چند کہ الماس [illegible]
کے نزدیک اسکے فرزند اور رعیت برابر تھی [illegible] اسکے واسطے [illegible]
عرض کی کہ میں اپنے حق کو پہنچا آپ حاجت انتقام کی نہیں ہے اسی وقت وہ چھوڑا [illegible]
سلطنت اسکے زمانہ میں بہت سے آثار آفتاب [illegible] جہانبانی اسکے ہم پہنچا [illegible]
اسکے اگرچہ سلطان علاو الدین نے مقرر کیا تھا لیکن رواج نہیں پایا تھا [illegible]
جس وقت کہ وہ [illegible] چھپتا تھا [illegible] آواز نقارے کے [illegible]
دار السلطنة کی تہیں شور نقاروں کا ہر طرف سے بلند ہوتا تھا اسی طرح مقام بادشاہی
تہاے قلمرو ملک اسکی ہر ہر جا [illegible] میں تہین [illegible] آواز نقارے کی تمام عالم
بادشاہی میں پہنچکر آگاہ کرتی تھی [illegible] وقت سرکار سے مسافرین کو طعام اور [illegible]
محتاج پہنچتا تھا اور عہد سلطنت میں ایک [illegible] تھی کہ اگر مسافر [illegible]

تو دونوں بیٹے اور فقیدہ کے پہنچکے تھے قصاب گکار ایک بیٹا دیوان سے مرزا کامران بھی ہقوبین ہیں جہان وہ رہتے

تھے گرا اور سب کے سب کو ان کی بہت تربیت دی اور جب یہ بادشاہ بھی نزدیک تھا اب جل گیا کہ ہم تک جانے

سے باقی تھی یا وجود اسکے شیر قلعہ میں بیٹھا کہ کسی روز قلعہ فتح ہوا کر دو جب شیر شاہ کی پہلی چھاونی

سے بارہویں سال کی تاریخ اسکا انتقال ہوا سے اس قلعہ کے فاتح ہی قلعہ شیر شاہ بھی کہ از جہان اوپر شیر دو

آہ ابراہیم مرد دو چون شیر از جہان بدر الفاظ یافت تاریخ اور اکثر مدت حکومت اسکی پانچ برس شمار

ہوتی ہیں امارت اور رفاہ بادشاہوں اور باقی سلطنت ہندوستان کے جانا چاہیئے کہ یہی ایک عادت شیر شاہ

کی تھی کہ جب آئینہ میں دیکھتا دوران تاریخ سفید بال آئین دیکھکر افسوس کرتا اور کہتا کہ وقت عروج اقبال کا اور یہی

اسلام شاہ کا بیان

اسلام شاہ جو سلیم شاہ بھی کہلاتا اسکا قبل سلطنت کے جلال خان تھا

بیٹا تھا شیر شاہ کا ملی جبار ارکان دولت نے مرنے کے بعد جلال خان کو تخت پر بٹھایا سنہ ۹۵۲ ہجری میں

سلطنت پر بیٹھا سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور لقب اپنا اسلام شاہ رکھا یہی شیوہ بلکہ باپ کے

بادل جمع ہو کر رہا اور درمیان ان سرا کے جو شیر شاہ نے بنائے تھے ہر ایک کے بیچ

تعمیر کیں کہ مسافروں کو طعام میسر کیا جاتا قاعدہ ہے اور رسم جو اب پائی کہیں جا

اپنے شیوں کو ظاہر ہی میں سلاطین سلف سے زیادہ نیک نشان دیتے ہیں جو رعایا کے

شیر شاہی نے اپنا اپنا ایک وقت اسلام شاہ ساکن کو الیار کا تھا کہ ایک فقیر یا ولی عام

وارد ہوا اسکا ایک مرید اور اسکی وعظ کرتے تھے اور اسلام شاہ اپنے خادم پاس سے کرتے اور

سوائے سمیٹی قدرت کے زبانی جاسوسوں کی خلافت کی خبر پاتا اور بد ستور اپنے حال پر رہا بادشاہ

۹۶

رو برو ہوکر یہ تہدید کے کہا کہ اگر آج سے کوئی حرکت خلاف شرع ہوئی تو اسکی سزا ملیگی اور تو زندہ جلایا جائیگا فیروز نے کمال بے پروائی سے کہا کہ اول تم اپنی تئیں جلنے سے بچالو بعد مجھے جلانا اور روز قضا سے گرد کا سید اس بات پر آزردہ ہوا نہ دنیل کا سعد یکے نزدیک اسلام شاہ کے ہوا اسمیں جو ابر کہ وہ لوٹتا تھا اور کہتا تھا جلا جلا جلا بجھ سکتا کہ وہ تین روز میں مر گیا سلطنت اسکی تھی سال اور [illegible] مہینے

فیروز شاہ کا بیان

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ کو کہ عمر اسکی وقت انتقال اسلام شاہ کے دس برس کی تھی ارکان مملکت تخت پر بٹھلایا بعد تین دن کے مبارز خان نام بھائی بی بی بائی کا جو حقیقی والدہ فیروز شاہ کی تھی سلطنت کی ہوس میں موافق عادت قدیم کے آیا اور بہن بائی نے ازار بند اسکے دست سے اسکی دامن پکڑ کے ہر چند عاجزی لجاجت اور گریہ وزاری کی لیکن اس مردود نے نمانا اور ناحق اس طفل مظلوم کو مار کر خذلہ اللہ

سلطان محمد کا بیان

محمد عادل شاہ عرف مبارز خان عدلی بھتیجا شیر شاہ کا اور اسکے باپ کا نام نظام خان ہے فیروز شاہ کو سنہ نو سو باسٹھ ہجری میں مار کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور تقلید سلطان محمد تغلق کی کر کے خیرات بہت کی اور ہیموں نام ایک بقال رہنے والے ریواڑی کا دیوار کہ اول گلیوں میں نمک فروشی کرتا تھا بلطائف الحیل سے صاحب تصرف ہو کر ہو کر نوعی اعتبار پایا تھا اور رفتہ رفتہ وکیل ہو مالی اور ملکی کا بھی ہوا تھا سلطان عدلی تمام مہمات بادشاہی سپرد اسکے کیے اور اول خطاب بسنت رائے پھر راجہ بکرماجیت عنایت کیا پس عدلی بادشاہ یکسو کو تھا اور ہیموں مختار ہو کر ہر چند روز کے لیے انتظام سلطنت میں رجوع اور افاغنہ عدلی سے پھر گئے لاحول ولا قوۃ ایک بد اصل غالب ہوئی یہانتک کہ اکثر فرشتہ بار

سلاطین مغلیہ

اور جب یہ بادشاہ بیمار ہوکر دروازہ محل کا بند کر لیا اور ابراہیم خان سالہ عدلی کا کہ شوہر بہن عادلی کی
بہی تہا مخالفت اختیار کرکے چند روز اطراف و اکناف میں دہلی کے حکومت پایا احوال سکندر کا
سنہ ۹۶۰ تھا اور عادل شاہ کا تہا اور بہن اسکی بہی عقد نکاح میں لایا تہا سلطان سکندر
نام کر کے ابراہیم خان پر آیا اسوقت نزدیک ابراہیم خان کے ستر ہزار تہا اور سلطان سکندر کے
دس ہزار لشکر میں فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ سلطان سکندر ابراہیم خان پر غالب آیا پہر جب یہ حکم
رفتہ رفتہ میں اسکے ریح بیچ ہوئی پہنچے سکندر کابل ہو ارادہ دہلی کا پہر سنہ ۹۶۲ اسکی بار بار
چہار کی تمام آوارہ ہو سنہ ہمایون نے سرہند سکندر کو شکست دی اور اکبر شاہ کی جا
بہت سے لوگ اور روز ہمایون نے جنگ کی ہو گرفتار ہو ابراہیم خان دربار
بیچ میں قتل کیا اسکو دہلی اور آگرہ پر قبضہ کیا اور سکندر خان
کا کیا اور لقب اپنا سلطان رکھا اور کیا اور دہلی سے پہلا آیا چہ ماہ کی عمر ہمایون آرامی ہوئی
تھوڑی اکبر تہا جب یہ پہنچے ہمایون نے ہمایون کی حکومت سلطنت
حکومت دہلی کی قریب دو سال کے ہی ابتدا سے ختم شاہ کی دہلی پندرہ برس سلطنت
افغان کے ہوئی اور بعد اسکے پہر ہمایون دہلی کی طرف رجوع کرکے سلاطین
بیان میں جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ولد ہمایون
ہمایون کے لاہور میں قصہ کلانور میں تخت پر بیٹھا جب ہمایون کی
جمعہ کے دن وقت ظہر کا ربیع الآخر سنہ ۹۶۳ تخت پر بیٹھا

عمر اسکی تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی تھی اورنگ سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے اپنے مہند پا کی زینت
چنانچہ عدد اسکے کو بلفظ کام بخش میں پایا ہے اور بیرم خان خانخانان کو مدار المہام کیکے سلطنت
اپنا مقرر کیا بعد جشن جلوس کے اول مقابلہ ہیمون سے ہوا مشار الیہ اگرچہ میدان جنگ میں لیکے آیا لیکن مشیت ایزدی میں
اکبر کا تہا وہ اتفاقا گرفتار ہوا آیا بعد فتح کے سردار بیرم خان نے اپنے ملوا سے اسکو قتل کیا متعاقب اسکے فوج شاہی واسطے
فتح قلعہ مانکوٹ کے کہ سلطان سکندر وارث تخت شاہ متحصن تہا متوجہ ہوئی سلطان سکندر جیسا کہ ہیمون گرفتار ہو کر ہاتہہ
پیر محمان کے مارا گیا اور عدلی کا بہی خضر خان ولد سلطان محمد خان سور نے کام تمام کیا جیسا کہ مذکور ہو چکا شکستہ خاطر ہوا اور
جانا کہ اقبال میں پٹہانوں کے فرق آیا پس باگ حیات کے ہاتہہ سے ڈالدی اور ہوا زر بانکو پیدا
مجز میں جولان کیا پس اقبال اکبر کا یا ور تہا دروازہ قلعہ مذکور کا بجز و پیچے جمیعت مفتوح ہوا
اس بات سے سلطان سکندر کے رضامند ہو کر خدمت ملازمت سے اسکو خورسند کیا پس سلطان
سکندر تہوڑے عرصہ میں بیٹے کو اپنے خدمتمیں بادشاہ کی چہوڑ کر آپ حسب الارشاد بنگالہ روانہ ہوا
چونکہ مشیت میں خالق اکبر کی سلطنت اقلیم ہند کی حصہ اس شاہ جم جاہ کی اولاد کا تہا علی ہذا
جسطرف رجوع کیا فتح ہوئی بڑے بڑے راجے بابو زمیندار پٹہان وغیرہ متمرد اور گردنکش سے مطیع اور
منقاد ہوے اکبر نامہ میں جو تصنیف شیخ ابو الفضل بن مبارک برادر شیخ فیضی کی ہے مفصل احوال
ہر ایک کا مثل تسخیر ولایت مالوہ اور ولایت گکہڑا اور گونڈوانہ اور قلعہ چتور اور ولایت پٹنہ اور ولایت کشمیر
اور ولایت اودیسہ اور قندہار اور ولایت ٹہٹہ اور بہکر اور سیہوان اور احمد نگر وغیرہ علیحدہ
مرقوم ہے سنہ میں سال جلوس کے حکم ہوا کہ ایک قلعہ میں اور ایک شہر عظیم بناویں حسب الارشاد

والا مرتبہ چار ہزار استاد چابکدست معمار نجار آہنگر سنگتراش مزدور وغیرہ مشغول اس امر کے ہوئے
چنانچہ آٹھ برس کے عرصہ میں جب وہ سب تیار ہوئے تو نام شہر کا اکبرآباد رکھا گیا ارتفاع فصیل اسکی
گز تھا اور بعد چند روز کے جلوس والا سے واسطے ظہور تسلط اور اقتدار کے دختر راجہ بہارا مل کچھواہہ کی
کہ وہ عمدہ ترین راجہا ہنود سے تھا اپنے نکاح میں لائے اور جب اکبر کو آرزو فرزند سعادتمند کی تھی
بہ باعث صورت نہیں پکڑتی تھی کئی سبب دولتخواہوں کے خدمت میں شیخ سلیم کی کہ اس زمانہ میں
انکی ریاضت و عبادت سے آراستہ اور پیراستہ تھی رجوع کیا اور جب اقامت ان بزرگ کی قصبہ سیکری میں
تھی حسب الارشاد شیخ موصوف نزدیک قصبہ مذکور کے عمارت شاہانہ ترتیب کر دار السلطنت بنایا اور دریا
اسکا فتحپور رکھا پس دعا سے اس درویش کی عنایت الٰہی یاور ہوئی اور وجود میں سال جلوس
ساتویں ربیع الاول بتاریخ ۹ ۹۷۷ میں بطن سے اسی عفت سرشت جلیلہ جہ بہارا مل کے شہزادہ
جسکا مادہ تاریخ یہ ہی در شہوار لجہ اکبر پیدا ہوا نام اس مولود کا واسطے مناسبت
نام اس درویش دعا گو کے سلیم رکھا گیا اور جب بعد باپ کے وہ بادشاہ ہوا ہی لقب اپنا جہانگیر کیا
اکبر باوجود ہمیشہ قوت دلی کے طاقت بدنی بھی برقرار واقعی رکھتا تھا چنانچہ بعد ولادت شہزادہ
مذکور کے واسطے ادا نذر حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی فتحپور سیکری سے
اجمیر تک کہ ساتھ منزل ہی ہر منزل بارہ کوس پا پیادہ گیا تھا اور جوانی اسکی کہ عہد عنفوان تھا
حد شجاعت سے خارج اور مرتبہ تہور میں داخل ہی ایک دفعہ شہر اپنے اکبرآباد کو اٹھارہ کوس
پیدل آیا ہی ایک جنگل میں شیر ہوا ہی کو بنفس نفیس ضرب شمشیر سے مار ڈالا ہاتھی کی سواری کی
عادت کمال رکھتا تھا ایسا تک کہ اگر کسی وقت ہاتھی مست فیلبان کو مار ڈالتا

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے بیان میں

اور باعث فتنہ اور آشوب شہر کا ہوتا بادشاہ آپ اسکے اسکے اگر ایک پاون دانت پر رکھکر سوار
ہو جاتا اور دو پیر کے مانند جو ہمسر اسکا ہوتا لڑتا اور اکثر ہاتیون کی لڑائی مین ایک پیسے دو پیسے
پر ایسا پہاند جاتا تہا کہ موجب حیرت نظارہ کیان کا ہوتا بادشاہ ایکروز شاہ نظام الدین کے روضہ کی زیارت
کرکے تشریف فرما دولتخانہ کا تہا چوکمین ایک تیر اگر سید کے ہاتھ مین لگا اور قریب دو بالشت کے گہس گیا
حاضرون نے رامی کو جلد گرفتار کرکے حاضر کیا اور سبب اسکا پوچہا حکم ہوا کہ دریافت کرنا مناسب نہین
جو شدنی تہی ہوی یہ ناحق کسیکو گرفتار بلا کریگا جلد اسکو قتل کرو تاوہ اپنے سزا کو پہنچے اور دوسرون کو
عبرت ہو اور آپ اسیطرح گہوڑے پر سوار دار السلطنت مین اگر داخل ہوا جراحون نے اسکا علاج کیا اسکا
روز کے عرصہ مین وہ زخم اندمال پایا عبد اعمد خان والی توران نے عبد المومن خان بیٹے کو اپنے
لڑکی اکبر کی چاہی تہی لیکن اس شاہد نے جلوہ ظہور کا نپایا اور بسبب نفسانیت علماء اہل سنت و
اہل تشیع کے اکثر انہین جہگڑا ہوتا تہا اس سنگر شبہ مین پڑہ گیا بلکہ عقیدہ اسکا یہانتک پہنچا
کہ لا مذہب ہوکر ایک نئی بات نکالی یعنی علم صلح کل کا درمیان ہندو مسلمان یہود و نصاری
ترسا وغیرہ کے دیا تہا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے دین کا معترض نہو دوسرا ایک آئین عادت قدیم
پرستار آفریدگار رکہا ہے اور نام اسکا مذہب الہی رکہا اور جدید یہی نظر کرتے اسکے
کردیا تہا اور ایسا ٹہرایا تہا کہ ہر جمعہ کی شب کو فضلا دین سنی و شیعہ یہود و نصاری کو
ازمنی المحو دری پر اہمہ سپورہ اور اور تمام مذاہب اور مشارب کے مجلس جاے ایوان مین کہ روا
داسطے اسکے ٹہرایا تہا اگر جمع ہووین اور آپسمین مباحثہ اور مناظرہ کرین اور بادشاہ پردہ کے
منصفانہ بلا تعصب باتین انکی سنے اور جبار گفتار ہر ایک کا محک خود پر اپنے جانچے جو کفتہ

مناسب خاطر ہوے اچھی طرح سے خاطر نشان شکردن کا کریے جو اور رجب انچاسویں سال جلوس سے
ان اکبری کے مریم مکانی اسکا خطاب تھا نقاب اجل کا اپنے منہ پر کھینچی بادشاہ موافق آئین آبا اپنے اور
داڑھی تراش کر لباس ماتمی پہنے ہوے نعش کاندھے پر لیکر چند قدم مشایعت کی اور ۱۰۰۹ نوسی ہجری
میں قلعہ آگرہ کہ اول اینٹ کا تھا توڑ کر سنگ سرخ کی تیار کی ہی اور بعد فتح قلعہ کے برہان الملک
برادرزادہ اسمعیل نظام الملک حاکم احمدنگر کا چچا سے اپنے آزردہ خاطر ہوکر وسا سے قطب الدین خان
غزنوی کی جب شرف اندوز ملازمت کا ہوا اور بعد چند روز کے عرض کمک کی واسطے تسخیر احمدنگر کے راجی
علیخان حاکم خاندیس کو حکم ہوا پس برہان الملک کمک سے راجی علیخان کی اسمعیل نظام الملک پر غالب
آکر ملک موروثی پر اپنے تسلط پایا لیکن وہ سفلہ مزاج تھا سر اطاعت سے پھیر کر مخالفت اختیار کی بادشاہ نے
شیخ ابوالفضل فیضی کو راجی علیخان پاس واسطے فہمایش اسکی روانہ کیا اس کم بخت نے نہ مانا
آخر گرفتار ہوا اور اسی غصہ میں بار بگاشتہ کہا کر سخت بیماری سے ہوا پس چاند بی بی لڑکی نے
اسکی ابراہیم نام پسر برہان الملک کو کہ اسکا بھتیجا ہوتا تھا امراؤن کے اتفاق سے حاکم کرکے انتظام
ملک اپنے ذمہ کیا یہ کیفیت جب اکبر کے سنے میں آئی شاہزادہ سلطان مراد کو ساتھ لشکر
گران کے متعین کیا شہزادہ آیا اور سواد دکن میں بہت مجادلہ و قتال فوج عادلشاہی حاکم
بیجاپور اور قطب شاہ حاکم گولکنڈہ سے ظاہر ہوا اور راجی علیخان جو ہمراہ رکاب شہزادہ کے
تھا مارا گیا آخر الامر اولیا دولت اکبری مظفر اور منصور ہوا شہزادہ شراب خوار تھا سبب
قرار واقعی اس سے نہو سکا اسواسطے ابوالفضل کو بادشاہ نے وہاں سے روانہ کیا بموجب حکم کے
ابوالفضل تو خدمت میں شہزادہ کے یہاں پہنچا اور شہزادہ بسبب مشیت روانہ عالم

سلاطین ہند کے بیان میں
پہلا دفتر

آخرت کا ہوا اکبر خبر ارتحال شہزادہ کی سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور شہزادہ دانیال کے واسطے رخصت
فرمایا متعاقب اسکے آپ بھی طرف دکن کے کوچ کیا کہتے ہیں کہ جسوقت عبور اکبر کا دریاے نربدا سے
ہاتھی نہیں فیل خاصہ کے لوہے کی زنجیر بھی جب وہ کنارے پر آیا فیلبان کو زنجیر سونیکی دکھلائی دی
وہ حیرتمند ہوا اور دوڑا ہوا خدمت میں جاکر اظہار کیا داروغہ نے یہ کیفیت حضور میں عرض کی اور زنجیر
گذرانی اکبر نے ملاحظہ کرکے عجائبات قدرت ایزدی پر اقرار کیا اور کہا کہ شاید اس
دریا میں وہ پتھر جسے ہندی آدمی پارس کہتے ہیں ہوگا دریافت کیا چاہیے لیکن ہاتھیوں
کو زنجیریں پاؤں میں باندھ کر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لائے اور لیے کچھ بھی
نہ ہوا القصہ اکبر بعد قطع مراحل کے داخل برہانپور ہوا سنا کہ ابوالفضل نے بیت المال دکن
مسخر کیے اور جشن نوروز کا ادا کیا اور وہاں بادیہ پیمایوں نے عرض کی کہ جہاں پناہ دریا
سے اکبر آباد تک دو مہینا پلیس کوس حساب ہوئے اور اتنی مسافت حضرت نے طے کی پھر چند روز
میں ابوالفضل بھی جو خبر قدوم میمنت لزوم سنکر احمدنگر سے چلا تھا وہاں آیا اور ملازمت کی
اور ایک ہفتہ عشرہ میں واسطے تسخیر قلعہ آسیر کے کہ حاکم وہاں کا تمرد اختیار کیا تھا رخصت پائی
آخر کو فتح آسیر اور احمدنگر اور تمام ولایت نظام الملک کی شمشیر ہمت سے ابوالفضل کی مفتوح ہوئی
اور ولایت تلنگانہ کو شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل نے تسخیر کیا اور بہادر نظام الملک نبیرہ
برہان نظام الملک کا فروتنی اختیار کرکے حضور میں آیا اور عادل شاہ حاکم بیجاپور اور قطب شاہ حاکم
گولکنڈہ کا بھی عرائض نیاز کیے اور تحفے لائق ارسال کیے اکبر اس طرح سے خاطر جمع کرکے شہزادہ دانیال
کو وہاں چھوڑ کر اب معاودت دار الخلافت کی طرف فرمایا بعد چند روز کے دانیال بھی کہ

ہند سلطان مراد اپنے ترتیب دیا کہ گرفتار شرب مدام کا تہا افراط سے یکنتی بلکہ بدن اسکا ضعیف و زار ہو رہا تہا
ایکبارگی بیمار ہو تعالت بڑھگئی مرض سخت عاید حال ہوا اسی سنہ ۱۰۱۳ ایکہزار تیرہ ہجری میں چہتیس برس چہ مہینے کی عمر میں
انتقال کیا ہنوز دل سے اکبر شاہ کے غم سلطان مراد کا زایل نہوا تہا کہ اس حادثہ جانکاہ نے عہدہ دکہلایا داغ بالای داغ
ہوا ضعیفی کا وقت تہا مزاج اسکا مرکز اعتدال سے انحراف پایا امراض متضادہ فراہم ہوگئے آخر کار اسہال کی بیماری
سے شب چہار شنبہ بارہویں جمادی الاخر سنہ ۱۰۱۴ ہزار چودہ ہجری میں مطابق سنہ ۵۰ پچاس جلوس کے اسوقت عمر اسکی
بایس دن کم تریسٹہ برس کی تہی عالم بقا کو ارتحال کیا اور تاریخ اسکا اس بیت آخر میں ہے فوت اکبر شد از قضای الہ
یکنفت تاریخ فوت اکبر شاہ اور لقب بعد وفات عرش آشیانی مدت سلطنت اکاون برس و مہینے ہجری

جہانگیر بادشاہ کا بیان

ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ فرزند جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا سنتیس برس کے سن میں دسویں تاریخ جمادی الثانی کی پنجشنبہ کے دن سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں قلعہ دار الخلافت اکبر آباد میں اورنگ سلطنت پر جلوس فرمایا کما قیل تاریخ ز نور محمد جہانگیر منور
واضح ہو کہ سلطان خسرو نام بزرگ پور جہانگیر کا خیال سلطنت کا سر میں رکہتا تہا اسواسطے کہ اکبر نے وقت رحلت کے فرمایا تہا کہ شہزادہ سلیم عیش دوست ہے قابلیت سلطنت کی نہیں رکہتا ہے بلکہ سلطان خسرو بیٹا اسکا جمیع خوبی سے آراستہ ہے اسکو ... چہہ مہینے جلوس کے
شب یکشنبہ آٹھویں ذیحجہ کو معتمدان خانہ برانداز کو ساتھ لیکر اکبر آباد سے نکلا اور راہ فرار کی لی فوج شاہی نے تعاقب کی اگرچہ شاہزادہ نے لڑائی بہی کی لیکن سلطنت تقدیر میں نہتی گرفتار ہو کر پندرہ برس تک قید رہا آخر کو شہزادہ سلطان خرم مخاطب بہ شاہجہان نے

سلاطین ہند کے بیان میں

[illegible]

جب مہم پر دکن کے رخصت پائی شاہزادہ خسرو کو بہی سلسل ہوا جسکے کہ کہتے ہیں کہ اپنے مسطور بند ان جانشین

جاندی جی واضح ہو جہانگیر بادشاہ شہزادگی کے وقت سے فریفتہ حسن و جمال مہر النسا بیگم کا تہا اور نور جہان بیگم زوجہ علی قلی

شیر افگن خان کی تہی اور شیر افگن خان وقت سے اکبر شاہ کے بیچ صوبہ بنگالہ کے اپنی جاگیر میں تہا اور مہر النسا بیگم

بہی ساتہ اسکے وہیں تہی بعد جلوس جہانگیر نے قطب الدین کو کلتاش خان کو اس امر مخفی سے واقف کیا اور اسکو صوبہ داری بنگالہ

کر کے روانہ کیا اور چلتے وقت ایسا کہا کہ شیر افگن خان سے فقط اپنی جاگیر میں بدستور اپنی کہو کسی کو بہیجدے نور جہان

بیگم کو طلاق دیکر اپنے سے دور رکہے تو بہتر ہی اور اگر مقولہ اسپر راضی نہو جسطرح بنے بیگم مذکور کو بہیجوا دو کہ

کوکلتاش خان جب بنگالہ کو پہنچا اور شیر افگن خان سے ملاقات ہوئی اور فیما بین ایسی گفتگو ہوئی

الیسی کہ شیر افگن خان نے کوکلتاش کو علف تیغ بیدریغ کیا اور وہان سے ارادہ طرف

نور جہان بیگم کے کیا لیکن لوگون نے کوکلتاش خان کے بلوہ کرکے اسکو بہی مار لیا لیکن بیگم

مذکورہ داخل حرم سرا بادشاہی ہوئی اور نور محل خطاب پایا پہر نور جہان بیگم مخاطب ہوئیں اور ایسا اختیار اسکو

ہوا کہ واسطے بادشاہ کے سوا نام اور کچہ نہتا جو کچہ کہ تہا وہ اسکے تہا ہر روز جہروکہ میں

بیٹہی اور امرا حاضر ہو کر مراتب بندگی کے بجا لاتے تہے اور وہ لوگ مالک ہو رہے تہے

اسکے نام پر جو فرمان لکہا جاتا تہا بیچ طغرا اسکا یہ لکہا جاتا تہا حکم علیہ عالیہ مہد علیا نور جہان

بادشاہ اور سجع اسکی مہر کا یہ تہا نور جہان گشت بحکم الٰہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ

اگرچہ خطبہ بیگم کے نام کا نہتا لیکن سکہ اسکے نام کا تہا اور نقش اس سکہ کا یہ تہا بحکم شاہ

جہانگیر یافت صد زیور بنام نور جہان بادشاہ بیگم زر واضح ہو کہ نور جہان بیگم

[illegible]

ممتاز تھی اور اکثر اوصاف میں بے نظیر سوا اسکے مردوں سے بھی شعور زیادہ رکھتی تھی طبیعت اسکی موزون
تھی بعضے بعضے اشعار اسکے اب تک زبان زد روزگار ہیں اور واضح ہو کہ درمیان جہانگیر اور شاہ
عباس فرمانروا ایران کے بوقت تہنیت خط ایلچی تحفہ و ہدیہا یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں آتا جاتا رہتا تھا دسوین
سال جلوس کے شاہزادہ شاہجہان کے حرم سرا میں لطن سے ممتاز محل بنت آصفخان کے سلطان
دارا شکوہ اور گیارہوین سال سلطان شجاع اور تیرہوین سال مطابق سنہ ۱۰۲۵ دس سو پچیس
ہجری شب یکشنبہ پندرہوین ذیقعدہ کو محمد اورنگزیب تولد پائے آفتاب عالمتاب مادہ تاریخ اورنگزیب
کا ہی اور اسی برس ایک ... زیادہ ... واضح ہو کہ جہانگیر نے اکبر آباد سے لاہور تک کوس
پر ایک منارہ دو کوس پر ایک باؤلی بنوائی تھی جہانگیر وقت شہزادگی کے جن دنوں ... سوی کے
... نام سے ایک موضع آباد کر کے نام اسکا شیخو پورہ رکھا تھا بعد جلوس کے اسکو ... علم کر کے
جہانگیر آباد ... اور ... شیخوپور کی بہی ... ایک ... نام شیخ ...
... سے انکی ... ہوتا سلطان ... تاریخ اساس ...
معلوم آ ... قدیم الایام سے شمالی طرف لاہور کے واقع ہی کوہستان ...
زمانہ ... شہای ... مفتوح کیا تھا سو وہ وقتین جہانگیر کے غرہ محرم ۱۵
جلوس مطابق سنہ ۱۰۳۰ دس سو تیس ہجری کے روز دوشنبہ فتح ہوا بعد ملاحظہ کے بانگ ...
... سلام ہی وہاں ... حکم کیا کہ یہاں ایک مسجد عالی بنا ہوا سے اور واضح ہو
شہزادہ خرم ملقب بشاہجہان ہمیشہ مورد عنایات بادشاہ کا تھا اور نورجہان بیگم بھی ...

سلاطین ہند کے بیان میں

خاطر بادشاہ کے اور رضامندی آصف خان سے بیاہی گئی کہ شاہجہاں دادا اسکا تھا بہت تفصیل سے لکھتی تھی لیکن

جب بیٹی نورجہاں بیگم کی جو صلب سے شیر افگن خان کے تھی جہانگیر سے اسکا سلطان شہریار فرزند زادہ

جہانگیر پسر دانیال سے ہوا تو نورجہاں بیگم کہ تمام مہمات سلطنت کے قبضہ اختیار میں اسکے تھے ہمیشہ طرفداری

اسکی اور امداد کرتی تھی رفتہ رفتہ درمیان بادشاہ اور بیگم کے نفاق آ گیا یہانتک کہ آخرکار دعوائے سلطنت پر

جدال و قتال کے ہوا تھا رفع فساد کی صورت نکلی تھی کہ تیسویں سال جلوس کے وقت آصف خان کی شہر سے

شدت بیماری صحت کے چاہتے وقت ... کا دن آبان کی ... تاریخ ... سلطان ...

دس ... سنین ہجری میں کہ اسوقت عمر اس جہان پناہ کی تو دن کم ساٹھ برس کی تھی ...

آفتاب سے کالبد عنصری کے پردہ کیا نورجہاں بیگم ... کرتی تھی اور ...

خاک پر لوٹتی تھی اور بے اختیار کہتی تھی نظم در بغا ... دل ... در بغا ...

در بغا نخواہیم بے جانش زندگی را بلک جان و دل باید کی را بہال ...

هر کرا ... بقانون وفا نیکوتر ... کہ من ...

جہاں را بے جمال او نخواہیم ... در ... کرد وفا ...

اسکا تشفی ... بہی ... وفاتش ... جہانگیر ... الصفا

جہانگیر از جہان عزم سفر کرد ... سلطنت بائیس برس ...

محمد شاہ جہان بادشاہ کا بیان ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہاں بادشاہ ...

اس ... کی عہد میں جلال الدین اکبر کے ... جہانگیر کے ... تھا

مادہ تاریخ بہی پایا ع شاہ زادہ یمین و شاہ جہان ۞ وقت رحلت جہانگیر کے مقام جنیر میں جو
نظام الملک کی تہی تشریف فرما تہا بعد سننے اس خبر کے راہ گجرات سے عازم مستقر الخلافت اکبرآباد کا
ہوا اور بعد پہونچنے اس جا کے واسطے انتظار ساعت مختار جلوس کے اس مکان میں کہ وقف شہزادگی کے
اس سے متعلق تہا اقامت فرمایا پہر آٹہویں تاریخ جمادی الثانی کی بیچ دل بسال دوسری سینتیس
ہجری کے اسی ساعت سینتیس سال کا تہا اکلیل کو زینت بخشا چنانچہ ع تاریخ جلوس
ہے ع درجہان باد تا جہان باشد ۞ اور اول یہ حکم دیا کہ کوئی اسکو سجدہ نہ کرے کہ یہ ادب
پادشاہوں کا تہا اسواسطے کہ سجدہ اور اس تعظیم کے ذات معبود حقیقی کی ہی مہابتخان نے
عرض کی کہ اگر بجائے سجدہ کے زمین بوسی مقرر ہو تو سر رشتہ امتیاز خادم اور مخدوم کا باقی
رہتا ہے اور سجدہ بہی نہیں ہوا فرمایا اچہا مضائقہ نہیں اور پہر ارشاد کیا کہ دونوں ہاتہ زمین
پر رکہکر پشت دست کا چومیں پہر وہ بہی چند روز کے بعد جو خلاف طبع کے دیکہا موقوف کر کے
چار تسلیمیں ٹہرائیں اور شاہزادوں اور سادات اور اور علما اور درویشوں سے وقت ملاقات کے سلام
اور وقت رخصت کے فاتحہ معمول کیا اور ایک عشرت اول صبح سے اٹہتا اور بعد تحلی طہارت کے ادا
صلوۃ مفروضہ اور نوافل کرنا معمول اسکا تہا اور اکثر با وضو رہتا تہا اور موسیقی کے فن میں
مہارت کمال رکہتا تہا پہلے سال نظر محمد خان جو بہائی امام قلیخان والی توران کا رحلت
جہانگیر کی سنکے لشکر کابل میں رسجا تہا یسان سے مہابتخان کو حکم مدافعت کا ہوا طالب کلیم نے تاریخ
رخصت فوج کی کہی ہے لشکر فتح کے پار گذرانی دوسرے سال جلوس کے ہجری ایک ایلچی شاہ عباس

سلاطین ہند کے
پہلا دفتر

انعام میں بہیجی ایک لاکہ روپیہ اور نامہ متضمن تعزیت انتقال شاہ عباس کی اور تہنیت جلوس شاہ صفی کے

بر ایک کے باتفاق بہیجی ایلچی کو رخصت فرمایا تیسرے سال جلوس کے نظام الملک اور

خانجہان لودی کا جنگ ہوا جب شہر برہانپور میں ... کارایتا ... لمق آباد کا ہوا اور شعبان

اور اتہارہویں شعبان کو اسی سال کے محمد علی بیگ واسطے تہنیت جلوس کے نزدیک سے شاہ صفی والی ایران کے آیا

اور رمضان میں لاکہ روپیہ کا جو طرف سے بادشاہ کے لایا تہا گذرانا اور جو ... ایلچی

ہزار روپیہ کا تہا شاہجہان ایلچی کو ابتدا ... روز رخصت تک ... لاکہ ۷۰ ہزار روپیہ نقد اور

روپیہ کی جنس عنایت فرمایا اور اسی سال بعد جنگ عظیم کے خانجہان لودی اور بہادر ... مارے گئے

سے نصیر خان کی قلعہ قندہار دکن بہی فتح ہوا اور پانچویں سال دوسری رمضان کو

سے طرف اکبرآباد کے ہوئی اور قلعہ کالنہ دکن کا مفتوح چہٹے سال ... کیا

مالوہ کے فتح ہوا اور شادی دارا شکوہ کی بیٹی سے سلطان پرویز بن جہانگیر کی

مشہور ... کی بیٹی سے مرزا رستم صفی کی ہوئی کہتے ہیں کہ بیاہ شادی میں بتیس لاکہ روپیہ

گیارہ لاکہ ... ہزار سرکار سے خرچ ہوئے اور چہ ہزار ... بنارس میں

منہدم ہوئے اور اسی سال ... قلعہ دولت آباد کی قبضہ میں اولیاء دولت شاہجہان کے

آئی آٹہویں برس ... سیف خان جو برسم رسالت نزدیک ... والی بلخ

کے گیا تہا آیا اور ایک کلام شریف ... سے لاکر نذر شاہی کیا ...

... سے لکہا ہوا تہا ... بنت محمد سلطان مرزا ابن جہانگیر مرزا ابن ...

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے
بیان میں

امیر تیمور گورگان کا تہا نہایت موجب انبساط خاطر بادشاہ کا ہوا اور اسی سال انحاء نجابت نے قلعہ بیدر گدہ کا فتح کیا اور اسی
سال نوروز کو کہ وہ دن بادشاہوں کے جشن کا ہے تخت مرصع کہ بنتا تیار ہوتا تھا جلوس فرمایا واضح ہو کہ
مدت تیاری اس تخت کی سات برس ہوا اور طول اسکا سوا تین گز کا تھا اور عرض اڑہائی گز کا اور ارتفاع پانچ گز کا
تھا قیمت اسکی کروڑ روپے بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیچ تختے میں اسکے ایک لعل نصب تھا کہ قیمت اسکی لاکھ روپے تھی
تاریخ اسکی یہ تاریخ ہے ۵ جو بار بخشش در یسیار لعل گفت اور بٹ شاہ عادل نویں سال چند قلعے جو اسی جگہ کے
سیکہ اللہ دردی خان نے بعضوں کو لڑائی سے اور بعضوں کو حسن تدبیر سے مسخر کیا اور سترا ر لیکھے
مع سنگر اور چیبک داخل ممالک محروسہ کے ہوئے اور سید خان جہان نے قلعہ سولاپور کا
مفتوح کیا اور اسی سال ملک گولکندہ میں سکہ اور خطبہ شاہجہان کے نام کا ہوا اور قلعہ اود گیر اور
قلعہ اوسہ کی بھی اسی سے فتح ہوا دسویں سال چالیس ہزار روپے کی لاگت سے اجمیر میں بیچے روضہ کے ایک مسجد
تیار ہوئی کہ تاریخ اسکی یہ مصرعہ قبلہ اہل زمان شد مسجد شاہ جہان :: اور اسی سال
کندہار شاہزادہ اورنگ زیب کی جد سے بسیار نوازخان صفوی کے کہ متعلقوں
شاہ اسمعیل فرمان ایران کے تہا جیسوں تاریخ دیکہ کی سنہ ۱۰۴۶ [illegible] الیس میں ہوئی وہ تاریخ
اسکی یہ مصرعہ دو گوہر یک عقد دو درالنشدہ :: اور اسی سے علی مردان خان کی چند قلعے
تبت کے فتح ہا ہوئے اور جیسی بیگ بطریق سفارت کے ایران کو روانہ ہوا ایک خنجر مرصع
اور ایک تمغا مرصع پچاس ہزار روپے کا بطریق تحفہ کے لیے کیا اور اسی سال شاہزادہ مراد بخش
یمین الدولہ آصف خان اور جمیع امرا کے عظام کو ہمراہ لیکر ضیافت کیواسطے شاہ نواز خان کے گہر گیا

اور مہمانی قبول کی آخر شب جو دیا تو شاہ نے بہی قدم رنجہ فرمایا اور انہیں خوش کیا اسی سال قندہار کہ اکبر

اکبر شاہ نے اسکو فتح کیا تہا اور بعد جاتا رہا تہا اور حصار رستہ اور قلعہ بست کے اسیکے اور بندرہ قلعے

سپرد کر دیے قلیچ خان بہادر اور سعید خان صوبہ دار کابل کے مسخر ہوگئے اور علی مردان خان نے کہ علیخان

جو حاکم قلعہ قندہار طرف شاہ عباس والی ایران کے تہا زمرہ میں مصیح التحواہوں کے منسلک ہوکر پنجہزاری منصب

اور ارسال علم اور نقارہ سے سرفرازی پائی اور ان فتوحات میں بانسبت جنگی ہاتہ آئیں اور تمام ممالک

چہاچو پر بہی قبضہ ہوا اور اسی سال تبت بہی سے ظفر خان حاکم کشمیر کی وہ [illegible] کا ہوا اور یادگار بیگ ایرانی

کہ ایکے وقوع سے قندہار کے ولیسے چلا تہا آیا اور روز در روز یوم العود تک [illegible] ہزار روپے انعام

پایے اور کوشش سے شاہزادہ اورنگزیب کی ولایت تلنگانہ اور کئی حصون اس طرف کے فتح ہوئے اور

رایات عالیہ اکبرآباد سے طرف لاہور کے متوجہ ہوئے اور اسی سال دارالسلطنت لاہور میں بادشاہ

رونق افزا تہے صفدر خان کہ سفیر ایران کا ہوکر گیا تہا حاضر خدمت ہوا اور یادگار بیگ سفیر

ایرانکا کہ رخصت پائی تہی واسطے سرانجام سفر کے وہاں متوقف تہا پہر [illegible] کی دو لاکہ

ہزار روپے اور اسکو وہاں رخصت ہوا اور مصحوب اسکے واسطے شاہ صفی کے ایک صراحی ایک پیالہ ایک

رکابی مرصع کا کہ پچاس ہزار روپے کی قیمت کی ہیجی گئی اور آپ لاہور سے کابل کو گئے اسی سال

شاہزادہ اورنگزیب کو طرف دولت آباد کے رخصت فرمایا اور [illegible] تاریخ دیکہی کی دولتخانہ

کشمیر کا قدوم میمنت لزوم سے سرفراز ہوا اور آیا ایلچی جو [illegible] سلطان مراد قیصر روم

کا بہیجا ہوا تہا مسمی ارسلان آقا بیگ آیا اور [illegible] نامہ قیصر کا اور ایک گہوڑا اسپ نام [illegible]

مرصع اور ایک عبا بھی مروارید دوز قیمہ کی طرف سے تحفہ ملاحظہ میں لایا چودھویں سال ارسلان آغا کو تین ہزار
روپیہ ایک مہر سو تولہ کی اور ایک روپیہ سو تولہ کا عنایت ہوا پندرہویں سال یمین الدولہ آصف خان سپہ سالار مرض
استسقا میں گرفتار ہو کر آخرت کا راہی ہوا اور قلعہ جو متعلق بنگش کا جنگ سے بیگی تھا فتح ہو کر حسب الامر شاہی منہدم ہوا اور سال
شادی شہزادہ مراد بخش کی دختر رستم شاہ نواز خان صفوی سے مقرر پائی اور پانچ لاکھ روپیہ واسطے انجام
اسکے عنایت ہوا اور اسی سال خبر انتقال شاہ صفی شاہ ایران کی بھی آئی سترہویں سال صوبہ داری پنجاب کی
قلیچ خان بہادر کو ہوئی اور اورنگ زیب کو تنبیہ ہوا بادشاہ نے نام اسکا محمد معظم رکھا اٹھارہویں سال
طالب کلیم نے قصیدہ تہنیت میں کہ کیفیت باد شاہ تصنیف فرما ہو عرض کیا اور خلعت اور انعام دو ہزار روپیہ سے
سرفراز ہوا انیسویں سال سعی امیر الامرا علی مردان خان کا قلعہ کہمرد مفتوح ہوا اور جان نثار خان کو واسطے
تعزیت شاہ صفی کے اور تہنیت جلوس شاہ عباس ثانی کے مع تحائف کہ قیمت اسکی بہ اعتبار اسکی ایک لاکھ روپیہ
تھی روانہ کیا اور واسطے تسخیر ولایت بلخ اور بدخشان اور سمرقند کے کہ دار الملک امیر تیمور گورکان تھا رایات
افواج ممالک کو اس طرف مامور کیے بیسویں سال فتح بلخ اور بدخشان ہوئی اور سلطان مراد بخش کو طرفداری کیا
کیے بھیجا اور سلطان اپنی وطن تیمور آباد پر شاہزادہ اورنگ زیب اور ازبکیوں سے لڑائی ہوئی
اس لڑائی میں سعید خان بہادر ظفر جنگ امیر الامرا علی مردان خان نے بہت خوب لڑا کہ قابل آفرین اور
تحسین خاص و عام کے ہوا اور جنگ مذکور میں بہت سا سامان ازبکیوں کا قبضہ افواج شہزادہ کے آیا
بعض شہزادہ بموجب حسب الارشاد دیر اور الطہار اخلاص و انقیاد نذر محمد خان کو کہ وہ حاکم وہاں کا
تھا پھر بلخ تفویض کر کے معاودت کی اکیسویں سال عمارات قلعہ

سلاطین ہند

سلاطین ساسان

سلاطین ابو ہمکلون کی ناہداری

علاء الدین خلجی دہلی

شاہجہان آباد کے اتمام کو پہنچیں ابتدا اس قلعہ کی شنبہ دس سنہ اڑتالیس میں ہوئی تھی شنبہ دس

اٹھاون میں انجام پایا تھا لاکھ روپیہ اسکی تیاری میں خرچ ہوا بادشاہ چوبیسویں ربیع الاول سال مذکور کو

سے کنارہ دریا کہ شاہ محل کی طرف ہے داخل ہو کر ایوان دولتخانہ میں بار عام دی اور تخت مرصع پر جو قیمت میں ایک کروڑ

کہ اس دن بارہ لاکھ روپے کی نذریں جمع ہوئیں ... تاریخ اتمام عمارت کی یہ کہی ہے شد شاہجہان آباد

از شاہجہان آباد اسی سال شیخ عبدالمجید لاہوری کو موتمن الدولہ شیخ ابوالفضل کا سوانح دہ سالہ انجام کو پہنچایا

ہزار روپے انعام پایا اور جب نامہ نذر محمد خان حاکم کابل کا متضمن مضامین ... در طلب ... فرزند کا مطالعہ

علی مردان خان امیرالامرا کو حکم ہوا کہ لاکھ روپے کی ہنڈوی کر دو اور ... بھی ...

اور اسی سال قلعہ قندھار کا ہاتھ سے ... دیا ... اسی سال شہزادہ اورنگ زیب

قندھار پر جا کر لڑائیاں کیں اور بہت تکلیفیں اٹھائیں ... ساڑھے تین مہینے محاصرہ رہا

تو بادشاہ نے جلد دہلی ... شاہزادہ کو پندرہ ہزاری منصب اور بارہ ہزار سوار ...

سے سرفراز فرمایا اور ... شاہزادہ موصوف کے موافق ... زیادہ

کیا اور رستم خان کو اصل اضافہ سے منصب پنجہزاری پانچ ہزار سوار ...

فرزندی فیروز جنگ اور قلیچ خان بہادر کو مع اصل و اضافہ کے منصب پنجہزاری ...

سوار ... اور نظامت صوبہ کابل کی عطا ہوئی ... اسی سال جب بادشاہ کی

... افطار صیام ماہ رمضان ...

روپے ... اور اسی سال مسجد اکبرآبادی محل کی جب تمام ہوئی بادشاہ ...

سلاطین ہند کے

وہاں گیا اور وہ تمغہ شکر کا ادا کیا فتح اسکندر و اسکے ہاتھی سو اور پیلے بالغ ہیں اور رکھتے ہیں کہ دو

[illegible] ہیں وہ جہاز چینی اور ایک بہیر سال ۸۴۱ میں محی الدین نام سفیر سلطان روم کا آیا اور اسکے ساتھ [illegible]

[illegible] روم کی ہمراہ تھا اور ایک قبضہ خنجر مرصع ایک تسبیح جواہر مرصع کہ قیمت مجموع کی لاکھ روپے کی

[illegible] اپنی ابتدا عالی ہمت ہوا اور ایک قافلہ مسکنان و تبرکات روانہ ہوا اور ایک کتاب ایک عجائب ایسی تصویر دیکھا اور

[illegible] وہاں کے تحفے مشتمل تحقیق کہ معظم اور بیشمار قیمت کے دو واقع ہو کہ روز جلوس

آج تک [illegible] دیکھا آہو زر نقد کہ قیمت کی وہاں نقشہ ہولی اور نذر گذرانی

[illegible] اصلی وصحبت اللہ عالم رو آب ایسا عجیب سال [illegible] لکھتے ہیں کہ شاہزادہ

[illegible] اور قندہار پر فتح شاہ عباس کی زاہد الاقبال ہوا اور شاہزادہ اور [illegible]

[illegible] فرزند تولد ہوا نام اسکا محمد معظم رکھا اور اسی سال ایک [illegible]

[illegible] ہیں تاریخی اور جشن نوروز کا [illegible] اتفاقا قیصر روم کا ایلچی آیا

سال [illegible] بیچ [illegible] کی بارگاہ [illegible]

[illegible] بادشاہ کی [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]

[illegible] دو لاکھ [illegible] روپیہ کا [illegible]

[illegible] چار سو تولہ کی ایک روپیہ [illegible] ماہ جعل کی

بیٹھے دفتر بادشاہ نے ایک قبضہ خنجر مرصع لاکھ روپیہ کا [illegible] مرصع چالیس ہزار روپیہ کا ایک [illegible]

[illegible] اور دو ہزار [illegible] اور [illegible] ایک روپیہ نقد ہمراہ [illegible]

سفر قندہار دوم کے پیچھے جشن میں وزن قمری کے اسی سال کہ ہر برس میں سنین عمر کے دو بار ہوتا تہا شاہ
کو زر اور اجناس سے مطابق حساب شمسی قمری کے معمول تہا شاہزادہ دارا شکوہ کو خلعت خاصہ
اساوری اطلسی زر نگار کہ کلون پر اسکے قرص مرصع الماس کے بنے ہوئے تہے اور دور دامن اور گریبان اور
آستین اور دامان پر موتی بیش قیمت ٹکے ہوئے کہ قیمت اسکی دو لاکھ پچاس ہزار روپے کی تہی اور سرپیچ اور
قطعہ لعل اور دو دانہ مروارید کا کہ قیمت میں ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا تہا اور زین ایک لاکھ روپے نقد اور خطاب
شاہ بلند اقبال سے سرفراز فرمایا اور طلائی کرسی جو متصل تخت سلطنت کے رکہی ہوئی تہی حکم بیٹھنے کا دیا اور
امرا دولت کو ارشاد ہوا کہ نزدیک شاہزادے کے جاکر مبارکباد کہیں اسی سال شہزادہ اورنگزیب بہادر نے قلعہ
گولکنڈہ کا ہو کر سنا کہ وہ حیدرآباد سے آکر [illegible] کوچ کیا اور جب [illegible] قلعہ [illegible] سلطان محمد
کو اپنے توقف کا حکم کیا کہ جانب [illegible] کرداس [illegible] پانچ چھ ہزار سوار پیادہ ہزار [illegible] جانب [illegible] اور
آئے اور [illegible] مشغول ہوئی سبب [illegible] قطب الملک [illegible] اور ایک [illegible] اور
دیکہکر سخن انتساب اپنی صبیہ کا سلطان محمد سے درمیان لایا التماس اسکا قبول ہوا اور رسم ازدواج دونوں کا ہوا اور
الملک معظم خان نے جواہر نفیسہ کہ از انجملہ ایک الماس تہا وزن میں نو ٹانک کا کہ اسکے دو سو [illegible]
ہوتے ہیں قیمت میں دو لاکھ [illegible] ہزار روپے کا تہا [illegible] فیل زنجیر چار مادہ با ساز طلا اور [illegible]
[illegible] پیشکش کے گذرانا اور جشن میں وزن شمسی کے اسی سال دارا شکوہ نے پیشکش ایک لاکھ
پچاس ہزار روپیہ کا گذرانا از انجملہ ایک [illegible] تہا [illegible] ہزار روپیہ کا کہ [illegible] اور
اسکا [illegible] کا مرصع الماس [illegible] یاقوت [illegible] تہا اور مسجد جامع شاہجہان

سلاطین ہند کے

بادشاہوں

آباد کی جو سنہ ۲۲ جلوس میں اساس پائی تھی سنہ مذکور میں صورت اتمام کی پکڑی مصرعہ تاریخ اسکا
ع مسجد بیمثل قبلہ حاجات آمد واضح ہو کہ دس لاکھ روپیہ بنا ہونے میں اسکے خرچ ہوا ہے اور اسکے تینون گنبد
سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہین اور صحن بہی سنگ مرمر کا صورت مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسی
سے بنی ہوئی ہے فرش صحن مسجد کا سنگ سرخ سے ہے اور طول عمارت مسجد نود گز کا ہے اور عرض بیس گز
کا اور وسط صحن میں ایک حوض ہے پندرہ گز کا بارہ گز کا اس ہے اور تین طرف اسکے دالان سنگ مرمر اور سنگ موسی کے
تیار ہوے ہین الغرض سی سال میں قندہار اور قلعہ کلیانی اور بہت سے قلعے فتح کیے اور سوا کی ولایت کے واسطے ملاحظہ حالات اور ہوا کے
فیض آباد کشمیر کو پانچ لاکھ روپئے لگا کر تیار ہوئے تھے بادشاہ گیا تھا کہ وہین تاریخ سہ ذیحجہ کی آخر شب کو بیماری حبس البول
کی عارضہ ہوئی ہر چند کہ مداوا اطبا نے سعی کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور زیادہ تکلیف ہوئی اپنی خود بدولت تخت کو
دارا شکوہ بیٹے کو کہ اسکو ولیعہد اپنا کیا تھا مراجعت کرکے داخل قلعہ اکبرآباد کا ہوا اور منزل میں شاہزادہ
مذکور کی اقامت فرمائی اور شاہزادہ مدار المہام کل سلطنت کا ہوا جب یہ امر اشتہار پایا شہزادہ
شجاع بنگالہ سے لشکر گران لیکر بعزم اکبرآباد کا ہوا پس دارا شکوہ سلیمان شکوہ بیٹے کو اپنے واسطے
مدافعت اسکے مامور کیا اور شہزادہ مراد بخش نے سکہ اور خطبہ گجرات میں اپنے نام کا کیا اور عالمگیر
دکن سے متوجہ دار السلطنت کا ہوا پس آپس میں بہائیوں کے جنگ وجدل ہونے لگی سلطنت حصہ عالمگیر
کا تہا و نصیب اسکے آخر کو بادشاہ ہوا چنانچہ تذکرہ آئندہ میں بیان کرنے مین آویگا اور بادشاہ
قید ہو کر آٹھ برس اختیار میں عالمگیر کے رہے کہ کیفیت اسکی بہی لکہی جاویگی اور جب ایام زندگی آپکے
سپری ہوئے سات برس جلوس ثانی عالمگیر کے قلعہ اکبرآباد میں جہان مقید تھے چہبیسوین رجب کو

سنہ ہزار و چھتیس ہجری میں بہ تدارک بدن سے خلاصی پائی یہ مادہ تاریخ اسکا ہے ع شاہجہان وفات کرد

الیضا رضی اللہ اور لقب بعد وفات فردوس مکانی ایام سلطنت اسکی تعداد سے سنین بموجب ذکر کے ظاہر ہیں یعنی

تین برس چار مہینے باقی میں ان مخفی نہ رہے کہ شاہجہان بادشاہ ممالک ہندمیں بلکہ اور اقالیم میں بھی اپنی دولت

میں قبل اسکے نہ بعد اسکے ہوا ہے اور اسطرح کا لطف سلطنت کا کسو کو نہیں ملا ہے چنانچہ ظاہر ہے

بار بلکہ عزت و یوں بیکہ زمانہ سے زیادہ واسطے اسکے جمع ہو رہا تھا لیکن آخر عمر بسبب ضعیفی اور بیماری اسکے

بہت تکلیفیں اوتھانی پڑیں یہ بھی ایک قدرت خدا کی ہے اور مقام عبرت کا وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے

یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ذکر عالمگیر بادشاہ کا بیان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگزیب

عالمگیر بادشاہ غازی کی جب جانا ہر شدت از کثرت اور بیماری اور بے اختیاری شاہجہان کی اور

داراشکوہ کا امور سلطنت اور جہانبانی میں اور حال دوسری بیماری کا سنا اسیوقت میں بندوبست اپنا

میں مصلحت کا کر فوراً دریے اسکے سرانجام کا ہو لیجئے اور سلطان محمد بیٹے بزرگ کو آگے بہ رسم

منقلا کے برہانپور کو روانہ کیا اور متعاقب اسکے آپ بسپاہ ظفر انتہا نصرت شعار جتنی کہ چاہئے فراہم کر کے

سلطان معظم کو دکن کا صوبہ دار کیا محمد اعظم شاہ کو ہمراہ اپنے لیے جو کہ صاحب ہتھیار عظیم

ملاقات باپ کے خط لکھ آپ زنگ آبا سے کہ آباد کیا ہوا اور مرکز دولت اسکا تھا روانہ ہوا اور مراد بخش جو

بھائی کو نامہ و پیغام سے مطلع کیا کہ رفیق اور شریک اپنا کیا جس وقت جہنڈا کشور ستانی سے کہ

موضع دھرماپور پر پہنچے وہاں مراد بخش سے کہ بالتزام موافقت کا ہو کر گجرات سے چلا تھا دولت ملاقات

حاصل کی اور راجہ جسونت اور قاسم خان اور دربار شاہی کہ امیر ان حکم داراشکوہ کے

سکونت رکھتے تھے جز عبور لشکر اورنگ زیب عالمگیر کی زیادہ تھے اور ملتی ہوا اور لشکر اسکا ابھی آیا تھا
طرف لشکر عالمگیر پادشاہ کے بیجا پور کے اور متصل اودھر آنا ہو سکے اگر ایک کوس کا فاصلہ تھا جہ زمین ہو
عالمگیر کہ بس عاقل دانا تھا واسطے اتمام حجت کے اول پیغام کیا کہ ارادہ میرا جنگ کا نہیں ہے میں طرف
واسطے عبادت بیت اللہ کے جاتا ہوں اگر توفیق رفیق ہے تم کو چاہیے کہ اگر میری ملاقات حاصل کرو بار آئے
دو نہیں تو سوء انفعال کے کچھ حاصل نہو گا اور دارا شکوہ کی معزور تھا اور بہ تو داتش غرور سے
پیام کی پروا نہ کرکے خیال کیا کہ آمادہ پیکار کا ہوا عالمگیر ناچار ہو کر حکم اپنی فوج کو صف آرا ہونے کا
دیا غرض یا ہم بیچ نے سرحد اٹھی ٹھیک میں فتح ستمبر اس کا تھا دارا شکوہ نے لڑائی ابتدا کر دی اور
کی در یا طرف سے جب دوسری طرف تیر اندازی کی ہوتی اور جب مدد کرنے وہ بہی پہونچے
تیر اندازی بہت مار ڈالی جب نوبت دلاوری سے ہزار نفری کی ہنچی سلطان جو حصہ میں عالمگیر
سکے اپنی فوج سے سنگ فاش ہوئی اور وہ سپاہ کا یہ عالمگیر نے سپاہ کو اپنی تعاقب سے منع کیا اور موقع پا کر
عنیم کے خیمہ مختصر ہمراہ تہا پا کیے ناظر کی جماعت اور کی اور لشکر نے اپنی فتح کا باجا بجا حکم شادیانہ کا دیا
پہر یہ مقام دہان ہو کے اور مراد بخش کو بدرہ ہزار اشرفی جار بانی اور اور بہت سی چیزیں انہیں سلطان
محمد کو اور خیمہ زری پانچ ہزار اسواری کے ہو اور اور احمد امرا کو بیچ چو سکے سرفرازی حاصل کیے دن
کے اجین سے کوچ کر کے اکثر اوز میں اہتمام شعبان کو حدود گوالیار کو پہنچے وہاں دارا شکوہ
کے واسطے منع عبور کے اورنگ زیب کے آب چنبل سے گزر سے کہ اپنا ضبط
کر کے مورچال باندھ کیا تھا اور بندوبست قرار واقعی کیا تھا اور نک زیب نے نیز الدالاعلا اسکے

جب تحقیق گذرگاہ کی اور بندوبست عبور لشکر کا کیا چاہیے اور فتح یابی کے زمینداروں سے وہاں معلوم ہوا کہ گذر
بہندمیں کو جس سے بیان ہوا واقع ہے قابل عبور کے وہ جگہ بھی اتفاقاً دارا شکوہ نے غفلت سے اسکو چھوڑ دیا تھا کچھ تو سینے
اس خبر کے کمال جناح استعجال پر وہاں پہنچکر غرہ ماہ مبارک رمضان کو مردم کار نصرت یار نے فوج بانداز سچ دریا ہو
تمام آب چنبل کے رسیدہ گذر سے اس طرف منزل کے نزل کیے اور دارا شکوہ بھی چھبیسویں شعبان کو اکبر آباد سے نکلکر سپہر
اپنے چھوٹے بیٹے سپہر شکوہ کے دھولپور پر آیا اور گذرگاہ میں جیسا کہ چاہیے مضبوط کر کے اقامت کی تھی اور منتظر سلیمان
شکوہ بڑے بیٹے کا تھا جو وقت خبر عبور عسکر اورنگ زیب کی سے موضع مذکور سے متوجہ مقابلہ کا ہوا اور دارا چند کوس پر کنار
تب چنبل کے زمین واسطے جنگ کے ہموار کر کے ترتیب دینے میں فوج کے مشغول ہوتا تھا بادشاہ [illegible] نے ازرہ رحم
حال پر دارا شکوہ کے ہر چند کہ مکرر فرامین عطوفت عنوان منع جنگ اور آہنگ صلح میں بھیجے لیکن فائدہ
نہوا پھر جہاں پناہ باوجود ضعف و ناتوانی واسطے انطفاء اس نائرہ فساد کے چاہا کہ چتر خانہ خیمہ ہا بیرون
باہر نکالیں اور درمیان دو لشکر کے سرادقات شاہی بلند کریں تاہم بذات خود وہاں آ کے سد باب جدال و قتال ہووے
دارا شکوہ نے انواع حیل سے اس امر کو ہر تاخیر میں ڈالا کر یکایک جنگ کا ہوا اور اورنگ زیب جب آگے آئے
دارا شکوہ کی دھولپور سے واسطے جنگ کے سنگر میں کوچ بیاپایہ کر کے ڈیڑھ کوس لشکر سے دارا شکوہ
کے توقف کیا اس دن دارا شکوہ قرب فئتین سے مطلع ہو کر فوج کو اپنی ترتیب دی اور ارادہ جنگ کا [illegible] سوار
ہو کر تھوڑا سا آگے کی طرف بڑھا تھا کہ اسکے دل میں جو کچھ سمایا جہاں وہیں کھڑا رہا اور [illegible] فوج
مخالف بے سبب یا بتجربہ کاری کے وہ تمام دن دھوپ میں گذرا واضح ہو کہ وہ موسم گرما کا تھا
لوگوں کو دارا شکوہ کے بہت ایذا ہوئی یا کہ بہت تشنگی تمت آب اور شدت عطش سے

غرض آپ عدم ہمیں بیکہ بعد شام ہوئی وہان سے پہر کر منزلگاہ پر آیا باشتیار طبع اور دانا دلون نے اس حرکت
کو اسکی فنا اور بخت برگشتگی جانکر شگون فرار اور ادبار کا لیا غرض اورنگزیب نے اقتضائے دانش اور ہوشیاری سے
کہ اس دن پانچ کوس کی راہ عرصہ کم آیا مین طے ہوئی تہی حرکت کرنا مناسب نجانکر توقف اپنی جگہ پر کئے
رہا جب او دہر سے جنبش نہوئی اس دن جنگ موقوف رہی دوسرے دن ساتوین رمضان کی تہی دو نوطرف
سے لشکر آراستہ ہو کر ایک موافق حکم رنہار جو نقار التمش وغیرہ پر اپنے کہڑے ہوئے القصہ قریب دو پہر کے
لڑائی شروع ہوئی ایسا لکہا ہے کہ اول یان طرف سے دارا شکوہ کے چلا لعید لشکر سے عالمگیر کے آتش افروزی
ہوئی پہر نوبت تیغ و شمشیر کی پہنچی اور خوب جنگ ہوئی بہادرون نے داد مردی اور مردانگی کی دی بہت
سے کام آئے اور بہت سے زخمی ہوئے حتی کہ خود مراد بخش نے زخم کاری کہایا لیکن جیوت دارا شکوہ کے لشکر کا
تو ہو سکے بیش کی شخص میں سے قریب اورنگزیب کے آکر مارے گئے اور راجہ رودر سنگہ نام ایک راٹہور نے
عجب جرأت کی کہ نزدیک ہاتہی اورنگزیب کے آیا اور وہان پیادہ ہو کر ہاتہی کے تنگ ہودج کے
قطع کئے اورنگزیب نے دلاوری کو اسکی دیکہہ کر بہت پسند کیا اور چاہا کہ یہ زندہ
ہات آوے تا داخل گروہ مخلصان ہووے لیکن ایسے بہادر کہین گرفتار ہوتے ہین آخر کار
مارا گیا دارا شکوہ نے بہی بڑی جانفشانی کی کہ فتح نصیب اورنگزیب کے تہی آخر فرار قرار
پر ٹہرا دارا شکوہ مع فرزند اور بعضی ملازمون کے افتان و خیزان سراسیمہ اور حیران شام کے
وقت اکبر آباد میں پہنچکر اپنے مکان میں اترا اور افراط شرمساری سے باپ سے بہی
نہ ملا پہر آخر شب کچہہ اشرفیان اور مرصع آلات لیکر بارہ ہزار سوار سے رہگرا ہست

پہلا دفتر سلاطین ہند کے

دہلی کا ہوا دو تین دن میں ہمراہ پانچ ہزار سوار اپنے پاس جمع کیے اور بعضے نوکر داران بادشاہ
سے بعد فرار دارا شکوہ کے رفاقت اسکی چھوڑکر اورنگ زیب سے آکر ملے اورنگ زیب نے شیخ میر
لشکر آگہی کے پیچھا آئے اور اُدھر رکاب سے بھی سوار کیا تاکہ متوجہ ان کو ان کی جو اس سے کہیں
مصدر کوشش نمایاں کے الٰہی کے پیچھے تھے اور دو منزل سے ایک کو کابل بھیجا اور دہلی سے آپ کوچ کیا اور
دن جب کام سرگرد رسیدہ پنجاب صوبہ اس سبب کی اور ہمراہ جانے کے لائق دارا شکوہ بادشاہ و رعیت
آپ نے اس کام میں بیان وار کا عذر لکھ کر واسطے عذر خواہی عرضداشت باپ کی خدمت میں روانہ کی اور دوسرے دن
سو باغ نور منزل میں کہ ہمراہ رود اکبر آباد کے ہے نزول فرمایا فاضل خان میر ساماں اور سید ہدایت اللہ بادشاہ کے
آئے اور باریابی میں عتاب ہوا بعد عرض کیے جو لائے آئے تھے گذرانے اور زبانی پیغام بھی پہنچا بادشاہ کے
پہلے وقت ارشاد کیے تھے عرض کیے عالمگیر نے انکو خلعت خاصہ عنایت کیا اور بہت اچھی طرح سے باتیں کیں اور
ایک قبضہ شمشیر کہ نام اسکا عالمگیر تھا شاہجہاں نے بطریق تحفہ ہمراہ صحیفہ [illegible] کے بھیجا تھا
جس وقت فاضل خان اور سید ہدایت اللہ موصوف نے اسے گذرانا اور نام اسکا ظاہر کیا
اور لیا کہ دولت جو حاضر ہے اسکو تفاؤل جانکر بہت خوش ہوئے اور ایک [illegible] سے
آپس میں مژدہ سلطنت کا دیا اور خود اورنگ زیب نے اسپیکہ نام سے آپ تیغ بھی دی دن
کیا پھر ہمیون کو ارادہ مستقر خلافت اکبر آباد کا باغ نور منزل سے کرکے مراد بخش کو بہادر
انداں [illegible] آپکے بیچارے پر مامور کیا اور آپ کال ارلیش سے فیل کوہ مثال [illegible] پر سوار
ہوکر حویلی میں دارا شکوہ کی نزول اجلال فرمایا اور وہاں بیٹھکر انتظام [illegible]

تالیف فتوحات سلاطین بادشاہی کی کرکے متفق ایسا کیا واضح ہو کہ سنقر عالمگیر کو یہ تہا کہ واسطے رفع
تشنیع کے ملازمت بابا کی کرکے زبان طعن خلایق کی بند ہو اور رفع کدورت خاطر سے آگے کرکے کام سلطنت کا
عہدہ میں اپنے لیوے شاہجہان کہ مایل اوپر اور سبب کثرت الفت کے طرف دارا شکوہ کے تہا اور سنتے بہی
تہے نالاں نہی بہت لکہی تہیں توجہ خاطر بادشاہ کی خلاف مقصود عالمگیر کے مصروف ہوی اگرچہ غلبہ
اور استیلا اسکا دیکہکر ظاہر میں مدارا فرماتے تہے پر اپنے تئیں بیچ اختیار جانکر بیزاری ظاہر کی اور
ملاقات فرمایا بسبب خود بخود محبوس ہونے کے اور بادشاہت معطل رہی اسوقت عالمگیر نے ملاقات بابا کی موقوف کی
و حرام کا جانا اور لکہنا دارا شکوہ کا دلی بیچ ... مصلحت سمجہکر ارادہ شاہجہان آباد کا فرمایا ...
... ضروری ... کرکے ... سلطان ... شاہزادہ ... اور ...
... شاہزادہ کی مقرر بابی اور ... میان ... واسطے انجام ...
اور ... مجبور ... فرمایا اور ... شاہجہان بادشاہ کی ... اور
مقرر بابی اور ... خان کو واسطے علاج بابا کے حکم فرمایا اور ... ہزار اشرفی اور خلعت خاصہ اور ...
سے علاوہ ... انعام دیکر دوسرے رمضان کو کوچ کیا چہون کو ... منزل
ہوتی خبر فرار دارا شکوہ کی شاہجہان آباد سے طرف لاہور کے پہنچی اس ... مراد بخش کہ
... تہا امید سے فرزندی شاہجہان کی اور ... عالمگیر کی خام طمعی
سے خیال ... رکہتا تہا کہ ... ہندوستان کی ... ہوکی ... تخت
اور کام لوازم سلطنت کے اپنے پاس رکہتا تہا اور عالمگیر مصلحت وقت جانکر مدارا کرتا تہا

پہانتک کہ بعد جنگ دارا شکوہ کے جب دیکہا کہ امور سلطنت اور قرار خواہی عالمگیر سے رجوع ہوئے عرق حسد و مخاصمت
جنبندہ ہی ہیہ ایکی اغوا سے خوشامد کو یون کہے سہکات و پیغام بہیجے و توفی اور مخاصمت کے درمیان لا کے عالمگیر
دیکہکر اسکے قید کرنیکی تدبیر کی چنانچہ چوتہی ماہ شوال کو ضلع متہرا مین اول ذروہ جو واسطے ملاقات برادر بزرگ کے آیا
ادای رسم تہنیت بیکتا یا عالمگیر نے غنیمت جانکر اول حسن تقریر سے دلجوئی کی اور بعد غافل ہونے کے نہایت آسانی
پکڑکر دو پہر رات کو عمدہ قید کیا دو اتنا ہم شیخ میر کے سپرد کرکے قلعہ [illegible] کو بہیج دیا اور
آپ وہان سے کوچ کرکے اکبر آباد آئے اور ارادہ تقریب جلوس کا فرمایا ارباب تنجیم نے غرہ ذی قعدہ
کا واسطے اس امر کے مقرر کیا آپنے تاریخ مختار کے باغ اعزاباد مین مقام کیا پس روز جمعہ غرہ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۶۹ اور سی اٹہ ساعت ہجری مین بعد انقضای بندہ گہڑی پانسین پل کے مطابق [illegible] ساعت [illegible]
دس ثانیہ نجومی کے محمد اورنگ زیب عالمگیر نے تایید رب قدیر کے سریر فرماندہی اور سند شاہی پر جلوس
اجلال فرماکر رفعت افزا اورنگ و سرفرازی بیدار الکبیل [illegible] کا ہوا آیہ کریمہ اطیعوا اللہ و اطیعوا
الرسول و اولی الامر منکم سید عبدالرشید تقوی نے مادہ تاریخ مین بہم پہنچایا ہے لیکن بلوازم جشن کے
واسطے اتفاق مہمات و انتظام سلطنت کے جلوس ثانی پر موقوف رکہے اور سکہ اور خطبہ
اور تعین لقب جو الہ [illegible] کا کیا دوسرے دن حسب الحکم وہان سے پیش خیمہ طرف پنجاب کے نکلا
بیسویں ذیقعدہ کو رایات عالمگیر ظل ورود اپنا کنار ستلج کے ڈالا اور راجہ جسونت سنگہ [illegible] کے
نزدیک سے شکست پاکے بہاگا تہا اور درمیان مین ملتمس الناس [illegible] عفو تقصیر ہوئی تہی اس
منزل پر حاضر ہوکر شرف کورنش پایا اور [illegible] خلعت خاصہ اور ایک زنجیر فیل عنایت ساتہہ

جل زربفت اور ساز نقرہ اور شمشیر مرصع بخشش کا حکم ہوا اور دارا شکوہ پنجم عید بیکار کو عزم فرار سے
کر کے اپنی ہمراہیوں تاریخ لاہور سے رخصت ہو بارہ کر طرف ملتان کے روانہ ہوا مجرد سننے اس خبر کے طرف سے
حضور کے ملا بہا جلد بہکر جہتی کچھ کوس تھا ضبط شہر لاہور کے ممتاز ہوا اور آپ سلطنت قیامت میں
دارا شکوہ کے جانے کی خبر سن کر بطریق ایلغار ملتان کو چلے اس عرصہ میں معلوم ہوا کہ دارا شکوہ ملتان کو بھی
چھوڑ کر راہ بکھر کی لی ہے وہاں سے عنان استعجال قطع منازل میں کر کے آہستہ آہستہ ملتان کو پہنچے بعد
ایک روز خبر آئی کہ شجاع نے طمع کل ہندوستان کی کر کے سے باپ کے دارا شکوہ کی آگے جو دور ہو کر
سے اور بادشاہ کو مقید پایا ہے عازم مستقر اکبر آباد کا ہوا ہے بس واسطے مدافعت اس فتنہ کے بار ہوئیں ماہ محرم
کو رایات ظفر آیات ملتان سے پہلے اور لاہور سے ہوتے ہوئے چوتھی ربیع الاول کو دار الخلافہ شاہجہان
آباد کے پہونچے اور سات ہوئیں ربیع الثانی کو سلطان شجاع کے پہنچنے کی اکبر آباد پر خبر پہنچی بعد ستر ہوئیں کے پھوند
سے تین منزل کی چار کوس کے فاصلہ پر لشکر سے شاہزادہ محمد سلطان کے کہ آگے بطریق منقلا روانہ
ہوا تھا لشکر آیا اور عالمگیر بھی کوچ متواتر کر کے قلعہ فرزند کا ہمراہ ہیں تاریخ اتوار کا دن
عزم رزم مصمم کر کے افواج طرفین کے آراستہ ہو عالمگیر بائیں ہو آخر ہمیں شاہزادہ محمد اعظم قول لشکر میں
ورایات لشکر سردار ادھر سے آمادہ نبرد و پیکار ہوئے اور ادھر سے خود سلطان شجاع قول میں
اور زین الدین پسر بزرگ ہراول میں بلند اختر پسر خورد ہراول میں سامان سے جنگ کے تیار ہو کر کھڑے
اور عالمگیر موافق ... کے خیمہ گاہ سے اوتھ کر پہر دن چڑھے فاصلہ پر آدھی کوس کے آگے صف
آرا ہوا اس شام توپ اور تفنگ سے آگ لڑائی کی روشن رہی رات کو ہر ایک اپنی اپنی جا پر

لشکر میں عالم گیر کے طرف سے بد ذاتی راجہ جسونت سنگھ کے باوجود عفو تقصیرات و قدر سرداری کے بجا نہ

فتنہ زا یعنی ہمراہی سے کمال اور اسباب کارخانجات بادشاہی اور سلاح اور پارچہ سپاہ وغیرہ کا جو ہاتھ آیا لیکے اور

اسپالین جو پایے آیا بار ناشروع کیا لوگ ہراسان ہو کر بہت سے بھاگ گئے بہت لشکر شجاع میں جا ملے عجب طرح کا

ہنگامہ ہوا کہ بعد از صبح کو عالم گیر باوجود کم ہو جانے مردم سپاہ کے قریب تھے فوج شجاع کے سے

متوجہ ان رزم کا ہوا کہ بیچ میں گرد ابتداء لڑائی میں کو توپ زین الدین بیگ کی آتی رہی پچا ایک ہاتھی فیلبان سمیت کا

خواص والی کا اُڑا لے گیا اور جب نوبت نیزہ و سنان کی پہنچی سپاہ عالم متوہم ہار بہت سے لوگ اور میں پانی

ورالت سے شجاع کے جو نقارہ پر عالم گیر کے حملہ کیا ایک تزلزل ہوا قریب تھا کہ پاؤں ثبات اور استقلال کا پھسلے اور

اور آن میں کوہ پیکر عفریت منظر سے ایک ہاتھی انکا فیل سواری عالم گیر کے مانند تیر کے

ہوا شہنشاہ حملہ سے اس کے اپنی جا سے ہلا اور دلیروں کو جو ہاتھیوں کے ہمراہ سوار تھے حکم کیا کہ فیلبان کو

نشانہ سے مار لو ایک نے ان میں سے چالاکی کر کے بندوق چلائی ساتھ اس کے قبال کی گولی [illegible] آئی اور

فیلبان گرا اور فیلبان بادشاہ کا جست سے سوار ہو کر مطیع اپنا کیا ایک جنگ عظیم تھی کہ [illegible] ایک نظر

کی دو بیر تک پہنچ نہیں سکتی تھی اور غلبہ فوج کو شجاع کی تھا اور عالمگیر فقط ہمت اور استقلال سے پیچ فہم

دشمن کے ساعی ابل کر خان صفوی اور عبد الرحمن [illegible] سے افضا مخالف ہو افق نہ تھا کیونکہ در سے

ہو گئے عالمگیر نے انکو امان سے فیروزی کی ملی ہوس منصب رہ گیا کہ ایک دفعۃً فرار دلیروں کے حصہ

فوج شجاع کی سپاہی [illegible] نقارچی دیر نکے نواز شہین آ فتح عجب نمایان واسطے عالم گیر

کے ہو گئی اور عالمگیر بعد حمد سپاس کے مال اندیشی سے تا شجاع فرصت اجتماع [illegible] نہ پاوے کی

بیان بیٹے شاہزادہ محمد سلطان کا ایک عرصہ دراز تک زندان گوالیار میں تھی اور ایک بیٹی جو کانپنے ریتا تھا

مرگیا اسی پور رخصت مثل اوراد لطف اللہ طرح سے فرار ہوا بعد اس جنگ کے پیروز ایک لڑکی

دارا شکوہ سے اچھی یاد رہ کیا دو وہیں ہوئی تین دن تک کو اولاد کی چہوٹی رہی جو پہلے دن سے

بعد یہ پیدا ہوا کو سستا جہنو یہ کہ بیٹیاں سکھ بیش و نوشی کی قیدی دوی اور شاہ زادہ اعظم عالمگیر کا فرزند داراشکوہ

کی ان بیٹیاں شاہ کے نصیب قید ہوا اور دارا شکوہ تیسرے بیٹے سپہر شکوہ شاہ زادہ اکبر کو جو بڑا بیٹا عالمگیر کا

کرکے پیش شیمان کو کمال نگیل اور بال شکست دا [illegible] تا جہان آباد کا ہوا اور وقت بادشاہ کے اس نے

سیپی با الحکمہ شاہ ادوشاہ بیجاپور یکی یعنی [illegible] جواہر مرصع آلات کی قبول ہوا اور بوڑھی ہے محمد سلطان اور خانان کی

کی سلام ہوا اور اشیا پایا اور کہ سے حکم کہ بعد بنگالہ کیا چھین جلوس سکہ اور خطبہ اور لقب موقوف اور الغنیان

سکہ نہاندرزان بیرن کہ فتح و فیروزی اور عید اور مہدوی یا سے چہ سید کی حکم جو اکبر باد شاہ

بس کا حکم عنقریب ہشیار انتیار کریں چنانچہ جبینن با کا لکھا بادشاہ کی موافق وجہ قبضہ میں

بعد ایک بتاریخ مذکور سنہ ۱۰۶۹ اور سنی ۱۰ نصر محمد بالیکی اسوقت عالم شجر میں سے چالیس برس کا

سب بحسب ماہ چودہ روز اور عمری سے انکا گیارہ سال دو ماہ دس روز کو پہنچی تھی بعد انکا بیٹا

بیچ [illegible] سلطنت جہانبانی پر مدت کی جلوس کیا اور حسب الحکم خطبہ منبر پر جمعہ کو خطبہ پڑھا

اور دہلی اسد کو اپنے [illegible] و سہ میر کیا دو [illegible] سے [illegible] اور اپنا جشن عالی عیش کا انتداد

پایا پر روز ایک عہد بادی سلطنت سے [illegible] ممتاز ہوتا تھا اور اسی وقت میں محمد علی سنجر

عادلشاہ کا اور جہ پادشاہ صاحب قطب شاہ کا سلاطین دکن کے وا سطے اور آگے [illegible]

پیشکش جو لائے تھے شرف حضور میں پہنچایا ملا عزیز اللہ خلف ملا محمد تقی مجلسی اصفہانی نے تاریخ احسن [illegible]

کی ان الملک مدد پونیہ میں نثار ہوا جب کہ اشرفین کچھ زیادہ ہی تھا اور شور کے عوض ملفوظی اتفاق کے بعد

تو یہ خلاف ہے اور عالمگیر لقب مقرر ہوا اور بسبب تفاوت لفظ مہر و بدر کے سکہ اشرفی و روپیہ کا ایک جانب

یہ سکہ زد در جہان چو مہر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر اور طرف ثانی پر سال جلوس اور نام شہر دار الضرب

کا قرار پایا اور بنائی تاریخ کی بطور حساب ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی [illegible]

اور عید نوروز کہ غرہ فروردین کا مقرر ہے موقوف کرکے بعوض اس کے آغاز جلوس کا مقرر کیا اور [illegible]

غرہ رمضان اور منتہا اس کا عید فطر ٹھہرایا اور بہت سے آئین اجرائے احتساب اور محتسب [illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible] اور سکہ سلاطین سلف [illegible] کیا ہے لیکن محتسب [illegible] پہلے سال [illegible]

[illegible] دارا شکوہ سپہر شکوہ [illegible] شکست ثانی [illegible]

[illegible] الاستاد [illegible] دارا شکوہ [illegible]

[illegible] شہر اور بازار [illegible] دلی [illegible] خضر آباد [illegible]

[illegible] چند روز کو بادشاہ نے استحکام اساس سلطنت کا [illegible]

میں [illegible] نسبت اتحاد کی [illegible]

[illegible] دارا شکوہ [illegible]

سال جلوس [illegible]

[illegible]

سلاطین ہند

محمد سلطان کہ واسطے تعاقب شجاع کے کیا تھا وہاں سب اتفاق ہوا کہ شجاع نے نامہ اور پیغام اپنی
لڑکی کے دینے کا بھیجا قبول کرکے صدف شجاع کا درمیان لایا اور بکوشش طرف اپنے مائل کیا دوسرے سال شاہزادہ موصوف
بسبب کہنے بعضے احمقوں کے طرف سے معظم خان سپہ سالار کے کہ عالمگیر نے سرداری عسکر کی اسکو دیکر ہمراہ کیا تھا
اندیشہ فاسد اور خیالات باطلہ کو دل میں جگہ دیکر نامہ اور پیغام سے وعدے پر بعد از ازدواج اپنی صبیہ شجاع کے
ساتھ پیون رمضان کو معہ امیر قلی داروغہ توپخانہ اور قاسم علی میر توزک کے کل امرایان لشکر پادشاہی سے جدا اپنی اقبال
کی اور رفیق ... شجاع کا ہوا شجاع نے اس امر کو نعمت غیر مترقب جانکر بہت خوش ہوا اور موافق شرط مذکور بعد
دختر کو اپنی بیچ حبالہ نکاح اسکے دیا اور دلیر ہوکے عزم پیکار سے مقابل فوج پادشاہی کا ہو مقصود میں عالمگیر کے وقوع
سے اس سانحہ کے کمال فتور اختلال پہنچا لیکن معظم خان کہ از دلیری مرد مردانہ تھا خوف و ہراس کو
بالکل دل میں جا نہ دیکر بدستور سابق سرگرم خدمات پسندیدہ رہا اور کبھی ... اور
... شجاع کے لیکن عنایت الہی سے باوجود رفاقت شاہزادہ کے غلبہ فوج شاہی کو ہی رہا تب شاہزادہ
... ہوکر حیلہ سے بیماری زوجہ کی صحبت سے شجاع کی کنارہ کرکے لشکر سے اسکے
جدا ہوا اور وقت ... معظم خان جانا نکا ہوا معزالیہ نے حسب الحکم بادشاہ کے شاہزادہ کو ہمراہ
فدائیخان کے روانہ حضور کیا جو وقت وہ نزدیک شاہجہان آباد کے پہنچا بموجب حکم کے اللہ یار خان نے
داروغہ گرزبرداران کے راہ دریا سے قلعہ سلیم گڑھ میں پہنچا دیا اور حراست اسکی معتمد خان کو مفوض ہوئی
چونکہ تعلق ہر اد شجاع کا درست نہ تھا پس وہ خراب اور خستہ حال ہوکر ساتھ نہایت کمال
بے اقتداری کے چالیس آدمیوں سے روانہ طرف تبت کے ہوا اور قریب اس حال کے

سلیمان شکوہ دوسرا بیٹا دارا شکوہ کا بھی جو مع ہزاران اندوہ کے تہوڑے لوگون کے ساتھ معتمد کے پاس ... گیا
بھی گرفتار ہو سکا جو اپنے باپ کے بیچھے تھا لیکن بہ کمال ... شکوہ کو ... اکبرآباد ... بہ تقدیر کا
گیارہوین شعبان کو شاہجہان آباد کو بہیجا بادشاہ نے ... حکم نہ دیا انکے بہائیکا کیا اور فرمایا کہ سلیمان شکوہ
اور سلطان محمد ... کو گوالیار کے قلعہ مین جہان سپہر شکوہ اور مراد بخش اور اسکا بیٹا مقید ہین لیجا کر ان سب کو
ایک جا رکہو اور معتمد خان جو ... اکو ... قلعہ اور وہان کے قیدیون کی خدمت فرمایا کیونکہ سلطان محمد ... بس
سے وہین قید مین آخرت کی راہ لی ... بہی اسی سال جلوس کے ... شاہ عباس ثانی فرمانروائے ایران کا ایلچی
نامہ اور سوغات ... بادشاہ ایران ... گذرانا کہ قیمت تمام اشیا کی چار لاکہ بائیس ہزار روپیہ کی تہی
اور ... ایک دانہ مروارید غلطان کا تہا کہ وزن ... قیراط کا تہا ہندوستان ... قیمت
اسکی چالیس ہزار روپے لگی جو تہے سال ... خان خانخان معظم کی کوچ بہار مفتوح ہوا اور
ملک آشام بہی تسخیر مین آیا اس مہم مین خانخان سے بہت جوانمردی ظہور مین آئی ... زمین
زمیندار ... اطاعت بادشاہ کی قبول کی اور مسلمان ہوا اور قلعہ ... بہی مفتوح ہوا اور ... اسلام
آباد رکہا اور شاہجہان بادشاہ کا بہی انتقال ہوا اور بعد فتح و فیروزی کے مراد بخش بہی
موافق حیلہ شرعی کے قصاص مین ایک شخص کے کہ اسکو وقت خروج کے گجرات سے ... مارا تہا
جب بیٹے نے اسکے دعوی خون پدر اپنے کا کیا قتل ہو کر نجات حاصل کی اور سلیمان شکوہ نے
بہی کہ ... رفاقت دارا شکوہ ... اسکی موتی ... ہوا ذکر کیا
احوال اسکی اولاد کا موجب طول کلام کا ہے لیکن اتنا کہنے مین آتا ہے کہ فرزند حقیقی اسکے جو ...

[illegible]

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے

شرف اسلام سے مشرف ہے لیکن بشاہزادہ جو وہ ہے جسکو لقب جبلی اسکے نجے واسطے باقی رہا
نام بیگا اپنے بیٹیں اولاد اسکے فرزند اور اباجو راجا اور وہ پورکا تنہا انتہا برائی آگر تمر دیکھیں بادشاہ
سکر شہزادہ اکبر کو واسطے تنبیہ کیا اور وہ آگیا شاہزادہ وہاں جو گیا رانا اور ر آیا جو بیٹا اور دیر کے
شہزادہ سے موافقت کرکے اسکو باپ سے باغی کیا اور شہزادہ نے اس امر کو سہل خروج جانکر کرنا اور باپ کے ہی
سکہ بنا سکہ پانام کا کیا تیس ہزار سوار سے لشکر ایسکے ہوئے بادشاہ کو جو معلوم ہوا امرایان
ہمراہی کو بلایا جدا ہوئے ان لوگوں کے تزلزل احوال میں شہزادہ کے بہم پہنچی اور ناچار ہو کر شہزادہ
نے فرار کی راہ لی اور جہاں پناہ نے پیچھا کیا وہ واسطے گرفتاری اسکے مستعد ہوا آخر وہ سے آدہ ہو کر سوار جہاز کا
ہو کر عازم ایران کا ہو بسبب زبونی طالع کے جہاز اسکا طوفانی ہوا لیکن بہ حیلہ پہر مسقط کو پہنچا امام مسقط نے
کو نگہبان رکھا کہ اگر بادشاہ کی طرف سے دولت نقد جلد دیں کہ ملیں اور سوا اسکے اور دوسری مطالب مرتبہ پذیر ہوئی
پاویں تو البتہ شاہزادہ کو روانہ حضور جا ویگا عالمگیر نے قبول کیا ہنوز یہ مقدمہ معطل رہا کہ فارجی شاہ ایران
معلوم ہوا مہربان ہو کر امام مسقط کو نامہ بر غضب لکھا اور صورت سے ہیں ذرا یا بجرد آنے اس نامہ کے ہوش امام
مسقطی کے بہرحال ہو گئے اور محمد اکبر کو کمال عزت سے روانہ بارگاہ اس سلیمان زمان کا کیا واضح ہو کہ شہزادہ
تین کو مستقر اصفہان کے پہنچا پادشاہ واسطے استقبال کے آیا اور ہمراہ لیجا کر اسکا بہتر مکان اور تروا بار
وجہ لائق واسطے مصارف اسکے مقرر کی اور دہ اور دہر بیکا ہوا اور حیوتی ہستہ میں قلعہ بالیرہ کا نام خان
کی سپہ سے بجا لجانب مفتوح ہوا اپنے سال مطابق سنہ ۱۰۹۰ دس ایک سنتا نو ہجری کے شہر ربیع میں کو بیجا
قلعہ بیجا پور کا شہزادہ خان نے کہ عمدہ سرداروں سے سکندر عادل شاہ کے ہے بانان

[illegible]

١٠٧٠ ٩ …

اپنے وزیر کو پناہ میں جا کر حاضر کیں تاریخ فتح اسکی ہے یہ سکندر گرفت اور کوشش میں تسخیر اس قلعہ کی
ہاتھ سے تیغ خانی لکھا ہے کہ لشکر شہزادہ اعظم شاہ کا تنگ ہو رہا اور غلہ ایسا تنگ ہوا تھا کہ جو ہوا تھا اور
دواب قافی غیر معدود کھینچے اور بیشمار تلف ہوئے اور آدمی زاد بیتاب ہوگیا تھا چار دن تک بھوک کا اثر اور ایک
بیچ ریگستان بیابان کی پڑیوں کے حضرت جہانت کا حکم شہاب الدین خاں بہادر پیر آیا مدد کیا بہادر سپاہی
مجاہد تھا بہادر رسوت جہان بیچ ان کی حضرت کا م فرما کر رسد اور غلہ اعظم شاہ کو پہنچا سبب بنا
اور غلہ بیشمار لیکے شہزادہ شہاب الدین خاں بہادر کی بہت کی اور تعریف کیا اور بلیوس ہا جو پہنچے تھا
ربا اور دوسرہ بہت عنایتوں کیا جس عالمگیر نے پہنچے اختیار زبان پر لایا کہ جیسی وہ غفلت
کی بھی اور جانا بیچ سب اللہ نے بچایا بہادر کی بہت نباہی اور آگے فرزند و سالار اختر زبان کا اور حفظ
اور ان میں سے ایک خلعت دیکے اور مراتب انکی منصب ہزاری اور ہزار سوار زیادہ کیا اور خطاب
غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ کی عنایت فرمایا اور فرمان الطاف آمیز دستخط انکو اور اور
عنایت بھیجی اور جہام ابہول کے لیے روانہ کیا اور بعد فتح قلعہ کو ملک پہنچا اور واقعہ
کی کو واسطے دو دن کر بھیجا اور یہ فقرہ زبان فارسی میں انکو لکھا گیا کہ قلعہ بیجاپور سپاری
فرزند ارجمند بہادر بود کہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ مفتوح گردید اور یہی مضمون فرمان میں ایجاد
ہوا اور کابل کے بیچ سنہ نہم اور اٹھائیسویں بعد فتح بیجاپور کے عالمگیر نے قاصد تسخیر حیدرآباد کا ہوا
اور اول غازی خاں بہادر کو بھیجا اور سلطان ابوالحسن نامور پر مہم کیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ بہادر
بعد حکم منزل قریب حیدرآباد کے پہنچے ابراہیم خاں سپہ سالار فوج ابوالحسن تانا شاہ

فرمانروای دکن کا شہر بیجاپور لیا اور ملک انکی میری بعد اسکے محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو واسطے کمک
خانجہان کے رخصت فرمایا شاہزادہ کے پہنچنے سے لڑائی ہوئی کہ اس لڑائی میں دن تک آتش جنگ مشتعل
تھی آخر کو بہادر دل خان نے لشکر عالمگیری پر حملہ کیا اور فوج دکنیوں کی بسپا ہوئی شجاعوں مثل عبداللہ خان
وغیرہ کے چاہا تھا کہ بنگاہ تعاقب میں لیکن خان جہان نے سبب انکار مراجعت طرف بنگاہ کی اس حرکت سے
فرمان والا شان قضیہ لعین آمیز شاہزادہ اور خانجہان کے آیا بعد اسکے دولتخواہوں کو ظاہر ہوا کہ مقدمہ میں جنگ کے
اقتدار بیجاپور اور ابوالحسن کی فوج کے اکثر خان آگے کہیں بندوق چلا اور وہاں جنگ کے لیے
شاہزادہ واسطے تنبیہ ابوالحسن علیہ ابوالحسن شاہزادے نے ابوالحسن کو لکھا کہ فی بادشاہ کے زیادہ اس
مناسب نہیں حضرت والا کے جنگ کے سوا ہوا اور خانجہان اگر ہمراہی قبول کریں تو بہتر نہیں تو
بندہ ہمراہی میں وقت چاہ فشانی کی ادا کریگا علاوہ اسیر اکبر و دو لاکھ پان ادا ...
خانہ کے ادھر ... لیکن آیا کہ خواں خانہ کا ... خواہش کر ... الحق ہمت
شاہزادہ کی ... ہوتی اور وہ اسپے ... کہ ... لڑائی ہی اور شام
وقت دکن کے ... دونوں نے شاہزادہ سے پیغام کیا کہ ایسی لڑائی میں خلق کشتہ ہوتی ہے
ذرد ... ان دونوں کے اپنی اپنی فوج سے نکل کر مقابلہ کریں جو بہ شجاعت ... کیا
دکھلا دیں اسکی قسمت اور فتح نصیب اسکے ہوگی شاہزادہ نے قبول کیا اور جب رات
ہوئی ... دونوں ... کے ... شب میں حیدرآباد کی راہ لی صبح شاہزادہ نے ... دیا
... سے حیدرآباد تک تعاقب انکا کیا بعد اس فتح کے ... دار الجہاد ...

ابو الحسن محمد ابراہیم خان ادہر سے خدمت مین بادشاہ کی آکر مورد عنایت کا ہوا ابو الحسن بیچ و پیش

رات کے وقت سب بیٹہے تہے یا محل مین ادہر جو اہر سکے لیکر قلعہ گولکنڈہ مین آ بیٹہا یا مردمان شہر سپاہ اور رعیت بہی

ناچار اور حیران تہے کہ یا الہی کیا کیا چاہیے علاوہ اسکے موقف بادشاہ محمد فرخ کے اندر آ پہونچا حیدرآباد مین

ایک قیامت برپا ہوئی لوگ شہر کے ہر محلہ مین غارتگری اختیار کرنے قلعہ مین لیکر ایک ہجوم ہوا کا بہا

بہی حالت تباہ ناموس شرفائکی بے چادر سراسیمہ مضطر ادہر اودہر پہرتے تہے اور کارخانجات سلطان

ہو گئے کہ بیان اسکا تحریر سے خارج ہے القصہ صبح تک یہی ہنگامہ تا پانچ ہے کرور روپیہ سپاہ

غارتگرون کے ملا آخر الامر جب ابو الحسن نزدیک بادشاہ کے لوگون کو بہیجکر بینکہ ظاہر کیا بادشاہ نے

کہ مین غارت گرونکو تاکید شدید کرے کہ آگ اس فتنہ کی بجہایا اور ابو الحسن دولت خالہ پر رحم کرے

کہا کہ ایک کرور بیس لاکہ روپیہ سوا مقرر کے ہر سال دیتا اور سید مظفر نا دانی کا اور نکالا اپنا

اکنا بہایکو مادنا کہ کہ و سرایہ فضل الہی عبید اور اگر تم قبول کرو

البتہ مین شفیع تمہارا قبلہ گاہ پاس تمہارا ہونگا اور اغلب ہے کہ بادشاہ ملک ابو الحسن ان دونون

برہمنون کے تامل کیا لیکن بعضے سرداروں نے تمام خرابیان انہی دونوں کے باعث بادشاہ بیگم

صاحبہ زن سلطان ابو الحسن کے تسلط سے زیادہ تر کیا اور ابو الحسن

کی لکہوا کر نزدیک ابو الحسن کے بہیجدئے بادشاہ نے خاطر جمع ہو کر دونون اور زیادہ اقرار

سے بعد اطاعت اوسکے کل امور مین نزدیک رواند کیا بادشاہ نے اگرچہ ظاہر مین کچہ کہا

لیکن مخفی بادشاہ اور خانجہان بہادر کو مطعون اور مغضوب کیا اور زیادہ

بلکہ خان جہان کو بلالیا اور قبل فتنہ ہونیکے جو ارادہ نہضت کے واسطے تسخیر حیدرآباد کے سعادت خان ہزاول
زرینکش کو لکہا کہ سزاوار انکو یہی ہے کہ جو کچھ کہ میسر آوے جلد وہان سے بہیجدے [illegible] کا زر [illegible]
[illegible] ابو الحسن تانا شاہ نے کیا سلطان [illegible] الفضل [illegible] زر نقد [illegible] اعلیٰ
جواہر بیش بہا اور تعداد بلا تعیین قیمت اور تحریر [illegible] بطریق امانت یا رہن [illegible] پارچہ میں لپیٹ کر اسپر
مہر اپنی کریکے بہیجدیا اور پیغام کہا کہ تم دو تین دن اسکو رکہو [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں زر نقد بہیجکر
مستخلص کیا جاویگا اور اسکے دوسرے دن جو پیشکشیان [illegible] کی واسطے عالمگیر کے بہیجیں سعادت خان نے ہمراہ
اسی [illegible] کے جواہر [illegible] روانہ حضور کیا بعد دو تین دن کے جب سلطان ابو الحسن نے خانگی جواہر اپنا
طلب کیا سعادتخان نے صاف جواب اسکو کہدیا کہ میں نے نذر اور [illegible] اپنی امانت [illegible] ابو الحسن
بڑے تعجب میں ہوا سعادتخان نے کہا جواہر تو اب نہیں ہے اسکا عوض [illegible] اور جہان [illegible]
طول ہوئی ایک دو روز تک [illegible] سعادتخان نے [illegible] کہا [illegible] لیکن میں نے حسب الحکم
آقا کے یہ کام کیا ہے [illegible] اس قضیہ میں [illegible] عالمگیر کو واسطے استعمال [illegible] اور نہیں [illegible]
[illegible] میں تمہاری تقصیر [illegible] ابو الحسن [illegible] عذر کو [illegible]
بلاکر [illegible] اور [illegible] عالمگیر نے [illegible]
ہوکر [illegible] طرف حیدرآباد کے [illegible] ابو الحسن [illegible]
مضمون [illegible] لکہی لیکن بالعکس اسکے جو [illegible] ابو الحسن [illegible]
جب دو منزل پر قلعہ گولکنڈہ کے پہنچے وہان نواب قلیچ خان بہادر جو بعد فتح بیجاپور کے مامور تسخیر قلعہ

ابراہیم کو دیکھ کر بیٹھے عزت تب انکی منصب پنجہزاری و قلعہ تسخیر کر کے آئے اور وہ بھی [illegible]

بیجاپور [illegible] مامور ہوئے کی عرض بھی پاس عالمگیر شاہ اس سے [illegible] کو دیکھ کر انکو [illegible] کیا اور

[illegible] خدمت واسطے کی حکم [illegible] اور [illegible] بھی [illegible]

بلائے اور اسی [illegible] ایک [illegible] نواب [illegible] انکا اور وہ [illegible]

کے [illegible] بھی [illegible] کہ اس مہم میں [illegible] اعظم شاہ کی بہادر [illegible] ابوالحسن [illegible]

[illegible] انکی [illegible] گرفتار [illegible] ہمراہ [illegible] اور [illegible] کام [illegible]

اور [illegible] پاس [illegible] آئے [illegible] کی [illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] آئے [illegible] اور اس عہد میں [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] آئی [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور [illegible] کئی اور [illegible]

بھی [illegible] کیا [illegible] کیا اور بادشاہ [illegible] لیکن [illegible]

[illegible] آیا آخر [illegible] میں [illegible]

ابوالحسن [illegible] تاریخ [illegible] اس [illegible] مبارک باد [illegible]

[illegible] اور [illegible] ابوالحسن [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]

[illegible] عالمگیر [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] بھی [illegible] اور [illegible] عالمگیر [illegible]

روانہ ہوئے اور بادشاہ کو قلعہ دولت آباد کو رخصت کیا کسو قلعہ تاریخ فتح کیا اور قلعہ حیدرآباد کی

میں قبضہ میں آیا اور بعد فتح دولت ... کرفتار ... گیارہ سو ... میں ... شدہ

کا فتح ہوا امیر عبد الجلیل بلگرامی نے یہ تاریخ کہی ... بادشاہ کی ... خبر فتح ...

آئی ... اور ... فوج ... بادشاہ ... و

... اور ... ایام ... انگلیاں ... ایام ... آمد ... ہوئے ...

... سو ... عالمگیر ... پارہ پارہ ... ایام

چار الف ... سال ... تاریخ ... اور ...

شدن اور ... اور ... اور ... بعد ...

... تاریخ ... آئی ... بعد ...

... گیارہ ... میں ... پسران ... عالمگیر

روانہ عالم بقا ہوئے ... اعظم ...

اور ... مدت ... اور ...

... بیان ...

محمد بہادر شاہ کا بیان

ابو النصر قطب الدین شاہ عالم محمد بہادر شاہ ...

شدت ... مقام ... اکبرآباد ...

... سنہ ۱۱۱۹ ... گیارہ سو ...

سلاطین ہند کے

اُنیس ہجری میں وقت نصف النہار طالع اسد میں جلوس فرمایا اور اعظم شاہ برادر وسطی کو اپنے لکھا کہ اگر تمہیں شوق ارادہ
باپ کی سلطنت دکن پر کہ وسیع ہے اکتفا کرکے سلطنت ہند کی مجھ پر موقوف رکھو تو البتہ بمقتضاے الصلح
خیر بہتر ہے بیٹا بیدار بخت محمد اعظم شاہ کا ہمراہ رکاب باپ کی فوج دکن میں تھا بعد رحلت کے روز شنبہ دسویں تاریخ کی
کہ روز عید الضحی کا بھی ہے احمد نگر میں تخت سلطنت موروثی پر جلوس کیا امرا اور ارکان کو بہت مال دیا گیا تھا اور
خزاین اور اسباب موجودہ پر متصرف ہو بس بڑے بھائی کو کیسی باتیں برابر اپنے سمجھا کر جواب میں سکہ لکھا
کہ ملک و پادشاہت در اقلیمی نگنجد لکھ کر روانہ کیا اور بہادر شاہ دہلی نے فرمایا کہ ایک جب اکبرآباد تک پہنچا اعظم شاہ بھی
بعد چند روز کے لشکر قدیم اور جدید لیکر دکن سے کوچ کیا اور بطریق یلغار کے کیا راہ میں ربیع الاول
سے اپنی قلعہ گوالیار کو پہنچا اور بنگاہ وہاں چھوڑ کر آگے روانہ ہوا غرض اکبرآباد میں ... سے
جاجو میں ملاقی لشکرین کی ہوئی اور آپس میں لڑائی ہوئی فوجیں آپس کی ایک ... میں ... زبان ...
جب ارادہ ربانی مقتضی سلطنت بہادر شاہ اور زوال عمر و دولت اعظم شاہ کا تھا ہوا اپنی ... مقابل سے
بیکار چلی شدت سے ہوا آمقابل اور کثرت گرد و غبار سے عرصہ کارزار تھا اور تیر برفوج اعظم شاہ کی تیر و ریا برسا تھا
یہی نہوں حال ہمیں فوج بہادر شاہ کا تباہ کیا تھا کہ اتنے میں شاہزادہ بیدار بخت اعظم شاہ کا جو برادولی
میں تھا مارا گیا اور متعاقب اسکے بھائی اسکا شہزادہ والا جاہ بھی داعی اجل کا ہوا اعظم شاہ نے
جب یہ خبر سنی آہ سرد کھینچی اور کہا کہ آب تیس پر زندگی دونو ہی کے کام ہے یہ ارشاد کیا اور عماری کو
سواری خاصہ کی کہ تنگ ترا اسکو کھینچی تیر و مدل اور مطمئن خاطر ہو کر تیر اپنے ہاتوں سے مارتا ہوا آگے کو
بڑھا اور شہزادہ عالی تبار چھوٹے فرزند کو کہ دس برس کا تھا باپ کے عماری کو رہیں ...

سلاطین سلسلہ سابعہ بہادر شاہ

بسر کیا بیچ پہر لشکر ہزاروں مردم پیدل لشکر بہادر شاہ کے جو دیکہا کہ دو بیٹے اسکے مارے گئے اور بسبب پہنچنے اس زخم
عظیم کے اعظم شاہ بیہوش ہو گیا اور زیادہ تر دلیر ہو کر حملہ آور ہوئے آخر روز کہ ایک ساعت دن باقی تہا تمام رفقا
اسکے مارے گئے اور خود اعظم شاہ بہی زخم کاری گولیکا کہا کر بیہوش ہوا اسہی رستم دل خان نام ایک شخص
ہاتہی پر چڑہ کر سر اعظم شاہ کا کاٹ لیا اور عالی تبار کو زندہ گرفتار کر کے مع سر کے حضور بہادر شاہ کے لایا کہتے
ہیں کہ بہادر شاہ سر بہائی کا دیکہ کر رویا اور بہت تاسف کیا اور عالی تبار پر رحم کر کے کمال شفقت اور مہربانی
کی حتی کہ تا دم زیست اسکو اپنے فرزندوں کی عزت اور احترام سے مطلق العنان رکہا دوسرے دن اس فتح کے سوا
اعظم شاہ کی دولت کے نوکر جو کہ اعیان مملکت اور ارکان دولت تہے باتفاق جملۃ الملک اسد خان کے حاضر
ہوئے اور ہدیہ تہنیت کی گذرانے اسد خان اور بیٹا اسکا ذوالفقار خان دونوں [illegible] سے باندہ
کے لائے بہادر شاہ از روئے مہربانی کے انہیں آگے بلایا اور خود اپنی جگہ سے حرکت کر کے ہاتہ اونکے ہاتہ اسد خان
کے کہولے اور دست معانقہ سے سرفراز کیا اور معز الدین بڑے بیٹے کو فرمایا کہ وہ ہاتہ ذوالفقار خان بہادر
کے کہولے پہر چند روز کے عرصہ میں محمد کام بخش چہوٹا فرزند عالمگیر کا مستعد ہوا دفع کا ہو بہادر شاہ کہ
سلیم النفس کم آزار تہا ہر چند کہ بذریعہ مواعظ اور نصائح سے تنبیہ کی لیکن فایدہ نہو آخر بہادر شاہ جیون
اور دو لکہہ جوان کہینچ سے واسطے دفع اسکے قاصد دکن کا ہوا اور دار [illegible] تیسری ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۰ کے بارہ میں
حیدر آباد کے [illegible] چشمہ پر آ ہی ہوئی محمد کام بخش کو جرات طفلانہ [illegible]
ذات سے خوب لڑا آخر کو سبب کاری زخموں کے بیہوش ہو گیا اور رفقا ہوا اسکے کام
آئے اور [illegible] راہ فرار کی اختیار کی بہادر شاہ کے آگے محجوم کر کام بخش کے

ہاتھی کو گھیر لائے اسوقت ایک رمق جان اسکی باقی تھی بہادر شاہ نے دیکھکر کہا کہ میں نہیں چاہتا تھا
کہ تجھے اسوضع پر دیکھوں کام بخش نے بھی جواب میں یہی کلمہ کہا اور جان اپنی جان آفرین کو سونپا بہادر شاہ نے
اسکے فرزندوں کو بھی پابند عالی تبار پسر اعظم شاہ کے پا قید و بند معزز و ارجمند رکھا اپنی سلطنت پادشاہ
مستقل تمام ممالک محروسہ ہند و دکن کا ہوا اور گیارہ دن کم پانچ برس بلا شرکت غیرے سلطنت کی بعد
عرصہ مذکور کے سبب عارضہ کے انیسویں محرم کو یکبیک روانہ ملک بقا کا ہوا ایام عمر اسکے بہتر برس اور
اور لقب بعد وفات خلد منزل

محمد معز الدین کا بیان

معز الدین محمد جہاندار شاہ بعد انتقال بہادر
شاہ کے منصور اور مستعد اپنی جا پر بیٹھا اور منتظر اس امر کا تھا کہ دیکھئے پردہ غیب سے کیا منصہ ظہور پر جلوہ گر ہو
جبکہ عظیم الشان برادر وسطی اسکے کہ وہ کارخانجات شاہی پر تسلط اور اقتدار ایام حیات باپ میں
رکھتا تھا قابض اور متصرف تمام اسباب کا ہو کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور حکم کیا کہ شادیانہ بجا دیا
اور نکلا حاضرین نے موافق ضابطہ کے نذریں گذرانیں لیکن ذوالفقار خان عظیم الشان سے ناراض تھا جمع
ہر کے بعد تجہیز و تکفین بہادر شاہ کے نزدیک معز الدین کے آکر مع اپنی فوج اور اسباب اور خزانہ وغیرہ
جسقدر کہ تھا شریک ہوا اور صلاح دی کہ رفیع القدر اور خجستہ اختر جہان شاہ کو کہ یہ بھی دو فرزند بہادر شاہ کے
ہیں بالفعل جسقدر ہو سکے متفق کرکے موافق اپنا کرنا بہت مناسب ہے بعد استقلال کے عظیم الشان
پر جیسا ہو گا عمل میں آویگا معز الدین نے اس امر کو نعمت غیر مترقبہ جانکر ہمت کی باندھی اور دونوں
برادران مذکور کو بھی وساطت سے سپہ سالار موصوف کے تقسیم دولت و سلطنت علی السویہ پر راضی کر کے
متفق اپنا کیا پس عرصہ قلیل میں لشکر اپنا بہم پہنچا کر مع سپہ سالار مذکور اور دونوں برادران کے

ہوئی بعد بہ عظیم الشان کی ظہیر اور نصر تہی علاوہ برین مراجعین دہلی پر قسمت جو ابن رفقائی صلاح اندیش
[illegible] زبان فارسی [illegible] اچہی [illegible] بہت [illegible]
جب [illegible] فطری اور شجاعت ذاتی [illegible] جاتا تہا اور قصد یہ
تہا کہ کسی [illegible] معز الدین [illegible] کر ایک [illegible] آخر [illegible]
مین لگا اور وہان [illegible] اپنا [illegible] اور [illegible]
سپہ [illegible] پانی [illegible] کرتے [illegible]
اور [illegible] کہ عظیم الشان [illegible] بعد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] معز الدین [illegible]
مشغول [illegible] جہان [illegible] اس [illegible]
معز الدین کا [illegible] پراگندہ اور پریشان ہوئے اور معز الدین بہی [illegible]
[illegible] ذوالفقار [illegible] اور [illegible] فتح [illegible] جہان شاہ [illegible]
ذوالفقار [illegible] اندازون کو [illegible]
[illegible] جہان شاہ [illegible]
[illegible] اسکے [illegible]

پہلا دفتر

سلاطین غور

ذوالفقار خان بیگ کہ فوج شاہجہان کی اسوقت [illegible] کیلئے تعین تھی [illegible] جہان شاہ تک [illegible]

انجام کو پہنچا ماحصل صد الفتح نصیب معز الدین بیگ ہوئی اسوقت معز الدین نے فتح کا سکہ [illegible] اور نزول

اجلال کیا اور بعض کہتے ہیں کہ معشوقہ اسکی بہی صحبت عیش اور عشرت کی گرم رکہی اور [illegible] کام ما پہنچا

پایا تہے میں رفیع القدر نے خواہش کا اپنے واسطے مبارکبادی کے بہیجا وہاں بادشاہ [illegible]

سے [illegible] بادشاہی بعد استقرار ہے کلمہ اور کلام کیا ہے جو بہ رنگ دنیا [illegible]

جو جو [illegible] بادشاہی [illegible] رفیع القدر نے فہم کیا کہ ہاں نقارہ [illegible]

ہوکر سوار ہوا ذوالفقار خان اس امر سے واقف ہو کر بادشاہ کو عین [illegible] میں آشفتہ اور [illegible]

پر سوار کر [illegible] انہیں لایا اور آپ مقابل رفیع القدر کے کہڑا ہوا رفیع القدر اپنی تہوڑی فوج

ساتھ کمال دلاوری سے اس ہم [illegible] اور ادھر ادھر [illegible] حتی کہ رفیع [illegible]

ہدف ناوک جان ستان ہو کے اسدم آپ اکیلا [illegible] لیکر دلیرانہ ہاتی پر سے کود کر [illegible]

اور آخر [illegible] کام کا ساتھ کمال کو اور اپنی [illegible] کیا اور معز الدین نے

کہ روز [illegible] اور [illegible] ہوئے [illegible] قبل نصف النہار

[illegible] دار الخلافت جہان آباد کا ہوا اور [illegible] عالمگیر ثانی [illegible] حضور میں پہنچا اور

[illegible] قتل ہوا [illegible] اولاد [illegible] اور محمد کام بخش کے [illegible]

محمد [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] ذوالفقار خان

وزیر اعظم ہوا اسکے اور اور مراتبات عالیہ سے ممتاز ہوئے واضح ہو کہ معز الدین بعد حکمرانی چند روز کے

اسیر ہو کر حسب الحکم فرخ سیر عظیم الشان کے کہ ذکر اسکا ابھی آتا ہے ذبح ہوا اور ذوالفقار خان وزیر

بھی [illegible] مارا گیا

محمد فرخ سیر کا بیان

محمد فرخ سیر عظیم الشان بیٹا سب سے بڑا غرض [illegible] عمر

اپنے پدر کی [illegible] وقت سے وہ سلطان اکبر کے عزیز راجہ [illegible] کا تھا حسین علیخان ناظم صوبہ عظیم آباد کہ شجاعت اور

جوانمردی سے موصوف اور نجابت و شرافت اہل سلسلۃ النبوت اور نسبت صحیح النسب تھا رجوع کیا اور اس سے ہوا

اپنے مدعا کا مستدعی [illegible] سلطنت [illegible] ابتدا سے مند ہو کر انکار کیا لیکن جب بیگم

کی [illegible] زیادہ ہوئی تب کار عبداللہ خان بڑے بھائی کو کہ وہ ناظم صوبہ الہ آباد کا تھا ارادہ سے اپنے آگاہ کیا

رسم امر کو [illegible] حسین علیخان کا [illegible] اور سلطنت

فرخ سیر کی [illegible] بیعت نامہ اور پیغام مشورت آمیز [illegible]

تخت سلطنت پر جلوس [illegible] وعدہ [illegible] جسقدر کہ زر ہاتھ آیا [illegible]

[illegible] فراہم کیا اور [illegible] بادشاہ زادہ [illegible] روانہ ہوا اور عبداللہ خان نے صوبہ

[illegible] حسین علیخان [illegible] الہ آباد کو [illegible] کیا اور

[illegible] اور توپیں قلعہ الہ آباد کی [illegible]

ضرور [illegible] معز الدین [illegible] راجی محمد خان [illegible] تقرری عبداللہ خان

صوبہ الہ آباد کا [illegible] عبد الغفار خان [illegible] راجی محمد خان کے نائب [illegible] بارہ ہزار

سوار [illegible] قبل [illegible] حسین علیخان [illegible] الہ آباد کو بھیجا عبداللہ خان [illegible] تک

پہلا دور سلاطین ہند کے بیان میں

[illegible] کا بیان یہی بیان کیا جاتا

[illegible] حضرت سالار مسعود غازی

[illegible] اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی

[illegible] سالار مسعود غازی [illegible]

بیان سالار مسعود غازی [illegible]

حسین علیخان کے حراست قلعہ کی مناسب جانکر آپ تو باہر نکلا لیکن سراج الدین علیخان اور نجم الدین علیخان اور
سیف الدین علیخان اور دونکو بہیجا ابو الحسن خان بخشی کے قریب تین ہزار سوار اور سید ہزار پیدل ساتھ کر کے مقابلہ کو
روانہ کیا وقت کارزار کے نصرت الہی سے ایک ہی آن میں ایسی بہی چشم مخالفوں کی خیرہ ہوگئی اور کوئی بھی طرف
در و دیوار نہیں سمجھا تھا اس ہنگامہ میں آوارہ گشتہ ہوئے عبد الغفار خان کا شہرہ ہوا اور برادران
عبد اللہ خان کے سراج الدین علیخان بہی مارا گیا عبد اللہ خان نے بعد اطلاع کے شادیانہ فتح کے بجوا لئے اور رسن بندی کے
مشغول عزا ہوا اور کا ہو اس عرصہ میں جب خبر نہضت فرخ سیر کی عظیم آباد سے آئی معز الدین نے اعز الدین پسر کو
ہزار سوار کے واسطے تادیب عبد اللہ خان اور تسخیر الہ آباد کے روانہ کیا اور حسین قلیخان بہادر کوکلتاش کو ساتھ کر کے
تا ہزار دیکے بہیجا اعز الدین اکبر آباد سے نکل کر کچھوے تک پہنچا تھا کہ خبر فراہم ہونے فتح سید حسین علیخان کے ساتھ
عبد اللہ خان کے سنی وہ نا تجربہ کار زبردستی سے طرح اقامت کی اسپ ڈالکر واسطے کہود نے خندق اور باندھنے
مورچال اور آراستہ کرنے [illegible] اور عبد اللہ خان نے فرخ سیر کے پہنچنے تک آپ دیوار موضع کی اور مورچال
آہنی رو ستے تین پہر تک گولہ اندازی کی شاہزادہ اور مدار المہام لشکر اس کا براں ہو کر بالاتفاق فرار کیا اور جواہر
جو ہمراہ لشکر تاریکی شب کے ساتھ نکل گئے صبح تمام آدمی یہ خبر سنکر غرق دریاے حیرت اور ملال
کے ہوئے اور عظما اور معتبرین دولت اپنے بینش مبتلا بلا آوارگی کا کیا عسکریان فتح سپہر
بے شمار تازہ سنکر دوڑے اور تمام مال و اسباب باقیماندوں کا خاطر خواہ اپنی تاراج میں لایا
جو شخص کہ قادر اور پر قوت ایک روزہ کے تہا ذخیرہ اندوز ہوا اور حسین قلیخان بہادر کے ساتھ
[illegible] کے تعاقب روانہ ہوئے [illegible] اکبر آباد میں اگر شاہزادہ کو اس فضیحتی سے پا بیس

سلاطین سلسلہ پہلا دفتر

بہادر موصوف ہاں توقف کرکے منتظر فرمان معزالدین کے رہا اور معزالدین خبر سنکر بادب ہوا اور

بنفس نفیس مع ذوالفقار خان بہادر و دیگر [illegible] ۱۱۲۴ گیارہ سے چوبیس ہجری میں بہ ارادہ دفع فرخ سیر کے شاہجہان

آباد سے نکلا اور ستر اسی ہزار سوار اور پیادہ بیشمار سے متوجہ اکبر آباد کا ہوا اور وہ جب قصبہ سموگڈہ پر

پہنچا اعلام اور خیام سپاہ [illegible] اور فرخ سیر کے نمودار ہوئے متصل سیر آگرہ دریا کے کنارے جمنا پر [illegible]

کو مقابلہ لشکر کا ہوا حسین علیخاں عبداللہ خان بارہہ والا اور لشکر کی عوض [illegible] آپ کو [illegible]

آ کر بہادر ان [illegible] آپ کی [illegible] کو دو [illegible] ظہور میں لایا اور [illegible] کا [illegible] اور سوکی [illegible]

بیشتر [illegible] اور عبداللہ خان [illegible] اور کثرت فوج مخالف [illegible] کیا گیا اور [illegible]

سرانجام اسکا کیا ہو کہ دفعتا [illegible] حسین علیخاں بارہہ [illegible] عبداللہ خان

مکان [illegible] پہنچا حسین معزالدین لشکر [illegible] کیا [illegible] عبداللہ خان

[illegible] ہاتھیوں پر [illegible] سواروں [illegible] اور [illegible]

کو [illegible] معزالدین ہاتھی [illegible] کو پہنچا لیکن ہاتھی [illegible] کی اور [illegible]

[illegible] کیا [illegible] عبداللہ خان [illegible] قدم جرأت کا قائم کرکے شمشیر زنی [illegible]

کوکلتاش خان [illegible] معزالدین [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] کوکلتاش خان کا کام کیا اور [illegible] دونوں [illegible]

[illegible] معزالدین [illegible]

[illegible] اکبر آباد کا لیا ذوالفقار خان بہادر [illegible]

سید امین استقلال کی فرخ سیر نے بدزین فتح کی لیکر بیان سبب بیعت ذوالفقار خان کا سید اور پیغام کہلوایا
کہ مدعی سلطنت کے نہ گزری کی اگر تم بہی دعوی اس امر کا ہی تو وہ بات جدی ہی اور اگر اطاعت نسل عالمگیر کی
منظور ہی تھی معز الدین نہوا ہم سے بہی ذوالفقار خان نے یہ بات سنکر ناچار اور طرف سے معز الدین کے اور اعز الدین
کے مایوس ہو کر تب کمال استقلال کے میدان سے لیتے تہا اور دوسرے دار الخلافہ کی راہ لی اور معز الدین ایک گاڑی
میں مقام کر کے داڑھی منڈا ایت اپنی مد لال کنور کو ساتھ لیکے روانہ شاہجہان آباد کا ہوا بعد فتح کے حسین علی خان
کو لاشوں میں سے مجروحوں کے اتہا لائے عبد اللہ خان بہائیکو زندہ اور فرخ سیر کو مظفر اور منصور [illegible]
لشکر کے جناب الہی میں بہت سے شکر کیے لیکن میدان جنگ کے فتح سید اسد کو اپنے باپ کے پیچھے [illegible] ہوا اور حکم نقارہ
کا دیا اول چین قلیچ خان بہادر اور عبد الصمد خان اور محمد امین خان اور اور سردار توران کے وساطت سے سید عبد اللہ
خان کی حاضر ہوئے اور کورنش تہنیت سلطنت کی بجا لاکر عفو جرایم سے سرفرازی پائی اور سید عبد اللہ خان کو
مخاطب با نہ خطاب قطب الملکی کے کر کے منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار ممتاز کیا اور مرتبہ وزارت کا عطا فرمایا
اور حسین علی خان بہادر کو بہی خطاب امام الملک اور منصب ہفت ہزاری اور ہفت ہزار سوار اور مرتبہ عالی امیر
الامرائی بخشی الممالک کا ملا محمد امین خان بخشی دوم قرار پائی اور منصب [illegible] ہزاری اور [illegible] ہزار سوار اور خطاب
اعتماد الدولہ ہوا اور چین قلیچ خان بہادر کہ وہ پنجہزاری تہے ہفت ہزاری ہوئے اور خطاب نظام الملک بہادر فتح جنگ
ہوا اور صوبہ داری دکن کی ساتہ تغیر داود خان کے کہ نایب ذو الفقار خان کا تہا ملی علی مراد اور صاحب
اسد خان اور ذو الفقار خان بہادر [illegible] بارہ سے بہیجکر ملازمت فرخ سیر کی [illegible]
نام اور خانخانان خطاب رکہتا تہا اور مزاج میں فرخ سیر کے در آیا تہا حاصل کی اول

ذوالفقار خان کو حکم قتل کا ہوا اور اسی دن کہ سولہوین محرم کی تہی معزالدین کو بہی کہ وہ قلعہ مین بٹھایا ساتھ ان
ایک مستو تہا مارکر اسکا نیزہ پر چڑہایا اور لاشکو اسکی ہتہنی پر فرخ سیر ہاتی پر ڈالکر اور لاشکو
ذوالفقار خان کی ہاتہی کی دم سے باندہے ہوئے اور پیچہے ہاتہی کے تمام شہر کی گلیون مین پہراکر بعد
یہ دونو لاشونکو دروازہ مین شہر پناہ کے لٹکادیئے اور اسد خان کو پالکی کے سوار مع زنانہ [illegible] کے
سے حویلی مین خانجہان بہادر کی بند کیا اور تمام مال و اسباب انکا ضبط سرکار مین ہوا اور راجہ سبہا چند کہ دیوان
ذوالفقار خان کا تہا اسکی جیبہ کاٹی گئی مشہور ہے کہ ذوالفقار خان امیر الامرا بعد شکست معزالدین [illegible]
فرخ سیر کا نہ تہا بلکہ ارادہ اتفاق سے معزالدین یا [illegible] شاہزادہ کے بار دیگر جنگ کا رکہتا تہا [illegible] ناچار
اختیار کیا [illegible] بار اکیا [illegible] کا اسد خان کی نام اصلی
ابراہیم خان تہا تاریخ قتل ذوالفقار خان کی تمام اسکا اسمعیل تہا یہ موزون کی [illegible]
ابراہیم اسمعیل [illegible] اور اسد خان پہلے سال جلوس فرخ سیر چورانو برس کی عمر ہوکے بعد قضا
کیا [illegible] اور [illegible] فرخ سیر ایسی تہی کہ ہر دم وقت [illegible]
والفضال سے رخصت ہوتے تہے اور بعد پہنچنے کے [illegible] سے مکان مین نذور اور صدقات فقرا اور
مساکین پر تصدق کرتے تہے پہلے سال بعد جلوس کے حسین علیخان [illegible]
[illegible] کہ [illegible] وقت سے عالمگیر کے [illegible]
[illegible] کی جو [illegible] کی تہی [illegible] امیر الامرا کی [illegible]
اپنی قسمی [illegible] قبول کیا اور امان پائی [illegible] ۱۱۲۶ [illegible]

مین تیار دی ہوی لکہا ہی کہ ہندو دکن مین ابتدا ء عہد سے وا ایون کے اور سلاطین اسلام کے کسی زمانہ مین ایسی تکلیف
نہوی ہو وسع داماد ہوا تہا بادشاہ فرخ سیر بالکین بامذکور کو امیر الامرا کے گہر جا کر وہ مکان عروس کا تقرر
پایا تہا صیغہ عقد کا پڑہا ہی اور عروس کو کہ بادشاہ کے محل خانہ مین دولتخانہ کو اپنے لے آیا پانچوین سال
جلوس کے بندا نام ایک شخص جدا ہے دو ر قوم سے کہ سکہہ لکہے کہ بیشتر ان مین اس قوم کا قرار دیکر اور رفتہ رفتہ بہت مین
مسلمانون کے بہت ہلاک کیا تہا حسب الارشاد بادشاہ کے عبد الصمد خان بہادر دلیر جنگ صوبہ دار کشمیر وقصبہ گورداسپور
سے مع رفقا اسکو اسیر کرکے روانہ حضور کیا بعد حاضر ہونے کے بندہ مع پسر کہ صورت نہیں جسکے ہو اور اسکے انصار
بابت مین ارشاد ہوا کہ ہر روز سو نفر اسکی دہ سے روبرو کوتوالی چبوترہ پر قتل کو پہنچین بموجب
اس حکم کے جب تمام وہ جماعت سزا اعمال اپنے کو پہنچکے مقتول ہوئی اس وقت پر گرو بندا کے اسی کے
زانو پر پہلا [illegible] ذبح کرا دیا بعد اسکے [illegible] کرم کیے ہوئے ابنوہ دل سے اسکے
بہی گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے واز دہ اسکے داخل جہنم کیا وقت ہو کہ میر صبہ جوا [illegible] جلوس مین بہت بیٹہا
تہا اور ہر روز دربار عام مین واسطے عزت افزائی اسکے ارشاد ہوا تہا کہ زکات اور دستخط میر جملہ کا زبان
اور دستخط میر اپنی سبب غمازی اسکے مزاج بادشاہ کا طرف سے سادات کے بدظن تہا اور ہمیشہ واسطے
اسکے تہیدات مختلف درپیش ہوتے تہے وجہ بروجہ کینہ زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ داؤد خان
بنی کا جو صوبہ دار احمد آباد کا تہا ہاتہ سے حسین علیخان کے اسی قبیل سے بہی جب صوبہ داری کل دکن
کی واسطے امیر الامرا کے مقرر ہوی احکام جہان مطاع صدور پایا کہ نظام الملک بہادر ممالک دکن
سے رہا ہو کے حضور مین آوین اور داؤد خان شہر گورکو جا کر انتظار امیر الامرا کا کر رہے ::

سلاطین سادات

ایکے بیچ بعد چند روز کے محل میں لائے اور پوشیدہ حکم محکم ہوا کہ سامان جنگ کا تیار کرو کیونکہ حسین علیخان ایلچی
ہی بغیر تنبیہ کرنیکے کام اسکا اصلاح پر انجام کو پہنچا دینگے کہ یہ عقدہ منکشف ہوئے تو جلد دین اسکے
نظامت تمام دکن بیچ صوبوں کی نہایت ہوئی قبال سادات کا ہنوز زوال پذیر نہوا تھا اگرچہ خانہ کو بسے
جنگ کرنیمیں قصور کیا اور میدان کارزار میں کمال مردانگی سے پیش آیا لیکن معاملہ اسکے بالعکس ہوا اور فتح
نصیب حسین علیخان کے ہوئی اور داود خان افغان مارا گیا جب خبر کشتہ ہونیکی داود خان کی دربار میں آئی تو آثار
ملال کے چہرہ سے بادشاہ کے نمایاں ہوئے اور طرف عبداللہ خان کے دیکھکر فرمایا کہ ایسا سردار نامی اور صاحب جرأت
واقعہ اربار کیا گیا ہو عبداللہ خان نے جواب میں عرض کی کہ اگر بھائی بندہ کا ہاتھ سے اسکے تہیہ ہوتا کیا مار جاتا تو شاید
رضی حضور کے سیاہ ہوتی پس رفتہ رفتہ درمیان وزیر اور بادشاہ کے بہت طول ہو گیا یہانتک کہ مال فرخ سیر کی ایکبار
قطب الملک کیطرف سے کہ اگر باعث صفائی کا ہوئی بلکہ خود بادشاہ بھی اسکے تصفیہ کے قدم رنجہ فرمانیکی لیکن سلسلہ عزل و نصب
اور تغیر و تبدیل امور سلطنت کا موقوف نہوا جو امر کہ بادشاہ کرتے تھے نا منظور وزیر کے ہوتا تھا
جو بات کہ وزیر چاہتا تھا ناپسند خاطر بادشاہ کے ہوتی تھی ہر ایک کو اعتبار اپنا جاتا رہا صد دوسرے کی
کرتا تھا اور یہ بھی مشہور ہے کہ ایک غرض دو طرف ہوتا ہے واسطے حفاظت کے کبھو کبھو گشت ہوتی تھی
تھی اکثر نوبت آنا جانا اور دربار کا موقوف رہتا تھا بار بار اگرچہ بارہا اکثر افواہ وحشت علائق پر شبہ ہوا
کرتے تھے لیکن صورت معاملہ کی اسطور پر رہی اور بعد مراجعت حسین علیخان کے سفر دکن سے عبداللہ
خان بیعت لینا اندر اور باہر قلعہ کے کر کر اکر دوران تھا اور پذیرائی آپکے خدمات مطلوبہ کا
کیا اور خبر ان جو داود خان افغان کو دریاب قتل نہ ہے حسین علیخان کے ہوا تھا اور دریا لایا

فرخ سیر نے چاہا کہ وعدہ کرے بالفعل اس امر کو تال دے لیکن نہو سکا بلکہ کلمات سخت اور درشت درمیان آئے
اعتقاد خان مصاحبوں سے بادشاہ کے اسوقت حاضر تہا اللہ فریبی کی باتوں سے چاہا کہ صلاح کرے قطب
الملک نے اسکو گالیاں فحش دیکر روبرو سے اٹھوا دیا اور بادشاہ بھی رنجیدہ خاطر ہوکے محلسرا میں تشریف لیگیے روز
تو اسطرح گذرا اور جب رات ہوی قطب الملک بھی اندر قلعہ کے اور دولتخواہ بادشاہ کے باہر ساری رات
رہے کہتے ہیں کہ اس شب تمام شہر میں ایک زلزلہ عجیب اور غلغلہ غریب تہا کہ کوی نہیں جانتا تہا کہ صبح کیا ہوگا
جب آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا قطب الملک اور مہاراجہ اجیت سنگہ نے چاہا کر فرخ سیر کے محل میں
تا انفصال جواب و سوال کا کرکے ایک قابو سے کہ جا اسکو بند کریں تا فتنہ برخاستہ فرو ہو جب یہ صورت
اور اس عرصہ میں باہر خبر بے اصل گشتہ ہوی کہ قطب الملک کی زبان عوام پر جاری ہوی
پس شور و شر مردم بازاری کا ظاہر ہوا الجون نے ہاتھ غارتگری دکانوں پر دراز کیا اور مال اموال
بچر و اسطے کمک فرخ سیر کے گھروں سے اپنے نکلے ہر چند کہ نظام الملک بہادر اور صمصام الدولہ کہ
مقتضاے دور بینی کے خانہ نشین تھے لیکن بعد اسکے صمصام الدولہ کہ ... مشہور تھے
گھر کو اپنے خالی دیکھکر اثناے راہ مرہٹے جو دکن سے ہمراہ حسین علیخاں کے آئے تھے مایل ہوے اور بنا
مار مار کی پڑی مرہٹے کہ لڑائی سے شہر کے ناواقف بہت تھے قریب انکے ... سپاہ
نام سردار انکے مارے گئے اور اکثر زخمی ہوے بقیہ السیف بہاگ کر لشکر میں اپنے جو باہر شہر کے اترا ہوا
تہا ملحق ہوگئے ہیں کہ بہت بازار اور چھوٹوں سے انکے غارت کر دن سکے ہاتھ انکا ... پس
جب جات قطب الملک کی متحقق ہوی جب الامرا امیر الامرا کے جانب بھی چوکیوں ... سے

سلاطین ہند

دلاور ابہر معرکہ غلام شاہ خان خسر فتح سپر اور غازی الدین خان کہ سعد الملک غالب جنگ سے مخاطب
ہو کر مقابلہ پر شدید کیے اول حملہ میں ضرب بان فیسے غازی الدین خان کا رد کرد ہوا اور پھر اسی کی نہا
کیے اور سعادت خان معہ پسر کے زخمی ہو کر فرار اختیار کیا بازار گیر و دار کا گرم تہا کہ حسین علی خان نے عبد اللہ
خان سے کہا کہ ازدحام کثیر ہوا ہے قریب ہے کہ فتنہ عظیم پیدا ہو کر ہے تو قطب الملک نے تامل کیا نہیں جلد متعدد
ہو کر کیا تہا فرخ سیر پادشاہ ہو نہیں دے کے اختیار کی تہی ہجار ہو کر نجم الدین علی خان برادر قطب الملک نے
فدائیوں کو اشقہ فی انفعال سے اور جلوں کو ایکر حرم سے دستار آکر ان حفظ اور ترسیل اور گرچہ جو جو کہ دو درا
جو نہیں دو فتح کرکے جستجو کے بعد فرخ سیر کو کمال بیچارگی سے کشاں کشاں انبوہ زنان سے باہر لاکر اور زیر لوح
کیے کہ اندر قلعہ کے وہ جا تنگ و تاریک تہی قید کیا اور فورا رفیع الدرجات ابن رفیع القدر کو جلوس دے کر
آوازہ شادیانہ کی و صدا اسی جہان کی گوش منتظرین معرکہ رسیدہ یا یہنی یا سی فتنہ ر خواستند گر آرام یابا
تاریخ اس تخت کی ارباب دانش نے یوں کہی فاعتبروا یا اولی الابصار واضح ہو کہ آیہ کریمہ بہی اسموات سے طرا کہ
حرف مدہ انکو ہیں اور یہاں محذوف جمعے ارباب سیر نے اس آیہ کریمہ کو مادہ تاریخ کا شمار کیا ہے چونکہ عدد اس میں خطا
ہے اور سبب میں فرخ سیر کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ چند روز کے بعد اس زندان میں [illegible]
سے گلا گہونٹ کر اسی عالم آخرت کا ہوا اور بعضے یوں روایت کرتے ہیں کہ تین بار اسکو زہر دیا گیا وہ با
توانائی کیا جب پسر کے وقت اثر اسکا ہوا تا ہے تکلیف سے حالت نزع میں کلمات درشت حق میں ان
دو بدوں ان کے بلکہ حیات میں بہادری کی یہی سختان نامناسب زبان پر لایا اسیر الامرا
قطب الملک نے بعد فرسنا حکم دیا کہ تسمہ کہینچ کر جلد اسکو فارغ کردو بیان کرتے ہیں کہ وقت تسمہ

کھینچنے کے باعث پانوں ہی اس بیمار کے خوب ورم ہوئے علاوہ اسکے جان فانی سے
حسرت فانی کا سبکر کر رستہ سلطنت فرخ سیر کی پانچ مہینے اور زیادہ ہی رفیع الدرجات کا بیان
ابو البرکات شمس الدین محمد رفیع الدرجات جو باعتبار رفیع القدر خلف بہادر شاہ کا کہ وہ جہاندار کے
محبوس کا تہا بیس برس کی عمر میں قسمت سے جو اسکی یاوری کی بعد گرفتاری فرخ سیر کے
ہنگامہ شور و شر کا برپا تہا جلد بادشاہت کے لیے قید سے نکالکر بے حمام اور تبدیل لباس اور دوسرے تزئین کے
موتیونکا کلمین ڈالکر بتاریخ نہم ربیع الثانی کی روز چہارشنبہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری میں
تخت شاہی پر لاتہا بادشاہی آواز شادیانون کی نقارخانہ بادشاہی سے بلند ہوئی اور فتنہ اور آشوب
الیمان سے بدل ہو گیا قطب الملک کا مہر رفاکیا اور معتمد قطب الملک کے جا بجا قلعہ میں اور
دروازوں پر دیوان خاص و عام کے مقرر ہوئے اور امرا اور ارکین سلطنت کے موافق مرضی
کے تغیر و تبدیل ہوئے اور اعتقاد خان کو کہ ہم جلیس فرخ سیر کا تہا کمال ذلت اور خواری سے قید کر
مال اور اسباب اسکا ضبط کیا جب سیدوں کی خاطر جمع ہوئی اور انہیں تسلط کلی حاصل ہوا
بادشاہی سے نقد اور جواہر اور اسباب اور گہوڑے اور ہاتی جو کچھ مزاج چاہا دونوں
بہائیوں نے آپس میں بانٹ لیا بلکہ قطب الملک نے کہ مزاج اسکا زیادہ طرف عورتوں کی تہا بعض
پرستاران حرم سرا بادشاہی کو بہی کہ حسن و جمال میں بے مثال نہیں تہیں
بین بالعلل عند اللہ جو کہ شاہزادہ ... سلطنت کے مستحق نہیں تہا
میں ہفتہ بیکدن انیسویں رجب کو انتقال کیا مدت سلطنت اسکی

رفیع الدولہ کا بیان رفیع الدولہ بن رفیع القدر برادر رفیع الدرجات کو بعد انتقال اسکے

بھائیکے عبد اللہ خان اور حسین علیخان نے کہ یہی دونوں مدار المہام سلطنت کے تھے بادشاہ کیا امور
مالی اور ملکی میں معروف تھے انہیں دنون میں کہ رفیع الدولہ کو سلطنت بغیر قرینہ حاصل ہوئی اسکو نام شمس
نیکوسیر چچا تایا بیٹا محمد اکبر بن عالمگیر کا کہ قلعہ اکبر آباد میں مقید تھا اپنی جانب سے سلطنت پر جلوس کیا رفیع الدولہ
خروج کیا امیر الامرا اور قطب الملک رفیع الدولہ کو ہمراہ لیکر وہاں آئے اور توپیں ... سے اسے گرفتار
کرکے اور ... قید کیے پس اس عرصہ قلیل میں مرض اسہال کا عاید حال رفیع الدولہ کا ہوا ہر چند کہ بادشاہ
نے بیچ مداوا اسکے کوشش بلیغ کی لیکن اجل مسمی پہنچ چکی تھی فایدہ نہوا آخر الامر بیماری یہانتک اشتداد پاگئی کہ آثار
رویہ ظاہر ہوے اسدم قطب الملک اور امیر الامرا جانب سے ... اوپر آخر شوال ... کو
کو لینے واسطے لائے روشن اختر خلف خجستہ اختر جہان شاہ بہادر شاہ کہ عمر اسکی اٹھارہ برس کی تھی اور عہد سے
معز الدین کے ... قلعہ سلیم گڈہ میں اوقات بسر کرتا تھا روانہ کیا اور قبل پہنچنے روشن
اختر کے دار الخلافہ اکبر آباد مستقر الخلافہ کیطرف نکلے جہان آباد کو رفیع الدولہ بعد ایام سلطنت ... ایام
رفیع الدرجات ... اجل موعود کا ہو ... شاہزادہ مذکور ... رفیع الدولہ کا ... قطب الدین ...
تک محفوظ رہا اور ... بعد ... سلطنت کو ... مذکور کے ... خواجہ ...
مدفون کیا جاتا ہے کہ وقت انتقال ... محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر ... روشن اختر محمد
شاہ ابن خجستہ اختر ... بہادر شاہ تک ایام سلطنت جملہ حکام مذکور الصدر ... تیرہ دن کم تیرہ برس ہیں

روشن اختر محمد شاہ کا بیان روشن اختر خلف صدق خجستہ اختر دلیر بہادر شاہ

میں عالمگیر ثانی پانچویں ذیقعد کی سنہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری میں ہفتہ کے دن صبح کے وقت [illegible]

نجومی کے پیچ زمانہ مسعود اور طالع فیروزی کے سریر آرا اورنگ کا ہوا اور لقب اپنا ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ رکھا

قرار پایا کہ زمانہ ابتدا سال سلطنت کا عزل سے فرخ سیر کے لیکر جو بات آٹھ مہینے کے اسمیں سلطنت رفیع الدرجات

اور رفیع الدولہ کی اور چند روز نیکو سیر کی بھی اعتبار کریں [illegible] نواب قدسیہ والدہ بادشاہ ظل اللہ

پہنچا کر جب جلوس ہوا اختیار سے حسین علیخان اور عبد اللہ خان کے جو مشہور [illegible] اپنا جیسا کہ

سابق سے ظاہر ہے [illegible] دارا اور خواجہ سرا اور فیلبان اور آدمی خاص چیلہ اور سواری کے اور باورچی اور

رکابدار و فراش وغیرہ نوکروں سے عبد اللہ خان کے ہر کام پر بادشاہ کے مستعد ہوئے اور اتالیقی

بادشاہ کی اور تمام خدمات حضوری اور اختیار دیوان عام خاص کا سید [illegible] خان کو سپرد

کیا و رفیع [illegible] محمد شاہ بادشاہ [illegible] ہوشیاری کی کہ کوئی کام بغیر رضا سید کے [illegible] اتالیق

اور ہمیشہ ساتھ سلوک اور مدارات سے پیش آتا [illegible] اپنا کیا تھا اور معتمد لوگ سید کے

ہمیشہ آس پاس [illegible] رہتے [illegible] کہ انہیں کو ساتھ [illegible]

شکار اور تماشا باغ کے لیجاتے اور پھر لیتے پھر لاکر داخل دولتخانہ کرتے اور محل [illegible]

اور امور مالی اور ملکی کے اور [illegible] کی [illegible] عزل و نصب سے [illegible] بادشاہ [illegible]

تھے اور قطب الملک امیر الامرا مختار جو چاہتے کرتے پس کچھ کم دو برس کے عرصہ میں

جب ستارہ سعادت کے اقبال کا اوج سے طرف حضیض ادبار کے میل کیا درمیان نظام الملک

بادشاہ اور امیر الامرا اور قطب الملک کے [illegible] ناموافقت آ گئی انجام [illegible]

کار نظام الملک بہادر بسبب نیتی کے مظفر و منصور اور امیر الامرا اور قطب الملک مغلوب اور مجبور ہوئے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہی کہ نظام الملک بہادر فتح جنگ جنت قلیچ خان بہادر کو وقتیں رفیع الدرجات کے صوبہ داری
مالوی کی عنایت ہوئی تہی باوجودیکہ اسوقت نظام الملک بہادر کو نظر کرنے اوضاع اور اطوار زمانہ
سے یہ بات منظور نہ تہی لیکن انکار بہی مناسب نہ تہا اسلیے حسب الارشاد بادشاہ کے اس نواح کو کہ خس و خاشاک
فتنہ و فساد سے بہری تہی پاک کرنے طرح اقامت کی ڈالی تہی اور قبل اسکے وقتیں فرخ سیر مراجعت حسین
علیخان کی جو وقت دکن سے ہوئی تہی مرحمت خان قلعہ دار ماندو کا واسطے ملاقات کے نہیں آیا تہا ملال
دل میں سکہ تہا اسوقت چاہا کہ انتقام اسکا کرون قلعہ دار مذکور کو تغیر اور خواجم قلیخان تورانی کو اسکے
کام پر مقرر کر کے روانہ کیا مرحمت خان انقلاب سلطنت اور گردش زمانہ کی دیکہکر سوچنے میں قلعہ کے دینے کی خواجم
قلیخان ... واسطے اطلاع کے عرضیں کلمات اسکی بابت لکہکر روانہ کیا امیر الامرا اس عرضی کو دیکہتے ہی وکیل
مرحمت خانکے چشم نمائی اور نظام الملک بہادر کو یہہ لکہا کہ سرکار سے قلعہ ماندو کا خواجم قلیخان کو عنایت ہوا اور مرحمت
خان کو فالی رکہیں اسکے تامل ہے اگر اس بات پر اراداہ کریں اور مقدمہ انفصال پاوے تو بہت مناسب ہے نظام الملک بہادر خاطر
خان کی فہمایش کی اور قلعہ مذکور قبضہ میں خواجم قلیخان کے آیا لیکن مرحمت خان کو بسبب ناخوشی امیر الامرا کے نہیہ حضور میں
ہو سکتا تہا اور نظام الملک بہادر کو بنجابت خاندان اور دلاوری اور ہوشیاری سے خان موصوف کی قدر و قیمت کمال تہی
بلاکر اعزاز و اکرام تمام سے اپنے ساتہ رکہا تہا بعد اسکے اور ایک فرمان نام سے نظام الملک بہادر کے مقدمہ میں سرکوبی
قلعہ راکگدہ متعلقہ صوبہ مالوا کے جو قبضہ میں چند سال فساد پیشہ زمیندار کے تہا صادر ہوا نظام
الملک بہادر نے مرحمت خان کو سر گروہ فوج کا کر کے روانہ کیا مرحمت خان نے جاکر ساتہہ زد و د ...

سلاطین بہمنیہ کے

[illegible]

نامان سکے اس قلعہ کو تسخیر کیا باوجود اس خدمت کے تقصیر اسکی معاف نہوئی پاس نظام الملک بہادر کے چلا گیا

بزرگانہ کریکے اختیار بندوبست صوبہ مالوا کا محمد خان کو مرحمت کیا مشار الیہ نے نظم و نسق اس جگہ کا اچھی وجہ

سے عمل میں لایا اور کئی مضمون پر جنہیں ملک کی آبادی مقصود تہا عمل کیا یہ حقیقت اخبار سے

جب عبد اللہ خان کو پہنچی ناخوش معلوم ہوئی اس لیے کہ ان دو سپاہ زادوں سے نظام الملک بہادر اور

محمد خان سے صلح ہوئی تہی اور وہ اس کثرت سپاہ کی مشہور ہوں کہ کچھ اشارہ اعتماد الدولہ بہادر کا اور

کہ جسکے بادشاہ کبہو کبہو نزدیکی زبانی باتیں کرتے تہے اس عرصہ میں حسین علیخان نے نظام الملک بہادر کو لکھا

اس مضمون کا لکھا کہ ہم آپ چاہتے ہیں کہ دکن صوبوں کے بندوبست واسطے اکبر صوبہ مالوہ میں اور چار صوبوں

اکبرآباد الہ آباد ملتان برہانپور جو پسند آوے تمہارے لیے مقرر کریں مزاج نظام الملک بہادر کا سبب سے

مکدر تہا جواب اسکے جو دل میں آیا لکہا تہی کہ بیت یہی نامہ میں شریک کیا سے من بوفا ہم

بوفا مجبورم قسم من چون شما ہم بشما مجبور قسم: امیر الامرا اور قطب الملک نے جو اکو نامہ دیکہکر

وکیل کو نظام الملک بہادر کے خلوت میں بلایا اور کلمات نامناسب زبان پر لاتے جب نظام الملک

بہادر کو یہ خبر پہنچی اور تحریک پوشیدہ بادشاہی کی بہی وساطت محمد امین خان کی تہی اسلیے

سادات اور ان مفسد اور حیت سرکے کہ کار کن انکے تہے دلتنگ ہوکر موافق صلاح ...

اور رہنمائی صاحب رازوں کے توکلت علی اللہ کہکر جہنڈا اٹہانیکا پلند کیا اور دو کلمہ موافق عزم نظام الملک

کے طرف امیر الامرا کے روانہ کیا اور آپ مع محمد خان اور عبد الرحیم خان اور بہائیوں اور

ہوا خواہان قدیم اور جدید کے پانچ ہزار سوار سے وسط جمادی الثانی ۱۱۳۲ ہجری کو

[illegible]

سلاطین تیموریہ

پہلا دفتر

بیجا پور سے کوچ کیے کو چلکر کے متوجہ وسعت آباد دکن کے ہوئے اگرچہ البتہ خبر امیر الامرا کو پہنچی اور تمام
لشکر پادشاہی میں مشہور ہوئی امیر الامرا نے دلاور علیخان بخشی کو اور راجہ بھیم اور راجہ گجسنگھ کو
دو ضلعدار ساتھ فوج کے بھیجے واسطے تعاقب کے لکھا نظام الملک بہادر کا اقبال انکا یاور تھا زبردست از بسکہ قلعہ
اسیر اور قلعہ برہانپور خود دیکھو دیے وقت ہاتھ آئیے اور الوزن صوبہ دار برہانپور اور عوضخان صوبہ دار برار وہ
ہمراہ ہوا اور بیت سفید آور تھیان غیرہ تیر بلک حال انکے ہوئے جب لشکر دلاور خان کا کوچ بکوچ متعاقب آ
پہونچا جس وقت کہ دو چودہ کوس سے برہانپور کے پہنچی نظام الملک بہادر نے جو یہ خبر سنی آپ پاس دار و نکو واسطے
روکنے کے روانہ کیا اور واسطے کمک انکی ایک جماعت مناسب بھیجی دلاور علیخان کہ بس دلیر اور شجیع تھا اور
محمد خان اور بھیم سنگھ اور گجسنگھ کو ساتھ لیکر گیارہ ہزار سوار سے ستون کی مانند
میدان کارزار میں آیا اور غیاث خان سردار فوج نظام الملک بہادر سے مقابلہ ہوا
اور ایک ساعت کارزار گرم رہا بعد اسکے شکست ہوا دلاور علیخان اور دونو راجپوت تیر تقدیر کا نشانہ ہوئے اور ایک
سرداران نظام الملک بہادر کو ایک آفت جانی نہ پہنچی بعد اس کے پادشاہوں کی لشکر سے نواب نظام
بہادر کے پہونچی سننے سے اس خبر کے بادشاہ اور محمد امین خان اور امرا باطن میں
خوش ہوئے اور دلیر سید وں کے نہایت رنج کیا بعد اسکے بائیسویں رمضان کو جمعہ کے دن
عالم علیخان بھتیجا امیر الامرا کا بیس ہزار سوار سے واسطے مقابلہ کے کہ تل فرد اور پر آکر جمع کیا اور نظام
الملک بہادر نے زیادہ ملوں ملہوسوں کو اپنے قلعہ اسیر میں ایک طرف سے برہانپور کے متوجہ جنگ کے
ہوئے اور دریا پورنا سے کہ سبب ایام بارش کے پور تھا اسکے خبردار ہوئے عالم علیخان سے

[illegible]

اس امر سے باب جگہ دیکھکر عبور کیا پس عالم علیخان نے یہ خبر سنی اور دوسرے روز وہ بہ جنگ

ہوا القصہ پانچویں شوال کو عالم علیخان مع رفقا اپنے یعنی منور خان اور عمر خان اور ابراہیم خان اور مصری خان اور داود خان اور شمشیر خان اور محمد اشرف خان بخشی و رفند وسیجان دیوان اور مبیسے خان اور محمد صالح خان اور

ملک خان اور جو ہم رحمت اللہ مع دیگر دلاوران دکن اور مرہٹے کے ارادے سے جدال اور قتال کے سوار ہوا اور سر فوج

غیاث الدینخان کو جو فوجی ہر دیف بنا کیا نظام الملک بہادر نے بہی موافق اپنی سمجھ کے محمد خان بہادر اور

عازی الدینخان بہادر اپنے بڑے فرزند کو اپنے ساتھہ ہر اول کیا اور عبد الرحیم خان اور رحمت خان اور سعد الدین خان اور

دارا بجان اور کامیاب خان اور غیاث خان اور قادر داد خان اور اختصاص خان اور دلیر خان اور روح اللہ خان اور

اور راجی خان اور دیگر بہادروں کو میمنہ اور میسرہ پر مقرر کرکے آپ مع جوخاص کے قول لشکر میں پشت مستحکم ہوا اور

پٹھانوں اور مرہٹوں کو ساتھہ بعض سرداروں کے بنگاہ پر متعین فرمایا عالم علیخان اور نے باوجود ناتجربہ کاری

باوجودیکہ احوال دلاوری علیخان کی لڑائی کا معلوم تہا تو بہی ہشیاری اور خبرداری آگے نکل کے مقابلہ کیا

موضع بالکرار زمین با وجودیکہ تمام جسم اسکا زخموں سے چور تہا لیکن دم بدم قدم آگے ہی رکہتا تہا کہ ایسے میں

ہے اختصاص خان کی ہاتہہ اسکا کٹ جاتا رہا اور بہادران نظام الملک بہادر نے پورش کی پس عالم علیخان

ساتہہ کمال دلاوری اور شجاعت کے سر خود روانہ میدان عدم کا ہوا سامان اسکا بعد قتل کے دست برد

تاراجیوں کے جو کچھ بچہ رہا داخل سرکار نظام الملک بہادر ہوا جنے سے ایسی فتح وفتہ کے جو ملک قطب الملک

اور امیر الامرا کو ہوا یاں ہے خارج ہے خصوصاً امیر الامرا کا ذکر تہہ بنا ہوں کا کہ دکن میں پہنچے

بہت تہا اسی حصہ میں خبر اور پہنچی کہ مبارز خان صوبہ دار حیدرآباد کا اور دلاور خان ہمراہ مبارز خان

سلاطین ہند

سات آٹھ ہزار سوار سے ملحق نظام الملک بہادر کے ہوئے واضح ہو کہ سال روز بادشاہ اور امیر الامرا حسین علیخان
اور قطب الملک عبد اللہ خان اکبر آباد میں تھے جب خبر بیجا پور عالم علیخان کی پہنچی بہت کنکاش کر کے حسین علیخان
شاہ اور جہان پناہ پچاس ہزار سوار قدیم و جدید اور بہت سے توپخانہ آتشبازی کی رسی تفنگچیان قدر انداز
ہمراہ کر کے دہلی افسوس نظام الملک بہادر کے دفعیہ کو مہینے میں ذیقعدہ ۱۱۳۲ کے ربیع الاول سے کوچ کیے منزل بمنزل روانہ
دکھن کی طرف ہوئے اور نظام الملک نائب بادشاہ ہو کر ارادہ شاہجہان آباد کا کیا اجل موعود حسین علیخان کی پہنچی
تھی اتنا رہ و چہارشنبہ کے دن چھٹی تاریخ ذیحجہ کی سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سے بتیس میں موافق سنہ ۲ جلوس محمد شاہ
کے [illegible] فتح پور سے [illegible] تھا سو جب خیمہ میں پہنچا کر آپ عازم [illegible] گڑگانو کا
ہوا کہ [illegible] پر تھا تب دروازہ کلال بارگاہ کے پالکی پہنچی میر حیدر خان
کاشغری قوم کا چغتائی [illegible] محمد امین خان کے [illegible] قتل امیر کا
ارادہ مصمم اور مذکور کا کر کے دور سے نمایان ہوا اور کاغذ التماس کا جو اس میں مضمون محمد امین خان کی
شکایت کا تھا بلند کیا ہر چند کہ چوبدار مانع آئے لیکن قضا و قدر نے دل میں امیر الامرا کے ڈالا نہ قدر تو
پہنچا چاہیے حکم آگے آنیکا دیا میر حیدر [illegible] دوڑا اور نزدیک پالکی کے ہو کر عرضی کہ زبانی اور
زبانی احوال عرض کرتا ہوا چلا جونہیں امیر الامرا متوجہ ملاحظہ عرضی کا ہوا کمال استقلال سے جمدھر
کمر سے اپنی کھینچا اور [illegible] فرصت کا غنیمت جانکر [illegible] ایسا مارا کہ طرف سے مقابل کے پار
ہو گیا بس اسی ایک ہی ضرب سے کام امیر کا تمام ہو گیا عبد الجلیل بلگرامی نے مرثیہ تعزیت میں اسکے
کہا ہے مصرعہ امیر اسکا مشتمل مادہ کو تاریخ کے بیچ [illegible] قتل حسین کرد [illegible]

نور العین خان پسر اسد خان کہ عزادہ امیر الامرا کا اسوقت پیادہ ساتہہ یا لگی کہ تہا خوب شمشیر سے
اسی قابل کو سزا دیکر ہوا نہ وادی عدم کا کیا اور ایک مشعل جو ہمراہ اسکے تہا اپنے بہیجے سے تو شہید
کو مار لیا پہر فتنہ اسکو بہی سلاح باندہا پہر مغلیون نے ہجوم کر کے امیر الامرا اور نور اخان کو کاٹ ڈالا
بادشاہ کے پیلے آپسے لشکر مین ایک تلاطم ہوا کہ معاذ اللہ الکیا ہی کہ سقا اور فراکو حسین علیخان کا واسطے
رفاقت کے ننگی تلوارین لیکر صفین چیرتے ہوے تسبیح خانہ تک بادشاہ کے پہنچ گئے تہے وہان مانون نے مغلیون
مار کیسے حکم سکہ چو دیوان امیر الامرا کا تہا اسکے لوکی سر پیچ کا کر اندر گہس گئے تہے ماتون پاسبانون
پہر بہیجے یہ قدر بہی برق انداز کہ شوق سکو عزتخان نام خواہر زادہ حسین علیخان کا اسوقت خیمہ مین کہا
بیمار ہاتہا خبر قتل ماموکی جو سنی فورا دوڑ کے پاکی پیادہ سوار ہوا اور بغیر فوج ہمراہی ادر بان وغیرہ
بلا تامل واسطے بقا بادشاہ کے دوڑا اور بہی جلد مین وہ تین ہزار سوار رفقا سکے مانند برق دیکہ لشکر بادشاہ
پڑے اور بادشاہی بہی علی التواز مدد کو پہنچے بڑی لڑائی ہوئی خود بادشاہ بہی ہاتہی پر ہاتون سے تیر مار
رہے تہے عزتخان کو اول دو زخم کاری تیر کے آئے بعد ایک گولی بندوق کی ماتہے پر لگی
یکے جو اضی ہین حیدر علیخان کی تہا لگی پس کام اسکا تمام ہوا اس ہنگامہ مین مارا جیون سنگہ
کو امیر الامرا ایک آگ لگا دی اور خزانہ عامرہ اسکا کہ ایک کروڑ روپیہ سے بہی زیادہ بتلاتے ہین ساتہہ تہا
لوٹ لیکے آپس جوڑہ کیا تہا بعد دفع غدر کے ضبط بادشاہی مال آیا محمد امین خان کو اصل اور
اضافہ ملکر آٹہہ ہزاری منصب اور آٹہہ ہزار سوار دو اسپہ بادشاہ نے عطا فرمایے اور ایک کروڑ پانچ
لاکہ دام نقد انعام ملا اور خدمت وزارت کی اسکے سپرد ہوئی اور صمصام الدولہ کو خدمت میر بخشی

کرکی ورمنصب آٹھ ہزاری اور خطاب امیر الامرائی کا حاصل کیا علی ہذا ایک شخص موافق حسن خدمت
اور سعی اپنے مورد عنایات بادشاہی کا ہو سید عبد اللہ خان چالیس کوس شاہجہان آباد سے تھا کہ یہ خبر پہنچی اور جشن جہان
میں کو اسکی تیرہ اور تار اور زندگی کو ناگوار کیا لیکن سوا صبر کے چارہ نہ دیکھا اسیطرح سے با دل پر غم اور دیدہ
پرنم مصلحۃً توقف میں بجانکر اگرہ کی طرف متوجہ ہوا بعد اسکے بعض وبعضے تدبیر ان کو کیا ہوئی
ذیحجہ سنہ گیارہ سو بتیس کو سلطان محمد ابراہیم خلف رفیع القدر نبیرہ بہادر شاہ کو لقب سے ابو الفتح ظہیر الدین
کے ملقب کرکے تخت سلطنت پر جلوس دیا اور اسی روز دربار کے رسالہ کی نگہداشت کا حکم دیا اور فقط یکہ سوار جو
اسیری بچاس روپے دربار کے رکھے گئے تھے انکو بھی تنخواہ روپے اضافہ سے سرفراز فرمایا جب فوج کی نگہداشت میں
مبالغہ زیادہ تھا تحقیق نجابت اور رذالت کی عملین نہیں آتی تھی جو گھوڑا لیکر آتا تھا نوکر ہو جاتا تھا ایسے ایسے
بہت ہیں نو ہزار سوار ملازم سرکار قطب الملک کے ہوئے اور روپیہ بھی تخمیناً قریب کروڑ کے خرچ میں آیا غازی الدینخان
بخشی اول نجم الدین خان بخشی دوم صلابتخان بخشی سیوم میرجان بخشی چہارم قرار پائے علی ہذا اور اور زمانہ
اور صد ہزار ایک کو موافق منصب کے جو صلہ ملے یلیس تیرہویں ذیحجہ سنہ مذکور کو قطب الملک سلطان ابراہیم کو
تجمل و شکوہ سے جو اس عجلت میں میسر آیا ہمراہ لیکر واسطے مقابلہ اور مقاتلہ محمد شاہ کے شاہجہان
آباد سے نکلے طرف عیدگاہ کے نزول کیا وہاں بھی کچھ روز رک گئے پھر ہر منزل پر فوج جوق جوق فوج ملازم
کے سیدون کی اور ذی الرحم شیخان اور معتبر زمیندار علیحدہ لشکر کے ہوتے تھے اور محمد شاہ کہ اکبر آباد سے
متوجہ دار الخلافت کا تھا قطب الملک نے فرمایا جسنے ارادہ کیا تا اثنا راہ مقابلہ عسکرین موضع حسن پور کا نزدیک
موضع پلول پر قطب الملک بہنچا سیف الدین علیخان اور شہامت خان اور سید محمد خان بسمپ...

سلاطین ہند کے بیان

[illegible]

سعادت خان معہ فوج نواب کے اولیا اور اور سید دار یار ہمسیکے قریب بارہ ہزار سوار کے دوسی اراہیکے ساتھ اپنے
مراتب امارت اور ادا کے خوب سمجھکر حاضر ہوا اسیکے اطراف مقرر ہوئے واضح ہو کہ دوسرے قطب الملک اور دیگر
محمد شاہ منزل بمنزل کوچ بکوچ انکو سیطے مدافعت فوج دوسرے کے رہی تہا کہ منزل حسین پور پر مقابلہ فریقین کا ہوا چنانچہ صورت
ترتیب افواج طرفین کی اور رنگ جانبازی بہادران جانبین کا تمام تر مفصلہ سے ظاہر ہے الحاصل چودہویں
تاریخ ماہ محرم کی سنہ ۱۱۳۳ گیارہ سو تینتیس ہجری میں علی الصباح بندائے الجرات بہرسن الحیل اور آواز بلند مبارز
کی عسکر سے بلند ہوئی محمد شاہ بادشاہ خواصی کی عماری میں ہاتھی پر سوار ہو کر فرمایا سے حسن خان
کا کہ دیوان امیر الامرا کا تہا اور بعد مارے جانے امیر الامرا کے وہ امیر ہوا تہا اور اول سے آ
عبداللہ خان بہر کرنت ہے امیر الامرا کی مطیع ہوا تہا ان سے اسکی جدا کر کے ہاتھی سے یادت میں
والطبیں کے کہتے ہیں دور دور تک بہنگامہ کارزار کا گرم رہا آخر کار عبداللہ خان معہ ہمراہیوں کے
ڈہال تلوار لیکر اس خیال سے کہ اکثر راجپوت ہمراہ ہیوں نے شرط رفاقت کی بجا لائیں اور گہوڑوں سے
اتر کر جانبازان کی ہیں نیچے آیا اس مرتبہ بخت اور دولت کا رتبہ تقدیر لیے برعکس کی جنگ کرنے
آئے کی کمان سے کٹ ہو کے اچہے اچہے رود اور دن وزرا اعتبار کیا اول کے سیف الدین علی
نے اس نیک کوارا کیا بس قطب الملک نے یہ حال دیکہکر نیرنگی تقدیر سے حیران ہوا اور لا علاج ہو کر
غیرت کے کہ وہ جرات مجسم تن تنہا میدان میں کہڑا رہا اگرچہ سپہر یا کہ غرق آہن
تہا تو بہی زخم تیر کے پیشانی پر اور شمشیر کے ہاتھوں پر بہت سے آسیب تقدیر کا ہوا اور نجم الدین علی
بہی سر آمد زخموں میں چور اور جراحت تیر سے انکہہ لیے شیر خان برادر زادے کا ہوا جیدہ

قلیچخان میر آتش تھا اسنے انکو بٹھایا اور علیحدہ ہاتھی پر بٹھلا کر حضور میں بادشاہ کے لایا واضح ہو کہ جب ان
محمد شاہ کے روبرو پہونچے حال انکا ملاحظہ کیا مہر شفقت سے آنکھوں میں پانی بھر لایا اور ان اسیروں کو حیدر قلیخان
کے حوالہ کر کے شادیانہ بجانیکا حکم دیا اور سلطان ابراہیم بھی بعد فرار کے میدان سے گرفتار ہو کر
کے مقید ہوئے بحصول الظفر کے محمد شاہ فاتح اپنا ہوا اور بہت سا مال ہاتھ لگا اور تاریخ موافق عدد کا
فرمایا کہ سو جوہر ہوے اور ہم نے کوچ کر کے سوار ہو کر طرف دار الخلافت کے تو ایک نصرت کو بلند فرمایا جلد
قطع منازل اور طے مراحل کر کے پانچویں ماہ مذکور اسی سن میں نہایت شان و شوکت سے ہاتھی پر سوار ہو کر
شہر میں داخل ہوا عطا انعام سے فقرا اور مساکین کو شادکام کر کے قلعہ دولتخانہ مبارک کو تشریف لائے
ایک عجیب قصہ ہے کہ وہ زبان پر ثقات کے جاری ہے اور کتاب میں بھی دیکھنے میں آیا لکھا جاتا ہے کہ مقدمہ
قبل اسکے کہ جب امیر الامرا اور قطب الملک کو جماعت تورانیان سے منازعت درمیان میں آئی تھی
ہوا خواہوں نے کسی ایک بزرگ عارف مقدس کامل سے کہ علم جفر کی معرفت انکو تھی اس حال سے سوال
کیا انہیں بزرگ نے جب قاعدہ جفر سے حروف سوال سایل کے استخراج کئے یہ حروف نکلے غ ل ب ع
د و ک اور اسکو مرتب کیا غلب عدوک ہوا اور جب اسکو پھیرا بلغ و عدک الیہ مذکورہ
خالی غرابت سے نہیں ہے اور یہ بھی اسکے مطابق ہے سال قتل حسین علیخان کے ہیں واضح ہو کہ
بعد گیارہ سو تین ہجری کے بعد گرفتار ہونے عبداللہ خان کے اقتدار محمد شاہ کا سلطنت میں زیادہ
ہوا اور دست تسلط غیر کا لوگوں سے بالکل زایل ہو گیا اور اختیار تمام ہاتھ آیا اور بادشاہ
مستقل کہلائے جب یہ سلسلہ و سبب مہمات کل ہوا اول قلعہ دار الخلافت میں آمد ہو کر حیدر قلیخان میر آتش

که وقت کارزار کے انتظام توپخانہ کے اور دلدہی توپ اندازوں کے اہتمام تمام بہم پہنچا کر حسن تدبیر

سے آتش افروزی میں ید بیضا دکہلایا تہا جلد وہیں اس خدمت شایستہ کے ہزار سوار زیادہ کرکے منصب

ہفت ہزاری ہزار سوار کیے اور عمادت خان بہادر کو خطاب بہادر جنگ اور ماہی مراتب عنایت ہوا دوسرے سال استقلال کے شب پنجشنبہ

انتیسویں محرم کو جسمیں بادشاہ کے بیدا ہوی ورثت شیرہ انیسویں صفر [illegible] کو نکاح محمد شاہ اور ملکہ زمانی

دختر محمد فرخ سیر کا تجمل ملوکانہ سے ظہور میں آیا اور نظام الملک بہادر دکن سے آئے اور ملازمت بادشاہ کی حاصل کرکے روز

پنجم جمادی الاول کو خلعت وزارت سے ممتاز اور بخشش عطای خلعت چار قبا اور قلمدان [illegible] سے سرفراز ہوئے

شب دوشنبہ غرہ محرم سنہ گیارہ سو پینتیس ہجری میں جسمیں [illegible] ملکہ زمانی کے تولد ہوی اور اسی سال

پندرہویں ماہ مذکور کو صوبہ داری گجرات کی نظام الملک بہادر کو ملی وہاں جاکر بعد انتظام

امور ضروریہ کے حامد خان بہادر چچا کو اپنے کہ لوگ انکو جنگلی شہزادے کہتے تہے صوبہ داری پر [illegible] کرکے

آپ طرف مالوہ کے راہی ہوئے اور انتظام سے وہاں کے بہی دلجمعی حاصل کرکے عظیم اللہ خان

عموزادہ کو اپنے نایب وہان کا کیا اور آپ غرہ شوال کو واسطے ملازمت بادشاہ کے آئے

واضح ہو کہ محمد شاہ بادشاہ چہاردانگ ہندوستان بمقتضای جوانی کے شغل عیش و طرب کا

تہا امرازادے رنگین مزاج اکثر یاران صحبت رہتے تہے التفات اسکو طرف انتظام ملک و ملت

کے نہ تہا جو قدیم رکن رکین سلطنت مذکور کے تہے انکو ظاہرا معلوم ہوتا تہا وہ چاہتے تہے

بادشاہ کی کرانباری اور تہذیب اخلاق اور عدالت گستری اور رعیت پروری

خلائق کی ہی سبب تکالیف ان امور کی صحبت نظام الملک بہادر کی بادشاہ اور انکے ہم جلیسوں کو

دستور آصفی پیش نہیں کیا بلکہ اپنا اعتبار کیا بلکہ نامہ میں کلمات رکیک حقیقی بہت سے لکھے نظام الملک بہادر

کو سواے فہمایش کے یہ معلوم ہوئی اور خوشنودی دربار کی اس سے موقوف کی سعدی کی وزارت کے جو ہمیشہ منصور تھی

آزردگی نظام الملک بہادر کی مطلع ہو کر قائم شدہ یاد رہا ہی کمال اخلاص سے مبارز خان ناظم حیدرآباد کو بھیجا کہ

کہ اگر نہیں ہے یکسو مہرکا نظام الملک بہادر کے کا مستوجب ہے اسکے ہمیں تو نظام الملک بہادر نے انگریزی

سے انکی واقف ہو کر ایام عزیمت آباد کے جانب بنجان اباد کی اور ہمیں کے اختیار کی

ہجری میں مشہور ہیں ربیع الاول کی اور ساتھ حکومت دکن کی راہ لی اور جلد

وہاں پہنچی اور مبارز خان صوبہ دار حیدرآباد سامان جنگ کا

صف آرا ہوا نظام الملک بہادر بھی سامان حرب مقابل اسکے ہوا بعد جنگ صعب کے مبارز خان فرزند

اور رفیقوں رہی نظام الملک بہادر فتح کی اور تمام

ضبط کیا گرفتار صوبوں پر دکن کے مسلط ہوگئے اور

کو اشارہ کیا انہوں نے حسب الاستصواب نظام الملک بہادر کے ترکت بہادر کی جاگیر دار

بدفعل نقارہ ملک الملوک کا اختیار کیا فرمان

قطب الملک شہید ہوا کہ قوم کی

اور قطب الملک نے بھی اس امر کو قبول کیا تھا لیکن قطب الملک کے

فوراً اسکو معدوم کیا بعد انتقال قطب الملک کے اور نجم الدین علی خان

برادر عبد اللہ خان کو قید سے نکال کے اس پر مامور فرمایا دونوں امیر

سلاطین ہند کے

پہلا دفتر

خاندان

صاحب ان سے کے اور شکستیں بھی چاندخان بہادر وغیرہ کو دین باوجود اسکے مرہٹے زبردست نظام الملک بہادر کی کہ تسخیر
احمد نگر سے ناخوش ہوئے تھے اور صوبہ مالوہ اور گجرات انکے تصرف میں نہایت جلد آگئے اور اتفاق خصوصیت عقیلین نصیرآباد
رفتہ رفتہ مستقر کر لیا پر ہو گیا اگرچہ امیر الامرا صمصام الدولہ نے فوج کثیر سے بلکہ اور امرا آمادہ بھی ارادہ انکے دفع
کا کیے اور برہان الملک سعادت خان بہادر جنگ صف بدار ادہ کے کہ وہ پس پیر تھا اور بعد وہین ثبت او امرا جمنا
آپ عازم اس امر کا ہو کر فوج غنیم کو بہت زیر و زبر کیا تب بھی سالار اہل فلاں کا تپش اپنا آکہ تب سہ بنا اور دکھائی غیر
وہاں کی غارتیں بس مزاج بادشاہ کا ہر چند کہ طرف نظام الملک بہادر کے بد ظن تھا اور وہ بھی بہم پہنچے امیر الامرا صمصام الدولہ
بے نہایت آزردہ خاطر ہو کر ہر گز التفات اصلاح میں مفسدوں کی کرتے تھے بلکہ فی الجملہ اسکو آنکھ دیتے تھے نظام الملک
کی ضرور تر جانکر خطاب آصفجاہی اور فرزند کا معلّی اور ماہ منصب ہفت ہزاری سے سرافراز کر کے حضور میں بلایا
فرمایا کہ اسوقت آصفجاہ بہادر نظام الدولہ نواب ناصر جنگ فرزند کو اپنے نائب صوبجات دکن کا
کر کے آپ طرف شاہجہان آباد کے روانہ ہوئے اور بعد چند کے جب ۱۱۵۰ گیارہ سو پچاس ہجری میں
ملازمت حاصل کی خلعت صوبیداری اکبرآباد اور مالوے کی اپنے بیٹے کو دلوا کر اور امیر الامرا بادشاہ
کے ارادہ تنبیہ باجی راو کا کر کے اکبرآباد میں آ کر وہاں سے عبور دریا جمن کا کر کے بعد طے منازل کے
جب بہوپال کو پہنچے باجی راو بھی فوج سنگین سے ماہ رمضان میں آ کر مقابلہ کیا اور آتش جدال و قتال کی
روشن ہوئی اس ضمن میں خبر آمد نادرشاہ کی دہلی پر نظام الملک آصفجاہ بہادر کو پہنچی اور تسبیہ پیدا
ہوا لاعلاج اسوقت صلح کو بہتر جانکر شاہجہان آباد کو جلد مراجعت کی ہر چند کہ جی یہ چاہتا تھا کہ
کسی بھی طرح سے سرگشتان ارکان دولت کی ہو وے تا طبیعت بادشاہ کی راہ پر آوے

لیکن کہاں ہو سکتا ہی خاوند کی ذات یہ ہلاکت معلوم ہوتا ہی نقابت کو کام ہونا کہ اپنے تئین حضور میں پہنچاوے صحیح
ہو کہ نادر شاہ والی ایران کو یہ منظور تہا کہ اپنے تئین شاہجہان آباد تک پہنچاوے نائب محمد شاہ بادشاہ اور امیر الامرا کے
کہ وہ اس قصد کو بھی جہاں کریں کوئی نہیں پوچھتا تہا کوئی آدمی نہ آ جاوے خبر بادشاہ کو ہوتی تہی امیر الامرا
درست سبب ظہور میں آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ جب تنبیہ افاغنہ کی نادر شاہ کو منظور ہوئی قندہار پر فوج کشی کا
حکم کیا اس ضمن میں بہت سے خطوط امور دو محمد شاہ کو لکہے اور جواب انکے بیان درست پہنچے بلکہ ایلچی اسکے
از قسمت لگے رہے ہیں اور ایلچی کو رخصت کرنے میں دیر بہت زیادہ گذری بلکہ علاوہ یہی کہ باتیں ایران لوگوں کے
جو پیام زبانی لائے تہے اور وہ لوگ جو احوال کابل اور قندہار کا مشاہدہ کئے تہے مجلسیں علمرا و اعیان کی جو ان سے
مستفسر ہوتا تہا اخبار کو انکی فریب اعتماد الدولہ اور آصفجاہ بہادر کا سمجہتے تہے یہانتک کہ شاہ موصوف قندہار کو
خراب کرکے کابل پر آیا اور وہاں سے ایک شخص کو بطریق سفارت دس سوار دیگر روانہ کیا جب سفیر مذکور
جلال آباد پر آیا وہاں کے لوگوں نے ہجوم کرکے اسکو مار لیا ایک آدمی اسکا بڑی دقت سے بہاگ کر اپنے
شاہ موصوف تک پہنچا اور صورت واقعہ کی بیان کی سنتے ہی نادر شاہ غصے میں آیا اور مارکوٹ
سے وہاں کے افغانوں کی فارغ ہو کر جلال آباد پر آیا اور حکم قتل عام کا دیا بس جتنے تہا
آدمی تہی مار ڈالے گئے اور جنکی حیات باقی تہی وے بچ رہے بعد اسکے ناصر خان جو حاکم
صوبہ کابل تہا اسنے خیبر کے درہ میں ایک جا مستقیم بہم پہنچی کر ارادہ محاربہ کا کیا تہا نادر شاہ نے
اسکو زندہ پکڑ لیا اور وہاں سے پشاور پر ہوتا ہوا دریائے اٹک سے اور ترکر داخل پنجاب میں
ہوا اور وہاں بھی خوب زد و کوب کرکے منزل بمنزل آہستہ آہستہ دو مہینے کے عرصہ میں موضع

مندل ریکہ دشت سجھا پایا دیجہ چاند نتل رہی اگر اب بجانب ایکہین کہیلین اور بعض ہوا قسیجہ برہان الملک اور
امیر الامرا صمصام الدولہ خود آگے بڑھے تھے اگرچہ صلح اصفجاہ بہادر کی بہی تہی لیکن مقابلہ کیے امیر الامرا تو مارے گئے اور برہان
الملک گرفتار ہوئے پس برہان الملک حالت گرفتاری میں جو خبر فوت صمصام الدولہ کی سنی امیر الامرائی کی
کا امیدوار ہو کر کہ مدت سے آرزومند اس امر کا تہا اور نادر کو لیکے اپنی مصلحت کہیلین ہوئی بنا وقت سے کہ دو سالک
دو کروڑ روپیہ پر بادشاہ کو راضی کیا کہ آپ بیچ انا پانقد لیتا اور صلح کر لیتے اور فرماتا اور سبب انجام اسکا امیر اصفجاہ
بہادر کے موقوف رکہا پس محمد شاہ کو وقفہ کیا اتنا کہ نہایت متفکر ہے بیچ و مشاہدہ کیا اس مضمون کے
اصفجاہ بہادر کو مرخص اور مختار فرمایا اصفجاہ بہادر نے وہاں جاکر ملازمت و صلحت سے برہان الملک کے
حاصل کی اور دعا ایمان رکہو دکا کہ ہے خوشحال ہوا اور روبرو محمد شاہ کے اگر کاروائی اپنی ظاہر
کی بادشاہ وقوع سے اس امر غیر مترقب کے بیحد اور رہسطین ہو جب اصفجاہ بہادر کہ عہد و پیمان مضبوط کر
آئے تھے اس خیال پر منصب امیر الامرائیکا چاہا بادشاہ نے بسبب قصد انکا لازم جانکر آنے قبول فرمایا
امیر الامرائیکا اور عنایت خلعت خاصہ سے سرفراز فرمایا صلح تو ہو چکی تہی بعد اسکے دو روز کے
سے آصفجاہ بہادر کے محمد شاہ حسب الطلب نادر شاہ کے واسطے ملاقات کے گئے قریب لشکر کے پہنچے
نادر شاہ مرزا نصر اللہ فرزند کو بہ استقبال کو روانہ کیا شاہزادہ جب نزدیک آیا محمد شاہ تخت
رواں سے اتر کر معانقہ بزرگانہ کیا شاہزادہ بہی سلوک فرزندانہ جاری کر کے ہمراہ
بارگاہ لیگیا نادر شاہ نے بہی سر فرش استقبال انکا کیا اور معانقہ فرمایا اور مسند پر برابر
اپنے بٹھایا پہر کمال احترام سے خوش کر کے رخصت کیا برہان الملک نے جو سنا کہ منصب

امیر الامرا ایسکا آصفجاہ بہادر کو ملا مانند سپند کے آتش طیش و غضب میں غلطان ہوکر نادرشاہ کو جو صحبت

کی اور لکہا کہ دو کرور روپے پر آپ ہرگز صلح نکریں اس سلطنت میں یہ ہیبت اب زرا جو سمجہی نہیں بہت

فایدہ ہوئے پس نادرشاہ خشم ہوا اور آصفجاہ بہادر کو بلا کے محمد شاہ کو بار دیگر واسطے ملاقات کے طلب کیا آصفجاہ بہادر اگرچہ

عذر در میان لائے لیکن فایدہ نکیا پس آصفجاہ بہادر نے عرضی حکم شاہی کی موافق لالکر حضور میں بہیجی بادشاہ

ناچار بار دیگر تخت رواں پر سوار ہوکر عازم نادرشاہ کے لشکر کا ہوا اور جب سواری وہاں پہنچی نادرشاہ

نے محمد شاہ کو علٰحدہ خیمہ میں اوتروا کے کہلا بہیجا کہ آپکا تجمل بدستور آراستہ ہو اور متعلقین اور متوسلین

نزدیک اپنے آرام سے آبیٹہے اور عام لشکر میں جسکا جی چاہے جو جاہے شہر شاہجہان آباد کو چلا جاوے بعد اسکے

برہان الملک کو طرف شاہجہان آباد دہلی کے اور طہماسپ خان کو آگے طرف سے تیمور خان محمد شاہ کا نام ہے لطف اللہ خان صادق کو جو جانب

شاہجہان آباد کا بہادر دیکر واسطے لانے مفاتیح قلعہ اور خزاین کے روانہ کیا اور تعاقب انکے آپ بہی محمد شاہ کو ساتہ لیکر

ارادہ شہر مذکور کا کیا بعد داخل ہونیکے کہ آٹہویں تاریخ ذیحجہ کی تہی تیسرے دن کہ اتفاقاً تحویل آفتاب کی بہی

برج حمل میں اسی سال اسی دن تہی کہ روز عیدین ایکجا ہوئیں تہیں خطبہ عید اضحی کا نام سے نادرشاہ کے منابر

جامع مسجد اور عیدگاہ وغیرہ کے پڑہا گیا پس دسویں تاریخ قضائے کردگار وقت عصر کے جو ہوئی خبر نوت ہونیکی بادشاہ

کی مشتہر ہوئی فوج فوج احمقان کم فرصت نے بیشتر تلوارین لیکر ازدحام کیا اور ہر گلی کوچہ اور راستہ

اور بازار میں قتل و تاراج کرنا قزلباشونکا اختیار کیا تمام شب یہی حال ہا ساتہ سی قزلباش

مارے گئے باوجود یکہ قزلباش کی زخمیں تہیں سی آدمی سے زیادہ کشتہ ہوئے تہے اور اسی روز علی

علی الصباح نادرشاہ نے خبر پاکر طیش میں آیا اور فرمان قتل عام کا دیا پس غزر بری شہر دہلی میں ہوکے

العظمت اللہ دو پہر تک بازار میں موتیوں کا کرم رہا آخر کار جب تعداد کشتوں کا حد سے گذر گیا اسوقت
امان علی کہتے ہیں دلی میں یہ ایسا عظیم الشان ہوا تھی کہ ایک زمانہ مردم کے ضرب المثل ہو کر
محل پر آگیا جاتا ہی کہتے تو نادرشاہی ہوئی القصہ بعد اس امر شنیع کے نادرشاہ نے دو کرور
بہت سا ذخیرہ بادشاہی سوا اسکے ہر ایک شہر سے بقدر حوصلہ اسکے روپیہ حاصل کرکے اور ایک
کیا پیش پیشتر یہ شہر لاہور زائد کا ملک میں لاکر حاصل کی اور ملک تمام انکا صوبہ کابل و [illegible]
بھی تصرف سے محمد شاہ کے وضع کر کے دلی میں جماہا کے پنجروں کا کیا جب تقسیم کر کے انفصال پایا اور
سوئی ایک محمد شاہ نے قبیح تمام التماس کر کے مہمانا کو آخر رخصت کیا بعد اسکے نادرشاہ نے بھی
اور وقت رخصت کے نادرشاہ نے محمد شاہ اور امرا دولت کو اسکے خلعت دیکر کلمات پند و نصائح کے
دنیا میں اعمال اقبال کریگی [illegible] الکبارہ سی ماہ [illegible] جل مراجعت بلند آوازہ کیا اور
طرف دکن کے روانہ ہوئے اور کام وزارت کا اعتماد الدولہ قمرالدین خان پر قرار پایا بعد اس
آٹھ برس تک اگرچہ سلطنت سے اراکین کے دلجمعی رہی لیکن سبب جو زوال سلطنت کے ہوئے ان
گنجائش تحریر کی نہیں یہ کتاب میں بہت وقوع میں آئے اور بعد نادرشاہ ہر کیا ہے ہم لکھی ہیں احمد شاہ
ابدالی مشہور درانی تھے کہ وہ اصل میں رئیس زادہ ابدالی پٹھانوں کی الوس سے اور حاکم زمانا
دار السلطنت ہرات کی ہی اور ملازمت تک منظور النظر تربیت نادرشاہ کا تھا اور بجہت مردم
کی اور نفاق امرا کا اور سستی بادشاہ کی ہمراہ رکاب نادرشاہ کے رائے العین مشاہدہ کیا تھا بعد
بادشاہ کے اعانت سے محمد تقی خان شیرازی ملقب باخته که نادرشاه ایکو [illegible]

خان ایسے کہیو اُڑ لوا یا تہا جیسے سلطنت کا سر پر آ مار کر جب اقتدار ہوا تہا اور تائید سے ایزدی کے
کابل وغیرہ پر مظفر و منصور ہو کر سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سی اکسٹہ میں سیح نقی خان آخنہ بیگ کہ وہ سالار فوج
قزلباشوں کا تہا متوجہ شاہجہان آباد محمد شاہ نے سنہ اکسٹہ احمد شاہ فرزند کو اپنے جو ہمنام عظیم کا تہا تمام فوج
شاہی ملازم سرکار اور توپخانہ سنگین اور وکل امرا اور بخشی وغیرہ کو مع اعتماد الدولہ وزیر الممالک قمر الدین
بیگ بہادر کے واسطے مدافعت کے روانہ کیا جب شاہزادہ دریائے ستلج پر پہنچا ابدالی کے ہمراہ اسکے چند ہزار
سوار سے زیادہ نتہے لدہیانہ سے بالا بالا آکر داخل سرہند ہوا اور شہر کو خوب تاراج کیا شہزادہ نے بہ مجرد
موافق قاعدہ بندیشکے لشکر اور مورچال کی قلعہ سفر کا ہی کردیئے لشکر کو آراستہ کر اور خندق کہود دا معسکر کے پاس
پندرہویں ربیع الاول سے اتہائیسویں تک جدال و قتال رہا آخر بائیسویں ماہ مرقوم کو چاشت کے وقت اعتماد الدولہ
اپنے خیمے میں نماز پڑہ رہے تہے کہ ایک گولہ توپکا طرف سے ابدالی کے آکر لگا اور کام اسکا تمام کیا پہر انہا
تاریخ کو یورش عظیم جلوہ گر ہوئی دونوں طرفین کے سر گرم کارزار ہوئے اس ضمن میں باروت کے بار
میں کہ سنہ میں ابدالی کے ہاتہہ آئے تہے آگ لگی ہزاروں جان لشکر میں منتشر ہوئے رستخیز قیامت
کی دکہلائی دی آخر ناچار ابدالی نے میدان کارزار کو پیٹہہ دی اور غیب سے فتح نصیب اولیائے
دولت ہند کے ہوئی دوسرے دن شاہ درانی نے کوچ طرف کابل کا اور قندہار کے کیا پس محمد شاہ خبر فتح
ظفر کی سنکر بہت شاد ہوئے واضح ہو کہ یہ مقدمہ سنہ چودہ جلوس میں بادشاہ کے ظہور پایا تہا اور
اسکے بعد مرض میں مدام اشتداد پایا یہانتک کہ آثار روبہ ظاہر ہوئے شفقی طلب کے واسطے صفدر جنگ
اور شہزادے کے بلانے روانہ ہوئے اور وہ بہی اس امر سے مطلع ہو کر کوچ بکوچ بڑے

سلاطین ہند کے

بڑی جانفشانی کرتے ہوئے جلد جلد عازم پنجر کا نالہ متصل نواح پانی پت کے خبر رحلت بادشاہ کی پہنچی

محمد شاہ کا انتقال ستائیسویں ربیع الآخر روز پنجشنبہ تیسویں سال جلوس کے کہ چار ماہ تیرہ دن کم تھے سنہ ۱۱۶۱ گیارہ

سے اکسٹھ ہجری میں ہوا ہی جاننا چاہیے کہ وقت میں محمد شاہ کے زیچ جدید بھی بیچ راجہ جے سنگھ سوائی کے

ساتھ اہتمام مرزا خیر اللہ اور شیخ محمد عابد مہندس کے مسمی زیچ محمد شاہی بپایۂ آغاز اور انجام پہنچا

احمد شاہ کا بیان احمد شاہ غرہ ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ ہجری میں

بانی شہر ماہ المشہور بالہار دہلی میں درود جمیع ارکان دولت کے سریر آرا سلطنت کا ہوا [illegible]

چودھویں ماہ مذکور کو جامع مسجد میں خطبہ انام کا بعد جلوس کے احمد شاہ کے پڑھا گیا اور انتقال

[illegible] آصفجاہ بہادر کی [illegible] دکن [illegible] فرمایا [illegible] آخرت کے [illegible]

[illegible] کرکے سو دیر ہا پور میں چوتھی جمادی الآخر کو اس جہان فانی سے کوچ فرمایا انتقال بادشاہ

اور وزیر کا چند روز قبل [illegible] کے جیسا کچھ گذرا اور آصفجاہ بہادر کا بعد [illegible] کے ایک ہی سال میں واقع

ہوا میر غلام علی بلگرامی المتخلص آزاد نے تاریخ رحلت محمد شاہ بادشاہ اور نظام الملک امیر الامرا آصفجاہ

بہادر کی ایک ہی جا [illegible] عدد خارج [illegible] کی ہی ہے کہ تاریخ [illegible] آہ

وزیر و آصفجاہ اور [illegible] عدد [illegible] اور [illegible] ملک [illegible]

[illegible] کہ از کف دہر برای رحلت این [illegible] تاریخ [illegible] شاہ [illegible]

خبر رحلت آصفجاہ بہادر کی بادشاہ کو پہنچی [illegible] کہ [illegible] بادشاہ کی

شاہ کا [illegible] اور [illegible] محمد شاہ کا [illegible] محمد شاہ کے ایک [illegible]

سلاطین ہند کے

آباد کو بہیجا تہا عنایت فرمایا اور خدمت بخشیگری کی اور خطاب امیر الامرا بخشی نادر خان بہادر ذوالفقار جنگ
مقرر ہوا اور آخر عہد میں محمد شاہ کے خدمت دیوانی کی جو نجم الدولہ پسر صفدر جنگ کو ملی تہی بحال رہی
سال جلوس کے سنہ ۱۱۶۲ گیارہ سو باسٹھ میں احمد شاہ ابدالی نے جب لاہور پر لشکر کشی کی معین الملک پسر قمر الدین خان
کہ عہد میں محمد شاہ کے صوبہ دار وہاں کا تہا واسطے جنگ کے نکلا اور طرفہ یہ ہی کہ استعداد جرأت دونو جانب تہا
معین الملک نے زمانہ دیکہکر سلسلہ جنبان صلح ہوا ابدالی نے بہی اسکو غنیمت جانکر حاصل چار محال نیچے کابل کا
کہ عبارت سیالکوٹ اور اورنگ آباد اور گجرات میں ہیں اپنا ذمہ معین الملک کے کرکے مراجعت کی سنہ ۱۱۶۵ گیارہ سو
پینسٹھ میں پہر احمد شاہ ابدالی قصد ہندوستان کا کرکے لاہور پر آیا معین الملک پسر قمر الدین خان جو صوبہ دار اسکا
تہا سد راہ ہوکر چار مہینے تک لڑتا رہا ابدالی کو مجال غلبہ کا نہ ملا آخر بسبب نفاق خانہ برانداز اور بیگانگی کے کہ راجہ
کوڑا مل دیوان اسکا مخلص واقعی تہا نقد جان کو بیداد کا زر اور میں رہا معین الملک ناچار مغلوب ہوکر شہر کو بچا کر
عبد اللہ خان کو پیام صلح کا دیکر بہیجا ابدالی نے جہان خان کو واسطے استقبال کے بہیجکر معین الملک کو کمال اعزاز سے
طلب کیا جب معین الملک حاضر خدمت ہوا احترام بہت سے کرکے اپنی طرف سے نیابت لاہور کی اسکو
دیکر عطف عنان طرف کابل قندہار کے کہ وہ مرکز دولت اسکا قرار پایا تہا کیا بس صوبجات
لاہور اور ملتان کے قلمرو سے سلطنت بابریہ کے نکلکر ممالک محروسہ ابدالی میں
محسوب ہوگئے بعد چند روز کے درمیان وزیر اور بادشاہ کے نقاض آیا اور رفتہ رفتہ منجر
سانحہ جنگ کے ہوا اور وہ جنگ چہہ مہینے تک امتداد پائی حقیقت یہ ہے کہ انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کے اوزارت
بحال ہوئے صوبہ اودہ اور الہ آباد دیکے صلح ہوئی اور وہ محرم الحرام سنہ ۱۱۶۶ گیارہ سو چہیاسٹھ کو

روانہ طرف صوبجات اپنے ہوا در خدمت وزارت کی پیر قمر الدین خان عالمگیر ثانی کہتے ہیں کہ سکے وقت میں آغاز سلطنت بابریہ کی انجام کو پہنچی درمیان تنک خدمت عاید حال ناموس تیموریہ ہوئی کہ فقط بسبب غفلت بادشاہ اور ناکاردگی امرا کے [illegible] گیا اور واسطے بندوبست معاملات کے بہانہ سیر و شکار کے مع کل بیگمات ازواج سکندرہ میں ہو کر [illegible] ہوا تھا ہو اسکو بلوایا جو [illegible] بادشاہ تو عماد الملک [illegible] اور تمام مال اور اسباب [illegible] کا تباہ ہوا [illegible] محمد شاہ اور اودھ [illegible] شاہی محمود شاہ [illegible] اپنا باپ [illegible] کر دیا لیکن [illegible] کو بھیجا بعد عماد الملک [illegible] اور صمصام الدولہ [illegible] متفق ہو کر انتظام الدولہ [illegible] کو خدمت وزارت سے موقوف کیا اور [illegible] عماد الملک [illegible] اور صمصام الدولہ امیر الامرا ہوئے پس [illegible] تاریخ شعبان کی [illegible] ١١٦٦ [illegible] شاہ نے [illegible] وقت خلعت وزارت کا عماد الملک کو عطا کیا اور [illegible] لوگوں نے [illegible] قید کر کے عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور لقب [illegible] عالمگیر ثانی کیا [illegible] ایک [illegible] بعد عاقبت محمود خان [illegible] عماد الملک غازی الدین [illegible] ابن غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ [illegible] آصفجاہ بہادر کا تھا [illegible] احمد شاہ اور [illegible] انکو [illegible] ایک فتنہ وہاں [illegible] پیدا ہوا [illegible] بعد اس [illegible] عاقبت محمود [illegible] سپاہ کے طلب تنخواہ پر [illegible] عماد الملک [illegible] قتل کو پہنچا [illegible]

ابتدا جلوس محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی کا بیان

عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو بعد احمد شاہ کے دسویں تاریخ شعبان کی ١١٦٧

کیا رہ ہی سنہ میں تخت سلطنت پر بعض اراکین دولت نے بٹھلا کر لقب انکا عالمگیر ثانی کیا واضح ہو کہ
یہ بزرگ واسطے نام کے تھے اور تمام اقلیم ہند میں ہر ایک اقتدار کو دعوی حکومت کا تھا شروع گیارہ ہی
میں معین الملک خلف قمر الدین خان کا انتقال ہوا احمد شاہ ابدالی نے جو داری لاہور کی نام
بیوہ معین الملک کے بحال کی چونکہ وہ صغیر السن تھا یا آپکی ماں نے سرانجام دیتی تھی بعد
عماد الملک وزیر نے اپنے لاہور پر یورش کر کے عورتکو معین الملک کی گرفتار کیا ابدالی کو یہ بات معلوم
ہوئی تو بقصد انتقام ہندوستان کو کوچ کیا اور جلد جلد ہندوستان پہنچا بالفعل ... دہلی کے آکر خیمہ زن ہوا عماد الملک
بہت عاجزی سے اسکا استقبال کیا اور سارے شہر سے شاہ ولیخان وزیر ابدالی کو اور اپنی سلطنت کا کر
سپرد ... وزارت پر اپنی بحال رہا شاہ ابدالی نے ... اولاد کو جمعیت ... دیا رہ
ہ میں ... اور داخل شہر جہان آباد کا ہوا عالمگیر ثانی سے ملاقات کی اور ایک مہینہ
کامل یہاں رہا اس عرصہ میں تمام ملک تاراج کر دیا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو لٹا نہ ہوگا اور شادی
محمد شاہ کی جو اسکا فرزند تھا اعز الدین کی بیٹی سے جو برادر حقیقی عالمگیر ثانی تھا انجام
پہنچائی بعد اسکے آپ طرف قندہار روانہ ہوا واضح ہو ملکہ زمانی دختر فرخ سیر
زوجہ محمد شاہ اور صاحبہ محل زوجہ ثانی شاہ مذکور کی کہ بطن سے اسکے ایک لڑکی ہوئی تھی اور وہ
محبوب ترین خلق سے نزدیک محمد شاہ کے تھی بسبب ... اراکین کے کہ صدمہ غارتگری ... کا
... کو ... اور ... ہندوستان کے حکم
میں عالمگیر ثانی اور عماد الملک وزیر حال کے بد جانتی تھیں بعد مراجعت شاہ ابدالی کی ...

پیام رفاقت کا اور داعیہ ازدواج دختر مذکور کا تھا آپکے کہلا بھیجا درابتدا اس امر کو باعث اپنی
افتخار کا سمجھکر قبول کیا اور اقامت کرکے دختر مذکور کو اپنے نکاح میں لایا بس کار سیاری ملکہ زمانی اور سامان حصول
سفر کی سعی احوال انتقال اسکے کردی اور ہمراہ اپنے لیکر عازم لاہور کا ہوا اور وہاں احمد شاہ کو والی لاہور و ملتان
اور ٹھٹھہ کا اور جہان خان کو سپہ سالار اسکا کرکے آپ سرہند میں اور قندھار کا لیا یہاں عماد الملک غازی الدین خان
بہادر کو ہمیشہ بادشاہ سے خائف رہتا تھا آخر ارادہ اسکے قتل کا مصمم کرکے مہدی علی خان کشمیری و بالاش کو تلقین
کیا اسنے ایکدن بادشاہ سے عرض کی کہ ایک درویش صاحب حال وارد اس شہر کے ہوئے ہیں اور کوٹلہ میں فیروز شاہ کے بھی
ہی قابل زیارت ہیں بادشاہ سادہ مزاج چیدہ واسطے ملاقات اس جعلی درویش کے ارادہ فرمایا جب قبیت جا کر
پہنچے حجرہ پر دروازہ کے جا ہی سیف حجابات میں تھی آپنے لے لی اور پردہ اٹھا جو میں کہ بادشاہ اندر
باہر سے کواڑ بند کر زنجیر چڑھا دی مرزا بابر خلف اعزالدین ولد بابا شاہ کا جو ہمراہ تھا حقیقت حال کی بہا کھلوا پکڑا
کو مجروح کیا کوشک عماد الملک کی وہیں ڈالے اور اسے گرفتار کرکے پالکی محفوف میں بٹھلا کر حبس سلاطین میں
بھیج دیا اور حجرہ میں جو سپاہی درویش کے تھیں چار پانچ ہوئے اور کہ منتظر اس امر کے تھی
تلواریں کٹاریں لی دلی بادشاہ کر اس بیچارے کی جان لی اور لاش کو طرف دریا کے پھینک دی
کہتے ہیں کہ لچوں نے لباس بھی اسکا اتار لیا بعد چند پہر کے بعضی آدمیوں نے حکم سے اس نعش کو لیجا
مقبرہ میں ہمایون کے دفن کیا اور اسی روز محی السنہ بیٹا کام بخش کا اورنگ زیب کو تخت پر بٹھلا کر شاہجہان ثانی
ملقب کیا سلطنت عالمگیر ثانی کی تقریباً چھ برس رہی

عالی گوہر شاہ عالم کا بیان

عالی گوہر شاہ عالم بہادر ولیعہد عالمگیر ثانی کا رنا تون سے عماد الملک کے

سلاطین ہند کے پہلے دفتر

اور اس شہر دور کا تھا اتفاقاً ... یا چہ کرم نامہ سے کہ ... صوبہ عظیم آباد کے بھی عبور کر کے چند فرنگی
انگریز چلا آیا کہ خبر گذشتہ ہونے باپ کی سنی موافق ضابطہ خاندان بار ... سلطنت
پر جلوس کر کے شاہ عالم بادشاہ لقب اپنا کیا اور ... احمد شاہ ابدالی کے واسطے استعانت کے روانہ
فرمایا اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کو بھی ... اور ... اور واسطے تالیف قلوب کے ...
نصرت ایزدی کا تھا کہ ... بعض امرا و جمعدار ... اور رسالہ و پیادہ حاضر ہو کر واسطے قائم کرنے
سریر سلطنت کے مستعد ہوئے واضح ہو کہ ... نہایت شجیع ... چنانچہ لکھا ہوا دیکھنے میں آیا ہے
کہ ایک بار شہزادگی کے عالم میں ... علیمردان خان ... کہ دفعتاً دس بارہ ہزار سوار
عماد الملک کے واسطے گرفتار کرنے کے آئے اور ... گھیر لیا باوجود ... تلوار کرتا ہوا اس طرح
پر نکل گیا کہ اگر رستم و نریمان بھی ہوتے تو انگشت حیرت کی دانت میں پکڑتے اور بعد جلوس کے بھی ...
... کا اتفاق پڑا ... باوجودیکہ ایک طرف سے صفوف انگلیسیہ کے ... گویا
بنیاد ... کی مانند ... اور ایک طرف سے ... زمینداروں کی بندوقیں ...
... بادشاہ کے ... تلواریں ... اور ... جنگ کی کہ فوج مخالفین ...
واقع ہوا کہ ... زخمی ہو کر ... پناہ لی اور ...
اس طرح ... کیا اور ... احمد شاہ ابدالی کو
یہ خبر پہنچائی کہ عماد الملک نے اس طرح ... عالمگیر ثانی ... اور انتظام الدولہ خانخانان
... تلوار سے مارا تھا وہ بھی بیان کیا اور نجیب الدولہ اور کل افغانان ...

راجہ خواہان آپکے درود کے ہین اور اول یہ بہی خبر ہین کہ تاخیون مرہٹہ کی شہزادہ محمود شاہ اور

جہان خان بہی کہ ذہن نہین ارادہ فرمایا عماد الملک نے اسکے اپنی بالطرف سورجمل جاٹ کے بہاگا اور ادہر ابدالی

اپنے ہی اول میدان پانی پت کہ بیچ سواد جہان آباد کے بہی دنا مرہٹہ مقابلہ ہوا کرون ... در انیو نکے

سفر روز کا سیے افواج مرہٹہ نکالا اور جو کہ دنا میں جمیع ہمراہیان آنحضرت عماد الملک سنہ ۱۱۷۴ ہ کو

الف نتیجہ بدر ... یہی مادہ تاریخ اسکا ہے کہ سلطان عصر ... قتل دنایہ نتیجہ دشمن کا پیٹ ...

اپنی ظفر آزاد نصرت بادشاہ عالیجاہ نے بہار میں جدید کی جو بہتر وزن سالمین حبشی جادی الاخر ...

پانی پت سید ہوا او بہادر لڑائی ترکی زبانی ابدالی اور سرن دارا ہند یعنی نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ ...

سعد بیش آئی کہ عرصہ قلیل میں مشتو کچھ پہنچے ڈالا یہ زبان ... کی ذہن ... مقتولون کے

نام کو اکٹر ... عدم کا کثرت سے اسو سے خلق تک کچہ کرا تہا دس ہزار دو لیکے پیدل ہمراہی

نجیب الدولہ کی کہ جو ہر شجاعت میں ضرب المثل ہین سنگوین کہس بلونت راو جنت بادکو کہ

مدار المہام اور قوت بازو اسکا تہا مار لیا بائیس ہزار لونڈی غلام دکنی نتاد ہقیم مردان اسلام

ہوئے اور جواہر نقود گرانمایہ اور اجناس اعلی توپخانہ اور پچاس ہزار گہوڑے اور دو لاکہ گاو کی ہی

ہزار اونٹ اور پانسو ہاتی ہات غازیان نصرت شعار کے آئے اور بقیۃ السیف جو آوارہ دشت ناکامی ہوئے

بیت مردم دہبات نے جب پاکر پکڑ لیے اور مار ڈالے میں کوی دقیقہ مہمل نچہوڑا کہ کہتے ہین ...

بیکہ مدت مدید تک ازجماعت مذکورہ سے نمایان نہوا اور سابق آپکے عمل غنیم کا ملتان اور

ڈیرہ غازی خان اور دوسری طرف سے جمنا تک ہوگیا تہا اور باوجود اسکے کہ سلطنت ہندو

دکن کی یادگار تھا صاحب قلعہ شاہجہان آباد کا سر کیا رنگ محل کی چھت سونے کی تھی اور بیت فطرای کی چھت ایوان خاص بادشاہی کی کہ

چاندی کی بنی ہوئی تھی نکال لیکر روپیہ بنوا دیا اور سونے کے زیورات وقف قدم رسول اور مزار سلطان

المشائخ نظام الدین اولیاء اور مرقد فردوس آرامگاہ محمد شاہ کے مثل عود سوز شمعدان قنادیل وغیرہ منگوا کر اپنے

تصرف میں لایا بیٹے عزیز بیگ جو دار ارکین ما بیکی کو بندوبست کا سرکار کا باہوش اور بشیر بالاجی راؤ اور سداشیو راؤ وغیرہ

برادر عم زاد بالاجی راؤ اور جنکو جی وغیرہ پیادہ سوار سکھ مرہٹہ اور جاٹ کہ دکن سے آئے تھے بارہ ہزار بندوقچی پیادے آرام

کے ساتھ میں عوض دار اشراف بہادر برادر رانی بالاجی راؤ کنجی لودھا نہ عادل نگر دکن بیاہ کرتا میں اشتہادہ دار آباد اور

مشہور دن عنیم کہ کوئی بچا ہو کر طہماراً اور بیل بہادر جی سپہ سالار ہزار جوانی کے ساتھ پہنچے

اور لشکر اسلام نے خوب قتل عام اہل کفر و ضلالت کا کیا اور بعد قتل بے شمار کے جب تمام اموال غنیمت اور

کنیزیں سر کردہ ضد اہل اسلام کی تاکن اور سکھ ملک کا اور شاہ ابدالی بعد حصول فتح کے وارد دہلی ہو کر :

سلطنت ہند کی واسطے شاہ عالم کے اور وزارت اسکی نام شجاع الدولہ کے اور امیر الامرائی

نام نجیب الدولہ کے مقرر کی اور نجیب الدولہ سے کہا کہ تم مرزا جوان بخت کو جو بیٹا شاہ عالم بادشاہ ہے اور

راولپنڈی کا زیادہ پرستش کرتا ہے میں بھی اسکو حوالہ در وعدہ کرکے اسکو تخت نشین کیا اور بادشاہ عالم کا کہ

جہان آباد میں ہو بادشاہ عالم کو بلایا اور عظیم آباد سے دار الخلافہ کو بلوایا اور شجاع الدولہ سے

ارشاد کیا کہ تم بادشاہ عالم کو دان جہان آباد اور الہ آباد میں ہو اور دونوں کو قلعہ فائدہ

دیکر طرف اودھ روانہ کیا اور آپ چھٹی شعبان کو باغ شالامار دہلی سے لشکر کوچ فرمایا گیا

اور بادشاہ عالم الہ آباد میں انتظار شجاع الدولہ کا کہ آنے کا آمد شد ابدالی سے کیا اس سے سفارت پہ ہوا

کر رہیے تہے کہ عرضیون سے ارا کین کی متضمن کیفیت احمد شاہ ابدالی کی اور حال استیصال قوم مرہٹہ کا کہ وے دعوے
سلطنت ہندوستان کا کیے تہے اور حقیقت نیابت سلطان جوان بخت کی اور جاری ہونا سکہ اور پڑہا جانا خطبہ اور فراہم ہونا
نذور تہنیت جلوس کا تخت مور و تہی پر کہلا اور باعث اطمینان کا ہوا کہ احمد شاہ نے امراؤن کو دہلی کے خصوص نجیب الدولہ اور
شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور کل پٹہانون کو شاہ عالم کی اطاعت کے بابمین تاکید کی ہی بلکہ روانگی شجاع الدولہ
کی واسطے لینے بادشاہ کے وہان کی طرف سے صوبون ہو چکی ہی پس شاہ عالم شکر خدا بجا لایا اور دوسرے سال جلوس
یکہزار ایکسو چوہتر ہجری میں عظیم اباد سے نکلکر قاصد ملک شجاع الدولہ کا ہوا اور شجاع الدولہ جو
ادہر سے چلا تہا آنے صوبون کو پہنچکر بلا توقف لکہنو سے نکلا اور بیس روز مین سید پور پر آیا اور شاہ
عالم جو عظیم اباد سے آکر سید پور کی سرا کو مخیم اپنا کیا تہا سو بہین ذیقعدہ کو حاضر ہو کر ملازمت حاصل
کی شجاع الدولہ کو وہ بدون عنایت ہونے خلعت کے کام پر وزارت کے سرگرم تہا شاہ عالم نے ایک
مالا مروارید کا اور خلعت ہفت پارچہ چار قبا اور ایک قلمدان مرصع دیکر سرفراز کیا پس تمام ان سے
دونون ملک بادشاہی عمل کو بزور نصب کرلیتے ہوئے پہلے سورجمل جاٹ یادہو دمشاہدہ کرنے احوال
شاہ ابدالی اور مرہٹہ کا بادشاہت پر شاہ عالم کے راضی ہوا اور بارے لالچ کے قلعہ دار سے اکبر اباد کے
سازش کرکے کام سامان بادشاہی پر قابض ہوا اور نجیب الدولہ اور مرزا جوان بخت ولی عہد جہان
آباد مین بسمت اور شاہ ابدالی کو دور جانکر بغاوت اختیار کی بلکہ نایب کو شاہ محمد کے جو لاہور مین
تہا مار ڈالا اور جسا نام ایک شخص کو قوم سے اپنی بادشاہت نامزد کرکے سکہ اسکا کیا اور ایک ہجوم
سکھون کی ہمراہ لیکے بوئی احمد شاہ ابدالی نے جو سنا عازم لاہور کا ہوا کہا ہی کی نسبت اسکی طرف

ساتویں بار ہی سکھوں نے خبر پاکر دہلی میں کہ وہ جا کر قلعہ بند ہوا قریب دو لاکھ سوار اور پیادہ کے فراہم کیے شاہ ابدالی
نے جو یہ بات سنی بطریق ایلغار کے نزدیک ہی بن دو دن میں طے کر کے ایک پہر رات گئے آیا اور قریب بیس ہزار آدمی کے طعمہ
شمشیر کا کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا بعد اس کے وہ دہلی میں ایسا رہا اور رات کے وقت تمام سپاہیوں کو دین پہنچ
دفیر وزیر کی اصل لاہور رہیو اور وہاں عمارت کی سرکار نور الدین خان ابدالی کو کر سکھ بھی عام ہے تہا اگرچہ دلیل ان نیر کو
اپنے سکہ حیوان شمسیری پر یقین کیا اقبال شاہ سو صوبہ اور تہا نور الدین خان جا ہی کہ پہر فتح مند ہو جیسے اہل دہلی آگے آ
ہوگئے ابدالی کو جب ظفر کی پہنچی خان بکر کو نابود کیا شکار کر کے ۱۱۸۰ گیارہ سو سنتہ میں عزم سعادت کیا اور
لاہور سے کابل کے طرف گیا یہ مراجعت احمد شاہ ابدالی کی ہی کہ پہر آیا اسکا استیلا کے سبب
خراسان کے ہوا اور یہاں اپنی چار پانچ برس میں بسبب خام طمع سراج الدولہ نبیرہ علی وردی خان کے
ذکر جسکا آویگا صاحبان انگریز اطراف جو اب میں ملک بنگالہ کے استیلا پاکر میر جعفر خان جو سسر محمد قاسم خان
کو صوبہ دار اور ناظم مرشد آباد کا کیا تہا چونکہ ان روز دن صدہ دستور میں تو اچھ وقت بازار جدال
قتال کا گرم تہا اور اس ضمن میں میر جعفر خان بھی میر محمد قاسم خان داماد کو پہنچ کر میں سے جان
کی شکست فاش دی بابی شجاع الدولہ قلعہ جہان نسبی کا حج کر کے بسبب غیب دیئے تا اینجا میر محمد قاسم خان
ہندوستان کے واسطے تسخیر عظیم آباد پٹنہ و بنگالہ کے بادشاہ کو ہمراہ لیکر شش ہزار سوار اور بہت قدر پیدل فوج
عظیم سے واسطے مقابلہ سرداران انگلیشیہ کے روانہ ہوئے پانچویں تاریخ جمادی الاول کی ۱۱۷۸ اٹھارہ سو
اٹہتر میں جنگ صعب ہوئی قریب بیس ہزار آدمی کے لشکر اسلام سے براہ جام شہادت ہوئے شکست فاش
لشکر اسلام نے پائی قضا سے کردگار اس شکست میں بادشاہ شجاع الدولہ سے الگ ہو کر

پہلا دفتر سلاطین سندھ کے بیان میں

دوسری طرف سے راہی ہوئے کہ آثار راہ مانند جانان انگریزوں کے آگئے اور بڑے بڑے اعزاز و احترام سے انہیں لیگئے

اور بولا کہ تم ہمارے بادشاہ ہو ہم فرمان بردار ہیں آپ سے ہمیں جنگ نہیں شجاع الدولہ منہزم ہو کر الہ آباد میں

آئے اور وہاں جمعیت اکٹھی کر کے لاکھ سوار اور پیادے بار دیگر مقابلہ جانان انگریزوں کا ہوا اس دفعہ بھی شکست

شجاع الدولہ کی ہوئی اور بہ سبب لوٹ کے شجاع الدولہ ناچار ہو کر کمک روہیلوں اور مرہٹوں سے چاہی

اور غازی الدین خان بہادر کو بھی اپنے ساتھ متفق اپنا کیا ماہ ذیقعدہ میں خوب جنگ عظیم واقع ہوا

ہو کر کچھ بار سکے اور روہیلا کا اور گھاٹ پر جمنا عبور کر کے رستہ کو اپار کا لیا کتنے ہی ہمراہی

دریا میں ڈوب کر واصل جہنم ہوئے اور فیروز جنگ بہادر بھی سرگرداں ہو کر قلعہ جات جا کی پناہ لی بس شجاع الدولہ

اور منکوب ہو کے جانان انگریز سے صلح کیے اور وے تمام الملک الکا قریب آئے لا کر بادشاہ کو پہنچی لیکن جو

کو آئے اور شجاع الدولہ دار و فتح الہ آباد میں ہوئے اسی پر ہوا کہ فقط صوبہ اودہ کا دیا شجاع الدولہ کے

الہ آباد اسے بادشاہ کے اختصاص میں آیا اور باقی جسکا حصہ تھا اسکا قبضہ تھا انہیں دنوں میں جب میل ملاپ کے عہد

معاون عماد الملک کا تھا ہمیشہ سید محمد خان برادر زادہ بہادر خان بلوچ کے مابین جہان آباد اور فتح گڑھ کے میدان

میں قتل کو پہنچا بالکل اسکا قایم مقام بابکے ہو کر محاصرہ قلعہ شاہ جہان آباد کا کیا نجیب الدولہ نے اگرچہ

بیتاب ہو کر بہت ہنگامہ گرم رکھا لیکن آخر کار صلح کی اور آتش فتنہ کو اب صلح سے بجھایا شاہ

عالم بادشاہ کہ بسبب ناہمواری زمانہ کے ہمیشہ محکوم کسی ایک ملازم کے رہا کرتے تھے الہ آباد میں بعد

بے بسی الدولہ اور سرداران انگلستہ کی آئینگ اگر ارادہ شاہ جہان آباد کا کیا اور چاہا کہ لباس

شاہی اپنا اس شہر کے باشندوں کو دکھلا دیوے لیکن یہ امر بعید الوقوع جانکر فکر میں ہیں

پہنچا لیا اعوان و انصار کے تہا کہ ہمیں بعضے سرداران مرہٹہ بقیۃ السیف لشکر ابدالی کے جو ملک دکن اور نواح
میں تہے فرصت سے بعضے امرا عہدہ بہار خواہشگار درمیان لاکر بادشاہ کو بلایا اور عرایض قبول ہو کر لانے بیان کیا کرداد سے
پس بادشاہ بیتاب ہو کر اظہار مطلب کا کرتے یا تیغ آبدار کے اون نے منظور کیا اور قباحتیں سمجھائیں پر خیال نہ کیا الہ آباد کی
راضی ہو الغرض انگریزی سپاہ ناچار ہو کر رخصت کی بادشاہ وہاں سے نکلا کوچ بکوچ دار الخلافہ کو آکر قلعہ میں دولتخانہ بادشاہی
میں نزول فرمایا اور بعد داخل ہونے حرم سرا مشغول لہو و لعب ہوا بعد مرہٹوں نے کچھ زیادہ طلب شروع کی بادشاہ
تب متفکر ہو کر نجف خان سے چاہی اس بہادر نے باوجود قلت فوج کے واسطے اسکے گوشمالی
کی باہر نکلا اور ہر طرح سے ستیزہ آوری میں غالب آیا نزدیک بادشاہ کے اسکی جاہ ہوئی اور دشمن
نے ترقی کی بعد سنہ ۱۱۹۵ گیارہ سو پچانوے میں عبدالاحد خان کشمیری اور اور بہی آدمی ارکان حضور سے
اقتدار پر نجف خان کے حسد کرکے ضابطہ خان کو کہ صاحب الوس جماعت روہیلوں کا تہا
اور ایک جم غفیر پاس اسکے جمع تہا سر تابی کے ہوئے مزاج اسکا یہی کہتے ہیں آخرکار امیر الامرا
ذو الفقار الدولہ نجف خان بہادر نے ایسی اسکی گوشمالی کی کہ آخر ناچار ہو کر امن مانگا کہتے ہیں کہ خان
موصوف نے اس سے ایسی جنگ کی کہ بعد جنگ ساداتی کے کبہی ایسی رزم جنگ نہوی تہی ہزاروں آدمی
روش میدان میں تہ تیغ ہوئے بہر وقتیکہ خان مذکور کو پشیمان پایا امیر الامرا نے عذر خواہی اسکی قبول کی
اور عفو تقصیر کیا پس بہت دنوں تک وہ خدمتگار رہا اور بیٹی اپنی امیر الامرا کو اور بیٹی نجف
قلیخان کو کہ وہ پسر متبنٰی امیر الامرا کا تہا دیدی مؤثر کیا سبب اس وسیلہ کے فوجداری سے
سہارنپور کی سرفراز ہوا بعد چند روز کے غلام قادر خان بیٹا ضابطہ خان کا بلطائف الحیل

سنہ ۱۲۰۲ بارہ سو چار میں داخل قلعہ ہو کر ایکدن شاہ عالم بہادر کو تخت پر سے اوتار کر قید کیا اور جہان شاہ
نامی ایک شہزادہ کو اولاد تیموریہ سے تخت پر برائے نام بٹھلا دیا بعد دو چار روز کے پھر اخفائے خزانہ کے سبب زندان خانہ
سے بلا کر جواہر طلب کیا انہوں نے محل سرا میں جا کر جتنا جواہر تھا سب لا دیا پھر اس نمک حرام نے دربار میں بادشاہ کو
روبرو زمین پر گرا کر چھاتی پر چڑھ کے اپنی کٹار سے دونوں آنکھیں نکال لیں اور پھر بھی سینہ پہ چڑھا بیٹھا رہا
والی دکن کو کہ ان دنوں خدمت وزارت دہلی کی انہی کے تھی جب یہ معلوم ہوا اسنے انتقام اس کا لینے کو
فوج روانہ کی غلام قادر مردود یہ سنکر میرٹھ کیطرف بھاگ گیا اور دلی قبضہ میں مرہٹوں کے آئی انہوں نے
شاہ عالم بادشاہ موصوف کو دوبارہ تخت پر بٹھلایا لوگوں نے نذریں تہنیت کی گذرانیں اور وہ بدکار آخر
اسی صوبہ میں ایک زمیندار کے گرفتار ہو کر پکڑا آیا مرہٹوں نے اسے لوہے کے پنجرہ میں بند کیا اور بند بند جدا
کر کے چند روز میں مار ڈالا اور وہ آپ بادشاہ کو بارہ ہزار روپے ماہوار مقرر کئے پس حضرت شاہ حبیب اللہ
خسر محمد امیر خان قسورہ جنگ اعظم الدولہ معین الملک کے کہ سندیسہ معتقد اور مرید انکا تھا شاہ نظام الدین
نام بدر خاں مذکور ناظم دہلی کا چونکہ شاہ صاحب فقر و درویشی تھے بجواے کل شئی یرجع الی اصلہ بسبب طلب دنیا کی
دو دکان جہان آباد میں پڑہ کوٹھی روز اپنا مقرر کیا اور طرفہ یہ ہے کہ جو رہائیں جو فراہم ہوتی تھیں بیجواہ
میں جہان شاہ کی ایک سال میں جمع تھیں اس نے نام انکا خلاق نجی شاہ کو پڑا رکھا ہی کہتے ہیں کہ نسل الملک
سواد الوجہ فی الدارین کے بادشاہ اور جملہ سلاطین نزاد ایسے ہیچ و اجرا آفتاب سے بیت تک اپنے تھی کہ
زد خواص و عوام ہے کہ ایک روز شہزادگان بذات خود جمع ہو کر گہر پر اس فقیر کے گئے اور انکو بیچ بازار
لا کر ادا کیا ہو فرض ہوا آپ بٹھلا رکھی بادشاہ اس کا لکھے تاتوں ایسے فیض ہو گئے تھے

سرداکھرو دور کا ذکر بھی ضرور ہے حافظ عبدالرحمن خان المخاطب بنواز خان دیوان کی طرف سے دیکھ کر لکھ دیا کہ حافظ جی

کل تو عید کا دن ہے اور ہمارے پاس دو شالہ تک نہیں ہے ہم اوڑھ کر باہر ہوں ... سکندر کو حشمت دارا

ای ہمہ ... قدرت پڑھ کر فاعتبروا یا اولی الابصار کا آیہ ... حیرت ... نام انگریزی افسر قلعہ دار شاہجہان

آباد کا ... چونکہ کہا ہوا تھا سنا اور بعد برخاست کے ... دو کشتی میں لگا کر ... نذر ... کیا اور ادب عرض کروائے

بندگان عالی آصفجاہ ثانی نے بعض ... جہان پناہ کی مطلع ہو کر سات ہزار اشرفی ... روانہ خدمت کئے اور سنہ ...

... جب ... دولت راؤ سندھیہ سردار ... اسکا ... وزارت پر قائم ہوا اسنے سنہ ...

... میں ... دہلی کا ... پر نام ... عنایت کیا جس میں ... بادشاہ کو آسودگی حاصل ہوئی

کر سنہ ... میں جب افسران انگریزی نے دہلی کو مرہٹوں سے لیا بادشاہ کو برائے نام قائم رکھ کر ... جلیل القدر

وزارت کو ... اپنا لیا اور منشی محمد ... کہا کہ تم جاؤ اور ... کارخانجات سرکاری جیسا کہ خود ارشاد

کریں ... لکھ لیا ... منشی ... حاضر ہوئے اور ... کہ اس وقت کارخانجات کی ... سے زیادہ

خرچ ہے ... ماہوار ... جب لکھ لئے آئے کلاں صاحب چونکہ ... سے ناواقف تھا ان سرکار

کی اطلاع ... جاتا کہ بادشاہ بہت تکلیف میں ہیں بارہ لاکھ روپیہ سال اپنی طرف

سے مقرر کر دئے ... جہان پناہ ... چاہا کہ کچھ اضافہ ہو ... اور چالیس ہزار روپیہ ماہوار ...

... اور اپنی طرف سے ایک وکیل ٹھہرایا کہ وہ حاضر دربار ہو کر ...

دستخط کروایا ... اور دو کپتان پلٹن کی ... اسکے افسر ... سواری نماز جمعہ اور عیدین

وغیرہ ... کی ... عیدین اور نوروز کو وکیل کو ... بہادر کا آنا اور ایک سو ایک اشرفی

گورنر صاحب بہادر کی طرف سے گذرانتا تھا پھر آپ نے نذر اپنی دینی موقوف علاوہ ازاں سرکار کمپنی کی نذر دینے والی ہے وکلا سے
صوبجات کی بے ادبی بادشاہی قرار پایا اور جہاں پناہ نے خلعت واسطے گورنر بہادر کے بھیجنا ترک کیا چنانچہ یہ ابتدا اول
عہدے سفارت پر ہوئی اکثر صاحب مامور ہے بعد اسکے سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس ہجری میں شاہ عالم اس جہان سے انتقال فرمایا مدت سلطنت
انکی اڑتالیس برس کئی مہینے چونکہ یہ حکم موزون تھے اور تخلص آفتاب تھا سو تاریخ رحلت کیا یوں کہی ہے نظم
دہی آفتاب روئے ہیں بود بیش ازین آفتاب زیر زمین گوا جہاں

اکبر شاہ ثانی کا بیان

معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بعد شاہ عالم کے سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس ہجری میں تخت نشین ہوئے منشی عالم اللہ سید تخلص نے دو بیت مادہ تاریخ میں بطور نصیحہ
یوں کہے ہیں جو وارث جلال الدین اکبر شد اکبر شاہ ثانی صاحب افسر نوشتہ سید احمد دہی بہ شاہ
یہیں تاریخ جلوس اکبر کہتے ہیں کہ افسران انگریزی نے بادشاہ کا نام انہیں بھلا دیا تھا اور امور
ملکی کو جیسا کہ ظاہر ہے آپ کے دستور موافق انصرام دیتے تھے لیکن اداب القاب مثل اداب شاہان قدیم کے
کرتے تھے جو قانون کہ آپ کے بزرگوں کے دربار کا تھا واسطے حفظ و رعایت اسکے اکثر صاحب کو انکی مقدم رکھتے
تھے کسواسطے کبہو ریذیڈنٹ بہادر یا لاٹ گورنر صاحب بہادر مخصوص نشست و برخاست وغیرہ میں
خلاف آئین سابق کے بہادر شاہ کی جب ریذیڈنٹ آنا مثل بندگان بادشاہی کے ادابگاہ پر سے جو اکثر ا
اور دست بستہ اپنی جا پر کھڑے ہوتا اور جب عرض کی تو ہاتھ باندھ کر عرض کرتی جب تو سلطان میں
کچھ کو وقعت انکے رہی تھی اور کیا چنانچہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۲ بارہ سو بائیس ہجری میں شہزادہ جہانگیر مرزا
کہ دماغ میں انکے اندر خلل تھا ایک دن شراب کی نشہ میں بنگلہ پر بیٹھے ہوئے تھے اتفاقاً سیٹن صاحب ریذیڈنٹ
سیٹن صاحب بہادر گھوڑے پر سوار ادہر سے گذرے کہ کھڑکی میں سے دیکھ لیا معلوم کہ یہ ہیں

سلاطین ہند

کیا آیا جب ٹیپار تمنچہ کا شیر علی کیا چار انگل انکی پیشانی سے گولی گذری زندگی تھی صاحب بہادر تو بچ گئے گولی
انکی اور کے تین صاحب بہادر اسدم تو ٹوپی اپنی ڈھالکر بھیکے چلے گئے مگر اتنا کہا کہ قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود
ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود۔ اور پھر جا کر وہاں سے جان اکبرشاہ کی عرضی کروائی کہ صاحبزادہ بہادر
ایک کام بے سبب کر بیٹھے ہیں کہ عرصہ میں آپ انہیں بھجوا دیتا ورنہ قصور معاف کو لے چلیگا اکبرشاہ ثانی نے تمسک
تامل فرمایا حتی کہ دو دن گذر گئے تب تیسرے دن ہو کے سپاہیوں نے دروازہ قلعہ معلی کا بند کر لیا سپاہیوں نے
سولہ بار سر کو اٹھا کر کہا اور جوانان تو بین سر نیچے ہوئے قصر شاہی میں دیوان خانہ تک چلے آئے
یہ ہنگامہ دیکھکر اکبرشاہ خود برآمد ہوئے اور صحن میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ کہو ان لوگوں سے کیوں یہاں ایذا
دیتے ہیں فوراً شیخ بہادر وہ سرور آئے اور نہایت الحاج و تملق سے عرض کی کہ آپ مالک ہیں ہمارا کچھ قصور
نہیں مزاج شہزادہ عالم و عالمیان کا مرکز اعتدال سے رو گردان ہے بالفعل آپ انہیں ہمیں عنایت فرمایا
اندنوں آپ میں اللہ ابادی کی اجیں چند بیس وہاں اقامت فرمائیں انشاءاللہ تعالی بعد صحت بحضور حاضر ہونگے پر تزد
اس سے زیادہ دیکھا خیال فرمایا بادشاہ نے فرمایا اچھا یہی منظور ہوئی اور زیادہ فساد اٹھایا شہزادہ کو خود
بدولت نے رخصت اور اس نے بھی نہایت فراغت سے میانہ میں سوار ہوکر ارادہ کیا واضح ہو کہ سیدنت بہادر بپاس
خاطر عاطر ظل اللہ پیدل سوار کے ساتھ ہو کر مکان تک پہنچے انہیں لے آئے اور وہاں سے عماری میں
سوار کر وا کر جانب مقصود چلا سے روانہ کئے اور دو ماہ پیش قرار داد اسکے مقرر کیا کہتے ہیں
معتمد سے کہا انہیں رخصت پہچان لیا کہ جا بیگی ملی تھی لیکن پھر وہ کے خود بخود نہ آئے اپنی خوشی سے
دہلی میں رہتے تھے کہ قضا کی اور ۱۲ گیارہ سنہ جلوس والا میں لارڈ ماریہ صاحب کہ وہ ریتہ ان

اور بہی عمّم شاہ انگلستان کے اور باپ بہی انکے انگلستان کی بادشاہت کی تہی اور قلمرو ہندوستان کی بہی اور ارادہ
اکبر شاہ کی ملاقات کا کر کے ظاہر یہ کیا کہ ابا پر آنے ہمارے نائب کے مولوی ہمارے ہی کہ خیال آکر اپنا ستقلال ہو کر وہ دہلی
سے آٹھ منزل پر ہی بادشاہ نے منشی محمد علی دبیر الدولہ کو واسطے استقبال کے روانہ فرمایا غرض ملاقات لارڈ صاحب سے
ایسا کہا کہ ہم بہی بادشاہ زادے ہیں اور ملاقات بادشاہ کی چاہتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے دربار میں ہمکو کرسی پر برابر
بیٹہنے کی دیں تو البتہ ہم تکو بہی فرامین سمیت خوشنود کر دینگے اور نقد بہی بادشاہ کو بہی دینگے کیا ہمکو
تو ہم کر دینگے آیندہ بذریعہ اختیار و لیعہدی کا بہی لارڈ صاحب بہادر نے اگر ہو ملیمیں خوب ہے اسمعان کی
منشی محمد علی دبیر الدولہ حاضر دربار ہو کر معروضہ لارڈ صاحب بہادر کا گذارش کیا اور بہت
طرح سے عرض کی کہ انہیں ستا دار پیش کش آسوقت بادشاہ سنکر چپ ہو رہے اور تہکو محل میں بہی ذکر جناب
عالیہ والدہ ماجدہ سے کیا وے بولیں بر خلاف آئین اپنے بزرگوں کا کرنا مناسب نہیں ہے کرسی
انہیں نہ دیجیے انہیں اگر وے آزردہ ہونگے تو یہ ہوگا کہ لاکہ روپیہ ماہوار جو ملتی ہے موقوف ہو جائیگی
دیکہو بادشاہت زایل ہو گئی ہے اور کیا چیز ہے خدا مسبب الاسباب ہے قطع نظر اسکے اگر ہم کرسی دینگے
تو ہمیں دو قباحتیں ہیں اول تو یہ کہ ارتفاع تمہارے تخت کا جسپر کہ ہمیشہ جلوس کرتے ہو ایک وجب
ہے اور کرسی اس سے بلند ہوتی ہے دوسری یہ کہ بعد اسکے اگر بادشاہ لندن کا تمہارے پاس آوے تو
اسکا کیا ہوگا سوا اسکے کہ وہ تخت پر جلوس کرے اور تم ہاتھ باندہے ہوئے روبرو کھڑے ہو
بس یہ سنکر بعد اسکے جیسے بادشاہ نے ابا کیا اور کہلا بہیجا کہ ہم کرسی نہ دینگے جو چاہے تمہارا جی چاہے
نہ ملو بسبب تکلف صاحب بہادر نہ ملے سو اس صورت میں اسوقت تکے دلایل جاری رہے کہ فوال اور بہت علما

اپنی دربار [illegible] بیٹھا کرتے ہیں ہمیں کہ مطلقاً کوئی بیٹھا ہی نہیں جواب یہ کہ قوال جو بیٹھتے ہیں مرزا امیر [illegible] بیٹھے
ہیں اور شاید ہمارے بزرگ تھے ہیں اور علما ہمارے یادری ہیں بالفرض اگر لارڈ صاحب بہادر یہی ہو تو ہم [illegible] کہتے
ہونگے ہمارے انہیں تکلیف صاحب بہادر نے کہا کہ مسند بیان ہی تو بیٹھا کیا کرتا تہا جہانپناہ بولے کہ وہ معذور تہا بس
شہزادہ مرزا سلیم کو کہ وہ [illegible] اور عزیز بدر الاقدر ہیں اور اکبر زادے بھی انہیں بہت [illegible] کہتے تہے
انہوں نے اسی [illegible] ہم [illegible] طرف [illegible] رجوع کیا اور [illegible] کہا کہ اگر دوستانہ ہے تمہاری بادشاہ کرسی لارڈ صاحب بہادر کو دینگے
تو ہم تمکو ولیعہد بنا دینگے اور اسپار رقعہ لکہینگے کہ بعد حیات بادشاہ آپکے حکم واحکام تمہارا ہو جاویگا چونکہ وہ نوجوان تہے
بسبب [illegible] مزاج جہان پناہ کے ہوتے تھے کہ ایکوقت [illegible] خاصہ کہلایا بادشاہ واسطے فہمائش
بیٹے فرمایا اچہا کیا مضائقہ ہم پاس خاطر تمہاری انہیں کرسی دینگے اور ملاقات بھی کرینگے شہزادی اپنے
دربان [illegible] لارڈ صاحب بہادر کو دربار کے روز طلب کیا واضح ہو کہ جس وقت لارڈ صاحب بہادر آئے [illegible] اور
نذر بادشاہ کو دی مرزا سلیم نے اپنے ہاتھ سے کرسی لاکر رکہی [illegible] صاحب بہادر [illegible] طرف کرسی کے
ہوئے اور بادشاہ [illegible] حالات ہوا اور [illegible] اشارہ کیا [illegible] کہا [illegible] ہوا اور لارڈ [illegible] کیا
لارڈ صاحب بہادر [illegible] دوبارہ [illegible] قریب آیا کہ [illegible] بادشاہ تخت [illegible] روان سوار
ہوئے اور [illegible] لارڈ صاحب [illegible] دیکھا کہ دربار [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible]
[illegible] ارادہ فرمایا [illegible] قبول کیا [illegible]
[illegible]

ابوظفر میں بعد شہزادہ مرزا سلیم کے پس صاحب بہادر اور جملہ افسران طرفین ایک ایک سپاہ دوسرے کے سوار دیسار
روانہ ہوئی کہتے ہیں کہ جب بادشاہ فرودگاہ پر لارڈ صاحب بہادر کے گئے عماریوں سے اترے اور ہوا داروں میں سوار ہو کے اور خیمۂ دیوان
عام میں پہنچے آپس میں بیٹھے پر چونکہ لارڈ صاحب بہادر میزبان تھے وہ تنہی سے جملہ آداب شاہی بجا لاتے تھے
اور پاس ادب سے اول نذر دی پس امرا اور افسروں نے ایک بعد دوسرے کے حسب مراتب نذریں
گذرانیں اور شرائط مجرے کے ادا ہو چکے اس بعد لارڈ صاحب بہادر رخصت ہوئے اور باقی ہزار دو ہزار دو ہزار کے
ہو سکے پانچ ہو چکے لگا بادشاہ ملاحظہ کرتے رہے پس پانچ کشتیاں جواہر کی اور دو سو کشتیاں اقمشہ
کی اور پانسو طبق میوہ جات اور قورالکہائے بکرا اور پانچ زنجیر فیل اور پانچ راس اسپ پیشکش کر کے روانہ کیے اور جو
بعضے اہل دربار رنجیدہ دل کی انتظار سے اب کہتے ہیں کہ جب لارڈ صاحب بہادر نذر دیکے گئے جہاں پناہ کو سخت
نا معلوم ہوا اور بعضے خوشنودی ہوئے رخصت کر سکی کی دی تب لارڈ صاحب بہادر بہ عقب ہوا اور تکرار نہیں ہوا اور
دو روز میں جلسہ دو بار اٹھ کر آئے اور کچھ عوض کی اس عرصہ میں عطر و پان بادشاہ حاضر ہوا اور خود بدولت
برخاست فرمائے واضح ہو کہ یہ جو صلہ اور یہ مرتبہ شناسی صاحبان انگریزوں کا ہے واللہ اعلم بالصواب
پس سنہ بارہ سو پینتیس ۱۲۳۵ ہجری میں کلان منشی کلف صاحب بہادر کلکتہ کو گئے اور بدلی میں اپنے
فریجن صاحب بہادر ریزیڈنٹ دہلی ہوئے انتقال اکبر شاہ کا شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ بارہ سی
ترپن ہجری میں ہوا ہی مدت سلطنت ان کی بتیس برس کئی مہینے اور لقب بعد وفات عرش آرامگاہ

ہی بہادر شاہ ثانی کا بیان

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
ثانی مدظلہ العالی سنہ ۱۱۸۹ گیارہ سو نواسی ہجری میں اٹھائیسویں تاریخ شعبان کی روز یکشنبہ

[illegible]

سلاطین ہند کے

پہلا دور

سامانیان

قریب غروب آفتاب کے کارخانہ وجود سے لباس حیات کا زیب بدن کر کے جمال جہان آرا سے اپنے عرصہ ہستی کو
عہد سعادت مہد میں شاہ عالم بادشاہ کے روشن فرمایا چنانچہ مادہ تاریخ سال فوات کا یہ ہے جنات کی طاہر ہے
پس فرقتین میں محمد اکبر شاہ کہ شنبہ ۷ شوال ۱۲۲۱ ولیعہدی سے ممتاز ہوئے اور بعد ارتحال پدر والا قدر کے اٹھائیسویں
تاریخ جمادی الثانی کی روز جمعہ سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چنانچہ دلی مادہ جلوس
میمنت مانوس کا ہے لاکھ روپیہ ماہوار سرکار کمپنی بہادر سے ماہ بماہ پاتے ہیں سوا اس کے دربار کئی قصبات اور دکانیں
عمارات بازار وغیرہ سے قریب دو لاکھ کے محاصل اور بھی پاتے ہیں کہ عہد میں جناب کے جن دنوں فرانسیسی انگریزی
نے کابل پر چڑھائی کی تھی اور نقش مراد انکا وہاں درست نہ بیٹھا اپنی محفل میں رہا کس و جم کی سی شکر تحمید بجا لا
الحمد وصد فرمایا چہ کو غازی نے ان تک پہنچائی خبر جب گورنر جنرل لارڈ امہرسٹ بہادر مہم مذکور سے فارغ ہو کر
وارد دہلی ہوئے ارادہ ملاقات کا کیا اور کرسی چاہی کہ اس امر کو جا بذی اور کیا پس لارڈ صاحب بہادر مذکور جو
امر مذکور میں تہاونسا مستقیم کنور ریند کی نذر کا گذرنا اور خلعت یا خطاب وغیرہ پیشگاہ خلافت سے ملنا اس
کیا موقوفی کا حکم دیکر بعد دو ہفتہ کے شاہجہاں آباد سے اکبرآباد کو گئے اور تخت پر وہاں کے کرسی لگا کر بیٹھے
اور راجہ بالو جو کہ صحیح جمعیت ورائے مہم کابل کے آپنے تھے سبکی ترین لیکر ولایت کو گئے بعد روانہ
ہونے لارڈ صاحب بہادر موصوف کے شنبہ ۱۲۲۶ بارہ سو [illegible] ہجری میں شہزادہ مرزا دیدار بخش ولی عہد جہانبان
کلشن بقا ہوئے کہ خود شاہ وقت سے انکی بہت روز دن آزردہ خاطر رہے منصف آپنے چاہا کہ شہزادہ مرزا [illegible]
بخت میں پر سلطنت کے اور جلیل القدر مذکور سے ممتاز فرماویں لارڈ گورنر جنرل [illegible] صاحب بہادر
بالفعل سکہ [illegible] کو [illegible] کا قبضہ اختیار میں اپنے رکھتے ہیں [illegible] آیئے [illegible] اتحاد نامہ [illegible]

[illegible]

مصالحت مقدمہ مذکور میں کے طے ہوا اور تعریف و توصیف شہزادہ عالیقدر مع تصویر واسطے ملاحظہ ملکہ انگلنڈ
کے روانہ فرمائے گورنر بہادر نے وہاں تک جانے نہ دیا راہ میں سے پھیر دئیے اور انہیں آداب بتیت سادہ و مہر
والقاب کے مواجب اسکے لفظ فدوی شاہ ہندوستان کا حک کر کے فدوی شاہ انگلنڈ کہوا دیا اور طرف
سے سرکار نامدار انگریزی کے مبادلہ میں نذر عید الفطر اور عید الضحی اور نوروز اور جشن سالگرہ کے دس ہزار روپیہ
سالیانہ تجویز پایا حضور والا نے یہ امر قبول کر کے چند تامل فرمایا اور متوجہ طرف شادی ہمشیرہ آبادی
شاہزادہ موصوف کے ہوئے چنانچہ ۱۲۶۹ بارہ سو انہتر ہجری میں مطابق ۱۸۵۳ اٹھارہ سو ترپن عیسوی کے
دو سویں تاریخ مارچ کی یہ امر جلوہ ظہور کا پایا بعد اسکے آخر ۱۲۶۹ میں حسب ایماء خود کی صلاح و صوابدید
ملکہ انگلنڈ اور جمیع اہالیان سرکار کمپنی بہادر کے سلطان محمد فتح الملک شاہ کو بسبب تمکین و سادہ ولیعہد
ہوئے احمد سعد علی کل حال در نیولار سنہ نٹ دہلی طاس میتکاف صاحب بہادر جو والی بہای کلان میتکاف صاحب بہادر کے
ہیں کہتے ہیں انہیں ارباب کمپنی نے امتحان کیا ہے اور طبیعت جہاں پناہ ظل الہی کی طرف شعر کے بہت مایل ہے اور
صاحب دیوان ہیں اکثر غزلیں راقم نے دیکھیں آئیں کلام بہت شستہ اور سنجیدہ تخلص انکا ظفر ہی چنانچہ یہ اشعار
طبع زاد جہاں پناہ سلطنت مآب کے ہیں شعر نہیں ممکن کہ دے اسکو تو اچھال کے پھینک دے دل کہ ہے توٹ کے بنیا دو دانہ
کے پھینک ولہ جو اکیا ہی اس فلک تیرہ رنگ میں: قید جہاں سے ہی وہ قید فرنگ میں: ولہ ہوں تو میں
دیوانہ لیکن ایسی کہدیتا ہوں بات: جو کہ تمہارا پاس میرے ہوگئے قایل او تمہہ کیا: ولہ ظفر مت سنکی سکنا نہیں
ہی زیادہ ترنہ پوچھو تو غافلوں سے نذر کیونکہ ہو گئے: سلطنت کو بہادر بادشاہ کے وقت جلوس جاتا
تو ہیا کہ ورق ہوا ایکہ کرسچ ذیحجہ کا ملا بارہ سو انہتر ہجری ہی سولا برس چھے مہینے

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

پچیس دن ہوتے ہیں اور سن شریف بکار شمسی کا ہی اور آغاز سلطنت سے محمد شاہ بادشاہ کی یہانتک ایک سو اٹھتر برس
ایک مہینہ پندرہ دن اور عہد سے جلال الدین محمد اکبر شاہ کے تقریباً تین سو چھبیس برس الحاصل ابتدا سلطنت سے ظہیر الدین
محمد بابر شاہ کی تاریخ اتمام تک اس کتاب کے کہ عہد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کا ہی جنکے اطراف ممالک محروسہ
میں ہما جاہ عالیشان لکڑ رہا ہے اور جنکی سلطنت پر کام معہد اور شوق اقبال ہر ایک فرمانروا ایسکے
اولاد کرام ہے امیر تیمور گورکان کی ستر آدمی تین سو ستائیس برس سوا پندرہ سال
حکمرانی شیر شاہ اور سیموں اسکے کہ وہ ایک جملہ معترضہ تہا سلطنت چہار دانگ کی نافرمانی اور جب
ہمنے تین سو ستائیس میں سے پندرہ کو منہا کیئے تو تین سو بارہ باقی رہے اور مبادی زمانہ
ناصر الدین غزنوی سے مدت کو اہل اسلام کی اقلیم ہند میں تقریباً آٹھہ سو انہتر برس قمری
ہوتے اور یہہ بہی جانا چاہیئے کہ برابر آٹھہ سو انہتر سال قمری کے آٹھہ سو اکتیس سال شمسی تین مہینے
ایک روز ستر ہ گہنٹے تین منٹ تیس دقیقے پندرہ ثالثے ہوتے ہیں فقط تمت

دوسرا دفتر بادشاہان دکن اور وہانکے طرفدار اور رئوسا مستقل و غیر مستقل کے بیان میں

پوشیدہ نرہے کہ تحقیقات سے محمد قاسم فرشتہ کے ایسا ثبوت کو پہونچا ہے کہ دکن نام تیسرا
بیٹا ہند بن حام بن حضرت نوح علیہ السلام کا اس مملکت وسیع کو آباد کر کے اپنے نام پر نامزد کیا یہی باعث
تحریر معمور اور مشہور ہے صانہا اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات و البلیات اور اسکو تین بیٹے تہے
مرہٹہ کنڑ تلنگ کہ ایک ان تینوں قوم کے آدمی نسل سے ہر ایک کی موجود دنیا میں
بسنہا اور تلنگ کرناٹک بر سبیل طبقات جداگانہ نہیں ہے ایسا مذکور مقرر نہیں رہا اور ہر ایک

تعریف خواہ اصالتاً خواہ نیابتاً حسب الاستعداد اپنی کیفیت کی اور کتورستائی کی ہتی کہ جب بادشاہ ہندوستان کا

خلجی ہوا برادرزادہ اسکا علاء الدین خلجی دیوگڈہ پر آیا اور اسکو فتح کیا یہ ابتداء حکومت اہل اسلام کی اس

نواحین ہی اور فی تین سلطان محمد تغلق شاہ کے بدنیت ہم لوگوں کی زیادہ ہوئی چنانچہ الغخان نے

حالات شہزادگی میں آکر محاصرہ ورنگل کا کیا تھا اسیطرح جب تک دکن تحت ہند رہا اور بعد علاء الدین

حسن گنگو بہمنی یہاں آکر جلوس فرمایا ممالک مذکورہ علیحدہ شمار کئے گئے اور فی زمانہ فقط [illegible]

بیجاپور بیدر حیدرآباد تمام جیسے صوبوں میں اسکے عمل [illegible] تا حالت تحریر پانسو

بائیس سال ہوئے ہیں و اللہ الحمد علی کل حال واضح ہو کہ اب راقم دفتر ابتدا جلوس سکندر شاہ

سے تا نظام الملک آصفجاہ رابع سلخ ذیحجہ ۱۲۶۹ ہجری تک احوال [illegible] بطریق اجمال

تحریر کرتاہی اور [illegible] اللہم احسن عاقبتنا فی کل حال و تمم بالخیر [illegible]

ذکر بیان سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان سلطان علاء الدین حسن گنگوی بہمنی کا

اور وہ اوائل روزگار میں بیچ دار الخلافہ دہلی کے ملازم گانگوی برہمن منجم کا تھا اور وہ اسکے نہایت [illegible]

گذارتے تہے اتفاقاً اسنے جو جانا واسطے قدرت نمائی کے ترقی بخشی اور حلقہ میں [illegible] بادشاہی آیا اور تھوڑی

چند روز میں ذی اعتبار ہوا بسبب شورش [illegible] سلطنت محمد شاہ بن تغلق شاہ کی [illegible]

[illegible] ملک دیبالک نیابت اختیار کی اور وارد دکن ہوکر [illegible] قلیل [illegible]

اور [illegible] خصوصاً [illegible] ترقی [illegible] جم غفیر اور مجمع [illegible] نظام [illegible]

[illegible] دولت آباد سے [illegible] مسجد میں بادشاہ قطب الدین کی [illegible] وقت [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

چوبیسوان برس ہوا تہا کہ گوشتہ سات سو اڑتالیس ہجری میں کہ ہنوز زمانہ شاہ مذکور یعنی سلطان محمد
شاہ بن تغلق شاہ کا تہا تاج شاہی کا سر پر رکہا اور سپید چتر کہ نشان خلفاے عباسیہ ہی سیاہ کی جاگہ بالا
قد بلند کیا اور خطبہ اور سکہ ملک دکن کا اپنے نام سے کیا اور علاو الدین حسن گانگو بہمنی خطاب اپنا ٹہرایا اور
نام کلبرگہ کا کہ بانی اسکا راجہ کلچند ہی احسن آباد اپنے نام پر رکہا اور اسکو اپنا تختگاہ ٹہرایا جب جاگہ اختیار کیا
گو اول اول کلبرگہ میں قیام کیا تہا اور وہان سے خروج کرتے ہی اس شہر کو پہنچا اور بعد جلوس کے ہر ایک خدام کو
اپنے [illegible] کا تہا بخشش شاہی سے اور قلعہ لائق سے سرفراز فرمایا اور خطابات سے قربت [illegible]
ہمدمان فتح و ظفر کے بلند حسن آباد کلبرگہ کو منسوب ہو علاو الدین حسن سا جیسا کہ چاہیے عہد سے سلطنت [illegible]
اور دہ زیرہ کے ملک کا اسا عریض ہوا کہ پورا سے قلعہ دہولی تک اور تیسرے حول ور ویل سے جیدرآباد تک
اسکے تصرف میں آیا امرا مغلوں و پٹہانوں اور راجپوت سکے جو طرف سے سلطان محمد شاہ تغلق کے قلعجہ
اور قندہار میں تہی لطف اور ملایمت سے سبکی مطیع اور منقاد ہو گئے اور گوا امن ہی لیا تہا اور
جا [illegible] آبادی اور قلعہ اسکا جو مندرس ہو گیا تہا نئے سر سے تہوڑے زمانہ میں درست کیا اور قریب
زمانہ جلوس کے جب منجم مذکور یعنی گانگو بہمن کہ وہ نزد شہزادہ محمد تغلق شاہ کے قربت
رکہتا تہا رتبہ وزارت اسکی کر کے وارد دکن ہوا تہا علاو الدین سلطان اسکو بلا کر ممالک محروسہ کے دفتر
سپرد کیا مشہور ہے کہ قبل اسکے برہمن لوگ منہ کالا نہ زندگی کرتے تہے اور ملازمت سے اہل اسلام کی
خصوص سلاطین کی پرہیز رکہتے تہے گذران اونکی احسان و انعام پر اہل دول کے ہوتی تہی اول فقط
برہمن ہے دور میں سلاطین اسلام کے جو قبول روزگار کیا گانگو تہا بس اسکے وقت سے

ایک دفتر بادشاہان دکن طرف بہمنوں کے مرجوع ہے واضح ہو کہ مزاج علاءالدین کا طرف ملک گیری اور جہانبانی

کے بہت مائل تھا چنانچہ ماہ شعبان ۷۵۹ھ سات سو انسٹھ میں ارادہ اس امر جلیل القدر کے جیسے کلبرگہ سے روانہ دولت آباد

کا ہوا اور جب بالا گھاٹ پر پہنچا وہاں دو اعضا یعنی اس سو کا ہوا لیکن اس عرصہ میں اجل بھی آپہنچی اور اشارہ دفعتاً

سخت بیمار ہوا لیکن فتح بیجا عزم بالجزم کا آیندہ پر موقوف رکھ کر مراجعت فرمایا اور کلبرگہ میں اگرچہ مہینے تک معالجہ تا ہنگام

محمد نام اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کر کے وغیرہ ربیع الاول ۷۵۹ھ سات سو انسٹھ میں انتقال کیا بعد عمر اسکی سال

اور ایام سلطنت اسکے دس برس دو مہینے سات دن میں البقاء للملک المعبود اور یہ بھی جاننا

چاہیے کہ وجہ اسکو بہمنی کہنے کی نزدیک محمد قاسم فرشتہ کے یہ ہے کہ جن دنوں یہ نوکر بہمن کا تھا ایکدن بہمن نے

اس سے ایسا کہا کہ زائچہ طالع سے تیرے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو صاحب اقبال ہوگا اور یہ قریب ہے

بالفعل میں تیرا محسن ہوں پس اب تو میرے ساتھ عہد کر کہ اگر خجستہ پیشت دولت عظیم تجھکو دے

تو اس وقت میرا نام کر جو میرے نام کا کرنا برکت ہے تیرے نام کی میرا نام بھی صفت بقا

کی پیدا کرے حسن نے اس امر کو قبول کیا اور ہنوز اعلی رتبہ کو نہیں پہنچا تھا کہ اونی ترقی میں نقش

نگین اپنا حسن کانگوی بہمنی کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ سلطان نژاد سے بہرام گور کی تھے اور وہ

بیٹے ساسان کی تھا اور ساسان نسل بہمن بن اسفندیار کی سے ہیں تو خوشامد معلوم ہوتی ہے

سبحانہ اول کی ہے

سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمد شاہ بن سلطان علاءالدین حسن کانگوی بہمنی باپ کے بہولوں یکے دن صبح کے وقت موافق دستور سلاطین

ہندوستان کے فاتحہ سے زیارت کے فارغ ہوکے بعد لباس سوگ کا تغیر کر کے دار الخلافہ حسن آباد

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

سنکہ میں تخت فیروزہ پر جلوس کیا اور حکم فرمایا کہ سکہ اور پروانجات میں اور جمیع مردم و تمام عام میں نذر کر
منبروں پر پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت نوبت بجا کریں کہتے ہیں کہ وہ عنبر جانفشانی ہے جیسا چاہیے بڑا پایا اور سلطنت میں
کسی نقص کو دخل نہیں اور ذاتی بہت ہے اور بنیادی واضح ہو کر بعد منقضی ہونے دولت بادشاہان بہمنی کے کہیں خود
صاحب چتر اور خطبہ ہوئے لیکن سکہ کو بیچ نمار اور بہ نوبت کہ لازمہ بادشاہی کا ہے بجا لائے والیان ملک بیجا
ملک سنبھالے ہوں سکہ اور بار ایسی نوبت آئی انہوں نے ہی نہیں بجوائی اور فی زمانہ یہ نوبت پہنچی ہے کہ بلدۂ حیدرآباد میں ایک فقیر
درگاہ و محل سے بھی دروازہ پر بجتی ہے معمول سلطان محمد قلی شاہ کا تھا کہ ہر دن جمعہ کے برابر ہر بار اول اپنے
تعظیم کیے باپ کے تخت کو کہ وہ نقرہ کا بنا ہوا تھا سجدہ کرتا بعد اسکے بیٹھ کر بکمال شوکت اور جلالت
سے بار عام دیتا اور قبل ظہر کی اذان کے برخاست فرماتا بعد ایکسال کے ملکہ جہان بیگم والدہ سلطان
کی تھی جب ارادہ مکہ معظمہ کے سفر کا کیا صدر شریف اور دیگر مردم معتبر کو نقرہ اور طلائی کم و کاست
جو اسوقت حاضر خزانہ تھا سب کا سب حوالہ انکے کر کے ہمراہ اس عفیفہ صالحہ کے روانہ کیا
تا راہ خدا میں صرف کرکے ذخیرہ آخرت کا جمع کریں جب وہ عفیفہ حج و زیارت خدا اور رسول کی
مشرف ہوکر صحیح اور سالم اپنے سفر سے آ رہی ہوں بہت کہ یہی ایک اتفاقات روزگار سے ہی آئی
لکھا ہے کہ آٹھ سو رنگین بیدہ اور فقیر سو آدمی خویشوں اور قرابتوں کے اور کئی ہاتھیاں ملوک اور جوان
کہیں ہو جو کہ ہمراہ اسکے سوار کشتی ہوئے تھے وقت مراجعت کے سب کے سب زندہ اور سلامت
آئیں ورقعہ ادرمت سبب نیکی کا ہے اور خلعت خاصہ اور فرمان بادشاہی دکن کا سرفراز کیا اور
اجازت خطبہ اور سکہ کی طرف سے خلیفہ عباسی کے لئے آپ نے سلطان نے بکمال اعزاز سے اسکو

پہنا اور جو لڑکے ہمراہ اسکے آئے تھے انہیں بہت سا انعام دیا اور جامہ کعبہ کا کہ واسطے برکت کے رکھوا لیا
یہ آئی نہیں منجنیق کا تھا اسکا چتر بنایا اکثر اہل کفر سے اسکو جنگ رہتا لیکن ہمیشہ مردانگی اور دلاوری
سے مقابلہ کیا اور بہت کام شمشیروں کے اسسے ظہور میں آئے وقتوں اسکے ہمیشہ فتح اسلام کی رہی
اسطرف کے مغلوب ایکوقت زخم گولیکا اسکے بازو پر آیا تھا اگرچہ کارگر ہوا اور تخت مرصع کا کہ آنکہ
واسطے سلطان محمد تغلق شاہ کے بنایا تھا اور وہ ویسا ہی اسکی سرکار میں پڑا ہوا تھا جب اسنے حاضر کیا بادشاہ
بہت خوش ہو کر روز تحویل کے اسپر جلوس فرمایا اور نام اسکا تخت فیروزہ رکھا اسواسطے کہ رنگ اسکے
مینے کا فیروزی تھا اور تخت کو باپ کے کہ سجدہ اور تعظیم سے اسکے دلگیر تھا اسواسطے ہمیں اور
دیا کہتے ہیں کہ تین گز اسکا طول اور چار گز عرض تھا اور لکڑی اسکی آبنوس کی تھی اسپر جواہر قیمتی جڑے ہوئے
تھا اور وضع اسکی ایسی تھی کہ وقت نقل و تحویل کے اجزا کو اسکے علحدہ کر کے صندوقوں میں رکھتے تھے
ہو کر اوایل عہد میں سلطان کو ہمیشہ اہل کفر سے نزاع رہی اور جسطرف وہ ارادہ کرکے گیا اللہ تعالی نے لشکر اہل اسلام
کو مظفر اور منصور اور اہل کفر کو مغلوب اور زبون کیا کہتے ہیں کہ اول سے آخر تک قریب پانچ لاکھ کفار
غازیوں کی تیغ کا لقمہ ہوئے آخرکار جب ملک اور تمام زمیندار دکن کے تابع اطاعت اسکی ہوئے اس قتل و
کشت میں لکھا ہے کہ اول زمین کرناٹک کی ایسی ویران ہو گئی تھی کہ قرنوں میں حالت اصلی پر آنا
محال دکھلائی دیتا تھا پس سلطان نے قصد غزا سے باز آیا اور لشکرکشی موقوف کرکے مشغول عیش ہوا
اور ہر سال چاروں طرفوں سے ممالک محروسہ کے بطریق سیر کے جاتا تین چار مہینے
مصروف شکار رہنا اختیار کیا تھا اور سپہ سالار اسطرف کا عہد میں سلطان تمام شد

تحفہ لائق گذرانتا اور بادشاہ کو دار الملک تک سلامت پہنچا کر آپ بعز زاہد گر صحبت کرتا یہی ستودہ زندگی
تک اسکا رہا اور تاثیر سے سخنان پند و نصائح شیخ زین الدین کے کہ وہ درویش با شرع تھے منہیات سے توبہ
کرکے ترویج میں شریعت غرا کی بہت کوشش کرتا تہا اور بادہ فروشی کو جمیع ولایت سے دور کر دیا تہا اور اگر
بزرگ صوف سلطان محمد غازی کرکے خطاب کیا تو بہت خوش ہو کر فرمایا کہ اس لفظ کو القاب پر بدو سے زیادہ
کریں اور بعد دو کا اسکے یہ حال تہا کہ تین ہزار ہاتھی فیلخانہ میں بہم پہنچے تھے اور خزانہ بھی بہت جمع ہوا تہا کہ بعد دو برس کے
زمانہ میں ہمیں ہوا آدن زندگی تمام ہو کے نویں ذیقعدہ سنہ سات سو چھتر میں اجل طبعی سے اس جہان کو چھوڑ کر راہی
عدم کے سفر کیا دکنیوں کو اسکے مرنے کا بہت غم ہوا ایام سلطنت اسکے سترہ برس نو مہینے پانچ دن

سلطان مجاہد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان مجاہد شاہ بہمنی کہ ولی زادہ فرزند محمد شاہ کا تہا انیس برس کی عمر میں
تخت سلطنت دکن پر جلوس کیا واضح ہو کہ سلطان تنومند اور خوش وضع اور خوبصورت تہا اور زبان ترکی
خوب کہتا تہا اور لڑکائی سے اوقات صرف کمان کے میل رکھتا تہا اور شجاعت اور جلادت میں کوئی اسکا نظیر نہ تہا اکثر دیگر
خنجر و شمشیر کا لانا شعار اسکا تہا اور ایک کہتے ہیں کہ عہد سلطنت میں جب کشن رائے والی بیجانگر سے واسطے مقابلہ
کے روانہ ہوا اثنائے راہ خبر شیر کی سنکر ادہر متوجہ ہوا اور جوقت کہ سامنا اسکا اس شیر عرین سے
ہوا ایک ہی تیر اسکے طرف پہینکا ایسا وہ تیر کارگر ہوا کہ شیر جہاں تہا وہیں کا ہو رہا اور حقیقت
اسکو جیتنے کی نہ پہلی سلطان نے دیکھ کے واسطے دریافت کرنے اس بات کے جھپٹ اسکا چاک کیا اور جگر
اور دل کو مجروح پایا اور قبل مقابلہ کے رائے کے گورسیا ایک نامی بتخانہ ہندوؤں کا ہو چکا تہا
ایک پہاڑ کی بنا ہوا تہا اور اسمیں جو اصنام تہے طلا اور جواہر نفیس بہت سا ہر جگہ لگا ہوا تہا

دوسرا دفتر احکام دکن کے سلاطین

اسکو توڑ کر اپنے صرف میں لایا اور سونا اسکے سبب سے تمام پامال کئے کہ ہندو ہارے آتش غم سے اسکی جل گئے اور اس

مسجد کو کہ امیر علاء الدین خلجی دہلوی نے بنائی تھی تعمیر اور ترمیم کروائی اور [illegible] ہیں آیا درت سے [illegible]

آدمی [illegible] کو سفید و سیکے بیجا کئے ہیں سے لکھا ہے کہ ایک شخص مبارک نام عہد میں محمد شاہ کے کہ مرتبہ تنبول داری

خاصہ کے مرتبہ قرب امارت کو پہنچا تھا اور خزانہ بھی اسکے حوالے تھا اگرچہ دیکھا کہ سلطان مجاہد شاہ نے وقت شہزادگی

کے دروازہ خزانہ کا توڑ کر چند بدرہ زر کے لیکر اور اطفال جو [illegible] یاری اسکے تھے انپر قسمت کئے مبارک نے

یہ حقیقت سلطان محمد شاہ بہمنی سے عرض کی سلطان مرحوم خفا ہوا اور فرزند کو روبرو بلا کر چند کوڑے لگائے سلطان

شاہ کے طرف سے یہ کینہ دل میں رکھتا تھا پس مبارک نے اپنی جان کے [illegible] داود خان نام جو بیٹا علاء الدین کا تھا

کر کے مجاہد شاہ کو قتل کیا اور بعضے کا قول ہے کہ مبارک نام تنبول داری سلطان نے [illegible] مجاہد [illegible]

میں توڑ ڈالی تھی مسعود خان کہ بیٹا اسکا تھا اپنے پیٹ میں آپ باپ کے سلطنت سے اسلوک کیا واللہ

اعلم بالصواب واقعہ مجاہد شاہ بہمنی شہید کا سترھویں ذی الحجہ کی [illegible] سات سو اناسی میں اثنا راہ و

مراجعت کے مہم بیجانگر سے طرف دارالخلافہ کلبرگہ کے ظہور میں آیا مدت سلطنت اسکی ایک برس ایک مہینہ

آٹھ دن تھی **سلطان داؤد شاہ بہمنی کا بیان** داؤد شاہ بہمنی نے اسی وقت کہ مجاہد شاہ قتل کیا تھا

جمیع امرا کو حاضر کر کے اپنی سلطنت کی دعوت کی چونکہ یہی وارث ملک کا تھا اور سلطان مجاہد شاہ لاولد

سب لوگوں نے سر تسلیم کا جھکایا اور انکا قبول کیا پس شاہ موصوف نے [illegible] دن کے [illegible] بیٹھا کر [illegible] مقام

اپنے [illegible] دارالخلافہ کا ہوا [illegible] آباد کلبرگہ کے دو فرقہ ہو گئے بعض طرفدار داؤد شاہ کی [illegible]

کی اور بعض خواہان سلطنت محمود شاہ کے ہو کہ وہ چھوٹا فرزند سلطان علاء الدین کا تھا ملک [illegible] سیف

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

الدین غوری نامی بادشاہ کا کہ وہ منصب وکالت کا رکھتا تھا اور مرد عاقل اور جہاندیدہ تھا کہا کہ یہ باتیں
باعث زوال دولت کے ہیں اچھا ہوا سو ہوا اب مناسب یہ ہے کہ اطاعت داود شاہ کی کریں کیونکہ سوا اسکے کوئی اعظم
بیٹا سلطان کا نہیں پس اس جناب وکالت مآب نے خطبہ داود شاہ کے نام کا پڑھا اگر اتفاق سے اعیان اور سپاہی اور صدور
استقبال کو ہوئے داود شاہ بہمنی نکلا اور تخت فیروزہ پر بیٹھا بعد جلوس کے اپنے منصب وکالت سے استعفا کیا واضح ہو کہ
روح پرور آغا نام خواہر سلطان مجاہد شاہ کی کہ غم سے برادر کے بسبب منصب اکمال تھی وہ اس امر سے ناخوش ہوئی اور
صبر مبارک کیا دکا نکلا یا ہر چند کہ داود شاہ طرف سے اسکے اکثر ملاطفت کرتا تھا لیکن اسنے کچھ خوف نہ کیا تا آنکہ بالکلام
ایک جوان کہ مقرب سلطان مجاہد شاہ کا تھا تحریص اور ترغیب سے اس ملکہ کی جمعہ کے دن اکیسویں ماہ محرم سنہ ۷۸۰ کے
ہی اسپی کو جامع مسجد میں اثنای نماز کے رکوع سجدہ میں تیغ تیز انتقام کی کھینچکر ایسی کاری ضرب لگائی کہ داود شاہ
شہید ہوا مدت حکومت اسکی ایک ماہ چار دن

سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمود شاہ
بہمنی سب سے چھوٹا بیٹا سلطان علاؤ الدین کا بعد داود شاہ کے مقتول ہونے کے مسند فرمانروائی پر روح پرور آغا کی سعی و اہتمام سے جا بیٹھا
کو سرفراز کیا اور ملک نائب غوری کو بلوا کر خلعت وکالت کا دیا اور مشیر اپنا کیا کہ بے مشورت نائب موصوف کی کوئی کام کرتا
نہیں کہ یہ بات بہت اسکو مبارک آئی کچھ سلطنت میں اسکی فتور نہ آیا اور مسند عالی محمد کو کیا بعد اسکے وہ شخص کہ
فساد کا تھا مقید کیا اور مسعود خان ولد مبارک خان تنبولدار خاص کو دار رکھوایا واضح ہو کہ سلطان محمود شاہ بہمنی حافظ
قرآن خوب پڑھتا تھا اور خط بہت اچھا لکھتا تھا اور طبع اسکی موزون تھی علوم متداولہ سے خبردار تھا زبان
عربی فصیح بولتا تھا جب فتوح ہوتی تھی خوش ہوتا تھا اور جب کہ وہ سمجھتا تھا غم کیا تا تھا کہنے میں اسکے آیا ہے
کہ سوائے ایک عورت کے کسی دوسری عورت سے کبھو نزدیک نہ ہوا اور ہمیشہ علما سے مجالست رکھتا اور نہایت انکی

فاخر تہا اشعار اسکا اچہا اور اسکے زمانہ میں شعراء عرب اور عجم کے دکہن میں کثرت سے مستفید ہوتے مشہور ہے کہ ایک شاعر
عجمی نے ایکبار قصیدہ گذرانا تہا تو اول مجلس میں اسنے ایکہزار تنکہ طلا کہ عبارت ہزار تولہ سے ہے عنایت کیا تہا
شیراز سے بہی اسنے وقتیں زر اسباب سفر دکہن کیلیے بہیجے تہے بلکہ وطن سے باہر نکلکر دریا تک آئے تہے اور وہاں تلاطم
امواج سے متنفر ہو کر کشتی پر سوار نہوے اور ایک غزل لکہکر خدمتمیں روانہ کی بادشاہ نے
غزل کیلیے ہزار تنکہ طلا کا ہندی اسباب خرید کرکے واسطے انکے روانہ کیا لکہا ہے کہ محمود شاہ [illegible]
شاہی کے جامہ قیمتی پہنتا تہا اور جب بادشاہ ہوا لباس سادہ پہننا اختیار کیا اسکے عہد میں ایکبار قحط
ہوا تہا تو اسنے دس ہزار گاؤ فاضلہ گجرات و مالوہ کو بہیجکر وہاں سے غلہ منگوایا اور [illegible]
بہیجا گیا اور باقی اسکا عینوں بقالوں کو دیا اور [illegible]
دولت آباد جیول وایل ادر اور بڑے شہر اور قصبوں میں معلم مقرر کیے اطفال یتیم [illegible]
پاوین اور ترقی علم کی ہو اور محدثین جو اخبار رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی [illegible]
اور انکے واسطے وظیفہ مقرر کیا تہا اور سب مقیدین شرع شریف کا تہا کہ اسکے عہد میں کوئی [illegible]
خلاف مسئلہ کا نہیں کرتا تہا اور نابیناؤں کو شاہرہ معقول سرکار سے اپنی عطا کرتا تہا اور اسکے
انکے احوال پر بہت رحم فرماتا تہا کہ اوسکو قصد آگے سے ہو کر آئے تہے اور دریا سے اپنا مقرر کر دیا تہا
ایام سلطنت میں اسکے کبہی ہوس سے افزایش ملک و مال کی کسی طرف کو لشکر کشی نہوئی ہمیشہ عیش و
عشرت میں گذرا آخر عہد میں بہاءالدین ولد رمضان دولت آباد سے کہ حاکم ساغر کا تہا بغاوت ظاہر ہوئی
تو واسطے اصلاح اسکے فی الحجہ توجہ کی تہی عنایت الٰہی سے مفسد مذکور رو براہ آیا اور بعد اسکے [illegible]

الدین غوری یہی ہی کہ حسن اعظم خانزادہ بہمنیہ کا تہا فقط مگر [illegible] اسکا بہی انتقال ہوا کہتے ہیں کہ وقت مرگ محمود شاہ مرحوم کی [illegible] بیس برس کی تہی ایام سلطنت سلطان مغفور کے انیس سال پانچ ماہ اکتیس دن [illegible]

سلطان غیاث الدین بہمنی کا بیان

سلطان غیاث الدین [illegible] محمود شاہ کا بعد باپ کے سترہ برس کی عمر میں مسند آرائے جہانبانی کا ہو کر [illegible] فاضل [illegible] تغلچین نام غلامان ترک معتبر شاہ محمود کا تہا کہ [illegible] سلطان [illegible] اسکا ہو کر [illegible] اظہار محبت کا کرتا تہا تغلچین [illegible] کا بہم پہنچا کر بادشاہ کی دعوت کی سلطان [illegible] ذوق و شوق [illegible] اول لوازم مہمانداری [illegible] مجلس [illegible] سے خالی کیا بادشاہ اور زیادہ [illegible] تغلچین کا [illegible] عرصہ قلیل میں [illegible] شاہ پر غلبہ کیا تغلچین اور [illegible] دونوں آنکھیں بادشاہ کی [illegible] کہ بہانہ طلب [illegible] قتل کر [illegible] اس طرح جتنے آدمی [illegible] بادشاہ کو قلعہ ساغر کو روانہ کیا اور چہوٹے بہائی [illegible] سلطنت کی بادی اور قلعہ میں تمام آدمیوں کو حاضر کرکے تخت فیروزہ پر بٹھلایا [illegible] سلطنت شاہ غیاث الدین کی زیادہ ایک مہینہ [illegible] روز کے نہیں

سلطان شمس الدین بہمنی کا بیان

سلطان شمس الدین بعد عزل [illegible] برادر [illegible] برس کی عمر میں [illegible] ہوا اور جب [illegible] غیاث الدین کی [illegible] سلطنت پر قناعت کرکے تغلچین کو خطاب [illegible] اور منصب امیر جملگی کا عطا فرمایا والدہ سلطان شمس الدین کی :

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

جاریہ سلطان غیاث الدین کی ماں کی تھی مخدومہ جہان خطاب پایا یہ فیروز خان اور احمد خان دو نواسے بھی
ایک ماں دو جایا بیٹے داؤد شاہ کے کہ ان دونوں کو دو بہنیں حقیقی غیاث الدین کی منسوب تھیں چند ہفتہ تک دربار میں
قابو سے دور بار تغلچین اور سلطان شمس الدین کو مسلسل کر کے آپ قابض اور متصرف ہوئے اور بعد چند روز کے فیروز خان
نے تغلچین کو کہ اسنے سلطان غیاث الدین کو اسیر کیا تھا واسطے انتقام اس جرم سلطان کے مکور کو زندان ملک کے
دیوانخانہ میں بٹھلایا اور اسکو سنار اپنے ہاتھ سے اس غلام بیوفا کو ایسی تلوار ماری کہ داخل جہنم ہوا اور سلطان
شمس الدین اور اسکی والدہ نے رخصت مکہ معظمہ کی لیکر روانہ اس بقعہ متبرکہ کے ہوا اور تا دم حیات وہیں رہی
رہے آخر وہ وقت قبر بجزیرہ سنہ ۱۸۱ آٹھ سو سولا میں بیچ شہر مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا کے لبیک حق کہکے والدہ داعی اجل کو

ہوا مدت سلطنت اسکی ساتوں مہینہ — سلطان فیروز شاہ بہمنی کا بیان — سلطان فیروز شاہ بہمنی الملقب بروز افزون

افروز شاہ بن داؤد شاہ بعد شمس الدین کے تخت پر جلوس فرمایا اور احمد خان برادر کو اپنے خطاب خان خانان اور عہدہ امیر الامرا
عطا کیا اور میر فضل اللہ انجو شیرازی کو کہ اسکو ساتھ اسکے نسبت استادی کی تھی وکیل السلطنت بنایا
کیا اور ملک نائب خطاب دیا واضح ہو کہ سلطان مذکور سلطنت میں اپنی چوبیس برس اہل کفر سے غزا کیا
اور بہر بہیورا کے کنارے ایک شہر آباد کر کے نام اسکا فیروزآباد رکھا اور اسکو تخت گاہ اپنی قرار دیا
اور جملہ عادات پسندیدہ سے اسکے یہ بھی کہ اکثر جو دن کہ سال میں متبرک آتا تو صوم و صلوۃ سے گذارتا
اور کوئی فریضہ اس سے عداوت نہوتا تھا اور محرمات شرعیہ سے کمال انکار رکھتا تھا اگرچہ راگ سے
سنتا تھا اور پوشیدہ شراب بھی پیتا تھا لیکن ہمیشہ اس حرکت سے اپنی دلگیر اور آزردہ خاطر رہتا تھا
بنگالہ پور اور قلاع ملک تلنگ اسکے عہد میں مسخر اہل اسلام ہوا تھا اور صفت سخاوت میں بھی نام نیک کمایا تھا

دفتر دوسرا کلام دکن کے ساکنین

ہر روز پانچ سپارہ کلام اللہ کا لکھا کرتا تہا راتکو وہ نہیں پہر علما مشائخ شعرا قصہ خوان افسانہ گو خوش
طبع تاریخ دان سے بے تکلفانہ صحبت رکہتا تہا اور انکے ساتھ بہائیانہ سلوک کرتا تہا اور غیبت اور بدگوئی
کسیکی نہیں سنتا تہا اکثر زبانیں جانتا تہا ہر ایک کے آدمی سے اسیکی زبان میں بات کرتا تہا اور قوت حافظہ بہت
رکہتا تہا اشعار متقدمین کے خوب سمجہتا تہا اور خود بہی شعر کہتا تہا پہلے عروضی تخلص کرتا تہا بعد چند روز کے
فیروزی کیا اکثر علوم خصوصاً تفسیر اور اصول حکمت طبعی اور نظری میں مہارت بہت تہی اصطلاحات صوفیہ
سے خبردار تہا ہر ہفتہ میں تین دن شنبہ دوشنبہ چہارشنبہ کو درس کرتا تہا اور زاہد اور شرح تذکرہ اور شرح
مقاصد اور تحریر اقلیدس اور مطول ایسی کتابوں کا درس دیتا تہا اور کتاب تورات اور انجیل بہی پڑہ سکتا تہا
سنہ آٹھ سو چار میں سلطان ظفر آئین امیر تیمور صاحبقران کی ملک ہندوستان پر لشکر امیر تقی الدین محمد وا
میر فضل اللہ اور مولانا لطف اللہ سبزواری تحفہ اور ہدایا گرانمایہ اور کتابت مشعر اخلاص اطاعت کی دیکر روانہ
کیا صاحبقران نے حسن اخلاص سے اسکے باوجود بعد مسافت کے خوشحال ہوکر زبان مبارک پر لایا کہ ہم نے ولایت
دکن اور مالوہ اور گجرات اور مالوے کی فیروزشاہ کو دی اور تمام لوازمات بادشاہت واسطے اسکے دیکر رخصت کیا
میں فرزند خوند کا لکھا اور رخصت المحبوب کے ساتھ کمربند اور شمشیر مرصع اور چار قبہ ملوکانہ ایک غلام ترکی چہار گہوڑے
نامی روانہ کئے واضح ہو کہ سلطان مذکور کے وقت میں سید عالیمقام عرش احترام میر سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کہ بالفعل بندہ نواز
مشہور ہیں دہلی سے تشریف فرما گلبرگہ ہوکر اور وصال کے وہیں رحلت فرما ہوئے مرقد مبارک بہی حضرت کی
اسی جا ہے مرگ میں سلطان کی اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ اجل طبعی سے گذرا بعضے قائل ہیں کہ احمد خان
برادر نے اسکے بیماری میں گلا گھونٹ کر سنہ ۸۲۵ آٹھ سو پچیس میں مار ڈالا واللہ اعلم بالصواب

سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان

احمد شاہ بہمنی جہانبانی اسکی بچیس سال تین مہینے پندرہ دن

کہ ہنوز فیروز شاہ گرفتار مرض موت تہا استرضاسے اسکی مین حیات اسکے تخت سلطنت پر جلوس کرکے سریر

اس برادر بزرگ کی اختیار کی اور بخلاف سلاطین ماضیہ کے بساط ارادت کا خاندان سے شیخ محمد سراج کے لپیٹ کر

مرید حضرت محمد گیسو دراز کا ہوا اور چند قصبے قصبات سے سرکار حسن آباد گلبرگہ اور دیہہ برکات کے انکو وقف کیے

واضح ہو کہ سلطان نیک وقت اور صاحب حال تہا اور درویشوں سے سلوک بہت کرتا تہا لکہا ہے کہ عہد سلطنت مین اسکے

دیو رائے والی بیجانگر اور راجہ اور راجہ گڑہ اور حکام گجرات اور مالوہ سے بڑی بڑی جنگ واقع ہوئی عنایت الہی سے ہر ایک پر

سلطان مظفر اور منصور رہا اور بہت سے قصبات لیکے اپنے تصرف مین لایا بتخانہ کالنجر جا کے توڑا اور اسکی جگہ مسجد بنائی

ہوا اپنی زندگانی بیت جانا ہے آنکو دروازہ مین محمد گیسو دراز قدس سرہ کے دفن کردیا تا اس سبب سے قابل مغفرت خلائق

رہین اور قلعہ گاویل کا احداث کیا اور قلعہ زنالہ کی مرمت کی اور کہتے ہین کہ احمد آباد بیدر بہی احداث سلطان ہی کا ہے اور

وقت تہا اسکے شیخ آذری اسفرائنی کہ شاعر زبردست بہی ملازم رکاب سلطان کا تہا اسنے ایک قصیدہ

مدح مین بادشاہ اور تعریف مین عمارات اسکے کہکر جائزہ لائق پایا اور ہندی کتابون مین یون لکہا ہے

کہ بیدر قدیم شہر ہے اور قلعہ اسکا راجہ بیدر نام ایک راجہ تہا دکن کے راجون سے معاصر اسکندر

رومی کا اسنے بنایا ہے اور انہی مین یہ بہی دیکہنے مین آیا ہے کہ نل اور دمن جو دکن مین بہت مشہور

عاشق و معشوق ہوئے ہین بیدر کے راجون سے ایک راجہ تہا کہ نام اسکا بہیم سین دمن اسکی

بیٹی تہی اور سلطان بعد جلوس کے حسن خان ولد فیروز شاہ کو کہ وارث ملک کا تہا بانعہدی

فیروزآباد اسکے رہنے کو مقرر فرمایا اور چار کوس تک واسطے سیر و شکار کے نکلنے کا حکم دیا

حکام دکن کے

علاء الدین نے بہار بغیت اسکو اور کاموں کی طرف نہیں اتنا کو بہتر نہیں ہی جا کر چھپا جب تک فراغت سے گذرانا اور اسکی
صورت تنگی کر ازرہ دکی بہم پہنچے لیکن بعد چھپا کے اسکے بین کر مقبول ہو کر قلعہ میں محبوس ہوا اور اسکی حالت
میں ہوا عہد میں اسکے دو سال امساک باراں کا ہوا بادشاہ واسطے دعا کے نکلا اور وہاں سے بھیگتا ہوا آیا اس روز
سے لقب سلطان کا احمد شاہ ولی قرار پایا اور شاہزادہ علاء الدین کی شادی نصیر خان حاکم اسیر کی دختر سے دہوم دہام سے
کیا اور بعد شادی کے سب فرزندوں کو جمع کر کے حسن و قبح اتفاق و نفاق کے بیان کیا اور علاء الدین کو وزیر تہا
اسکو ولیعہد کیا اور ممالک محروسہ کو تقسیم فرمایا انتقال ہوا بیچ رجب کے سنہ ۸۳۸ آٹھ سو اڑتیس میں ایام جہانبانی
اور مدت سلطنت آپکی بارہ برس دو مہینے سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان سلطان علاء الدین
بن سلطان احمد شاہ بہمنی تخت پر جلوس فرمایا شاہزادہ محمد خان کہ سب سے چھوٹا تہا اور باپ نے تقسیم ممالک کے اسکو تلنگ
سلطنت کے سپرد سلطان کے کیا تہا اپنے کیے سے مفسدان دکن کے باغی ہوا لشکر کشی کی سلطان و اسکے فوج سے
منہزم ہوا اور شاہزادہ بعد بہت سعی اور کوشش کے شکست پا کر فراری ہوا بعد اسکے نصیر خان حاکم اسیر خسر سلطان کا بسبب التفات
سلطان کے طرف دختر اسکی کے کہ وہ خوبصورتی اور حسن جمال اور موسیقی دانی میں بے نظیر تہی سلطان
کی زوجہ مسماۃ آغا زینب المخاطب ملکہ جہان کہ وہ آپکی دختر تہی بہانہ تسخیر ملک برار کا کیکر رخصت ہوا اور وہاں
جا کر حکام کو طمع فراوان دیکے اپنی طرف اطاعت اپنی کر کے آمادہ پیکار ہوا آخر کار دولت ہالہ جا کر اسکو بہی منہزم کیا
بعد اسکے دیو راو حاکم بیجانگر کا ہوس سے تسخیر ممالک کا آن بہمنیہ کے سنہ ۸۴۸ آٹھ سو اڑتالیس میں بہت سی لشکر لیکر متوجہ
ہوا بہانے ... خبر سنکر ارادہ انتقام کا کیا القصہ بعد بہت سی جدال و قتال کے ... نے صلح کی
و آخر عمر سلطان موصوف اوائل ... میں بادار اشتغال ... وقف ...

تا محصول اسکا دو لا اور عدا ہیں بیمار و دکن کے اور جاٹ روائیں اٹھا یا۔ غرض ہوش و حواس اور سلطان باوجودیکہ ابتدا میں بالکل

اتباع مذہب پادری نصرانی کا تہا لیکن دوسرون پر بہی تاکید تہی کہ کوئی گرفتار کسو قسم کی مسکر کا ہوتا تہا اور اگر اتفاقاً کسو شخص نے

کسو ضرورت کرکے کچہ پی لیا تو شیشہ پگہلا کر اسکے حلق مین ڈلوایا جاتا تہا اور عدل و انصاف مین بہت

کرتا تہا اور منبر کے پایہ کے نزدیک جماعت کے ساتہہ حاضر ہو کر وعظ سنا کرتا تہا اور بہت بتخانہ توڑ کر مسجدین بنوائین اور بہی

سے قتل برہمن کے راضی ہوتا نصارا اور زناردار اور برہمن وغیرہ سے کلام نکرتا اور بہت فصیح اور بلیغ تہا فارسی

نیک جانتا تہا فی الجملہ علوم بہی تحصیل کیے تہے اور عیاشی بہی اسطرح کا تہا کہ ہزار عورتین حمیدہ عہد میں اسکے

سراپردہ شاہی مین جمع ہوئین تہین پس ششہ آٹہہ سو چہپن مین شہر الجوزی گئے تو بہ نصوحا فرما کر کے طرف وزارت

سے متوجہ امور مالی اور ملکی کا ہوا کہتے ہین کہ جو فسادات بسبب عیاشی کے واقع ہوئے تہے چنانچہ کتب طبقات مین لکہے ہین

ہین عرصہ قلیل مین برطرف ہو گئے اور ششہ آٹہہ سو ستاون ہجری مین بند لیمپ کی ایک زخم آیا بعید کہ سالہا مین اسکے سعی

تہے از ہوتا تہا اور سہ مین کئی بار اوام کی تشویش ہوی حتی کہ محمود خلجی عازم دکن ہوا سلطان باوجود دردمندی

واسطے دفع کے لشکر آراستہ کیا اور خلجی بے جبر لشکر فتح ہو منہزم ہوا آخر کار ششہ آٹہہ سو باسٹہ ہجری مین دنیا سے

لکہا ہے کہ ایام سلطنت اسکے تین برس نو مہینے بیس دن لب اور بار زرد شمار کیے جو بیس نو مہینے ملک ہوئین سلطان

ہمایون شاہ بہمنی کا بیان

ہمایون شاہ المشہور بظالم بزرگ پسر علاء الدین کا وقت انتقال باپ کے

بیچ کہر مین تہا یوسف خان اور ریو خان کہ معتبر امرا اسکی سرکار کے تہے وفات کو علاء الدین کے

پوشیدہ رکہہ کے حسن خان چہوٹے فرزند کو کہ وہ دختر زادہ فیروز شاہ کا تہا تخت پہ بٹہلایا ہمایون شاہ نے

سنتے اس خبر کے کل سپاہ سوار اسکے ساتہہ تہے لیکر آنکلا اور دیوانخانہ مین آیا حسن خان کو کہ اسوقت

ریختہ سکے بدین تہا اکو قید کیا اور تب جلوس فرمایا بعد جلوس کے سکندر خان بن جلال خان کہ بندہ اولاد
حضرت علاء الدین بہمنی کے تہا طلبگار ترکہ کا ہوا ہمایون شاہ کو غضب آیا اور درمیان دونو کے جنگ واقع
ہوئی وقت کارزار کے ست باقی ... سکندر خان کو ... لبیت خانہ میں آ کر اٹہا کر زمین پر دے مارا پہر اسکے
اہنے فرزند ... ہاتہہ اور پاؤن اسکے کہلوا ... جلال خان کو ... اسکا زندہ تہا گرفتار ہو کر تا دم حیات محبوس رہا
اس فتح کے بعد سلطان ... قلعہ ... کا ہوا ایسا کہ اس ... یوسف نام ترک ... غلام سلطان علاء الدین کی
کا ... زادہ ... ان کو قربت ... آمادہ ... کا ہوا ... سلطان نے اور ... فتح ...
اور ... جنگ کی ... کفار ... سکو ... ڈالا کہ ... ڈالا اور ...
... طرح ... بعد اس ... کے تمام شہر ... اور ... ملک کو مروا ڈالا ...
سلطان کمال ... قیام کیا ... تہا کہا ہے کہ ... ہر ... پہنچا تہا
... ۸۶۵ ... انہہ ... ہجری
... ایک ... لکڑی ... اسکے سر ... آ ... ہوا
... سلطان نظام شاہ بہمنی
بیان نظام شاہ ... کہ ... نظر ... اللہ ... اسکی ... تعالیٰ
... ماں اسکی مخدومہ جہان ... خواجہ جہان ترک
... اور ... انجام دیتی تہی حکام اطراف
... اسلام ... کہ ... ایک ... تخت نشین ہوئے

دوسرا فقرہ
حکام دکن سے
ساتھ نہمن

ہر ایک کے دلمیں ہوس تسخیر ممالک بہمنیہ کی متمکن ہوئی چنانچہ اول راے ملک اودیسہ اور پھر اور یہ سکا اتفاق زمینداران
تلنگ کے ہمداستان ہوا آخر الامر بعد جنگ و جدل کے پانچ لاکھ تنکہ بطریق احمقانہ خزانہ شاہی کے داخل کرکے روانہ
دلمیں کا ہوا بعد اسکے سلطان محمود خلجی سلطان مندو اوٹھا بیس ہزار سوار لیکر راہ خاندیس سے نواح
میں داخل مملکت بہمنیہ کا ہوا اور بعد جدال و قتال کے بہت سی تکلیف اوٹھا کر بے نیل مقصود پھر گیا اور صحیح
قاعدہ اور آداب شاہان بہمنیہ کا یہ تھا کہ پہلے عورت کو ملکہ جہان خطاب نہ دیتے تھا تو ضرور تھا کہ وہ ہم جنس اور
ہم کفو ہوا سواسطے ایک لڑکی اہل قرابت سے مخدومہ جہان نے مقرر کرکے خواستگاری کی اور جب ماں باپ اسکے
راضی ہو گئے جشن طوی کا آغاز کیا عین شب زفاف میں کہ تیرہویں ذیقعدہ سنہ ۸۶۷ آٹھ سو سرسٹھ کی تھی بیکایک آدھی
رات کو ناگاہ اور توجہ ہوا کہ نظام شاہ ملک عدم کو سدہارا وجہ اسکی کسی کتاب میں نہائی کہ کیا تھی مدت سلطنت
تقریباً دو سال سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان شمس الدین والدنیا یعنی ابو المظفر غازی محمد شاہ بہمنی بکوشش
وسعی مخدومہ جہان کا بعد برادر کے نو برس کے سن میں تخت نشین ہوا اور اقتدار ... چھوٹا بھائی ...
اور جلیس محمد شاہ کا ہوا بعد اسکے سلطان فیروز شاہ کے علوم و فنون باب خاندان بہمنیہ کے کوئی بہتر محمد شاہ سے نہوا اور عہد میں اسکے
بہت کفار خوار ہوا اور بہت بتخانہ شکست پاے اور بہت سے مسجدیں بنا ہوئیں اور غنائم بہت ہاتھ آئے
فتح نصیب اولیا دولت کے ہوئی ممالک بہمنیہ کو وسعت بہم پہنچی کہ تا ہنوز چار حصے نہی آتھہ حصے ہوئی اور
ہر حصہ پر ایک امیر لشکر نے طرفدار مقرر ہا یا غرض کہ سلطنت بہمنیہ کمال کو پہنچی سبب ہے کمال کو
زوال ہے اخیر وقت میں اسکے آثار زوال کے نمایاں ہوئے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ ملک التجار محمود
گاوان الخاطب خواجہ جہان امیر الامرا کہ آدمی خدا دوست اور غریب نواز کریم النفس

وزیر عادل موافق مزاج مخدومہ جہان کا تھا حتی کہ وہ عفیفہ مکان کو اسکے اگر اپنا بھائی کہتی
اور عنایت سلطان کی بھی بہت تھی اور اکثر اس نے مدت شاہیہ میں آلی نہیں جلدوں میں ایک مدت تہا
سلطان مہربان ہوکر اپنا لباس اور تاریکہ اسکو پہنایا اور اسکا آپ پہنا بعض نے لکھا ہے اسوقت اس کو تک جاتا ہیں
لیے کہ رسالہ میں کہ بادشاہ نے ایسا کیا تھا اور بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ شاہان بہمنیہ نے کسو بہمن کو قتل کا
حکم دیا اور اپنے ہاتھ سے مارا چنانچہ غازی اسی روز سے اپنا لقب کیا تھا وہ مارا کرنے ادا فتح ہوکے
دفعتا اس شخص کو کہ جیسے امیر الامرا موصوف جسکی تعریف میں ایک کتاب علیحدہ ملا عبد الکریم ہمدانی نے مرقوم کی اور
اسیکے حسن تدبیر و کمال دولت کا حاصل ہوا تھا کہ بسبب مفتریوں کے بے تحقیق قتل کروایا امرا کا قطع اس کے تارا
اسکی اطاعت میں ان کے قصور ظاہر ہونے لگا اگرچہ بعد تفحص کے جیسے حق ثابت ہوئی سلطان نادم ہوا لیکن فائدہ کیا
اور جب کوئی شخص سرکشی اختیار کرتا تھا اور سلطان نے بے آپ ہی تھی ظاہر میں تو سکوت کرتا تھا لیکن باطن میں
ہر گھڑی خواجہ مرحوم کو یاد کرتا تھا اور افسوس میں رہتا تھا یہانتک کہ غم اسکا اکثر تولی ہوا ہوشیم و روز
روز کہتے تھے لکھا ہے کہ اسوقت شاہزادہ محمود خان کو ولیعہد کیا اور اندنون میں اکثر زبان پر لاتا تھا کہ دو زوال اس
ہی اسواسطے کہ جب امرا میری اطاعت پوری نہیں کرینگے باوجود کہ سالہا بادشاہی کی ہے اور بہ شمشیر
ملک فتح کیے ہیں پس بیٹے اس لڑکے کی کیا اطاعت کرینگے اور جب بہت ضعیف ہو گیا آخر صفر سنہ ۸۸۷ آٹھ سے
ستاسی میں قدم اقلیم عدم میں رکھا وقت نزع جس وقت ہوش آتا تھا کہتا تھا کہ نفس الامر میں
خواجہ کو مارا اسی سے مصرعہ تاریخ اسکا یہی ہے مصرعہ خرابی دکن تاریخ او شد و مدت سلطنت اسکی انیس برس
نو مہینے تیرہ دن کم۔ ذکر سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان سلطان محمود شاہ

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

[illegible]

تخت بہمنہ یعنی تخت فیروزہ کو کہ جو اس زمانہ میں خوبی اور نفاست میں ممتاز تھا فتحگاہ میں لا کر بچھا
اور دو کرسیاں اوسکے آگے دونوں بازو رکھکے نصب کیں اوسپر شاہ محب اللہ اور سید حبیب اللہ کو افضل اور اصلح مشائخ اوس
زمانہ کے تھے فاتحہ پڑھکر تاج بہمنہ اوسکے سر پر رکھا اور دونوں ہاتھ پکڑ کر تخت پہ بٹھلایا اور وے دونوں صاحب
دونوں طرف کرسیوں پر متمکن ہوے امرا جو حاضر تھے جیسا ملک حسن نظام الملک بحری اور بیٹے قوام الملک اور صفدر ملک قوام الملک
اور قاسم برید ترک شرف پائے سلطان کے بیعت کرکے باقی جمیع امرا اور ملوک اور صلحا نے سلام مبارکباد کیا گو اگرچہ ظاہرا
اسکی سلطنت کا امتداد پایا لیکن فی الاصل آیہ تنزل ہوا تھا علاوہ اسپر یہ ہوا کہ محمود شاہ ضعیف العقل اور
عیش و عشرت میں دائم الخمر نکلا چنانچہ عہد میں اسکے اعدا آباد پید سرکشی اور بوطن ولایان بن بیٹھے اور بہمنی سلطنت
کے پنجاب عراق اور خراسان و ماوراء النہر لاہور دہلی وغیرہ کا ہوا تھا فقط خزانہ افغان کو بہمنیہ حکومت تھی لیکن
ہر ایک ذی منصب کو ہوس حکومت کی پیدا ہوئی اور ہر ایک سردار دوسرے کی فتح میں ساعی ہوا اکثر میں قاسم
برید کو جب سند پیر جلکی پر تسلط ہوا کہ رفتہ رفتہ سواے نام سکہ شاہی کے نزدیک سلطان کے کچھ نہ رہا اور جب قاسم برید
دنیا میں وہ مرگیا اور بیٹا اسکا امیر برید قائم مقام باپ کا ہوا وہ اس سے بھی زیادہ تر کام میں کر رہا پس سلطان کو
بید فعل محض کر دیا کہ عدم اور وجود ابرابر ہو گیا یہاں تک کہ وہ زندہ دل ہی شاد کیا جاتا تھا ہر دو سلطنت کی
حالت میں جو بہمنی تاریخ ذکر کی سنہ ۹۲۴ھ چوبیس مشتی تقدیر برید اسکی زندگی کا طی کیا دست
شاہی اسکی جانب تزلزلات کثیرہ اور انقلابات بے پایاں سکہ سینتیس برس چار مہینہ رہا جانا چاہئے
کہ بعد سبب اسکی بیماری کی جا کر کے بن آئی سے مد فرقم فاقدم واموا جمعیت تا جمیع دنیا برہم دے
ذکر سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان سلطان احمد شاہ بہمنی کی بھی مثل باپ کے

[illegible]

حکام دکن کے سابقین

دوسرا دفتر

فرمایا ... تخت نشین ہوا ... ملک کے آئے ... بیدر میں جلوہ ...

نام کا کیا اور ... سلطان ... حکم کیا کہ ہر روز ... حضرت کا ... احتیاج ... وہ کم بخت ...

... تاج سلاطین ... کے ... کی قیمت ... ہزار ... اور یاقوت ... الماس وغیرہ ... کے

... کو ... کر ... اور ... حضرت ... کیا ... امیر ... سلطنت ... قتل

... بہت ... چند روز ... سلطان ... دیکھ ... کی سخت ...

... کیا ... کی زبانی ... اور ... ہے ... ہیں ... وہ بیدر ...

... برس ... سلطان ... سلطنت کی ... سال ... سلطان علاء الدین

بہمنی کا بیان۔ سلطان علاء الدین ... احمد شاہ ... آدم ... نام ... دو ... امیر ...

واسطے ... دولت ... علاء الدین ... عاقل ... کیا ...

... سلطنت ... کی ... امیر ... کی ... بہمنی ...

سلطنت ... کچھ ... شاہ ولی اللہ بہمنی کا بیان۔ شاہ ولی اللہ ... سلطان

... اور احمد شاہ ... علاء الدین ... تخت نشین ... سلطنت ... سال

... علاء الدین ... شاہ کلیم اللہ کا بیان۔ شاہ کلیم اللہ ...

... کا ... ولی اللہ ... بہمنی ... کا ...

... سلطان ... اور ... حکم ... اللہ ... تخت

... نظام شاہ ... قطب شاہ ... عادل شاہ ... اور شاہ کلیم اللہ ...

[illegible]

بین آحمد نگر کو نزدیک ہان نظام شاہ کے جاکر وہین راہی عالم بقا کا ہوا سبب ہے ہین آنکے جلا
مسموم ہوا یا اجل طبعی کہ زمانہ سلطنت اسکی مجہول اور وہ حساب خارج ہے بقدر پندرہ آدمی قوم الصدر خان
بیے حسن گانگوی بہمنی کے جد انکے پایہ ہی تک ملک دکہن سلطنت کیے دوسرا گروہ نظام شاہیون
بیان مین احمد نظام شاہ بحری کا بیان آحمد نظام شاہ بحری بیٹا ملک نایب نظام الملک بحری کا اور ملک
نایب اولا دہین ایکا کہ برہمنون سکہ تہا نام اصلی اسکا تیما بہت اور اسکے باپکا نام بہرو سلطان احمد شاہ بہمنی
کے وقتمین جب تیما بہت اسیر مسلمانون کا ہو کر آیا اور داخل حلقہ ہین بادشاہی غلام ہوکے ہوا اسوقت نام اسکا
بدلکر ملک حسن رکہا پہر احمد شاہ نے اپنے بڑے بیٹے کے حوالے کیا تب اسکو ملک حسن بہری کہنے لگے
لیکن شاہزادہ ایام طفلی مین لفظ بہری کو تحریف کرکے ملک حسن بحری کہتا تہا اسی سبب سے بحری
مشہور ہوا اور مبادی حال ہی وہ بکار نمایانی سلطنت مین منصب امیری کا اور رفتہ رفتہ اور راہی ہوا اور کارخانہ
شکاری جانورون کا اسکے سپرد ہو لفظ بحری سے شہرت ہوگیا تب آہستہ آہستہ خطاب اور القاب اشرف ہمایون نظام الملک
بحری پایا اور حسن التفات خواجہ جہان گاوان کی طرفداری مملکت کا ہوا اور جب خواجہ جہان کا وہ مارا گیا اسکا
قایم مقام ہوکر خطاب ملک نایبی اور منصب لشکری کا سرفراز ہوا اور جب محمد شاہ فوت ہوا حسب الوصیت اسکے وکیل سلطنت
اسکے بیٹے سلطان محمود کا ہوا اور جب وہ یعنی بحری مرقوم بلدہ بیدر مین مارا گیا ملک احمد نے خطاب باپکا اپنے اوپر اطلاق
کرکے موسوم اور مشہور احمد نظام الملک بحری ہوا اور اوال سپاہ اور رعیت کے لقب القاب کیا کہ ظہور اسکا ساتہی
حوالی اور حواشی قصبہ سیر اور سیو گانون اور بیر وغیرہ کے ضبط و تسخیر اسکے راضی ہوگیا
تہا بیچ اسکے صوبہ جہات پانچ کندیل اور راجپوری بندر ہین اور بانام راجہ اور دوسرے کفارون کے

بڑی بڑی جنگ کرکے قلعہ جوند اور بہاکر اور سنگی ور نرونی اور کندیا را اور پوربت اور جیودان اور کہرو

پریجن اور ماہولی نام کو کن کو مسخر اپنا کیا تھا اور قابض سب پر تھا مردانگی اور شجاعت اسکی عالمگیر تھی

کوئی مقابلہ پر نہ آسکتا تھا لیکن زین الدین علی تالش اور شیخ مودی عرب کہ یہ دونو امرا عظم سلطنت بہمنی کے

تھے انہی تحریک سے سلطان عصر کی اکراہ وہ بیکار ہوئے لیکن احمد تعالی کو ترقی شاہ موصوف کی منظور

تھی ویسے دونوں مارے گئے اور احوال و اقبال انکا موجب زیادتی جاہ و ملک نظام شاہیہ کا ہوا اور سنہ ۸۹۵

اٹھانوے میں جب فتح قصبہ بیتا پور کی ہوئی وہاں اکباغ بنا کر نام اسکا نظام باغ رکھا اور اس لیے لفظ

فتح باغ بھی اسکو کہتے رہے اور بعد فتح مذکور کے سلطنت بہمنیہ کو کمال ضعیف اور ناتوان دیکھکر سفید چتر کہ

اسوقت وہ نشان بادشاہان دہلی اور گجرات اور ہند کا تھا سر پر بلند کیا اور خطبہ میں نام سلطان محمود کا موقوف کر

اپنا ثبت کیا بعضے امرا کو بات پسند آئی نظام شاہ کہ زیور عقل سے آراستہ تھا مبادا فسادی برپا ہو جاوے

خطبہ تو موقوف کر دیا اور چتر کا ایسا کہا کہ یہ تو واسطے دفع حرارت آفتاب کے ہی نہ علامت سلطنت

کی کیا ہی تغیر دینا اسکا مناسب نہیں امراء نے اون نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو اذن عام ہو کہ سبھی چتر اپنے سر پر

رکھیں ناچار ہو کر رخصت عام فرمائی اور واسطے امتیاز چتر حاکم اور سایر الناس کے اپنا چتر سرخ

کیا اور سبکا سفید پس رفتہ رفتہ عادل شاہیہ اور قطب شاہیہ اور برید شاہیہ سبھوں نے اس امر کو اختیار

کیا اور اس بانیی شاہ و گدا ایک سے ہو گئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہاں بجز بادشاہ کے دوسروں کا تعداد سب

ہی پہر دو مہینے کو وہ لوگ جو واسطے خطبہ کے مانع آئے تھے خود بخود نادم ہو کر بالاتفاق عرض

کیے کہ خطبہ پیر و مرشد نے اپنے نام کا پڑھوانا اسمیں ہماری خوشی ہی اسلئے ایکو اسکے لائق

اور چہارشنبہ ۹ رمضان کے ساتھ مہینے میں ستمیں کی ستائیس برہان نظام کہتا ہے مہر میں ایک شہر بنا کر اسکا نام احمد نگر

رکھا کہ علمائے شیعہ بازین اسکو کمال بنا ملک کہتے ہیں کہ دکن کے ملک میں فن بنانے کا یہی شاہ ہے

عہد میں بسبب اخلاص کے دین کو ہم غریب امیر و فقیر چھوٹا بڑا سپاہی عالم فاضل سب کے سب اسکی طرف

متوجہ تھے اور اکثر ان میں سے ایک کی باہی فرد و فرد اگر دعوی انا و لا غیری کا پیدا ہوا ہے

دربار روز بستان ہوتا تھا اکثر وہ شخص ناحق جا ہیں اسوقت خون بہتا اور بدعی علیہ کا فیصلہ تھا اور نظام

شاہ بحری خصائل حمیدہ اور افعال پسندیدہ رکھتا تھا سواے اسکے اور در نظر رکھتا تھا کہ کسی کا ہم

خیال خلق اللہ کی ناموس کا اسکو بہت تھا چنانچہ ایک بار ایک جماعت حسن و جمال اہرو قلعہ کے آئی بھی اور

آپ نے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور ارادہ اسکے وصال کا کیا جب غنی نے کہ خاوند میرا زندہ اور ان قید

میں ہے جو فوراً اس لفظ کے سنتے ہی ارادہ سے باز آیا اور صبح باپ اور شوہر کو اسکے بلا کر

انعام و اکرام کے ساتھ رخصت کیا بعد اسکے جو اسکا اور وقت مرض الموت کے شاہزادہ جو ان بخت کا

کرکے وہ بعضہ اجل شاہ رضی کر کے سنہ ۹۱۴ میں داعی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک

راضیۃ مرضیۃ کو لبیک کہا مدت فرمانروائی اسکی پانچ برس

بیان برہان نظام شاہ بحری کا

برہان نظام شاہ بن احمد شاہ بحری سات برس کی عمر میں بادشاہ موفق جاودانی

تخت پر بیٹھا جلوس کا ہی نہایت ذہین اور طباع تھا اس کی عمر میں کا فرہنگ کا طالب علم ہوا تھا اور

سبب اسکا اکثر کہ خواص و عوام پسند کرتے تھے اوایل جوانی میں آشنا ہو لیے بے عاشق ہوا

ابتدا میں بابا حسین نظام شاہ بحری اسکے بطن سے جو بعد پدر قایم مقام ہوا انشا اللہ تعالی

دوسرا فرقہ حکام دکن سے نظام شاہیہ

عنقریب ذکر بہمنیوں کا ہوگا موضع آشتہ پور بابہ اسیکا ہی اور سنہ ۹۴۲ نو سو بیالیس میں شاہ طاہر کا
عالم زیر دستہ عنقریب الا نیسہ کا تھا اور صبح کار سلطان بی بی مریم دختر یوسف عادلشاہ کو جشن و طوی
آئینہ عقد ازدواج میں لایا اور موضع بازی کہ وطن گیا اور اعداء سلطان کا تھا عماد الملک بروری کی
بہمنیوں کو جو اہل حرب سے تھے تنبیہ بطریق انعام عنایت فرمایا بعد اسکے ماہور قلعہ جو طرف علاء الدین عماد الملک
تصرف میں دلاور خداوند خاں حبشی کے تھا مسخر کرکے عازم تسخیر ایلچپور کا ہوا عماد الملک نے شاہ عادل کی بلا کر
کر کیا سلطان محمد شاہ فاروقی جو حاکم برہانپور تھا اسکی اعانت کیا اور دونو لشکر متوجہ جنگ ہوئے نظام شاہ بحری
اتفاق میر برید کے مقابل ہوا بعد جنگ صعب کے عماد الملک اور محمد شاہ منہزم ہو کر فرار اختیار کئے تین
اس جنگ میں تین سو زنجیر فیل اور خیمہ اور خرگاہ اور تمام کارخانجات شاہی پر اسکے قبضہ ہوئے اکثر ممالک
برار برباد ہوا اور سنہ ۹۳۰ نو سو تیس میں قلعہ قندھار کا سر کیا اور سلطان بہادر گجراتی سلاطین خلجیہ
سلاطین کو ولایت ہندوستان متصرف ہوا تھا موافقت شاہ طاہر کی برہانپور میں ملاقات اسکے کرکے خطاب
شاہی کا حاصل کیا گھوڑے کا سوار بہت اچھا تھا چوگان بازی میں دخل تمام رکھتا تھا چنانچہ بہادر
گجراتی اسکی سواری دیکھنے کا تھا بعد ملاقات کے جب چوگان بازی آئی کی تب سواری میں دیکھی
بہت خوش ہوا اور تعریف کی اور چتر و آفتاب گیری سفید کہ بادشاہانہ ہوتے تھیں عطا
فرمایا اور نظام شاہ نے بصحبت شاہ طاہر کی طریقہ اہل تشیع کا اختیار کیا بسبب اتحاد مذہب کے
فرمان روا ایران کا یعنی شاہ اسمعیل صفوی نے آقا سلیمان طہرانی المشہور مہر علی کے واسطے
مبارکباد کے روانہ کیا اور ایک غلام ارمنی شاہ قلی نام بطریق تحفہ اور ایک عقد الماس بیش قیمتی

مرض جسمانی سے جان جان آفرین کو تسلیم کیا وقت انتقال اسکے پانچ بیٹے تھے حسین نظام شاہ جانشین

عبد القادر کہ مان ان دونوں کی بی بی آمنہ تھی اور شاہ علی بطن بی بی مریم سے اور شاہ حیدر داماد خواجہ

جہان دکنی اور میران محمد باقر کہ وہ بیجاپور میں فوت ہوا اور شہزادہ سلطان محمد خدابندہ بنگالہ میں جا کر فوت ہوا

مدت سلطنت نظام شاہ کی سینتالیس برس اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اتفاقاً جس سال برہان نظام شاہ اول

سے گذرا اسی سال سلطان محمود گجراتی اور سلیم بادشاہ دہلی بھی جہان فانی سے گذر گئے زوال خسرو تاریخ

حسین نظام شاہ بحری کا بیان حسین نظام شاہ بعد رحلت جلوہ افروز تخت سلطنت کا

برادر اعیانی اسکا کہ بس عزیز و معزز تھا سرکشی اختیار کر کے قلعہ میں سے نکل گیا ہرچند کہ

حال کے ہو لیکن سلطنت تقدیر میں نظام شاہ کے تھی منصوبہ اسکا درست نہ پڑا آخر الامر

دیے اور انکے جماعت مثل نہایت الغنیمت پریشان ہو گئے عبد القادر طرف برار میں نزدیک عماد الملک کے جا کر

شاہ علی اور میران محمد باقر اور محمد خدابندہ عادل شاہ پاس بیجاپور کو چلے گئے اور شاہ حیدر پرینڈہ کو روانہ

حاکم وہاں کا خواجہ جہان کہ دختر اسکی حبالہ نکاح میں شاہ حیدر کے تھی ارادہ ہے اس امر کا کہ شاید داماد اپنا

کا ہو کر ... اور ... حسین نظام شاہ کے تعطیل اختیار کی بھی اسی طرف متوجہ ہوا اور

دستبرد کو روشن کی بعد ... خواجہ مذکور اور اسکا داماد دونوں ... کنارہ طرف عادل شاہ کے

بھاگ گئے اور نظام شاہ قلعہ مذکور کو فتح کر کے آپ رونق افزا احمد نگر کو ہوا ... کہ نظام شاہ

اور ملک ... طرف سے ہر اس دلیر ... مستولی ہوتا تھا کبھی جنگ میں ... ہوا

یہی چاہتا تھا کہ جو سلطنت کا سر اپنے عم زادہ میران شاہ علی کے مرتفع ہو ایک رائی

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

کہ اختیار کی تہی قضات اور علما رعایت بصیرت دولتشاہ بنت عماد الملک کو سامان جشن شاہانہ دیکر
ساتہہ حسین شاہ کے عقد باندہا اور آخر سنہ ۹۶۷ نوسی سیفیت بن قلوکا نہ کہ مو ز نقد فیس نظام شاہ کے ہاتہ آیا
مع اور چند قلعوں کے فتح کیا اور سنہ ۹۶۹ نوسی الہند ہین اپنی بڑی بیٹی کو کہ نام اسکا بی بی خدیجہ تہا اور وہ بطن
بیبی خونزہ ہمایون کے وجود مین آئی تہی شاہ جمال الدین حسین بن شاہ حسن کو شادی کر دی اور سنہ [illegible] نوسی
ستر مین دوسری بیٹی مسمی بی بی جمال کو عوض مین ابراہیم قطب شاہ کے سپرد کیا بعد اسکے چاند بی بی بنت
ثالث کو اپنی سلسلہ ازدواج مین علی عادلشاہ کے اور بعد ہ سلطان بنت ابراہیم عادلشاہ کو حبالہ نکاح مین مرتضی
نظام شاہ مین لا کر عداوت کو ہر ایک کی ساتہہ بعد آشتی کے مبدل کیا اور قلعہ شولاپور کہ بایہ نزاع کا تہا
جہیز مین چاند بی بی کے مقرر کیا بعد انواع رسوم عیش و سرور کے تینون بادشاہ اور علی برید سو کر تان
الملک واسطے استیصال رام راج کے براق و سامان جنگ یکدل و یکجہتہ ہو کر کنارے بیکری کی ندی کے مقام
فرماتے رام راج بد گوہر بہی ستر ہزار سوار نو لاکہہ پیادہ کی جمعیت لیکر انکا نزیب متوجہ ہوا قضا کے
کردگار و فن نجابت غرور کرسنی اور قوت حشمت کے جنگ کو بازی طفلانہ جانکر رام راج سوار
سنکاسن کا تہا قضاء الہی ایک ہاتہی قریب اسکے جا پہنچا اور کہار اپنی جان بچانیکے لیے سنکاسن کو چہوڑ کر
بہاک گئے اور ہاتہی نے رام راج کو اشارہ سے فیلبان کے سونڈ مین لیکر اوپر دیا اور فیلبان نے تعظیم
اسکو لشکر نزدیک و بیچان کہ دار وغہ ہاتہی خانہ تہا گیا رو بروی ان شاہان کے استعجال رانکہ نظام شاہ کے
نظام شاہ بہت سر اسکا کاٹ نیزہ پر چڑہا کر اسپی ہی بلند کیا اور بعد اس فتح عظیم کے احمد نگر
مین نزول جلال فرما کر گیارہ روز ہو گئے تہے کہ فراط شراب اور کثرت مباشرت سے استسقا کا

مرتضی اور برہان دو بیٹیان چاند بی بی اور بی بی خدیجہ بطن سے بی بی خونزہ ہمایون کے اور دو بیٹے شاہ

قاسم اور شاہ منصور اور دو دختر آقا بی بی زوجہ میر عبد الوہاب بن سید عبد العظیم کی اور بی بی جمال بطن سے [illegible]

سلطنت کی گیارہ برس **ابو المظفر مرتضی بحری کا بیان** ابو المظفر مرتضی نظام شاہ [illegible]

بعد حسین شاہ تخت سلطنت پر جلوس افروز ہوا ماں اسکی خونزہ ہمایون کچھ کم چھ برس تک سرانجام مہمات

بادشاہی کا کرتی رہی بعد اسکے سلطان بادشاہ کو قید کر کے خود متوجہ ہوا کہتے ہیں کہ اس طرح کے بادشاہت کی کہ آپ

دفعہ دایرہ کو سلطنت کے عنایت الہی سے وسیع پایا اور لشکر بے پایان اسکے بہت سے قلعے اور [illegible]

وقف علما اور سادات کے واضح ہو کہ مرتضی نظام شاہ آدمی صاحب اقبال تھا چنانچہ جمیع فتوحات اسکے

فتح قلعہ دہارور کی واسطے کشور خان نامی شخص ملازم علی عادل شاہ کا کہ اول سے قلعہ مذکور پر [illegible]

[illegible] نظام شاہیہ جو قلعہ سالہا سے بیس برس تک قابض [illegible] بادشاہ ہونیکا ارادہ کیا تھا [illegible]

[illegible] امرا کو جو خونزہ ہمایون سے [illegible] قصہ کچھ شکست دیکر معزول کیا اور [illegible]

بر قریب [illegible] مشہور ہوا تھا اور سمجھا کہ فتح اسکی ہوئی تھی جہان آپ نے قلعہ کچھ اور [illegible] نہایت

استقلال کی بہم پہنچایا تھا کہ خونزہ ہمایون کو نظر بند کر کے خود مستقل ہوا نظام شاہ نے جب [illegible] مذکور [illegible]

ارکان دولت کو مراتب [illegible] اور خطاب [illegible] سرفراز فرمایا اور جمہور خلائق کو

[illegible] قلوب [illegible] کی جب تاریخ [illegible] ہوا [illegible] فرمان [illegible] مستقل پایا کہ

[illegible] خان مذکور نے پیش خیمہ باہر کیا لکھا ہے کہ نظام شاہ ایک منزل پر [illegible]

لشکر کے کنارے ایک آب [illegible] از [illegible] ایک جاسوس نے

حکام دکن کے بیان میں — دوسرا دفتر

[illegible]

کا نہ بہر بہری کشور خان کا لیے ہوئے آیا اور وہ کا مذہب مطالعہ میں نظام شاہ کے گذرا تو جواب بہ ادا آیا
اسکے خفا ہو کر اتفاقیہ سوار ہو کر ارشاد فرمایا کہ گھوڑے پر سے نہ اترونگا جب تک قلعہ کو فتح نکرونگا سرداروں نے بہت
کر کے عرض کیا کہ بطریق قلعہ کی فتح سیکا نہیں ہی جواب ارشاد فرمایا کہ سچ ہی اگر اجل پہنچی ہی تو کنارہ کرنا بیفائدہ
ہی دکر تم دیکھو توفیق سے قادر بچون کی نزدیک ہووے گا جا کر تیغ و تبر سے نور گرد اول ہوتا ہوں
لوگوں نے جوشن اور سلاح سہون ہی کنگر لا پہنایا اور آپ گھوڑے کی باگ لی گئے میں جبکہ نزدیک پہنچا برج
دیوار سے قلعہ کے آتشبازی شروع ہوئی ایسی کہ ہر دفعہ دو تین ہزار توپ اور تفنگ اور بان سر ہوتی تھی
کنگرے اور برجے بجانے لگے تھے ہول ہو رہا تھا پیدا ہوا باوجود کے نظام شاہ بر گہان کمین ہوا تہا کہ آسمان جا سے نجات
کہ دیوار قلعہ کی وہاں سے تخمیناً پچاس گز پر رہ گئی اسوقت لوگ آگے ہی تیر اندازی اور گولہ بازی شروع
سیتے وہاں دو تین گہریاں نظام شاہ کے سلاح پر بھی پہنچیں مگر بیچ گذرین کسی کو بار انہا کہ مرتے سبب آپ نے تیغ
دھم میں ایکبار شور اور دھوان قلعہ کا بلند ہوا اور توپ جو چلتی تھی بند ہو گئی لوگوں کو حیرت ہوئی کہ اسکا باعث
ہی جب کہ کسی کو دوڑے اور اندر جا کر دیکھے تو ایک کشتہ رہا تو نے کہا کہ ہو ہوا تھا اور سوا اسکے کوئی آدمی تھا
بس اسکا کام کر گئے سے لشکر دیا اور نظام شاہ نے موافق عزم اپنے مراد کو پا کر شادمان اور فاتح آئی کا بجا لایا بعد اسکے
عین الملک اور نور خان سے کہ دونوں امرا بزرگ سے عادلشاہ کے تھے جنگ ہوئی سعی خواجگی عین الملک
تو مارا گیا اور نور خان زندہ دستگیر ہوا اس اثنا میں فرنگی لوگ کے قلعہ ریگنده کا جو قریب چیول بندر
چیول کے ہی لگے قبضہ میں تمام امانت اور استحکام پر اسکی مغرور ہو کر ارباب اسلام کو نظر حقارت سے
دیکھتے تھے اور مقام ایذا و اہانت میں انکی سعی کرتے تھے نظام شاہ وہاں جا کر محاصرہ کیا ::

[illegible]

قریب دو سال کے جنگ رہی سبب اہل اسلام بہ شہادت مستفیض ہوئے اور تمام امرائے نظام شاہی حقیقہ ساتھ
عیسوی جیسے لوگوں کے متفق ہو گئے اسباب معیشت کا بند ہونا لطرف اپنے اندر پہنچا کر بہان مرتضی نظام شاہ آزردہ
محنت سفر سے تنگ آکر آخر الامر کہنے سے خواجہ میرک کے برخاست کر کے جب احمد نگر میں داخل ہوا
اور اخلاص خان حبشی کو کہ اپنے بزرگترا امیر کا تھا اسکی تہمت سے جرم سازش کے بند کیا اور جمال الدین
... کیا اور خواجہ میرک کو خطاب چنگیز خانی کے سرفراز فرمایا اس میں علی عادل شاہ نے چاہا کہ ابراہیم
... وہ ملحق نظام شاہ کا ہوتا ملاقات کرے بالاتفاق اسکے دفع میں نظام شاہ کے سعی کر کے ...
الملقب بچنگیز خان کہ بڑا امیر ... دولت نظام شاہیہ کا تھا ... اسکی ... علی عادل شاہ کے ... کیا اور حسین ...
... ملاقات قطب شاہ کا ہو کر نظام شاہ سے ملاقات کروائی اور ... قرار و مدار ٹھہروایا کہ علی عادل شاہ ملک ...
... کہ محصول سرکار ... مملکت برار اور بیدر ... قابض ہے اور مرتضی نظام شاہ ولایت برار اور بیدر کو ...
تفال ... الہام عادل ... اور علی برید ... قطب شاہ ... حال ... ایکدوسرے ... صلح ... نظام
... جب ... برفوج کشی کی ... صلح ... الملک چنگیز ... کہ وہ ... میں ...
آمادہ مدافعت کا ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ دہلی ... فکر ... نہیں ... ہیں ... شاہ ...
عرض ... قبول کرکے اور ایک مردم درگاہ سے اپنے بھیجکر نظام شاہ کو پیغام ...
میں ... تسخیر برار اور محاصرہ ... کہلا بھیجا لیکن کچھ فائدہ مرتب نہوا اور نظام شاہ ...
... شکست فاش دیکر ہر چند کہ ... بھی ... سربازی میں قصور کیا ۹۸۲
... حسن ... چنگیز خان کی جو قریب ہے ایک تاجر کے

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

کہ ہندوستان سے آوارہ وارد ہوا تھا تغلق خان اور اسکے فرزندوں کو گرفتار کر کے مع برہان عماد الملک

بیگ کہ خاندیس سے ... قلعہ نرنالہ میں قید کیا تھا کل اسکی ولایت مملکت برار ایک قلعہ اسیر اور میں جیسا

مرقوم ہوئی کہ وہ سبب ... اہل ... کہ ... اور تمام ولایت انکا باقی نرنالہ پس نظام شاہ نے تمام برار کو

فتح کر کے ... مقرر کیا تاریخ اس فتح کی فاتح ملک برار پائی گئی ہوید اہوکہ جس وقت مرتضی نظام

شاہ ... نرنالہ ... شاہزادہ حسین کی ... اور چنگیز خان نے ... کامل اسکے تابع

کیا کہ ... اور ... اکبر بادشاہ ... اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہیں دنوں میں مرتضی نظام شاہ ایک امر

پیچیدہ کا ... اور ... ہوا تھا جب کہ مرتضی نظام شاہ ... اور ... کو ... سمت برار ...

فتح ... ہوا ... شاہ فاروقی حاکم ... اور خاندیس کہ اول ... تغلق خان کو بھی

پناہ دی تھی فرصت پا کر ... کو برہان عماد الملک فرزند ... عماد الملک کیا ... سے

سوار ... برار ... تھا ... اور

... نظام شاہ ... نظام شاہ ... اور ... کو مار ... اور ...

... قلعہ ... اور نظام شاہ

... اور تمام ... اور خاندیس کو بھی ... اور چنگیز خان نے بھی

کو اعیان ... شاہ ... حکم ... اور ... تمام

چنگیز خان ... کی طور پر ... اور سلطان ... سنہ ۹۹۱ ... جب ...

کر ... ہو کر ... کیا اور بعد ... اسکے ... درجہ یقین کو

پہنچی تب کئی سبب پشیمان اور غصے سے خداوندخان اس ڈر کہ مزاج اسکا فرمانروائی سے برخاستہ ہو گیا آخر کار قاضی
بیگ یزدی کو وکیل السلطنت اور میرزا محمد تقی نظیری اور عین الملک شیرازی کو وزیر کیا اور سنہ ۹۹۳ نوسو ترانوے میں
آپ ترک پادشاہی کر کے قلعہ میں احمدنگر کے بعد او محلوں گوشہ نشینی اختیار کی اور بیٹے سلطان حسین [illegible]
اور تمام عورتوں کو قلعہ سے نکالکر دو سیر جا پید کیا اور دروازہ کو قلعہ کے شاہ قلی نام غلام کو کہ شاہ طہماسپ نے
ایران سے بھیجا تھا سپرد کیا پیمان اپنے صلابتخان خطاب پاکر امرا کبار سے ہوا تھا سپرد کیا اور ایسا فرمایا کہ سوا
صلابتخان کے کہ وہ منظور نظر سلطان کا تھا کوئی اندر آنے پاوے کہتے ہیں کہ اس بد باطن خبث طینت نے رشتہ حیات
کے خلق کو بہت ایذا پہنچائی اور اس حرکت سے سلطان کے سلطنت میں انتظامیان شروع ہوئیں جتنی قتل و کشتن بندگان
خدا کا ظہور میں آیا تب خداوند خان تدبیر سے اس لونڈی کو مار کرا دی اور اعلی کو مطیع کیا ظاہر ہو کہ احمد آباد سے تب
سید میرزوی ہوئے سلطان کے کبھی بالاتفاق کبھو سمع نفاق امورات مالی اور ملکی کو سرانجام دیتے تھے
و سپہ سالار اس وقت سید مرتضی اور صلابت خان کے جنگ ہوکر سید مرتضی منہزم ہوا اور بعد انہزام کے وہ
اور خداوندخان مع شہزادہ برہان شاہ برادر نظام شاہ اکبر بادشاہ پاس جا کر فراہم ہوئے
اکبر بادشاہ نے ارادہ سے تسخیر دکن کے خان اعظم عزیز کوکا کو بیچ ساتھ شاہزادہ مذکور کے سید مرتضی اور
خداوندخان کو روانہ کیا کوکا نے اگرچہ ولایت برار پہ آکر ایلچپور اور بالاپور کو غارت کیا لیکن میرزا محمد تقی
نظیری سپہ سالار صلابت خان اور راجہ علیخان نے بند یسے کوچ کر کے ایسا تعاقب کیا کہ تا کوہ تنگ کوکا کو مع برہان شاہ
پہنچا دیا اور یہ بھی واضح ہو کہ ایک باری فتح شاہ نام صلابتخان نے واسطے خدمت سلطان کے لونڈی
سودہ باری مذکور مثل ہمجو ایسا سلطان کی ہو کر قدر و منزلت بیش از بیش پیدا کی تھی اور فرمانداری صحیح

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

مرصع آلات کے جو جا بجا تھی یہی ہر وقت بانگ لیتی تھی اکثر بدستور دو تسبیحیں بیش قیمت جواہر سے سرانجام کر کے

نظام شاہ میں آئیں تیمن ملک کی بادشاہ پر ونگی رہی صلابتخان نے اس عطا کو نامناسب جانکر وہ دو تسبیحیں اس

وضع کی اسکو دکھا دیں باتری مذکورہ اس امر سے واقف ہو کر بادشاہ سے عرض کی خاطر کر تمام جواہر لیا جو سرکار خانے میں تھا

منگوا کر جلا دیا خلقت نے اس حرکت کو جنون پر حمل کر کے نام دیوانہ نکالا دیوانگی کیا اور صلابتخان کچھ بلوا کر ایسا کیا کہ تو

نگہداری با اخلاص اپنے کہا کہ میں بندہ با اخلاص ہوں نظام شاہ نے کہا کہ میں تجھ سے آزردہ ہوں اور قید نہ

مجھے قید کر سکے نہیں کہتا ہوں اس بات کو اور عرض کی کہ قلعہ واسطے بند کے یعنی قید کے قلعہ بندی آپ روان

جا کر غبار خاطر کو صدمہ پہنچے جو کرتا ہی نظام شاہ نے قلعہ اندراج پور کا حکم کیا اسی سال وہ یعنی الفور کھیرین آپ کے نگر

بادشاہ نے ڈالی اور پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہو اور وہ اس قلعہ میں کو بہو کر اپنے پسند آپ سے مقید کیا سوار اس احوال

سے سلطان شہزادہ میران حسین بسبب غازی کو لیوں کے بدگمان ہو کر ارادہ اسکے قتل کا کیا اور قرار داد

ایکروز کمال اشتیاق سے دیدار کو بلوایا اور اول شفقت پدری سے پیش آیا اور حکم اپنے پاس کا دیا بعد اسکے دن بتیاں

جمع کیے سو میں اسکو لحاف اور بالاپوش میں لپیٹ کر آگ لگا دی اور آپ دروازہ بند کر کے چلا گیا

اسکی زندگی بہی اور بالعکس اسکے عمل سلطان حسین نے میں اسکے تہی اور باتری مذکور احوال پر اسکے

حکم کیا کو اسکا کہول دے نہیں شہزادہ وہاں سے بچ کر نکلا اور طرف دولت آباد کے جا کر دم لیا اور معلوم

کے سلطان حسین سبزواری المخاطب بمیرزاخان تھا کہ بعد صلابتخان کے وکیل السلطنت ہوا تھا اسکی طرف سے ملوک

اور میران شاہ مہدی سے میرزاخان کی ایک جم غفیر سپاہ اور خزانے سمیت سیرا جہانگیر آباد میں

چھوٹے بڑے سلطان کو حرکات نامعقول سے دیوانہ یقین کر چکے تھے ادھر سے کنارہ کش

ہمدر اور ہر کوہستان میں بیچ ریش شاہزادہ اندر قلعہ کے آکر باپکو پکڑ لیا اور حمام بند کر کے مار ڈالا انتقال مرتضی نظام
شاہ بحری کا اٹھارہویں رجب ۹۹۶ھ نو سو چھیانویں میں ہوا مدت سلطنت اسکی چوبیس برس پانچ مہینے ہیں میران
حسین شاہ کا بیان میران حسین شاہ جسوقت کہ صاحب تاج و نگین ہوا عمر اسکی سولہ برس کی تہی اقتضائے عالم
شباب سے لہو و لعب میں ہوا اور جفاکاری اختیار کی بے دریغ آدمیوں کو قتل کرتا تہا چنانچہ وارثان سلطنت
بعد فساد جا کر چھپا دنکو تہہ تیغ کئے کچھ ہون بیت ایک دن میں پندرہ آدمی کو قتل کروا اور میرزا خان بہی
یہہ دولت حاصل ہوی تہی بگاڑ لیا اور مجلس میں اپنی اسکے باب میں کبہو تو یہ کہتا تہا کہ فلانی تلوار سے اسکو مارونگا
اور کبہو یہ کہتا تہا کہ فلانے ہاتی کے پانون تلے بند ہو کر کچلواونگا پس مرزا خان نے نالایق جانکر پکڑکر قید کیا اور
شہزادہ اسمعیل بن برہان شاہ بن نظام شاہ کو کہ قلعہ جہاکر میں محبوس تہا بلاکر سولہوین دن کہ اسوقت عمر اسکی
بارہ برس کی تہی تخت نشین کر کے مراسم تہنیت کا بجا لایا اتفاقاً جمال خان نامی ولد مہدوی خان منصبدار سو
منصبداروں میں کا ساتہہ اراکین دولت کے دکنیوں کو فراہم کیا ہوا اسواسطے رہائی میران شاہ کے پہنچا اور
غل غپاڑہ ہوا اور کچھ لڑائی بہی ہوئی نوبت ہتیار کی پہنچی اور ایک دو آدمی زخمی ہو گئے مرزا خان نے دروازہ قلعہ کا
بند کر دیا اور جہت میران شاہ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہا کر آدمی باہر کے دیکھکر یہہ جانیں کہ یہہ دیکھا اور دانستہ
واسطے تہا سو وہ تو مارا گیا پھر کیا حاصل اطاعت اسمعیل شاہ کی بہی سب اور پریشان ہوجاوین لیکن کچہہ فایدہ نہوا اور
لوگ دروازہ قلعہ کا جلا کر اندر درآئے بلوہ ہو گیا اور خونریزی اور غارتگری شروع کی تمام رفقاء مرزا خان کے
مارے گئے قلعہ سے آگ لگی حتی کہ مرزا خان بہی گرفتار ہوا اول اسکو گدہے پر چڑہا کر تشہیر کیا بعد
کنیزے جمال خان کے اعضا اعضا جدا کر کے کوچہ و بازار میں جابجا لٹکوا دئے کہتے ہیں

دفتر دوسرا حکام دکن کے بیان میں

کہ معاذ اللہ شاہ دکن تک بار بار رہی اس عرصہ میں ہزار ہا غریب شہادر قصبہ ملک چہ ہلاک کو پہنچے مدت سلطنت

میران شاہ کی دو مہینے تھی ورنہ کہہ کا شعر ہے پدرکش پادشاہی را نشاید۔ اگر شاید بجز ششماہ نپاید۔

اسمعیل شاہ کا بیان

اسمعیل شاہ بیٹا برہان شاہ کا تخت نشین ہوا عمر اسکی بارہ برس کی تھی جمال خان

مہدوی مختار کل ہوا برہان نظام شاہ باپ اسکا آخر وقت میں مرتضی نظام شاہ کے خروج کر کے شکست پائی تھی اور

منہزم ہو کر اکبر شاہ کے پاس گیا تھا جب کہ فتنہ ہو بھائی میران شاہ کی سنی اکبر شاہ سے رخصت ہو کر واسطے لینے

ملک موروثی کے آیا سنہ ۹۹۹ نو سو ننانوے میں جمال خان کے لشکر اور اسکے لڑائی ہوئی قریب تھا کہ فتح جمال خان کی ہو نہایت اتفاق سے گولی

قضا کی آئی اور پیشانی پر جمال خان کے لگی کہ نابود ہو گیا امرا برہان شاہ کے اسمعیل شاہ کو ہمراہ کر کے

ملازمت میں باپ کی لا ئے مادہ تاریخ اس فتح کا محمد شریف کربلائی نے بطریق تعمیہ کے یہ بہت

بکو مہدیٔ مذہب سر جمال گرفت۔ مدت سلطنت اسمعیل نظام شاہ کی دو سال دس ماہ سترہ روز

برہان شاہ کا بیان

برہان شاہ آخر عمر میں مربع نشین ملک موروثی کا ہوا اور بعد جلوس کے

سنہ ہزار میں قاصد ہوا بیدر کے فرنگی صاحب لوگوں کے اخراج کا ہو کر بندر چیول کے طرف ایک قلعہ بہار کی جھولی پر

کہ کنارے دریا واقع ہے ایک قلعہ بنیاد ڈالا کر کے نام اسکا کہو اللہ رکھا اور جمیع لشکر کو وہیں ان کا محاصرہ کیا اول اول

تو غلبہ اسلام ہو گیا رہا لیکن آخر کار جب کمک عیسائیوں کی آئی بسبب بد تدبیری کے شکست فاش واقع ہوئی کہ قلعہ بھی

ٹوٹ گیا اور مال و اموال اسباب و اشراف بے شمار غارت ہوا اور آدمی مثل مہرہ شطرنج کے مارے گئے بس مزاج

پادشاہ کا بسبب کبر سنی کے متحمل اس کو فت اور غصہ کا نہ ہو کر مرکز اعتدال سے پھر گیا اور رفتہ رفتہ

مائل طرف سو القنیہ اور اسہال خونی و تب محرقہ کے ہو کر سلطان کو صاحب فراش کیا اسوقت بادشاہ

مایوس ہو کر اپنے بیٹے ابراہیم کو ولیعہد کیا اخلاص خان کہ رعب سلطنت اسمعیل حاکم کا تھا دلگیر ہو کر اپنے متعلقہ
سے تیار ہوا برہان شاہ باوجود اس ضعف کے پالکی میں سوار اور آفتاب گیری وچتر اور تمام نشانہ سلطنت کا
کو عطا کر کے میدان جنگ میں آیا اور اخلاص خان کو منہزم کیا وہ نوید حال سنکر پرندہ کے طرف بھاگا اور سلطان
دن اس معرکہ کے کہ تعب فراج پر بہت ہوا تھا اٹھارویں تاریخ شعبان کی سنہ ۱۰۰۳ ہجری میں
سو ہو امر عہد الحاکم ملک خدا ابد سلطنت اسکی چار سال ہوا اور ابراہیم شاہ کا بیان
ابراہیم نظام شاہ بعد پدر کے مسند حکومت کا ہوا اور میان منجو دکنی وکیل السلطنت قرار پایا
بسبب اختلاف آرای ارکان کے ایک لڑائی بیدار ان عادلشاہیہ سے ہوئی اور ابراہیم نظام شاہ بسبب غرور جوانی
اور تھا ... مارا گیا مدت سلطنت اسکی دو دن کم چار مہینے احمد شاہ کا بیان احمد شاہ بن شاہ طاہر
جو دوازدہ سالہ کو بعد ابراہیم نظام شاہ کے میان منجو نے بالاتفاق بعضے اعیان درگاہ کے اولاد داور
سے نظام شاہ کے بجای حاکم اور فرمان روا کیا اور بعد چند روز کے تحقیق ثابت ہوا کہ وہ خاندان نظام شاہیہ میں
سے نہیں نفاق آیا اور نوبت جدال و قتال کی پہنچی ناحق فوج بیکاری ضایع ہوئی بس امرای نظام شاہیہ
تمکین ہوئے اول میان منجو قابل ثبات احمد شاہ دوم اخلاص خان حبشی جو ایک شاہ نامی کا ... سلطان
مطیع و منقاد اسکا ہوا سیوم انکس خان حبشی شاہ علی بن برہان شاہ اول کہ عمر کی ستر برس کو پہنچی ہوئی تھی کو
اپنا بادشاہ کیا سلطان مراد ولد اکبر بادشاہ کہ حسب الارشاد ... برہان شاہ کے ارادہ تسخیر دکن کا کر کے
گجرات پر آیا تھا اور فرصت دیکھ رہا تھا کہ اسکے پاس عرضی میان منجو کی متضمن طلب کے پہنچی اور شاہزادہ
ہوا اور منجو جو احمد نگر کا ہوا اور مرزا عبد الرحیم المخاطب بہ خانخانان اور راجی علیخان حاکم خاندیس بھی

دوسرا ... حکام دکن کے بیان میں

ملی شہنشاہ زادیگی بیگم ہوے بی بی چاند سلطان کہ بیوہ ہو گئی تھی وقت میں مرتضی نظام شاہ کے اکبر بادشاہ کے
قلعہ احمدنگر کو گھیر لیا تھی جب احوال اس کا شاہزادہ کی حرکت کو سکون کے بہتر جاکر کمر ہمت کی باندھے اور وقت
اور رفع فتنہ اور انتظام سلطنت کی میاں منجھو خان نے جیت شاہزادہ کو شہر اور قلعہ میں خطبہ اور سکہ نام سے بہادر شاہ
بن ابراہیم شاہ کے کہ وہ طفل شیرخوار ڈیڑھ برس کا تھا کر کے لوگوں کو طرف اپنے استمالت کیا اور فوج اکٹھا
کرنے لگی اور عادل شاہ اور قطب شاہ وغیرہ سے بھی امداد طلب کر کے مستعد ہوئی جب سہیل خان خواجہ سرا
کو پچیس ہزار سوار سے عادل شاہ نے روانہ کیا اور جمشید قلی سلطان ترکمان کو پانچ ہزار یا چھ ہزار سوار اور پیادہ
بیشمار دیکر قطب شاہ نے بھیجا غرض میاں منجھو اور اخلاص خان وغیرہ کو بکو شیو سے جمع کر کے وہ عفیفہ زمان
سے اپنی برقع پہنی ہوئی سلیح صید لا زرار میں نکلی پاس سرا پردہ سے نکل آئی اور گھوڑے پر سوار ہو کر
مستعد ہوئی مقدمہ قتال و جدال کی ہوئی اور خندق کو لاشوں سے بھر دیا اور مغلوں کو پسپا کیا اور اسکے خان خانان
نے بھی لوگوں کو خان خانان کے ایکطرف سے خالی کر کے ہو گئے قلعہ میں در آیا اور باوجود بہر دلاوران کا چود
بچاس گز دیوار قلعہ کی اسیدن سرنگ لگا کر توڑ ڈالے تھی اور بہت ہمت فقط سے آتا اس صدمہ سے کشتہ ہوئے تھے
آپ ہر روز کھڑے ہو کر شہر سے آتو نکہ دیوار بلند اٹھوای کہ جا کر مور و زنبور سے بلاکشی و اماثا کیے تھے لغرض
آخرت زبانہ پر ایک کلمہ جاری تھا اسی روز سے نام اسکا جو چاند بی بی تھا چاند سلطان مشہور ہوا واضح ہو کہ
جبکہ شاہزادہ با وصف اس دلاوری کر راہ اسکی وقت آگے تسکین نہ پایا اور بعد چند روز کے کمی آذوقہ سے
آکر صلح نظیم میں بیانی اور پیام صلح کا کیا اول اس نے تو انکار کیا بعدہ کچھ ولیسے سیاہ کے
مشہور ہے کے سبب مرتضی کی کہ وہ تربیت یافتہ سرکار نظام شاہیہ کا تھا اس نے خدا کو اپنی جلوہ ظہور کا

دیا اور وہ ولایت برار بخشش امراء اکبری کا ایک مصاحب ہوا اور شہزادہ اور خانخاناں بعد فتح ولایت کے کوہ [illegible]

اور سہیل خان لشکر بادشاہ اور محمد قلی ہمراہ سپاہ قطب شاہ اور کل امراء نظام شاہی ایک جگہ [illegible]

اکٹھا ہو کر [illegible] اور بہادر بن ابراہیم شاہ [illegible] مستعد [illegible]

اور چاند بی بی کا نام [illegible] رواج دیا اور [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] شاہ کا بیان [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] نام کا [illegible] سلطان کی [illegible]

[illegible] امراء اکبری [illegible] اور [illegible]

[illegible] سہیل خان [illegible]

[illegible] بخشش اور [illegible] ابوالفضل [illegible]

[illegible] اور خانخاناں [illegible]

[illegible]

[illegible] شہزادہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] نظام شاہ [illegible]

[illegible] سہیل [illegible] شہزادہ [illegible]

[illegible] شہزادہ [illegible] خانخاناں [illegible] نظام شاہی

[illegible] شہزادہ [illegible] آیا اور [illegible]

چاہا کہ قلعہ شہزادہ کو دیکھ دیا اور رجال اور ناموس کی اس لیا صیر خان خواجہ سرا نے باہر آکر دروازہ دکن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابھی دونوں میں قلعہ [illegible] مفتوح [illegible]

[illegible]

[illegible]

چار [illegible] مرتضی نظام شاہ کا بیان مرتضی نظام شاہ بن علی [illegible] اول

[illegible]

اور قلعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نظام شاہ [illegible]

[illegible]

سلطنت [illegible]

حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

عادل شاہ کا بیان ابو المظفر یوسف عادلشاہ ترکمان کہ وہ فاتحہ اقبال خاندان عادلشاہیہ کا ہی اولاد
سے سلاطین عظیم الشان روم کے ہی واضح ہو کہ جب باپ اسکا سلطان امراد ثانی سنہ آٹھسو پچپن میں اجل طبعی
سے مرا بڑا بہائی اسکا سلطان محمد تخت نشین روم کا ہوا اسوقت یہ تہا صغیر سن بہائی اسکے قتل کا ارادہ کیا اسکو
مدعی سلطنت کا ہے ماں اسکی اس امر سے آگاہ ہوکر واسطے جان بچانے کے اسکو حوالہ ایک سوداگر کے
کیے جو رہنے والا ساوہ کا کہ نام اسکا خواجہ عماد الدین محمود تہا کیا ہے اور اسکو واسطے تربیت کے لیکر ساوہ میں
رکہا اور بعد چند روز کے جب تاجر مذکور واسطے تجارت کے وارد دکن ہوا چونکہ وہ یوسف جمال ہی پاس اسکے تہا
سے ملک التجار محمود گاوان کی سرکار میں نظام شاہ بہمنی کے بیچ آکر ہوا اور محمود جہانو الدہ نظام شاہ کی اسکو
اسکو لیکر ہوا عزیز جان امیر آخور کیے کہ وہ بہی ایک ہی غلاموں سے معتبر خانوادہ کا تہا کہتے ہیں کہ
بوڑہا تہا اور یہ جوان ہوشیار ایسے جتنا کام اپنا تہا اسی کے ڈالدیا یعنی یوسف عادلشاہ اس
شاہ بہمنی کے جاکر ہر ایک معاملہ عرض کیا کرتا تہا اور جب میر آخور مرگیا یوسف عادلشاہ بخارش ملک التجار کی
کو بہمنی کر اسکی جا پر قایم ہوا پہر چند روز کے بعد اس خدمت کو ترک کرکے نظام الملک ترک پاس کہ ترکوں میں
بزرگ زیادہ تہا گیا اور اس سے اسکی موافقت پیدا کی وہ اپنا بہائی کہتا اور ایک لحظہ بے دیکہے اسکے
نہ رہتا تہا ایکوقت نظام الملک ترک کو طرفداری برار کی ہوی اسدم یوسف عادلشاہ کو اسنے خطاب
عادل خانیکا دلوایا اور مرتبہ کو اسکے زیادہ کرکے ساتہ اپنے لیگیا وہاں رعایت اسکی ایسی کی
لایق اسکے ظہور میں آیے کہ داخل زمرہ امراے ہزاری ہوا پہر رتبے بڑہتے ایسے عظیم الشان ہوے
خود طرفدار بیجاپور کا ہوا اور وہاں نشان گنبد فراہم کرکے بعد فوت سلطان محمد شاہ کے کہ بہت سی

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

مرجع فرمانروائی ہیں سینہ کی ظاہر ہوا تہا ارادہ سلطنت کا کیا اور جلد ترسیہ میں بڑی کوشش کر کے آراستہ کیا پس سنہ ۸۹۵ اٹہہ سو پچانوے میں بحکم اسیف لمن القوۃ والملک لمن غلب خطبہ بیجاپور کا آپنے نام نامی سے پڑہوا کر چتر شاہی سر پر بلند کیا اگرچہ حکام اطراف درپے آزار ہوئے جو بسبب ہمسری یا بسبب حسد اور بغض کے یورشیں کیں لیکن تائید ربانی شامل حال رہی وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہا واضح ہو کہ مذہب اسکا شیعہ تہا لکہا ہے کہ بانی اس مذہب کے رواج دینے کا اطراف دکن میں اول یہی ہوا ہے اور بتدریج بہت قلعہ تصرف میں آئے سلطان محمود بہمنی سے بہت نکالیف کہ آپ مستقر ہوا کہتے ہیں کہ آپ شہر بیجاپور تک اور اپنے ملک کے بیچ تک اسکا عمل تہا اور ایام فرمانروائی میں بہت نکالیف سے بنا کر آپنا عادل شاہ کیا مسجد جو سادہ میں بنائی مشہور ہے اپنے بنائی ہی قلعہ ارک بیجاپور کا کہ اول خاک سے تیار ہوا تہا تو اُسکو پتہر سے بنوایا یوسف عادلشاہ سخاوت اور علم میں مشہور ہو اور شجاعت اور عدالت اور انواع فضائل میں معروف تہا خط نستعلیق خوب لکہتا تہا علم عروض اور قافیہ میں اسکو مہارت کلی تہی اور علم موسیقی میں بہی وقوف تمام رکہتا تہا طنبور اور عود خوب بجاتا تہا اہل علم کو اعزاز و اکرام رکہتا تہا ہمیشہ مجلس اسکی شعر و علما سے بہری رہتی تہی اور آپ بہی شعر کہتا تہا بلدہ بیجاپور میں بہ عارضہ سوء القنیہ کی سنہ ۹۱۶ نو سو سولہ میں انتقال کیا مدت سلطنت آپکی بیس برس رہی ہیں اور مادہ تاریخ اسکا یہ ہے کہ گفت ماندہ شہنشاہ عادل

اسمعیل عادلشاہ کا بیان

اسمعیل عادلشاہ بن یوسف عادلشاہ جب جانشین باپکا ہوا اسکا کمال خان دکنی کہ بڑا امیر بہمنی کا تہا میں حیات یوسف عادلشاہ اسکو واقف کر کے منصب سپہ سالاری پر سرفراز کیا تہا اور مرض الموت میں امور وکالت کو بہی اسکو منصب سابق کا قرار دیا تہا مستقل اور ملکی سب کے سب اسکی طرف رجوع ہوئے کہ وہ بحکم بخت لشکر اس عطیہ عظمیٰ کا بیجا لاکر گرفتار ہوا اور حرص

اور چاہا کہ آپ بھی متصفہ حکام دکن سے کہلاوے یوسحی خان بن اسمعیل عادلشاہ کی پیش دستی عوض نیک بخت بھی آیا

تدبیر مردانہ کی کہ وہ اور صفدر خان بھتیجا اسکا دونو مارے گئے منقول ہی کہ وقت جنگ کمال خان کی بی بی موصوفہ

آپ وا مہ لباس میں کر تیر و کمان شاہزادہ کو ساتھ لیکر محل سے نکلی تہی سب سے گنبد تہار بی بی

ہاتہ سے یوسف ترک کے کہ وہ قاتل اسمعیل شاہ کا تہا مارا گیا اور ترک مذکور بھی تہہ تیغ ہوا اسکے کام آیا اسمعیل عادلشاہ

خیر خواہان دولت کے زیارت کرتا ہوا اسکے جنازہ کے ساتھ گیا اور بیچ ابراہیم ہوں شروع اسکے نام اور بعد

فیروزا پیدا کرونا و واضح ہو کہ جب اسمعیل عادلشاہ حد بلوغ کو پہنچا بہت تدبیر اور مردانگی شجاعت کا اور حسن لیاقت کو اسکی پسند

کر کے خلعت شاہانہ شاہ اسمعیل صفوی بادشاہ ایران نے عنایت فرمایا اور بہترین عادات اسکے بیان کیے ہیں کہ کبھو

جنگ میں بے رضا عقل کے بیش قدمی نکرتا تہا اگر وقت لڑائی کے کام میں مقابلہ کفار کے گہری پاتا

پاتی اور ساتہہ کمال خرابی کے گردآب بلا سے ساحل سلامتی کو پہنچا اور برہان نظام شاہ بحری اور قاسم برید

اور علاءالدین عمادشاہ والی برار سے محمود شاہ بہمنی کے کہ وہ سلطان عصر مملکت دکن کا کہلاتا تہا کبہی بالا

اور کبہی بار علیحدہ علیحدہ ہنگامہ کارزار کا سلطان سے گرم کیے لیکن کبہو سبز نہوسکا اور فضائل شجاعت

اسکی یہ بھی مرقوم ہی کہ قاسم برید کی ماتوں تین بہائی کہ ایک ان میں سے ہر ایک برابر ایک لشکر

جانتا تہا ایک تو اول ہی لڑائی میں مرزا جہانگیر قمی کے حسن ایاز کہ میں مارا گیا تہا باقی دو برادر

جن دونوں نے کہ اسمعیل عادلشاہ اوصاف یہ ہو جنگ تہا عسکر غنیم سے آ کے اگر اسمعیل عادلشاہ

واسطے مبارزت کے طلب کیے اور سا کیے کہ مردی اور مردانگی وہ ہی کہ آپ ایک

چاہی کہ خصم سے مقابلہ کریگا اسمعیل عادلشاہ پر شیفتہ ہوکر فوراً عزم رزم کیا ہر چند کہ اوسکے

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

اور نوبت بہ نوبت دے دونوکو مار کر خراسان آیئے لشکر مین چلا آیا اور اسکے زمانہ مین ایک معاملہ
اسطرحکا عجیب وغریب دیکاہ مین واقع ہوا کہ کسی کتاب متقدمین مین مثل اسکے نظر نہین آیا یعنی ترکو حب جاہ
اور خطبہ تہا بموجب صدقہ عالم مطابق تاریخ فرشتہ ۹۳۶ نو سی چھتیس مین واسطے مقابلہ اسمعیل عادلشاہ کے سمت آیا اور
اپنے دشمن قوی کیطرف ایسا ہو کر مشغول طرف عیش و عشرت کے ہوا اور آدمی اسکے لشکر کے کہ تعب منزل سے اپنا خیمہ تہے
سو ہو طرف اپنے خیمہ کے ہوئے اور اودہر اسد خان لاری کہ رئیس عقلمند اور نمک حلال اور مورد عنایت ابراہیم عادلشاہ
کا تہا اور شاہ مرحوم نے اسکو فرزند بولا تہا ادا سنجون نکلا اور جب قریب اردوی قاسم برید کے پہنچا خبر ای کی گوہ
آدمی لشکر کے اپنے بے فکر ہوتے ہوشیار نہین جلا اسد خان وہان کہڑا ہو کر اپنے لوگون کو چہوڑ دیا اور تجسس آدمی یکدل و کار آزما
ہمراہ لیکر آگے چلا جب اردو مین قاسم برید کے گیا جیسا سنا تہا ویسا ہی دیکہا اسوقت تجسس جا ساہی برید مذکور
کی لیکے نکلا اور وہ اس امر سے اصلا واقف نہوا اب لکہا کہ ایک شخص اسکا ہوشیار رہوا تہا فوراً آمد شب
ہمنان حضور کا ہوا اتنا رہا جب قاسم برید ہوا ہوا اپنے تئین بادہ احوال مین پایا کر خیال لشکر جنکا کیا اور فرار
کرنے لگا اسد خان لاری نے اسکے تسلی دی اور کہا کہ یہ لشکر جنکا نہین ہے بندہ اسد خان لاری ہے اور احوال
بیان کیا اور بہت سرزنش کی قاسم برید نے شرمندہ ہوا اور سوا سکوت کے چارہ کار اپنا نہ دیکہا بعدہ ملکو اپنے
قلعہ آصف آباد بیدر کا چہوڑ کر رہائی حاصل کی جب کہتے ہین کہ اسمعیل عادلشاہ قلعہ مین گیا خزانہ اسکے
وہان بارہ لاکھ ہون نقد روپیہ دولار کہے سب لشکر کو قسمت کر بانٹ دیے اور آپ خالی ہاتھ دامن جہاڑ کے
ہو اٹھ کہڑا ہوا اور قلعہ رائچور اور مدگل کو سترہ برس سے تصرف مین اہل کفر کے تہا اپنے مفتوح کیا اور
منقول ہے کہ سنہ ۹۴۰ نو سی چالیس مین اور طوی موافق آیا بن شہریاروں کے کرکے پایا ستی

بنت یوسف عادلشاہ کو شاہزادہ احمد پسر احمد شاہ کے حبالۂ نکاح میں دیا اور سنہ ۹۴۳ نوسو تینتالیس میں مریم سلطانہ بنت ثانی کو
شاہ طہماسپ کے موافق شرع شریف کے عقد انعقاد میں برہان نظام شاہ بحری کے دیا اور سنہ ۹۳۷ نوسو سینتیس میں خدیجہ سلطانہ
نام بہن کو اپنی بیٹے سے اتحاد کے لائق علاء الدین عماد شاہ والی برار کو قصبہ اور جان میں شادی کر دی اور کہا جاتا
ہو کہ اسمعیل عادلشاہ حلیم طبع اور کریم النفس اور سخی مزاج علوہمت خطا بخش تھا اور یہ بھی خبر صادق ہے کہ
کہ اپنے کبھو اپنے سے فحش نکیا اور ہمیشہ علما فضلا اور شعرا سے صحبت رکھتا تھا اور علم موسیقی خوب جانتا تھا اور شعر
شاعر تھا چنانچہ وفائی اسکا تخلص تھا اور جب وقت موعود آپہنچا سنہ ۹۴۱ نوسو اکتالیس میں بمقام نلگنڈہ کہ قلعہ
نواح تلنگ میں تھا کہ تاکا وہ تپ سے آپ ہوا کی مواد تا حصن حصین الہی کو اپنے قبضہ قدرت میں لیکے جہان فانی سے رحلت کی اور اسکی
نعش کو وقت چاشت پنجشنبہ کے دن انیسویں صفر کو سنہ ۹۴۱ نوسو اکتالیس میں مدت سلطنت اسکی پچیس برس ہوئی تھی

بیان ملو عادلشاہ کا

ملو عادلشاہ فرزند کبیر اسمعیل کا حسب وصیت باپ کے تخت پر متمکن ہوا چونکہ وہ قابل اس امر جلیل القدر کے
نتھا حکم سے بوبجی خاتون بیگم جو دادی اسکی ہوتی تھی محمد یوسف نام شحنہ دیوان عام کا آکر اسکو پکڑ لیا اور
اور ملو عادل کو جو برادر اعیانی اسکا تھا مکحول کر کے قید کیا مدت سلطنت اسکی چھ مہینے چند روز ہے لیکن
وہ غیر محسوب ہے

تاریخ ابو النصر ابراہیم عادلشاہ کا بیان

ابو النصر ابراہیم عادلشاہ بن اسمعیل عادلشاہ جو بعد ملو عادلشاہ کے متمکن وسادہ سلطنت کا ہوا کہتے ہیں کہ وہ مرد شجاع
اور مردانہ تھا مادام الحیات لشکر کشی اور صف آرائی میں چنانچہ دس مرتبہ نظام شاہیہ وغیرہ سے بیچ لڑائی
کے اسکو اتفاق ہوا اور بہ نفس نفیس حاضر میدان کارزار رہا اور ہر چند کہ اسم علاء الدین عماد الملک کے بیچ
حصار فتح نکیا لیکن تقدیر میں فتح نہیں ہمیشہ منہزم ہوتا رہا اتفاقاً ایکبار فتح ہوئی تھی اور سنہ ۹۴۱ [illegible]

حکام دکن سے دوسرا باب

میں لڑکی علاء الدین عماد شاہ ثالث رابعہ سلطان کو بیاہ کا حین لایا اس سے دو لڑکیاں ہوئیں تھیں
انمین سے بالی بی نام اسکو علی برید کو دیا تہا دوسری نظام شاہ بحری کو اور سبب سکا سنی وقت
انتقال دو برس آگے گرفتار امراض متضادہ کا ہوا علاج اطباء ہند کے جو معتمد علیہ تھے جب
ہوا حکم سکے مار سکا کیا لکہا ہی کہ اسمین تمام حکیم جلا وطن ہو گئے تھے اور ادویہ فروشوں نے اپنی
دوکانیں بند کرلیں تہیں آخر سنہ ۹۶۵ نوسو پینسٹھ میں اسکی بادشاہی اسکی چوبیس برس کی تھی

ابو المظفر علی عادلشاہ کا بیان

ابو المظفر علی عادلشاہ باعین محمد کشور خان کے کہ ایک کوٹہ میں بیٹہا ہوا تھا بعد رحلت ابراہیم عادلشاہ کے اول ضرورتاً جلوس فرمایا پھر مکرر ساعت معین
ہو چہ بیوان اختیار کی تھی شہر میں آکر آبا و اجداد کے تخت پر متمکن ہوا اور باہر شہر کے جہان اول
جلوس کیا تہا ایک قصبہ بنا کر نام اسکا شاہ پور رکہا واضح ہو کہ علی عادلشاہ نے جو خزانہ کہ ارث
کا ہاتہ سے آیا تہا کہتے ہیں کہ نقد اسمین ڈیڑہ کروڑ ہون تھے سب کے سب تہوڑے دنوں میں لوگوں کو
ڈالے اور رعیت پر عنایت ایسی کی کہ حاصل ملک کا زیادہ ہوا اور شاہان دکن سے لڑائی
کہ بدین صفات جاکر صلح اختیار کی معہذا حسن تدبیر سے قلعہ بیجاپور اور دور نگل اور کلیانی اور شولاپور
اور راد دنی اور دہارور اور چند کوئی اور سوا اسکے بہت سے پرگنہ متفق اپنے تصرف میں لایا اور
دایرہ ملک کو وسیع کیا لکہا ہی کہ سلطان طالب علم تہا اور خط نسخ اور ثلث اور رقاع خوب
لکہتا تہا اور ایسے آدمی اقالیم سبعہ کے سبب کی سخاوت اسکے آکر بیجاپور میں جمع ہو تھے اور ظاہر ہو کہ
وہ درویش تہا اور صوفی مشرب اور خوش طبع اور عاشق مزاج تہا ہمیشہ مجلس میں اسکی صحبت

باوجودیکہ وہ مسافقوں سے سلطان کے تھا مگر تقاضائے دلاوری اور جرات کے واسطے زیادہ ہو شہنشاہی

سے ایک بیکی بزم میں جا بیٹھا اور پسار دیا اور خلعت کہ سا لے گیا تھا اس ناکی کو جب پہنچا اسکو

ہوا بابعد چند روز کے جب نفاق اسکا ظاہر ہوگیا تو سنہ ۹۷۲ تو سبھی میں اتفاق سے حسین نظام شاہ

ابراہیم قطب شاہ اور علی برید نے رام راج سے لڑکر اسکو رفاہ ملک عدم کا کیا خبر ہے کہ سارے ہندوستان کے

تمام راجہ اور بابو کرناٹک کے مطیع اور منقاد اسکے تھے جس وقت کہ یہ چار بادشاہ متفق ہو کر

کہڑے ہوئے تو وہ بھی اس جنگ کے واسطے تیار ہو کر مگر اس فوج پر سوار ہو کر میدان میں آیا

جہاں تہ ہوتا ہی جدالی کرتا تھی آخر یہ ہوا کہ میں جا بجا چاق خنجر و شمشیر میں کہا را اسکو ایک کے بہا کر کے اور

بڑی بات سے پہنچا کیا واضح ہو کہ عنایت کی دکن میں ہی جنگ ہی کی گلباہ کہ لڑائی ہے

کہ قریب پچاس ہزار بان اور تفنگ اور توپ اور ضرب نے بہر ہو کے پہنچے اور اسکا کار زار دیکھا

سو واسطے تحریص اور ترغیب جانبازی کے مردم کو تنہو زیادہ ہو دہا اور سے بہر بہر کر رو پیہ تہا

یہ جب کہ کشتوں کی ہوئی قبل صبح قریب آگرہ کا اور کیا بار کے تھے جنانچہ موضع جنگ کا

کا فاصلہ بہی مرد کی اور عنایت میں اس جنگ جو جیسے آیا وہ آہی نسو کا قول کہ وہ

داخل ہو اور اور ہوئی کا قلعہ کہ وہ سلطان سے فتح ہوا تہا داخل اسکے خالصہ شریفہ کا ہوا

فتح کہ مصطفے خان اردستانی بعد قتل رام راج کے ملازم اس عدالت پناہ کا ہو کر جلد ہی

خدمت نمایاں کے رتبہ کو پہنچا لے اور وکیل السلطنت تک پہنچا تہا جب فتح تالی بہی اسکی

ہوئی آہیں عظمت اور شوکت اول سے بہی زیادہ ہوئی یہانتک بادشاہ نے خلعت

[illegible]

سوا آصف خان اور کشور خان بیگ کے اور خانوادے کے کسو کو نہ ملا تھا سرفراز فرمایا اور بکمال اعتماد اپنا جگر
کہ مزاج اس سلطنت پناہ کا عیش دوست تھا اور آرام طلب تھا اپنی حوالے اسکے کرکے اپنا مختار کل کر دیا اگر
اور کچھ پوچھنے کی بہی حاجت ... سے رہی اور آپ طرف عیش و عشرت کے مصروف ہوا اور جب عہد آپ پناہ کو فرزند تھا
ماہ شوال ۹۸۵ نوسو پچاسی میں اور وزیر زادے ابراہیم بن طہماسپ کو ولیعہد اپنا کرکے آپہی ... میں اسکی
خدمت کی شادی ... کی ... کہ ... دکن کی ... قلعہ سے باہر نکالا
جو شہزادی بیگم کی مادر تھا ... بادشاہ ... انہی الملک کی اور اکرم
سب ... ستمگار ... تک ... جلد ... شہزادہ ... باز ... بھیجا
بھیج کیا تھا سبب ... عہد میں علی عادلشاہ ... بہت ... اور مسجدیں ... بنا پائیں
چنانچہ جامع مسجد ... کی ... ایسے کے ہی ... اس موضع کا اور آپ کا ... انکا ... بنیاد کیا
اور ... حیات ... اکبر شاہ کا ہندوستان ... دوبار آیا تھا ایکرفت حکیم علی گیلانی اور ایکوقت عین الملک شیرازی
شاہ ... دونوں کا استقبال کرکے ... اعزاز و اکرام ... شہر میں لایا اور حکیم علی ... تحفہ ... روانہ کیا تھا
اور عین الملک ... بہی اور ... تھا کہ بادشاہ ... اور ... تحفے ... سعادت کی سبب اسکے
قتل کا سامان کرتے ہیں ... موصوف باوجودیکہ جمیع صفات حمیدہ رکھتا تھا لیکن کثیر ...
تھا اور ... الوجود ... الوجود ... کی طرف مایل تھا ... اسکی ... دو خواجہ سرا ... جمال علی
پاس ... ایک ... نذر رہا ... بادشاہ کی بدلی ہوئی ... ایک چھری ... ہفتم
... ماہ صفر ... نوسو

[illegible]

دوسرا دفتر
حکام دکن سے ... بیان میں

[illegible]

اتھا اسنے خالی حجرہ میں اسکو بلا کر طالب صلاح کا ہوا بمجرد دیکھنے اسکے مہر لیکے کام بادشاہ کا تمام کیا ظلم دیدہ

مادہ تاریخ اسکا یہی لکھا کہ جبکہ وہ مواسب قاضی کے خزانہ میں اسکے کچہ تھا تھوڑا سا روپیہ کہ اندوختہ تھا سب بحق

مصطفی خانکی زنا یک سے آیا تھا سو وہی تھا وہ بہی تلم ہمین اسمین یہی صرف تحقیق ہوا تہا مدت سلطنت اسکا

نہیں سن ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کا بیان ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہ طہماسپ

سلطان ابراہیم عادلشاہ جب موافق وصیت کے تخت نشین سلطنت کا ہوا نو سال کا تہا سبب کے امرا کہنار جو شخص

وکالت سے سرفراز ہوتا تہا موافق حکم عفیفہ دوران معصومہ زمان بی بی چاند سلطان کے امور مالی اور ملکی انجام دیتا

تہا اور جب سلطان رشد کو پہنچا اندیشہ کیا کہ اسکو خدا نے بلند عنایت کی ہمیشہ طالع مسعود اسکا یاری دیکر

تو ہمت کو بلند کیا مظفر و منصور رہا چنانچہ مشہور تہا اور مفصلا کتب مبسوطہ سے ظاہر و باہر ہے اور جسنے اس سے منافات

اختیار کی وہ منہزم ہوا اور ہمیشہ اعیانی ہمشیرہ اسکی سلطان المشہور راجیو کہ جب اسکو سنہ ۹۹۹ نو سو ننانوے میں

مرتضی نظام شاہ نے واسطے اپنے بیٹے میران شاہ حسین کے خواستگاری کی بعد چار مہینے کے طرفین سے رسم

جشن و طوی کو اتمام پہنچا کر پالکی اس مخدرہ کی ہمراہ چاند بی بی سلطان کے کہ وہ بہی بسبیل ملاقات

برادر بیٹے نظام شاہ کا گئے تھے بیجاپور سے احمدنگر کو روانہ کیا اور یہ بہی واضح ہو کہ ایک ہمشیرہ سلطان

کی اسم اسکا نامعلوم عقد ازدواج میں بریدشاہ کے تہی اور سنہ ۹۹۹ نو سو ننانوے میں جب سواری صبیہ محمد

قلی قطب شاہ والی حیدرآباد عرف بہاگ نگر مسماۃ چاند سلطان مشہور ملکہ جہان مع سامان تحف لائق

اور ہدایا فائق کے موافق بیست ... کے صیغہ عقد ازدواج کا درمیان آیا تہا قریب پہنچی واسطے

استقبال کے قریب آدھ کوس تک قلعہ کلہانی سے نکل کر مراسم جشن و طوی کے اور شہر ... چھاندری

ہیں اپنی سلاطین کا بھی عمل ہی لاکر محل سراکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اسکے منور کیا اور بطن ملکہ موصوفہ

سے سنہ ۱۰۰۰ ایک ہزار میں فرزند نرینہ تولد ہوا چونکہ جنبوں کل بقا رکھتا تھا بعد دو مہینے کے روانہ ملک عدم کا ہوا اور

شاہزادہ سلطان اسمعیل ابن شاہ طہماسپ بہادر سلطان کے قلعہ بلکوانہیں بدولت ہوا اسکے ساتھی قتل میں عیش و آرام کا ہوا

بھاگ بیٹے بعضے مفسدین کے مستعد جنگ کا ہوا سنہ ۱۰۰۳ ایک ہزار تین میں طرف سے بادشاہ کے ارکین دولت

عین الملک کہ امرا کبار سے تھے جنگ جدال اسکا ہوا تھا سر اسکا کاٹ لیے اور شاہزادہ کو ہمیر کرکے آس کو قید کیا

بلند کیا یہی سمجھا اکثر کہتے ہیں کہ اس رد و خورد میں شاہزادہ بھی جان بحق ہوا اور کتاب گلشن ابراہیمی محمد قاسم

استر آبادی المتخلص فرشتہ احوال اس شان سنہ ۱۰۱۵ کے بیچ ایک ہزار پندرہ کے تالیف کر کے

مجلس ہمایوں کا کیا ہی انتقال سلطان کا سنہ ۱۰۳۵ ادس سے چھتیس میں ہوا ہی مدت سلطنت اڑتالیس برس

سلطان محمد عادلشاہ کا بیان

سلطان محمد عادلشاہ کہ سپاہیان واسطہ عاقبت

ہی جہانگیر بادشاہ نے اسکو فرزند بولا تھا چنانچہ بیت شاہ جہان شد از الطاف شاہ خرم فرزندی

مشہور عالم بموجب پانچ بجاپوری کیا محرم سنہ ۱۰۶۷ ادس سے میں اس جہان کو پدرود کیا سلطنت

اسکی نہیں رہی

سلطان محمود عادلشاہ بیان

واضح ہو کہ چند دن اور مہیا رہے دونوں

ناہی عاشق و معشوق جو مملکت دکن میں ایسی بادشاہ کے عصر میں اور اسکے قلمرو میں

ہیں اور رضا سوانحات دکن لکھا ہی کہ عمارت اس بادشاہ کے مقبرے کی بیجاپور میں بہت عالی

اسکا نہایت اونچا ہی ایک ...

کر لینی اور پچاس کروڑی ہی

سلطان علی عادلشاہ کا بیان

سلطان علی عادلشاہ

وہ بہت ہشیار طبع اور سپاہ دوست اور سخاوت شعار شجاعت نشان تہا فضلا اور صلحا کو بہت دوست
رکہتا تہا اور شاعروں کی بہت عزت کرتا تہا اور سکہ بنگالہ یہ تہا جانشین محمد سہت علی اور عہد میں شاہجہان کے
بسبب سعادت نظام شاہیوں کے بہت ملک انکا تاراج اور ویران ہو گیا تہا اس دیار کی اپنی آگاہ ہو کر بسبب
سی عاجزی اس فرمانروا کے بندگی ظاہر کی تب معاوضہ میں پایالیوں کے حکم ہوا کہ ملک کوکن کا جو تصرف سے نظام شاہیون
کے نکلکر داخل ممالک محروسہ کا ہوا ہی علی عادلشاہ کو عنایت ہو کر واضح ہو کہ علی عادل شاہ سنہ ۱۰۷۰ دس سن سلطنت میں اس جہاں
سے انتقال کیا حکومت قبضہ میں اسکے بیچ ایام فرمانروا کے محمود شاہ کے نو برس رہی اور تاریخ مصطفی خان میں
خیر مرکسکی سنہ ۱۰۶۷ دس سے رتبہ میں دی گئی ہی حاجت مدت سلطنت ہر دو پادشاہ کی ستائیس برس

عادلشاہ کا بیان سکندر عادلشاہ یہ سوان واسطے آخر عادلشاہیوں کا لکہتے ہیں کہ وہ طفل

علی عادلشاہ کا ہی چونکہ اسکو اولاد نتہی خواص خان وزیر اور بہلول خان افغان اور مسعود حبشی نے سلطنت
کو اسکے نام کہ اسوقت عمر سکندر عادلشاہ کی پانچ برس کی تہی نامزد کیا اور بعد جلوس کے بہلول خان نے خواص خان
کو ایکدن مکر سے واسطے ضیافت کے اپنے گہر بلاکر قید کر دیا اور آپ چاہتے کہ امور سلطنت کے تنہا مختار ہو کر سکندر عادلشاہ
پر حاکم ہو اور اطاعت بہلول کی اختیار کی شاہجہان نے یہ خبر سنکر شہزادہ اورنگزیب کو
اسطرف واسطے تسخیر بیجاپور کے روانہ کیا بعد ورود شہزادہ کے ارکان یہان کے پیشکش قبول
کر کے صلح کی اور شہزادہ موصوف روانہ وطن مالوف کا ہوا پس چند سال بموجب قرار داد کے عہد و خدمات
اسکی روانہ کرتی اور جب سکندر شاہ سن شعور کو پہنچا اور جوان ہوا جنگ سے بدگمان کر دیا اور
ہو گیا اور ادہر طبیعت عالمگیر کی جدال و قتال سے برادروں کے سلطنت ہوئی استقلال تمام آیا

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

ارادہ تسخیر دکن کا کرکے آپ واسطے تنبیہ سیوا جی مرہٹہ کے اس مملکت میں نزول اجلال فرمایا اور بجہت عدم [illegible] کی
درمیان کے شاہزادہ محمد اعظم کو بیجاپور پر متعین کیا کہا ہے کہ عند المحاصرہ دکنیوں نے شاہزادہ اور اسکے لشکریوں کو
ہر چہار طرف سے رسد غلہ وغیرہ بند کرکے اسباب محتاج اور ضائع کیا تھا کہ آٹا ہڈیوں کا اور چھال پہاڑ کی اور پتے [illegible]
بیچ کر کھاتے تھے اس فوت سے غازی الدین خان بہادر کی عالمگیریوں کے بہت کام پر پڑی اور شہزادہ اسکے بہت رضامند
ہوا چنانچہ دفتر اول میں کہ ذکر الفصیح آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۷ [illegible] میں قلعہ بیجاپور کا ہات سے سکندر شاہ
کے جاتا رہا اور وہ قلعہ دولت آباد میں قید ہوا اور اسی قید ہستی سے رہائی پائی اس سلسلہ عادل شاہیوں کا انقطاع
پایا اور وہ سلطنت جلیلہ معدوم ہوئی جملہ اولاد عادل شاہ کے دس آدمی سے دو سال فرمانروائی کرکے تھا اور ہو

تذکرہ عماد شاہیوں کے بیان میں فتح اللہ عماد شاہ کا بیان

فتح اللہ عماد الملک اولاد کفار [illegible]
ہی واضح ہو کہ وہ ایام طفلی میں اول اسیر مسلمانوں کا ہو کر داخل حلقہ میں غلامان خانجہاں کے کہ وہ سپہ سالار ولایت برار کا تھا
ہوا میں عہد شباب میں بسبب آثار رشد اور قابلیت کے اس ظاہر ہو کے مقربوں اور معتمدوں کے سپہ سالاری فوج ہو گیا اور بعد
اسکے شیک ملازمان سلاطین بہمنیہ کا ہو پہر سلطان محمد شاہ کے وقت میں خطاب عماد الملکی کا پاکر سرکار برار کا ہو اور
وہاں جاکر سنہ ۸۹۰ ہجری میں بیچ عہد سلطان محمود شاہ کے قلاوہ سلطنت کا گردن سے نکال کر سکہ اور خطبہ
اپنے نام کا کیا

علاء الدین عماد شاہ کا بیان

علاء الدین عماد الملک بعد پدر فتح اللہ عماد الملک
کے اسکی جا پر قائم ہوا اور لفظ شاہی کا اپنے پر اطلاق کرکے قلعہ گاویل کو مقر حکومت بنایا اور سنہ ۹۲۳
ہجری میں قلعہ ماہور کا خداوند خان یا خداوند خان حبشی کے کہ وہ امرائے سلاطین بہمنیہ سے تھا مار کر
لے لیا واضح ہو کہ اپنی خواہر کو اسمعیل نظام شاہ کی خواستگاری کرکے حبالہ میں نکاح کے لاتا تھا اور جب

سلطان بہادر گجراتی راہ برہانپور سے برار پر آیا تو ناچار اطاعت اسکی اختیار کر کے خطبہ مملکت مذکور کا اسکے نام سے

کیا اور سنہ ۹۶۰ نوسے ساٹھ میں راہ عدم کی لی

دریا عماد شاہ کا بیان

دریا عماد شاہ ولد علاء الدین بعد پدر کے جانشین اسکا ہوا ظاہر ہو کہ اپنے جد کی نام اسکا دریا شاہ تھا حسین نظام شاہ کو دیا تھا اور جمیع

حکام دکن سے طریقہ یاری کا برتا اور ہر وقت جاری رکھا بے کلفت اور خشونت کے ایام سلطنت کو پایان کو پہنچایا

برہان عماد شاہ کا بیان

برہان عماد شاہ کہ صغر سن تھا جبکہ وہ حاکم برار کا ہوا اتفاقاً دکنی غلام تفالچی و طفانہ کا تھا اتفاق سے ابراہیم قطب شاہ اور حاکم فاروقیہ کے پاس سے برہان شاہ کو گرفتار کر کے قلعہ نرنالہ میں قید کیا اور خطبہ برار کا اپنے نام سے پڑھوایا تب نظام شاہ مرتضی نظام شاہ نے برہان عماد شاہ کی مدد کی اسکو اور اسکے بیٹے تفال الملک کو گرفتار کر کے وہاں قلعہ میں قید کیا پھر اسکے سبب سے ملک [illegible]

مر گئے پس سلطنت اس گروہ کی انتظام پائی اور گویا انکی [illegible] باقی نہ رہا اور وہ ملک قبضہ نظام

شاہ کے آیا یہ چار پانچ آدمی مثل صحیفہ متفرقہ کے چند روز سلطنت ہو گئی تھی ان ناموں کے بیان میں جو علم کہ

کسی میں علیحدہ نہیں وہ سب ذی الجلال والاکرام پانچواں ملک ہو بیان محمد قاسم

بریدیہ کا بیان محمد قاسم بریدی کا ملک سلطان علاء الدین سلاطین بہمنیہ کے منتظم تھا احمد جان

یہ جاہلیت سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ خواجہ شہاب الدین علی یزیدی نے اسکو ولایت کی جان

لا کر سلطان محمد شاہ فاروقی یعنی بہمنی پاس بیچ دیا تھا چونکہ معز الیہ مرد شجیع اور مشہور اور خط

اور ساز اچھا بجاتا تھا عہد میں اسی بادشاہ کے منصب امارت سے فائز ہوا اور عہد میں سلطان محمود کے

باتفاق ارکین سلطنت کے دولت اور استقلال تمام پیدا کر کے قلعہ اودگیر اور قندھار اور اودگیر میں [illegible]

اپنے نام کا کیا اور اصل دار السلطنت احمد آباد بیدر واسطے سلطان محمود کے چھوڑ دیا اکثر کتب میں لکھا ہے مورخ سلطان محمود بقید حیات تھا کہ سنہ ۹۱۰ نو سو دس میں امیر برید مذکور روانہ عدم کو ہوا اور مدت سلطنت اسکی بارہ برس

بیان امیر برید کا امیر برید ولیعہد قاسم برید کا بعد اسکے قائم مقام باپ کا ہوا یہ بھی مثل باپ کے شجیع اور دلاور تھا اور بیدر میں جنگ میں [illegible] لکھتے ہیں کہ وہ حوالی دولت آباد میں فوت ہوا مدت سلطنت اسکی چالیس برس

علی برید کا بیان علی برید بڑا بیٹا امیر برید کا یہ وہ شخص ہے کہ اپنے نسل دیگر حاکموں کے لفظ شاہی کو جزو اپنے نام کا کیا اور کہتے ہیں کہ وہ ذکاوت فہم اور [illegible] بلیغ میں بے نظیر اور ہمیشہ احمد آباد بیدر میں تحصیل بادشاہی کی بعد اسکے ولد اکبر اسکا ابراہیم برید شاہ نائب ہوکر سات برس سروری کی بعد اسکے قاسم برید شاہ ثانی چھوٹا بیٹا علی برید کا جانشین ہوا [illegible] بھائی کی [illegible] ہوکر تین برس حکومت کی بعد اسکے اسکا بیٹا علی نام یعنی علی برید شاہ ثانی چہار ساله تھا شغل حکومت پھر در پیش ہوا اور بارہ برس کے بعد سنہ ۱۰۱۰ [illegible] میں اس [illegible] فانی کو ترک کیا بعد اسکے امیر برید نام ایک شخص کہ وہ بھی اولاد [illegible] خانوادہ سے تھا سلطنت بیدر پر فائز ہوا اور آٹھ برس کام روا رہا اور اسکے بعد امیر برید ثانی خاتمہ طبقہ بریدیہ کا ہے بعد اسکے [illegible] مرزا علی نام [illegible] اور ایک شخص امیر برید مذکور پر خروج کیا اور وہ تاب [illegible] مقاومت کی نہ لا کر طرف [illegible] بھاگ کر گیا اور مرزا علی داخل بلدہ بیدر کر حکومت وہاں کی با قبضہ اختیار میں کیا اور ایک مدت تک بہ فراغت [illegible] دل کے ایام عمر کے گذرانے اور صاحب تاریخ گلشن ابراہیمی لکھتا ہے کہ [illegible] علی برید ثانی ابن قاسم برید ثانی [illegible] تھا کہ [illegible] خروج کیا اور طرف [illegible] بھاگ گیا اور مقولہ مولف مراۃ الصفا کا یہی ہے کہ بعد قاسم کے

حکام دکن

دوسرا

امیر برید شاہی ہوا اور [illegible] میں میرزا علی نے اسپر خروج کیا اور راقم جو محرر کتاب ہی اور ہی کتاب سے نقل ہی کہ میرزا علی

برید کمشانہ نے یکبارگی اسکے جیند کیا تہارا انکو غیاث افغان کا اسکے کان میں آیا پوچھا موجب اسکے [illegible] کا کیا ہی

عرض کیے کہ نسبت شہر سے تہا میں بادشاہ کی فوج کے [illegible] فرمایا میں ہزار [illegible]

اور ہمین ملازمونکی لمحات [illegible] میں پانیت دو سبب [illegible] بدستور آوارہ افغانان [illegible]

اب کسی [illegible] پکار میں حاضر ہیں جواب دیا کہ شکر یہ سرکار کا بجا لاتے ہیں چونکہ دیکے آرام پاتے ہیں حق میں آپکے دعا کرتے ہیں

پوشیدہ نرہے کہ محمد قاسم فرشتہ نے اس نقل کو مختصر کرکے اپنی کتاب میں نام سے امیر برید [illegible]

واللہ اعلم بالصواب آخرکار [illegible] اوس سنہ میں میرزا علی اور اسکا بیٹا امیر ملازمان محمد عادلشاہ کے

ہوا ایس سلطنت علحدہ بیدر کی ملحق سلطنت بیجاپور کی ہوئی اور میرزا علی کا قید رہا کہ کوئی [illegible] آپکی

اور اقتضا ہو البقاء للملک المنان مدت حکومت اسکی کرکے کم اٹھارہ برس میں [illegible] ۱۰۶۷ دس

بندگان بادشاہی شاہجہان بادشاہ کے قلعہ مظفرآباد بیدر کو فتح کیا العرض [illegible] خاندان سے محمد قاسم

برید کے اور ایک میرزا علی چہل سو برس تک حکومت کیے جانا چاہیے کہ [illegible] میں سوانح

سلاطین عادلشاہیہ اور بریدشاہیہ کے محمد قاسم فرشتہ کو [illegible] چنانچہ اپنے کتاب میں انہی ایسا

چھٹا طبقہ [illegible] قطب شاہیہ کے بیان میں

سلطان قلی قطب شاہ کا بیان

قلی قطب شاہ [illegible] مولد اسکا ہمدان ہے ایام جوانی میں وارد دکن ہوکر [illegible]

اور اطوار وہاں کے ملاحظہ کیے سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی پاس کہ وہ غلامان ترک کو [illegible]

طمع رکہتا تہا [illegible] آ فروخت کرکے داخل اس جرگہ کا کیا اسے سلطان کہ علم [illegible]

دوسرا حکام دکن کے بیان میں

خوب ماہر تہا اس لیے اشراف محل سلطانی کا اسکی رجوع ہوا اور کل خواتین نے دیانت داری کو اسکی پسند کیا اور بعد چند روز کے انہیں خواتین میں سے کسو ایک کی سفارش سے کہ ان دنون رعایا مملکت تلنگ کے سرکش ہو گئے تہے اصلاح احوال انکی پر مقرر ہو کر رخصت ہوا اور عنایت الہی سے وہان جا کر ایک دفعہ باغیون اور طاغیون کا کیا کہ سایہ شجاعت اسکی پر پڑا اور بعد سلطان محمود بہمنی کی حکومت کے تعاقب کی سر فراز ہو کر ملک تلنگانہ گولکنڈہ مع مضافات اور اقطاع اسکے پایا بعد اسکے سپہ سالاری اسطرف کا ہوا اور جبکہ بادشاہی سلطان محمود بہمنی کی زیادہ حد سے ضعیف ہو گئی سنہ ۹۱۸ نو سو اٹھارہ میں قطب شاہ اپنا نام رکہہ کر جمیع امور میں قواعد بادشاہان ولایت کے جاری کیے اور بانچ وقت نوبت بجانیکا ارشاد فرمایا لیکن حقوق تربیت سے سلطان محمد شاہ کے غافل نہو کر ہمیشہ تحف اور ہدایا لائق اور نقود وافر واسطے احمد آباد بیدر کو واسطے محمود شاہ کے بہیجا کرتا تہا اور خطبہ مین بہی اسکے نام کو اپنے نام پر مقدم رکہتا تہا اور سلاطین دکن سے مثل برہان نظام شاہ وغیرہ کے سلوک برادرانہ جاری رکہا مگر عادل شاہ اور اسماعیل عادل شاہ اور قاسم برید سے ایک ایک وقت جنگ ہوئی ہے اور اہل کفر و ضلالت سے جہاد کر کے بہت اماکن انکے اپنے قبضہ مین لائے اور بتخانے انکے توڑ کر مسمار کر دیئے اور مذہب سلطان کا شیعہ تہا اور قلمرو میں انکے بتدریج خطبہ میں سے نام اصحاب کبار خلفائے راشدین کے نکال اسامی ائمہ معصومین کے داخل کیے تہے اور مدت سلطنت میں اپنے دس بیس قلعے یعنی راجکنڈہ اور دیورکنڈہ اور پانگل اور کہن پورہ اور ولکنڈہ اور کمایت اور ... اور کوندپہر اور سوا اسکے تمام ملک تلنگ اور نلکنڈہ تسخیر کیے تہے ان جملہ فتوحات سے فتح قلعہ ... کی نادر ہے واضح ہو کہ جب محاصرہ قلعہ مذکور کا طول کہینچا اور ... زخم ... سے ...

ہلاک ہو سلطان نے راجہ ہری چند والی اس قلعہ کے پیغام صلح کا کیا اور راجہ نے بھی اس معنی کو قبول کیا حسب ظن
موافقت کے تحفے پائن تحف اور ہدایا ملوکانہ اور جواہر گرانمایہ اور تبرکات شاہانہ اور ہمراہ اسکے بھیجے ملک یہ کہلا بھیجا
کہ ارادہ ہمارا یہ ہے کہ جاوے وقعہ ہم قلعہ کو تمہارے دیکھیں ہو جاویں اور جب ہم قلعہ پر آویں لشکر منصور اپنا قصبہ میں چھوڑ کر
خدمت اس سلطنت کی بجہت سیر کے اپنے عوض کرداری بہت اچھا ہے بلکہ آپ دو تین آدمیوں سے تشریف لاویں ملک صاحب
لطیفان کا ہی اور یہ لوگوں سے کہا کہ جب بادشاہ اندر آوے سلوک لائق کرو اور جب قریب ہو اسکو مار ڈالو شہریار نے
جب یہ بات سنی خوش ہوا اور سپاہیوں سے فرمایا کہ تم سب کے سب طیار رہو اور میں دو تین منصوبوں
سے اپنے اندر قلعہ کے ہو کر تیغ زنی اختیار کرتا ہوں اور جو علامت جب
تمپر ظاہر ہو جلد نیچے تین پہنچو اور انشاء اللہ تعالی تمہارے آنے تک میں دروازہ کا نگاہبان ہونگا اور
حتی المقدور نیچے اسکے بند کرنیکا مانع ہونگا لکھا ہے کہ شہریار وقت موعود اندر گیا اور تیغ عالم کی قریب دو تین
ہزار کے تیر اور تفنگ اور پتھر ہر طرف سے چلتے تھے اور وہ ان جانبازوں کو دفع اور انکار کرتا تھا اپنے
برابر دو تین عسکر نجومی اس طرح سے دس ہزار کفار سے مقابلہ تھا اور جب یہ علامت معلوم ہوئی غلامان اور
اور بھی ایک ہزار کے جوق جوق اور فوج فوج در آئے بعد قتل ہزار آدمیوں کے راجہ کو پکڑ لیا اور
چھوٹے اور بڑے کو اس قلعہ کے زندہ نہ چھوڑا آخر کار سنہ ... میں سلطان کو ایک غلام نے
پیدا کیا اسکے بڑے بیٹے نے کہ نام اسکا جمشید تھا اور بسبب ہوا سلطنت بن النیس سعدی کی
اپنی اور طول عمری سے باپ کے ... شہید کیا مدت سلطنت اسکی بالاتفاق
تیس برس کی تھی اور اس جناب کو چھ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں اول اولاد ذکور سے حیدر خان

[illegible]

حکام دکن

دوسرا

دوسرا الملک قطب الدین ابن تیمور یار قلی جمشید قلی جو تھا عبد الکریم [illegible] جو تھا ابراہیم قطب شاہ [illegible]

اسکے تو دو بیٹے [illegible]

جمشید قلی قطب شاہ کا بیان

چونکہ بڑا بیٹا سلطان قلی کا تھا بعد باپ کے

مسند پر بیٹھکر زمام حکومت کی کف اقتدار میں لی اور بندوبست [illegible] برادرون [illegible] قرار واقع کرکے توجہ [illegible] طرف نظام شاہ کے [illegible] درمیان نظام شاہ اور عادلشاہ کے [illegible] عادل شاہ [illegible] متفق تھا اور عماد الملک والی برار واسطے نصرت نظام شاہ کے [illegible] سلطان موصوف [illegible] کیا اب بھی [illegible] نظام شاہ [illegible] تقویت [illegible] ایک [illegible] عادل شاہ [illegible] ایک قلعہ [illegible] بعد قلعہ [illegible] سلطان [illegible] در [illegible] لڑائی [illegible] اشعار [illegible] نظم [illegible] وقت انتقال اسکے ایک بیٹا تھا سبحان قلی اور یہ بھی جاننا چاہیے بقول بعضے مورخین سبحان [illegible] سلطنت جمشید قطب شاہ کی سات برس [illegible]

ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیان

ابراہیم قطب شاہ بھائی جمشید قطب شاہ کا [illegible] واقبال [illegible] کے دن بارہوین تاریخ رجب ۹۵۷ نوسو ستاون [illegible] مسند سلطنت پر جلوس کیا [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible] لیا اور [illegible] مصطفی خان [illegible]

[illegible]

فرمایا اور ۹۶۵ نوسو پینسٹھ ہجری میں واسطے مضبوطی بنا محبت کے حسین نظام شاہ سے مالک میں گلبرگہ کے ملاقات کر کے
محاصرہ میں قلعہ کے شریک اسکا ہوا اور ابتداے سلطنت میں یہ امر رائج تھا کہ وہ بہت بڑا راجہ تھا بسبب فتنہ انگیزی
دار السلطنت کے آتش فساد کی اگرچہ روشن کی تھی لیکن یاوری طالع سے شعلہ اسکے بلندی تک پہنچی اور بعد ابراہیم قطب شاہ
کے جیسے عادت قایم مقام اسکا ہوا اور رابطہ اسکے اتحاد کا ساتھ امرا رائج کے استحکام پایا امرا رائج شہر بیدار سے بھی اظہار یکجہتی
کا کر کے موافقت طلب کی شہریار موصوف نے انکار میں جواب قوی جان کر تحقیق اسکا ہوا اور یہ تینوں فرمانروا باتفاق احمدنگر کو روانہ
ہوئے پس چند روز شکست انکی دیکر طرف قلعہ گولکنڈہ کے جو دار السلطنت انکا تھا مراجعت کی اور بعد اسکے چند دلیروں کو عزم
محاربہ کے نظام الملک مدار المہام جمال شاہ کے متعین کیا عنایت سے اللہ تعالی کی لشکر مذکور سپاہ برار پر مظفر
اور منصور ہوا ۹۶۷ نوسو سڑسٹھ ہجری میں پیدا ہوا اسکے رسوم سور اور سرور کے سادات اور علما ساعت
سعید میں بیبی جمال بنت حسین نظام شاہ کو عقد ازدواج میں ابراہیم قطب شاہ کے لائے اور بعد اسکے حسین نظام
شاہ اور قطب شاہ ہر دو فرمانروا قلعہ کلیان پر گئے اور سخت محاصرہ اسکا کیا لیکن قلعہ مذکور مسخر نہ ہوا
اور بے نیل مقصود اپنے اپنے دار السلطنت کو پھر آئے واضح ہو کہ اصل قلعہ گولکنڈہ کا ابتدا میں احداث
ہوا کشن راو کا ہی بعد ابراہیم قطب شاہ حسب التماس مصطفی خان کے پختہ کچ اور پتھر سے طیار کروایا اور
اندرون قلعہ کے دوکانیں اور مکانات اور رستے اور بازار تھوڑے دنوں میں مرتب ہوکر اور امرا اور خواتین
محل کے اپنے اپنے واسطے بنوا کر آسودہ ہوئے اور جملہ فتوحات سے سلطان کے یہ بھی ہے کہ ولایات
و پرگنات راج بندری کے قبضہ تصرف میں اپنے لا کر بتخانے وہاں کے ڈھا دیئے اور مسجدیں تعمیر فرمائیں
اور رجب ۹۷۲ نوسو بہتر ہجری میں حسین نظام شاہ کا انتقال ہوا اور مرتضی نظام شاہ ::

جانشین اسکا ہوکر علی عادلشاہ سے ہنگامہ کارزار کا گرم کیا سلطان اکثر اوقات امداد اور استعانت سے اسکے
پیش آیا اور ۹۷۶ نوسو انہتر میں قلعہ راجبندر کا فتح کیا اور بعد اسکے سعی سے ملک نایب کی تمام قلعے اور بندر
ولایت کا سمت کیتکی مند کے دایرہ ممالک محروسہ میں سے ہوے اور ایسا بھی لکہا ہے کہ آخر کو درمیان سلطان کے اور نظام شاہ
کے حیدر و دبدبہ مرتضی کی آگئی اور سلطان کے واسطے اسکے دفع کے عادلشاہ اور نظامشاہ اور علی برید سے ہوا نصف برابر
کیا تہی لیکن بات سودمند نہوئی بلکہ وہ دونو متفق ہوکر سلطان کو جو شہ دار اور دو نایک اور ہو جا نایک
سرداران پر کی سے لڑوا گئے اور جب کہ مغلوب اور منکوب ہوے سلطان بمقابلہ آئے اور فیما بین سرداران ذی مین کے
مصالحہ درمیان میں آئی اور ۹۸۰ نوسو اسی میں سعی امیر شاہ میر کا قلعہ گوبند پور کا مفتوح ہوا اور متنا قب اسکے
ملک نایب بیجاپور اور سرحدات ولایت تاگڑی اور کاکن اور بیلکونڈہ تک سلطان کے عہد سلطنت میں شہزادہ سلطان قلی کے
عادلشاہ ہونے کے طرف جاتا رہا مستور نہو اور واضح ہو کہ سلطان نہایت ضابط مزاج اور ہشیار طبع اور سخاوت شعار
اور صاحب فطانت تہا لیکن کمال جابر آزار رسان اند کے جرم پر بندگان خدا کو سیاست عجیب کرتا تہا اکثر حکم کرتا تہا کہ
مجرمونکے پاؤں کے ناخن ضرب تازیانہ سے مع انگلیوں کی نوک سے جدا کرکے روبرو ظرفوں لگا رکہیں تا ہوس کی
ہو اور کہتے ہیں کہ ولایت تلنگ سے دفع دزد اور قطاع الطریق کا عہد میں اسکے ایسا ہوا تہا کہ سوداگر اور مالدار
بقافلہ اور رفیق کے روز و شب آتے جاتے تہے مرقوم ہے کہ سلطان عارضہ سے تب محرقہ کے روز پنجشنبہ اکیسوین
تاریخ ربیع الثانی کی ۹۸۸ نوسو اٹہاسیمیں رہستہ آخرت کا لیا مدت سلطنت اسکی بتیس برس نو ماہ
اور ستائیسویں شہر الاول سال ابراہیم باغ اور حوض حسین ساگر اور گلبرگہ کو بد دیل زمانہ میں اسکے
عمارت قلعہ سے میں آئی اور اسکو انیس فرزند ہوے تہے اسمین چہہ بیٹے اور تیرہ بیٹیاں عہد بلوغ کو

نیچے بیٹے محمد قلی قطب شاہ کا بیان محمد قلی قطب شاہ تخت سلطنت پر بعد باپ کے جانشین ہوکر بلا اختلاف ارباب تواریخ کے واسطے لشکر مرتضی نظام شاہ کے طرف قلعہ نلدرک کے متوجہ ہوا اور وہان جا کر برج کو اسکے جو مانند سد یاجوج کے مستحکم تہے مثل خانہ عنکبوت کے شکست اور منہدم کیا جب ان کے جو طرف سے ابراہیم عادلشاہ کے تہے جب وکلی نعمت کو بیچ اس امر سے اطلاع کے اپنے بادشاہ اور سپاہ اطہار عجب اور ختی کا کرکے باعث دفع تزلزل اس ... کے ساکنون کا ہو سلطان نیچے پیاس خاطر اسکے ... کرکے ... کی طرف مستقر خلافت کے منعطف کی اور بعد داخل ہونے دولت سرا ایک ہفتے تک لوازم شادمانی کے ... سوا میر شاہ میر کی زدواجین نیچے منتظم کیا بعضے لکہتے ہیں کہ سلطان بتکلیف اور ترغیب شاہ میرزا کے اور اخلاص نظام شاہ کے واسطے مدد اور کمک سید مرتضی سبزواری کے دار الخلافت سے نکلکر قلعہ ساوہ کو ... آیا اور ... کرکے متوجہ تسخیر بیجاپور کا ہوا اور وہان لشکریون نیچے نظام شاہ اور قطب شاہ کے بالاتفاق اکثر نو بتین ... کار ہا حوالی حسین آباد سے قطب شاہ تسخیر سے ولایت عادلشاہ کی دست بردار ہوکر چند مہینون اور ... کمال خراج استعجال پر دار السلطنت گولکنڈہ کو تشریف فرما ہوا اور لڑکی شاہ میرزا صفہانی کے کہ امیر جملہ ابراہیم قطب شاہ کا تہا اپنے نکاح مین لایا اور ۹۹۵ نوسے پچانوے مین خواہر اعیانی کو اپنے جشن طوی کرکے واسطے ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کے بیجاپور کو روانہ کیا واضح ہو کہ دسوین سال جلوس کے سلطان ایک عورت فاحشہ بہاگمتی نامہ پر عاشق ہوکر سبب اسکو دی اقتدار کیا کہ ہزار سوار اسکے ملازم رکاب تہے اور وہ بطریق امرا کے بار کے دربار مین آیا جایا کرتی تہی اور انہی دنون مین بسبب خراب ہونے آب و ہوا گولکنڈہ کے خلقت بہت ...

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

سلاطین

تھی چار کوس پر وہان پہنچ ایک صحرا خوش تھا اور آب و ہوا اس جا کی نہایت خدا کس از کار ایک شہر عظیم بنایا اور اسکو
دار الحکومت اپنا قرار دیا اور نام اسکا بھاگ نگر نام پر معشوقہ مذکور کے رکھا بعد چندے جب وہ مرگئی بھاگ نگر
نام موسوم بھاگمتی مذکور کے بلفظ حیدرآباد سے بدل گیا اگرچہ مدت تک پہلا نام زبان پر خلق کے جاری تھا لیکن اب یہ شہر ہفت
اقلیم میں حیدرآباد دکن مشہور و معروف اور شہرہ آفاق ہے اور دورہ اسکا اس زمانہ میں پانچ کوس کا تھا اور دوکانیں چودہ ہزار اور مکانات
بارہ ہزار تھے اور جمعیت سے عالم سراسر معمور تھا اور بعد بنا کے وسط شہر میں حسب الارشاد اس بادشاہ جمجاہ کے معمارون نے
چہار طاق نہایت بلند بنایا کہ جسکی سقف کو سنگ و آہک سے [illegible] کیا اور ہر چہار گوشہ پر اسکے چہار منار نہایت
مستحکم و مرتفع اور ان چارون منارون میں [illegible] واسطے طالب علمون کے ہے اور مقابل طاق کے راستہ اور بازار
طویل اور عریض اسکے راستہ اور دست غربی یا قلعہ گولکنڈہ اور شرقی یا قلعہ سلطان نگر و حیات نگر تک سائی تا دامن کوہ
طور جنوبی یا کوہسار چشمہ اور متصل اسکے جامع مسجد اور پہلو میں مسجد مذکور کے حمام اور سوا اسکے
دار الشفا مداوات سے اسکے بھی سب خرچ ہر ایک کا سرکار سے مقرر تھا اور بعد انفراغ عمارات بالا
سے ایک قصبہ [illegible] کہ طولاً عرضاً موازی ہزار در [illegible] قرار دیکر وسط میں [illegible] ایک کمان بنا کر
جسکو اب چار کمان کہتے ہیں طاق شرقی دروازہ دولتخانہ کا مقرر ہوا اور طاق غربی دروازہ بازار
کا اور اندر اسکے [illegible] محلات چندن محل اور گگن محل اور داد محل کہ وہ مقام اسکے عدل و داد کا تھا بنے
تیار ہوئے اور بادور اسکے چونکہ سلطان کو شوق عمارت کا تھا بدی محل کنار رود موسی کے اور عمارت
کھاٹ جانب شمال دولتخانہ نادر محمدی باغ اور خداداد محل کہ اسکے سات گنبد ہیں اور باغ محمد
شاہی عمارت کوہ طور جانب جنوب دولتخانہ اور جہان محل اور جامع مسجدیں در بیشتر قصبات کہیں اور

مدرسے اور خانقاہ اور دار الشفائیں اور حمام جامع مسجد و ترمانوں اسکے صورتیں حدائق شاہیہ کہ بڑے کہتے ہیں

لاکھ ہون خرچ عمارات مذکورۃ الصدر ہوئی لکھا کہ قلعہ محل مور کی اور حصار بندیال اور کلکورا اور کنڈی کوٹہ

فتوحات سے سلطان کے ہیں اور سوا اسکے ولایت وینکٹیہ کہ کسو بادشاہ کو اہل اسلام سے تسخیر اسکی میسر نہوئی تھی

سلطان نے بہت سے ملک اسکے حیطہ تصرف میں لاکے اور حاکم کو وہاں کے کہ جسکا نام بابا نندراج تھا بہت تابع کیا معبدات

بہت دفع کفار ان کو مغلوب اور منکوب فرمایا اور جہاں اس سرکشی کی خبر معقول اسکے کنارے میں گئی اور

اکثر بتخانے مسمار کیے اور یہ بھی کہ سنہ ۱۰۱۹ دس سو انیس میں دختر اپنی حیات بیگم کو حبالہ نکاح میں برادر زادہ سلطان

محمد ولد محمد امین کے جشن اور طوی کر کے تزویج دیا لکھا ہے کہ بیچ عہد سلطان کے سنہ ۱۰۱۶ دس سو سولہ میں

قصہ غریب کشتی کا ظہور میں آیا وجہ اسکی یہ ہے کہ جماعت بزرگان کا راستہ مغل کی کرفتاری اکرہ اور مع الہ وارد

دار السلطنت حیدرآباد ہوئے ارادہ دیکھنے محل اور عمارات آبادی یہاں کا تھا کہا کہ بغیر بروانگی اسکے

بیگانہ کو بار آنا ہیں تھا اس وقت چاندنی کے ایام میں شب ایک تنہا میں مع طایفہ مسکروں اور مغنیوں اسکے

دروازے اور قفل دروازہ کا توڑ کر داخل عمارات ہو اور مجلس شراب کی آراستہ کر جیسے کہ نگہبان

بس آتا تھا بلکہ درپی ایکی اذیت ہوکے کیفیت مذکورہ جو ہیں مسمع الی بحضور سلطان ہوگئی

علی آقا کوتوال کو فرمایا کہ تمام مسافروں اور مغلوں کو شہر بدر کر دیں بس کوتوال اور سپاہی

متوجہ کہ دربار ازبکیہ ہوکر سوداگر اور رئیسوں کو پکڑ کر دو چار کے قید ہیں بکر کر قید کر دیا

سبب اسکے شورش عام اٹھا اور شہرت ہوئی کہ قتل عام کا حکم دیا یا ہے بلکہ کوتوال نے ظلم

کا دراز کیا اور تمام مال اور منال سوداگروں کا لوٹ لیا اور فساد سے بچا ورکر کے قتل اختیار کیا

[illegible]

دفتر دوسرا
حکام دکن کے
بیان میں

کہتے ہیں نیم شب عشرت کی مجلس میں قریب سو عزیزوں کے مارے گئے اس بعد سلطان نے جو سنا برہم ہوا اور واسطے سیاست کے
جو جو کہ باعث اس فتنہ کے تھے دریافت کرکے بعضوں کو حکم قتل کا دیا اور بعضوں کی کہال کھنچوائی اور بعض
ہاتھی کے پاؤں سے بندھوایا اور مال و اسباب جس کسی کا جو کچھ کہ گیا تھا واپس دلوایا الحق یہ جو از قوی کے بدآئینی کردہ
نہ کہ راز نیت ایذ منبہ ہرانہ واضح ہو کہ سلطان رحیم و کریم اور سخی تھا اور باوجود قرابت اور صلہ رحم کا اسکو بہت لحاظ
تھا چنانچہ عہد سلطنت میں بھتیجے برادروں کو مسند عزت پر بٹھلا کر یکے انیس روز جلیس اپنا کیا تھا اور ہمیشہ تیسرے بعد عدد غہ کا
ملتا تھا اور وہ بھی اس امر کو فوز عظیم جانکر کمال اخلاص اور یکجہتی سے برادر بزرگ پاس آتے تھے اور ہرگز کبھی
بیچ مدت تک کسی طرح کا غبار خاطر بیچ بادشاہ کی انکی طرف نہ تھا الحمد یہی وعطیہ الٰہی ہے کہ ہر ایک
اہل دول کو میسر نہیں ہوتا اور شاہ عباس بادشاہ ایران نے اسکی لڑکی کو واسطے اپنی اولاد کے خواستگاری
کی تھی یہ امر بھی اسکے لیے ہمسروں میں موجب عزت کا ہوا تھا اور جملہ اوصاف سے اسکے یہ بھی کہ عہد سلطنت
میں اپنے حکم کسی کے قتل کا نفاذ پایا باوجودیکہ کوئی لائق قتل کی نہ تھی یہ غزل مصنفہ اسکے بتقاضائے حال
با شمع شکوہ کرمی دیوانہ خود را ؛ کاتش نزد از رشک تو پروانہ خود را ؛ ہوش و خرد از پا در افگند
چو مستان ؛ چون مست کنی نرگس مستانہ خود را ؛ مستان محبت بدو عالم ندہ شتند ؛ کیفیت نہ جرعہ
پیمانہ خود را ؛ با یاد تو عاشق نکشد منت خورشید ؛ بستیم بعد روزنہ کاشانہ خود را ؛ ای قطب آحد دہ
مردان رہ عشق است ؛ مردانہ ہمین رہ رو مردانہ خود را ؛ واضح ہو کہ جب اجل موعود سلطان کی پہنچی سترہ دن
میں مرض سل قوی ہوا کہ مزاج میں اسکے ضعف کلی آگیا پس ہفتہ کے دن سترہویں ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰
سے بیس برس حکمرانی عالم بقا کا ہوا [illegible]

[illegible]

پہلو مین بزرگون کے دفن کیا سنین عمر اسکے انچاس برس اور ایام سلطنت بموجب تاریخ کے تیس سال [illegible]

نوشتہ لوح مزار سے اکتیس سال اور بموجب تاریخ فرشتہ تینتیس سال سلطان محمد قطب شاہ کا

بیان سلطان محمد قطب شاہ انار اللہ برہانہ کہ اسنے اکیس برس عمر میں [illegible] بعد واقعہ جانکاہ عم بزرگوار

کا تخت آیا اور کافہ خواص و عوام سے گرفتار رحم اور [illegible] محمد دین اسد آبادی [illegible]

[illegible] اکثر [illegible] مشہور [illegible] کے واسطے [illegible] ایران [illegible]

اور [illegible] ایام [illegible] سلطنت [illegible] سلطان [illegible]

و [illegible] خاقان جنت آشیان کے سلطان جوان بخت جو ان سالی [illegible] اور [illegible]

کا ہوسکے اور اپنے مین [illegible] متابعت سے ادور کیا سلاطین [illegible] ابراہیم عادل شاہ اور [illegible] نظام شاہ

اور ابوالنصر شاہ عباس والی ایران نے ایلچی واسطے پرسش ماتم اور تہنیت کے روانہ کیے واضح ہو کہ جب مشہور ہوئے

خبر وصول [illegible] ایلچی [illegible] سفیر بادشاہ عالم پناہ فرمان روائے ایران کی جو واسطے ادای رسم تعزیت

اور تہنیت کے ولایت سے اپنی روانہ ملک دکن کا ہوا تھا [illegible] سامع اجلال مین پہنچی

ایک عمدہ خوانین کو واسطے استقبال کے روانہ اور جب داخل دار السلطنت کا ہوا [illegible]

کی [illegible] اور [illegible] فلعہ [illegible] سفیر [illegible] طرف سے اوس حضرت

کے اظہار محبت اور اتفاق کا حد سے زیادہ کرکے مکتوب محبت اسلوب اور ایک تاج مرصع اور [illegible]

[illegible] اور پچاس راس اسپ اور سوا اسکے بہت تحفے شاہانہ انظار [illegible] سے گذرانے اور [illegible]

[illegible] سے آدمیون بہت جو اسکے ہمراہ تھے سرفراز ہوا کہتے ہین کہ طبیعت سلطان کی [illegible]

طرف ابابیل اور بتعمیر عمارت عالی کے مصروف تہا اسواسطے دار السلطنت حیدر آباد میں حکم کیا کہ ایک بڑی جامع مسجد بنوا کر جامع
اور مکہ کے بہت بڑی عظیم الشان تیار کریں حسب الایما اسکے بنا بان درستکار نے کام اسکا شروع کیا لکہا ہے عہد میں اس
بادشاہ کے قریب بیس ہزار ہون کے خرچ اس مسجد میں ہوئے اور وہ اتمام کو نہ پہنچی بس وقتیں سلطان عبد اللہ اور سلطان ابو الحسن
تانا شاہ کے انجام پایی تو بہی کچہ کام باقی رہ گیا تہا سو وہ عہد میں شاہ غازی عالمگیر کے سنہ ۱۱۰۴ گیارہ سو چار میں صورت
اختتام کی پایا الحق کہ وہ مسجد شریف مسجد ایک ہے کہ کمال شکوہ اور رفعت اور روح افزائی سے مطبوع قلوب اہل اسلام کا
کی ہے اور نام اسکا مکہ مسجد ہی جانب ابد زبان پر خلق کے جاری و ساری ہے اور سوا اسکے قصبہ سلطان پور حوالی
فیض اثر کو گلکنڈہ کے اور عمارات بنی باغچہ کر اور مکانات میدان دریا کے اور دکانیں چار بازار چار مینار کیں تعمیر عمارت
بے سلطان یار محلی اور دو کوس کی بلندہ سے مشرق طرح شہر کے ایک ڈالکر سلطان نگر اسکا نام رکہا اور آسمان دو قلعہ منار
بنا کیے لکہا ہے کہ مادر اسکے سلطان جامع علوم عقلی اور نقلی کا تہا اور نہایت ذکی طبع اور شاعر بہ بدل تخلص اسکا
تہا چنانچہ یہ مطلع اسکا ہے: یارب چہ رزی تو ز وصف لسان ما * پنہان شدہ زشرم زبان در دہان ما *
سخی اور شجاع با تدبیر اور قران خوان تہجد گذار تہا سنہ ۱۰۳۵ اور سن چھتیس تیرہ دین تاریخ جمادی الاول
کو انتقال فرمایا ہی عمر اسکی وقت انتقال کے چونتیس برس ایک مہینہ ایکدن کی تہی اور مدت سلطنت کی
چودہ سال پانچ مہینے چہبیس دن مادہ تاریخ رحلت: حشرش بعلی ابی طالب باد:

سلطان عبد اللہ قطب شاہ کا بیان

سلطان عبد اللہ قطب شاہ کو ان روز دن ۱۰۳۵
کے سن شریف اسکا گیارہ برس پانچ مہینے گیارہ دن کا تہا بعد انتقال سلطان محمد قلی قطب شاہ بدر

حکام دکن کے دوسرا دفتر
سلاطین

دار الاقتدار اسکے آنیکو تقویت منصور خان حبشی اور ملک الماس اور ملک یوسف اور ملک عنبر کہ ہر ایک ان میں رکن رکین [illegible] تھا

واسطے دفع خلل اور رفع فساد اوباش بلدہ کے بندوبست کوچہ اور بازار کا کرکے نشین ہوئے قصر محمدی محل کے اور رنگ سلطنت

وصیت شاہ مبرور قیام دیا اور جمیع چاکر محلات کے شرف آداب بساط بوسی کے بجا لائے اور شعرا نے مادہ تاریخ [illegible]

[illegible] شد جہان از جلوس شاہ عبد اللہ ایضا شد شاہ دکن قطب زمان عبد اللہ [illegible] گلستان عجم والم [illegible]

زمانہ کا بہارستان شادمانی اور نعم سے مبدل ہوا اور دل ہر ایک کے دہاڑس پکڑی [illegible] سنہ ۱۰۳۵ [illegible]

سینتیس میں والی ہندوستان کا یعنی شاہ جہان بادشاہ کہ واسطے دفع خان جہاں کے دار السلطنت [illegible]

نہضت کرکے دار السرور برہانپور کو قدوم میمنت لزوم سے اپنے مشرف کیا تھا انجام اور [illegible] سلطان

[illegible] نظر کرکے شیخ محی الدین کو تا عطوفت شاہانہ [illegible] لایق [illegible] دیکر روانہ فرمایا تھا

جبکہ سفیر مذکور آیا حوض ورک پر کہ سلطان بلدہ سے نکلکر تشریف فرما تھا شرف ملازمت سے مباہی ہوا

عہد یو موصوف نے اسکو تشریف خسروانہ اور پچاس گھوڑے اور دس زنجیر فیل اور ایک لاک

پچاس ہزار ہون نقد مدت اقامت میں عنایت کیے اور چونکہ عہد سے سلطان مغفور کے بنیاد دوستی

اور امارت کی شاہ ایران سے استحکام پائی تھی سلطان مغفرتہ بعد جلوس کے خیرات [illegible] مکتوب محبت

اسلوب اور اقمشہ اور امتعہ نفیسہ دیکر روانہ ایران کو کیا کہتے ہیں کہ ہنوز مشار الیہ وہاں نہ پہنچا

تھا کہ شاہ عباس مر گیا اور بادشاہ جوان بخت شاہ صفی بہادر خان اسکی جا پر جلوس کیا اور ایلچی موصوف

نے سفیر مذکور بعد حصول سعادت بساط بوسی کے مرحمت بے اندازہ سے سرفراز فرمایا لکہا ہے کہ

عہد میں کہ دار السلطنت حیدرآباد میں پنجشنبہ [illegible] سنہ چالیس ہجری کے بسبب کمی باران کے

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

سعادت اندیش تہا قحط ہوا تہا کہ فوق اسکے متصور نہ تہا اسواسطے سلطان نے ازدیاد رسانی میں جہانتک ہو سکا کمی نکی اور بعضے اسکے بیان کرتے ہیں کہ ایام بارش میں چار مہینے علے الاتصال مینہ برسا اور رود موسی کو طغیانی ہوئی کہ پانی پل پر سے بہتا تہا اور اندر شہر کے آگیا تہا مگر اس زمانے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں سنا کہ قرنوں اس طرحکا جوش اس ندی کو ہوا تہا جیسی کہ چھٹی شعبان ۱۲۴۲ سنہ دس ہجری بارہ سو بیالیس میں ہمشیرہ کو مع سامان جہیز کے کہ قیمت اسکی پانچ لاکہ ہون تہی واسطے عقد ازدواج سلطان محمد عادل شاہ کے دار السلطنت حیدر آباد سے روانہ کیا واضح ہو کہ سلطان عادل اور باذل اور سخی اور مشہور اور قدر شناس تہا کہ عہد میں اسکے علما اور فضلا اور ہنرمند دنیا کے حیدر آباد میں فراہم آگئے اور بہت سی کتابیں اور رسالے ہر علم کے دفتر میں اسکے تصنیف اور تالیف ہوئے از انجملہ کتاب برہان قاطع تحقیقات میں لغات فارسی کی بہت اچہی اور معتبر ہے واضح ہو کہ میر محمد سعید میر جملہ المخاطب خانخانان نوکروں اور تربیت یافتوں سے اس شاہ عالیجاہ کی ہے اول ذی اقتدار اور صاحب منصب اس سرکار کا تہا خداوند نعمت سے اپنے منحرف ہوکر ملازمت حضرت شاہجہان بادشاہ کی اختیار کی اور بسبب انحرافی اسکے سلطان محمد فرزند کبیر سے عالمگیر کے جو حسب الارشاد پدر والاقدر کے حیدر آباد آیا تہا ایک جنگ عظیم ہوئی اور حیدر آباد تصرف سے اولیا دولت کے نکل گیا پہر پیشکش مسودات ماقبہ اور ایک لڑکی اپنی سلطان عبد اللہ دس لاکہ روپیکے جہیز سمیت بیاہ کر کاحصین شہزادہ کے دیکر صلح کی اور ملک کو اپنے بچالیا پس مذکور سنہ ۱۰۹۰ دس سو نوے ہجری تو جلد وہاں اس فتوح سے جہانزیب شہریار ہندوستان کے خطاب سے معظم خان نے شرف ہوا پس تیرہویں سال جلوس عالمگیر کے خدا سے اسکو ملا اس شہر میں ایک تالاب کہ فلفت سے آگو میر جملہ کا تالاب کہتے ہیں جانب مشرق بلدہ کے

مستقل فصیح ہے۔ اثبات الصالحات ہے اسکی بابت کہتے ہیں کہ سلطان کو فرزند نہ تھا مگر تین بیٹیاں ایک منسوب محمد
سلطان المیر عالمگیر سے کہ وجہ اسکی آویکی دوسری جہانگیر نکاح میں سید احمد کے کہ وہ سادات اور فضلائے عرب سے تھے تیسری
منسوبہ ابو الحسن تانا شاہ سے سلطنت قطب شاہیہ کہ وہ سلطان کی بانی طرف سے وزارت پر مامور کیا تھا ابتدا عشرہ محرم
میں محرم الحرام کے بہت معروف طاق و علم اور الم جات سے آراستہ رہتا تھا اور سوائے اسکے موافق مذہب اثنا عشری
جیسی اسکی علاوہ مجلس کی اور آمادہ کرنا علموں کا اور مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری اور ترک کرنا لحوم اور تنبول وغیرہ کا
اور تمامی سیاہ پہننا عمل میں لاتا اکثر افراد اکثر ہے تھے اور آب بستہ یا عاشورہ کے دن ہاتھ علموں کے دیتا تھا اور گیارہ دن
تک کل ملک میں نوبت موقوف ہو جاتی تھی رحلت سلطان عبداللہ کی تیسری محرم ۱۰۸۳ میں بھی ہوئی یعنی عین
عاشورہ ہی وقت انتقال اس کے کا ماتم رہتا تھا مدت سلطنت سینتالیس سال آٹھ مہینے سلطان ابو الحسن

قطب شاہ کا بیان

سلطان ابو الحسن قطب شاہ عرف تانا شاہ کہ وہ داماد عبداللہ قطب شاہ کا تھا بعد اس سلطان کے
بذریعہ اعانت سے سید مظفر اور مادنا اور اکنا کی کہ وہ دونو بھائی پیشکار سید مظفر کے تھے سریر سلطنت پر
قائم ہوا اور سید مظفر کو وزیر بنایا بعد چند روز کے وزیر نے چاہا کہ بادشاہ کو مطیع اپنا کرے
بادشاہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور بتدریج مادنا کو جو پیشکار مستقل اسکا تھا دمساز اپنا کر کے
قلمدان وزارت کا سید مظفر سے لیکر سپرد اسکے کیا کہتے ہیں کہ ابو الحسن عیاش [illegible] اپنے تھا بوجہ اسکے
امور ملکی کی اسکو بالکل نہ تھی پس یہی مکو [illegible] عہدہ وزارت [illegible] اسلام [illegible]
بھی [illegible] اور [illegible] روز تہوار کا [illegible] اور [illegible] اہل اسلام کی اہانت کی وہ لوگ کہ جو
ہمراہ تھے اس حرکت سے بہت ناراض ہوئے پس یہی سلسلہ بیگانگی اس خاندان کا ہوا اور [illegible]

حکام دکن دوسرا دفتر

اسکی وزیر اور بادشاہ دونو گرفتار ہوے یعنی چند روز میں رایات عالمگیری عزم دکن پر آے اور اول فتح بیجاپور
کی مد نظر کی اور اس مہم نے جب طول کھینچا بادشاہ گولکنڈہ نے اقتضاے راے صواب نما کی بیجاپور پر اگر قیام فرمایا
تھا کہ اس سرزمین پر شکستہ ابوالحسن کا جو نام ہے آپ چاہتے کہ وہ لشکر میں عالمگیر کے تھا بخبر نظر سے نا تمام
کی کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم یا اس پر بدی کا گھر میں ایک انہوں نے سکندر کو تنہا جا کر محاصرہ بیجاپور کا
ہی نہ ہو واجب سا کہ ہم اسکی کمک کو فوج روانہ کریں اور آپ بھی اسطرف مستعد پیکار ہوں و نیز
حساب کس کس سے مقابلہ کرتے ہیں پس کار عقب سلطانکا جو شہ میں آیا اور بادشاہزادہ شاہ عالم بہادر کو
خانجہان کو کلتاش سمیت واسطے گوشمالی کے مامور فرمایا اگرچہ سرداران کہ ابوالحسن کے استقبال شاہزادہ کو گئے تھے اور
طرفین کے کشتہ ہوے لیکن ہر دفعہ غلبہ شاہزادہ کا رہا آخرکار حیدرآباد لٹ گیا اور بسبب غارتگری کی بی پردہ ہوئیں
شہر میں ایک عذر عظیم مسلمانوں کی بر آئی ابوالحسن قلعہ میں جا کر متحصن ہوا تب بھی ان دنوں بعد فتح
بیجاپور کے بادشاہ خود تشریف فرما ہوے اور لگے جدال و قتال کی مشغول ہوے ہر چند کہ اہل قلعہ نے سخت کوشش کی
میں اپنی کمی نکی اور لشکریوں کو بادشاہ کے امتداد محاصرہ سے تنگ آخر الامر یہ فتح اور فیروزی کی پرچم لہرا
عالمگیر کے بھی چنانچہ مفصل احوال اسکا بیچ دفتر اول کے بیان میں بادشاہ دین پناہ عالمگیر کے گذرا اور بادشاہت
دکن کی آخر ذی القعدہ ۱۰۹۸ ہجری سے اٹھا اور میں قبضہ اقتدار سے قطب شاہیوں کے نکل گئی اور سلطان قید
ہوا اور بدرے شوم کا کہ وہ ملعون ضمیر یہ فسادکا تھا سر اسکا بحث عالم کا لیا جو تاریخ اس فتح کی
ہاں بدر قلعہ اور نہج سے نظم کر کے خدمت میں عالمگیر کی گذرانی یہ بیت قطعہ ابوالحسن استحکام محل
کرد بیرون از آن مکان تقدیر : چون برون رفت او بجایش نشست شاہ اورنگ زیب عالمگیر

مرض سے انتقال کیدی سنہ ۱۱۱۱ گیارہ ہجری میں جان جہان آفرین کو سونپی واضح ہو کہ تانا شاہ کو وہاں ایک
ہوا تہا کہ اسکو بندی سلطان کہتے تہے تا حال اسکا ارباب بصیر کو معلوم ہوا چار محل کنار پر رود کو سکی اور کوست محل
کچہ فاصلہ پر اسکے سلطان نے عصر میں تعمیر ہوا یا تہا ابو زمانہ اسکو منہدم کردیا بعد سلطنت سلطان ابو الحسن کی جو ستا
ستہتر برس تین مہینے مشہور ہے کہ سلطان مرحوم چودہ برس ایام طفلی میں صرف کیے اور چودہ برس تحصیل علوم میں اور چودہ
علاقہ اطاعت میں بندگی کے تمام انکا شاہ راجو تہا قید میں رہ شہر اور چودہ سال سلطنت کیے اور چودہ سال قید اس حیات کے جملہ اعداد سن اسکے
برس ہو الحاصل ساتہ آدمی سلطان قلی قطب شاہ سے سلطان ابو الحسن تانا شاہ تک ایک سو اسی برس تلنگانہ
میں فرمانروائی کیے اور بعد اسکے کوئی حاکم مستقل خروج کنندہ نہ رہا اور یہ تمام ممالک ملحقات سے
اقلیم ہندوستان کے ہو گئی اور یہ بہی جانا چاہیے کہ عبد الرزاق نام ایک شخص متخلص لاری کا ملازموں سے
سلطان ابو الحسن کے تہا جو وقت کہ آستے سنا دروازہ قلعہ کا کہل گیا اور فوج عالمگیری اندر آ گھسی
انتظار کمر اور زین باندہنے کا بہی نکیا فقط اقتضا سے جوہر ذاتی کے سپر تلوار لی اور گہوڑے کی پیٹہ پر
چار جامہ سے سوار ہو کر دس بارہ آدمیوں سے مقابل فوج شاہی کا ہوا باوجودیکہ اسکے رفیق بہی
اسکے جدا ہو گئے وہ پروانہ صفت ہاتہ پاؤں مارتا تہا اور کہتا تہا کہ جب تک جان ہے نثار ابو الحسن کرونگا
اور ہر دم قدم آگے بڑہاتا تہا اور تلوار کرتا تہا اور جو اسکو زخم پہنچاتا تہا اسکو جواب دیتا تہا حتی کہ سر سے پاؤں
تک زخمی ہو کر چور ہو گیا جب قضا اسکی نہیں تہی دروازہ تک قلعہ کے لڑتا ہوا پہنچا اور سوا ان بیشمار زخموں کے
بارہ زخم اسکے منہ پر آئے تہے کہ چمڑا پیشانی کا کٹکر آنکہوں پر آ پڑا بلکہ ایک آنکہ بہی کٹ گئی تہی
تن اسکا کانپنے لگا تب لگام گہوڑے کی چہوڑ دی اور اپنے کو سنبہالے رہا گہوڑے پر بیٹہے ::

دور دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

ایک دفعہ ایک بیچہ آپکے پہنچا دیا سبحان اللہ کیا بہادری تہی جب سنا چاہیے حسن بہی کہو کچہ جب ضبط اور تفحص اموال ابو الحسن اور دوسرے

نوکر دن سے مقصدی ہوا لشکر عالمگیر کے قابض ہو گئے تو عبد الرزاق کو سہی حالتیں کہ وہ بیحد زخمی تہا اور ایک رمق جان باقی تہی پایا

اٹھا لیں ہا پہنچ لیا ... جب پہنچا ... اور حقیقت حال اسکی عرض

کروائی حضرت عالمگیر کے اسکی جرأت اور شجاعت کے ... کی نظر کر کے حکم کیا کہ جلد اسکا علاج کریں اقبت ... کیا تو اسکے

تن پر کئی بیس زخم تہے سرکار سے اور تاکید بہیجی جراحوں نے ٹانکے دیئے اور علاج شروع کیا زندگی تہی

تیرہ دن بعد اپنے آنکہہ کہولی بعد عرض اس امر کے بادشاہ نے حکم کیا کہ تیرے دونوں بیٹوں کو بہیجوا دیں

کہ وہ مناصب سے سرفراز ہوں اور التفات عفو جرائم اسکے طرف سے پدر کے بجا لاویں اپنے لکنت زبان سے

آداب قدردانی کے بجا لا کر جواب دیا کہ ہنوز اس شخص کو توقع حیات کی نہیں ہے بالفرض اگر جیتا بہی تو

یا باخشہ ہے مراتب نوکری کے ادا ہونا محال اور اگر نوکری بہی ہو سکی تو جس شخص کا کہ گوشت اور پوست

نمک سے ابو الحسن کے پرورش پایا ہو یقین ہے کہ وہ نوکری عالمگیر کی نکر سکا یہ جواب حضور میں پہنچا طبیعت حیات کی

خفا ہوئی لیکن آفرین کہا اور فرمایا کہ بعد صحت کے بلوالینگے اور مال و اسباب اسکا دلوا دیا واضح ہو کہ بعد

صحت بہی وہ اطاعت پر عالمگیر کی رضامند نہوا جب کہ حکم قید کرنیکا ہوا اسوقت خان فیروز جنگ کہا

متضمن ہوکے اور اسکو اپنے پاس بلوا کر رکہا اور چند روز بعد ہموار کر کے سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو میں بیچ منصب

چار ہزاری اور تین ہزار سوار کے شریک ملازمان بادشاہی کا کیا پس خطاب خانی کا اور ایک گہوڑا ...

ایک ہاتہی سرکار عالی سے ملا اور خدمت فوجداری ... کی عنایت ہوئی با وجود اس عنایات کے عالمگیر ... اسکا

بہا یہ ہے کہ حج بیت اللہ کی رخصت لیا اور اپنے وطن کو جو لار تہا جاکر جب تک جیا ...

لاڈلے عبد الکریم کو جو بیٹا اسکا تہا ہمراہ کر روانہ کیا اسی اثنا میں خبر آئی کہ حسب الطلب بادشاہ ایران کے وہ اپنے وطن
راہی ہوکر اثناء راہ مقیم ملک جاودانی کا ہوا تاناشاہ نے اور بیٹا کو جو وہ فرزند اسکے تہے جاگیر میں دیکر
اور ملک ایاب میں رہنیکا حکم فرمایا قدرت خدا کی یہی ہے اپنے تئیں تک ملال و رنج و فسادا سو میں ساتوان [illegible]
سلاطین دہلی کے بیان میں بہادر دلخان کا بیان سید بہادر دلخان سبزواری الملقب جان سپار خان بعد انہدام [illegible]
[illegible] کہ وقوع اس امر کا سنہ ۱۰۹۸ اور سیر اثنا میں ہوا ہی طرف سے بادشاہ عالمگیر کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا چونکہ جان [illegible]
ہمراہ تاناشاہ کے قلعہ دولت آباد تک جانیکا بہی حکم تہا تو وہاں سے جاکر آنے تک اسکے روح اللہ خان میر بخشی نے بندوبست اس مملکت
کا کیا جان سپار خان نے دم واپسین تک کمال حسن عمل سے ولایت میں اپنی اپنی عمر گزرانی اور سنہ ۱۱۱۱ [illegible] میں
نیکنامی کے ساتھ اس جہان سے روانہ ہوا رستم دلخان کا بیان رستم دلخان خلف الصدق
جان سپار خان بعد باپ کے شاہزادہ کام بخش کے طرف سے نیابتاً حسب الاشارہ بادشاہ کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا
اور بعد عالمگیر کے فات راللہ کار طلبی اور مال اندیشی سے سپاہ فراہم کر کے تادیب مفسدون کی کرتا تہا
اور ایک سال تک خودرائی سے حکومت کی اور جب کام بخش اس طرف کو آیا مملکت حیدرآباد اسکے حوالہ کی
کی بعد اسکے ایک ہفتہ کے عرصہ میں شاہزادہ بدگمان ہوگیا اور کہنے سے مفسدون کے بلا اثبات تقصیر اسکو
مروا ڈلوایا یوسف خان کا بیان یوسف خان روزبہانی بعد کشتہ ہونے کام بخش کے
طرف سے ظل اللہ بہادر شاہ بادشاہ کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا اور بعد حاصل ہونے اس سند فرمان کے
پاپڑا نامی [illegible] کہ سرمایہ فساد اس نواح کا تہا بہت کشش اور کوشش سے [illegible]
[illegible] بند جدا کروا کے سر حضور میں روانہ کیا اور باقی اعضا کو اطراف و جوانب میں بہجوا دئے

دوسرے حکام دکن سیا نہیں

مبارز خان کا بیان

مبارز خان وقتیں فرخ سیر کے خلعت صوبہ داری بلدہ مرقوم کے سے فراز ہوا لکھا ہی کہ جس وقت مبارز خان یہاں آیا تو داخل دروازہ پل کے ہوا اسوقت حیدر آباد دیوار اس آبادی کے کہ وقتیں قطب شاہیہ کے تہی اکثر ویران ہو گیا تہا کہ دروازہ پل کے رستم دلخان کے مکان تک کہ دار الامارت تہا ایک حصہ بسیدہ ہی سو تہی آبادی دو کانوں کے تمام ورام بیچرا غیچہ ہو گئی تہی پس خان سارا لہ نے خطیر اور سعی بلیغ سے تمام پہنچا کر بارہ برس کے عرصہ میں پہر آباد کیا اور سبز وہ رونق کو اس کی اوج پر پہنچا کر آبادی کی اور جب صوبہ داری دکن کی حسین علیخان کو ہوئی تب بہی خان موصوف بطور نیابت اپنی جاگیر طرف سے اپنے بحال رہا یعنی جس وقت امیر الامرا نظامت سے دکن کی سرفراز ہو کر داخل خجستہ بنیاد ہو کر خان موصوف نے اکر ملاقات کی امیر الامرا قیافہ سے اسکے خوبی تہر کی معلوم کر کے سلوک پسندیدہ کیا اور بمقتضی المرام فرق اسکے صوبہ رخصت اندائی رکہی اور جب نواب آصفجاہ بہادر نے کمر دو لتخواہی خسرو زمان محمد شاہ بادشاہ کی بپا عقیدت پہ باندہ کر مالوے سے دکن پر تشریف فرما ہو خان موصوف نے حیدر آباد سے متحرک ہو کر اورنگ آباد پر ملاقات کی اور چہار کو اخلاص کے مستحکم کیا اسوقت نواب موصوف نے بہی تجویز منصب ہفت ہزاری اور ہشت ہزار سوار اور خطاب عماد الملکی کے تجویز کیا بعد اسکے زمانہ جب وجود سے سادات کے خالی ہو گیا اور خدمت وزارت کی سپرد نواب آصف جاہ بہادر کے ہوئی سبب ہوا و ہوس کے باوجود اتحاد مذکور کے کہ جو اسکو نواب ممدوح کے ساتھ تہا فراموش کر کے کہ خدا ترس کے جاری کی اور خفیہ سند کل دکن کے صوبہ داری کی زیر مہر بادشاہی سے حاصل کر کے نواب ممدوح کے مخالفت بر کمر باندہی اور بالتصمیم مع فوج کیا بسنہ ہو کا سو طرح راس حرف ات سر رشتہ تہی ازان نیست قطعات را بہی دوسری محرم الحرام سنہ ۱۱۳۷ کی رہ سپرد سیتہن جرہاں رز دیکت قصبہ سکر کہیڑ متعلقہ صوبہ برار کہ خجستہ بنیاد سے

عالمگیر کی سن میں مقتدا ہوکر آیا تہا یہ نواب میر محمد مشہور ہے کہ مقتول ہوا لیکن پایا گیا کہ اول حیدرآباد میں بیجاپور تہا
اسکا مقتول ہی اور متہم نواب میر محمد

آٹھواں تذکرہ نواب آصفجاہ اور انکی اولاد کرام یا نامی نواب آصفجاہ

کامیاب نواب مغفرت مآب آصفجاہ نظام الملک بہادر خطاب اور نام اصلی انکا میر قمر الدین خان ہی آبای کرام ان عالیمقام کے
ولایت توران میں مرجع کافہ انام کے تہے سلسلہ اجداد کا شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ کو پہنچتا ہی اور
نسب شیخ بزرگوار کا ساتہہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے منتہی ہوتی ہی اور نواب کے پدر والا قدر کا نام میر شہاب الدین خان المخاطب غازی
الدینخان بہادر فیروز جنگ ہی جو عہد عالمگیر کے سمرقند سے وارد ہند ہوئے ہیں انتقال انکا بیچ ولایت گجرات کے کہ وہاں کے وہ
صوبہ تہے سنہ ۱۱۲۲ گیارہ سو بائیس ہجری میں اجل طبعی ہوا ہی اور مدفن انکی شہر کے باہر متصل اجمیری دروازہ کے ہی اور نام
جد پدری نواب کا نواب عابد قلیخان ہی علیہ الرحمہ مولد نواب عابد خان کا علی آباد ہی کہ سمرقند سے تین کوس پر
واقع ہی آخر عہد میں شاہجہان کے وہ وارد ہند ہوئے ہیں اور والدہ ماجدہ نواب عابد خان کی صلب سید
صحیح النسب میر حیدر ہیں کہ سلسلہ انکے اجداد کا ساتہہ بحر زخار خاندان رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے منتہی ہوتا ہی انتقال نواب عابد خان کا ضرب زنبورک سے سنہ ۱۰۹۸ دس سو اٹہانوین قلعہ گولکندہ پر
ہوا ہی مرقد مبارک انکی تین کوس حیدرآباد سے جانب شمال مغرب کے واقع ہی اور نام جد مادری نواب
آصفجاہ بہادر کا سعد اللہ خان بہادر ہی وہ وزیر اعظم شاہجہان بادشاہ کے تہے تاریخ ولادت نواب آصفجاہ
بہادر کی چودہوین ربیع الآخر سنہ ۱۰۸۲ دس سو بیاسی ہجری میں مطابق لفظ نیک بخت کے ہی سنہ ۱۱۰۱ گیارہ سو ...
ہجری میں خطاب چین قلیچ خان بہادر کے سرفراز ہوئے اور سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہ ہجری میں صوبہ داری
بیجاپور کی ساتہہ تغیری رستم دلخان کے اور اضافہ سواران اور انعام پانچ لاکھ دام

سربلند ہوئے اور سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری میں بادشاہ دین پناہ عالمگیر نے انکو بھی زمرہ کی امیر حسین قلیخان بہادر کے ہوا
ہوا عنایت فرما کے پیش نوا انکا زیادہ ہوا اور بعد رحلت عالمگیر اور مارے جانے اعظم شاہ کے دکن سے وارد دار الخلافت
دہلی ہو کر جب سعادت ملازمت بہادر شاہ کی حاصل کی ظل اللہ سلوک شایان سے پیش آئے اور ساتھ ہزار
ہزاری منصب اور چھے ہزار سوار اور خطاب خان دوران سے سرفراز کر کے صوبہ داری اودھ کی اور فوجداری لکھنو
کی عنایت فرمائی عبد الجلیل بلگرامی نے تاریخ اسکی لفظ خاندوران بہادر میں پائی ملاحظہ میں لائے جبکہ نواب سعادت رو
عالمگیر کا سلطنت میں بہادر شاہ کی نہ پایا تو بسبب مزاج میں ناگوار آنے کے رشتہ صحبت اور نوکری چھوڑ کر کنارہ جہان
میں گوشہ نشینی اختیار کیا لیکن کبھو کبھو واسطے زیارت آستانہ کے گیا اور ملاقات بزرگان بزرگوار کے جایا کرتے تھے
جہاندار شاہ کے وقت میں اپنے فرزند میں استمال آئیں سمجھ کر ترغیب نوازشات بے اندازہ کی دی اس عالیجناب نے بال اندیشی سے
اس امر کو قبول نہ فرمایا مگر بعد چندے جمدۃ الملک نواب اسد خان بہادر درمیان آکر ملازمت کروائی اور اوائل عہد
میں فرخ سیر کے نواب حسن علیخان الخطاب عبد اللہ خان کو نواب مرحوم سے ایسی الفت تھی کہ اکثر عبد اللہ خان کہتے تھے
ہم تین بھائی ہیں بڑا سب میں نظام الملک ہے اور میں اور حسین علیخان دو تو خود واضح ہو کہ فرخ سیر جب مراد کو
پہنچے اور رتبہ اس کے موافق ہوا ہر ایک امیر کو موافق حوصلہ کے امورات سلطنت اور صوبہ داری اطراف و اکناف سے
سرفراز کیا چنانچہ داود خان پنی کو کہ نائب ذو الفقار خان کا تھا نیابت سے اسکی بیچ صوبہ داری برہانپور کی کہ خان
موصوف کی ذات پر تھی تغیر کر کے صوبہ داری احمد آباد گجرات کا کیا اور مبارز خان کو کہ دو ہفتہ قبل سے
گجرات کا کیا تھا موقوف کر کے صوبہ دار حیدر آباد کا کیا اور گجرات کہ خان فیروز جنگ پدر والا قدر نواب کو تھا عوض اس کے
نواب کو صوبہ داری برہانپور کی بیچ فوجداری کرناٹک عنایت کر کے منصب سات ہزاری اور سات ہزار سوار

حکام دکن کے بیانہیں

دوسرا دفتر

و دو ہزار سوار منصب پایہ سپہ اور خطاب نظام الملک فتح جنگ سے سرفراز کیا اور جب اخبار تسلط مرہٹہ کی کر بادشاہ کو عرض ہوئی قطب الملک
نے سرانجام و انتظام مہام دکن کا نام بنام نواب ممدوح کے تجویز کر کے رخصت دلوائی عنایت الہی نواب ممدوح کا
ایسا بیدو ملیت کیا کہ [illegible] رضامند ہو کر شکر جناب باری کا بجا لایا جب صوبہ داری دکن ضمیمہ بخشیگری کی نام سے امیر الامرا حسین
علی خان کے مقرر ہوئی اور وہ حضور سے روانہ ادھر ہوئے نواب ممدوح حسب الطلب داخل دار الخلافت ہو کر ملازمت
کی حاصل کی اور جب رفیع الدرجات تخت نشین ہوئے نواب ممدوح دہلی میں تھے اور [illegible] دربار کی [illegible]
نواب ممدوح کے عوض فوجداری سنبھل مراد آباد کی تبدیل ہوئی صوبہ داری مالوہ کی ٹھہرائی نواب ممدوح اس تقریب سے
حضور بادشاہی سے اسطرح [illegible] کنارہ کشی ہوئی اور [illegible] ہو کر کہ وقت محمد شاہ کا [illegible] قرار واقعی [illegible] ٹھہرا کر سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو
تیس میں [illegible] سوار اور پیادہ کی [illegible] شروع کی اور [illegible] دکن کے کوچ فرمایا [illegible] رجب [illegible] سے [illegible] قلعہ
کا [illegible] خان سے اور شہر برہانپور محمد انور خان سے [illegible] حکمت عملی سے اپنے قبضہ میں کیا عالم علی خان کو [illegible]
دغدغہ پیدا ہوا [illegible] دفع کی افواج کی [illegible] نواب ممدوح کی خبر پہنچی [illegible] مدد کی [illegible]
بھیجے دلاور علی خان بخشی [illegible] بموجب فرمان حسین علی خان کے [illegible] کمال [illegible] فرود گاہ سے اپنی کوچ کیا اور [illegible] اٹھارہ
ہزار سوار [illegible] آب نربدا سے [illegible] حسن پور سرکار ہنڈیہ پر آیا اور [illegible] شعبان سنہ ۱۱۳۲ گیارہ
سو [illegible] مقابل نواب [illegible] ہو کر [illegible] کارزار کا گرم کیا [illegible] کہ [illegible] آپکے بندگان
میں [illegible] جانبازی کو جلوہ گر کیا کہ آثار [illegible] ناصیہ اقبال [illegible] ظاہر ہوا اور نواب
[illegible] محمد ابو المظفر خان بہادر [illegible] شکوہ آیا [illegible] آپکے [illegible] محمد شاہ بادشاہ کی خطاب خانی
اور منصب عالی سے سرفراز تھے اور [illegible] الطاف [illegible] ہو کر دو ہزاری منصب اور پانسو سوار

اور جاگیر میں قرار دیتے ہیں چونکہ نواب نے وقت سواری جانب فرودگاہ کے رفقہ ایا کیا تھا عرض کی کہ حضرت کوشش
اور کوشش کا بہت تامل و فکر کا نواب نے جہت طرف فالق سو ضعیفہ کے پھر کر زبان فارسی فرمایا کہ قلعہ اسیر
خان منز البیم کے گستاخانہ گذارش کیا کہ یہ وضع ارشاد کی عزیمت اس محل کے ہی حضرت کو جو فرمایا ہو بلا حرکت
کے ارشاد فرماویں بندہ جو صاحب کا گذارش کریگا اور قلعہ سیر ہی کا حکم مہر یاد نہیں قبل حاصلکہ زنجیر ڈالدین اگر
موعود پہنچا ہے فی الفور بقضا مصالح بندہ فیلبان کو اشارہ کیا اور ہسپتے ہاتی کو آگے طرف ہو لا بجز دانہ کے شیعیان منصدار
قدیم جو اطراف ہاتی کے تھے حملہ آور ہوئے اور ستارہ دار ہر ایک تیغ زنی اختیار کی دلاور علیخان نے بہی ہاتی کو پہنچے
بڑہایا حتی کہ جب مقابل نواب کے ہاتی کے ہوا دو کو میان ہاتی کے ایک لالی برو اور ایک بہی کاہ میں دلاور کے لگیں
اور طاہر روح کو اسکے طعمہ شاہین اجل کا کیا اور فتح و نصیب یادو اولیا دولت نواب کے ہوئی جب نواب ہاتی پر سے اترے اور
غازیوں نے ارادہ نذر کا کیا چونکہ درست دریا محمد ابو الخیر خان بہادر کے سابق سے اس جنگ کے مجروح تھے
اور تیلہ کو خواصی کے زیر ہوی جو دینے فرمایا کہ تامل کرو محمد ابو الخیر خان بہادر کو اور تیلہ وہ اول ہم نذر محمد ابو الخیر
بہادر کی لیلیں پہر ہیکی لینگی اس لئے کہ فتح ہماری صلح سے اُنکی ہوئی ہی چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا
بموجب مرأة الصفا اور حصار ترکت آصفیہ لکہتا ہی کہ ہنگام نبرد دلاور علی خان مردم راول
نواب کے صدمہ سے حریف اپنا مقابل کے جون بنات النعش پریشان ہوگئے تھے کئی آدمی پاؤں ثبات کا
قائم رکھے گرد ہاتی کے تھے اور نواب متردد کہ دلاور علیخان گہوڑے پر سوار ہے تا آنکہ حملہ کر کر اپنا
ہاتی تک نواب کے آپہنچا اور اس دارو گیر میں خواصی شمشیر نے نواب کے بندوق سر کی دلاور علیخان
نشان سکرت نگاونہ تھا کا کیا پس نسیم فتح و نصرت کی عسکر سے رایات کے بہنے لگی اور گل مراد

سلاطین دکن کا دوسرا

نواب کا شگفتہ ہوا واضح ہو کہ تطبیق عبارت دہلی کی روایت بدا اس آیت ثابت ہوتا ہی کہ خاتمہ دلاور علیخاں کا ضرب سے محمد ابوالخیر خانکا در

یکہ ہوا ہی پس سید عالم علیخاں ہمشیرہ زادہ امیر الامرا ابواب دکن کا واسطے تدارک شہید دلاور علیخاں کمر ہمت کی چست باندہا اور اکی نو

ہزار سوار مرہٹہ وغیرہ ہمراہ لیکر خجستہ بنیاد جلوہ ریز ہوا ہر چند نواب نے عنفوان جوانی [illegible] مہربانی [illegible] ہرطرح

عمر سے [illegible] ہمت سے نصائح دلپذیر واسطے رفع مناقشہ کے لکہے لیکن بسبب [illegible] اور غیرت [illegible] کا اور [illegible]

کو تیس کوس بربالا پور سے مصاف [illegible] ہوا اور سبز عماری میں سوار اور بدستور ہوا صبیں محمد ابوالخیر خان

بہادر واسطے دفع کے متوجہ ہوئے ہر چند ہمراہی اسکے فن جانبازی میں کمی نکئے اور رسید بدستور

مانند شیر غران یکہ فن دلاوری کو میدان کارزار میں رونق دیا اور کوی سیف کا [illegible]

دکیا چونکہ نسیم فتح چمن اقبال سے نواب کے وزان ہوی آخر کار طایر روح عالم علیخاں کا [illegible]

قفس عنصری سے پرواز کیا پس نواب [illegible] فتح و فیروزی کے داخل خجستہ بنیاد ہوا اور محمد ابوالخیر خان بہادر

کو دیڑہ ہزاری جاگیر مرحمت کی حسن علیخاں اس واقعہ جانکاہ سے مطلع ہوکر بہی جمعیت سے

مع محمد شاہ بادشاہ واسطے انتقام کے دہلی سے کوچ کئے قضاء کردگار اثنار راہ وہ ہو گرفتہ

خنجر اجل ہوئے نیز بدستور متعاقب اس امر کے عبد اللہ خان بہی بادشاہ سے جنگ کرکے قتل [illegible]

اور نجم الدین علیخاں [illegible] بہای اسکے میدان جنگ میں گرفتار کئے چنانچہ بیس اولہ الی آخرہ دفتر

اول میں اس کتاب کے مذکور ہی بعد اسکے نواب نے خوش خاطر [illegible] سے فتنہ و فساد کے میان سلطنت دہلی کو خالی

پاکر فارغبال واسطے ملازمت بادشاہ کے دکن سے ارادہ دار الخلافت کا کیا متصل [illegible] ماہ ربیع الآخر

میں اعتماد الدولہ محمد امین خان بہادر نصرت جنگ وزیر الممالک دہلی نے بہی آرا جہان [illegible] پہنچے [illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

سابقین

سرگیا بعض بادشاہ بیخبر آمد آمد نواب کی سنکر [illegible] اس امر جلیل القدر کی ملتوی رکہی اور بعد حصول شرف
ملازمت کے نواب کو بتاریخ [illegible] جمادی الاول سنہ ۱۱۳۴ [illegible] منصب وزارت کا مع خنجر اور قلمدان مرصع اور انگشتری الماس
گران بہا کی ممتاز فرمایا نواب نے ہر چند چاہا کہ بندوبست قرار واقعی کرے لیکن بہم کاری [illegible] خلل اندازوں کے خصوصاً
اسکی بادشاہ کی کہ ایک زمانہ زور [illegible] بہی با عافیت اندیشی [illegible] عملین [illegible] مردم سلطان کو بدظن کر دیا
مال اندیشی [illegible] صلاح [illegible] کشتی میں جانکر [illegible] مزاج [illegible] ہوا کہ غازی الدین بہادر فیروز جنگ
[illegible] کو کہ وہ ہم نام اور ہم خطاب اپنے جد امجد [illegible] نیابت اپنا کرکے دار الخلافت [illegible] کنارہ کش [illegible]
[illegible] بعد چند روز کے جب خبر شورانگیزی مرہٹہ کی صوبہ احمد آباد و مالوہ میں پہنچی متوجہ اس طرف کے
ہوئے [illegible] سلطنت میں کینہ سے لوگوں نے غازی الدین بہادر کو نیابت وزارت سے متغیر کرکے
اعتماد الدولہ قمر الدین خان کو مقرر کیا اور سند صوبہ داری کل دکن کی نام مبارز خان کے کر دی [illegible]
[illegible] بھی حقوق نواب کے کہ ماہی مراتب خطاب [illegible] نواب کے پایا تہا فراموش کر کے [illegible]
ہوس [illegible] پچاس ہزار سوار لیکر حیدر آباد سے عازم خجستہ بنیاد کا ہوا نواب کو جب
یہ خبر ہوئی کہ مبارز خان نے خروج کیا ہے [illegible] احوال [illegible] لکھا [illegible]
بہادر کو فوجداری [illegible] کر کے استعفا [illegible] رکہی اور [illegible] عزیمت کو اس طرف [illegible]
عنایت الہی شامل حال [illegible] بائیسویں محرم سنہ ۱۱۳۷ [illegible] شکر کھیڑہ [illegible]
صوبہ [illegible] کہ خجستہ بنیاد سے چالیس کوس [illegible] مقابلہ عسکرین کا ہوا کہتے ہیں کہ وقت [illegible]
خان اور [illegible] دو فرزند مبارز خان کے [illegible] ہراول تہے پہلے تیر قضا کے ہوئے

واضح ہو کہ اس واقعہ جانکاہ سے عقل مبارز خان کی جاتی رہی اعتبار فتح اور شکست کا بالکل نہ رہا ندکی سے اپنی بیہوش ہو کر فوج
کو ہیلے سے کفنی کی اور ہاتی گوڑا بایس لڑای کر کالی کشتوں کے پشتے بن گئے فیلبان بہی زخمی ہو گئے چند ہو گر مبارز خان کے
احوال سے باپسے بر آیکے ہو ظا عرصہ کے ایک فیلبان ہو کر قتل مبہوت ہو گئے متلاشی فیل جانور کا تہا تاکی آخر الامر حال
جراحت بلیغ کا ہو کر درجۂ قتل کو پہنچا کہتے ہیں کہ جنگ میدان میں تخمیناً تین ہزار آدمی طرفین سے جان مقتول کے نا کہے
اہل لشکر بیٹے نواب کے سواے ظہیر الدولہ کے کسو کو آفت جانی نہ پہنچی بعد کشتہ ہونے خان شارالیہ کے بخشنعہ عباد وجود فائض الجود
رونق افروز ہوا بعد چند روز کے بندوبست اطراف و جوانب سے فراغت پاکر متوجہ حیدر آباد کے ہوئے اور
وارد ہو کر وٹ محل کے باغ کو مضرب خیام ابا کیا خواجہ احمد خان المشہور بشہامت خان پسر مبارز خان
بہ ہو کر حیدر آباد میں تہا بعد چند روز کے نواب کو احوال پر اوسکے ملتفت پا کر نجبان قلعہ محمد نگر عرف
گولکنڈہ میں ۱۱۳۹ گیارہ سے انتیس میں سپرد اولیائے دولت کے کر کے ظل رافت میں اس جناب
آیا بس اس جناب نے طرف تنبیہ مفسدان اور تادیب سرکشوں کے توجہ فرمایکے اور بلاد مقبوضہ اور قلعجات
کچ کیا واضح ہو کہ بہوڑے عرصہ میں متمرد اور کوہ نشین قسم قطاع الطریق سے مطیع اور منقاد ہوئے
اور ظلم اور تعدی سے ان لوگوں کی طرق و اماکن اس طرف کے مصون و مامون ہیں جب خبر تسلط
و ہوی تسلط نواب کے اندیشہ کر کے استمالت کو مناسب وقت جانا اور ساتہہ ارسال فرمان عنایت عنوان
سے تقرر صوبہ داری دکن اور وکالت کے مع خلعت اور فیل خاصہ سواری اور جواہر بہا اور خطاب
آصف جاہی سے سرفراز کیا اور سنہ ۱۱۴۰ گیارہ سے چالیس میں نواب سعی عضد الدولہ کی باج کی وصول و مصالحہ کے
مگر عازم حیدر آباد ہوئے اور ۱۱۴۱ گیارہ سے اکتالیس میں واسطے بنا قلعہ اور شہر پناہ برہان پور کے حکم کیے

حکام دکن کے دوسرا دفتر پائین

اور سنہ ۱۱۲۳ گیارہ سو تیئیس میں عابد خان بہادر صوبہ دار نامدار حیدرآباد نواب کے ستر برس کے سن میں قضا کئے اور سنہ ۱۱۲۴ گیارہ سو
تیئیس میں شہر برہانپور کو منصب خیام اپنا کیا اور دو دن [illegible] اور بقیہ [illegible] مقام مذکور سے
[illegible] بغاوت کی [illegible] کر دروازہ [illegible] کا [illegible] اور [illegible] خاندیس [illegible] ہوگئے اور وہاں سے ارادہ خجستہ
بنیاد کا فرمایا اور محمد ابو الخیر خان بہادر کے جو اپنے [illegible] شہر برہانپور میں سنہ ۱۱۲۴ گیارہ سو
چوبیس میں [illegible] رجب [illegible] اطلاع کیا کہ [illegible] تعلقہ سرکار [illegible]
[illegible] اسکا [illegible] سو سوار [illegible] اور
[illegible] نو سو سوار اور پیادہ [illegible] بے شمار [illegible] خیال نکیا اور فوراً [illegible] کی طرف
[illegible] اور [illegible] بازار [illegible] کام کیا [illegible] جان [illegible]
[illegible] زخمی کیا اور [illegible] کہوڑے اور [illegible]
[illegible] راہ [illegible] بہادر منصور [illegible] چار [illegible] داخل شہر ہوگئے اور سنہ ۱۱۲۵
گیارہ سو پچیس میں نواب [illegible] راہ [illegible] اور خاندیس [illegible] اور [illegible] ارادہ خجستہ بنیاد کا
اور [illegible] حضور والا [illegible] آئین [illegible]
[illegible] سنہ ۱۱۲۵ گیارہ سو پچیس [illegible] نظام الدولہ
[illegible] احمد خان بہادر [illegible] صوبہ داری دکن کی سپرد اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو متعین [illegible]
[illegible] روانہ شاہجہان آباد کو ہوئے اور شمس الدین محمد حیدر کو [illegible]
[illegible] فرزند [illegible] ممتاز [illegible] اور آخر ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۲۶ گیارہ سو چھبیس میں [illegible]

فایز ہوکر صوبہ داری اکبر اباد اور مالوے کی حاصل کی متعاقب اسکے نادر شاہ والی ایران نے بہ استظہار
سلاطین ہندوستان کی لشکر سنہ ۱۱۵۱ گیارہ سو اکاون میں ایا وہ مدہ او نتیں ساکنان دہلی کو ہوئیں کہ معاذ اللہ منہا
آخر الامر تصفیہ اسکا بصوب نواب کے ہوا جیساکہ دفتر اول گذرا اور انہیں اوقات میں شمس الدین محمد کو سات
اضافہ دو سو یکہ بالفعل منصب اور خطاب یار خان نواب نے عنایت فرمایا میر عالم لکہا ہے کہ خان سو صوبہ معتمد علیہ نواب کے
تہے چنانچہ نواب جب حضور میں نادر شاہ کے تھے خان موصوف اور درگاہ قلیخان بہی ہمراہ تھے مشار الیہ ساتھ ہاتھ کرکے خبر
بعد ایام ہرج و مرج نادر شاہ کے حوالی دکھن کو پال اور نیند آبرا اور باجی راو و ملہار جی راو کا ہو قلعے اور جا
اطراف پاینو کے اپنے قبضہ میں کرکے چند فساد کار ریا کیا تہا اور نواب جنگ کو سب تہا اسکے ناقہ درست کرکے
بارہویں محرم سنہ ۱۱۵۳ گیارہ سو ترپن میں باجی راو آیا رت کیا اور وہ فتنہ فرو ہو لیس ناصر جنگ جو بیدار خالی دکہا
اپنے تئیں مطمئن خاطر پاکے بسبب بعض کج طاعت پاکی ہمرکر خود مختاری اختیار کی اسپے ہیں کہ اس امید ظفر خان صاحبزادہ
محمد ابو الخیر خان بہادر کہ قریب تہے تئیں شرکت کو انکی نیابت جاکر معز الیہم کو طلب کیا ارشاد فرمایا جانے پر معز الیہم عرض
کی کہ بہت مناسب لیکن اول تیر آفاش ہے جو واسطے مجرمان قابل تنبیہ اسیاب کے مقرر ہے تنبیہ فدوی کی ہو کیونکہ جو
معتمد علیہ پدر ہے حال پسر عند الخروج ہو آخر نتیجہ اسکا یہی ہے پہر آپ ارادہ فرماویں تب صاحبزادہ نے
کہا کہ نہیں جی مطلقا ارادہ میرا کہ نہیں ہیں اسوقت ہوئیں تمہیں واسطے تسلی کے بات کہی اور رخصت
کی پس خان معز الیہم روانہ ہو اپنے مقام کو ہو گئے اور صاحبزادہ کے بموجب عزم بالجزم کے مشغول حکومت بالاستقلال
نواب کو خبر جہان اباد میں جو معلوم ہوا بادشاہ کو کہ شکستہ ہے فرزند کی اطلاع کرکے واسطے اصلاح امر
کے رخصت لی اور سنہ ۱۱۵۴ گیارہ سو چون میں عازم دکن ہوئے بعد داخل ہونے خجستہ بنیاد کے محمد ابو الخیر خان

بہادر کہ مصروف بندوبست قلعہ سوکمر تہے بمجرد سننے اس خبر کے کنل الاپی عبور کر کے روز شنبہ اٹھارہویں
جمادی الاول کو ملازمت حاصل کی اسوقت ہمراہ نواب کے مطلق فوج نہتی اور جو لوگ کہ تہے وہ بہی ہمراہ ناصر جنگ
کا مارنے پیچہے الحاق [illegible] خان مقرر کیے نواب نے خاطر عاطر کو اپنی مطلق پایا بیسویں جمادی الاول کو ناصر جنگ نے قریب
ستر ہزار سوار کے فراہم کر کے واسطے مقابلہ کے سوار ہو گئے نواب نے متوسل خان اور خواجم قلی خان کو [illegible]
پر اور جمیل بیگ خان لودی اور رحیم اللہ خان کو برانغار پیچہے [illegible] رسالت اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو جونغار پر متعین کیا
اور متہور خان اور سلیم خان کو واسطے کمک کے مامور فرما کر فیل خاصہ پر سوار ہوئے ابہی آپس میں [illegible] لڑائی
شروع نہوئی بعد غروب آفتاب فقط ناصر جنگ نے فرار اختیار کیا علاوہ برین فیلبان بہی ناصر جنگ کا زخمی ہو کر
ہاتی پر سے پیچہے آیا لیکن ناصر جنگ باوجودیکہ دو زخم تیر کے [illegible] جسم آئے تہے ہاتی کو [illegible] ہوئے
نواب کے ہاتی تک پہنچ گئے اسوقت لوگ نواب کے گرد سے ہاتی کو اپنے گہیر لیے اور متوسل خان نے چاہا کہ کمان
میں لا کر چاہا [illegible] ضرب تیر سے ناصر جنگ کو مار لے [illegible] بیٹے نے آنکے منع کیا اس عرصہ میں [illegible] خان
نے بہیجی ہاتی کو اپنے ہاتی سے ناصر جنگ کے ملا کر انکو اپنے پاس لے لیا اور بخیر وخوبی رو برو نواب کے چلا آیا پس شادیانہ
فتح کے نواب کے بلند آوازہ ہوئے اور ناصر جنگ کے بیٹے منفعل اور محجوب [illegible] بعد فتح [illegible] محمد [illegible] خان بہادر کی
ہوئی [illegible] خان سعد اللہ [illegible] فتح نامہ اکی دو نذرین گذرانین [illegible] دوسری نذر بہی عرض کی کہ سلامتی جناب حضور
کی [illegible] دو دو نذرین وہیں اور نواب کو کمال سرور حاصل ہوا ایسی مضمون منشی موسی خان نے ازبس
فروتنی سے خط ارکین سلطنت نواب کی کہ اکثر اسمین سے اسوقت حاضر دربار جہان [illegible] متضمن مضمون
[illegible] صاحبزادہ کی قلمدان سے ناصر جنگ کے نکالکر لایا [illegible] نواب نے بموجب ملاحظہ کے

دفتر دوسرا
حکام دکن کے بیان میں

تاکہ کدورت طرفین میں راہ نہ پاوے اور فساد از کا نہ ہو دلہو اٹھا لو لیوے اور فرمایا جیسا کہ مقتضائے وقت کا تھا صاحب
لوگوں نے عمل کیا اگر درمیان ظل اللہ اور کسی شہزادہ کے ایسا ماجرا در پیش ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی کرتے غرض بعد
واقعہ قلعہ اور گرفتاری ان لوگوں کے جو علانیہ شریک ہو گئے تھے نواب صاحبزادہ کو قلعہ قندھار میں بکمال اکرام لے چلے
پہنچے اور ایک سال بعد چند سفارش سے بیگمات محل کے صاحبزادہ کو بر رضا کی ملازمت کی دی اور قلعہ مذکور سے طلب
فرمایا صاحبزادہ موصوف حاضر ہو کر کمال لجاجت اور الحاح سے قدم بوس کرتے اور عفو جرائم سے سرفراز ہوئے تو رخصت
آغوش میں لیا اور کلمات پند و نصائح کے ارشاد کیے پس کدورت باطنی طرفین سے زائل ہوئی تو رخصت تفصیل
تفصیل جمیع مقدمات مالی و ملکی کو انصرام فرماتے تھے کہتے ہیں کہ بعضے مدت تا احاطہ کوئی محلہ ارادہ
واسطے خدمت دیوانی کے امرائے کبار سے ایک معتمد الیہ متدین کو کہ نام انکا راقم کو نہیں پہنچا تجویز کر کے مرحمت
سرفرازی امر مذکور کی اطلاع دی محمد ابو الخیر خان بہادر کہ مشیر صاحب تدبیر اور نیک خواہ سرکار تھے بعد
بجا لانے اس کے کہ بھیج اسکی جو زن تفویض خدمت مذکور کا تھا دروازہ سرا پر حاضر ہوئے اور عرض کروائی تو نواب نے ارادہ
ہو کر جب حاضر ہوئے غیر وقت کا پوچھا کہ ارشاد کی کہ مرود کل دیوان کیا تھا تمہیں فیصلہ اب آنا ہے کہ نواب صاحب
ابا میں ظل اللہ کو مستعد بعض اس امر کا ہو کہ اصفجاہ بسبب کبر سنی کے آرام طلب ہو گئے یا کوئی اور سبب از این قبیل جو
واسطے اجرائے کار کے دیوان مقرر کیا ہے اور یہ نامناسب ہے نواب نے فرمایا کہ میں تو حکم کر چکا خان مغفرت الیہ نے عرض کی
کیا مضائقہ دربار کے وقت بجا عرض کی گئی کہ ارشاد اعلام کا نیک کو ہو قدوہ کچھ حکمت عملی کر گذریگا واضح ہو جب
حکم اعلام کا خان موصوف کو ہوا تو خان مغفرت الیہ نے تمام اہلکاروں کو بزبان فارسی کے ندا دی کہ از خدمت حضور دار کی برپا ہو رہی سرفرازی یافت بعد چند
کہ مرزا ناؤ و تقاضہ مع حامل بار رفت کہتے رہے کہ نہیں حکم اعلام دیوانی کا ہی کہ جو بداری نے حسب الایماء بہادر مغفرت الیہم کے

دوسرا دور

حکام دکن کے

مجرا نگر کا جلد ادا کروایا اور مندرسہ فرازی کی دلوا دیا اب رجوع کرتا ہوں طرف مطلب کے واضح ہو کہ
نواب نے سنہ ۱۱۵۵ گیارہ سے پچپن میں عزم کرناٹک کا کیا اور سنہ ۱۱۵۶ گیارہ سے چھپن میں محمد ابوالخیر خان بہادر کو آٹھ
ہزار سوار واسطے مقابلہ بابو نایک کے کہ وہ بیس ہزار سوار کا سردار قوم مرہٹہ سے تھا روانہ کیا آپ حسب
مشورہ آیا اور فتح عظیم نصیب ہوئی بابو نایک بھاگا اور محمد ابوالخیر خان بہادر نے تعاقب کیا بعد قتل
معدودے چند کے ہاتھی گھوڑے اور خزانہ وافر اور مال و اسباب بے شمار پر قابض و متصرف ہو کر بالکل غانماً سالماً تشریف لائے
نواب نے دو ہزار سوار اور خطاب بہادری اور علم و نقارہ مرحمت کر کے روانہ برہانپور کیا پھر سنہ ۱۱۵۸ گیارہ سے اٹھاون میں
رونق افزا خجستہ بنیاد کے ہوئے تھوڑے دنوں مزاج ناساز ہوا اور سنہ ۱۱۵۹ گیارہ سے انسٹھ میں بندر سورت کی نظامت
صوبہ داری برہانپور کی مع فوجداری بگلانہ بہ تغیر خواجم قلی خان کے تمام محمد ابوالخیر خان بہادر کو دی پس سنہ ۱۱۶۰
گیارہ سے ساٹھ میں حسب رسم قدیم دکن کی ہندوستان اور آمد احمد شاہ ابدالی کی پہنچی تو واسطے کمک بادشاہ کے آصف جاہ
امراض مثل تپ اور زحیر اور خلل شانہ وغیرہ خجستہ بنیاد کو لکھا کہ اس سال حضرت نے ان کو بنا
اور بندر سورت اور احمد آباد گجرات اور اکثر ممالک جنوبی میں قحط غلہ کا پڑا تھا کہ فی پلہ آدھی قیمت
مقرر پائی تھی اور رجب میں جناب عالیمقام کا دارالسرور برہانپور ہوا خبر انتقال بادشاہ اور وزیر اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر کی آئی نواب کو غم اور الم اسکا بہت ہوا اور تک نوبت موقوف رہی پھر جب خبر جلوس
احمد شاہ کی آئی جشن جلوس شاہی کا فرمایا اور نوبت کا حکم دیا مزاج تو بگڑا اعتدال سے منحرف ہو رہا تھا
روز بروز بیماری زیادہ ہی شروع کی پس بلادہ سے حیدرآباد کے ستائیسویں جمادی الاول کو شہر برہانپور میں
نکلا زین آباد میں مقام کیا شدت سے امراض کے آثار سفر آخرت کے نمایاں ہوئے اور کثرت میں تزلزل آیا اور

باوجودیکہ موسم برشکال کا تہا افراط گولہ ہاے تفنگ و ژالہ مین وہان سے کوچ کرکے قریب میسور مین نالہ کے ساحل
یعنی پر خیمہ زن ہوے کہتے ہین وہان طبیعت عالی ایسی بگڑی کہ بالکل تاب و توانائی نرہی آخر کار تاریخ ۱۱۶۱
گیارہوین ماہ جمادی الثانی کو جہان فانی سے رحلت کی صاحبزادہ نامدار جنگ ہمراہ رکاب تہے تجہیز
و تکفین کرکے نماز جنازہ ادا کرکے محافہ کو روانہ خلد آباد کیا بعد چندروز روضہ حضرت برہان الدین اولیا
مرحوم دفن ہوے اور یہ بہی اصح ہو کہ وقت انتقال دو گہڑی آگے نواب ناصر جنگ کو طلب کرکے نصیحتین بہت سی
تہین کیا اول رئیس دکن کو لازم ہی کہ حتی المقدور متوجہ ہو کہ یہ زمیندار اس نواح کا مین ہاتہ نجائے دوم انہدام
بنیان بنی آدم مین ہرگز جرات نکرے مگر مجرم کو حوالہ قاضی کے کرے اور آپ حکم قتل کا نہ دیوے سیوم ہمیشہ
بحکم فسیروا فی الارض پابند مقام علی الدوام نرہے چہارم بعد ادائے فرض روزانہ اوقات کو اپنے واسطے نظم امور متعلقہ
کے تقسیم کرے اور وقت فرصت کے محشی شبانہ روز اپنے لیوے پنجم واسطے قیام دولت بزرگان دین سے ہمیشہ دعا چاہے اور انکی
تعظیم کرے ششم کسو کا حق تلف نکرے اور پاس مروت کا ملحوظ رکہے ہفتم سزاوار ہو کہ جب کسی کو جاگیر یا ملک یا عہدہ
مامور کرنا مدام کار سرکاری کا مو نیز نوبت ہوئی کہ فرقہ اسلام عبد السلام سال بسال انہاے دو سال و قبل
تا دو کم محروم نرہے ہشتم راہزن آصفیہ کو بیگانہ فرزندان آجانکر پرورش و تربیت اور افزونی قدر و منزلت مین
سعی بلیغ کرے اور ہدایت محی الدین خان کو جملہ فرزندون اپنے سے بہتر شمار کرکے درپی اسکی شکست کے نہووے اور شورش
سخن پر غمازون کے نکرے نہم ارذل کو خدمت مجلس مین بار نہ دیوے دہم ادنی کو سرکار
عمدہ اور عمدہ کو کار ادنی نہ دیوے یازدہم ہمیشہ ادب سلطانی بجا لاوے اور اطاعت حضور
کرے چنانچہ نادرشاہ نے ایکدن قطعات مجہے سابقہ عطا کئے صنف کے مطلب کا تہا

دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

بیچ عرض کی ہیں ہو گزرنیہ ہوں لفظ تکرامی سے مشہور ہو کا شاہ موصوف نے کہ شمس منیج ... اور حقی ہو
اور آفرین فرمایا دوازدہم تا مقدور اپنے جنگ میں اقدام کرے اور اول حق ایسا قائم کرے بعد میدان
جنگ میں مجد ولی پنج ... بامداد حق تعالی چاہیے اور اپنی جا پر قائم رہے اور زنہار ... مقابلہ جنگ کے سیزدہم
جو اسباب کہ بہت جمع کیا ہی اگر اسکو ظہور سے قدم بقدم بیہ خرچ کرو گے تو البتہ طبقہ بطبقہ وفا کریگا چہاردہم
بیخزانہ جو ہمراہ رہیگا موجود واسطے ... سپاہ اور بار بار انکی خصوصاً واسطے آڑے ہی ... کا روز تنگی
ہی بالکل صرف ... پانزدہم تقاضا بشری سے امرا بایستی اس پر ہیں جو عمدہ سرزد ہو ہی اگر وہ حالا
پا عمل قرار پائیگا مقدور ... اس امر کا ہر حال میں ضرور ہے شانزدہم زنہار ... ان کو کبھی تمام قابل ستی
وکردن زدنی ہیں اور لفظ بیدبختانہ جو مشہور ہے عبارت قید کرنے سے انہیں ہفدہم کبھی ہرگز ... مرکز مور اور
... حوصلہ ... قید میں نکرے ... ہجدہم مردم ... اقرار کرے ... آیا ہی ... نوزدہم ...
وہیچا پور ... مردم ... تا مقدور صحبت انکی اپنے ... فقط ... اور متوجہ بہشت تاریخ رحلت اس
جناب کی ہی اور لقب ... خلد مکان ... وقت انتقال عمر نواب ... ایاسی برس کی تھی ازانجملہ سوا ... برس
... جو بیس ... نیتیس برس ریاست صوبہ دکن کی اور چھ فرزند ایک امیر الامرا فیروز جنگ میر محمد ... وفا
خان بہادر دوسرے نظام الدولہ ناصر جنگ میر احمد علیخان بہادر مرحوم ... امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید
محمد خان بہادر چوتھے ... نظام الملک آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر پانچویں برہان
الملک بسالت جنگ میر محمد شریف خان بہادر اور انکو شجاع الملک بھی کہتے ہیں چھٹے ناصر الملک
ہمایوں جاہ میر مغل علیخان بہادر اولاد جدا جداگانہ ہے ... اس جناب کے

حصار شہر برہانپور بہی کہ سنہ ۱۱۴۱ گیارہ سو اکتالیس مین بنایا بایا اور نظام آباد بالاگہٹ فرمایا اور بیچ مین مسجد اور
کاروان سرا اور دولتخانہ اور پل بہی بنایا اور اتمام حصار شہر حیدر آباد اور نہر بسول شہر اور نک کے ۱۱۵۱ مین کہ بعد مرور زمانہ
کے شکستہ ہو گئی تہی اور طبیعت نواب مستطاب کی موزون تہی باوجود عدم فرصت امورات ملکی کے ریختہ و دیوان
فارسی اشعار آبدار کا تیار فرمایا ابتدا مین تخلص جناب کا شاکر تہا بعد آصف کیا چنانچہ یہ اشعار طبع اولو العزم آپ کے ہین نظم
چون گل ہو کے یار گریبان دریدنیست ۔ آہی ز سوز سینہ ببلبل رسیدنیست ۔ زنہار دل بنقش نگار جہان منہ ۔
رنگی کہ دیدہ برخ گل پریدنیست ۔ شاکر برنگ برق درین عرصہ جہان ۔ دامن ز خویش برزدہ بگذشتنیست

نواب ناصر جنگ شہید کا بیان

نواب نظام الدولہ ناصر جنگ میر احمد علیخان بہادر بعد پدر بزرگوار
کے دو دن تک بصرف عزا رہے اور جب تیسرا دن ہوا موافق ضابطہ کے ختم کلام اللہ اور فاتحہ ہو چکے پر کہ الفق اور
ساتہوین جمادی الآخر کی تہی حکم نوبت کا دیا جملہ امرایان دولت نے سر دن اطاعت کی خم کی مگر سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ
کہ سابق مین طلب بہدایت محی الدین خان تہے جادہ انحراف کا اختیار کیا اگرچہ یہ امر موجب ناخوشی نواب ممدوح کا ہوا لیکن تحمل
کو کام فرمایا اور کسی کے درپے کسی وقت پر موقوف کیا اور جب ظل سبحانی احمد شاہ بادشاہ کو خبر رحلت نواب مغفور یعنی آصفجاہ بہادر کی پہنچی بہت
فرمایا اور عماد الملک غازی الدین خان بہادر کو کہ وہ حاضر دار الخلافت تہے دربار مین طلب کر کے خلعت ماتمی سے سرفراز کیا اور
خدمت وزارت کی جو بعد قمر الدین خان کے انتظار آمد نواب مغفور کے ملتوی تہی ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ کے سپرد کی اور بعد چند روز کے بعض بعض ارکین سے قتل جاوید خان وارد عمدہ دیوان
خاص سے متنفر ہو کر نواب ممدوح کو دکن سے طلب فرمایا نواب ممدوح حسب الطلب سنہ ۱۱۶۲ گیارہ سے
باسٹہ مین باوصف خاطر جمع نہونے ... اس مفسدہ کے علی الخصوص بہدایت محی الدین خان کے کہ مزاج

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

انکا نواب ممدوح سے یعنی تھا عازم ہندوستان ہوئے اور وقت نہضت فوجداری بگلانہ کی محمد ابوالخیر خان بہادر
کو تھی لیکن قاضی ورایم کو عنایت کیا اور صوبہ داری برہانپور کی خواجم قلیخان کو اور محمد ابوالخیر خان بہادر کو خطاب شمشیر
بہادر کے سے سرفراز کیا اثنائے راہ شقہ دستخطی خاص فتح غریب کا بیگاہ سلطانی سے شرف صدور پایا اور عریضۂ عبدالنبو
ہدایت محی الدینخان کی بھی متواتر پہنچی پس وہاں سے عرضی حضور میں کر کے معاودت کی اور بکمال صعوبت کے
موسم برشکال کا تھا خجستہ بنیاد کو پہنچے اس عرصہ میں سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ یعنی ہدایت محی الدینخان نے حسین دوست
خان عرف چندا صاحب کو متفق اپنا کر کے ارکاٹ پر آئے انور الدینخان بہادر شہامت جنگ جو طرف سے نواب ممدوح کے تھا
تھے عزم مقابلہ کے نکلے ہنوز چند منزل انہوں نے طے نہیں کی تھی کہ مظفر جنگ و دیگر سرداران داخل ارکاٹ کے ہوئے
اور بندوبست ملک کا کر کے ایک جم غفیر فرانسیسوں کا جو ساکن بندر پھلچری کا تھا ساتھ لیا کر کے چھٹی شعبان سنہ ۱۱۶۲
گیارہ سے باسٹھ میں ہدایت محی الدینخان برآئے اور انکو مار لیا نواب ممدوح کو جب خبر ہوئی آخر رمضان المبارک خجستہ بنیاد محمد ابوالخیر خان
شمشیر بہادر کو سند کر کے آپ ستر ہزار سوار اور توپخانہ بیشمار اور ایک لاکھ پیادہ لیکر متوجہ ہوئے پس نزدیک قلعہ پھلچری کے
ربیع الآخر کو سنہ ۱۱۶۳ گیارہ سے ترسٹھ میں مقابلہ فریقین کا ہوا تمام توپ چلتی رہی بعد جب آفتاب غروب ہوا گولہ باری
موقوف ہوئی رات کو مردم دو نواف کے دم لیے دوسرے دن شاہ نواز خان اور محمد نواز خان کر فنونگری کے
مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کو لشکر میں نواب ممدوح کے لے آئے نواب ممدوح بہت خوش ہوئے حکم فتح کے
شادیانوں کا دیا اور ہدایت محی الدینخان کو زندہ نظر بند فرمایا ہر چند کہ دو بیتو انہوں نے عرض کی کہ تقاضائے
محی الدینخان کی موجب فتنہ اور فساد کا ہی باعث ہو دیگر اسقدر رہا ہے نہ آئینگے شغل گردان انکا اسوقت بہت

مصاحبونکو جان اور مال کی امان دی اور قصور معاف فرمایا اور اسی ضمن میں رشید خان کو صوبہ داری خجستہ بنیاد کی
دی جو محمد ابو الخیر خان بہادر کو تھی دیکر رخصت محمد ابو الخیر خان بہادر خجستہ بنیاد کو سید خان مذکور کے کہ بر پا بود
کو کر ان روزوں صوبہ دار رہا تھا پیکے خواجم قلیخان تھے اپنے قبایل نامی آسپہ اخجر ہوا تمیس جو پہولیکے
انواع کے جبر کیان شروع کین نواب ممدوح نے در بستکے اس امر کی واجب فہمانکر فوج واسطے انکی مدافعت کے
جسنم زخم لشکر اسلام کو بہیجا اور قلعہ نصرت گڈہ چنجی کا جو بہ سمت اولکہ کرناٹک تہا نصرت خان
بس نواب ممدوح نے بکمال غیرت فراتی زور حرارت دینی کے واسطے تدارک کے خود بنفسہ متوجہ ہو
سرداران افاغنہ کرناٹک کو جو ملازم رکاب تھے تطمیع ملک مالی کی متفق اپنا کرکے قریب قلعہ چنجی کے پہلچری کے
بہی رہے آخر شب ستر ہوین محرم الحرام کی سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چونسٹھ [illegible] لشکر پر نواب ممدوح کے
کے گذر کر دولتخانہ تک پہنچ گئے نواب ممدوح قریب صبح ہاتہی پر سوار ہو کر طرف افاغنہ مذکورہ کے
بے کہ بالاتفاق انکے دفع کا کرین روان ہوے وقت موعود پہنچا تہا جب ہاتہی نواب ممدوح کا قریب
بہادر کے ہاتہی سے کہ وہ سردار افاغنہ کا تہا ہوا نواب ممدوح نے تواضع سے قبل انکے مجرا کیا
پر کیا باوجود اسکے ادہر سے ادب علیک نہ آیا تو بہی نواب ممدوح نے اس حرکت کو حمل بچوائی
پر کر کے کہ شاید ہمکو نہ پہچانا ہوگا واسطے دکہلائی دینے کے آستین عماری کے قدر سے بلند او فرمایا
کہ ای برادر وقت کشش اور کوشش کا ہے ہمت خان اور دو شخص خواصی نشین اسکے بہی حق
طاق نسیان پر رکہ کر عامل قہر و غضب منتقم حقیقی کے بالاتفاق نواب ممدوح پر بندوقین
اور سینہ بے کینہ کو انکے ہدف تفنگ اجل کا کیا فوراً اسکے وہ جناب فرما روضہ رضوان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے سانحے

ہوئی بلکہ اس کم ہمت جانگزیں نے ہاتی کو پیہے بڑہایا اور جلدی سے نواب شہید کا سر نیزہ پر بلند کیا انا للہ

وانا الیہ راجعون پہر آخر روز لشکر کے لوگوں نے سرتن سے ملا کر تابوت نواب شہید کو روانہ مجھلی پٹن کیا

لفظ حسین خان شہید مادہ تاریخ نواب شہید کا ہے اور مدت سلطنت کی دو سال تین مہینے دس روز ہیں اور یہ بھی جاننا

چاہیے کہ نواب سعید شہید روز قبل شہادت کے ہات پر ایک رسالہ توبہ کی تہی اور تا دم واپسین اسی پر تہے اور نواب

کمال ترحم مزاج تہے فصیح الکلام صاحب علم سند کرنیوالے کلام شریعت عزا علم موسیقی اور فن تصویر کشی

ماہر اور موزون طبع اشعار ہندی فارسی میں خوب کہتے تہے اکثر سلاطین دکن کے شعر دیکہنے میں آئے ہیں لیکن

بہر کے کلام نواب شہید کا سب سے اعلا اور افضل ہی چنانچہ یہ ابیات نواب شہید ہیں نادر کہی معروف مشہور دلپذیر

فرزند خاص حضرت آدم نمیشود ٭ فرد ٭ در دریا دل ہست کوہر فشان بمرسدہ ٭ ای صدف دامن کشاکارت بپایان

میرسد ٭ ولہ اگر بوی آن گل صبا میرسا ٭ زخم دل ما دوا میرسا ٭ دل از من باید بگل سپارد ٭ دعا کی بجا

بجا میرساند ٭ ودیہر جا شمشیر ان بغرور میکرد دبلند ٭ کردن نخچیر ہم از دور میکرد دبلند ٭ ہدایت

محی الدینخان کا بیان مظفر جنگ سعد اللہ خان بہادر ہدایت محی الدینخان ابن متوسلخان حقیقی

فرزند صبیہ مغفرت مآب کے ہیں نواب شہید با وجود موجود ہونے سلسلہ کاہ ہائے امیر الممالک صلابت جنگ سید محمد خان بہادر اور

آصفجاہ ثانی نواب میر نظام علیخان بہادر اور شجاع الملک بسالت جنگ میر محمد یوسف خان بہادر اور ہمایوں جاہ ناصر جنگ

مغل علیخان بہادر جو فرزند مغفرت مآب کے نظر کرتے کبر سنی اور علم و کاردانی کے جملہ سرداران اہل اسلام اور

گروہ فرانسیس سرداری برخان جلالت نشان کے رضامند ہوکر ریاست پر قایم کیے اور بٹہایا نون جلد دین

قتل نواب نادر جنگ کے بہت مجلسے اور جمالات سے حاصل لکہو الیئے ہدایت محی الدینخان بعد جلوس سند صوبداری

نقل سند مذکور کی مہر کی جیسے کہ کہتے ہیں کی ارسال کرکے بہادر جنگ شمشیر خان ابوالخیر محمد سے نام انکے مہری کی یونہ
ہوئی قاضی بلدہ کی خواہش قلبی انکی بجنسہ موجود دیکھی گذاشتہ کردی اور مقصدی شہر طرف بہادر خوشخطی رجوع ہو اور
راہ اس نامی ہیں کو مقصدیان سرکار نواب شہید کے اگرچہ وجہ ان ذہنی نہ تھا لیکن قتل میں نواب شہید کے چند ہیبت کی بھی
رکھتا تھا وہ اس خطاب دیکر دیوان اپنا کیا۔ چند روز کے بعد ہدایت محی الدین خان کے طرف سے ایلچی پاس اکر کیان یعنی حاکم وہاں کے
ملاقات کی اور وہاں سے سپاہ فرانس کو ہمراہ لیکر عازم حیدرآباد ہوا اور ملک افاغنہ مذکورہ میں اگر سلطان انتقام نواب شہید کا
ہوا چونکہ وہ لوگ اندیشہ بہت رکھتے ہیں گستاخ ہو رہی تھی اور وہ بیزدوجود تھے علی الخصوص ہمت بہادر خان ہدایت محی الدین خان سے
تقاضا سوال نواب شہید کا شروع کیا ہدایت محی الدین خان کو مرو شمشیر سے نہ دیکھ واجب و لازم جانا اور
ربیع الاول کے ... پر قوم مذکورہ کو ہمراہ لیکر صف آرا ہوئے ہمت بہادر خان اور دوسرے سردار
اور دوسرے بھی مقابلہ پر آئے اور جنگ عظیم وقوع پائی بہت سے نامور آدمی دونو طرف کے مارے گئے آخر کار
ایک تیر اور دوسرے اکثر آنکھ میں ہدایت محی الدین خان کے ایسا لگا کہ کام انکا تمام ہو گیا لیکن راجہ رگھناتھ داس
نے کہ خواصی میں ہدایت محی الدین خان کی تھا طرفہ تدبیر عمل میں لائی یعنی جسد کو ہدایت محی الدین خان
کے ہودہ میں اس طرح پر قایم کیا کہ یہ کسو کو معلوم نہ تھا کہ یہ قالب بیجان ہی اور لشکریان طرفین کے بدستور
مشغول جانبازی رہے حتی کہ ضرب بندوق کی گولی سے بہادر خان مارا گیا اور پٹھانوں نے فرار اختیار کیا اور
لشکر نے سر اسکا کاٹ کر نیزہ کی نوک پر بلند اور آوازہ شادیانوں کے بلند ہوئے جب داخل خیمہ کے ہوئے حال
کہ ہدایت محی الدین خان کا بھی کام تمام ہوا اور یہ بھی واضح ہو کہ اس لڑائی میں ایک زخم تیر کا
آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر کے کہ وہ بھی بنفس نفیس ہمراہ میدان جنگ تھے آیا

حکام دکن کے بیان میں

لیکن مآل اسکا بجز ہولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون غیب سے واقع ظہور میں آیا یعنی سبب اتفاق اہل نفاق قتل نواب
شہید کے پڑا کہ ساتھ روز کے عرصہ میں بروز سہ شنبہ قتل نواب تہانی اپنی سزا کو پہنچے روز دیگر دن جنگ کے مقتولوں کو صحرا میں دفن
کیئے اور طرفہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ تابوت نواب کا بھی مجروح ہو گیا چنانچہ کدرا سی تاریخ روضہ میں داخل
بعد نماز مغرب سلخ ماہ مبارک شہ قوی ہوا الفضہ فقط قاتل نواب شہید کے یقین از وقت ہے تہ خاک ہو گئے وبدی کہ خون ناحق پروانہ
شمع را چندان امان نداد کہ شب را سحر کند اور آپ کے شہید ہونے کے بعد ہدایت محی الدین خان کو ترغیب اور تحریص ملک گیری کی
دینا تہا چند روز بعد ہاتہ سے محمد علیخان پسر انور الدین خان المخاطب با انور الدین خان کے مارا گیا اور کہتا ہے داس بھی قتل
ہو گیا اسیطرح سے بعد اسکے سرداران فرانسیس اپنی قوم میں گیارہ سو نفر سفید پوش ولایتی سوار
کا ہر دیں کہ زندہ دستگیر ہوئے حاصل کلام بعد قتل نواب شہید کے کہ وہ ناحق تہا ایک عذر ہوا کہ اسطرف کے لوگوں
سے تا دم زیست کوئی آسودہ نرہا اور یہ بھی واضح ہو کہ ہدایت محی الدین خان ایک مرد شجیع تہے اور کمال بزرگی اور
وقت پسند بسبب حدت ذہن کے بیشتر راغب طرف علوم معقولہ کے تہذیب منطق ازبر تہے مدت حکومت انکی
مہینہ بیس دن نواب صلابت جنگ کا بیان نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خان
بہادر بعد شہید ہونے مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان کے نظر کر کے کبر سنی کے میر نظام علیخان بہادر اور
محمد شریف خان اور میر مغل علیخان کے مسند ایالت پر تمکن پایا اور بعد قلع زمین سکر ندی کے حیدر آباد کا
کر کے کرلیہ پر آئے اور مدد و نیت سے وہاں کے فارغ ہو کر متوجہ کرنول ہوئے اور اسکو مفتوح کیا و تاراج
کیا اور خزاین قلعہ محمد نگر اور شہر پر متصرف ہو کر بعد طی منازل کے رونق افزا اورنگ آباد ہوئے واضح ہو موجب
شہید ہونے نواب ناصر جنگ کی نسبت بیجاپور کو بیتجی غازی الدین خان فیروز جنگ بہادر ادی اسلم ؛؛

حکام دکن کے بیان میں

نصرت جنگ صوبہ داری دکن کی مع خطاب نظام الملکی کے مخلع ہو کر چونکہ مفصل احوال مظفر جنگ بہ ہدایت محی الدین خان کے

بھیجے خطوط اظہار دانائی اور امارت نصیب کے نام سے ہدایت محی الدین خان اور بعد اس کے سند صوبہ داری کی

سند صوبہ داری بالیور کی مع فرمان شاہی کے نام سے خواجم قلی خان کے روانہ کئے

سے نواب صلابت جنگ کو عریضہ سے آگاہ کیا کہ بمضمون [illegible] بہادر کو جہاندار پائی اور امام جنگ سے سرفراز

سند صوبہ داری بلدہ مذکور کی ارسال کی خواجم قلی خان لئے جاتا کہ داخل بلدہ امام جنگ شمشیر بہادر عمل کی تکمیل

سے ایاک اور محمد غیاث خان کا [illegible] دار بخشی فوج بہادر پر صوبہ [illegible] خواجم قلی خان

چو کمیں بلند ہوا تھا اور [illegible] محمد ابو الخیر خان بہادر کا نصب کر دیا کہتے ہیں کہ اس کام میں [illegible] نقد بہا شاہی

سے بیس ہزار روپیہ خواجم قلی خان کو بابت [illegible] فیصلہ ہوا اور خود بخود ارباب [illegible]

امام جنگ شمشیر بہادر جو [illegible] کیا نواب صلابت جنگ نے شمشیر امام جنگ کو چھ ہزار سوار کی [illegible]

ہمراہ ان [illegible] ماہ شوال میں خزانہ پانچ لاکھ روپیہ کا زیادہ کا موضع [illegible] مفوضہ [illegible]

راہی ہوا قریب شہر کے پہنچا امام جنگ شمشیر بہادر انتزاع کرکے داخل [illegible] اور مفصل [illegible]

بہادر امام جنگ شہر میں سے گذر کر [illegible] بنیاد ہے کہ اثنائے راہ مرض فالج سے بیمار ہوا اور [illegible]

جو [illegible] ملازمت نواب صلابت جنگ کی حاصل کی اور بعد الحاق امام جنگ شمشیر بہادر صوبہ [illegible]

بیمار رہو میں ذیحجہ سنہ ۱۱۶۸ گیارہ سو [illegible] میں ارادہ [illegible] بالاجی راو [illegible] شہر اورنگ آباد

سے نکلے اور شمشیر بہادر امام جنگ کو ہراول [illegible] اور نصرت جنگ [illegible] پر مقرر کیا فوج مرہٹہ کی [illegible]

پسپا ہوئی اور سواری نواب صلابت جنگ کی تا احمد نگر پہنچی پھر وہاں سے تو

دوسرا دفتر

احکام دکن کے

طرف دار الحرب پونہ کے فرمایے سنہ ۱۱۶۵ گیارہ سے پینسٹھ ہجری میں بارہویں تاریخ محرم الحرام کی بالاجی نے
پچاس ہزار سوار سے مقابلہ کیا امام جنگ شمشیر بہادر باوجودیکہ مفلوج تھے فن سپہ گری میں کوشش کر کے گروہ کثیر
نمایاں بہم پہنچایا کہ آخر کار غنیم واپس گیا دوسرے روز واسطے طلب کرنے کے امام جنگ شمشیر بہادر بامور [illegible]
پسر محمد امجد خان بہادر ہمشیرہ زادہ کو بھیجا اور عزیز الدین خان خواہر زادہ کو بھی رفقا بھیجا تا رخصت کیا بالاجی نے
اس طرف سے ہر ایک سرگروہ فوج کو [illegible] عنایت [illegible] تلائی [illegible] کی [illegible] مذکورین فوج [illegible]
[illegible] شکست عظیم دی محمد امجد خان کو زخم گولی کاری آیا اور اکثر رفیق شہید ہوئے [illegible]
بعد اس کے [illegible] صلح [illegible] درمیان آئی [illegible] لشکر ظفر [illegible] خجستہ بنیاد کو اور شمشیر بہادر امام جنگ
دار السرور [illegible] اور نواب صلابت جنگ داخل حیدر آباد اس اثنا میں امیر الامرا فیروز جنگ خلف نظام الملک نواب آصف جاہ
بنگالہ سے اپنے شاہ بادشاہ [illegible] رخصت کا لیکر عازم اس طرف کے ہوئے چونکہ مشیت الہی [illegible] دکن کی
نواب صلابت جنگ [illegible] فیروز جنگ [illegible] خجستہ بنیاد [illegible] آٹھویں ذی الحجہ [illegible] علت [illegible] بیماری
[illegible] بعضے کہتے ہیں کہ مسموم ہوئے العلم عند اللہ [illegible] فتح [illegible] خیال
[illegible] ابتدا سنہ ۱۱۶۶ گیارہ سے چھیاسٹھ میں نویں تاریخ محرم الحرام کی [illegible]
محمد [illegible] امجد [illegible] دس ہزار روپے کی [illegible] سرکار [illegible]
حیدر آباد سے [illegible] اور [illegible] خطاب [illegible] محمد خان بہادر [illegible]
اور صوبہ داری دکن کی [illegible] انتقال فیروز جنگ [illegible]
شمشیر بہادر امام جنگ [illegible] ربیع الاول [illegible]

اور سنہ الیہ میں جو آثار لکھی ہے کہ انکا سردار موسیو بوسی ارادہ راجہ رگھناتھ داس نہایت خفیف سکندر خان بہادر رکن
الدولہ کے طلب تنخواہ پر کدورت آمیز ہو بہادر معز الیہ سے بتوانہ خدمت وکالت کی مطلق ارکی پاس خدمت عمدہ
پر سنہ ۱۱۷۰ گیارہ سو ستر میں صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہنواز خان بہادر معز الیہ ہو اور سنہ ۱۱۷۲ گیارہ سو بہتر میں
عالمگیر ثانی واسطے نواب کے اپنی طرف سے بھیجے مادہ تاریخ اسکا یہی مصرع از شاہ بند آمد ماہی ہم مرتب اور اسی سال
صوبہ داری بیجاپور اور خطاب نظام الدولہ سے نظام علیخان بہادر سرفراز ہوکر مع فوج تعیناتی اور بعضے امرا کے تشریف فرما
اس سمت کے ہوئے اور آپ بھی ارادہ اورنگ آباد کے نکلے آسمی ال المجبور مصرع خانم تورب صلابتجنگ کا تھا موضع کو دل
پر کر انکو بابا ایت ہوئی ایک جنگ صعب ہوئی آخر کار صلح عمل میں آئی قریب اسیجان جیلہ فرانسیس لوگ متعلق
موسیو بوسی کے باعث ورود بہادر کے بہ ہدایت محی الدین خان کا کول اور راجہ سندر تعینات
تنخواہ جاگیر اپنی تھا اگر ذی اقتدار ہو بیٹھے تھے صمصام الدولہ نے بطرفی انکی دلوادی بس وہ وہان سے اٹھکر
حیدر آباد پر آئے اور چاہا کہ قلعہ بیدر کا لیلیں قلعدار نے ہشیاری کی ایک قلعہ اپنے ید بار اسی ضمن
میں چھبیسوین تاریخ رمضان کی نام ایک شخص کو حیدر جنگ عبد الرحمن خان صاحب اقتدار کارخانجات موسیو بوسی
کے کو بہانہ سے ابراہیم خان کے پاس کہ وہ داماد اور بھانجہ شوکت جنگ کا تھا اور نیابت صوبہ داری حیدر آباد کی اسی
متعلق تھی اور روشن خان لیے حید الملاقات کا اسکا تمام کیا ایسے بھی مرتبہ مرتبہ بزخم اسکو بسا بھیجا کہ وہ بھی
ساتھ موجود فرانسیسوں نے موسیو بوسی کے شہر کو بلا مزاحمت غیر قصد میں لاکر قصر چار محل میں
اور واسطے رعب کے چار محل مذکور اور چار منار پر توپیں نصب کیں تو اب اور
یہ بات سکر وہاں سے چلے اور جب یہاں آئے فرانسیسوں نے ایکبار مقابلہ کیا پھر پیچھے ہٹے اور جلد

حکام دکن

دوسرا دفتر

صلابتجنگ داخل شہر ہوئے اور حیدرجنگ نے ملازمت حاصل کی اور نواب صلابتجنگ نے موسیو بسی کو سیف الدولہ

عمدة الملک خطاب دیکر طرف پھلچری کے اور بسی کو کل محالات جاگیر اسکی روانہ کیا اور آپ مع صمصام الدولہ متوجہ

خجستہ بنیاد کے ہوئے اور شہر صفر سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سی انہتر میں موضع دیوبلی پرگنہ کدام کیرکار ملکور نواب کے

ہزار دیکو دام یعنے ہزار روپی اور پرگنہ راجکوپال پور سرکار مذکور فولاد کے ہزار دام بموجب اندازہ مبلغ مذکور

تنخواہ جاگیر بسی سے پانصد اضافہ ایکہزار سوار اور خطاب خانی کے ساتوین ذیقعدہ سنہ کو رفعت پناہ محمد اکرم خان راقم

جد راقم کو بعد انتقال پدر والاقدر کے سرافراز پایا یعنی سال مذکور گیارہ سی ستر ہجری میں صمصام الدولہ کو

معلوم ہوا کہ دو برس انہوں نے چہارم حصے کو فیصلہ اسکا دس بارہ لاکھ ملی رہا تھا اور اتنا مقدور بھی

کہوتا لیکن انہیں کچھ اور سو بھی عرض مطلب اپنا حضور میں نواب صلابتجنگ کیا چونکہ وہ بزرگ انہوں نے الاس تقدیر

نصف ملکو اعمال و انتقال ضروری ہے کہ شہر پناہ سے نکل دولت آباد کو راہی ہوا اور وہاں جاکر آپ کے تئیں

مخصوص کیا اس عرصے میں ایک سلسلہ جنبان منازعت کے ہوئے اسوقت میں نواب صلابتجنگ نے چارہ کار سوا اسکے

نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کے محال سمجھ کر جلد انہیں برار کے طلب فرمایا نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر

اسوقت ہرچند کہ بالاجی راو اور مادہو راو نے اعانت سے نواب صلابتجنگ کی منع کیا لیکن بہادر جسم زخم رسیدہ کو پہنچے

اور بیسنے سے خسک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر جلد آپ نے تئیں پہنچا اور بعد داخل ہو خجستہ بنیاد کے ارادہ تنبیہ

کا فرمایا اور ہوا صمصام کا بھی ساتھ جاکر واسطے فہمائش کے طرار رہا اسکے دستخط سے عزیز کیا پس صمصام الدولہ

بھی خاطر جمع ہو کر غرہ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سی اکہتر میں قلعہ سے آئے اور ملازمت نواب صلابتجنگ

اور نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر حاصل کی اور مورد انواع مراحم کے ہوئے بعد اسکے نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر

ہر ایک کے ہمراہ اور ملک اور میمنہ اور میسرہ کے وقت جنگ کے نامزد فرمایا اس عرصہ میں [illegible]

جنگ کو سمجھایا کہ اگر یہ مہم سعی سے نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کی انصرام پائے تو انکو ریاست [illegible]

زیبا صلاح یہی ہے کہ آپ ذات سے ارادہ فرمانا نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر اس امر کے

لکھی اور دلکو نواب صلابت جنگ کے وسوسون پاک کیا جب وہ مطلق خاطر ہوئے سند والا ولیعہدی کی

نظام الملک آصفجاہ ثانی کے سرفراز ہو کر تمام ریاست کی انکے اختیار میں لائی اور ہر ایک کے حسب [illegible]

خواہ رعب و داب خواہ تالیف قلوب سے انتظام اپنا کیا اور بعضے کو باتیں الک کا [illegible]

تفویض کرکے صلح کی اور رقعہ فتح سنانے فرمایا بعض امرائے اپنی حیدر جنگ کا رکن [illegible] انکے سنایا وقت اپنی ترقی کا

اور وہ دونو جو بند و بست جاگیرات جو قبل انکے روانہ ہوئے تھے فارغ ہو کر حضور میں پہونچے صلابت جنگ

بیچ آئے اور حیدر جنگ نے بجد داخل ہونیکے بھی لاکر دیا باہتہ خواہ [illegible] سپاہ کو [illegible]

کر دیا پس نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کے فتح ہوئے اور امور ریاست کل قبضہ اختیار میں

آنکے چند روز میں تدبیر سے صمصام الدولہ وکیل السلطنت اور میر [illegible] علیخان بہادر کو بھی [illegible]

اور [illegible] قید کر دیا [illegible] صلح [illegible] ہوئی تو فرمایا کہ [illegible] آصفجاہ ثانی کو بھی

[illegible]

[illegible]

[illegible] نظام الملک آصفجاہ

ثانی [illegible] اقبال [illegible] اور [illegible]

حکام دکن کے سلاطین — دوسرا دفتر

یہ پیغام کہلا بھیجا اور اسکو جلد طلب کیا وہ اجل گرفتار چند آدمیوں کے ساتھ گردیدہ بیکہ تیسری تاریخ رمضان کی بوقت نصف النہار سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر میں پہنچا خیمہ گاہ میں نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کی چلا آیا نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے رفقا سے اپنے ایک کاغذ اسکے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ میں انکو تمہارے سپرد کرتا ہوں تم انکی ملحوظ رکھنا اور آپ باہر نکل آئے بعد وصول ہونے حکم کے بموجب حکم اول ہی سے مامور ہو چکے تھے حسب الارشاد کام اسکا تمام کرنے کہنے میں کہ مقام جنگ نے پیٹ کر دونوں ہاتھ اسکے پکڑ لیے اور رستم خان ذی قرابت بزرگان اور شہسوار جنگ متعاقب انکے دیگر کئی دوچار ہر تنہائی میں آئے اور غلام سید خان نے سر پر تلوار لگائی اور بموجب قول عالم راجہ پرتاب ونت نے شمشیر چلائی آخر کار وہ بیہوش ہو کر انکو اٹھا لیے انہیں سے ذبح کر ڈالا انکے بعد جلد حیدر کو نامبردہ کے چاند نہیں لپیٹ کر ایک کے شامیں ڈالدیا اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے بسند عمارت غلام محمد غوث خان بہادر سپہ سالار کے سپرد کرکے گھوڑے سوار تہا ہات لشکر سے نکلے اسمیں جوانان بار جو ہمراہ حیدر جنگ کے تھے انہوں نے جو سنا کہ لعین کیسے بازو پر آکر ایک سلوک کی لیکن حافظ حقیقی نے نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کو بچا لیا اور کوئی یہاں سے ہوا برکتیں ربوبیت نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے تہوڑی دیر سے ملی کرکے اپنے تئیں ایک شبہ پر پہنچایا اتنے میں رفیق انکے جمع ہوئے کہا وہ دیوان وہاں سے فوت کر حیدر جنگ اور بسیو بہوسلی چلائے قدرت اللہ کی جسکو وہ چاہتا ہے فتحیاب کرتا ہے ایک زلزلہ عظیم برپا ہوا اہل توپخانہ آپکے بمقام حیرت تھے اور کلمات ہزیان انکے زبان پر لاتے تھے عوض نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے وہ جرات کی کہ کارنامہ رستم اور افراسیاب کا منسوخ ہو گیا تو نے جب سنا کہ حیدر جنگ کس طرح پر مارا گیا اسکے حواس جاتے رہے اتنے میں نواب صلابت جنگ کے عوض ہوئی نہیں معلوم وے کیا سمجھے لیکن بجز اطاعت کے جہت اپنے تئیں نزدیک بسیو بہوسلی

پہنچا چنانچہ یہ امر فی الحقیقہ اسکی طغیان کا باعث ہوا اور نظام الملک آصفجاہ ثانی متوجہ طرف نکہ
راجپندر جیدار کے ہوگئے اور آپ حقیقت حال سے آگاہ کیا اسنے اڑتیس ہزار سوار نذر دیکر نواب ممدوح کو بھجوادیا
پس نواب ممدوح کمال بہادری اور دلاوری سے ایکو روانہ ہوئے اسمعیل ابراہیم خان گاردی
قدیم رفیق موسیو بوسی کا کہ وہ جمعیت سنگین اور توپخانہ قدیم اسکا رہا ہے اسکو اثنا راہ میں تیرا تہا اتفاقاً سامنا
ایسے باوجود دیکہ موسیو بوسی نے لکہا تہا کہ جس طرح ہو سکے سدراہ ہو اسکا ہوتا اور ہرگز انکو جانے نہ دینا ابراہیم خان
نے مال اندیشی کو کام فرمایا اور چونکہ مدت سے ملازمت نواب ممدوح کی بہی کی تہی حقوق سوابق یاد و نعمت
آیا اور اسپر تو اطاعت نواب ممدوح اختیار کی اور رکاب ظفر کی توپخانہ کے جو جو اکالہ میں تہے کہتے تعجب ہے
پہلے آپ اسپ اعیان و انصار کے ہمراہ ہوگئے اس رستہ میں موسیو بوسی آگہی بعضے نافہم کہ دیسے نام
کو واسطے قتل صمصام الدولہ اور ربان الدولہ اور رعد النبی کے کہ دیر سابق سے محبوس اور زیر اختیار اسکے اختیار
میں تہے مامور کیا اور اسنے کمینہ نا عاقبت اندیش نے ایک ایک ضرب تفنگ میں ایک ایک مظلوم کو شربت شہادت پلایا
مادہ تاریخ میں آیہ کریمہ وجوہ یومئذ مسفرۃ پائی اور ایک رباعی مستزاد نظم کی ہے رباعی صمصام الدولہ آں امیر والا
ناحق شدہ کشتہ در کمین گاہ دغا ✽ و اسفاہ ✽ از لوح عرض سبزیہ تاریخ ✽ بار اولی ✽ شد دیدہ کردہ شہید ✽ آکس سیدا
انا اللہ ✽ القصہ نواب ممدوح تیر ہویں ربیع الآخر کو داخل اسپر پہنچکر نزول اجلال باغ عالم آرا میں فرمایا
خان بہادر خلف شہید امام جنگ محمد ابو الخیر خان شمشیر بہادر مقتول رضے وہاں آکر احراز شرف ملازمت کیا اور
مورد عنایت بیحد پایا نواب ممدوح نے وہاں سے عبد الظفر کا ارادہ دیدار کا کیا اسی ضمن میں ظفر الدولہ آپکی کو
صلابتجنگ نے دولت آباد سے بہیجے خاصہ دن کے بالا ہی پر لو اور جا نوچی ہوسلہ کو لکہا ہے کہ نظام علی

[illegible]

دوسرا دفتر
حکام دکن کے بیان میں

واسطے تصفیہ کے پونا کو بالاجی راو پاس روانہ کیا اور خود بیت قصبہ بیدر آکر جہادولی کیے ذوالفقار
ایام جہادولی کے واسطے تنبیہ کرانڈیہ کے کہ وہ ایک مفسد تہا اور بابت جانوجی بہونسلہ کے شورہ پشتی اختیار
کی تہی متوجہ ہوکے کئی دن تک آتش جدال و قتال کی ملتہب رہی اور وے ہمیشہ ہزیمت ہی پاتا رہا جانوجی بہونسلہ نے
جو دیکہا کہ کرانڈیہ استقامت کی نواب ممدوح سے نہیں کرسکتا ہی آپ عزم مقابلہ کا کیا چنانچہ آیا عنایت الٰہی
شامل لشکر اسلام تب بہی غالب آئی رہا جانوجی نے چند جہود ... پر نواب ممدوح سے صلح کرلی اس ایام میں علام
سید خان بہی پونا سے آیا اور کیفیت حال سب وہان کی مطلع کیا اور یہ عرض کی کہ صلاح دولت ابہی
ہی کہ آپ حضور میں نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کے اقامت فرماوین یعنی نواب عنان عزیمت کو جانب حیدرآباد
منعطف فرماویں اور اس طرف کو نواب آصف الدولہ صلابت جنگ بعد گشتہ ہونے کے جنگ اورنگ آباد سے نکلکر
حیدرآباد آئے اور دیوانی خانگی شوکت جنگ کو اور دیوانی دکن بشیر جنگ کو عنایت کیے اور نواب شجاع
الملک بسالت جنگ کو مدار المہام اپنا قرار دیا اور مسیو بوسی ذوالفقار جنگ اور حیدر جنگ کو قائم مقام اسکا کیا
اس عرصہ میں غلبہ سرداران انگریز کا کہ اکثر بنادر دریائے شور کے اپنے قبضہ میں لائے بیشتر ہوا اور مسیو بوسی نے
اور یہ بہی سنا کہ زمیندار نواح سیکاکول اور راجبندری کے جری ہوئے ہیں مسیو بوسی تو پہلچری
کو راہی ہوا اور ذوالفقار جنگ کو طرف راجبندری کے روانہ کیا بعد مسیو بوسی وہاں جاکر چنیاپٹن کو کہ بندر دارالامارت
انگریز کا ہی محاصرہ کیا اور آتش کارزار اشتعال پائی انجام کار انگریز غالب آئے اور فرانسیس کمال خستگی سے
پہلچری کو بہاگ گئے واضح ہو کہ یہ ابتدا اقبال قوم انگریز کی اور ادبار اہل فرانسیس کا اس نواح میں ہی اور
ذوالفقار جنگ بہی ... ہزیمت پاکر تمام سپاہ اپنا لٹواکر آوارہ دشت فرار ہوا اور نواب آصف الدولہ صلابت

[illegible]

ارادہ تنبیہ زمینداران سرکار کول کا فرمایا کہ تو ذوالفقار جنگ کو شکست فاش دیکر دلیر ہو کے تنبیہ کی جب سواری
نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کی بہونگیر پر پہنچی وہاں کا قلعہ دار جو طرف سے حیدر جنگ کے تہا سرکش ہو کر بالا قلعہ
با احصار ہوا توپ انداز شروع کی نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے اسکو بھی محاصرہ کر کے ایک مہینہ میں صلح سے لیا
اور وہاں سے پرگنے [illegible] کر کے ہو کر نندیر تک پہنچے تھے کہ اتنے میں خبر آئی کہ نواب نظام الملک آصفجاہ
ثانی حیدرآباد پھر آئے پھر وہاں سے معاودت اسطرف کو کی [illegible] جو وقت لہا نے پہنچے تو نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی
جو قبل سے داخل ہو چکے تھے بلدہ سے نکل کر استقبال کیے اور [illegible] لوگوں کو بہت خوشی حاصل
ہوئی بعد چندروز کے نواب شجاع الملک بسالت جنگ تو اپنی جمعیت سے افتیاز کر کے بسالت [illegible] رخصت
ہوئے اور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی متفق اور متحد ہو کر مشغول نظم و نسق مالی
اور ملکی کے ہوئے موافق معمول سابق بدستور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کو مدار المہام
کیا اور باتفاق دونوں کے مقابلہ باجی راؤ کے کہ دہ لاکھ سوار سے آکر تہا نکلے اور خوب لڑائیاں ہوئیں ہر وقت نواب نظام الملک
آصفجاہ ثانی نے بہت کوشش و کوشش عمل میں لائی کئی بار رستم میدان جنگ اپنے ہاتھ سے خالی کئے بہت
سے مار ڈالے خاندان حقیقی نے نواب ممدوح کو سلامت رکھا آخر الامر ۱۱۷۳ گیارہ سو تہتر ہجری میں سانہہ لاکہ روپے
محالات [illegible] سوائے شہر اورنگ آباد اور برار اور بیجاپور اور قلعہ دولت آباد اور قلعہ [illegible]
برہانپور اور قلعہ بیجاپور [illegible] بہت سے مواضع اور قلاع [illegible]
لاکر صلح کی اور [illegible] فقط حیدرآباد اور بعض صوبہ برار اور [illegible] بیجاپور [illegible]
رہ گیا [illegible] قطعات تاریخ [illegible]

دوسرا دفتر
حکام دکن کے بیان میں

ملک گیری قلعہ گرفتند کفار آحمد نگر را : دگر دولت آباد و حصن علم رفت : بخود سال تاریخ بر لوح گیتی : چنین بود در رقم
دولت آباد و ہم رفت قلعہ در شاہ اسلام کافر گرفت : برین شکل فرمان تقدیر رفت : دبیر خرد سال تاریخ او
رقم زد عجب حصن تسخیر رفت : سہیں اکیس زیادہ ہی وجہ ہی کہ عامل نے وہاں کے پاس اسلام سے پیشتر [illegible]
مردمان غنیم کو چند مہینے تاب نہ لا سکا اسی وقت مرحمت غنیم کی طرف سے بیدار المظفر کے ہوئی اور نواب صلابت جنگ [illegible] الدولہ
اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی متوجہ حیدرآباد اس حصن فرمان شاہی شاہ عالم بہادر کا متضمن اوپر خطاب امیر الممالک کے
نام سے نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے شرف صدور پایا اور نواب سیف الدولہ صلابت جنگ کو بسر و چشم قبول کرکے شادیان
دو فرمان ہوئے منعقد بالاجی راو پہ دار الامارت کو پہنچ کر دسواس راو لیرا اور سداشیو بہاو [illegible] بھائی اپنے
مع جمیع سرداران نامی اور سپاہیان کار آزمودہ اور توپخانہ فرنگ ہندوستان کو واسطے مقابلہ درانیوں کے
کہ [illegible] درانی ایران کے واسطے تباہی اہل کفر و ضلالت کے آیا تھا روانہ کیا واقعات قتال کہ بقول شیخ [illegible]
زمین پر سر زمین گذشت ہے وہاں کی متعلق ہی چنانچہ کتب متوطین [illegible] ہی اور محرر نے خلاصہ دفتر اول میں اس کتاب کے جو
احوال میں بادشاہان ہند کے ہو گر بر قلم کیا اسو واسطے اس سے اغماض کرکے بدستور مذکور آپنے مطلب کے ہوتا ہی یعنی
بعد اسکے کہ رکہتا تھا سو [illegible] اور بالاجی راو پہ سر شور [illegible] ملک ہند کا نواب ممدوح مع امیر الممالک [illegible] مستعد [illegible] جنگ کا
انہیں خبر آئی کہ دسواس راو اور بہاو وغیرہ سرداران اہل کفر مارے گئے درانیوں کے تلف ہو گئے رکہتا تھا [illegible]
نواب ممدوح سے ہر چند جنگ میں [illegible] دروازہ صلح کا کہولا نواب ممدوح آصفجاہ ثانی بھی اس امر کو غنیمت
جانکر راضی ہوئے اور حیدرآباد بیدر پر چہاونی کرکے افواج کو موافق معمول کے چراگاہ کو رخصت کیا اور امیر الممالک [illegible]
خان بہادر خلف [illegible] جنگ حیدر یار خان بہادر کو چار ہزاری منصب اور غیور جنگ اشجع الدولہ :

خطاب جب مصرعہ مشتمل مادہ تاریخ سکہ جو یہ ہے خطاب شجیع الدولہ ہمایون فی بہ شنبہ اکیسویں ماہ

مین عطا فرمایا ایسا معلوم ہوا کہ بالاجی راو آخر روز شنبہ انیسویں تقعیدہ کو سرسٹھ مین مر

گذرا اور امور ریاست کا اسکے بیٹے کے طرف سے جو مادہو راو نام صغر سن تہا اور برادر اعیانی مسمی رگنہاتہہ راو کے قرار

پایا پہر اسکے اور نواب ممدوح کے بڑی بڑی لڑائیان ہوئین ہر وقت لشکر اسلام غالب آیا امیر الممالک کو اردہ مین نہ

رکہکر نواب ممدوح آصفجاہ ثانی بنفس نفیس کئی حملے کئے اور فوج مخالف کو منہزم کیا اس دو کوہ تک نکالا ہاتہی کے

میر مغل علیخان بہادر چہوٹے بیٹے نواب مغفرت مآب کے اور رام چندر کہ عمدہ امرا لشکر اسلام تہا غنیم ملے کئے بہ کتابت

اعدا قوی دل ہوکر چار طرف سے حملہ کرکے رزم میں ملے بہی زنجیرہ سے توپخانہ کے نکل کر مارنا شروع کیا اور جو لوگ انہین

سپاہ پایا حکم تعاقب کا دیا یہانتک کہ لشکر نواب ممدوح کا تا کوس ہر پونا کے پہنچ گیا تب لکہنو مین دیا

رگنہاتہہ راو سے متعاقب ہوئے اور کہنے لگے کہ تو کیا کرتا ہی خاندان کو ہمارے مسلمانون کا ہمیشہ برباد دیا جاتا ہی

کے روز رو بسبب آتش مین اور تمام بستی کو جلاتے ہین اسلام مسمار کرکے مکان اونچے محلکی بلندی لاکر ولی

کا مالک بہ حجتہ پایا اور بیدر سے چہٹے جمادی الآخر شنبہ اکیسویں کو صلح کیا اور تسلیم کیا چونکہ ان روزون میں سلامت

کا تہا نواب ممدوح پہر بیدر پاکے جمادی کیا اور امیر الممالک کہ کینے سے مغلوب ہوئے مسند و تاج پاکے اتہے ہوتے تہے

سبب ابتری معاملات مالی و ملکی کا ہوں جو اسکے ارکان دولت قلعہ بیدر مین محبوس کیا امیر الممالک مین

چہے دن بعد از واقعہ سیوین ربیع الاول روز پنجشنبہ اکیسویں سنہ میں کو محل ہی ہمیشہ ہاتہی پر سوار

سیاح گلستان عدم ہو مادہ تاریخ لکہا یہی مصرعہ امیر الممالک کشتہ شدہ اور سلطنت انکی

رہی نواب میر نظام علیخان بہادر کامیاب نواب غفرانمآب آصفجاہ ثانی نظام

الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر سکندر جاہ کے بموجب جناب چوتھے فرزند نواب مغفرت مآب کے ہیں تولد نواب
ممدوح کا نوزدہم شہر شوال ۱۱۴۶ھ سنہ گیارہ سو چھیالیس میں ہے چنانچہ اس مصرعہ سے ظاہر ہے ع طلوع آفتاب از صبح دولت
نام اصلی میر نظام علی ظل عاطفت میں بزرگوار کے خطاب جاگیر پائی اور جنگی سلیقے بتازیانے بہر عالم شباب میں جستہ
رفتہ ویسے ہی افعال پسندیدہ ظاہر ہوئے امیر الممالک صلابتجنگ نے ۱۱۶۷ھ سنہ گیارہ سو سڑسٹھ میں کہ اصفجاہ ثانی کے خطاب
سر کے منصب والا کے ولیعہدی سے معزز اور مکرم کیا پس نواب نے زمام اختیار ریاست کی اپنے قبضہ میں کیا اور جلد جنگ کو
سے رفع دور اندیشی کے تیسری ماہ رمضان ۱۱۷۵ھ سنہ میں درجہ قتل کو پہنچایا اور پانچ برس تک جادۂ اطاعت امیر الممالک
رہے آخر الامر مصلحت کو مقتضے الیم کے موجب از زوال امر ریاست کا جاکر اتفاق ارکان دولت سے ۱۱۷۵ھ سنہ گیارہ سو پچھتر
پیچ قلعہ بیدر کے پوشیدہ طور پر نہان کیا جیسا کہ گذرا اور بعد سرزدی ہونے امیر الممالک کے آپ مستقل ہو کر مہاراجہ رتن چند
کو کہ وہ بہمن تھے بجہہ بندی سلیقے سلکم کے نہا مختار کل کیا اور واسطے اطفاء نایرہ فساد مرہٹوں کے لشکر جمع
رانجہ دکور انکے روانہ کئے سعادت سے چونکہ ان روزوں درمیان مادہو راو اور رگہناتہہ راو کے نزاع
تھی اب بھی واسطے تائید رگہناتہہ راو کو بیدر سے برآمد ہوئے اور قریب دارالسلطنت پونا کے پہنچے تہے کہ مادہو راو ایک شکست
پاکر رگہناتہہ راو چچا اپنے سے صلح کرلیا جب کہ منضمی بندگان عالی تک پہنچا رگہناتہہ راو وہاں آیا اور باہم ملاقات
ہوئی اور ضیافتیں عمل میں آئیں اور رگہناتہہ راو کے جلدو میں اس خدمت کے سات لاکھ روپیہ کا ملک اور قلعہ دولت آباد کا بخشیدہ ہوا
بہ قصد تسخیر علاقہ اس کے مہاراجہ نوابہادر کے کہ وہ عمدہ ان کے مردان سے تھے ظہور میں آیا بہ مہاراجہ رتن چند کو جوش ارباب اہل قلیل
میں قبل عمل قتل کے صلح بہم ہوئی بندگان عالی نہ دوح حکیں کے متوجہ اویت ہو کر رگہناتہہ راو
تا مفاد مت کی آئے میں جیسا کہ شیوہ غنیم کا ہے ارادہ تاخت و تاراج کا کیا اور بلیس

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

آباد پر آیا سالار جنگ ناظم بیدر وہاں گئے وہ بھی اسکے سعی بلیغ کی جہتی کہ دو دست حسرت کاٹتا ہوا الکلانہ پر آیا اور خود
بیسوین شعبان کو داخل اورنگ آباد ہوئے پس غنیم نے چاہا کہ ملک برار کا تاراج کرے حضور اس امر سے مطلع ہو کر واسطے
دفع کے اورنگ آباد سے بالاپور پر آئے غنیم کو جو یہ معلوم ہوا نزدیک سے اورنگ آباد کے ہوتا ہوا راستہ حیدرآباد کا لیا اگرچہ وقت
بیدر کا تعاقب سے اسکے تاراجی ملک غنیم کی اولی جانکر متوجہ دار الحرب پونا کے ہوئے چونکہ قبل پہنچنے لشکر اسلام کے
باشندے اس دیار کے خوف تاخت و تاراجی جلا وطن ہو گئے تھے لشکر اسلام ایک قلم غارت پونا کے جلا کر خاک
خاک سیہ برابر کر دیے اور مال اسباب وہاں کا لوٹ لیا چنانچہ مادہ تاریخ اسکا یہ ہی رباعی آصفجاہ دویم سلیمان
اعلام: آبادی قوم برہمن خشت تمام: تاریخ سنتو شعلہ طبع زرگار: آتش زدہ بونہ را سپاہ اسلام: اور رگہناتہ راؤ
حیدرآباد پر آکر ارادہ احد شہر کا کیا شجاع الدولہ بہادر دلیجان ناظم بلدہ نے بند و بست شہر کا کر کے ضرب توپ و بندوق
و تفنگ سے اکثر زغالان کو لقمہ آتش جہنم کا کیا وہ بنیل مقصود وہاں سے بھی پہر کر طرف پونا کے راہی ہوا اس عرصہ
میں موسم برشکال کا جو آیا بندگانعالی ارادہ جہادی بطرف محمد آباد بیدر کے توجہ فرما ہو کر تا راہ جنب صلح دہار رو
پر آئے جانوجی بہونسلہ جو ہمراہ رکاب تہا مہاراجہ پرتاپ ونت سے کہا اس سال اگر جہاد و اورنگ آباد ہو تو اصلح ہی کہ
وہاں پونہ بھی قریب اور ناگپور بھی قریب مہاراجہ ترغیب اس فقرہ پیشہ کی ور کیا کر عرضی کی حضور نے وجہ
کو اسکے بدرا کر کے عطف عنان فرماکے کہیں کہ جب کنارہ رود گنگ کے پہنچا ندی چہڈاؤ پر تھی
واسطے اوتارنے کے چندروز اتفاق توقف کا ہوا اسمین مردم فوج کے دو جوق ہوگئے ایک فوج ہمراہ رکاب
نواب ممدوح کے پار اتر گئے اور دیگر ہمراہ راجہ پرتاپ ونت کے اس طرف رہے اتفاقا ان دنوں جانوجی بہونسلہ
بسبب جنبیت کفر کے کہ خفیہ رگہناتہ راؤ سے سازش رکہتا تہا بہانہ سے ہنگامہ سپاہ کے واسطے

تنخواہ کے راجہ جے سنگھ جدا ہو کر بھیں کوس کی فاصلہ پر جا اترا غنیم جو دریا پار ہوئے تھا بطایف الحیل ایک بیدر

آ پہنچا اور ہنگامہ ستیزہ و آویزہ کا گرم کیا فقط ایک گرد کا رہیں دارو گیر میں مہاراجہ پرتاب قوت ... بعضے

بیجا پار آیا کہتے ہیں جوانان قراول کے کوئی جب ایام اوغان کے کہ وہ مہاراجہ عادل کن تھا

... کام مہاراجہ کا تمام کیا واضح ہو کہ بسبب بیماری کے ... زخم فوج اسلام پہنچا ...

... اور ... خاطر خواہ کا ارادہ کیا امرا دولت ...

... اور ... نامہ و پیغام رضامند کرکے صلح کی اس ... خلعت ...

... اور اقتدار جنگ کن الدولہ خطاب ... اور غلام ... خطاب ...

... اطراف ... بعض ... اخراج ... حیدر ...

... آصفجاہی اور ... منصب ... ہزار سوار ...

... اور ... الدولہ ... الملک ... عالم بہادر ... اور اول ...

صوبجات دکن ... رکن الدولہ ... اختیار ... جاری ...

الملک ... انتقال ہوا ان دنوں ... نوبت ... علاقہ ...

... اور ... حیدر ... کو آیسے اور ... عازم ...

اور ... حیدر نائک ... مختار کا ... اور ...

... بھیجے کا ... اور ... قصور ...

... ذکر اسکا ... اور ... حیدر ... ستارہ ...

محرم سنہ اگیارہ سو اٹھتر ہجری میں محمد مراد خان کو کہ وہ مرتبہ امارت سے سرفراز تھا قصاص میں قتل کیا اور
سے اسکے باور خالہ زاد دیگر کا نام اسکا ہمت خان تھا قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ میں بند کیا تھا تک وہ دو برس پانچ
قید حیات سے رہا پایا چند روز توقف کر کے شجاع الملک بسالت جنگ کہ بہ بیستہ فرماں اسکا اصفجاہ ثانی سے ادونی
تھا مرید فولاد زیادہ رنجیدہ ہو کر فراغت کی پناہ لی تھی اور قلعہ کرنول میں متحصن ہوگئے تبھی جا کر محاصرہ کیا اور
شفقت بزرگانہ سے دروازہ عطف و مہربانی کا وا کر کے مسامن فرمایا شجاع الملک بسالت جنگ نے جب مقابلے
کی آنکھ میں تاب نہ پائی کئی عہد و مواثیق درمیان لا کر پیغ منور خان بھی حاکم قلعہ مذکور سے بقصد ملازمت سید ہو کر
حاضر دربار بندگان عالیہ حضرت نے انکو صوبہ داری تعلقہ ادہارگر کی بدستور سابق مرحمت کی اور آپ بقصد ...
سے نہضت فرما محمد علیخان ناظم والانکا یہ خبر پا کر بلدہ ارکاٹ سے نکلا اور بیدہ چینا پٹن میں جا کر ...
انگریز کا پایہ بندگان عالی حیدر یار خان بہادر شجاع جنگ بہو اگر استمال کے لیے ناظم مذکور نے ...
اپنے ذاتی مبلغ تہدیکے داخل خزانہ عامرہ کئے انہیں دنوں میں کہ ... بھی صوبہ دار برار کی عزل ...
سیف خان کو نظامت خجستہ بنیاد کی عزل سے بسالت جنگ ... رخصت ہو اور ...
رعایت با دہور اور اسکو بقیہ ... کی منظور نظر ہے بھی ... برار ... ہو ...
تاب مقاومت کی آنکھ میں نہ پا کر صلح کی اور ... روانہ ہو ...
ہوا اور وہاں سے ممدوح ... کنار کا لی پونا پر آئیے وہاں ... رکن الدولہ
کا نور ممدوح نے خیانات اسکے بہت اچھی طرح سے عمل میں لا کر عمدۃ الملک خلعت فاخرہ اور جواہر
اعلی عنایت کئے پس بنا اتحاد کو مستحکم فرما کر شولا پور پر پیشکش لیتے ہوئے کر فیل پر آئیے اور وہاں سے

زیارت مرقد سید محمد گیسو دراز قدس سرہ اور ملاقات صاحب سجادہ کی حاصل کرتے ہوئے حیدر آبا
کو معاودت کیے بعد ورود میر نظام علی خاں کے سردار انگریز نے کہ دربار میں خیال حیدر علیخاں نایک کے ہے استمداد چاہی
بندگان عالی نے قبول کرکے پھر نہضت فرمائی تو مزاج حیدر علیخاں کا جو نواب کے برگشتہ تھا یہ باعث بھی براسیمہ ہو کر
رجوع ہوا اور اعانت اپنی چاہی پس رکن الدولہ نے مزاج کو حضور اور سے پھیر کر ادھر لایا سردار انگریز
نے مجلس کا رنگ دوسرا پایا کچھ جمعیت جو ہمراہ تھی رخصت کی پس ادھر سے نواب ممدوح اور حیدر علیخاں اکٹھے
ہو کر مقابلہ انکا کیے لیکن جب تر اوپر کیا تو ان سے عہد و پیمان کیا اور بعد انقیاد
حیدر علی انکا اور تمنا آستان بوسی کی کر طرفین مانند کو کہہ اظہار کیے نواب ممدوح معروضہ کو پذیر کرکے پروانگی
اسکے دی اور حیدر خان مذکور نے حاضر ہونیکا ارادہ کیا رکن الدولہ واسطے استقبال کے روانہ فرمایا اور عندالملاقات
خیمہ الماس کا اور کلکی سے پروں کی اور سرپیچ مرصع مع سالک مروارید اور دست بند اور ایک شمشیر مرصع
اور ایک سپر اور ایک خنجر مرصع قبضہ کا دیکر بعد از رخصت عنایت کیا بعد دو دن پھر آپ ہمراہ خان مذکور
کیے قدم رنجہ فرمایا حیدر علیخاں نے فرزندوں اور اقربا کو لیکر واسطے استقبال کے جلو خانہ تک آکر ادائے مجرا کیا
بجا لا کر اور پانچ ہزار روپیہ نقد اور دو ہزار تھیلیاں سونے کی نذر گذرانی اور جبوترے پر تخت پر بٹھلایا جواہر کے خوان
جیش جیت اور پارچہ اور پوست اور دو عدد قلادہ فیل نظر انور میں لا کے اور دو تین فرسنگ میں جو فوج انگریز کی
تھے تعیینات اونہیں کا رخانہ سرکار میں بھیجا اور بعد اسکے نواب ممدوح طرف حیدر آباد نہضت فرما اور خان مذکور مشغول
محاصرہ سیرنگ پٹن کا ہوا محمد علی خاں سراج الدولہ والاجاہ نے حال معاینہ کرکے موافقت بندگان عالی کی
انگریزوں نے صلاح وقت جانی اور آپ بھی انکے آٹھویں رمضان سنہ ۱۱۸۱ گیارہ سو اکیاسی میں

احکام دکن کے بیان میں
دوسرا فرقہ

چو بیس ویں صلح کرکے مسیح وکلای فرنگ مستر اولی فنٹ وغیرہ اور تحایف مرسلہ لارڈ گورنر صاحب بہادر اور
سراج الدولہ والاجاہ کے دوسری شوال سنہ ۱۱۹۷ کو حاضر خدمت ہوئے حضور جو اثنای راہ منتظر اس خبر کے تھے بعد
سعادت صلح کا فرمایا وکلا کو خلعت و جواہر دیکر رخصت کیے اور واسطے لارڈ گورنر صاحب بہادر اور سراج الدولہ والاجاہ
جواہر اور ہاتی ارسال فرمائے اور ابراہیم بیگ ہمشیرہ زادہ ابن فاضل بیگ خان کو کہ حسن و شیخ اور والاجاہ اور
والاجاہ نے سفارش اسکی لکھی تھی ہمراہ ایک شتر نزدیک اسکے وکیل کے حیدر علی خان کے اور بعض سرداران اور جو ہمراہ
تھے جواہر و خلعت دیکر رخصت کیے اور جمعہ چھٹی ذیحجہ کو دروازہ پیٹھ تا لاش حمیکہ الا اجلاس ۱۱ اور سنہ ۱۱۹۷ اکبر آباد
سنہ بارہ ذیحجہ مطابق سنہ جلوس والا کے محمد مکارم خان جد راقم کو بر گنبد راجکوپال پورہ کا فوجدار کیا
حیدر آباد سے سلیح لاکھ بہزار دام تنخواہ جاگیر اور مع اصل و اضافہ ہزار و پانصدی منصب نہ ماہ اشتمال راہ اور
بیگی میدکان کا پنجہ انعام فرمایا اور محمد منور خان عم راقم صدی منصب اور محمد انور خان عم راقم دو صدی منصب
سپاہی ہو واضح ہو کہ بندگان عالی کے حیدر آباد کو مسخر کر دست اپنا قرار دیا تھا جب کبھی مہم درپیش نہیں تھی
بدو فتح اسکے مراجعت کرکے بلدہ کو روانی دیتے تھے لیکن اسی سال جبکہ ذکر آیا دیت انتقال کی ویں
سفر کیے پہلا سفر یہی شعبان سنہ ۱۱۹۸ گیارہ سو پاس بلدہ سے تشریف فرما ہوئے اور مدت تین مہینے کے
ذیقعدہ کو وقت سعادت اثنای راہ موکب منصور نواح قلعہ بدنور پہنچا رکن الدولہ رام چندر
ولد حیدر حسین کو کہ وہ ہمیشہ مصروف پرداز فرمائی کا تھا ملک عملی سپرد کیا اور اسکی حوالی
میں متعین تھی متوجہ ہو کر دو مہینے پندرہ دن کے عرصہ میں اسکو صلح سے فتح کر لیا پس ہاں دریا طرف
طرف قوم کے اہتمام کیا اور غرہ محرم سنہ ۱۱۹۹ گیارہ سو ننانوے میں محاصرہ قلعہ بدنور کا عمل

میں آیا ہرچند کہ بیٹے نے سپر اور مقدار کے اول کشتی اپنی ظاہر کی مین بعد وفات عجز کے رجوع ہو کر قلعہ سے نکل آیا
بعض ضابطہ جنگ دہونے حسب الحکم حضور کے قبضہ اپنا کیا اور خود بدولت ساتھ فتح و ظفر کے بارہویں صفر کو مراجعت
سترہویں تاریخ میں داخل بلدہ ہوئے اور بسبب کمال جانفشانی کے کہ قلعہ مذکور میں جنگ ہوئے ظہور میں آئی تھی
ظفر الدولہ خطاب عنایت کرکے منصب دو ہزاری اور دو ہزار سوار اور ماہی مراتب سے سرفراز کئے اور ستائیسویں تاریخ جمادی
الاولی کی اسمٰعیل خان بیٹی کو نکاحت اور متصدی گری ایلچپور اور برار کی ہوئی اور اکیسویں جمادی الاولی سنہ ۱۲۰۵ کی
بحیا یمین بسبب باران کے واسطے نماز استسقا عید گاہ کو رونق افزا ہو کر کمال عجز و انکسار سے طلب نزول باران کی
میں اس سال بہت ہی مینہ برسا یہانتک کہ ساتویں ربیع الثانی صبح کے دن رود موسی کو ایسی طغیانی ہوئی کہ فصیل کو گرا کر
عزم بہ سمت جنوبی شہر کے ڈور کو اندر سے روان ہوئی اور ستائیسویں تاریخ ماہ مذکور کی چار محل کے بارونق عمارتیں
اس محل بادشاہی کو نیست و نابود کیا اور بہت سے آدمی جل گئے اور سنہ الله میں بعد تحویل آفتاب حمل تاریخ حمل میں اور اسکے انتہائی
تقریب نوروز کے کہ عہد سے جمشید کے قدیم رسم سلاطین ذوی الاقتدار کا ہے پانچویں تاریخ سے جمادی الاولی کی آخر جمادی
تک جشن بنیادی صاحبزادہ کبیر عالیجاہ بہادر کا صبیہ شجاع الملک آصف جاہ کی مع رسوم حنابندی و ساچق و بخشش
وغیرہ کے اس طمطراق سے کہ مبادی جلوس سے شاہان تیموریہ کے اس زمانہ تک اس طرح کے ساز و سامان
تنہا طرف سے سواد دکن میں جلوہ افروز ہوا انتہا الاہتمام پایا اور اسی ایام میں فرمان عالیشان شاہ عالم
بادشاہ کا جو عہ صدور پایا سواری مبارک ایسی لباس زرنگار زیب سے واسطے استقبال اسکے جلوہ ریز ہوئی جب
میں کہ تقریبات مذکورہ میں اکثر امرا کو جواہر اعلی اور خلعت شائستہ عنایت فرمائے اور بعد اسکے چھبیسویں تاریخ
ذیحجہ کی دہونڈہ و پنڈت کو راجہ رایان خطاب اور خدمت پیشکاری رکن الدولہ کی بجائے رگھو [illegible] ہوئے

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

عنایت ہوی دوسرا صفدر دوسری شعبانکو شنبہ اکیارہ ستمبر سیتاسی ہجری مین واسطے مقابلہ رگھناتہہ راو پسر باجیراو کے

بعد فوت مادہو راو پیشوا اور ناراین راو برادر مادہو راو اور بالاجی راو کے قابض و متصرف تمام ملک و مال کا ہوکر بسبب جہل و نادانی کے

طلب گار چوتہہ کا ہوا تہا اور ارادہ ملک گیری کا رکہتا تہا تبکر اول طرف حیدرآباد کے نہضت کی تہی واسطے دفع اسکے

کوچ فرمایا اور بیدر پر دو دن تک لڑائی ہوی لوگ طرفین کے مارے گئے بعد صلح ہوی اور ہزار سب جہاد کر اور رسوم

ضیافت کے جانبین سے عمل مین آئے پس حضور قلعہ بیدر کو ملاحظہ کرکے طرف گلبرگہ کے روانہ ہوے اثنای راہ مین

ہمناباد مین خلعت اور فرمان پیشگاہ سے حضور شاہ عالم بادشاہ کے صادر ہوا حضور نے استقبال کرکے اسکو پایا اور ادای

شکر کے بجالائے پس داخل موضع مذکور ہوکر زیارت سے خواجہ کی مشرف ہوے اور وہان کے کالے چبوترہ کے طرف عنان

کو منعطف کیا اور نواحین دریا بہیمرا کے جاکر جوجو زمیندار کہ سرکش ہوگئے تہے انکو گوشمالی دی وہان امیر الامرا شجاع الملک

قلعہ راجور سے تنگ آکر اور شرف ملازمت سے حضور کی مشرف ہوے اور مہمانی کرکے دعوت دہام سے کی حضرت نے

اسکو قبول فرمایا اور بہر آپ نے بہی انکی ضیافت کی واضح ہو کہ رگھناتہہ راو بعد مصالحت کے بندگان عالی سے منہزم

ہوکر طرف حیدر علی خان کے چلا گیا اور ملک اسرا اور قلعہ دارور بطور اجارہ کے بتیس لاکہ روپیہ اس سے لیکر لکہہ دیا

اور وہان سے طرف دارالاجارہ کے روانہ ہوا اس اثنا مین کارپرداز پونا کے جو تسلط سے رگھناتہہ راو

کے راضی نہ تہے مصالحت سے بندگان عالی کی ساتہ اسکے اندیشہ مند ہوکر اول سباجی بہونسلہ کو کہ دوصفحہ

رگھناتہہ راو سے ملا ہوا تہا معرفت ترانک کے اپنی طرف کرلیا من بعد وساطت سے عریضہ کے دربار رفیع

فساد رگھناتہہ راو کے حضور سے طلب گار اعانت کے ہوے بندگان عالی نے معروضہ کو انکے پذیرا کیا اور رایات

ظفرآیات واسطے کمک کے ماہ ذی قعدہ سنہ الیہ مین اپنی جا سے متحرک ہوے اور ارادہ ہو سے

حکام دکن

زناک سبب ... بہادر [illegible] اگر قریب [illegible] نادر [illegible] لشکر [illegible] کرنا ہوا اور یہ بات [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] اور [illegible] اتفاقا [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] اس دن [illegible] کرنا ہوا اور [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] کرنا [illegible]

[illegible] زخم کاری [illegible] گرفتار ہوا اور [illegible]

[illegible] الدولہ [illegible]

[illegible] الملک [illegible] کرنا [illegible]

[illegible] گرفتار کر لیا [illegible] لشکر [illegible] کر دیا اور [illegible]

اور [illegible] الملک [illegible] مقام [illegible] کر دی [illegible]

[illegible] لشکر [illegible]

[illegible] اور معلوم ہوا [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] حکم ہوا [illegible]

[illegible] اور [illegible] امام [illegible]

[illegible] کام کیا [illegible] نواب [illegible] نام [illegible]

[illegible] اور [illegible] کا [illegible]

[illegible] اور [illegible]

گذر کر ہو لکر اور سندھیہ سے طلبگار مدد اور کمک کا ہوا اور موضع اندور پر اقامت کیا چونکہ اسکا

ہولکر کا بندگان عالی نے طرف خجستہ بنیاد کے عنان توجہ کو منعطف کیا اور رگھناتھ راو کو پیشوائی عطا فرما کر

موضع مرحمت کرکے پائزن رخصت عطا فرما کر اور واسطے نیابت رگھناتھ راو کو مقرر کیا اور یہ چند

میں خجستہ بنیاد میں ہوے سرداران مرہٹہ کو رپے دیکر شینیان جواہر کی چند عدد اور افسر پشانک مالی کو عطا کیے

پیشکی بات عالیہ طرف منزل مقصود کے انتظار کیا غرض چند مرحلہ سے بتاریخ ربیع الثانی کی خجستہ بنیاد

و جلال سے رونق پذیر ہوا وہاں مہاراجہ سیکے نہبہ ہمت کیے رہا ہوکر نذرات سے بہرہ پایا ہو

تہنیت بھیجے رہے اسمین خبر آئی کہ رگھناتھ راو سے اطوار ہولکر و سندھیہ آمادہ پیکار ہیں سپہ سالار عالی

منیر الدولہ منیر الملک بہادر ناظم خجستہ بنیاد کو جواہر و خلعت کرامت کرکے واسطے انتظام شہر کے مامور فرما کر اور

ارادہ سے بہ نفس نفیس ہمراہ ہوا اور ناناپھڑنویس وغیرہ کارپردازان پونا کو خلعت و جواہر سپاہی کرکے

نامزد کیے گئے ہیں کارپرداران مذکورنے عمدہ تدبیر فیلبان حسن تدبیر سے درمیان رگھناتھ راو اور ہولکر و

سندھیہ کے جدائی ڈالدی پس رگھناتھ راو منہزم ہوکر پناہ میں افواج انگریزی بندر سورت چلا گیا اور

بندگان عالی واسطے تنبیہ مودھاجی راو بہادر سالار حیدر کہ وہ اول انہیں سے آپ بھائی رفیق رگھناتھ راو کا

ہوا تہا اور بعد ترک رفاقت اسکی کرکے طرف اپنے ملک کے خاندیس کو چلا گیا تہا متوجہ ہوکر رکن الدولہ کی

متوجہ ہوا اسی عرصہ میں خبر ملالت اثر انتقال عمدہ بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ حضور کی سمع

اجلال میں پہنچی کہ دو ربیع الثانی کو متوجہ جنت ہوئیں ماتم بہ انجام اندوہگین کی مادہ تاریخ سکی ہے

ع عمدہ بیگم بیام جنت رفت ؛ اور بعد وصول اسکے ایلچپور قلعہ انبڑ پر نزول اجلال فرمایا ؛

دوسرا ہنگام دکن کے بیان میں

اور ظفر الدولہ کو حکم محاصرۂ قلعہ مذکور کا ہوا چار سو نے قلعہ کے سامنے ہو کر بعد چند دن کے قلعہ مذکور کو تسلیم
اور لیا ہی درست کیے گیا بعد فتح قلعہ مذکور کے ظفر الدولہ کو واسطے درستی سوا الحواب مصالحت کے طرف [illegible] کے رخصت
کر کے آپ بھی اس مقام سے چھٹی تاریخ صفر کی پنجشنبہ الکیارہ سنی انیا نے بیجاپور میں کوچ کرکے اثنائے راہ عجب اتفاق ہوا یعنے
رکن الدولہ بہادر ایکدن حاضر ہو کر تنہا بیٹھیں بعضے معاملات عرض کر رہے تھے کہ دفعتاً فیضو نام ایک کاڑدی کے
کنارے پہنچ کر بلا تامل پہلو میں معزالیہ کے کٹار کا زخم لگا کام ان کا تمام ہو مقربان درگاہ نے ضرب شمشیر اسکو بھی لیا اور
قبل قتل کرنے کے ہر چند کہ اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کیوں کیا اور کسکے کہنے سے کیا اسنے کچھ نکہا اور عقدہ اسکا
حل نہوا بندگان عالی حضرت بہت خفا ہوئے پھر جو ہونی تھی سو ہو ہی دوسرے دن آپنے میں شرف الدولہ بہادر رکن الدولہ کے بہ
کلمات تسلی کے ارشاد کیے اور تمام رفقا اور وابستگان رکن الدولہ کو ہمیشہ بہ اعزاز و اکرام کے رکھے اور جاگیر
شرف الدولہ کی بحال فرما دیے اور چوتھی تاریخ ربیع الاول کی سنہ گیارہ [illegible] بیجاپور میں داخل ہوے
اور ہر کبھو جی بہونسلہ [illegible] ظفر الدولہ کے عازم حضور ہوا اور استقبال کو ظفر الدولہ اور [illegible] الدولہ بہادر گئے باریابی
حاصل کی حضور نے خلعت اور جواہر اور ایک قبضہ شمشیر اور ایک زنجیر فیل انکو اور انکے کار پردازان کو سرپیچ مرصع
عنایت کیے اور ساتویں کو ماہ مذکور کی آپ انکے خیام میں تشریف لیگئے سردار مذکور چار خوان جواہر کی اور دو سینیاں
جواہر کی اور گھوڑے ہاتھی ملاحظہ میں لگائے اور دوسرے دن تیسری صوبہ داری ایلچپور کی نام سے [illegible] جراوہ کے سرفراز کیے
پایہ واضح ہو کہ بعد کشتہ ہونے رکن الدولہ کے چونکہ سابق منصب بخشی فوجات اسمعیل خان [illegible] اور ظفر الدولہ کے عداوت
جانبی سے ہم پہنچی تھی یعنے ظفر الدولہ کو منظور یہ تھا کہ خان مذکور ناظم ایلچپور رہا لیکن [illegible] ہوا اور
وہاں سے بعد زہر کے جانگ عزور قلعہ [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible] ظفر الدولہ کے [illegible] ہنگام

اعتبار میں ہرگز نہیں ہوتا تھا اور وہ اپنی ہوشیاری کا حصار کھینچ کر اسکندر کا پیچ [illegible]
اور کو حل [illegible] ظفر الدولہ جیسے [illegible] کی تمہیدی مخالفت سمجھ کر [illegible]
رکن الدولہ کی [illegible] اور [illegible] ظفر الدولہ کا [illegible]
ساز [illegible] لیکن رکن الدولہ [illegible]
کا [illegible] اعمال [illegible] ظفر الدولہ [illegible]
حضرت [illegible] خان [illegible]
انکار [illegible] ساتھ [illegible]
کر [illegible]
کی [illegible] اور [illegible]
ہو [illegible] اور [illegible]
و [illegible] افغان [illegible] الدولہ [illegible]
ہوتا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ظفر الدولہ [illegible]

[illegible]

انتشار سے گذر کر عروج تک پہنچی ... [illegible] ظفر الدولہ ... لاہور ... [illegible]

[illegible] ہو کر ... [illegible] ہو گیا ... ظفر الدولہ ... مرکز دار ... [illegible]

اور وہ ... [illegible] ... جان ... تسلیم ہوا اور نام ... [illegible] ... دفتر میں ... [illegible]

... [illegible] ... شاہ ... [illegible] ... کی ... اور ... ظفر الدولہ کو ... [illegible] ... اور

... [illegible] ... بہادر ... اور ... [illegible] ... کی صاحبزادہ ... [illegible]

... [illegible] ... کے واسطے ... [illegible] ... اور بہلول خان کی ... [illegible]

کی ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... سرفراز کیا اس میں ... [illegible]

... [illegible] ... بہادر ... چونکہ بہادر ... [illegible] ... بہادر کی ... [illegible]

... [illegible] ... حیدر یار خان ... [illegible]

کو ... اور ... [illegible] ... کے واسطے ... [illegible]

... [illegible] ... اور ... [illegible] ... محمد احمد خان بہادر کو ... [illegible]

کی ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... کا ... [illegible] ... اور ... [illegible]

... [illegible] ... کے واسطے ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... وغیرہ ... [illegible]

... [illegible] ... درمیان ... [illegible]

... [illegible] ... اختیار ... [illegible] ... طرف ... [illegible]

... [illegible] ... اور ... [illegible] ... کے بہانہ سے ... [illegible]

حکام دکن ... [illegible] ... کے

[illegible]

طلب کر کے دیدہ ریزی کے بالاجی پنڈت سے نظر کرتے اس امر کے کہ ہری پنڈت [illegible]

[illegible] ڈیل میں ڈالا اور پنڈت مذکور اور [illegible]

اپنے [illegible] فوجداری [illegible] مشغول ہو [illegible] اور [illegible]

کا دل [illegible] بالاجی پنڈت [illegible]

بہ چند کہ واسطے افتخار [illegible]

حاصل ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible] شروع [illegible] آہستہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

پلک رو پلی مہریا سو کا دو پہار اودہ اسیطرح رکھا تہہ را و یکہ گھو الی اور جیب ہزار سوار اپنی فوج [illegible]

نکا تہہ یہاڑ کو ہلی کر سپہ لو یار کہا تہہ را و ہلہ کا لپی میں یہ ساتھ اختیار [illegible] سنگہ چہانا اور د [illegible]

مرد ہاں بستہ کر ستہ تہہ کو غافل کر کے بہہ بہادر سو رت سنگہ کا [illegible] بالاہی [illegible] اور [illegible] کا بالا [illegible]

کو ز مینی یہ وانسکیے بعد ر کہلایا کہ رکھا تہہ را و کو [illegible] بہار [illegible] تیسرے [illegible]

نہار پاس آیا مہاری کہ اسکو ہمیں [illegible] دولاو کو نہ دیا چونہ [illegible] چلا یا [illegible]

دہار سو فوج [illegible] ہیں کہلا یا و سپر [illegible] کو کلان یابن [illegible] کر [illegible]

پیچ کر حکم پایا کہ گجرات لو سوکے [illegible] زور ہاں ملاپ [illegible] گجرات [illegible] اور

ور ب اور دو بزر و دیگر قوم [illegible] اس سے مریں پائیں [illegible] سو ن [illegible]

[illegible] بیان ہر گور کا گلہ دیکھا [illegible] [illegible] کر [illegible] روانہ [illegible]

[illegible] لاردکو ز ر [illegible] و ہاں [illegible] اور اہل پونا [illegible] پکا رکھا تہہ را و لب اکا [illegible]

رکہا ہم تہہ اس مہم کو سرکرینگے مین چنانچہ چار یاتن بہ صحبت عبدالرحمن خان اور [illegible] نام اصف الدولہ نام

سیدہ محسن خان [illegible] بنا پر ارادہ ہوا اور اہل بمبئی بہ [illegible] بمبئی [illegible] آیا اور [illegible] کو فتح [illegible] تہانہ ایا قائم

اور جو بان [illegible] پونا کا اراوہ کیا [illegible] جو [illegible] اہل [illegible] لیے اور [illegible] کی

[illegible] ہی [illegible] کرداعتی کہ [illegible] کو پانی [illegible] بالا

[illegible] ہوا و کو [illegible] سے [illegible] اور [illegible]

[illegible] گر [illegible] ہوسی [illegible] کلی [illegible] لارد کو ز ر [illegible] بہادر کلکتہ [illegible]

[illegible] سوائی مادھو راؤ [illegible] کر چلا آئی [illegible] میں بالفعل [illegible] حیدر علی خان [illegible] فساد [illegible]

[illegible] اور یہاں [illegible] صاحب کی جہان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوائی [illegible] کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور بالاجی [illegible] انشاء و مصالحت اقوال انگریز [illegible]

[illegible] سوائی مادھو راؤ [illegible] کی تاریخ [illegible]

[illegible] باستقلال [illegible] دل [illegible]

[illegible] واسطے [illegible]

[illegible] الدولہ [illegible] اور خطاب [illegible]

[illegible] حیدر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکام دکن سے [illegible]

[illegible]

سے انجناب سے شادی کر دیا اور تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کو حکم کمک فوج کا دیا تہا

موصوف نے عرصہ قلیل میں فوج شستہ مردم باتکاه اور سلاحدار سے امصار و بلاد سے بہم پہنچا کر درباب تسخیر

قرار کے اکسا گئے پس مبارز الملک آفرار سے حاضر ہوئے بعد ہونے شکال کے حضور سے رخصت ہو کر تعلقہ [illegible] کو چلے

گئے اور چونکہ معین الدولہ غلام سید خان قلعہ اود … سے حاضر ہو کر دخیل امور ریاست ہوگئے تہے مبارز الملک نے اصلاح

انجام کو وقت سے وقار الدولہ کے حضور میں عرضی کی کہ حاضر ہونا فدوی کا موقوف رہے بہتر یہ ہے کہ غلام سید خان کو

حضور سے خارج کرکے قلعہ اود … کو روانہ فرماویں چنانچہ حضرت نے پاس خاطر ان کے کیا یعنی معین الدولہ غلام

سید خان کو روانہ اود … فرمایا اور مبارز الملک کو نامہ جلد حاضر ہونیکا لکہا تیسرے سفر ساتہویں ذیحجہ سنہ … الہ میں

واسطے تدارک حیدر علی بیگ نا برده خود بہ سفر کنر اماکن اجاغنه متعلقہ امیر الامرا انجناب کے قبض و تصرف میں آگئے تہے

تشریف فرما ہوئے کہ مقابلہ جدال و قتال وغیرہ کا ظہور میں نہ آیا مراجعت کرکے ستروین جمادی الاول سنہ ۱۱۹۱ گیارہ سو

اکیانوے میں عماری کے سوار جو ہمراہ تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر اور امیر الدولہ کے تہے عیدین در داخل … ہوئے اور

تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کو مع اصل و اضافہ پنجہزاری منصب اور پنجہزار سوار علم و نقارہ اور جہالردار پالکی اور

خلعت عنایت کے اور چوتہی شعبان المعظم سنہ … یعنی گیارہ سو اکیانوے میں بدری بیگم صاحبہ نے … رحلت فرمائی چوتہا

سفر بار دیگر واسطے تادیب حیدر علیخان کے ستروین ذیحجہ فرخنده بنیاد سے نہضت فرما ہوئے لیکن حیدر علیخان نے رفع مقابلہ

کا ارادہ سے خدمت میں … واسطے منازعت انگریزوں کے متوجہ ہوا اس جہت سے بدو مراجعت کرکے

بعد چار مہینے کے … ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۱ گیارہ سو بیانوے میں داخل حیدرآباد ہوئے اور تیسری رجب

سنہ … الہ میں گذری دوسری صاحبزادی نقشبندی بیگم صاحبہ کی ذو الفقار الدولہ فرزند امیر الامرا سے ہوئی

تکلف سالی سکے کردی اور جشن عید الفطر میں قمر الدولہ منصور جنگ بہادر کو جیغہ اور شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان
بہادر کو جیغہ اور کلگی سرپیچ دن کی عطا کی اور نویں تاریخ شوال کی وقار الدولہ علت خبط دماغ سے جری
مار کر خود رو رہ بعد مرگئے اور سنہ ۱۱۹۳ گیارہ سو ترانوے ہجری میں آٹھویں ربیع الثانی کو مستر ہالن صاحب ایلچی
صاحبان طرف بادشاہ انگریز دکن میں آئے اور فائز ملازمت ہو کر تحائف مرسلہ گذرانے واضح ہو کہ بعد قتل رکن الدولہ
اور ترقی مدارج شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے چونکہ خدمت دیوانی معطل تھی نوبت پاس حضور کے
اور صدق ذاتی کے جیسا اہم آمادہ سے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو واسطے تفویض امر جلیل دیوانی کے
کے انتخاب فرمایا بہادر موصوف نے شجاعت منشی اور مآل اندیشی سے قبول نہ کر کے عذر پیش آیا اور اشارہ طرف بعید
اللہ غلام سید خان بہادر کے کیا اس روز سے معین الدولہ غلام سید خان بہادر موصوف تا انتہائے حیات اعوان زمان اور ارکان خدیو
جہان سے حضور مقدس میں ہو کر قلعہ اوسا میں کہ انکو بسواسطہ نہایت گوشہ گیری اختیار کی تھی اور بعد فوت وقار الدولہ کے انکا
حضور سے نسبت تھی نظیر الدولہ کے رسالہ داری کے موافق انکے کیا تھا حتی کہ ظفر الدولہ مبارز الملک نے عرضی دربار سفارش خان
موصوف کے لکھی تھی اور حسب تجویز شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے معین الدولہ غلام سید خان کو یادگیر کے
پیش خان منز مقام سے حرکت کی سنہ ۱۱۹۴ گیارہ سو چورانوے ہجری میں اٹھارہویں شعبان کو بلدہ فرخندہ بنیاد
میں تقبیل آستان خدیو کامران سے بہرہ اندوز ہوئے اور دو برس تک بیعت میں شمس الدولہ محمد
ابو الفتح خان بہادر کی رہے کہتے ہیں کہ عرصہ مذکور میں حضرت اکثر روبرو بلا کر کلمات کو وہاں سے معزز کرتے
اور اک بارک تولتے تھے اور بردباری بطور تکلف اور امر عظیم الشان کا دریافت فرماتے تھے
اور گاہ گاہ ستیز گستاخانہ وہ رکھتے تھے اور یہ بھی معلوم رہے کہ کبھوں شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

باعث یہ کہ [illegible] اور [illegible] خان [illegible] اور [illegible]

[illegible] شمس الدولہ [illegible] ابوالفتح خاں بہادر [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] معین الدولہ غلام [illegible] خاں [illegible]

[illegible] اور [illegible]

شمس الدولہ [illegible] ابوالفتح خاں بہادر [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور معین الدولہ غلام سعید خاں بہادر [illegible]

[illegible] اور [illegible] الملک [illegible] اور [illegible]

کتاب [illegible] العالم [illegible] الملک غلام [illegible] خاں بہادر [illegible]

[illegible] الملک [illegible] ابوالفتح خاں بہادر [illegible]

[illegible] اور [illegible] بہادر [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] الملک غلام سعید خاں بہادر [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

اور [illegible] اور [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن سے بیان میں

اور تنخواہ نقدی منصبداران کی فی روپیہ کوڑیاں آنے مقرر ہوئی اور ان سب اپنے میں خرابات و کاتا زحق
چونکہ از حق منصبداران وضع ہوتا تھا یا وصف اسکے پاہ کو کوئی نہ پہنچتا تھا بعض کچھ شاہی اور بعض کو اسکے
سے کم اکثر جان کو کنی آہ و فغان سے آنکہ پہنچی تہی اور ارباب بضاعت از قلت محصول اور عدم وصول تنخواہ
اور فاقہ کشی سے ہلاک ہو گئے اور صاحب استطاعت اندیشہ سے جور و ستم قالب تہی ان تسبیح الحفیظ کی پڑھتے
ایسے کنار
تھے ور روز بہا رتی الحق عامہ الله باعملہ الحق جو آدم بر سر مطلب چونکہ مزاج حضور کا طرف شکار کے مائل تھا اور
بر تالاب سنگراچ کے کہ دو کوس فاصلہ پر شرقی جانب شہر کے واقع شکار کاہ جدید بہ اہتمام نواب شمس الملک
محمد ابو الفتح خان بہادر سنہ ۱۱۹۴ میں تیار ہوئی تہی واسطے تردد شکار تشریف فرما ہوئے اور چند روز وہاں اقامت فرمائے
اور مکرر بارہ حکم مش احاطہ میں بطور فرعہ کہ بندی آسکی ہا تہی شکار کرکے مراجعت کی اس ضمن میں خبر رحلت مبارز الملک
کی مرض سرطان سے آئی اور خلعت استقلال کا نام سے اقتسام جنگ خلف مبارز الملک کے روانہ ہوا تھا اور سویں رمضان
سنہ ۱۱۹۵ گیارہ سو پچانویں میں پچ دوسرا شمس الملک شمس الدولہ تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کے نور ایمان خدا
جاوا لی اختر برج کامرانی یعنی فرزند سعادت پیوند شمس الامرا ثانی ابو الفتح محمد فخر الدین خان بہادر تولد ہوئے
پانچوان سفر سولہویں محرم سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سو چھیانوے ہجری میں بلدہ سے نکلے اور حوالی قلعہ محمد نگر کے
سیر و شکار کرکے سات تین مہینے کے عرصہ تک کوچ اور مقام کرتے ہوئے متوجہ سیاحت ممالک
محروسہ کے تہے اس ضمن میں تیرہویں جمادی الاول کو اس کا قلعہ مقرب خان فلک احتشام کا تھا کہ
ناگاہ صمصام الملک عارضہ جسمانی سے آمادہ سفر آخرت ہوئے چونکہ وہ خیر خواہ خاص و عام اور آدمی لائق
تہے کبھو کبھو شعر فارسی ہندی کہہ کر خدمت میں حضور کی وقت فرصت عرض کیا کرتے تہے

خود کو راس معلوم ہوا واسطے رفع اس ملال کے ملاحظہ سپاہ اور اقسام جنسی یان وغیرہ کا ہوا چنانچہ اول جمیع
تیر اندازان ممتاز اور قراولان قدر انداز اہتمام سے شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کے مجاہدان دین اور غازیان
نصرت قرین کے جوق جوق جا و میدان عرض ہو کر فن سپہ گری کو اپنے جلوہ گر کیا بعد اسکے گولہ انداز اور جوانان
پلاتن کے ایکہ ترہ کر اتواب و بنادیق و ہسکلہ وغیرہ کے کمال سرعت سے شل تکرک علی الاتصال بلا انفصال سر کیے اور باندار ان
اور برق اندازان نے جیسی چالاکی میں کوی سبقت رعد و برق کے لیے کرکے پہل دوسرے کرکے حیدرآباد پر آیے اور بہادر پیش
کو ماہ منہ کی تا پیر جبین ساغر و شیشی چراغان اور آتشبازی فراوان سے کرکے جو تھی جمادی الثانی کو روز جمعہ داخل بلدہ ہوے
اور بعد نزول اجلال کے واسطے ملاقات شاہ فیض اللہ صاحب اور شاہ ابو اللہ صاحب خلف شاہ رضا صاحب کے ارادہ فرما کر واضح ہو کہ سید اللہ
بیچ میں جنگ سنترالن صاحب خصم ہو کر روانہ بندر کتل ہوے اور سلیح رنگان شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کو جو
بہجند کا عنایت کیا اس عرصہ میں کے اعدالبیان احتشام جنگ بن ابراہیم بیگ ہونے کی جو بعد پدر مسند استقلال پر
سے مقید و بیاہی ہوا تھا سمع شریف میں پہنچی واسطے تنبیہ اس نااہل کے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر
کو ارشاد ہوا بہادر موصوف نے حسام الدین خان عرف کہانی میان کو اپنے لوگوں میں سے روانہ کیا متعلق
اسکے حضرت صاحبزادہ سکندر اقبال میر اکبر علیخان بہادر کو سعد الدولہ خطاب دیکر مع خصم کی اقتدام
میں دہونسیہ اگرچہ مقابلہ میں کمی نکی لیکن فتح حسام الدین خان کی ہوئی اور وہ قلعہ زیل پایں متصرف ہوا
بیچ اسی سال محمد امجد خان بہادر کو ر بلیتہ جنگ خطاب عنایت فرمایا اور یہی واضح ہو کہ آسی سال میں رحلت
امیر الامرا ایت جنگ محمد شریف خان بہادر کی جو حضور کے چہوٹے بہای تہے ہوی ہی اسعد رحمتی
ذی حجہ سنہ حیدرآباد سے نکلکر آپ بنفس نفیس متوجہ قلعہ زیل ہوے اور جب کہ

حکام دکن سے دوسرا دفتر

ظفر بیگ بطور رہ پر پہنچا تیسری تاریخ محرم کی ۱۱۹۵ گیارہ سو ... میں مع اولاد کو سرگردہ فوج کا کر کر
واسطے محاصرہ قلعہ ملکیال کے مامور فرمایا اور بتسلیم انگریز کو حقیقتاً ایسے سرگردہ مذکور کی بازدید کا سرگردہ مذکور
عمدۃ الامراء والا بابک عزت کی استطاف کو منعطف کی اور بجو دردول کے متوجہ مقصود کا ہوکر کوئی انواب اور
اور مرتبان کے زلزلہ قیامت کا کنارہ میں سال قلعہ مذکور کے رکہا ظفر الماس نام قلعہ کے انہاں بیوں محرم
کو قلعہ مذکور مسخر اولیا دولت کے کیا اور خواہان عفو جرائم کا ہوا حضرت مقصور بعا کر کے بہر قلعہ ایسے کے حوالہ فرمایا اور
آپ بعد ملاحظہ قلعہ کے متوجہ مقصود کے ہوئے ... رود کنکا سے پار ہوکر وہاں سے حسب عنایت روانہ کیے
بانچویں ماہ مذکور کی صاحبزادہ سکندر اقبال ... الکریم علیخان بہادر کو کہ وہ بہی کے سفر سے بہی کے دعوت
شادی کتخدائی ہوائی دہورادکی بونہ کو روانہ کیا اور آپ ... کو متوالی ... بہادر کہ ... ہوا اسے تہی
سے بعد انہوں قلعہ ملکیال کے مقابلہ ... آئی یا ہوئی ... خود اپنی جوق میں سواد شمس الملک
محمد ابو الفتح خان بہادر خوصیں اور حکم فاقتلوہم حیث وجدتموہم کا تہا جو خوانکر ... ہوتا خود ... جنگ کا
محمد ابو الفتح خان بہادر ... اور شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر بالکلیہ کے لوگوں ... اور ... جنگ کا
دو پہر تک یہاں تک کہ شام ہوگئی اکثر مردم طرفین سے کشتہ اور زخمی ہو گئے اور ... انگریز ... اہتمام جنگ ... اہتمام
بہادر ... ہی ... ہوا ... فوج غنیم کی انہزام پایا اور وہ ... سرگون ہوا بہت ... اور
روانہ اور دو ملون ... بہادر ... جدوجہد آپ کے سواروں ... کہ اس اور ... بازی
جانفشانی کی جب ... کردی اور اہتمام جنگ کی درود ... آئی اور کمال عجز والحاح ... جاہی
حضرت ... رحم ... کی قبول کیا اور ... موافق حکم ... محل میں ... کا

داجمع دربار کیا بشیر الملک کو بسبب اهتمام جنگ کو بلوایا اور بعفو جرایم فرمایا اور

ایکبعد دوسری خیانت کیا اس قلعه زمین میں آیا کو سکنا بدوست کر کے آپ جمیع پرگنات عمدہ واسطے

ورنابو حسب فتح وغیره ورزی شامل حال اوسکا دولت ہوئی اراده هرا کا کیا ہونا کی اس میں نیت

اقبال سید الدوله میر اکبر علیخان بہادر دعوت فارغ ہوکر آیا اور بمقام بالاگھاٹ فاضل

رجب روز جمعه ۱۱۹۵ گیاره سو پچانوے میں داخل ایده ہوا اور حیدرآباد میں تاریخ

میں دیوانی صوبجات دکن کیا اور خطاب شجیع الملک شجیع الدوله بہادر غیور جنگ

بخشیگری ساہو میر ایلچی اور امتیاز دار و نادر محمد الدوله خواجہ اکابر حال اکا

بر شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر سپه ساوره کرکے جمیع مسند عالی اور بشیر الملک غلام

بجانب تیغ بند کیا استقبال اسپکی سید الدین یار ہمراه ریاست آیا اور امامت

دکن اور دفتر مال کا رنگ بہا علم ہواکه طرف ملک الہام بہادر خان ... اور

بجالاوین کہنا میر عالم بہادر کا ہمیشہ ... معزالدوله معزول نصب ... کیا اور گردابی

بین نجم الدوله واسطے تنبیه شیدا ... تعی ... بحسب الحکم حضور ... ہو

خان بہادر سوم گذر ... العهد سیف الملک ... الدوله ... خان بہادر

کی صحبت شجیع الملک ... الملک مرحوم کی مورثی ... کیا ... اقبال ... ترقی

مہمان ... اور ... کی ... اور ... اردو ...

... ابوالحسن ... سلطان ... الدوله ... علیخان ...

حضرت اور سرکار میں ہوا اسے منازعت و مخالفت اختیار کی تھی سنہ ۱۱۹۸ کے آخر میں مہابت جنگ بہادر کچھ فرمایا اور زر و نقد

سکہ رائج ... وہی بعد مصالحت اقرار ملک اور دولت یکساں ہے ... الا ... بلدہ ... کو دس ہزار

سر ... تعلقہ ... کی بعد کا ... اقرار ... ملک ... اور ملک ... تعلقہ ... سرکار

ملک ... کا اختیار ... دولت اور ملک ... کا دست تصرف ... دولتخواہان ... جو ملک

... اور ... فتح ... اور ... سرکار ... الاول

سال ... بالاجی ... سعادت ... کی ... حاجی ... سرکار ...

... بالاجی کی ... جنگ ... دس ہزار سوار اور ... پیادہ ...

... بالاجی ... بالاجی ... اور ... اس ... سوا ... حال ...

... سلطان کی کوتاہی کری ... جو ملک ... فتح ... حصہ ...

ہوئی ... اور ... حصہ ... اور ملک ... تقسیم ...

... عالی ... تاریخ شعبان کی ... دار الخلافت حیدرآباد ... سنہ ...

... علیخان بہادر ... ہزاری منصب ... ہزار سوار ... آصف الملک

خطاب ... صاحبزادہ ... ذوالفقار علیخان بہادر ... ہزاری منصب ... ہزار سوار ... انتظام

خطاب اور صاحبزادہ ... ذوالفقار علیخان بہادر ... ہزاری منصب ... ہزار سوار ...

نصرت الدولہ ... عنایت ہوا اور ... خان ... ہزاری منصب اور خطاب بہادری ...

... حسین ... سرکار ... حیدرآباد ... تاریخ ... ربیع الاول ...

اور ستارہ ہائی زر دھاری اور ایک منزل پالکی جہاردار نظر انور سے گذرے اور [illegible]

جواہر دیگر دو گلدستہ پیش [illegible] سالین چوبی سواری [illegible] محمد [illegible] اور [illegible]

خان بہادر کو [illegible] مرصع [illegible] اور ابو الفتح محمد [illegible] الدین خان بہادر [illegible] خلف [illegible]

خان بہادر موصوف کو اس وقت [illegible] خورشید الملک [illegible] الدولہ [illegible]

[illegible] ہزار کی [illegible] جاگیر [illegible] عطا فرمائی [illegible]

وہاں کا عوض [illegible] سلسلہ جنبان [illegible] حضرت [illegible] واسطے انجام اس [illegible]

اس موافق زر نقد بالاجمال [illegible] اور [illegible] بیجاپور اور قلعہ احمد نگر کی [illegible]

[illegible] اور بموجب قرار داد کے تقسیم عمل [illegible]

[illegible] فرماویں اور [illegible] بالاجمال [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] صادق الاقرار [illegible] معروضہ کو [illegible] کیا اور [illegible]

[illegible] تعجیل [illegible]

محمد ابو الفتح خان بہادر [illegible] خورشید الملک محمد [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] بہادر [illegible] کو اعمال و اشغال [illegible]

[illegible] ایام [illegible] مقام [illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا دفتر

نظام دکن کے

بیان میں

مع دو شالہ بیش قیمت اور گھوڑے عمدہ با اہتمام ہے انہیں جنگ کے بخشا اور یوماً فیوماً ترقی تکلف کی دربار سرور و انبساط
کا رقص و آتشبازی آراستہ وغیرہ سے گرم اور اہل حوت ارباب محفل اور تماشائی خاص و عام مشاہدے سے
شگفتہ خاطر تھے اور روز ضیافت حضور کے دوسری سفر کو منشی الملک غلام سید خان بہادر نے واسطے خلف بہادر موصوف
کے بطریق رسم شادی بسبب کمال اتحاد دلی کے نہایت تکلف و تزئین سے دیا پیچھے اس کے تمام امرا ساتھ اہتمام
سے غنی یار خان خلعت اعلیٰ مع جواہر بیش قیمت لیکر آئے اور حلقہ انبساط کو رشک دہ کیا اور خود بدولت تشریف ارزانی
رکھکر دولہ کے طرف سے ہر ایک کو در خور استعداد اُسکے عطایا عنایت فرمایا اور بہ رسم قدیم شمس الملک محمد ابو الفتح خان
بہادر کی پذیرائی کر کے خوابگاہ میں جلوہ پذیر ہوئے اور ساتویں ماہ الیہ کو حسب رسم سمیعہ خوانی کی دھوم دھام سے بجا لاکے
نذر شادی کے بہادر محتشم الیہ کو سرپیچ مرصع عنایت کر کے آٹھویں ماہ مذکور کو کوچ کیا اور لشکر حضور رونق افزا
ہوئے اور دوسرے دن وہاں قلعہ ریندہ جو اہتمام رفعت الدولہ اور عظیم الدولہ کے سپرد ہوا تھا ایک سوار ہوئے اور دوسرے دن
مذکور کو امیر الملک مہابت جنگ شجاع الملک اور بحسب حال تعلقہ ادونی وغیرہ و سرپیچ مرصع لیکن اور سلک
مروارید کے عنایت کر کے نقارہ نوبت کا بلند آوازہ ہوئے اور چند منزلیں ... قطع کیں اسی سال میں شہر بابر الدولہ
قلعہ دار بیٹ کے فتح بلاد نیت بہرہ اندوز ہوئے اور وہاں آب و ہوا کا مذکور کیا حسب الترغیب [illegible]
عزیمت کو ... طرف قلعہ مذکور کے منعطف فرمایا اور ساحل تالاب پر تشریف ارزانی رکھے اور وہاں کی
مقام کیے اور ہر روز نواز ہیں بیٹھ کر متوجہ جناب شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور منشی الملک غلام سید خان
بہادر اور رفعت الدولہ اور نشل انکے امرا آ کیا مدار سے ہوتے تھے اور تماشا روشنی اور آتشبازی ناچ وغیرہ کا
دیکھتے تھے اور نذر ہر ایک کی قبول فرماتے تھے کہتے ہیں کہ اس سفر میں صاحبزادہ اصغر

میر اکبر علیخان بہادر کو مع اصل و اضافہ نو ہزاری منصب اور نو ہزار سوار اور خطاب سکندر جاہ اور ناصر الملک میر علی
علیخان بہادر کو مع اصل و اضافہ نو ہزاری منصب نو ہزار سوار اور خطاب ہمایون جاہ سے سرفراز کیا اور ضمن بات
سے اکثر ارکین دولت بھی مناصب عالی اور خطاب عمدہ سے بہرہ ور ہوئے چونکہ مزاج گرامی سرکار سے نواحی بیدر کو
سیر موارات عالی طرف مدعا کے متحرک ہوا تہا اور راہ بیدر ہوئے کہ بالاجی پنڈت اور ہری رام ٹہکر کے جو طرف
پیدہ ہاں کی مہم پر مامور ہوئے تھے استقبال کے صاحبزادہ سکندر اقبال سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر سے
ملاقات ہو تیلوں کے راو بالاجی پنڈت اور موہ ہاجی ہونسلہ بھی اپنے فرزندوں کے تہنیت کو
ہوئے پس بالاتفاق طے مراحل کر کے بیتی چالیس کوس فاصلہ پر قلعہ بادامی وہ تصرفیں ٹیپو سلطان کے تہا پہنچے اور وہاں
خیمہ کر کے باس خاطر پنڈت پہان ارادہ محاصرہ کا کیا اور ٹیپو سلطان کہ سابق سے آگاہ ہو کر پیش بندی کر رکہی تہی
رجب ... عسکر ... آمد ... ہو کر وکیل کو بہیج نزد ... روانہ کیا اور کہ اقرار اطاعت ... ہو کر بدکو ...
نے تسلی خاطر حاصل کی ... ہیں ... ٹیپو ... کیا کیا آیا حضور ... کہلا بہیجا کہ اگر تمہیں
جنگ منظور ہی تو آؤ ... کے آو اور اگر صلح مدنظر ہی تو وکیل آپنے بہیج کر معاملہ فیصل کرو ... ٹیپو ...
کیا اس ضمن میں حضرت نے ... الجواب ... کا ... لائے اور بالاجی ... ٹیپو ... آیا چونکہ ... مقام
... پہنچا ہوا اس کی اطلاع کر کر رونق افزای ہوئے وہاں سے مزاج کو حضرت کے ...
... ہے ... بعد اس کی ... ٹیپو سلطان کا فتح ہوا ایک ... گذرانید ... عالی کا
الملک اور رکن الدولہ کو ... ہزار سوار ... کل ... ان ... رکن الدولہ کے
اور حشمت جنگ کو ایک ہزار سوار ... سوا ... اکثر جمعدار اور جاگیر داران ... بہادر ... علی

[illegible]

جد بہادری راقم کو سات سو سوار اپنے رسالدار در عوض اسکے پرگنہ مغل گدہ جاگیر اور خطاب اور نوبت اور نشان
بیکے تہے اور پالکی نشین اور عماری نشین چنانچہ ابتک عمربن بیٹے فیل عماری کی لائق ہی اور چونکہ تانتیجان معرالیہم کا
بجہول اور باطل تہا تجویز نیک شیر الملک کی گذرانیدہ ہوکر چند زر و عماری اسپی کئی اور ہر دو بند و بست ملکی نیز اسکے
تفرنیب فرماہو اور لودیخان بہادر جد افران باقی کو تین ہزار سوار مجرا اسکے واسطے اعانت لشکر تمامہ فوج
کے چھوڑکر بر خاست فرمائی اور آٹھوین رجب کو کالیے چبوترہ پر عبور دریا کشنا کر پانچ کو اور مقام کرتے
ہوئے انیسوین کو داخل حویلی فرخندہ بنیاد ہوئے ہنوز جائے آسودگی کا گرم نہوئی تہی کہ منسوب نے لباس نمایاں بارہ
کر ہمین کہ داران شیعہ پیسان بفیض انبساط کا کیا کہ بعد مراجعت سواری مبارک کے فوج قاہرہ نے محاصرہ قلعہ بادامی
ہاتھ سے جا رسیان سلطان کے چھوڑ لیا اور سلطان مذکور نے جو بسبب تنگ و عار اپنی ملاوری اور
جوانمردی کا تصور کرکے ایک لاکہ پیادہ چوتہ ہزار سوار چھ ہزار بار سو توپ و کرنال سے چھبیسوین رجب کو قلعہ اشنان
گر پہنچے اور ہو بنا پر اس ارادہ کے آگر چشم زخم عظیم ساکنان سر ادقات عصمت و اجلال کو جو وہان تہے جا جمع اہل و عیال جنہی
وہان مقیم ہین پہنچا و محدود محاصرہ کا ہی اور روز بروز آتش جدال و قتال کی شعلہ زن اور چونکہ عنایت الہی
شامل حال ہی اقبال سے حضور کے محافظین قلعہ کے بسبب گرمی شجاع الملک کے مدد گار ہیں اسکے چال
نگر کے جا بر اپنی قیام کئے ہوئے ہین بلکہ تقریبا ستر سوار اور بندرہ پیادہ لشکر غنیم الیہ کے خبر نیچے
تفنگ سے مارڈالے اور ماورا اسکے مشار الیہ نے چاہا تہا کہ نیکر لگا کر بیچ و بارہ کو قلعہ کے اوڑا دے
جوان اندر سے گیا او سے الٹا اسکے دفعتا نکلکر نقب زنون کو طعمہ اجل کا کیا اور تمام تو پر سے بیکار
محصورین کے سیکے ساتھ برابر اور مال و اسباب وہان کے رہنے والوں کا بالکل دست برد غارتگروں کا ہو گیا ہی

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

پس مزاج خود کا برہم ہوا اور غلوی طیش و غضب چاہیے کہ خود بدولت و اقبال بطریق ایلغار قدم
الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور مشیر الملک غلام سید خان بہادر نے عرض کی کہ حضور عالی کو تکلیف فرمانا واسطے
ضرور نہیں اقبال سے حضرت کے انشاء اللہ تعالیٰ ہم جا کر عرصہ قلیل میں مقتضی المرام حاضر خدمت ہوتے ہیں
سو الیہا غرہ شعبان کو ساتھ سرگردگی ہمایون جاہ میر مغل علیجاہ بہادر کے اور
ہو کے چلے گئے ہیں بعد عبور دریا کشنا قلعہ دہوتی تک پہنچے دم لیے اور منور تھی مرہٹہ کی پاس
محمودیہ کی بیوی تھی ملحق ہو گئے تھے کہ منزل مقصود پہنچے پس بہرام آیا اور اعتصام قلعہ کا
ادو احترام کا نام سنار گڑھ محاصرہ کر کے قلعہ شاہ درگ کو چلا گیا پس امیران نامدار نے آصفیہ کو قلعہ
با استقامت تمام کمال محافظت رکھوں اور پاکیوں سوار کروا کر قلعہ مذکور سے نہضت کی اور دریا
دارا جانا ملا مع ناموس اہل قلعہ بالجور ہوئے اور امرا محصور ملبوس جواہر وغیرہ
پہنچا کر اپنی مقصود ہوگے اور اثنا راہ عنایت نامہ زعود طلبی کا مطالعہ کر کے بحکم اس کے فاصلہ سے
کے چند افراد ناموں کو بیس ہزار سوار کے واسطے استمداد بنڈت کے وہاں سے رخصت کیے اور آپ
آستان بوس ہوئے میں حیدر آباد کی راہ لی بعد قطع منازل معدودہ کے بیتیری ذیقعدہ کو داخل
بلدہ ہو کر نذر حاضر ہو کے کی گذرانی نوازشیں من اللہ خوش ہوئے اور توپاں سلامی کی
حافظ حقیقی نے ناموس آصفیہ کو صحیح اور سالم رکھا اہالیان دولت نے بھی نذریں تہنیت کی
چلدو میں خدمت گذشتہ کے شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور مشیر الملک غلام سید خان بہادر
جشن عید اضحی پان طرہ زمرد کا اور آویزہ مروارید عطا فرمایا اور جشن آئے

سرپیچ نیز بدستور اور امراؤن اور اعیان کو خلاع اور جواہر عنایت کیے اور غرہ محرم سنہ ۱۲۰۱ بارہ سو ایک
میں ہو بیگم صاحبہ علیہ عالیجاہ کہیں رحلت کی نوبت سنکر تعزیت میں انکی تین دن موقوفی نوبت کا ارشاد فرمایا اور
آپ رونق افزا واسطے پرسیکے ہو کر خلعت ماتمی دختروں کو انکے عطا فرمایا اور بہت دلاسے دیے اور صفر
سنہ مذکور میں استقبال سے وہاں بادشاہی کے فارغ ہو کر واسطے ملاحظہ مکانات نو احداث شمس الملک محمد ابو
الفتح خان بہادر کے تشریف لیگئے کہ بتقریب ضیافت نذر گذرانی اور سنہ الیہ میں شجاع الملک کو عطا خطاب امیر الامرا اور سرپیچ
مرصع اور کلگی اور ملبوس خاص اور جوشن اور خود دروغی اور ایک ہفت پستانہ اور ایک قبضہ شمشیر مرصع بند اور صدر
اور سنہ الیہ میں ترددات جو ہوئی ہیں سو ہوا تھا سرفراز کیا گیے ہیں کہ اسی سال ہریرام پنڈت اور ٹیپو سلطان
اور بہادر بندہ بزور زد و خورد ہوئی ٹیپو سلطان نے فاقہ پنڈت مذکور کا بہت تنگ کیا آخر الامر شکست فاش اسی سال
ایکبار آکر ٹیپو سلطان پیام صلح کا کیا اور بہت لالک روپیہ نظر پیشکش ہر سال دینا قبول کر کے آملک کو سپرد
ہوا اور ہریرام پنڈت آصف الملک کو اور لشکر فیروزی از حضرت کا ساتھ پنڈت سے وہاں وادت بہاء کرکے
ظفر انتساب ہوا منعطف ہو کے ابتدا میں ربیع الثانی سنہ ۱۲ بارہ سو دو میں خواجہ بہاء الدین خان اور حافظ
الدین خان طرف ٹیپو سلطان کے داخل بلدہ ہو کر صلحنامہ اور جواہر اعلی اور اقمشہ پوشاک اور انگریزی
اور ایک زنجیر فیل ملاحظہ میں لا کے پیشکش نواب مذکورہ کو معقول اجابت فرمایا اور سنہ مذکور میں
سے قلعہ روروز کا مع جمیع ملک کروہی اسکے بسبب سرکشی اور انحرافی کے حسب الارشاد والا دار اور حسام
بہادر نے جاکر ضبط کیا اور تھانہ سرکار کا بٹھلا کر مراجعت کی بعد اسکے راجہ قنیور کا اور دادپور کا
وسیلہ جو متعلقہ راہملک اور تکل مبارک وغیرہ سے باغی ہو گیا تھا بموجب حکم مشیر الملک کے

حکام دکن کے ساتھ

دوسرا دفتر

سفینه کی طرح مطیع و منقاد کیا اور بسبب خطاب شمس الدوله اور پیشگاه سے بادشاه کے آیا اور

ترتیب دیا اور مشائخین کی ضیافت کی شاه بهرشی کی نادر فیض بخش ... چون غلام

فضل الله جلد کبار دین بلیده کے شریک بزم دعوت ہو کر اخلاق و آداب ... محظوظ

ابتهاج سے ذوالفقار الملک کو مع اصل و اضافه نه هزاری منصب نه هزار سوار اور خطاب جهاندار جاه اور شمس

اور ممتاز الدوله کو ممتاز الامرا اور ماهی مراتب اور بشیر الملک کو عظیم الامرا خطاب کرکے علی هذا اور اکثر

ممتاز ہوئے اور جشن عید اضحی سته رواں میں سیف الملک خلف اعظم الامرا کو خلعت دیوانی عطا ... سکندر جاه

بهادر کا اور غالب الدوله کو فریدون جاه خطاب حمیت ہوا اور فتح ہو که نوازش جشن نوروز اور عیدین اور سالگره

فرمان بادشاه اور تقریب وزن اور رسم ... یا نیمه ہوا عقد ازدواج صاحبزادگان اکثر رفقا اور بندگان کو

با لایق اور جاگیر انعام قرار اور مرصع آلات گران بها کرم اور محتشم فرمائیں آئی ضمن میں

محمد نعمت الله خان زین ... تمام گهوڑے سوار ده ساله کا اسکو زیر بنده سے ... پایست بلند مرتبت

به تعاقب الیه کا تها بسبب چڑهی عطا ہوا ہی اور بیشتر تقریبات شادی و ضیافت میں امرای اور

ضیافت علما اور مشائخین اور زیارت اهل الله کے تشریف فرما ہیں چونکه فردا فردا بیان کرنے سے

سو تعریف و توصیف اور اخلاق و قدر دانی حضور اور عزت افزای بندگان کے فایده کچھ ... کا واسطے

با فرایض کے منصور اور مرتبت تها اسلئے حاجی ... گذر کیا حضور شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بهادر

منصب اور دس هزار سوار اور ماهی مراتب ... جواهر مع ... اور لکن کے عطا فرمائیں اور

رساله و پالکه میں ... محتشم الیهم کے اکثر گهوڑے هزار هزار اور بنده سو کی قیمت کے اور بیشتر ...

دوسرا دفتر

احکام دکن

اور بارگیر پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپے کے دوشالے بخشے اور بہادر بموجب الحکم ساتھ اس سرفراز کے
[illegible] اور وہ آیتیں جو [illegible] مانند ہیں کہ وہ آج حاضر حضور مبارک [illegible] فواکہ قند و بادام اور فاخرہ کا کیا
[illegible] کر آپ [illegible] شہر آفاق میں اور بیسویں تاریخ جمادی الاول سنہ کی قلعہ محمد نگر میں آ کے
[illegible] فرزند کے رونق افزا ہوے اور محل نو احداث کو آراستہ [illegible] ارباب [illegible] بازار کو حکم زینت دکانوں کا دیا اور
[illegible] حضرت اور امراے عظام [illegible] معروف خرید [illegible] ہوے [illegible] کر ایک دن ایک [illegible]
پروردہ بیگمات محل کا کہ نہایت آرام اور [illegible] نوع انسان [illegible] آپہنچا خود [illegible]
[illegible] دفعتاً کاٹ کھایا [illegible] دست مبارک خود [illegible]
[illegible] آپہنچا میں [illegible] کو آئے اور بعد صحت غسل فرمایا چونکہ سالگرہ بھی قریب پہنچی تھی [illegible]
کیفیت شادی غسل صحت اور جشن سالگرہ [illegible] دونوں [illegible] انجام کو پہنچا [illegible]
تاریخ اسکی یوں کہی [illegible] اس [illegible] قطب الدین خان اور علی رضا خان اور حافظ
فرید الدین [illegible] جو ٹیپو سلطان نے روانہ کیا تھا [illegible] باریابی ہوے [illegible] سفارت
[illegible] ابو القاسم خان [illegible] کو [illegible] سرکار [illegible] لارڈ کورنر صاحب بہادر [illegible]
سرا [illegible] میں آئے چونکہ مزاج ٹیپو سلطان کا نخوت [illegible] تھا بسبب [illegible] صلح [illegible]
[illegible] رخصت ارزانی رکھی [illegible] وہاں جا کر [illegible]
[illegible] حضرت کی ساتھ لارڈ کورنر صاحب بہادر نے اطلاع دی [illegible] ٹیپو سلطان [illegible] تھا اور
[illegible] بھی مصالحت [illegible] خیال [illegible]

سالک مسالک بقا کی اور گستاخی کا ہوا تو ان سفر نواب تصیبی تنبیہ ملتوی سلطان کے غرہ رجب سنہ بارہ سو نو
بیمار میں جیدرآباد سے نکلے اور باغ میں گوردہ میں داس کے نزول اجلال فرمایا اور بسبب ہوا کے سیاہ اور بیماری کے
سے ہو اس ضمن میں مزاج شمس الملک شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر کا بسبب بیماری سل کے جادہ اعتدال سے گردان
ہوا اور بیک سلکا پیر باب سلیمی کی قصد کیتے ہیں کہ اسی دوقت نماز شام ابر سیاہ جانب شمال کے نمودار ہوا اور
قطرات باران کے ایسی کثرت سے ہوی کہ ایک خیمہ اہل لشکر کا ثابت نہ رہا ڈیرہ پارہ پارہ ہوکے باہر گویا سبب
اٹھا اور بستر علی ہذا بالا ہوگئے وہ رات جس میں ان غریبوں کے رات قیامت کی تھی جب صبح ہوی
سب کے تسکین ہوی اور اس بلا کے آسمانی سے نجات پاکر شکر حیات ابدیہ کا بجا لائے حضور سے وہاں سے کوچ
کیا متعدد منزلیں طے کر کے آباد باغ ... ہزار باغ قطع ... اول ... قلعہ بالکل حسب ...
سکاسو ... انھی جا ولی کی اور ولی ... استقبال ... انھی ... امیر الامرا قلعہ ...
حسب شرف ملازمت کے حاضر تھے بنا بر تسخیر قلعہ گوبل ... فتح ... اور بعض سرداران
مرتبت مثل رفعت الملک خلف زور آور جنگ اور راجہ ... کے ... اور ...
باکاہ شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر اور ... انگریزی ... قلعہ ...
اور عطا خطاب ... کو ... آور ... کیا ... حاصل ...
مقصود ہو کہ اس ... علی خان تاج الدولہ بہادر جو واسطے ... قلعہ ... مور ... اپنے
سبب نصرت ... حیدر علی خان نایک کے ... نواب ... روانہ ہوئے
اور وہاں جا کر بہادر ... کشتی ... آب زخم کاری ... اقبال ...

حکام دکن کے

اور ملک قطب الدین [illegible] سلطان [illegible] کیا تھا [illegible] فتح [illegible] و الامن آیا اور

کلاں کو [illegible] اقبال [illegible] اتفاق کیا آٹھویں ماہ صفر [illegible] بارہ سو [illegible] ہجری میں بمقام مذکور [illegible] الملک محمد

صفدر جنگ بہادر کو [illegible] خطاب عنایت ہوا اور [illegible] تاریخ ربیع الثانی کی [illegible] شمس الامراء شمس الملک [illegible] ابو الفتح خان

[illegible] رحمت الٰہی [illegible] [illegible] طرف [illegible] ہوا اور [illegible]

[illegible] فرزند سعادتمند کو اعنی [illegible] الدین خان بہادر [illegible] الملک

خورشید الدولہ [illegible] بہاء الدین خان بہادر دام اقبالہ کو [illegible] مرحوم [illegible] اور [illegible]

درجہ [illegible] التفات [illegible] تاریخ [illegible] کیا [illegible]

مرحوم کی [illegible] ایک [illegible] امانت رکھا [illegible] قدس [illegible]

کیا عنایت نواب ممدوح کی عالیجاہ بہادر مرحوم کے سبب جانفشانی اور خیرخواہی بہت سی خلف الصدق [illegible]

[illegible] طلب فرمایا اور بعد [illegible] داخل لشکر فیروزی اثر ہوئے صاحبزادہ والا قدر [illegible] بہادر [illegible]

استقبال [illegible] ایک منزل [illegible] حسب الارشاد [illegible] دونوں منظور نظر [illegible] ایک [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اختیار [illegible] اور ایک دیوان [illegible] امراء اعلیٰ [illegible] خطاب [illegible] شمس الدولہ شمس الملک

شمس الامراء [illegible] پدر والا قدر [illegible] لاکھ روپیہ [illegible] سرفراز فرمایا اور

[illegible] الملک بہادر [illegible] بخشی گری [illegible] نیابت پر [illegible] مقرر کیا اور [illegible] دار الملک اور امام الملک اور اعظم الملک [illegible]

[illegible] کو [illegible] حال [illegible] اور شمس الامراء [illegible] الدین خان بہادر [illegible] عہدہ [illegible] اور جاگیر متعلقہ

[illegible] حافظ بہادر مرحوم کی

خلف سرسوف کو ایک عجیب خود پسند و سلامت پسند پیار کرتے رہے اکثر ہیچ عبد لطفی کے سوا برابر [illegible]

کی کیا سنو اور کیا خیر تھا رہی فلسفیں بازو سے پھیلایا گیا کہ شہزادہ مجید الملک بہادر کو انکے اکثر خویشیں [illegible]

کریں کہ بیدر شہر کر ان تنہایی میں رہا و ہیں کہ تمہیں کیا نام ست ہوا اور بانی جامع [illegible]

کہا ہے کہ بیچ کے ہمارے بیچ نہایت کہ بنا بیچ جامہ کار و ال کئی بار واسطے مبتلا کر کے عطا فرمائی اور

بیعدہ برس کے ہو ایک باد جو فرمایا ست برس زیادہ محل میں بیچ کا مہ زادوں کو تم تنہا محبت الٰہی کا [illegible]

انکے ہو سے زمانہ میں چلے جاتے تھے اور فرقہ کی وضع کا چرا ہر عطا کرتے رہتے تھی کہ جو [illegible] واسطے [illegible]

تا ہم سیں کسی نے فقیر محمد پھیلا جاوے کہ سنگت ہوا اور اتنی کیا بہت ست تھا او ر [illegible] اعلیٰ او رجو [illegible]

تاریخ شعبان ۱۰ سنہ الف میں آصف الملک نظام بہادر عارضہ ضعف سے انکے جا وے تھا بسبب آپ [illegible]

سپہ سالار ظفر بہادر نا پاک سوکت جنگ فرزند ارجمند کر انکے بیٹوں تا ہیچ یا دشمن کی خلعت [illegible] بادشاہی

کل صوبیات دکن دیکر چوتھویں رمضان المبارک کو داد اعتبار کے انکے جو نیر الدولہ [illegible] الملک تھا [illegible]

فرمایئے و اضح ہو کہ سالہا میں پیشتر [illegible] جو کثرت فوج اور انبوہ سپاہ [illegible]

دیگرہ قریب دو ہزار کورہ اور پچاس ہزار پا سار او ر چار سو زنجیر فیل اور با تجہیزات [illegible] سوار [illegible]

مستی کر کے وغیرہ پر بنگاہ بر وغا کا [illegible] کیم کیا تھا اور ایک [illegible] پر سلام بہادر [illegible]

مرہٹہ بھی قلعہ دار لٹو وارث پر روز [illegible] نقب کئی اور [illegible] بندیکا واسطے افتد [illegible]

سلطان مدور تھا عزم اور ہمت ایکی جو ار بھی سپہ سالار ہو کر [illegible] بہادر بندش [illegible]

تم او ر بھی سپاہ [illegible] او ر وقت رفتہ [illegible] عالیشان [illegible] وہ غالب مغرور [illegible]

مستشیر بہادر نے بندر میں ... کو رپٹ بھیجی لیکن ملک مفوضہ سلطان میں بالکل دخیل ہو گئے ہیں کہ ...
سمت ... میں انگریزی ... بالقضا پائی اور حاصل کچھ ہوا لارڈ گورنر جنرل بہادر کہ باہم اس مہم کے ...
... اور بندر ... سوار جہاز ہو کر قلعہ میں بندر بھیجا تاکہ اگر بندر میں ... کو ... شامل ...
... اور فوج سلطان کی تعاقب کی تمام ملک ... جو اختیار ... بہادر ... لارڈ ...
... کو ... بہادر ... سلطان ... اسی وقت ...
... فوج ... سلطان ... کو ... لارڈ گورنر جنرل ... صورت ... جلدی ...
... قلعہ ... کو تمام ... لیا اور ... کا ... بندر کا ...
اس بات ... فتح قلعہ ... بہادر ... اور ... فتح قلعہ ... الدولہ ... کو زبانی ...
... بہادر ... علیجاہ بہادر ... الملک ... اگر فوج ... کا خاص ...
... المقام ... کو ... ایلچی ... لارڈ گورنر جنرل ... بہادر ...
... تعظیم و توقیر ... اور ... کے استقلال ...
... لشکر اسلام کی ... سلطان ... سوار اور پیادہ بہت ...
... کی ... اس وقت لارڈ گورنر ... استقلال کا ...
... مقابل ... کی ... اور ... کا ...
... فرار اختیار کیا اور ... کا ... اور ...
... سلطان ... اللہ ... اگر ...

کرمهندر سے سوار ہونکا پھر کیا اور قریب تھا کہ شکست عظیم ہو لارڈ کورنر صاحب بہادر متردد و متفکر ہو کر

بسبب ہجوم بدکو رسے استعانت چاہیے اور کہلایا کہ اگر یہ ترسے آزمایا کیجیے دوبارہ تاب مقاومت کی ہم میں نہیں

بیے جمعدارون اور سلحدارون پایگاہ اور دیوانی ...ون کہکر کہ اگر انکو چشم زخم پہنچا پھر کوئی ہم میں سے سلامت

نر ہیگا فورا آپ سوار ہوا اور مع سرداران پایگاہ وغیرہ کے مقام پر اپنے دوڑا اور کارگاہ میں

شروع کیا اسد اللہی حملے سے سبکے سب ہجوم و بہم جان ہو کر جیسے پانوں سے

ملتا ہوا لال باغ اور کنجام کو جلا کیا لارڈ کورنر صاحب بہادر داخل قلعہ بنگلور ہو گئے اور اس فتح

بے تعادل بیکر بیمار کیا ... لکھیے کہتے ہیں کہ بعد اسکے ہر دو لشکر میں نوبت ہجوم

بگرانی غلہ کی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ اس نوبت کو پہنچی کہ پانچ روپے اور جیسے روپے

تلف ہو گئے اور سب کے سب ... لارڈ کورنر صاحب بہادر نے جو دیکھا کہ احوال

اور فرط فاقہ کشی سے ایکدوسرے کو جاتا ہی کہ ... کر جاوے با وصف اس فتح کبری کے ارادہ

بیش سمیر الملک اعظم الامرا امیر ابو القاسم عالم بہادر کو واسطے تقویت کے رخصت دیوانی

اور بہای خطابی تالیف کے ارسال کیا اس عرصہ میں ہری رام پنڈت ... وہان سے

عالیجاہ بہادر کے روانہ ہوا تھا حضور میں پہنچکر واسطے مقصود ... حاصل کی اور

[illegible]

[illegible]

ایسا کیا علاوہ برین ... عالم میں لکھا ہی کہ ... وقت میں

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

اور وہاں سے بمع دار السرور برہانپور تا سمت سیکاکول راج بندریہ اور مچھلی بندر اور پونا اور ناگپور اور ارکاٹ اور

صوبہ جات قندھار ... اور صوبہ بیجاپور اور تمام پرگنات میں قبضہ دار و سیار تھا مشیر الملک اعظم الامرا ...

... گیارہ کروڑ روپے کی ایک عالم کو ... سکہ ... بار ...

مشیر الملک اعظم الامرا مع صاحبزادہ سکندر اقبال ہمایون فال سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر کے ساتوین صفر

روانہ ملک ... ہوئے اور ... اور حویلی و باغ کے اطراف میں قلعہ کورم کنڈہ کے نزول اجلال کیا اور

یہ قصبہ ... کوس کے فاصلے ہی اور وہان سے مؤید الدولہ کو واسطے تسخیر قلعہ کے تاکید بلیغ

کرکے بموضع ... انگریزی ... خیمہ زن ہو کر دریا کنارے سے عبور کرکے راہی مقصود کے

ہوئے وہان خبر آئی کہ لارڈ گورنر صاحب مع ... بہادر ... بنگلور سے کوچ کرکے متصل قلعہ ناگری کے خیمہ زن ہیں

اور رفقا ٹیپو صاحب ... تین ہزار کی جمعیت اور چار ہزار بار سے جبال میں اس طرف قلعہ کے چھپے ہوے ہیں اور

ٹیپو سلطان بذات خود لال باغ کے متصل ... اترے ہوے ہیں اور لارڈ گورنر صاحب ... دو پلاٹن

انگریزی واسطے مقابلے کے مقرر کیے ہیں اور دو پلاٹن واسطے محافظت لشکر ... اور دو پلاٹن ہمراہ ...

تجویز ... کو واضح ہو کہ ... غلہ اور ... غلہ فروشوں کا لوٹ لیکے ... متصل

گھاٹ ... خبر آئی کہ بیٹے ٹیپو سلطان اور علی رضا خان مع سواران ... قلعہ کورم کنڈہ کے آکے چھپے ہیں اور

... مؤید الدولہ جو واسطے اخذ قلعہ ... مامور ہوے تھے مارے گئے اور سوار وغیرہ ...

... ہوئے اور گرفتار ہوئے پس صاحبزادہ سکندر اقبال سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر

... ربیع الثانی کو بار دیگر کورم کنڈہ پر نزول اجلال کیے اور ... جو ملازم سرکار ...

قایم کریں پر بعض فرمایا اور معظم الملک کو تمام قلعے استمرار اور تسخیر قلعہ مالکور کی انکو تفصیل لکھ کر بھیج

بیچ کوچ کیے اور دوسری تاریخ جمادی الاول کی اطلاع ہوئی کہ رایکری درگ اور نادیری درگ یعنی ہر دو قلعہ ناگری اور

سیرنگ پٹن بھی فتح ہوا اور متعاقب اسکے خبر فتح قلعہ ناگری کہ وہاں بھی قلعہ اسن نواحی کا تھا آئی [illegible]

سنا اور پہر نزدیک منگلور کے بھی پہنچے [illegible] تک [illegible] در قلعہ [illegible] حاصل [illegible]

ساتھ کمال تکلف کے سودی ہوا اور جشن [illegible] فرمایا اتنا رہا چو سپاہ انگریزی [illegible]

سے اتری ہوئی تھی وقت [illegible] سواری کے [illegible] سلامی کی [illegible] پانچ جمادی الاول [illegible] الملک اعظم الامرا

ریئے ایک کوس واسطے استقبال ہری پنڈت [illegible] کرکے پنڈت [illegible] ملاقات [illegible]

بیلون کو [illegible] رخصت کیا اور لارڈ کورنوالس بہادر اور جنرل میڈس صاحب اور مستر جرجی صاحب [illegible]

تر سواری کی [illegible] ہوئے فرودگاہ سے اپنی پانچ کوس کی راہ طے کرکے [illegible]

استقبال [illegible] صاحبزادہ آفاق سکندر اقبال عطارد [illegible]

پر انکی [illegible] قریب [illegible] ہری پنڈت اور آپا بلونت اور دوسرے سرکردہ پنڈت [illegible] آگے بڑھے اور پانچویں

تاریخ جمادی الاخر کی لارڈ کورنوالس بہادر اور جنرل میڈس اور مستر جرجی صاحب استقبال اعظم الامرا

کی دیوانخانہ میں مرشدزادہ آفاق [illegible] آئے اور مرشدزادوں کے ساتھ معانقہ [illegible] زیادہ [illegible]

[illegible] اور باقی [illegible] فتح و فرنگ [illegible] آداب مجری کا لائی اور صاحبزادہ [illegible]

تحفہ لارڈ کورنوالس صاحب بہادر کو دیا اور دوسرے سرداروں کو فقط پانداں عطردان عنایت [illegible]

سرداران مذکورہ [illegible] میں مشیر الملک اعظم الامرا [illegible] عطردان پاندان [illegible]

رخصت ہوکر سی عبد قریب شام مشیر الملک اعظم الامرا اور میر عالم میر ابوالقاسم بہادر مع بعض ارکان دولت آصفیہ
ڈیرہ میں ہری پنڈت کے جا کر تخلیہ میں نقشہ سرنگ پٹن کا دیکھے اور عطر و پان پاکر رخصت ہوئے اور چھبیس تاریخ
ماہ مذکور کو مرشد زادہ واسطے ملاحظہ فوج انگریزی متوجہ ہوئے ہمیں ہری پنڈت آپا بلونت وغیرہ سرداران
مرہٹہ کے ہمراہ رکاب تھے اور لارڈ گورنر صاحب بہادر مع تمام افسران فوج کے با نو زیب سوار کلاہ پوش واسطے استقبال کے آئے اور
بموافق ضابطہ اپنے آداب مجری بجا لایا واضح ہو کہ لارڈ صاحب بہادر اور جنرل سینڈس صاحب اور مسٹر [illegible] صاحب دو طرف سوار
سے بعد الملاحظہ قول میں تھے پس جا کر گھڑی دن رہے ملاحظہ تمام فوج انگریزی کے فارغ ہو کر خیمہ کا [illegible] لارڈ گورنر
صاحب بہادر کے تشریف لیے گئے وقت رخصت لارڈ گورنر صاحب بہادر نے مصنوعات فرنگ سے ایک [illegible]

تحفہ بھیجے اور عطر و پان پاندان رو برو لائے اور جلو خانہ تک مشایعت کی پس گیارہویں تاریخ
شہر مذکور کی فاتح سرنگ پٹن ہو کر دو کوس کے فاصلہ سے کنارے رسالہ کے [illegible] انگریزی فوج جمعیت
بھی اتری اور ہری پنڈت نے جانب دست راست خیمہ کیا واضح ہو مقام مذکور رستہ بار پوش ہوئی
زنگاری خیمہ ٹیپو سلطان کا سپاہ انگریزی نے گرا دیا تیر پان اور [illegible] لال باغ کے چھین لیے
ٹیپو سلطان تاب نہ لا کر سلطان پیٹ کو کہ وہ گھر سے تمام تیر پوں کی تھی چھوڑ کر داخل سرنگ
پٹن ہوا پس رجب تک آگ جدال و قتال کی شعلہ زن رہی اس عرصہ میں خبر آئی کہ جنرل اکرم بی صاحب
بہادر آٹھ ہزار بار چار ہزار [illegible] سوار کلاہ پوش وغیرہ [illegible] واسطے کمک لارڈ گورنر صاحب
بہادر کے آتے ہیں پس محمد ابراہیم خان خلف [illegible] خان اور اعتقاد الملک پانسو سوار [illegible]
صاحبزادہ کے طرف [illegible] اور ایک ہزار سوار طرف سے پنڈت [illegible] اور چار [illegible] لارڈ گورنر صاحب

دوسرا دور
حکام دکن کے
سانحے

بہادر کی واسطے لائے جنرل صاحب صوب سکّر روانہ ہوئے کہتے ہیں دو سکر دن آگے ٹیپو سلطان اٹھ ہزار
سوار سے جمعیت مرہٹہ کی اگر کر اور فوج مذکور تاب نلاکر بہاگی اور لارڈ گورنر صاحب بہادر کی شاید لارڈ گورنر صاحب
ترجیب کمک کر کے دو کوس تک ٹیپو صاحب کو پسپا کیا پس الٹ ٹیپو صاحب کے جا کر بنگاہ کو جنرل ابکرم بی صاحب کی
متعاقب آئے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے شبخون کر کے لشکر میں ٹیپو سلطان کے تزلزل عظیم پیدا کیا صبح کو
ان حادثات سے ٹیپو سلطان نے پیام صلح کا بدلخواہ صاحب نے کیا بعد سوال جواب کے یہ ٹھہرا کہ تین کرور روپیہ نقد اور
ملک اور دو فرزند اپنے بطریق یرغمال ادای قرض تک سرداران لشکر کو دیا اور صلح کو پہنچا ٹیپو سلطان
نے قبول کیا مگر عمل میں آنے کے جو دیر ہوئی چھبیسویں تاریخ ماہ مذکور کی صبح کے وقت جنرل ابکرم بی صاحب نے اپنی
جمعیت سے مقابلہ کیا کہتے ہیں اس میں بہی بڑی لڑائی ہوئی اور تین روز تک ہنگامہ کارزار کا گرم رہا بعد
وکلا ٹیپو سلطان کے نوشتجات مہری موافق قرارداد کے لیکر آئے اور جو اکیسویں عالم ۱ بہادر کے ... ماہ
رجب المرجب کی دو فرزند ٹیپو سلطان کے عبد الخالق نام دہ سالہ اور معز الدین نام ہشت سالہ نقری عماریوں پر
بیٹھے ہوئے شرقی دروازہ سے سرنگ پٹن کے چند آدمیوں کے ساتھ دبدبہ سے برآمد ہوئے لارڈ گورنر صاحب بہادر خود اور دلاور
جنگ طرف مسند رائے کی ڈیڑہ کوس تک استقبال کر کے بیچ اس خیمہ کے جو بامیں راہ ایستادہ تھا ملاقات کی
لارڈ گورنر صاحب بہادر کی ملاقات آئے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے ہاتھ دونوں اطفال کا پکڑ کر کرسی پر لا بٹھایا
اور ولایت کی باتیں کیں اور عطر دان پاندان دیکر اس خیمہ میں جو واسطے انکے مقرر کیا تھا
اجازت حکم کیا اس دن سے آتش جدال و قتال کی منطفی ہوئی بندگان خدا خونریزی سے نجات پائی
پس لارڈ گورنر صاحب بہادر واسطے بازدید کے خیام میں اطفال مذکور میں گئے اطفال نے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

پانچ پارچے بادلہ کے سرپیچ مع جیغہ مرصع اور ایک قبضہ شمشیر لارڈ گورنر صاحب بہادر کو اور ایک قبضہ شمشیر
دلاور جنگ کو تواضع کیے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے بھی ایک ضرب بندوق علی عبد الخالق کو اور ایک چھوٹی تمنچہ کی
معز الدین کو دی اور بعد رسم عطر و پان کے مراجعت بخیمہ کو کی اور پانچویں تاریخ پیران ٹیپو سلطان
سے ... اور چند اشخاص معتبر کے لارڈ صاحب بہادر کی ملازمت سے مستفیض ہوئے صاحبزادے موصوف
کو ... سرپیچ جیغہ مرصع ... کے رخصت کیے ... شہزادہ آفاق مع فوج ...
اور ... مع لشکر مرہٹہ اور صاحبان انگریز مع جمعیت اپنی رایات سعادت بلند کیے اور پسران ٹیپو سلطان
بنگال ہمراہ صاحبان انگریز کے چینا پٹن تک گئے اور لارڈ گورنر صاحب بہادر نے انہیں وہاں لیجا کر اعزاز و اکرام
سے رکھا قصہ کوتاہ چونکہ بخت و اقبال مدد گار ... فرمانبردار تھا ہر چند کہ مسعود ... صاحب کے بیان
حضور ... کی ... تھا ... دو بار ... قحط و جدال و قتال وغیرہ حضور ... مقدار ...
لیکن ... ان ... آمال بخیر ہوا بعد عرصہ دراز ... تا ... مہم کو ... الٰہی ...
... اور اتفاق سے انگریزان شجاعت نشان کے سر کرنے بخیر و خوبی تمام خوش و خرم ...
ہوئے اور تمام فکر ... اطمینان سے مبدل ہوئیں اور طبیعت عالی کہ ہمیشہ ... امر کی ...
... سوال سفر ... بارہ ... دلالت سے اعظم الامرا کی واسطے ...
فرمایا ... اعلام ... نہضت ... کہ ... شمشیر الدولہ ... خان ...
... عالم ... اور قرار ... دار قرار ... رحمت سفر کا ... چونکہ اعظم الامرا کو ... ایک ...
... کہ ... جو ... کمال ... ہو احتی کہ ... اندوہ کے ...

کہتے ہیں کہ مکان سے اپنے چار منار تک برہنہ سر برہنہ پا چلے آتے تھے میر عالم میر ابو القاسم خان بہادر بہ سبب حصول رنجش

عرض کرتے اسوقت کہ سرکار رحمت مدار میں بدار الہام کی یہ صورت ہوئی تا مناسب بھی خود نصیحت ہوا اسکا کیا علاج

ہے کہ اگر پیر و مرشد کسی صاحبزادہ کو آغوش میں لیکے دیکھیں تو یقین ہے کہ تشفی ہو عنایت سبحانی کی بدولت اس

بیمار یکا ہو حضور پر نور نے انکی پسند کیا اور میر جہانگیر علی خان بہادر المخاطب ظفر جنگ سلطان الدولہ رئیس الملک

وہ سب چھوٹے تھے کل چھ مہینے چار دن کے تھے آٹھویں سلطان بخش بیگم والدہ حقیقی شمس الدولہ کی

رستے ہوا اس اعظم الامراء آقا نے سمجھا اثر تعلیم کا مالجملہ نہ پایا نہیں گورنر دیدہ آنکے [illegible] حضرت نے عرض کیا اور جہانیان

لیکن ہو گئے اس حضرت بلدہ سے کوچ کرکے پہلے ایلا سے برکھیم اپدتا جلال کا کیا اور یاد واسطے فراہم کرنیا فوج

اور بہا جہاں تو عہدہ دار انکا توقف ورہا سے واضح ہو مقام مذکور پر شنبہ ۱۲۱۱ آٹھ میں بیچ محل سرا مسند زادہ

سکندر اقبال فتح کا فال سکندر جاہ بہادر کے گوہر افضل جہانبان اتمام فخر کا مرآت وزارت جہاندار سے فرزند

سے چاندنی بیگم صاحبہ کے تولد ہوگئے ایک رسوں شمس جاہ الافضل الدین نصیر کا لقب پایا لیکن ماہ الاسعد شعبان

کو اک جدال و قتال کی اشتعال پائی جیسا کہ دستور ہے آدمی طرفین مقتول و مجروح ہو لڑائی سے لوورام بہادر

نامی سردار لشکر مخالفین کا تھا جسم اسکے بھی زخم کاری آیا اور یہ نہایت فتح حضرت کی ہوئی تھی کہ لشکر معاندین بھی

استقامت نے لشکر اسلام پر قوی دل ہو کر ہجوم لایا اور ادہر سے تا پینہ ہو سکی دلاوران

بے عنان عزیمت کو سوکے پہر کر داخل لشکر ہوئے حیرت ہوی اور آگ جدال و قتال کی

سنتے حضرت نے ارتکاب اسکے سے اٹھا کر گہرڑلہ کے قلعہ میں نزول اجلال فرمایا

صلاح ہر دو دولت کی اور رفاہ خلائق کی مصالحت میں دیکھ کر

رہی تہی طرف سے اعظم الامرا کے ہون عرضیں ملازمان کی پہنچایا حضرت نے حسب معروضہ کے انکی گزارش

وکیل مذکور واسطے احکام بابت صلح کے لشکر مین اونیدت کے جاکر حسب الامر عالی شاہد مصالحت کو گزارش

بیسین صلحنامہ فیمابین کا ون رمضان کو لکہا گیا حضرت نے اعظم الامرا کو کہ بابی بسالی سن جنگ کے ہوا تے

اہل ہو ما کہ کریکے بارہوین ماہ مذکور جہنڈا سعادت کا افراشتہ کیے بیسن چودہوین تاریخ سر عالم میر ابوالقاسم

خان بہادر واسطے درستی بعضی امور کے پونا کو گئے تہے راجہ کرکے ہمراہ اندوز ملازمت ہوے اور راجہ ستارا جی

را ولہی یا سہیدان آستان بوسی کامیاب کرکے کوچ ساتوین شوال سنہ اللہ بروا نہین حضرت بابت ذیل داخل

بلدہ فرخندہ بنیاد ہوکر رونق افزا مسند جاہ و حشمت کے ہوے بیسن تاریخ دکھن روز دوشنبہ سنہ الہی

سوندگنٹی جو مصحوب صلحنامہ کے پونا کو گیا تہا حیدرآباد کو پہنچ کر شرف ملازمت فرق فرسا فلک مباہات کا ہوا اور

سال بعد ورود مسعود بلدہ حیدرآباد میں اندک فاصلہ بسبب نیرنگی فلک شعبدہ باز سانحہ دوسرا ظہور مین آیا خلاصہ

اسکا یہ ہی کہ راجہ ستارا مرہٹہ جو عبث ہی اعظم الامرا کی ہمت امور مہتم اور مالی کے بنا بنا کر نہ تہے سو ہنو لی رکہو تم

راو کی کفایت سرکار کا اندیشہ کرکے مزاج کو حضور کی طرف تخفیف سپاہ کے مایل کیا چونکہ آن روز دلگیر جمعیت انگریزی

کی واسطے احکام آس نوبت کے فیمابین سرکارین اور رعیت و دو آمی لفیس صلاح کے عالم بہادر کی عمل مین آئی

تہی چنانچہ حضور سے رخصت انکو ملی اور وے لوگ مقر دارالسلطنت سے کوچ کر کے وارد الہی کے تشنہ تک پہنچے

اس بابت بیان واندیش شیطنت کیش مردم جو رفیقی اپنی زوال مین اعظم الامرا اندیشے گئے تہے اور بید دوری

بارہ دولت نے کچہ نمایاں انکی جلوہ ظہور کا بنا یا خفاش وار جو انا زوال نور آفتاب جہانتاب اعنی بندگان عالی

کے ہو سکے تا بسبب تبدیل روشنی ساتہہ تاریکی کے حسب عادت اپنے بلند پرواز یاں کرین کون

حیدرآباد کر انہوں نے بکی آخر الامر دار الامارت کو جمعیت سے ولایت انگریزی سے خالی پاکر وقت فرصت جو

دیکھ کے بقصد شہزادہ کبیر عالیجاہ کے باغت و سازش کی اور کر اٹھا پر انکی بابتہ کر صاحبزادہ کو خیال باطل پر آمادہ

کیا اور بعض عیرہ کی شکوہ میں تاریخ ذیحجہ کی شہر حیدرآباد سے نکلے اور اسکے ہمراہ زمیندار اور دو مفسد

زمیندار وغیرہ کی رفاقت کا اظہار کرکے عازم قلعہ محمدآباد بیدر ہوئے اور فوراً قلعہ مذکور پر قبضہ اپنا کر لیا اور زمیندار

پر بھی عبداللہ خان حبشی پر کہ وہ جانب سے الا رینسا جاد امان بدستا تھا لیکر واسطے تادیب صاحبزادے کے روانہ ہوا اثنائے راہ

عفلت میں آکر گرا اور جمعیت کو اسکی پریشان کر دیا خود عبداللہ خان زخمی اور اہل و عیال اسکے گرفتار ہوئے جب یہ خبر

یہ خبر داری و رجوع ہوا پیر روزگار و نکا اتفاق ہوا امید جاگیری پر ذریک صاحبزادے کے سمجھنے میں

شفقت و رحم پر کام فرما کر عنایت نامہ مہری بابت بخشی کے لکھا جسکا واقعہ ہے اور ہمواری مزاج کے معتوب خوش قمر خان

اطلاع فرمایا اور جب طبیعت شہزادہ کی طرف اصلاح اور ہمواری کے میل کیا تھا ہو کر نتیجہ پایا گو بسبب حقیقت

ہو سکی جمعیت کو سبب اسکی جمعیت دو دیگر دلاوران کے ساتھ لشکر کی نثر کی عالم سے اور آخر بارگاہ سے سردار الملک کہا نہیں

میاں کو واسطے تادیب صاحبزادے اور تنبیہ فتنہ انگیزان کے تعین فرمایا گئے ہیں قریب موضع لکر و ریاست کے ادبار

پیتوں نے با سند سپاہ ان کی یاز و بلا آخر کار تاب نلا کر بھاگی اور صاحبزادہ کو لکر جمعیت بمشاکو پہنچے

سید محمد باقر علی ناپیج بہیوں میں سے ہو ملی ہیں اور محمد اعظم خان اور سیمن خان وغیرہ

مذکور جمعیت بارگاہ سے ان روز دن آگے لیئے بر کیوں میں تھے یہ خبر سنکر ہمشا بادرانگی مو گئے

بعض رفاقت کر ان ہمراہی صاحبزادے سے ویل کنڈی پر مقابلہ ہوا غازیخان کی تلوار انگشت خنصر پر محمد باقر علی

کے پڑی کہ انگوٹھی اونکی اوڑ گئی اور ضرب شمشیر سے باقر علی نے رخسار غازیخان کا زخمی ہو گیا اور محمد داود خان

بہادر قوم خلیل نا راقم کے گرستہ الله بن تعلقہ نسبت سے سرفراز ہو کر استطراف ریلتہ ہو گئے اور ... صاحب
... تاراج ممالک محروسہ بانجر حفاظت کے ہزار سواروں کی گرنکے جلد ہمراہ بہر کی جمعیت ...
... کی بھی لیکن اتفاق مقابلہ کا نہ پڑا القصہ جو نکہ سپاہ متعینہ پیچھا نہ چھوڑا قدم بقدم ...
... اور فرصت تیاری اسباب جنگ کی نہ دی ہر چند ... اہل ... کمک جا بجا ...
... پیغام کو نہ سنا اور کلام کو جا ند بیٹے صاحبزادے اور رفقا انکے مایوس ہوئے اور ...
فوج انگریزی کو کہ وہ بر طرف ہو کر قتل و اڑ ایک سکے تھے ... کریکر روانگی تعاقب صاحبزادے کی بھیجی
... افواج قاہرہ کے ہمراہی صاحبزادہ کے فورا جون نبات النعش منتشر ہوگئے اس وقت صاحبزادے
خواب غفلت سے بیدار ہو کر ... اپنی ... آئی اور ... ناامید عفو جرائم کے توجہ ضروری ...
ساتھ لیکر عازم آستان بوسی ہوئے اثنا راہ دفعتا ایک ... آواز دی اور صاحبزادے لبیک ...
... کیا ہے کہتے ہیں کہ صاحبزادہ موصوف قبل خروج کے ایک محضر لکھوایا تھا کہ ... شمس الامرا ابو الفتح محمد
فخر الدین خان بہادر اور اعتمد الملک اور سرکردگان پائگاہ کے کل اراکین دولت کی مہریں ثبت تھیں چنانچہ ...
اطفار نائرہ فساد کے خلوت مبارک میں جو کی خاتون اور دروازوں ... شمس الامرا ابو الفتح محمد فخر الدین خان
بہادر کے سپاہیوں کا بندوبست تھا اور سوا انکے دوسرے کو جو بار ... آجاتے تھے سلاح ... کر
... تھے اور یہ بھی واضح ہو کہ ... اپنی سواری کے بدفوت سواری ... اور جلوس ... کی ...
... چار پانسو ... پر ریاست میں ہو ناگہانی اتفاقا ... اختلاف ... رستہ پایا اور ستارہ ...
دولت کا اوج ... بطرف حضیض ... کہ رفتہ رفتہ ریاست مذکورہ ... انہدام پایا چنانچہ ...

دوسرا دفتر

حکام دکن سے

وہان یہ ایسی موافقت بہم پہنچائی کہ حسن تدبیر سے آپ نے یہان بھی ازروئے گذشت جو تہہ صوبہ محمد اباد بیدر کی
لیکر بیچ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ ہجری کی خدمت مین حضور کی پہنچایا ان دنون حضرت نیاز رسید بہ شکار نقشہ بالا گھاٹ [illegible]
مین تہے بمجرد اطلاع کے سوار ہمراہ رکاب قلعہ گولکنڈہ کو آئی اور اعظم الامرا کو وہان حاضر ہونیکا حکم دیا مسبب [illegible]
مختشم الیہ کی جانب سے پوسان کر دی بالاجاہ بہ صعود کر کے وہان ملاحظہ حضرت قریب آیے اور خوف سے
کی توپ چھوڑنیکو کہا چونکہ حکم تہا بمجرد صعود بالا حصار جملہ توپ قلعہ اور بلدہ [illegible]
کی سرکوله انداز نے جملہ توپ ہاے بازنشانی سیر کئے اور بیدر مسرور اور آواز پر آن توپ [illegible]
حضور بہت محظوظ ہوے اور بعد ادراک ملازمت بہ عظیم فرمایا کہ بہ بیداری بیمار کرین [illegible]
فاتحہ ہوا اور کوٹہے بہر سے گئے تمام لوگ زنانی اور مرد آپکے تبادل سے دو بیدار تیر کے بلدہ میں قدوم میمنت لزوم [illegible]
رونق تازہ اور باشندوں کو وہان کے مسرت بے اندازہ عطا فرمایا اور بیغز الیہم کو سالی سے زیادہ تر معزز اور
ندیم اپنا کیا چونکہ ٹیپو سلطان بسبب جہل و نادانی کے کوس سلطانی کو بلند آوازہ کیا تہا اور بد خواہ سرکار مین
سے علاوہ یہ کہ صلح گذشتہ پر اکتفا نکر کے سلسلہ جنبان بے اعتدالیون کا تہا مشیر با تدبیر اعظم الامرا
درست کرداری اور راست گفتاری بقاے عہد اور ایفاء وعدہ مین گذارش مدت حضور کے پیاسو رفقیت
کی تہا مین سرکار دولتمدار حضور فیض گنجور اور سرکار عظمت مدار انگریز بہادر سے بطریق اعانت طرفین بستحکم [illegible]
بسنہ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ مین خود کو بیماری فالج و لقوہ کی عاید حال ہوئی حکما بلدہ اور اطبا اطراف واکناف
حاضر ہو کر مداوا میں سعی موفورہ بجا لائے ہر چند کہ ہاتہ اور پاؤن مین ضعف بموجب [illegible] آئی لیکن [illegible]
افاقہ حاصل ہوا اس ضمن مین افسران انگریزی قصد استیصال ٹیپو سلطان کے کئے اور [illegible]

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
سانحات

بھی اطلاع کی چونکہ مزاج ولانا سازتھا آپ نے واسطے اعانت کے برادر اپنے میر ابو القاسم میر عالم بہادر کو مع دلاور
الدولہ اور بہرام جنگ اور حیدر نواز جنگ اور ابو تراب خان بہادر کو آٹھ ہزار سوار سے اور روش رائے کو چار بٹالین
سے روانہ فرمایا و آخر یہ ہوا کہ جمعیت انگریزی پلٹن کی سے انہوں نے قاہرہ کی تسخیر عزم بالجزم ہو کر
اور دل بادل شکوہ بتمکنہ کوہ دراہ سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ میں کام ٹیپو سلطان کا رزم گاہ میں ہوا اور میر ابو القاسم
میر عالم بہادر مراجعت کر کے مع فوج فیروزی از آئے اور مستفیض خدمت فیض درجت ہوئے چونکہ اللہ جل شانہ
نے بزم سے الفراغت کلی عطا کیا حضرت بندگان عالی ہمیشہ باوام الحیات رونق افزای بلدہ
رہے اور شب و روز صرف بزم و انبساط اور تقریبات و کدخدائی اور طوی و جشن کے ہوا کیا کہ مذکور
ہونا بھی واجب ہے کہ اعظم الامرا ارسطو جاہ پونا سے آتے ہوئے ایک بی بی کو نکاح کر لیے آئے تھے اور
انہیں سب بوئی والی بیگم کہا کرتے تھے بطن سے اس بی بی کے ایک لڑکا پیدا ہوا اعظم الامرا ارسطو جاہ
نے اس لڑکے کو آغوش میں سرور افزا بیگم کے کہ وہ زوجہ ثانی [illegible] کی تھی دیا اور [illegible]
پیدا ہوا اس ضمن میں میر جہاندار علی خان بہادر الملقب کیوان جاہ بطن سے روشن آرا خانم کے
بندگان عالی میں پیدا ہوئے حضور نے اس مولود مسعود کو بھی اعظم الامرا ارسطو جاہ کو حوالہ کیا اور
اعظم الامرا ارسطو جاہ نے سرور افزا بیگم کے سپرد کیا اور چونکہ میر عالم میر ابو القاسم خان بہادر [illegible]
سبب [illegible] اپنی [illegible] الملک حیدر یار خان بہادر خلف صمصام [illegible] خان بہادر ملقب [illegible] تھے سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ میں حضور [illegible]
[illegible] میں اپنے [illegible] اگر [illegible] واسطے مجلس [illegible] عطا [illegible] اور آپ نے [illegible] مکین [illegible] شریک [illegible]
ہو کر [illegible] اور [illegible] ربیع الثانی کی کہ وہ روز جلوہ کا تھا [illegible] اور [illegible]

اور طرہ اور دستبند مرصع اپنے دستِ خاص سے دولہا کو باندھے اور عروس کو بھی جواہر گران بہا اور رخت نفیس [illegible]

سیل زمزمہ شادی و ولولہ مبارکبادی مرشدزادہ آفاق سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ بہادر کا عفت مآب

عصمت قباب جہان پرور بیگم صاحبہ معظمہ صبیہ مرتضیٰ یار خان عرف [illegible] بلند آوازہ [illegible]

[illegible] اور ہر جا مہر طلعت ماہ پیکر [illegible] دلبری آراستہ [illegible] سرور [illegible] جمیع [illegible]

اور جاگیرات و خطابات بہرہ مند ہوکر اور دسویں رمضان المبارک سنہ [illegible] روز یکشنبہ ریاض النساء بیگم کو ساتھ خان [illegible]

علیخان کے شادی کردی اور سنہ ۱۲۱۵ بارہ سے پندرہ میں پانچویں تاریخ محرم کی [illegible] دار الملک [illegible]

ہے اور قاتل اپنے صاف نکل گئے معلوم نہوا کہ کون اور کہاں گئے پہنچے تھے حضرت کو کمال ملال ہوا [illegible]

حسین شہید مادہ تاریخ انکا ہی اور اسی سن میں ادا جشن [illegible] اور رسوم ملوکانہ کے عفت پناہ مریم مکان

صاحبزادی خاص [illegible] النساء بیگم صاحبہ مدظلہا کو عقد ازدواج میں شمس الامراء ابو الفتح محمد فخر الدین خان بہادر [illegible]

چونکہ الفت نوابکو [illegible] اپنے بدرجہ کمال تھی دوسرے دن [illegible] جذب [illegible] تشریف فرما ہوکر [illegible]

[illegible] آرائی اپنے جلوہ [illegible] اور [illegible] اندازہ عطا کئے اور ماہ جمادی الاول [illegible] سنہ روز پنجشنبہ [illegible]

مریم [illegible] رابعہ ثانی جمال النساء بیگم صاحبہ [illegible] صاحبزادی صاحبزادہ سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ

[illegible] رسم نکاح [illegible] رفیع الملک محمد تاج الدین خان بہادر کے چونکہ [illegible]

کی اتفاقی روزگار [illegible] صاحبزادہ [illegible] علی خان بہادر [illegible]

[illegible] کی بیماری کہ [illegible] بظاہر ہوئی انتقال کیا اور [illegible] کمال النساء بیگم [illegible]

عروس [illegible] الدین حسین خان بہادر المخاطب امتیاز الدولہ خلف ممتاز الامراء [illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

خان ابن میر حیدر خان کا شعری ہے منعقد فرمایا اور ۱۲۱۶ بارہ سو سولہ ہجری میں اللہ تعالیٰ نے جب صاحبزادہ سکندر [illegible]
خان سکندر جاہ بہادر کو بطن سے بہو بیگم الملقب جہان پرور بیگم صاحبہ کے صاحبزادہ مسعود خصال میر تفضل علیخان عرف
میر پاشاہ مدظلہ العالی عنایت فرمایا خود نے جشن کا دربار کیا اور اراکین دولت نے نذریں تہنیت کی [illegible] ۱۲۱۲ بارہ سو
سترہ میں جب اللہ جلت شانہ نے بار دیگر یا بیچ تقریب ستواسہ کے حضور آئے اور صاحبزادی کو روبرو اپنے بٹھلوا کر
ملاحظہ کیے اور فرط محبت سے چلنی کی ڈلی اپنے منہہ کی کھلا کر اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں بیٹا ہو گا چنانچہ
ایسا ہی ہوا بعد دو مہینے کے فرزند ارجمند محمد فرید الدین خان بہادر پیدا ہوئے اور حضور مکرر واسطے دیکھنے اس مولود کے
رونق افزا ہوئے مہمان سرا ہو کر بعد اس کے تکلفات ضیافت فرما کر خوش و خرم ہوئے اور دختر نقشبندی بیگم کو
عبد اللہ خان اور محمد علیخان کی سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ میں شادی کر دی پس اعظم الامرا ارسطو جاہ نے تقریب بسم اللہ خوانی
سیف الدولہ میر جہاندار علیخان بہادر کی شروع کیا تھا کہ اس عرصہ میں وقت موعود نواب کا پہنچا ستر دین ربیع [illegible]
سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ ہجری میں بعارضہ مرض جسمانی کے خود دیدہ تشریف فرمائے روضہ جاودانی کے ہوئے [illegible]
اعظم الامرا ارسطو جاہ نے [illegible] صاحب کو رقعہ لکھا اور جمعیت انگریزی بلوا کر دو سو جوان انگریز [illegible]
میں اور [illegible] دروازہ پر پہرہ صاحبزادہ کے واسطے حفاظت اور اندیشہ فساد کے قائم کیے اراکین دولت نے جنازہ
کو محل سرا سے لا کر صحن میں مسجد کے دفن کیا اور جالی سنگ مرمر کی بہت خوشنما اطراف قبر کے تیار کیے ہیں
صحن اور سلام ہی سرا کے دروازہ کی پیشانی پر یہ قطعہ کندہ ہے قطعہ [illegible] میر نظام علی بدائم خواند
اخلاص فاتحہ زین مصرعہ عجب دو تاریخ [illegible] بہشت و با اخلاص فاتحہ ۱۲۱۸ لقب بعد وفات نواب کا غفران مآب
ہی وقت انتقال نواب کے بیٹے صاحبزادے تھے سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر [illegible] فرزندان

جہاندار جاہ پس اکبر جاہ حقیقی بہائی سکندر جاہ کے اور سلیمانجاہ رئیس الملک مدظلہ وزاد اقبالہ کہ ابتدا میں
راقم ہیچمدان خاکسار کا تہا شب و روز حاضر باش پس مورد عنایات بیشمار کا میں علوم ضروری کی بطریق درس خدمت
رامی میں عرض کی ہیں اور صاحبزادہ کو انکے میر نوازش علیخان نام رفعہ اللہ تعالی درجہ بحصول علوم عربی
اور فارسی تعلیم کیا ہی اور سب چہوٹے کو انجاہ تو درس صاحبزادیان نقش بندی بیگم زوجہ مدار الجاہ
سلیمہ بیگم زوجہ معظم الدین خان رستم جنگ اور دارا جاہ منوچہر جاہ آرا بیگم زوجہ رستم یار جنگ پسر تیغ جنگ خجستہ النسا بیگم
عرف مغلی بیگم زوجہ فتح یاب الدولہ پسر مرحمت خان بہشندہ دہلی ریاض النسا بیگم زوجہ میر محمد علیخان پسر ازیں اور نصیب جاہ
مریم زمانی بشیر النسا بیگم صاحبہ خاص محل شمس الامرا ابو الفخر محمد فخر الدین خان بہادر مد ظلہ العالی جلال النسا بیگم زوجہ بدیع
خان ناظم جنگ امیر النسا بیگم زوجہ فتح یاب جنگ عرف منجلے صاحب پسر اول ہمایون جاہ مغل علیخان بہادر قمر بیگم المشہور کمو بیگم کہ انہیں بخشی
بیگم صاحبہ اپنے آغوش میں لیا تہا اور اکثر انکے گہر مہمان جایا کرتے تہے [illegible] کمو بیگم خواجہ ہاشم [illegible] فخر الدین خان [illegible] سلطان
غفران مآب کی بالین میں ہی اور ایام زندگی [illegible] نواب سکندر جاہ بہادر کا حال
نواب سلطنت مغفرت منزل اسد الدولہ آصف الملک سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر جعل الجنۃ مثواہ کہ فرزند نواب غفران مآب میر نظام
علیخان بہادر کے ہیں ولادت با سعادت جناب کی اٹہارہ سو گیارہ ۱۱۸۱ سے [illegible] ہوئی ہی اور بعد انتقال غفران مآب کے
لجاجت اور الحاح سے ارکین دولت کے چونکہ جانشینی پدر والا قدر کی منظور نہی ماہ ربیع الثانی ۱۲۱۸ بارہ سو
اٹہارہ میں وسادہ کو فرمان روائی سلطنت کے قدوم میمنت لزوم سے اپنے سرفراز فرمایا اور آپی ماہ
[illegible] تین ہزار روپے ماہوار ہر ایک برادر کی تہی المضاعف کیا اور فریدون جاہ بہادر کو کہ وہ
سب سے بزرگ تہے اضافہ سے چار ہزار روپے کے امتیاز بخشا اور چونکہ ۱۲۱۸ میں محل خاص اور ایوان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

کام اور آئینہ خانہ شمس الامرا بہادر مدظلہ کا کہ جس میں آپ تشریف فرما ہیں صورت اعداد کی [illegible]
ضیافت دونوں فرزند بہادر محتشم الیہم [illegible] لاکھ روپے نقد نذر کیے اور سوا لاکھ روپے کا جواہر و [illegible]
میں بالا ہی خرچ ہوا بعض ... خاصہ دعوت کا ایسا محل ہی بنا ولیکن بہر کو سعادت فرمایا سلطنت [illegible]
بہر روپیہ دو لاکھ کو بہادر موصوف نے اکثر دوستوں ... سیمہ ہر دو فرزند کی انجام ... مقرر ہوا
اور مفصل لکھے ہم جس ... جوانی کو کیا اتحاد بہادر کی نسبت اقبال خوبرو ... میں تو قیضہ ... فاتح ابھی
کمال تحمل اور ... کے حکم القدام کا دیا کیونکہ وہ ... ہزار روپے کی ... چاندی کی
ہوئی تھی ... واسطے الاعظم سلطنت کے قواعد سلامی جمعیت ... جوانان بار اور ...
اور کوہ انداز ... میدان عرض میں اگر جو ہر ... کی ورزش جانبازی کو ... نوبت ... کمالات اور ...
کی ... میں وقت مظفر الملک ... علی خان بہادر ... سوار ... میں ... دور و عمار خاص ...
جو شی ... عرض کی کہ اگر حکم ہو تو بندہ ان ... ایلا باہم ... توجہ ... ہو جو کہ ...
جنگ ... بازی ... انہوں نے بھی ... اور ... ہندہ کیا ... متوجہ ... کمالات
ہوئی اور حضرت وہاں آکر عمارت سے اترے ... کیا اور آپ شمس الملک شمس الامرا بہادر اور
اعظم الامرا ... بہادر سوار ہوئے اور حضرت جنگ کو بھی ایسا کیا جب وہ بھی ان ... کشتی ... واسطے
سیاحت ... روان ہوئے ... الملک ... بہادر بھی ... نوبت ... یاد ...
اور ... معلوم کہ جس ... آیا جامہ ... نام علی ... کان ... العید ... بہا
در ... کام جرات کا اس ... دکھایا ... کشتی کا ... کیا ...

دیا نام جیلا شمس الامرا بہادر کا اپنے جو دیکھا آپ ہی کنار بیٹھ کر ساتھہ بہادر مذکور کے بھیجا کیا ارسطو جاہ نے
دیکھکر حضور سے عرض کی کہ کشتی کو لنگر کرائیے اور جب بہادر مذکور قریب گئے فرمایا کہ تم نے کیوں تکلیف کی اور اپنے
ساتھ کر دونوں کشتی میں بٹھلا اور دریا پار ہو کر کشتی کا لنگر ڈلوا کر سیر کرتے رہے نہر سا [illegible]
بہادر سے بہت تعریف کی بقول فردوسی [illegible] فلک [illegible] اسی تماشا [illegible]
استقلال دیا [illegible] صدور [illegible] استقبال [illegible] میدان
خیمہ عالی استادہ ہوا اور اس میں مسند زر دوزی لگائی گئی [illegible] فرمایا واجب [illegible] کو لا کر صدر [illegible]
اور [illegible] مسند [illegible] عرض کی [illegible]
احترام [illegible] سوائی [illegible]
[illegible] سوار [illegible] اور [illegible] خاطر [illegible] زبان [illegible]
[illegible] اور [illegible] تہنیت [illegible] اور بعد دخول دولت سرا [illegible]
اور روز پنجشنبہ [illegible] تاریخ ذیحجہ کی [illegible] صاحبزادہ [illegible] علی خان
بہادر ناصر جنگ اور صاحبزادہ میر بشیر علی خان بہادر صمصام جنگ اور صاحبزادہ میر [illegible] علی خان بہادر [illegible] جنگ
خطاب اور منصب [illegible] سے کامیاب ہوئے اور روز چہارشنبہ اٹھائیسویں محرم سنہ ۱۲۱۹ بارہ سے انیس
میں جب طایر روح ارسطو جاہ کا آشیانہ تن سے پرواز کیا میر عالم بہادر [illegible] واسطے [illegible] لارڈ
گورنر صاحب بہادر کو [illegible] پاس خاطر انکے اتحاد نامہ در باب سفارش [illegible]
[illegible] اول انکی بیماری کا عذر کیا [illegible] معظمہ اور [illegible]

ما بعدہ یکہ پانچویں تاریخ شہر ربیع الثانی کی سنہ الیہ میں میر ابو القاسم میر عالم بہادر موصوف کو خلعت امیر دیوانی

عطا فرمایا اور ملبوس خاص سے ممتاز کیے [illegible] صبح میر صاحب موصوف مخلع ہو کر گھوڑی کر گئے اور وہاں سے اپنی پالکی

میں سوار اور ریزیڈنٹ حشمت جنگ کرک پاٹرک کلاں صاحب بہادر بیری عالیہ میں بیٹھے ہو کے حاضر دربار ہو کر حضور

پرنور خانہ میں [illegible] پہنچ کر [illegible] فرا کر [illegible] الیہ [illegible] جوانان انگریزی نے جلو

خاص اور دروازہ [illegible] صاحبزادوں کا [illegible] بعد [illegible] سنبھلے وقت جنگ ہو کر سند

[illegible] کی بوجھ قرار داد کہ احوال [illegible] سوم میں [illegible] کار [illegible] اور [illegible] جو [illegible] علّام

بہادر کا بیٹا انہیں سے کی سرکار کمپنی بہادر [illegible] بحضور گورنر صاحب بہادر کلکتہ کے آئی باہر عزل [illegible] الیہ [illegible] حکیم

الامرا بہادر کو ہوا مردم [illegible] کہ گہر [illegible] جا پہنچے اور مال و [illegible] تمام ضبط [illegible] کار وفادار کرایا پس [illegible]

موقوف ہو کر مادام الحیات خانہ نشین رہا [illegible] حال [illegible] شادی [illegible] حیدر یار خان بہادر کی [illegible] صاحبزادی نواب

عالم بہادر ہمشیرہ حقیقی زوجہ اول [illegible] ہوئی تھی اور [illegible] میں دو صاحبزادے [illegible] کی تفاوت [illegible] مسعود علیخاں

بہادر اور [illegible] ذوالفقار علیخاں بہادر پیدا ہوئے [illegible] عشرہ اول ماہ ربیع الاول [illegible] بارہ [illegible] فرید [illegible]

نے اس جہان کو پدرود کیا اور [illegible] تاریخ ماہ [illegible] کی سنہ الیہ میں محمد بدر الدین خاں بہادر دو فرزند سعادت توام

شمس الامرا بہادر کے تولد ہوئے اور ماہ رجب سنہ الیہ میں میر عالم بہادر نے سامان جشن سالگرہ نواب کا اپنے گھر

اکٹھا کر کے عرض کیا [illegible] خود بدولت [illegible] اور بنفس نفیس رونق افزا مہمان سرا [illegible] معہ السلیم ہو کے

مذکور اسکو پیرایہ آغاز و انجام کا بخت کہتے ہیں کہ جشن [illegible] ایسا نہ تہا کہ [illegible] صاحب معہ السلیم کے جمع ہوئے اور

ارکان و اعیان و اہالی شہر کے تمام ساتھ جواہر گران بہا اور لالی پر ضیا کے طرف سے بندگان

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

عالی بیگم مخلع ہوئے اور نامی بیٹے سر لقا محمد اور جی ہنر کے پہنچا یا چنانچہ شمس الامرا بہادر تہور جاگیر بلقیس الملک رو

اور بخشیگری پانچ ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ اور پائگاہ سرکار سے پہنچی عقبا اور منیر الملک بہادر تہور مرتبہ دیوانی

بار شاہی اور جمعیت و جاگیرات وافر سے پہنچی افتخار اور شہر یار الملک اور رفعت الملک اور جلیت جنگ جاگیر

و متعلقہ جات و جمعیت بیشمار سے علاقہ ممتاز اور نور الامرا اور بہرام الملک اور امجد الملک اور حسام الملک بہادر

کثیر سپاہی اور اعتصام الملک اور رشید الدولہ منصب منشی گری اور جاگیرات لائقہ سے بہرہ ور اور بخشی الملک

افتخار جنگ مرتبہ بخشی گری فوج اور ضیاء الملک اور ضیاء الدولہ خدمت عرض بیگی سے مکرم اور یمین الملک جمعیت جاگیر

سے سرفراز اور شمشیر الدولہ تہور جنگ محکم جنگ نادر الدولہ سکندر الدولہ شمشیر جنگ محترم الدولہ بہادر

جلال الدولہ تاج جاگیرات و جمعیت سے کامگار غالب الدولہ امیر الدولہ عمدہ خانانی اور سعید الدولہ رفیع ...

اور سعید الدولہ جنگ خدمت وزرباب جمعدار سے ذی اقتدار اور محمد سبحان خاں بہادر اور سلطان میاں

جملہ برادران اعزہ جاگیرات و جمعیت کا سے اور راجہ چندو لعل اور راجہ گوبند بخش اور راجہ ...

خوشحال چند راجہ سیو بنسی راجہ بیر بہادر راجہ روپ لعل راجہ دیا بہادر راجہ ہیمارام جاگیرات و جمعیت

سے بین الامثال ممتاز و مرجع دماب اور جواہرات و مناصب خطاب سے علی قدر المراتب سرفراز اور

کامیاب ہوئے اور گیارھویں تاریخ شوال کی سنہ مذکور میں کوکب برج نیکنامی اور گوہر اکلیل نیکنامی محمد

الدین خاں بہادر منجملہ فرزند شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوا کہ برخوردار بادہ تاریخ انگاہی ... سوکر راجہ

چیبت رام جو پیشکار سرکار عالی تھا جبر ان کی ابن الجناب کا تھا اور قبل انتقال عفرانہ کے واسطے بندوبست

بلاد عربی صوبہ برار وغیرہ کے جمعیت سنگین سے روانہ ہوا تھا بعد جلوس والا کے اپنا حسن ...

احکام دکن کے بیان دوسرا دفتر

در کسی بار کسی کلان صاحب کو وہ میر عالم رشید ہوتے اس لئے کہ میر صاحب موصوف طرف سے انکے نزدیک

لالہ دسکور سرفراز صاحب بہادر دل سے بیکمانس لکھی تھی کہ خرچ اسکی بھی طرح سے ہمارا مدد ہو اوسی مقام سے کوچ کر

داخل بیت الحکومت ہوا اور تقریب ضیافت کی کرکے حضرت کو اپنے گھر لیگیا لاکھ روپیہ کا چبوترہ وضع کرکے خانہ

مسند امید گھوڑا ایک پیش کش کی رفتہ رفتہ مزاج کو حضور کے طرف میر عالم بہادر کے پھیرا اور آپ بھی صاحب معز الیہ

بدو اعیان شہر دہلی کین اس عرصہ میں ایلچی کپتان طامس سڈنم صاحب بہادر ہو جو کہ وہ میر صاحب میر عالم بہادر کے بہت دوست

میر صاحب معز الیہ ایک روز دروازہ [illegible] چوبارا در پیش انکی تھا اور آپ کی دونوں بند کر دیا [illegible]

سو تھی کو چلے گئے اور کپتان طامس سڈنم صاحب بہادر کو سرکار سلطنت سے بدلا اپنا کیا صاحب بہادر نے حاضر دربار ہو کر خیر خواہی رنگ ملالی

میر صاحب معز الیہ کی ظاہر کی طبیعت کو حضور کی عفو جرائم پر انگیخت لایا اور طالبت میر صاحب معز الیہ کی کرکے

نہیں [illegible] گھر روانہ کیا پس میر صاحب معز الیہ نے ضیافت تیار کی اور روز سلطنت آب [illegible] کے مہمان

ہو کر سرعزت کو پہنچے [illegible] کو پہونچایا اور راجہ مہیپت رام کو قتل انداز جانکر [illegible] شہر کیا [illegible] کو خلعت

[illegible] جمعیت اکٹھا کی اور جو بے بغاوت کو اپنے دکھلایا سرکاری [illegible]

بہادر اور سولداد [illegible] وغیرہ اور سوار [illegible] ولیم پالمر صاحب بہادر ملازم رکاب [illegible] اور میجر [illegible]

صاحب دو نمبر [illegible] جوانان لین کا افسر واسطے تنبیہ اس کے دین [illegible] اس قدر جمعیت روانہ ہوئی

مہیپت رام اور [illegible] بہانجہ اوسکا قلعہ [illegible] تمام سپاہ کو [illegible] کہ [illegible] عرب [illegible]

وغیرہ سپاہی قسم ترک [illegible] اور لین اور توپخانہ کو میدان میں مقابلہ پر نصب کیا اور [illegible]

دست [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] سوار و سپاہی کو واسطے کمک [illegible] کیا

ہیں کہ دو حصے ہوئے از انجملہ ایک ٹکڑی کو لیکر کارن صاحب یکجانہ بر مخالف کے گئے اور پہلے صدمہ میں تین
چین ہیں کہتے کہ جوں جوں وہ لوگ بڑھتے جاتے تھے توں توں سپاہی گروہ مخالف کے منتشر ہوتے جاتے تھے لیکن اخیر
پر بے غالب آئے کارن صاحب مارا گیا اور دوسری ٹکڑی کہ جسکے ہمراہ ضیغم جنگ ولیم بالمر صاحب بہادر اور تین رسالہ سوار کے تھے وہ لوگ بھی
مارے گئے انہیں بھی ٹہا دیے بتعداد ہیلون نشان گہوڑا کو لیا بچہجاتے ہوئے جو انگریز کے ادھر و سر ہوکر جا رہا تھا
آدمی انہیں سے ایک ویران گانون کا سہارا لیکے اور رجاب مارنے کی الامان الحفیظ کا جاتے تھے لیکن گری جمعیت شکست کہا کے
اور سپاہیوں نے فرار اختیار کیا ناگاہ یکہ لوگوں نے جو دیکہا عبرت یہ تہا کہ خداوند کو اپنے [illegible] کیا دکہلائی گئے بھیجے
ہو گئے اور ریکے رسالہ جام شہادت پئے ہوئے محمد حنیف بیگ انہیں لوگوں میں تھے وہی کام آئے
اور ضیاء الدین خان بہادر جو برادر شمس الامرا بہادر کے تھے کہ پہلی شادی جناب حشمت السیم کی اہل قربت یہ کی
جنیہ بیگ بہادر موصوف کے ہوی انہی سے نیبہ عفراہا کے داماد تھے سرفراز فرمایا وہ بھی میدان جنگ
تشریف فرما کے روضہ رضوان ہوئے اور مردان دیوانے قادر بخانی کی [illegible] نام کہا تمام گہوڑا
مرا اور دو سے زخمی ہوئے اور چہ سو آدمی کارن صاحب کی ایں ہیں اور تین سو دار اور پانچ رسالہ سوار
ولیم بالمر صاحب کے مارے گئے اور سوار منفرقہ سے نہیں معلوم کہ کتنے کشتہ ہوئے اور کتنے بچ گئے
اور طرف کے مخالف کے کتنے درجہ قتل کو پہونچے ولیم بالمر صاحب نے تب بیشہ روز کار
کا چہوڑ دیا اور بازار کا بی اختیار کی اور کو ٹہی احداث کر کے بنا دادو ستد کی اور ایسی اس
دیار میں ڈالی میں بعد جب اور جمعیت انگریزی متعین ہوئی وہ باغی عاقبت اندیش منہدم ہو کر نابود
کو چلا گیا اور اسیجاتی الناز ہوا اور کام ضلعداری کے راجہ گوبند بخش بہادر چہوٹے بہائی راجہ

دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

راجہ چندو لعل کے دس ہزار بار اور دس ہزار سوار کی جمعیت سے ملوز ہوئے اور ابتدا سنہ ۱۲۱۱ بارہ سو
انیس میں ۱۸ اٹھارھویں تاریخ صفر کی چہارشنبہ کے دن میر عالم بہادر نے پیشکاری اپنی راجہ چندو لعل کو حضور سے دلوائی
[illegible] الدین شاہ عالم بادشاہ [illegible] اور اکبر شاہ ثانی نے انگریزی [illegible] کی [illegible] ہیں
[illegible] جیسوں [illegible] کو [illegible] فی [illegible] کا حکم دیا اور [illegible] تعزیت و تہنیت [illegible]
[illegible] میں ۳ سنہ ۱۲ بارہ سو چھبیس میں ستائیسویں تاریخ رجب کی رفیع الدولہ محمد تاج الدین
بہادر [illegible] کر دی حضور واسطے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کو بہت [illegible] دیئے اور انیسویں تاریخ شوال
پنجشنبہ کے دن [illegible] وقت [illegible] میر عالم بہادر نے بھی اس عالم [illegible] کی بعد [illegible] لارڈ [illegible] بہادر نے
واسطے تعزیت [illegible] کے [illegible] دولت [illegible] شمس الامرا بہادر کو [illegible] کے خریطہ نامی سے انجناب کے لکھا
اس کے [illegible] عالی توجہ گرامی کی طرف منیر الملک بہادر کے جو نسبت [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کیا
تیس تاریخ دسویں شعبان کی سنہ ۱۲۲۷ بارہ سو ستائیس میں [illegible] بہادر [illegible] راجہ چندو لعل اور [illegible]
[illegible] صاحب بہادر نائب [illegible] حاضر دربار ہوئے اور تب انہیں برقرار فرمایا [illegible] عنایت
[illegible] دن [illegible] گیارھویں تاریخ ماہ [illegible] کی دربار ہوا [illegible] نے حاضر ہو کر نذر سرفرازی کی
[illegible] اس سال طغیانی باران سے [illegible] ہو گئی یہ جوش کلاں ہوا کہ فصل کچھ بھی [illegible]
اور انہیں [illegible] میں [illegible] کو [illegible] صاحب بہادر نے [illegible]
[illegible] کو [illegible] فرمایا کہتے ہیں کہ وقت تماشائے آتشبازی کے نواب ممدوح کرسی پر رونق افزا تھے
[illegible] ناگاہ چنگاری آگ کی باروت میں جا پڑی اور پچاس ہزار [illegible] ہوئی [illegible]

حکام دکن کے دوسرا دفتر

باب

دفتر دوسرا
احکام دکن کے بیان میں

طمطراق کے ہاتھی اور گھوڑے جمعیت سرکار کے جو ہمراہ رکاب تھے جنگ جنگ کر اختیار سے فیلبانوں اور سواروں
کے نکل گئے اور درمیان سواران رکاب اور مردم جلو کے تلاطم عظیم پیدا ہوا معہذا ایک شتابی صاحب لوگوں کا جو ایک
صحن میں ایستادہ تھا شعلوں سے جو ٹکے اسکو آگ لگ گئی اور وہ تمام جل گیا سب حضور پر نور ہاتھی اور جواہر گران بہا
پیشکش قبول کر کے سعادت ورود فرمائی اور سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس میں اکیسویں رمضان کو ایک دار مدار اجابت مفرط طاری ہوا اور دو
ایک مہینے تک دکھلائی تیار رہا اور تیسری تاریخ صفر کی سنہ ۱۲۲۷ بارہ سو ستائیس میں امید الملک محمد امجد جاہ بہادر انتقال فرما گئے
اور سنہ ۱۲۲۸ بارہ سو اٹھائیس میں چھبیسویں تاریخ ذیحجہ کی بخشی بیگم صاحبہ کہ والدہ حضور کی تھیں روضہ جاوید اسکیم ہوئیں
اور اکیسویں تاریخ رمضان کی سنہ ۱۲۲۹ بارہ سو انتیس میں مولود مسعود مقصود محمد محمود سلطان الدین خان بہادر اور بائیسویں
تاریخ رمضان کی سنہ ۱۲۳۰ بارہ سو تیس میں نونہال گلشن اقبال گل سپیدہ و جلال محمد رشید الدین خان بہادر دوسرے
فرزند شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوئے اور ماہ رمضان سنہ میں ہمراہیوں نے صاحبزادہ مبارز الدولہ بہادر
کے فوج انگریزی سے ایک خیاط پر غوغا کھڑا کر کے نوبت جدال و قتال کی پہنچائی عین بلدہ میں
حویلی پر صاحبزادے کی توپیں چلیں آدمی طرفین کے کشتہ و مجروح ہوئے۔ خود صاحبزادہ بہادر بھی زخمی
ہو کے مجروح ہوئے اور شش و پنج نے دفع فساد کی طرف متوجہ ہو کر شمس الامرا بہادر مدظلہ اور منیر الملک بہادر نے
صاحبزادہ کو اپنے پاس بیت الریاست میں بلوایا۔ چوتھے روز معرکہ مذکور کے بادیا قلعہ محمد نگر کو بطور نظربندی
سرکار روانہ کئے صمصام الدولہ بہادر برادر حقیقی اور ممتاز الدولہ داماد حضور اور نواب بیگم صاحبہ
معظمہ والدہ حضور اور جہان پرور بیگم صاحبہ محل خاص حضور نے بسبب حال صاحبزادہ کے ہو کے
پانچویں رمضان سنہ ۱۲۳۱ بارہ سو اکتیس میں محمد فرید الدین خان بہادر تیسرے فرزند شمس الامرا بہادر کے

دوسرا
حکام دکن سے

عنفوان شباب میں اجل طبعی سے واصل بہشت بریں ہوا اور سنہ ۱۲۳۳ بارہ میں بسبب شجاعت نمایاں انہوں نے
مرہٹی کو مقابلہ سو آپا جی راو والی [illegible] اور کہو کیرا اپا جی والی ناگپور سے دربیش ہوا اور سر جارج مالکم صاحب
بہادر نے بارشادہ استیصال قوم مذکور کا کر کے کلکتہ سے پٹنہ پر چنا پٹن کو پہنچے اور وہاں بحکم افسر دکن مصلحت کر کے
[illegible] پلٹن ہو اور حیدرآباد میں پہنچے اور [illegible] ملاقات کی راجہ چندو لعل نے فوراً آئے بیچر مل کو ہزار بہر سوار
دیکر بلدہ سے روانہ کیا [illegible] جلد نہضت کر کے [illegible] منازل جمنہ [illegible] کو پہنچے اور وہاں ملاقی [illegible] صاحب
بہادر سے [illegible] مالکم صاحب بہادر رخصت ہو کر اورنگ آباد پر اور چنا پٹن سے لفٹنٹ صاحب بہادر
بھی وارد ہو کر وہاں پہنچے سردار خان نام [illegible] پٹھان جمعدار تین سو سوار کا منجملہ بندگان سرکار
دولتمدار سے جو ہمراہ رائے بیچر مل کے تھا اختیار کر نیمے [illegible] اور آپ خود [illegible]
[illegible] لوگوں [illegible] دیوس صاحب بہادر [illegible] اور لشکر سے آگے کرانی جاگیر کو چلا آیا اور وہاں سے ارادہ حیدر
آباد کا رکہتا تھا کہ راجہ چندو لعل نے ممانعت کی پس خان مذکور اس امر سے مطلع ہو کر پونا کو چلا گیا اور وہاں جا کر
ملازم باجی راو کا ہوا اور مالکم صاحب بھی پونا کو آئے اور وہاں سے ناگپور کو نہضت کی اور ریذیڈنٹ [illegible] صاحب بہادر
ریذیڈنٹ ناگپور کے [illegible] کار [illegible] عظمت مدار کی [illegible] ناگپور [illegible] اور [illegible]
زیادہ مقام کیے اور لفٹنٹ صاحب بہادر اور دیوس صاحب بہادر نے اورنگ آباد سے آکے بیچر مل کو طرف ناگپور کے رخصت
کر کے آپ پونا کو آئے اس عرصہ میں جنرل [illegible] صاحب بہادر جو چنا پٹن سے واسطے تنبیہ [illegible] کے
راہی ہوئے تھے گذر انکا حیدرآباد سے تھا [illegible] وارد بلدہ ہو کر راجہ بالا پرشاد واسطے استقبال
فوج کمک کے اور راجہ چندو لعل [illegible] پہاڑی [illegible] تک [illegible] الملک بہادر [illegible] عالم [illegible]

اللالک بشنوا جا کر لیا آیا ہے اور کوئی بھی نہیں انہیں ادنا رہے اور قضیات طرف سے زرپ کے علاقہ کی اور رعیت
جلد وصل نہ ہو طرف حضور والا کے درباب سفارت صاحبان عالیشان صاحبان انگریز کے محمد صلابتخان بہادر
نے ناظم ایلچپور کو لکھا کہ جلد جا کر ان سب کو بیچ کریں چونکہ بہادر موصوف کو ساتھ ان قوم
سلوک بسبب خیرخواہی اور اطوار اور رفاقت سرکار کے موافقت تھی اور بغیر حضور
مخالفان کو ہمیشہ واسطے اطاعت سرکار گرم و آمادہ بلکہ محمد صلابتخان نے زیادہ دلی اتحاد اور
بیٹے محمد بہادر خان بہادر کو آغوش میں دو جنرل ولزلی صاحب بہادر کے دیا تھا اور رضا
مند حال ہوکر تی عنایت کی تھی اور نقش جو اس جنرل مدار خان بہادر کو ارزانی رکھا تھا
واجب اللازم عنایت خان متوالہ محمد ابراہیم خان پسرزادہ کو اپنے اور محمد فتح جنگ خان بہادر ملک مند و ...
اور ہم سند ہی ناظم موصوف کے تھے اسطرح کہ طرفین ... ایک ساتھ ... اور غلام ...
اور محمد فتح جنگ خان اور ساتھ باقر شاہ کہ عمدہ ملازموں محمد صلابتخان کے تھے دو ہزار سوار ...
ہمراہی کیا اور ... سامان ... کار ... محمد صلابتخان ... واجب ...
اتفاقی اور ان زبان ... مناسب ... حضور ... ہو کر ... ولی بہادر ...
صلابتخان بہادر کا اختیار ... اور ... بالاگھاٹ کی ... مختار ...
... صلابتخان بہادر ... بہادر ... بالاکم صاحب بہادر ...
... جنرل ... صاحب بہادر ... ہو کر ...
... صلابتخان بہادر اور بالاکم صاحب بہادر واسطے استقبال ... نواب ... محمد صلابتخان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

بہادر کی واسطے داخلہ کے کھڑی ہوئی جنرل کنندا تحیف جناب صاحب والا مناقب دولت بیبی پالکیم صاحب بہادر کی محلہ
عسکر محمد صلابت خان بہادر کا دیکھتے ہوئے داخل خیام و خرگاہ ہوئے اور توپیں سلامی کی سر ہوئیں شہید کنندہ
صاحب بہادر پالکیم صاحب مع فوج فیروزی از عبور دریا زیر اکیشور جنگ ہوگئے اور محمد
صلابت خان بہادر کو سپاہ ہمراہی بندگان عالی نے اور عسکر نے ایک کرنل کو مع ایک پلٹن اور ایک رسالہ
سوار کی دیکر واسطے امداد فانڈس ہو اس جانب کے روانہ ہوا اور کہ کھات سندور میں پہنچا [illegible]
تاریخ ذیقعدہ کی مقابلہ ہوا رستم اول ایک سپہ [illegible] کو گرفتار کر لیا اور اوسکا مار ڈالا چنانچہ چوبیسویں
تاریخ ماہ مذکور کی خبر قتل [illegible] کی عرض ہوئی اور پونا میں آٹھویں تاریخ جنگ بکرمین سرفراز رانندہ درگاہ فلک
اشتباہ طرف [illegible] کام آیا پانچویں محرم الحرام سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری میں اخبار [illegible] گذرا
اور چھٹی تاریخ ماہ مذکور کی [illegible] خزانہ بار کرکے پونا سے نکلا اور بلدہ مذکور میں عمل کمپنی بہادر کا ہوگیا
ساتویں تاریخ شہر مذکور کی واسطے آپا جی اور شام [illegible] پونا کے جو وارد حیدرآباد تھے بحکم اخراج
نکالا دیے [illegible] طرف [illegible] کے روانہ ہوئے اور سولہویں تاریخ ماہ الیہ کی منہوں نے اطلاع دی کہ باجی راؤ
پونا سے نکل گیا اور سپاہ انگریزی داخل بلدہ مذکور ہوئی پس تیسویں تاریخ صفر [illegible] راجہ چندو لعل [illegible]
رسید [illegible] جناب [illegible] افراز [illegible] فتح [illegible] اور وہاں باجی راؤ
کے [illegible] گورہ کانون پر سپاہ انگریزی ہے جو سرگرم تعاقب تھے خفیف جنگ کرکے عطف عنان طرف [illegible]
کے کیا اور محمد صلابت خان بہادر بھی مع کرنل [illegible] وغیرہ برعمل انگریزی کے ہوئے پونا کو آئے اور وہاں
الفنسٹن صاحب بہادر اور [illegible] ملاقات کی متصل [illegible] پالکیم صاحب بہادر [illegible] ہوکر

دفتر دوسرا

حکام دکن کے

مخالف کے ہمراہ اپنے بار اطاعت مقصود واجبیت فرما ہوئے اور ساتوین تاریخ صفر المظفر کی روز دو
شنبہ جنکس صاحب بہادر نے لشکر درہ پر آپاجی بہونسلہ کو پکڑ لیا اور وہ پناہ مین سرکار کمپنی بہادر کے آ کر نظر بند ہوا
تاریخ ماہ مذکور جشن فتح نامہ کی عرض ہوئی اور جو مہینہ تاریخ شہر مذکور کی منیر الملک بہادر اور راجہ چندو لعل
نظام الملک صاحب بہادر کی کدورت کی تایا لیکن بار افراسیاب جنسی سر ہوئین باجی راو ہنوز مستاریکو یہ سمجھا تہا کہ
فوج انگریزی نے بوباچہ جشن جمرہ پیران راجہ ساہو کو باوری اقبال سے بہت کر لے آئے اور آپ نے لشکر مین عرض کئے
باجی راو نے جو ستائیل مرام وہان سے پہر کر تلنی پور پر آیا انگریز [illegible] کے مقام مذکور پر [illegible]
تاریخ [illegible] الثانی کی شکست فاش دیا [illegible] کیا [illegible] لشکر مخالف کا بہاگا اور [illegible] انگریزی [illegible]
پیران راجہ ساہو کو مسند نشین کیا منیر الملک اور راجہ چندو لعل بہادر نے کیفیت [illegible]
راجہ ساہو کا عرض کیا تا ان لیکن بار افراسیاب جنسی [illegible] چونکہ [illegible] آپاجی بہونسلہ کے [illegible]
پنہان ہو کر جنکس صاحب نے [illegible] فاش تہے چنانچہ ذکر اسکا آ[illegible] اور [illegible]
[illegible] واسطے کمک کے [illegible] کو لکہا تہا [illegible] باجی راو [illegible]
تہا اور یہ بہی [illegible] کہ چاندہ کو [illegible]
اور وہان [illegible] اور [illegible] پر [illegible] اور وہان [illegible]
تہا کہ صبح کے وقت ماہ رجب المرجب مین سپاہ انگریزی نے ایسی مار ماری کہ لشکر اسکا تمام پریشان
ہو گیا اور خزانہ [illegible] لیارام چندر راو صوبہ دار کو [illegible]
[illegible] اٹہے یا دن [illegible] اور ایک [illegible] طرف [illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

بار ہو آ پہونچے پیشہ وہ رنجیدہ ہو کر پس ارادہ خانہ نشینی کا بیا ہو گیا اتنا راہ بیار ہو نہیں چند بزرگ سر جان مالکم
صاحب بہادر نے اس بات کو قبول کیا اور تمام قلمرو میں ہنوز انکے باوجود سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کا نہادہ ہو گیا جیسی
شنہ ... مکتوب کے سبب یا جبر اور کیا آئی اور اسباب انگلیس بار اقرار جیسے ہو گئی پس آخر میں ... رقعہ رشید
صاحب بہادر کا دربار گرفتاری یا جبر اور انکے نزدیک راجہ چندو لعل کے آیا خاص انگلیس اور سب جنسی سرکار تمام
ممالک محروسہ ... اور ہو سکتے عمل سرکار انگریز کا ہو گیا اور جو کچھ ہو ملک سرکار دولتمدار انکے بہی ہو قبضہ میں کی
اور بہت سا ملک سرکار کے جیت لیکے اور خراجیان و قلعہ جات بہادر نے محمد صلابتجنگ بہادر کو واسطے ضبط تعلقات سرکار عالی کی
رابعہ جو بہونسلہ کی طرف تھے اجازت دی اور راجہ چندو لعل بہادر نے بہی محمد نامدار خان پسر محمد صلابتخان بہادر کو جو
ایلچ پور میں تھے دربار مذکورہ استیصال تفرقین لکہا پس محمد فتح جنگ خان بہادر نے اس نقطہ کو درست آوز کر کے جمعیت
اپنی بڑہا ای اور جمعدار دیگر اضافہ کئے اور ریاستی بہت خرچ کرتے ہیں کہ تقریباً سو ہاتھی انکے لشکر میں تھے اور
محمد منہور خان تزین قبیلہ کا راقم کو کہ دو ساتی ہمراہ میں دخیل اور مصاحب میں سفر میں انکے شریک اور ضبط و اخذ
ان ریاست و قصبات وغیرہ کے حسب الامر سرکرم اور بسبب حسن خدمات ہو رافزون ہم محمد صلابتجنگ بہادر اور ہم محمد فتح
جنگ خان بہادر کے بیچ ہر دو امیران با توقیر نے اول دو سو سوار اور دو سو روپیہ ہو اور بعد اصل اضافہ سرفراز و آبرو
بعد اپنی فوج کا بخشی ہو دیا اور ... قلم بحالی ہر طرفی کا مختار کیا اور سنہ ۱۲۳۲ بارہ سو چونتیس میں کدخدائی جمیلہ خاص محل ... الامراء
بہادر کی میر نورالدین علیخان بہادر پسر امیرہ بیگم بنت غفرانمآب سے جلوہ ظہور کا پائی اقربا عزیز ... نوشاہ
کے جملہ نیاز و سوغات مغفرت مآب کے مع صاحبزادگان غفرانمآب سب ہمراہ ہمیات و شریک انجمن برات تھے
اور نواب سمیع اکبر جاہ اور جہاندار جاہ اور صاحبزادہ جہان و جہانبان ناصر الدولہ بہادر ... کی

دوسرا مقام دکن کے بیان میں

طرف سے وہ لیس بیگم کہ شاہ بیگم ہونی اور آپکو اور بیاہ ایک روز بعد سوز ہوئی دولت کے شادیخانہ میں عروس کے
تشریف لائے یعنی ظاہرین سے رسمیات تہنیت مقرری کو دوبالا فرماکر واضح ہو کہ محمد صلابتخان بہادر ناظم ایلچپور اپنے عہد
جلوس کے عہد ہوا ان کے حاضر دربار ہو چکے تھے اور کار پردازوں سے بالکل ناموافق بلکہ محمد فتح جنگ خان کے مدار المہام
ناظم موصوف کے تھے اقتدار کو راجہ چندو لعل بہادر کے خاطر میں نہ لاکر اپنے تئیں فی سبیل من عدیم المثال جانتے
تھے چنانچہ ایکبار اپنی اصیل عبد القادر راجہ گوبند بخش بہادر ناخوش کیا تھا لیکن راجہ چندو لعل بہادر درپے ایسی
تنبیہ ہوئے اور فکر معقول کی یعنی نامدار خان کو اپنے سے متفق کر لیا اور دوسرے زرک جو اقتدار پر فتح جنگ خان کے
رکھنے کے واسطے عزل ہوا اور کے بہت سے روپیہ خرچ کئے اصل میں نقصان اپنا کیا تئیں اس مقدار کی بیٹی کو
چندو لعل بطور اتفاق سے نامدار خان کے ہمراہ ہو کر انہیں بعد جنگ ہوا حضور میں طلب کیا اور وہ بیٹی واسطے
ہونیکے بابت اطاعت چاہی اور ہمراہ ہو کر بس محمد صلابتخان بہادر چارو ناچار محمد فتح جنگ خان کو کہ وہ ہم
اور بہ مشترکہ نامدار خان کے تھے بہت دیکر حوالہ کو روانہ کئے فتح جنگ خان بہ تغیر برکی بود کار
نیکے داماد کے ساتھ زینیان و شوکت سے ایلچپور سے چلے اور بعد طی منازل اور قطع مراحل
صاحبعالیشان وکیل سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے ملازمت بندگانعالی کی حاصل کرکے
وفد آنکے پہنچنے کے تیسری تاریخ رجب کی ۱۲۳۵ھ الاول پر ایک خیمہ زن ہوئے
راقم کے عنفوان جوانی کی ہمراہ رکاب کے تھے اور نامہ نگار وقائع لیکن
حسینی بود کہ اسوقت عمر محرر کی دس برس تو تھی کی تھی اور صورت جمال مبارک کو ایکدفعہ دیکھا تھا
خبر وصول اسکے اندوز ہو کر سرحد تو بد احراز شرف ملازمت کا تھا کہ دو دیگر دن نزول کے مقام مذکور

دوسرا دفتر

احکام دکن کے بیان میں

ہاتی ہو وصدہ کا پچیس سوار ہمراہ اس کمترین کو طلب کیے اور آپ بھی ہان سے قدم رنجہ فرمایا کہ سید میں
تشریف لائے اور رضامندانہ فدا ہیں خصوص لیت و دو قدم بوسی فرما کے فدوی پانچ روپے ایک اشرفی نذر دی قبول
فرمایا اور تسبیح پیش کش سے اپنے لگایا اور آبدیدہ ہو کے بعد ہو صدہ مذکور میں عاصی کو بٹھلا کر آپ اکثر گھوڑے پر سوار
چار پانچ سو سوار ہمراہ طرف مکان جلوریز ہوئے اور بعد ازاں اصل ہو چکے دولتخانہ میں ناصبا
پیش تشریف رکھے جتنے مرد کہ ہمراہ تھے بنا ر مند کو سب کو ٹیکا نذر دیں کمترین نے بھی خدمت فیض کیا
صبح سبے ایک قبضہ شمشیر اور ایک ... دو ہزار روپے نقد اور ایک دو شالہ ایک رومال سو ... اور ... تہان قسم ...
خلعت عنایت کر کے بعادت فرما کر عسکر ہوئے کہ ابھی گھر ... سیدن ... تا بجات ... نہی نقد الحجہ محمد فتح جنگ
بیٹا خوش تھے اول ... ملا کر ملاقات کی اور بعد ان کے فتح جنگ کو باد کیا اور تنہا ... میں آپ بلوا کر
صلابتجنگ نے ... سر انجام کارپردازی کے اپنی موقوف کیا اب صلاح یہی ہے کہ تا مدارزمان حضور والا میں حاضر
رہیں اور تم خجستہ بنیاد میں جا کر ہمراہی میں راجہ گوبند بخش بہادر کے اوقات عزیز کو اپنے بسر کرو ... اگر ...
نکلے اور ہو کا تو خواہش ہوئی فتح جنگ کی حصہ یاری فلک کی دل میں اپنے جبراً ہو کر اس امر کو قبول کر ...
اتنا تک ... مستعاقب ... ایک ... کار عظمت مدار کمپنی بہادر کا اور چار ... بہادر ...
... لشکر میں اگر ... چار سو سپاہ ... کر دیتے کہ جو ملازم صلابتجنگ کے میں الگ ہو جاویں ... محمد فتح جنگ
کی ... ہیں وہ پاس ان کے رہیں مردم دو دل ہو گئے ... لشکر میں ... سپاہ ...
باقی سپاہ کہ قدیم نام ... قرار ... رخصت ... اور امر کی دی تھی لیکن محمد فتح جنگ ...
کی اور ایک ہزار پانسو سوار اور ایک ہزار ... اور پانسو پیادہ کہ ہمراہ ان کے تھے جانب ... اور ... بہت

ذکر حکام دکن کے بیان میں

بیدل خستہ و آوارہ ہو گئے بارہویں تاریخ شہر مذکور کی قائد کو رتھ بار اقامت کا ماندہ کر خجستہ بنیاد کی راہ لی
سنہ حسب الحکم ریذیڈنٹ سدرم صاحب بہادر ثابت جنگ مع تمامی جمعیت ہمراہی اپنی میر صلابت خان بہی نوکری
پانکے روانہ ہوئے اور خطاب جو انہیں جنرل کا تہا ضبط ہوا دو نو صاحبوں نے کیسی ایک کو بہی ہاتیہ ملازمت حضور
میسر ہوا محمد منور خان نبیرہ والد بزرگوار عاصی ہر چند کہ ملازم محمد صلابت بہادر تہے لیکن بسبب رفاقت بزرم
عزیز رہے پس میر رعایت محمد فتح جنگ اور منور محمد صلابت اور محمد فتح جنگ خان کو پیش سنگین نہی نقشا
غیرت پای کئی لاعلاج مدون بازید عاصی کے ہمراہ رکاب محمد فتح جنگ خان کے واضح ہو کہ جب قطع مسافت
کر محمد فتح جنگ خان خجستہ بنیاد کو پہونچے بیرون شہر سرا میں اتری راجہ گوبند بخش بہادر مع فرزندان
واسطے مزید اخلاص کے وہاں آئے اور معانقہ کیا اور سب کہا کہ اتفاق یہی بازو نہیں رکہتا تہا چندرو
منت لقم تہارا قوت بازو ہوا محمد فتح جنگ خان نے در جواب کے ایسا کہا کہ ہم فاصبت اصیل تلوار کی
رکہتے ہیں جسکا کہیں ہیں آپکے ہیں اور جو ابر کرنے بہا کذر ادو سر دن خان موصوف دست سے اٹا
سو نکہی کئے اور ملاقات کی راجہ صاحب نے بہی جواہر عنایت کیا اس بعد مزاج محمد فتح جنگ خان کا مزاج اعتدال
سے گردان ہوا اسکے بعد داخل ہوئے خجستہ بنیاد کے چہٹے مہینے ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس
انتقال کئے معتمد راجہ گوبند بخش جو خجستہ بنیاد سے آخر ذیحجہ چلے تہے بعد عشرہ شریف محرم الحرام
بارہ سو چہتیس ہجرت داخل فرخندہ بنیاد ہو کر راجہ چندو لعل بہادر نے انہیں بہی کام ضلعداری
کہ جلد بلوا لیا اور محمد پامدار خان کو لکہا جو متعلقات سرکار کے ہیں سپرد کرکے عہدے کہاسے پاس ہیں
دہ چہوڑ دو اور آجا رقم ہوتا ہی حکم حضور کا بہی ارسال کرو انہون نے جواب دیا کہ اول مجھے اپنے روپئی لادو

دوسرا دفتر

احکام دکن کے بیان

حاضر ہو آپ نے پہنچے در عوض اسکے جمعیت رکہے بہرآپ صاحب نے لکہا کہ ہمنے جو تفرقین [illegible] کو تحریر کیا تہا اور ایسے
سبب سے نہیں کہ اسکو ضبط کرو اور جو عوض کہ حاصل ہو داخل سرکار کرو بلکہ تمکو مختار کیا تہا عوض بلکہ
بعد وضع اخراجات کے سالانہ بقصد [illegible] واگذاشت دیہات کی گئی چونکہ ورثاء میں محمد شریف خان کے لائق کوئی شخص
کی جمعیت کا نہیں ہو سکتا تہا بعد گیارہ مہینے کے ایلچی نور کو لیجا کے والدہ و ہمراہ جنازہ انکے بار سلامت
[illegible] سپرد کیے اور لیک [illegible] نامہ محمد شرف الدین خان صاحب کو کہ قدیم دوست تہے [illegible] حیدرآباد [illegible] روانہ کیئے خان
موصوف نے راجہ چندو لعل بہادر سے اطلاع کی راجہ چندو لعل بہادر نے طلب فرمایا لیکن جب صاحب الطاف راجہ بہادر سے روزگار
صلاح نہ پایا بہادر کی سرکار کے [illegible] جو وہاں تہے مکانات وغیرہ چہوڑ کر چلے آئے اور ماہ جمادی الثانی
میں داخل حیدرآباد ہو کر منصور خان [illegible] کو ملازمت راجہ بہادر کی حاصل کی راجہ صاحب بہادر نے لعل [illegible] سو روپیہ
[illegible] سوار ذات کی اور پندرہ سوار ملازم کیا [illegible] تاریخ ماہ شعبان کی سنہ میں والدہ ماجدہ جمیع شمس الامرا بہادر نے
انتقال فرمایا کسونے مادہ تاریخ کا کیا مطابق واقعہ کہا ہے رحمت حق پیوست ۱۲۳۰ اور ماہ شوال سنہ مذکور میں راجہ
چندو لعل بہادر نے [illegible] کا ملک اضلاع برار سے [illegible] بالا [illegible] دور از کار [illegible] وغیرہ والدہ
مسودہ اوراق [illegible] عنایت فرمائے والد نے [illegible] جعفر خان نام ملازم کو اپنے پاس [illegible] اور
بدستور حاضر [illegible] دربار رہے اور تیسری تاریخ ذیحجہ کی روز شنبہ [illegible] فرود علیجاہ
عزت مآب جنگ کا کہتا ہے انکے صاحبزادی [illegible] اور بیگم جیسے حضور کی منسوب تہیں ظہور میں آیا
ماہ [illegible] سنہ [illegible] میں راجہ چندو لعل [illegible] والد کو نامہ نگار کے خود [illegible] کو جانے کو فرمایا اور ایک قولنامہ
تسکین [illegible] اپنی مہر سے لکہہ کر عنایت کیا بعد الارشاد [illegible] حسان [illegible] کا [illegible]

احکام دکن کے بیان

واسطے رخصت کے گئے راجہ صاحب بہادر نے ایک بار جواہر کا بیش قیمت دیکر سرفراز کیا اور بعد ان رخصت

دیا پس والد نے دو بار اور ایک جوڑی دستہ کی مرصع خاص کی عطا فرما کے انتالیسویں تاریخ شعبان

کے اور انتیسویں تاریخ کو کوچ فرمایا اور داخل تعلقہ ہو کر بیچ باغ سید کی رہا

وارد ہوا اور وہاں کے سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ تھے ابتک یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مشہور خاں

اور باشندگان سے اس حوالی کے سب سے اوپر سلوک فرمایا اور جو موجود آدمی روزگار محمد یاور خاں بہادر

الحجور سے اگرچہ آپ نے انہیں نوکر رکھ لیا اور کچھ بہت ایسے اچھے چند کہ اس شخص کے

سرہ کا کہ درگاہ آن بزرگ کی نواح الحجور میں ہے جا کر واسطے زیارت کے بھیجے

دیگر جملہ بالتو آدمیوں کے روانہ ایلچپور ہوئے اور بعد اداے نذر فاتحہ کے داخل موضع الحجور

بیلائے خاں کی اور نذر گذرانی جناب معز الیہ نے بھی جناب نے گلی عالیہ بند دل کے لیے اور

رخصت کیا کہ محمد مشہور خاں تم بہار کے بعد آئینہ خانہ ہوا گا تو ایک پلٹن ساتھ کر کے والد

اور آپ نے دیکھ کر پھر روبرو آئے اور کہا کہ بردہ شدہ تو بہشت کا تکڑا ہی ہے اور وہاں سے

پھر داخل تعلقہ ہو محمد یاور خاں کو بیدکڈرا اور روپے زر کی نہ بھیج سکے اور بعد

لکھی پر چند کہ راجہ صاحب بہادر حسن عمل پر والد کے خوش ہوا کہ ادنیٰ ہی تعریف لکھی

باس خاں محمد یاور خاں کے انہی سب لکھا کہ ہم یہاں دو سرا عامل تجویز کر کے روانہ کرتے ہیں

ان کا ضبط کرا اور انہیں طلب کر کے اصلاحات بھی کہیں دیکھ

بہادر بیٹے غلام حسن خاں بہادر ابن محمد فتح جنگ خاں مرحوم کو جو آپ صوبہ دار ایلچپور کے

والا کو یہ خبر پہنچی کہ راجہ صاحب بہادر نے انہیں ایسا لکھا ہے واسطے محافظت قلعہ کا بندوبست کیا غلام حسین خان بہادر
سے کہ بہت موافقت تھی انہوں نے محاصرہ کر کے اسے کہلا بھیجا کہ یہ بات واسطے تمہارے اچھی نہیں راجہ چندو لعل کے
نزدیک بغاوت ثابت ہو گی محمد نامدار خان نے مجھے بدون اطلاع راجہ چندو لعل نہیں پہنچایا ہے تعلقہ چھوڑ دو
اور ایلچ پور کا ... درمیان ہوں کو کچھ کی تکلیف سے کی بہر حال تمہارے نہو گی والا نے بیسکی قلعہ
خالی کیا تھی کہ قادر علی خان طرف سے مہاراجہ چندو لعل کے عامل ہو کر آئے والا نے ایک عریضہ محمد صلابت جنگ بہادر کو لکھ کر
روانہ ایلچ پور ہوئے اور قلعہ آکوٹ کا خالی کر دیا اور باقی تعلقات پر جا کر پہنچ گئے انھوں نے اور شیخ عبد العلی
خان کو کہ وہ اپنا اہل قرابت سے تھے اور ملازم ذات چنانچہ ایک موضع انہی بھی دیا تھا پھر تو وہ کبھی
بعد پہنچنے متصدیان سرکار عالی کے ہو گئے تھے حیدر آباد کو رخصت کیا اور محمد شرف الدین کو ایسا لکھا کہ میں چندو
لعل ... نامدار خان بہادر کو واصلات تعلقہ کی بندوبست کا اسواسطے کہ وہ مجھ سے خوش نہیں محمد شرف الدین نے نواب صاحب بہادر کو کہا
نواب صاحب بہادر نے فرمایا اچھا کیا مضائقہ انہیں یہاں بلوا لو بس حکم کیا اور والا نامہ نکار کے ایلچ پور سے بہر حیدر آباد
ہو گئے اور جو کچھ حسب فرمایا نکا تھا متصدیان سرکار کو سمجھا دیا اور روزگار راجہ صاحب بہادر سرکار کے عنایت ...
محمد نامدار خان بہادر سے ... عنایت نامہ طلب کا لکھا اور ایسا کہا کہ تم یہیں چلے آؤ پھر ہم تمکو بدستور بحال رکھینگے
پھر والا ایلچ پور کو روانہ ہو گئے اس امید پر تمام زندگی اور آس البتہ تباہ ہو گیا جو محمد نامدار خان بہادر
بیٹے بموجب کہنے اپنے کے بعد داخل ہونے ایلچ پور کے از سر نو بحال کیا اور بدستور سابق مختار کار رفاقت کا فرمایا
بات کو چندان عرصہ نگذرا تھا کہ مزاج والا کا مرکز اعتدال سے پھرا اور آثار علامت قطع زندگی کے نمایاں
پس والا نے عاصی کو طلب فرمایا تا قائم مقام اپنا کریں والدہ نے اجازت نہ دی اور ایسا فرمایا کہ مجھے بہت

دفتر دوسرا
حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

تمہاری مفارقت منظور نہیں وجہ سے جانے قائم مقام اپنا کرین جدا اراک ... ہی

والدین کی سفر حج سے اول ہی خصوصا والدہ والدہ بھی کہیں ضعف و پیری

پرستی این پیج امانت و دکو اپنی قوم بیکے اور کبار دین سے اس بات کے جو کہ زبدہ

مشہور زمانہ الدہر بند زندہ دار عصمت بنای لقب عیال کیا ہو فرزند کا شاہ راہ

جب کمو فراغت رہی محرم ربیع الاول ربیع الثانی رجب وغیرہ میں مہینوں سے طعام پکوانا اور

درویشوں کو کھلا دینا اور اسمیں ایک لقمہ بھی واسطے اپنے نفس کے روا رکھنا ... آخر

... روزہ اور تلاوت قرآن اور ... اپنا ... میں ... سے

... دن ... ہی ... واحی المحرم ... بعد ادا ... ہی ... دال چاول ... روغن ...

... سو ... تک آدہی رات کے اور ... طاعت عبادت معبود حقیقی کے کہانا اور غذا لذیذ اور لباس فاخرہ

سے ضروری ... سوائے ہمیشہ پرہیز اور انکار ہی بالکمال تھا اور نہایت ... اٹھوین نوین دسوین

تاریخ محرم الحرام کی تین دن تک ماتم میں جناب ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ ... کہ پانی

... کا سخت ... ایک قطرہ پانی کا نہ پینا اور طہارت کا نہایت خیال ... آدمی جو ...

خدمت کے مقرر ہو ... کبھی کوئی پانی سو ... وغیرہ کو ہاتھ نہ لگانے دینا حتی کہ کبھی اس ... کو بھی

... اور ایک ... اپنے تعریف میں نہ لایا جو کہ مزاج ... اور طبیعت قناعت ...

... غیب سے حاجت روائی کرتا رہا باوجودی کہ اہل قرابت سے ... اور

... ہم ... کبھو منظور نہ ہوا خصوصا انکی والدہ کے معاش سے ...

زادہ ... کبھی خاطر پر نہ لایا ہے کہ ... انکی تعریف انکی بیان سے

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

خارج ہی اور اکثر لوگ اس امر سے واقف ہیں چنانچہ انہوں نے منع کیا مجھے تردد ہوئی جتنی کہ [illegible]
والدہ کے انتقال کی آپ ہی عقد ہوا تھا اور یہ بھی سنا گیا کہ آپ انکار مجید نامدار خان بہادر ضبط کرا
قدر اقتدار پر ہیں جاری تھی قول [illegible] میراث کے لینے کو بھی وارث ٹھہرایا بعض نامعلوم سبب [illegible]
ان طرف معمول تھا شروع سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس ہجری میں بیمار ہوئیں تاریخ محرم الحرام کی روز [illegible]
بیمار نہ تھی [illegible] عمدہ محل کے سبب [illegible] بدری مبارز الدولہ بہادر کو قلعہ گولکنڈہ سے طلب فرمایا
اور گولکنڈہ میں لیجانے کا حکم نزول کا دیا اور وہاں گئے لیکن انہیں مر گئے اور صاحبزادی قدر النسا بیگم عقد
ان سکی جو بادشاہ ابن [illegible] بیگم کے ملک میں آئی ال [illegible] بن شہر [illegible] التاکین بنت النسا بیگم صاحبہ
والدہ نواب کی واصل بہشت بریں ہیں نواب ممدوح رونق افزا اپنی حویلی سے ہوئے ایام [illegible]
نہیں وہاں عزیزہ محل کہیں کچھ اسباب بیگم صاحبہ مرحومہ کا وہ کیا کمال النسا بیگم صاحبہ مسعود کیا
اصفجاہ اکبر جاہ بہادر کو حکم کیا کہ تم وہاں جاؤ بموجب الارشاد اکبر جاہ بہادر گولکنڈہ گئے اور اصل
ہونے والی اور شادی کی آصف جاہ والدہ سارتوں متعدد کیا [illegible] دولت صاحبزادہ میر منور علی خان بہادر تفضل علی خان
بہادر کو ہمراہ لیکر اپنی حویلی دار الریاست کو جلوہ افروز ہوئے اور تمام آصف والدہ [illegible] اکبر جاہ بہادر کو
بہم پہنچے وارث ہوئے تمام مال کے عنایت کیا واضح ہو کہ نور کی تخت بیگم صاحبہ آغوش میں لیا تھا اور انتقال
لیکن چونکہ وہ بہت ہی چھوٹی تھیں کچھ نکلا اور بی بی صاحبہ معظمہ بیگم صاحبہ [illegible] نہیں بعد از عقد
ذی الحجہ کی سنہ ۱۲۴۸ بارہ سو اڑتالیس میں مولوی عبد الکریم صاحب سید بن میر عالم بہادر کی پاتھ سے اقربا
عہد میں بیگم کی سپرد ہوئیں ان سپرد ہوئیں شب سہ شنبہ کو نویں تاریخ محرم الحرام کی شروع سنہ ۱۲۴۸ بارہ سو

بطریق میں اہل سخن کے مسودن جمع ہوکر واسطے قصاص خون شہید ہونے ... کے کمیل کرکے رجوع لائے گی جا

تہی ہر شخص کی ... اس وقت انہی ملکون ... کشکل کے تیغ زنی اختیار کیجئے شام تک بہت زور

دکہلی اور اعلی طرف ... منصور خان اور نیاز بہادر خان ... اسداللہ ... اور ... خان

صالح محمد خان زخمی اور اسدالدولہ ... شہید ... کام آئے نواب ... کو حکم رخصت کا دیا ...

کہ او نہون نے ... لیکن ... شہید ... اور جمعیت انگریزی کو حکم محاصرہ کا فرمایا ...

بہادر اور بارنٹ ... صدر ... تعاد ... انعام ... بمقام ... کو ... اور ... گولہ اندازی کا ...

لمیان کو ... ہاں ... کی ... کیا ... دفع الوقت ... قلیل ... خوردی ... اقبال ...

... صورت امن ... آئی ... ہوتی ... جماد اللاول ... روز جمعہ ... میں ...

شستان ... روزگار ... شہنشاہ ... صاحبزادہ بلند اقبال صمصام الدولہ بہادر ...

اختر بیگم ... اکبر جاہ بہادر ... تقریب ... بہت تکلف و تجمل وغیرہ ... دولتخانہ عالی ...

... محل وغیرہ عمارت فرودگاہ اکبر جاہ بہادر کے روانہ ہوئے واضح ہو کہ ...

مبارک ... منعقد ہوئی تہی چونکہ مزاج گرامی خود کا اندک ... تہا خود بدولت ...

طرف ... تہی ... ماہ مذکور روز شنبہ ... کی دولتسرا بہادر ...

... کمال تجمل ... محل فرودگاہ اکبر جاہ بہادر ... شمس الامرا بہادر ...

بہادر ... بہادر تمام اعزہ ہمراہ رسومات ... ماہ مذکور ...

... روشنی اور ... وغیرہ ...

از فتح نامجات نوشاہ بیگم روانہ ہوئے اور غرہ جمادی الاول روز پنجشنبہ قریب دو پہر آئے مفروت نکہت نوشاہ

صمصام الدولہ بہادر بطمطراق ملوکانہ سوار ہو کر وجہ کمال الملک والا شہر پنیہ درست بہادر ساجدہ بیگم کا ہمشیرہ

نے حضور پرنور کی بادشاہ اور سہ آہستہ آہستہ مذکور کے آتشبازی اور روشنی وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے بڑی دیوڑھی

بزرگان عالی تک آئے کہ مجلس شادی کی طرف سے عروس کو وہاں مقرر پائی تھی اور رسمیات فرود کر دور حضور کے عمل

آئے سنید فرودگاہ پر اکبر جاہ بہادر کی بیٹی کے مابقی رسمیات فرما ہو دی ہو کر اور بعد عقد و جلوہ وقت صبح

عروس کو رخصت کیا ہمراہ دو وقت شمس الامرا بہادر اور منیر الملک بہادر اور مہاراجہ چندو لعل بہادر اور جملہ ارکان

دولت ہمراہ رکاب تھے پانچویں شہر روز دوشنبہ وقت عصر نوشاہ خورشید کلاہ بنا بر ادائے رسم تہنیت ارکان سوار

اور خواجہ میان رفعت الملک وروہ دولتخانہ پر کہ عروس کو تشریف فرما ہوئے اور وہاں فرودگاہ میں اکبر جاہ بہادر کی جا کر

بعد ادائے رسم شب زفاف الاول سرانجام ہوا دیکھئے اور جو تہا جالا چونکہ فرزند اکبر جاہ بہادر کے دنیا سے

بیا انتقال تاریخ جمعہ کو ذی فضل النسا بیگم صاحبہ اور نوشاہ آخر روز کو ملکہ کو اکبر جاہ بہادر کے محل

خاص انتخاب کا ہمارے اور بعد ادائے رسم شکر کو اجعت فرما ہوئے اور پانچویں جالا حضور میں ہوا اور

بعد چند روز ایک بار صبح تیس ہزار روپیہ کا نوشاہ کو مرحمت فرمایا اور بیگم صاحبہ کو جوڑا اور

مرصع بالا عنایت کئے اور روز سہ ایک ہمیشہ قیمتی اور اکبر کو متعلق فرمایا اور کوٹھی اسکی فرزند ارجمند

صمصام الدولہ بہادر کے ہوا کہئے واضح ہو کہ عروس مذکورہ ایک عمل ہوا ایسا کہ ساقط ہوا اور ابتدائی

مذکورہ سے جناب نے کیا اللہم زدہ تیس فرزند ہیں بیگم بارہ ہزار بی بی اور سترہ ہزار صاحبزادیاں اور تیرہ

بارہ انجملہ پانچ پسر اور آٹھ دختر اور سترہ ہزار ابن صاحب زادگی بیس منور و تیمان کا ان بیاور اور رمانجی ان کو

احکام دکن کے بیان

میر ذوالفقار علیخان بہادر کو [illegible] عطا ہوا اور میر فتح علیخان [illegible] بیٹے کی [illegible] کو ارشاد ہوئے [illegible] صاحبزادہ میر افضل

علیخان بہادر کو حویلی [illegible] الملک کی [illegible] علیخان [illegible] حویلی [illegible] اور [illegible] ذی الحجہ

[illegible] معلوم ہیں اکبر یار جنگ [illegible]

[illegible]

میر [illegible] صاحبزادہ میر [illegible] علیخان بہادر [illegible] حویلی عنایت [illegible] اور محمد علیخان اور [illegible]

[illegible] محمد علیخان بہادر [illegible]

بہادر [illegible] قوم افغان [illegible]

[illegible] بہادر [illegible]

[illegible] متعلقان [illegible] اہل و عیال [illegible]

[illegible] حویلی [illegible]

قدیم عمارت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارکان دولت [illegible]

صاحبان [illegible]

حکام دکن کے بیان

قلعہ کو جنگ کر کے فتح کیا اور حصار کو جا بجا توڑ ڈالا پھر بعد ضبط کرنے خاطر خواہ ملک و مال کے [illegible]
راجہ [illegible] کی گدی پر بٹھلا دیا چنانچہ ہنوز ریاست وہاں کی اسیکے نام سے قائم ہے اور جو کہ سرکار کمپنی بہادر نے عمارت
و تعمیر کی ہی حصار مذکور بدستور ناقص حسب الارشاد سامی دو دفعہ [illegible] راقم [illegible] سر ہو [illegible]
محمد صلابت جنگ خان بہادر ناظم [illegible] وہاں کے قضا کی ور سنہ ۱۲۵۳ بارہ سو [illegible] شمس الامرا بہادر نے علم ہندسہ میں ایک
کتاب مسمی شمس الہندسہ فرانسیسی زبان سے فارسی میں تالیف فرمائی [illegible] جدید ہے کہ مادہ تاریخ اسکا
سید [illegible] صاحب [illegible] شمس الہندسہ مفصل [illegible] اور ماہ رجب سنہ ۱۲۶۲ بارہ سو
باسٹھ میں [illegible] بہادر نے [illegible] انتقال کیا چونکہ فیمابین [illegible] سلطان جاہ بہادر موافقت بہت تہی اور دونوں
[illegible] ہمیشہ آیا جایا کرتے تہے اور حالت بیماری میں بہی اسیطرح عیادت کیلئے تہی نواب واسطے فاتحہ سوم کے [illegible]
[illegible] چنانچہ جناب [illegible] الیہ [illegible] عماری کے سوار رونق افزا ہوئے اور رسوم زیارت [illegible]
سعادت کی بعض ارباب تحریر نے طلوع [illegible] الذات مذکور کا سنہ میں مرقوم کیا ہے [illegible] ربیع الاول روز
دو پہر پر چار گہڑی سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس [illegible] صاحبزادہ کبیر [illegible] فخر الدولہ [illegible] علی
فرزند ارجمند سعادت پیوند صاحبزادہ اکرم [illegible] علی خان بہادر
[illegible] شمس الامرا بہادر [illegible] فرزند
الدین خان بہادر کی پہلی شادی [illegible] جنگ کی بڑی شان و شوکت اور [illegible] کی خاص
زیب [illegible] وقار اور جملہ صاحبزادوں کا ذوالاقتدار کے [illegible]
[illegible] اور اقبال [illegible] دیوان کو [illegible] اور کل [illegible]

اور دو خوان کا حسب تعداد ہر ایک کے عنایت کیے اور اکثر امرا و اہل دربار خصوصاً علاقہ داران شاہ

کو بقدر حوصلہ و شان دو کمخواب جوڑے عطا فرمائے۔ واضح ہو کہ روز ابتدائے ہنگام سوم سنت نوروز

بکثرت سے روشنی اور آتشبازی اور رقص و سرود کے در رنگ گذشتہ سے آرائش و تزئین میں سبقت لیجانے

رات سواری شاہ کی بجائے خود روشن تر لیلۃ البدر سے تھی اور چونکہ پائی تخت ملک دکن اہل [illegible]

تحصیل اس دولت کے یعنی مشاہدہ زیب سواری اور جوانان لباس معقولات پوش اور اقبال نوبت تمام جمعیت

شہر کی بغیر تکلیف دینے سپاہ سرکاری اور اہل دعوت ارباب رقص اور درخت آرائش اور تخت کنول و مردنگ اور

[illegible] ستاروں کے جھکتے ہوئے اور نہال آتشبازی اور مشعلچی اور [illegible] متصل و بلا منفصل درست

شہر میں ہوئے اسمیں جوق جوق مردم رنگین لباس ہی تو نہیں [illegible] جوانان [illegible] اور ہر جو میں ایک [illegible]

اپنے اپنی وابستگان سرگرم [illegible] اور درمیان کلاں بازار کے تو شاہ گھوڑے پر سوار ہو کے [illegible]

ذی شکوہ مع اور فرزندان دلبند [illegible] قبا در جواہر گراں بہا پہنے ہو کے [illegible]

امارات [illegible] دکانیں و کوٹھوں پر اور اثنا راہ اور ناکوں پر کوچہ و برزن کے باشندگان شہر

بلکہ اطراف دیہات وغیرہ کے حتی کہ پردہ دار مستورات میانہ و رانہ میں بیٹھے ہوئے میدان [illegible] چوراہہ حوض

چارسو کے کہ اصل لفظ چارسو کا حوض ہے اور مشہور کا حوض آ کر کھڑی ہوئی تھیں کہ گویا موجودات

کل ساکنان بلدہ کا نظارہ [illegible] کو حاصل تھی اور ماہ رمضان ۱۲۱۰ میں میر جہانگیر علیخان دوسرے صاحبزادے

صاحبزادہ ناصر الملک ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر کے متولد ہوئے اور تیسری ماہ محرم

بارہ سو [illegible] میں ہیضہ و وبا [illegible] بہادر [illegible] رحلت کی بعد ابتداء سنہ [illegible] میں

خبر آئی کہ کمال النساء بیگم صاحبہ اور موتی بیگ خواہان گلشن جاوید ہوئے منجملہ ستہ بیس جیسے کلان شمس الامرا
بہادر کی رحلت کیں انہوں نے دوران سنہ دو بیس ذی قعدہ کو روز جمعہ شنبہ بمرض حبس مثانہ نواب کے ستر پوچھا
ملک بریں ہوئے مادۂ تاریخ ہے مکرر حیف سکندر سنبذ ایجات دفن انکا صحن کہ مسجد ہیں باز دریدہ
با صیتہ عصمت بیگم صاحبہ مقدسہ کے ہیں قرار و جا پائی سل مرقد مطہر انکا سنگ مرمر کی تیار کیے کی لقب بعد وفات نواب کے
مغفرت منزل ہی وقت انتقال نواب کے نو صاحبزادے تھے جناب فلک مقام مالک رقاب زمام اعظم و معظم الامیر زادہ
سلطنت ایالت و ولایت مرتبت ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر صمصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر مبارز الدولہ میر محمد
علیخان بہادر میر تفضل علیخان بہادر عرف میرزا بابا میر منور علیخان بہادر کہ راقم خدمت والا میں انکی درس تھا میں علم ریاضی
کہیں ہر روز بطور درس کے گذرانتی کیا اور میر ذوالفقار علیخان بہادر اور میر محمود علیخان اور میر داور علیخان بہادر اور میر فتح
علیخان بہادر آٹھ صاحبزادیاں جمال النساء بیگم صاحبہ معظمہ مکرمہ عفور النساء بیگم نامدار النساء بیگم بخت افروز بیگم سلطان النساء
بیگم صاحبہ نور افروز بیگم حشمت النساء بیگم صاحبہ نورجہان بیگم اور جاننا چاہیے کہ جمال النساء بیگم صاحبہ مغفورہ اور کمال النساء بیگم صاحبہ مرحومہ
اور ناصر الدین میں صاحب جاہ و تمکین ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر اور صمصام الدولہ بہادر اور مبارز الدولہ بہادر
بحسب ترتیب بطن مطہر سے فضیلت النساء بیگم صاحبہ مرحومہ کے ہیں اور عفور النساء بیگم اور نامدار النساء بیگم اور میر تفضل
علیخان بہادر حرم اقدس جہان پرور بیگم صاحبہ کے ہیں اور بخت افروز بیگم اور میر محمود علیخان بہادر
لشکر بیگم سے رفعت النساء بیگم کے اور باقی امہات جداگانہ سے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ شادیاں نامدار النساء بیگم
سلطان النساء بیگم صاحبہ نور افروز بیگم حشمت النساء بیگم صاحبہ کی بعد نواب مغفرت منزل کے عہد سعادت مہد میں
ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ ملکہ کے ہوئی ہیں چنانچہ مذکور ہوگا اور عفور النساء بیگم اور نورجہان بیگم منور ناکتخدا

دوسرا حصہ

حکام دکن

ذکر محامد مغفرت منزل

ازبسکہ راقم بعضے محامد نواب برگزیدہ دہاں کے عرض کیے اس بیان کی اختتام کرتا ہی
نواب سکندر جاہ بہادر واضح ہو کہ نواب اعلی علیین مقام آیات مغفرت تمام عادل اور بافضل کثیر الفضائل
تو ہی ہیکل قوی دل نہایت متحمل خوش صفات حمیدہ باکرم از ار فراخ حوصلہ عالم و عجزو وقار و رفعت
علم فقہا اور اہل علم طلب کیے استفسار و تاریخ موزون طبع رغبت جناب کا مثل یعقوب داؤد
عفو اتا ہو کہ زبانک تا کہوا کہ ہمت ہر الا نعمت یا کرنا نہیں بہادر قدر کی منظور کی ہی جیسا کہ صدر
ریاکاری ہی سے سندھ جیسا ارکان دو کی ہر چند کہ چار سال ابہی جلوس فرمایا لیکن بادام الحیات ابا یا
جیسے کو کسی کا حاکم کیا تمام سعد مالی اور ملکی پر اختیار دے چند دلکی تہا حکایت
حضور مغفور تشریف فرما کر اپنی حویلی کی تہی کہ ایکروز شب کے وقت آواز گریہ کی آئی آپنے کہا دریافت
کرو ان رو نا ہی تفتیش کے معلوم ہوا کہ کسی امیر کی قضا کی ہی اور ارسطو جاہ علام سید نے مال و اسباب انکا
ضبط کیا ہی اس لیے عیال و اطفال انکے روتے اور بیکار ہاں اسوقت ارشاد کیا انکو تسلی دو اور اسباب
انکا سرکار ضبطی اونہیں جاوینگی اسی صبح ارسطو جاہ سے فرمایا اگرچہ یہ دستور قدیم ہی لیکن اپنے عہد میں
یا حب الا مرارسطوجاہ نے ضبطی اٹھوائی سعد مادام الحیات نواب کے یہ دستور اٹھا رہی
حکایات واضح ہو کہ طرف رائے دوال کے ارادہ نواب ممدوح کو بہت تہی ایکدفعہ
عفو نمایاں کے کہ مسجد میں نماز مغرب کے وقت قیامت مردان اکرجاہ بہادر اور سلیمان جاہ بہادر
بھی دیکھتے آپ مار ڈالنے کہ بہو اکرجاہ بہادر کو دار سلطنت میں بلوا اور سلیمان جاہ بہادر
اور آپ فرمایا کہ اکرجاہ بہادر چند روز آیا کریں اور سلیمان جاہ کو انجاہ عرض کیا

کریں ہر دم فضائے ناصح ظہور میں آئی یہ حکایت اکرفت در میان فرید و نجاه بہادر اور سلیمان جاہ بہادر

شکر رنجی ہو گئی تھی آپ اصلاح فرمایا کہ جیسے ہو سکے بسبب کہ فریدون جاہ بہادر کی تقریب بسم اللہ خوانی کی ہوئی [illegible]

دعوت میں ارادہ فرمایا چلیے سلیمان جاہ بہادر کہ جو واسطے سیر میدان ہوئے تھے گھر پہنچے پہلے فیل خاصہ [illegible]

[illegible] جا کر [illegible] الدین [illegible] اور [illegible]

عنایت کیا اصلاح [illegible] وقائع کہ درج ہوئی اور دن کہ نصار الدین حیدر صوبہ اودھ [illegible] تخت پر بیٹھی

جلوس فرمایا اور [illegible] خطاب [illegible] ارادہ فرمایا [illegible]

تخت مرصع کا بنا کروا لایا ہے اور نصیر الدین حیدر [illegible] بدون استرضا جہاں پناہ کی بادشاہت اس میں [illegible]

تحفہ [illegible] ارادت پر بھیجی [illegible] اللہ تعالی کے واسطے حضرت کے فرمان اجازت جو صدور پایا چونکہ اللہ تعالی

بجناب کرامت مآب کو جمیع مراتب اور تجملات شاہی عطا کیے [illegible] کی نہیں اور پیروی آبا و اجداد کی ملحوظ خاطر

مد نظر فرمایا کہ کچھ حاجت نہیں [illegible] ہمارے شادی ہوئی [illegible] رسطو جاہ جواہر کی ہوئی کی رسم خاندانی [illegible]

[illegible] میں ہو [illegible] تخت پر جلوس کی نہیں اور [illegible] ایام [illegible]

[illegible] بہت [illegible] کہ تمہارا باپ [illegible] فقط [illegible] آپ [illegible] فرمایا

اور [illegible] معتمد الملک بہادر [illegible]

[illegible] موصوف [illegible] ملاقات انکی حکایت [illegible]

[illegible] جاہ بہادر [illegible] سلطنت

[illegible]

دفتر دوسرا احکام دکن کے بیان میں

مذکورین دیوانی اور بیشتر فرزندوں کو بھیجا واسطے ملاقات عیدین اور تہنیت کے مامور فرمایا اور یہی حال جاتے

وقت سیر تالاب میر جملہ بھی نواب زادہ بہادر کو مع ارکین برابر اپنے ساتھ لیکے [illegible] کی سال بعد انتقال

فرزندوں کو بلا کر عیدین کے روبرو ایک دوسرے کو [illegible] اور [illegible] واسطے حفظ مراتب کے مذکورین دیوانی

تا ارتباط زیادہ ہو اور غبار نفاق کا بلندی پکڑی اور بعد ایام [illegible] عجیب پہنچے جملہ فرزندوں اور [illegible]

دولت عالیہ کا سایۂ ہما بسلطنت مقرب بارگاہ والا [illegible] جاہ کی جگہ میں پہنچے [illegible]

ناصر الدولہ بہادر کا نیا فرزندہ چہرۂ اقبال نقش اجلال اولو العزم سلطنت [illegible] والدہ

مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ رابع بیمر خندہ علیخان بہادر وقت انتقال سکندر جاہ بہادر کے رونق افزا

حویلی کے تھے بجرد دفع اس امر کے حسن علیخان کوتوال بلدہ نے بخدمت الا جاہ بہادر آصف [illegible]

بنیاد کی اس کی نام بیع نواب ممدوح چار سو بلدہ [illegible] کو نکلوا کر صفدر [illegible]

تجہیز و تکفین بابین سعفرت منزل کے کیا اور دوسرے روز ارا[illegible] کی [illegible] الفراغ فاتحہ زیارت کے

واسطے ادا کیا مراسم تعزیت حاضر دردولت سرا ہو کر آداب مجری عرض و [illegible]

تعزیت کے آئے خود دیئے شمس الامرا بہادر اور منیر الملک بہادر اور مہاراجہ [illegible] لعل بہادر اور ریسیڈنٹ

مارٹین صاحب بہادر کو یاد فرما کے مارٹین صاحب بہادر رسوم تعزیت ادا کر کے دیوان [illegible]

شمس الامرا بہادر بذریعہ کذرانی جو کہ استغفار [illegible] کا نہایت [illegible] قصہ [illegible]

بہادر رخصت ہو کر کوٹھی کو چلے گئے جملہ ارکان دولت و اہالیان ریاست اپنی اپنی منزل پر [illegible]

ایوان خاص در دولت سرا آکر دوسرے صبح کو ایکے روز بخشنبہ [illegible]

جو السیس بہی زرد عماری کی سوار خواصی میں دیوان اور ملتکار الوان صاحبزادی کے جلو میں خلعت

مبارک شاہی محل میں نزول اجلال کیے اور بار میں ... سفرانکلستہ اسی دن بھی ... مکان

... آئے قریب نصف النہار کے مسند فرمانروائی پر صوبہ دکن کی خود جلوس فرمایا آواز

شادیانوں کی نقارخانوں سے بلند ہوئی اور ایلچیان ارکان دولت نے جو کہ ... کی نذریں ... بہادر

مبارکباد دیتے ادام اللہ ملکہ و اقبالہ جشن خاص کی اور مجلس میں جا کر اول ... جہاں بیگم ...

... بیگم ... تقسیم المناصب فضیلت ... عرض ... اور بعد اس کے رسوم تعزیت ... تہنیت کی دی

... بہادر ... ایک ... اور ایک ... مرصع کار ... رسالے ... مدد فتح اسکو قبول فرمایا اور دو ...

بہادر معزالیہم جو ... محمد ... کہلایا کہ اگر آپ ... تصور فرمائے تو ... اور ...

... تمام مال ... احوال و انتقال ... وقت ... سوار ... کے ...

جانب مقصود ... بیس ... قبول ... شمس الامرا بہادر ... اور ... الملک بہادر

اور مہاراجہ چندو لعل مختار کار اور ... جہاں ... نوبت ...

... محل ... قبول ... کے جلو میں شمس الامرا بہادر خواصی

میں اور منیر الملک بہادر مہاراجہ چندو لعل گہوڑوں پر سوار ... میں حاضر تہے دروازہ میں آتے

... کثرت خلقت کی ہوئی ... مہاراجہ چندو لعل کا انبوہ خلائق میں ... شمس الامرا بہادر ... عرض کی ...

... چندو لعل ... ضعیف ہیں اور ... زیادہ ... ہونگے ...

وہاں فیل خاصہ کو ... اپنے بہی خواصی میں ... سرفراز فرمایا ... تامل ... اور ...

فرمایا کہ بس دو گھڑی کے دن رہے اور اکثر بامدادان وعطر و دانہ سے محظوظ و شگفتہ خاطر سوار ہو کر باغ لنگر علی

میں تشریف شریف ارزانی رکھیے واضح ہو کہ نوبت بہ تقریب جلوس میمنت آراستہ و سادہ پر فرما ہوکے صوبہ دار

چندو لعل کو ایک کرور روپیہ بابت عوض نقصان منزل کے معاف فرما کے معتمد اعتبار ... سو فیصد ...

مدار المہام کل کئے زیادہ ... صحیح معتمد ... اور ... کا کر ... طرف ... سرکار ... اور ...

قبول ارباب کشف و یقین اور ارباب جذب و شوق و یقین اور اصحاب سلوک شاہ راہ دین ... اور ...

ہے اور مضمنات ... جو کہ ... میں گفتار اور ... قرآن ... اور ... کرتے تھے انہیں ...

افعال بد سے باز آویں اور روا رکھی ... اور زیادہ ہوئی کہ ... بیان ... کی حویلی اور ... ی

بزرو نبات کی ... ہوا اور ... کر ... اور ... دارہ ... میں

اور سو منصبدار قدیم لوگوں میں انتخاب کر کے نسبت انکی ... مقرری ... ایک ہزار سوار نوکر رکھے

لیاول واسطے انتظام سواری کے ملازم مقرر فرمائے اور اتبارہ ... جو بابت منصب

ہندوستان میں تھے انہیں ... محمد اکبر شاہ بادشاہ کی خدمت کیے اور سنہ ۱۲۳۵ ...

میں اول میر محمود علیخان بہادر کو جو اکبر یار جنگ والی حویلی میں متصل ایوان ... کے ...

نانا جیا کی حویلی مرحمت فرما کے بعد میر فتح علیخان بہادر کو کہ اسو ... عمر انکی ... کی

مساکن بیت السلطنت قریب بادشاہی عمارت شور خانہ ہے ایک حویلی قابل سکونت ... تجویز فرما کے

کا دیا اور جمعدار ... کو جو تین تین سو ہزار ... تھے اول ... ہزار ... ہزار ...

... دو ہزار ... کامیاب فرما کے آخر ربیع الثانی میں ... بسبب شدت باران

دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

ستمبر کو موسی ندی نے جوش کر کے ایک بات بل گئی۔ دروازہ کا جو مقفل تھا جا رہا اور کہکر تا باغ میں
بہا لیگیا سو آدمی اور فصیل گڑہی جا بجا شکستہ اور ریختہ کیا اور بطور حب … کیا درین تاریخ صاحبزادہ میر سنور
علیخان بہادر سیکالت ہیچ بہوں تکے اور جو کی … میں حب … ماہ … فوت … اور … ستمبر کو …
سلیمان جاہ بہادر کا امیر الدین نام کام نک کا مہاراجہ چندولعل کے لکر بیدا ہوا اور شہر میں جاکر …
کی اکبر یال بارہ سے … اور … نواضح کیا … مالکم صاحب بہادر …
اور … جو دونوں نے مشیر الملک اعظم الامرا بہادر کو … دکھلا اور طرف سے
بہادر … پیام کیا کہ ہم اور کچھ نہیں اتنا چاہتے ہیں کہ زیارت … حرمین شریفین …
مالکم صاحب بہادر نے کہا بہت اچھا تم یہاں … امیر الدین …
میں اہل قرابت … سرکار نامدار نواب نظام … مشہور کیا اور ساتھ …
رد … اور صاحب موصوف نے ریسیڈنٹ بہادر کو حیدرآباد کے لکھا ریسیڈنٹ بہادر نے مہاراجہ چندولعل
اطلاع دی مہاراجہ سے کہلا بھیجا کہ وہ ادنی ملازم سلیمان جاہ بہادر کا ہے مجھ سے تک کا کام لیکر گیا تھا اور …
… جاکر … جو ایسا … مالکم صاحب بہادر کو لکھو کہ وہ مفسدہ … سرکار نظام کا ہے …
گرفتار کر کے اسکو یہاں بھیج دو چنانچہ ریسیڈنٹ بہادر نے جیسا کہ مہاراجہ نے کہا تھا ویسا ہی مالکم صاحب … لکھا
بہادر نے … واسطے پکڑ لینے اسکے … امیر الدین جو …
… ہوا مہاراجہ مطلع ہو کر …
یہاں … پکڑ … سزا … حرکت …

احکام دکن کے بیان

دوسرا

ہرگونہ تک بناہ میں سلیمانجاہ بہادر کی حویلی میں انکی داخل ہو جاوے واضح ہو امیر الدین مذکور نے سبب اقبال

و عزت اس کی انکہہ بچاکر قریب بلدہ کے پہنچا اور جب فصیل صدر یابان برج شکستہ اور ہنوز دیوار اسکی مرتفع

نہیں ہوئی تہی رات کے وقت شہر کے اندر آیا اور پناہ میں سلیمانجاہ بہادر کے داخل حویلی ہو گیا مہاراجہ چندو لعل پیشکار

حویلی وا لے اور در باوٴن پر بہت خفا ہوئے اور حضور کو اطلاع کی پس حضور نے فرمایا کہ اور وہ شہر ادہ جنگ سے ہو کر سلیمانجاہ

بہادر سے کہلا یا کہ امیر الدین قابل آپکے پاس رہنے کے نہیں ہی چنانچہ وزیر الملک نے فقط واسطے آنے لفض

کی ہی نہیں معلوم کہ انکو اطلاع ہے یا نہیں مگر اب ایسا ہی ہی کہ آپ اسکو نزدیک مہاراجہ چندو لعل کے بہیجد و کہ اس سے

ونکا اپنا جو بابت معاملہ ملک کا ہی پوچہیں اور باید اد طرف سے انکی طلب کرین سلیمانجاہ بہادر نے بہت

حیلہ کئے حضور نے چیکے ہو رہے بعد مہاراجہ چندو لعل نے جسقدر طلب میں تکرار کی

فرمایا جنکہ جوانان نیں واسطے حراست کے مامور ہوئے ایک مدت تک مکان پر اسکے محاصرہ رہا لیکن

انہوں نے امیر الدین مذکور کو نہ دیا آخر الامر مہاراجہ چندو لعل نے آٹھ ہزار روپے اور ایک ہاتھی اور جواہ کا

بہیجا یا کہ تب تین روپیہ چڑہا دیئے اور اس عرصہ میں ایک حصہ بہی ہوا تب بہی انہوں نے

پروا نکی بعد مہاراجہ صاحب نے بعوض مدت مذکورہ کی رسد سلیمان جاہ بہادر نے تکرار امیر الدین

مذکور کو یا تو کہتے تہے کہ ہاتھی کے پاوٴں سے بند ہو کر کہیں اونکا یا جو قصہ ہو اگر ہو سکے جلد

اور دوسالہ اور ہاتہی کر روانہ کئے اور حضور سے عرض کی کہ خانہ زاد نے سلیمانجاہ بہادر سے

حضرت نے بہی واسطے اظہار اس امر کے خواص و عوام بعد السواری فرزند کو اپنے بلوا کر خواصی

سے سرافراز فرمایا چنانچہ بندگان عالی نے انہیں آداب اور اراده سفر صفدر جنگ کا فرمایا ہے اور عباس علی خان

نام عرف بخشو صاحب بیٹے فرزند کو بھی طلب فرمایا کہ ملازمت کی نذر لی اور عنایت ... اپنا کر کے ... کو رکھ لیکے
اور ایکدن لشکر میں ٹھہر کر رخصت کیے مبارز الدولہ بہادر چند پہلے پالنس میں تھے اور کچھ روپیہ قریب ارزانی میں بھی
آدمی کہیں دونوں میں ... نہیں اکٹھا کیے ... واسطے انتظام ملک ... اسد
بارہ سے ... میں قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ کو جانیکا حکم کیا چونکہ معز الدین ... نانا اور ... انکی ... کی
... اوسکو اختیار کی ... چہار سو ناکہ بندی ... تعلق خانہ ...
... نصب ... عمدہ ... رکذرا اور صورت بلدہ ... رہی اور ... چند ...
... الال کی جمعیت نے ... آکر عقب ... مورچال باندہا اور نوبت ... کی
... معز الدین کو ... سوار ... اور ... پہلا ... کر ... روانہ قلعہ مذکور ... خدا
... فضیلت السابکم ... واسطے ... آپ بہی رونق افزا قلعہ ... بہادر
اور ... الدولہ ... ماجدہ وہاں قریب دو برس ... رہے اور پہر مراجعت کرکے داخل دولتخانہ
... روانہ ... ذو الفقار علیخان بہادر ... بہرام علیخان ... ہوئی ... نواز
... مرحمت ... حسب ... دوالا رونق افزا ہوئے اور جشن ... مذکور ... ہزار
... جنگ منور الدولہ ہمایون جنگ ذو الفقار الدولہ قطب الدولہ ... الدولہ
... الدولہ ... الامرا بہادر کو ... خطاب اور ... ہزاری منصب اور ... ہزار سوار اور ... بالکی
... اور ... نالکی ... ارادہ ... فرزندوں ... محمد رفیع الدینخان بہادر کو ... جنگ ... الدولہ
اور محمد سلطان الدینخان بہادر کو ... جنگ ... الدولہ اور محمد ... الدینخان بہادر کو

حکام دکن کے بیان ... دوسرا دفتر

رفعت جنگ معظم الدوله اور محمد رشید الدین خان بهادر کو بهادر جنگ قوت الدوله اور زبدة الملک بهادر کو امیر الامراء اور فرزند

اپنے شجاعت الدوله سراج الدوله اشجع الدوله اکرام الدوله اور مهاراجه چندو لعل بهادر کو راجا راجہ مهاراجه بهادر

فرزندوں اپنے راجه بالا پرشاد کو راجه مهراج اور راجه بالکشن کو راجه بهادر اور نرائن بالکشن بهادر کو

پنجہزاری منصب اور چهار هزار سوار اور علم و نقاره اور نوبت اور ... عمده اور فرزندوں کو اپنے خطاب

مناصب اور توابع اسکے اور غلام حیدر خان قوم لوبت قدیم رفیق کو اپنے اقتدار جنگ اور ...

خطاب عنایت ہوا سوا اسکے بہت امیر زادی اور منصبدار اور اہل دفتر خطاب خانی اور ...

لائق سے سرفرازی ہوا اور شهر رجب ۱۲۴۳ مطابق سال دوم جلوس والا کے که خدای ... سلطان ...

سفوت منزل سکندر جاه بهادر کی سیف جنگ محتشم الدوله محمد سلطان الدین خان بهادر خلف شمس الامراء امیر ...

جلوه گر ہوا واضح ہو که جناب امیر محتشم الیہم نے ایک لاکھ روپیہ خرچ کرکے تقسیم طعام ... فرمایا اور

نیز ہمیشہ ساتھ ... قلموں اور ... اور دوپٹہ ...

تعزیت ... اور موقع سے جیسے که قرابت اسکے ... انعام ...

حضور پرنور کی ایسے تکلف سے کی بعد ... تشریف ... مہمان سرا ...

چوکی خانہ کے دروازہ سے دیوانخانہ تک گریبان ... کی ...

انہیں ارباب همراه رکاب ... که ...

... دیوانخانه میں ... آتشبازی ...

... جلوه ...

دفتر دوسرا حکام دکن کے بیان میں

دالگئے اور خود جناب پیر صاحب نے شربت خوری حضور بہت خوش ہوئے اور شربت پیکر ایک
ہار سوتیوں کا بہت گراں قیمت نواب محتشم الیہم کو عنایت فرمایئے جناب امیر کبیر اقدس کی اور
طبق جواہر کے اور ایک زنجیر فیل بندر کہ ذرانہ نہال ارآتش کی لی وضع کے کہ ہر شاخ اسکی شاخ شہاب تا
کی تہی اور سبو بخوبی کہ سراسر قلعہ دار ابرک کے فروغ و لمعات میں افزون تر ماہ تحت سے نواب تجاوز
اور ایام و لیالی میں بنچہ کے جو دربار کہ شبانہ روز جلب کا تہا اقراط اراک رنگ اور کثرت سوز و گداز شمع و دنا
سے بلا تکلف آئینہ راجہ اندر کے اکہاڑے کا تہا اور حسن بستہ آلات تا فوق اسکے نہ تہے بلکہ وہ محفل اہل ظلمت
کی تہی اور یہ انجمن ارباب نور و ایمان کی سو بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا: اور چونکہ نہ سرکار
موصوف کا دلپذیر ہر جوان و پیر ہی بلکہ سابق ازین راز العین جیسا کہ استاد مین اقتدار الدولہ بہادر
رشید الدینخان بہادر کی مشاہدہ کر چکے تہے قدر مکررجانکر واسطے دیکہنے آرائش اور گلکاری اراستہ
محل چراغان اور تزئین تخت رواں کنول و فانوس اور طمطراق آتشبازی آدمی تمام شہر کے فوج فوج
ہو کر اپنے محل سے براہ دروازہ خاص سے شادیخانہ نوشاہ تک اوال عروس شمیم مانوس تک آتے
مثل ازدہام انتظار زمین کے فراہم ہو کر مشاہدہ سے تماشے کے دو شادوش نسیم فرحت تازہ اور فضا
بے اندازہ کے ہیے انہیں آوان میں قبل یا بعد بموجب رسوم متعارفہ بلدہ کے نورافروز بیگم صبیہ مغفرت منزل
مبارالہ کا صبیہ دلاور بادشاہ منبتہ غفر انماب کے دیئے سال چوبیسویں ذیحجہ کو نامور جنگ عمدۃ الملک محمد رفیع
الدینخان بہادر نسبت ناسازی مزاج کے واسطے ہواخوری دریا کے بحسب تشخیص و تجویز ڈاکٹر ورچو صاحب روانہ
مچھلی بندر ہوئے واضح ہو کہ بعد ورود مسعود مقام سے بنابر حسیات و تفریح ہر روز دس کوس دو کوس
تک سطح آب پر ایک جہاز مقرر کیا اور چودہویں تاریخ صفر ۱۲۴۷ بارہ سو سینتالیس ہجری

حکام دکن کے بیان میں

ہوکر جزیرہ کو دریچی تک کہ قریب بنگالہ وہاں جہاز بہی پہلیکدن مقام فرمایا خدام اتر کر کوئی ایک روز بعد جہاز

باورجیخانہ کا بیضے دیگدان وغیرہ خرید لائے دفعتاً دوسرے روز ناخدا و معلم نے عرض کی کہ صورت طوفان کی پانی ہی چاہتا ہے

اب بہی کہ اپنا جہاز کو طرف کلکتہ بیسکے ڈالدینا ورنہ خدانخواستہ اگر یہاں لنگر کیجے چلیے مبادا جہاز ٹوٹ جاوے ہیں

اذن لیکر سنہ ہٹانکا دوسری طرف کو پہیرا چونکہ عنایت الہی شامل حال تہی بسبب تیزی ہوا کے دس روز کے سوچ میں

پچیسویں تاریخ ماہ مذکور عین اخیری چہار شنبہ کے دن کلکتہ کو جا پہنچا جناب مصنف العلیم نے وہاں نزول اجلال

فرمایا تمام ربیع الاول اور ربیع الثانی وہیں بسر کی چونکہ تکلف میں صاحب تھا وہاں

سوی صاحب بہادر نے بہت تکلف سے ضیافت کی بعد اس کے جمادی الاول میں بالیجزار وہ دیگر انگریز بہی غالی جہاز

سوار ہو کر وہیں سے مچھلی بندر کو آپہنچے اور وہاں پہنچ کر قیام فرمایا نصف اول جمادی الثانی روز پنجشنبہ

بلدہ ہو اور اسی سال میں محمد ناہدار خان بہادر ناظم ایلچی پور نے قلعہ الاچپور کا درمیان اہل قلعہ

تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ محمد فتح جنگ خان نے پہلے اس کے احسان وہزار وسواری کے

رکہے تہے اور انہیں اور وہ رفاقت اہل فرنگ کے بیکار کیا تہا اور تنخواہ انکی ماہ بماہ دا

واسطے زیادہ ہو ضبط و نسق اور درستگی اور سرانجام کارکہی ناد ہیں آستعد ہو

اطلاع کرکے اسی فرنگ کا چنانچہ بقیہ کتاب اس زمانہ کے عوام خواص اور اہل علم ہی

ہو اسلئے بلکہ بعضے امتیازی لوک بیان کے بہی آیا ہے بہی لیکن قیاس راقم کا یوں جانتا ہے کہ اب

ہوا ہو یعنی جس وقت کہ رسل صاحب بہادر نے جمعیت کو زوال کی پڑھا تا جاہتا کہ

سترہ وار پتیری ووقریب آ دیکھا ایا ہے راجہ چندولعل نے محمد فتح جنگ خان سے بہی

دوسرے حکام دکن کا بیان

اور چونکہ ان پانسو دو پلاٹن مذکورہ مع ساز و سامان انگریزی موجود اور رسم و آئین پر فرنگ کے تیار اور زر
کار و اسطے ادا کے فرمان کے مستعد و آمادہ نہیں یہی عذر اس بحث کا ہوا تب تجویز ٹہری کہ ایسا اگر فیلد
جوان بھرتی نہوں تو انہوں کا مضایقہ نہیں یہی بحال رہیں مگر افسر ہمارے طرف سے ہو ناظم الملک بہادر نے بھی اسی پر
ہو مان لیا ہو غرض پہلی صورت اول کیا ایسی تھی افسر ہو کر آیئے اور دیکھے جوان آپکی تحویل میں دیے اور چند
یہ عہدہ کپتان کرانت صاحب کو ملا پہر کپتان میشنل صاحب اسکا نام برپا ہو رہو کر انکو لیے اسد معورہ ایلچی بہادر ہوا اور
تحریر شیخ بیگ خان بیگ خود مختار ناظم الملک بہادر نے پانسو سوار جو نام سے محمد فتح جنگ خان کے سالداری میں ہمراہ محمد علی
بیگ اور مسعود علی بیگ کی پلاٹن مذکورہ پر اضافہ کرکے تحویل میں افسر انگریزی کی دیئے چند عرصہ بعد جو انون نے تا
دا خلاف کہا تا اور تنخواہ اگر دروازہ پر سے لیجانی موقوف کردی تھی اور بہت سے چوکی پر ہی نوکری بموجب سابق
ہے اور افسر لوگ موصوف اندازہ پیچکت روپے لیجا کر آپ تقسیم کرنے لگے اور محاصل ملک کا بھی کم ہوا پس محمد نامدار خان
بہادر نے واسطے عدم خسارہ کے تخفیف ہو جب کی چاہی اور مہاراجہ چندو لعل کو بہت سا لکھا کیونکہ ... تھے
ہزار روپیہ ماہوار پیشکش کو رفع تھے اور روپیہ پچاس ہزار مانگتے تھے آخر کار ناچار ہو کر بالا پور دس لاکھ روپیہ کا
متعلقہ کہ اس وقت تک آتھ کارہ کیا تہا چھوڑ دیا اور گذشتہ لکھوا کر بہیجوا دی مہاراجہ چندو لعل نے متعلقہ تو اپنے جدا
میں رکھا اور تنخواہ ان لوگوں کی شریک تنخواہ جمعیت الوالی کہ دی یعنی دو ہزار جوان اور پانسو سوار بہی ملحق سپاہ
نظام ہو سر دیس کے ہوئے دو قبیل اسکے جیسے پلاٹن اور چار رسالے تہے اور تا حال بحال ہیں اور ماہ رجب ۱۲۲۳ میں حضور پر نور تقرب
خوانی مرشد زادہ زمان میر تہنیت علی خان بہادر کی ترتیب دیکے عمدہ امراے دولت حاضر اور تکلف ضیافت اندازہ
باہر تہا اور اسی سال آخر ذیقعدہ میں بالاں جبکہ ہوں اور عربوں کی لڑائی ہوئی چونکہ پاس قوم کا خاطر

خورشید جاهی ۳۵۵

شاہ علی بندہ سلطان شاہی چوک چار مینار وغیرہ میں خوب تیاری کی بہت آدمی طرفین سے کشتہ و مجروح ہوئے
اور شہر کو جلا دیا بہت اہتمام کیا آخر کار عرب غالب رہے اور مبارز جنگ و لعل بیگ سکھوں کی شکست
ہوا اور ۱۲۴۸ بارہ سو اڑتالیس میں منیر الملک امیر الامرا بہادر بیمار ہیضہ وبائی سے انتقال کئے مادہ تاریخ
انکا سید نور الحسین المخاطب قادر جنگ خلف سید نور الاصفیا جنت مغفور میرورہ ہیں چون مرگ امیر الامرا
لرزید دو عالمی ہمی یک سلک جگید تاریخ زسال رحلتش جست از شش بیست و دوازدہ شش
چونکہ عمارت مسجد امور دیوانی کی اہمیت قبضہ اختیار میں مہاراجہ چندو لعل کے تھی بدستور سابق
رہی اور خلعت مدت مذکور کا فرزندوں بہادر معز الملک کو مرحمت ہوا اور اسی سال باران کمی کی
سبب سے بلدہ میں قحط ہوا اور اس قحط میں ایک من دو سیر کا دو بہر وقت دو کا بازار کی گرانی کی ایک سال
مذکور میں ایک پارچہ الماس کا تراشیدہ وزن میں پانچ تولہ آٹھ ماشے کا قصبہ سے
داخل سرکار دولتمدار کا ہوا جوہریوں نے بیدہ اور بسم بازار گھگ وغیرہ
ہزار روپے قیمت کی ہمکو غایت ہوں ہم سے عددیکسان کلین آیا نارنگ کردہ میں
طور کا یہ نور اور ناچیز معلوم ہو عوض اسکا در صدر اسکا نیا اور اٹھویں ربیع الاول ۱۲۴۹ بارہ سو
میں فضیلت النسا بیگم صاحبہ مکرمہ مقتضی والدہ یا جدہ حضور عالی کی راہی عالم بقا کی ہوئیں اور
تاریخ چو راہہ انوار چوک کے شکست میں بیرندہ علی خاں ابن محمد اعظم خان کی بسبب قتل اور عدم احتیاط
ارباب اہتمام سے چنگاری ہوائی کی گرسکہ شیشہ آتشبازی سے سلک اٹھی اور
کی بجنسہ دو کان کو آگ لگی ایسی جو لوگ نظارہ کنان تھے ہو گئے

اکثر تماشائی قریب ایسی ہزار آدمی ملکر خاک سیکھ برابر ہو گئے وسط ذیحجہ سنہ الیہ میں شاہ دہلی نے رفعت جنگ معظم الدولہ
محمد بدر الدین خان بہادر کی ہمشیرہ بنت علی الدولہ خان المخاطب حیدر الدولہ حسن فرید ونجاہ بہادر سے ترتیب دیکر
بیسویں تاریخ نوزدہم روز افزا ہو کر محترم الیہم کو شادکام فرمایا اور سترہویں تاریخ دکھو مہاراجہ چندو لعل بہادر
کی روز نثر کا جمیع امراء عظام کی ضیافت اچھی طرح سے عمل میں آئی اکثر لوگ العام سے بہرہ فارغ البالی کا حاصل کیے
بیش بہا دوشالے کمخواب کلابتونی دوپٹے بیش قیمت شعر اور طین بھلے آدمی نیاکر دلبستہ خصوصاً ہمراہی
نوشاہ کے اور ارباب نشاط وغیرہ کو ملے اور دل ہر ایک بشر کا شادان ہوا بیویوں کو رسوم جلوہ دودی
اسی ان کا تعلقہ دو دو ہزار روپیہ اضافہ کر کے برادران موصوف الصدر کو چہار چہار ہزار روپیہ ماہواری سے ممتاز
فرمائے اور انہیں دنوں میں فرمان واجب الاذعان پادشاہ جم جاہ اکبر شاہ ثانی کا متضمن تعزیت رحلت مغفرت منزل
اور تہنیت جلوس نواب کے عز صدور پایا خود بہ استقبال اسکا باغ لنگم پلی تک کر کے بموجب دستور قدیم
کمال خشوع اور خضوع سے قبول فرمایا اور وقت مراجعت نشاندار جمعیت ہمراہی امیر کبیر کے بتوسط
شیخ محمد عظیم کے تو تیار ہو میں تھیں ملاحظہ کرکے اسکا نقل بندگان عالی کی بھی مجلس زیب رقم ہوتی ہے
نقش نگین ابوالنصر معین الدین محمد اکبر پادشاہ غازی نقل فرمان شاہ موصوف مورخہ
سیوم ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۸ اٹھائیس جلوس سلطانی مطابق سنہ ۱۲۴۹ بارہ سی انچاس ہجری یارت
وایالت منزلت شوکت وشہامت مرتبت مسند آرائے دولت قاہرہ موید سلاطین سلطنت باہرہ
نصفت قائم ابہت وجلالت مرکز دائرہ حشمت وعظمت فدویت گاہ خاص الخاص مودۃ الاخلاص الاختصاص
شمع محفل صدق وارادت چراغ نور افروز انجمن فدویت عالی فطرت وافی خطرت معتمد

سر انجام مهمات سلطانی متکفل انصرام تدبیرات جهانبانی مستوجب العنایات و الاکرام مستلزم التفقد و الاحترام

ادون التعرف علی الاطلاق مرجع الامراء بالارادة و الاستحقاق مؤسس ارکان دولت [illegible] مقوم

اعیان دور و ناظم امور کاردانی فرزند مرتبت بلند جایگاه [illegible] پیوند معظم الممالک نظام الدوله افضل الارکان

السلطنت آصفجاه میر فرخنده علیخان بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار [illegible] لسان [illegible]

فرسته [illegible] سعادتمند بدرگاه خواقین [illegible] که مرجع و مآب جهان و جهانبانیست [illegible]

[illegible] بکمال صدق و ارادت [illegible] فرستاده [illegible] که [illegible]

بلا نهایت ابدیت و اقبال تمامی بندهای [illegible] آفتاب [illegible] بهر [illegible] مراتب [illegible]

علی الخصوص [illegible] بالانبا [illegible] که مرشد الاباء و الاجداد [illegible] دل [illegible]

[illegible] از حضرت [illegible] که در [illegible] عالم [illegible]

[illegible] مشهود و [illegible] که [illegible] در این ایام [illegible] قضا و قدر [illegible]

[illegible] از این [illegible] عالم [illegible] که [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کدورت [illegible]

[illegible] زیاده از تحریر [illegible]

[illegible] چاره دیگر [illegible] رضا بالقضا [illegible] حبل المتین [illegible]

[illegible] دولت را که [illegible] جهان و جهانبانی [illegible] از جناب الهی [illegible]

[illegible] آن فرزند ارجمند [illegible] انتظام و انتظام [illegible]

مملکت متعلقه الحجاب موجب سرور و واسطهٔ مزید انبساط خاطر الطف والاکرم گردید درباره درخواست

خطاب و القاب بدستور پدر خود که بعرض عرض بندگان اقدس اعلی رسانیده بود نظر بقدم بندگی و عقیدت الفرزند

باید بصورت الآیات باقتضای فرط الفضل حضور والی که نوشته شده ربانیست بالقاب و خطاب موروثی پدری هم

دخور توجه سلطانی الفاظی چند زاید بر آن درجلدوی بگزیدگی الفرزند خاص وافی اختصاص نموده سرفراز و ممتاز

فرموده هم باید که بوراثت این سلیمان شکر و سپاس این مراحم بیقیاس و مکارم افزون از قیاس بسر برده و به رشته فدویت مستقیم

رساننده مبلغ یکصد و یک مهر و نیز پنج صد روپیه بتفصیلی که بر فرد علیحده مرقوم آمده بجهت نذر کرامت منظر اقدس

که بفرط تفضلات حضور والی انشرف قبول موصول گشت لازمهٔ رسوخ فدویت و صدق خانه زادی آنکه دایماً

علی الدوام مواریث سمت و ارادت ایام خود بمصحوب مراسلات التزام ارسال نموده باشند و توجهات خاص را بدولت

و اقبال قرین حال فدویت مآل خود روز افزون ابد مقرون دانند انتهی اور یہی جا بجا

الاراکین السلطنت فقره جهانپناه بجهت واسطے بندگان کے زبان انگریزی اس خاص فرمایا باقی بدستور باقی

شده باره سے کیا اس عمدة الدوله محمد رفیع الدین خان بہادر مقبل نفیس خرد متوجه ہوکر ایک کتاب علم ادب میں بھی

رفیع الدین تالیف کی اور ایک کتاب ایک ایل فرنگ کے زبان انگریزی سے زبان فارسی میں لکھا اور فواید بندگان والا

اکر طلبا کو انعام فرمایا مادهٔ تاریخ اسکا فیض رفیع ہی اور اسی برس جهانزادوں نسخهٔ منزل کی قطب الدوله

علی خان بہادر سپه سالار ثانی کو پیدا ہوا اور شستہ باره سو گیارہ میں اپنی چار لاکھ روپیه

زمینداری اور راجه بالا پرشاد کی شادی کی حضور اور جہان پرور بیگم صاحبه اور جمال النساء بیگم

جمیع محل رونق افزا ہوئے صاحبزادوں تمام صاحبزادوں کو بھی مغفرت منزل دعوت کی تھی

ایک ہی دن بعد نماز صبح کے رنگین لباس اور جواہر پہنے ہوئے آپ حضور صحن میں دیوانخانہ کے رنگ محل [illegible]
تشریف فرما تھے ارباب خدمت ہوئے واضح ہو کہ میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ وقت جلوس ہو واسطے نذر
تہنیت کے حاضر نہوئے تھے بلکہ سابق سے کہ بارہ برس کا عرصہ گذرا تھا ملاقات نہوئی تھی اس روز [illegible]
ملازمت سے کامیاب ہوئے اور نذر گذرانی گئے ہیں کہ [illegible] محل کے اکطرف رسوم کے جو مقرری ہیں واسطے
ردالبلا کے موودی کئے پیش حضور [illegible] ایک بالا [illegible] زر وارید کا منورالملک بہادر کو عنایت کئے کہ کلہ میں میر تفضل علیخان بہادر
کو ایک بارہ دری [illegible] سعد [illegible] ہو کر فرمایا در جب الاذعا کو بجالا اور یہی جلسہ میں ایک [illegible] الدولہ بہادر
اور ایک ذوالفقارالدولہ بہادر کو رخصت فرما کے اور برخاست کی اور [illegible] میں درمیان [illegible] جوان [illegible] اور
کاروا [illegible] بخت [illegible] کی بچاک ہوئی چونکہ عنایت الہی شامل حال تھی بلدہ [illegible] اٹھایا اور اتھارہ
محرم کو قریب نصف النہار شب ۱۲ بارہ بجے [illegible] روہیلوں اور عربوں کا ایک [illegible] [illegible]
[illegible] تکرار ہو کر ہتیار چلا اور یہاں تک فتنہ عظیم برپا ہوا کہ تمام بلدہ میں [illegible] ہتیار اس شہر کے جہان
جہان عرب اور روہیلے ایک جا تھے تیغ زنی اور جنگ کشتی اختیار کی [illegible] بازار میں افراط روہیلوں
کشتوں [illegible] مقتولوں کی [illegible] میں تماشا [illegible] کی عرب کو انتظام [illegible]
معقول سرکار میں دیگر روہیلوں کا اخراج کروایا اور آپ کامیاب ہوئے اور انکو مغلوب کیا اور ابتدا ۱۲۵۰
بارہ بجے [illegible] وقت [illegible] اور [illegible] ریزی ہوئی کہ [illegible]
چنانچہ بیرون بلدہ زیر دیوار [illegible] محل کے ایک [illegible] اس [illegible] [illegible]
اس قدر کار فراہم ہو گئے تھے کہ قریب [illegible] اتفاق [illegible] ہو گئے تھے

حکام دکن کے بیان میں

اور باہر دیوار حصار باغ جہان نما کے بمقدار نیم گز ارتفاع اور یون گز عرض کے پشتہ جم کیئے تھے ار تا

اہتمام نیچے دہان کے کہود کر نیوں پر بار کرنیکے واسطے روز بانئے کے داخل سرکار امیر کبیر بہادر اور سوا اسکے جب

الارشاد جناب مجتشم الیہ کے گڑہے کہود کر جو بہیں کیے اور کہانس او پر ڈالدیئے تھے ایک ہفتہ تک بمبالغہ

بابار ریکی ہمہ مقید رہے الیہ بہرہ میں ہفتہ تک وبا کی رہی ہزار ہا آدمی ہر ہر صوبہ اور دست کیے بلا کرہو اور

جھلسو نہیں تاریخ ہشتاد آزادی کی سنہ میں بعد نصف النہار وقت نماز ظہر سمت مغرب سے آی اور طرف مشرق

چلی گئی اور اوسی دن میں خبر انتقال اکبر شاہ بادشاہ دہلی کی سنکر نواب نے نقارے چھوٹ کر درود سر آمد خوب نوبت

موقوف کی چنانچہ واسطے اداے رسم شاہ مغفور کے تمام بلدہ میں تین دن روشن چوکی نوبت وغیرہ کو وضع کا بادہ

نہ بجا اور سنہ بارہ سو میں چند کتابیں شمس الامرا بہادر کے چھپے کتابیں علم جر ثقیل اور علم ہیئت اور علم آب اور علم ہوا

اور علم مناظر اور علم برق کہ جن زبان انگریزی کی زبان ہندی میں ترجمہ کرا کر نام اسکا شمسیہ رکہا جسکی

تاریخ ستادیکی مولوی شاہ فضل شمس الدین محمد الکتحمی قیصر تقی قاسم الدین نواب شمس الامرا بہادر کو جو

شمس الامرا کی ہیں تالیف میں بعد طباعت ارانتہ کریں السان بلدہ اور علماء اطراف و اکناف ایکے مقدار

و وزن کو انعام عطا فرمایا اور بہی واضح ہو کہ نہیں دو نون ہیں کو میں انکدن شہری سے عصور و سالطہ

الیور سے میں لشکر و درگاہ او جالانشاہ نور احمد مرقدہ کے پالی معتظم الدولہ بدر الدین خان بہادر کا کشتی اجتیار

کر کے جنگہار تاہو متصل مادہ فیل خاصہ کے پہنچ کیا بجز اسکے بہادر موصوف اس سے اسکو در نکے اور

علم کرکے اوہ بندکان عالی کے دو زخم کاری بیاں جو طوم پر اس کے بکر کی لگائے نا تار احمد سعادت آسکی

خدمت میں ہوا کیا اور بہادر موصوف پشت زین پر کہوڑی کے سوار ہو کر بدستور ہمراہ رکاب

دفتر دوسرا
احکام دکن کے بیان میں

ظہور انعامات ہوئے حضور اور جملہ حضار جرات خلقی اور شجاعت مروتی کو بہادر موصوف کی نسبت پسند کیا اور
احسنت و آفرین کہے پس جب سواری مبارک پہنچا کر دلہن کو لیے آئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر پہنچے بہت خوش
ہوئے اور راحت جان کو اپنے سینہ بسینہ سے لگایا اور شہر ۱۲ بارہ ہی تحسین میں ہالی مذہب کے نواب مبارز الدولہ بہادر
الاول پس جمع ہو کر انکو بائیں طرف اپنے دین کے کیا تھا سبب اسکے صاحب الاخبار ہوا الا صاحبزادہ موصوف بیسویں تاریخ ربیع
کو میانہ کے سوار آبدیدہ یاران قلعہ باوف بیکو اور مردم قوم مذکور فرداً فرداً تدارک میں اس عمل شنیع کے
پا بجولان داخل بندیخانہ کیے گئے اور بندرہویں ربیع الثانی سنہ الیہ میں صبیہ جہان پرور بیگم مسماۃ تاج النسا بیگم
کو میر ابو القاسم معین الدولہ ناظم جنگ بہادر قدیم منصبدار قرابتی میر عالم بہادر کو کمال زینت و آرائش اور ساز و سامان
کے ساتھ شادی کر دی اور متعاقب اسکے چونکہ عنایات احوال شمس الامرا بہادر کے بیچ انکے بیچ کمال غور اور پرداخت
اور فرط مہربانی سے کہلا بھیجا کہ ہم کتخدائی مسماۃ حشمت النسا بیگم صبیہ معتقد منزل جم بارگاہ سکندر جاہ بہادر کی اقتدار الدولہ
چھوٹے فرزند سے تمہارے کیا چاہتے ہیں تاریخ ٹھہرا اور تیاری کرو بہادر محتشم الیہم نے معروض کیا کہ انکی
شادی ہو چکی ہے فرمایا کیا مضائقہ تمہاری بھی شادی ہو چکی تھی جس وقت کہ تمکو حضرت غفران مآب نے
عقد ازدواج سے اپنی صاحبزادی کے سرفراز فرمایا پس بہادر محتشم الیہ نے عرض کیا بہت خوب اور ماہ
شعبان میں رسم منگنی کی قرار داد خوشی سے جلوہ ظہور کو پایا جلو میں نوشاہ کے تمام جمعدار سرکار
پہلے آدمیوں کو لیے ہوئے پیدل دررو برو ہر جوق کے اپنا رہ قدم بہ اہل کار فرش کے جاتے
اور ناچ لولیان ماہ سیما اور پری وشان گلگون قبا کا ہوتا جاتا تھا اور ہر دم حلقہ باندھے ہوئے
کھڑے ہوتے اور دیکھتے اور پھر کچھ قدم طے کرتے اور بدستور کھڑے ہوتے اور ناچ ہوتا

علی ہذا القیاس خلعت مبارک بھی نہایت واقعی عجب طرح کا لطف واسطے ناظرین تھا چنانچہ راقم بھی اسوقت موجود
تھا [illegible] پر روبرو [illegible] شمس الملک سلیمان جاہ بہادر کے بیٹھا ہوا تھا اس [illegible] بھی ملاحظہ فرمایا اور اس قسم سے [illegible]
پسند کیا اور جناب امیر کبیر بہادر و حشمت [illegible] صاحبزادگان قوی الاقتدار گھوڑوں پر سوار [illegible]
معظم الدولہ محمد بدر الدین خان بہادر و حشمت الدولہ محمد سلطان الدین خان بہادر [illegible] الدولہ محمد رفیع الدین خان بہادر
آپس میں نفیس نفیس پیشکش [illegible] ہمراہ نوشاہ [illegible] تقریب شادی کی [illegible]
نور اور سراج الملک اور مہاراجہ چندو لعل کی جدی جدی دولتخانوں میں نوشاہ کے [illegible] ہوئی اور [illegible]
ہوئی اور [illegible] کل سپاہ میں تقسیم پایا اور رنگ ناچ اور روشنی اور [illegible] کا جیسا کہ اول [illegible] ہوا [illegible]
پر تھا اور [illegible] دن [illegible] صاحبزادے [illegible] منزل [illegible] بارگاہ سکندر جاہ یعنی مظفر الدولہ [illegible]
بہادر واسطے [illegible] دستور [illegible] الارشاد [illegible] نوشاہ [illegible] امیر کبیر بہادر [illegible]
[illegible] کمال تعظیم و تواضع [illegible] رخصت [illegible] تقریب [illegible] منور الدولہ [illegible]
خان بہادر [illegible] صاحبزادے [illegible] مغفرت منزل [illegible] مقبرہ [illegible] نوشاہ [illegible]
اور قصر [illegible] ۱۲۵۵ [illegible]
صاحبزادہ [illegible] افضل الدولہ اور [illegible] روشن الدولہ [illegible] صمصام الملک [illegible]
[illegible] ذوالفقار الملک [illegible] الملک [illegible]
الملک حشمت الملک معظم الملک اقتدار الملک اور سراج الدولہ کو سراج الملک اور غلام حیدر خان کو [illegible]
الدولہ مخاطب کیے اور [illegible] مہاراجہ چندو لعل [illegible]

اور جمعدار کو اور اکثر عربوں اور پٹھانوں کو اور مقصدیوں کو خالی اور جیسکی اور راجکی سپے سرفراز کیے

پندرھویں ربیع الاول سنہ ۱۲۵۰ھ میں اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کو جب بطن سے جلوہ

بارگاہ سکندر جاہ بہادر کے محمد محی الدین خان بہادر عرف شبلی صاحب پیدا ہوئے تقریب میں جلوہ

ممدوح تشریف شریف ارزانی رکھکر ہمشیرہ زادہ کو اپنے مشاہدہ کیے اور ایک کلام شریف حمایل جیسے

اور سر اور پیشانی کو لگایئے اور یہہ فرمایئے کہ موجب برکت کا ہے اور نذریں لیں اور جواہر بیش بہا عطا

کیے چونکہ آب و ہوا بلدہ کی بہت دنوں سے غلیظ ہو گئی ہے اس سبب سے اکثر لوگوں کو بیماری ہیضہ کی

ہو جاتی ہے بدستور شہر جمادی الاول سنہ الیہ میں استفراغ و اسہال سے بنی آدم ہلاک ہونے لگے اور ادنی

آدمی فرقہ ہنود سے بموجب عادت مستمرہ دف و سنکھ بجاتے ہوئے ہر کوچہ و بازار سے گذر کر جہاں

جہاں کہ دیول ہیچ جانا اور پوجا ماتا کی کرنی اختیار کیے ایکدن مسلمانوں کو رفیق چورد و چار

مقام پر سر راہ جرات کرکے ستان پرستش کا لوٹ لیا بدستور جس محلہ میں کہ راقم رہتا ہے

وہاں بھی ایک دیول تھا اہل اسلام نے اوراق جوازکے اعانت سے مولوی شیر علی کی کہ عالم

علم منطق اور دیکھا بھی حملہ کرکے دیول مذکور کو توڑ ڈالا اور ایسا کہر سے ہو کر اون کی یہ

کہ اسکا انتقام کریں مہاراجہ چندو لعل نے پاس اسلام کا کیا اور انہیں انکھہ دکھلائی

فہرستم یہ ہنوز موقوف ہے اور سنہ ۱۲۵۰ھ بارہ سو اکیاون میں مہاراجہ چندو لعل

جاہ بہادر کی حسب سے چہار ہزار روپیہ ماہوار کے جزہ کئی تھی سے بلکہ بتعلقہ کاری ہونے کی

غرہ صفر سنہ ۱۲۵۱ھ بارہ سو اکیاون میں ایک مدار تار انکلاں منور طرف شمال جو نو بنگلا تھا کہ

قریب افق اور اوسکے قریب نصف النہار بلدہ کے دکھائی دیتی ہوئی تھی اور دائیں اسکی طرف مشرق

دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

باقی بحالی تھی بحکم ایک مہینہ کے وہ منتک رہا بعد اسکے ربیع الاول میں کہ ہنوز موسم گرما باقی تہا دکن سے آنا

علے الاتصال ہوا اوپچ بالی رسالہ اور سنہ میں کہ قدرآکہ علقہ ذوالا اور باد شاہ والا اور خلف عفران مآب اور صفیہ اقتدار ملک

محمد شہید الدین خان بہادر کی جلوہ ظہور کا باعث اور طرفین سے رسوم شادی کی ومہندی رنگ وغیرہ سکیابین بہان

اور زرگ تزئین سے مودی ہوئی اور آخر میں بندگان عالی طلب زر نقد کے واسطے اونتو اپنے سپاہ زر اقربا

سرکار اور شاکرد پیشہ اور جواہر ہار وغیرہ کے کہ قبل اسکے آئی بدنفا آئی مالکی زوجہ خانہ عامرہ رہا تہا مہاراجہ

چندو لعل کو دیئے ہیں کشیدہ خاطر ہوکر رسیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر کو واسطے شادی کے تہا یا دو قرار دیا اور

دیکھ طلب فوراً حاضر دربار ہو اور ملوتین حکومت بالاستقلال سے اپنی جو ہنوز ابتیں حضرت کو تہا

سلف کیا سپس دو چار ملاقاتیں مالی ایسی ہوئیں اور خود بدولت اپنے تئیں مختار ریاست قرار واقعی سمجھا

دسویں تاریخ شعبان کی خدمت سے پیشکاری کی موقوف کرکے بیس ہزار روپیہ ماہوار واسطے اخراجات

اور خیرات کے نقد کردیئے اور راجہ رام بخش بہادر برادرزادہ کو راجہ معزول کے منصب قرار دیکے اور

سراج الملک بہادر کو وکیل رسیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر بس راجہ صاحب جو دستور کہ راجہ چندو لعل کا

تہا دہی بحال رہا اور وہی جادہ اختیار کیا اور راجہ چندو لعل جو کہ بے قید و بند تھے ایام معزولی کے بآرام

روپے لوگوں سے کہ قیام ایام کے دستخط کر دیئے اور تمام زر نقد تمام یا ملک کہ بحال ہو خدمت پیشکاری

پیش رفتہ بسبب حضور وزبان علیخان پسر طالب الدولہ معتمد علیخان کہ جو اکہ خیلے راجہ کا کہ وہ صاحب اقتدار اسکے

تہا ضبط کرکے فرمایئے اور اس کو بیس ہزار روپیہ ماہوار مقرر کردیئے اور دسویں محرم سنہ ۱۲۰

ذی الحجہ سنہ میں نامدار خان بہادر ناظم ایلچپور حقیقی محمد ابراہیم خان برادرزادہ انکا جاگیر

[illegible]

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

حجابی کی متمکن ہوا اور رام بخش بہادر واسطے ارسال تشریف استقلال کے جو دہ لاک روپیہ طلب کیے [illegible]
روپیہ روانہ کیے ازانجملہ کہتے ہین کہ لاک روپیہ اخراجات دیوانی مین لگے تھے تم اہل کاران [illegible]
خلعت استقلال کا روانہ ہوا اور نوبت عید الفطر کی سنہ [illegible] مین حضور پر نور دربار شمس الامرا بہادر [illegible]
اکثر ارکین دولت منصبدار جاگیردار جمعدار تعلقدار وغیرہ کئی جو حاضر تھے [illegible]
قرض زر نقد وغیرہ کے [illegible] اکرام الدولہ [illegible] نہین معلوم [illegible]
رات کے وقت اندر گھر کے [illegible] اور لڑکے فرزند کو ضرب چند شمشیر سے درجہ ہلاکت کو پہونچایا اور [illegible]
ہوا اس سبب سے گرفتار ہوا [illegible]
کے چہار طرف سے لشکار دیا اور ماہ ذیحجہ سنہ [illegible] مین بعد نماز [illegible] ایک آواز غیب سے [illegible]
[illegible] اپنی جاے حرکت کی [illegible]
سبب [illegible] ماہ رجب سنہ ۱۲۶۱ بارہ سو اکسٹھ مین [illegible]
خوانی مین [illegible] محی الدین [illegible] اقتدار الملک [illegible] بہادر فرزند [illegible] شمس الامرا
[illegible]
[illegible]
حاصل کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

گلگون ہیں کیا بادہ حوض لب میں فوارۂ خونرو پیچیدہ ہیں ہر طرف سرو ہر ایک عندلیب کی منقارہ بکار ہے ہیں درختوں پہ تاک کیا

پیچے ہیں محو خندہ دندان نما ہر ایک انار اوچھل اوچھل کے دکھاتے ہیں حسن فوارے کنار جو میں کھڑے ہیں بگلے سرو و شمشاد

حکم باد صبا ہے فضا گلشن میں تر رہے گل کی پیداری کوئی بلبل خوارزمیں گلشن خوان طعام عالم میں ہر ایک

کہہ رہا اتا ہے قمری گل زار ہوئی ہے آئینہ بندی ہر ایک چمن متاع حسن کے لبریز ہے ہر ایک بازار ہر ایک کے

ابھی ہو دید حرم کیا ہے بہار دکھا کر فصل گل کا زمانہ کہ یکسر دل الجھا ہے ان کا کہنے میں بھی اپنے گلزار

اے مجسمہ شعار یہ کیا سبب ہے کہ ہیں سبط سرو روزن میں یہ ابھی منطق جمع ہیں ساز عیش کا تار کہاں اب ہے کہ تو اپنا قیدار

ہے لطیف لب کیا دلدار کیا یہ چمن کا سایا کہ اپنا حکم اسشا داخم ہیں مقام محبت یار نہ اپنے

دو دو ہیں گل ہی یا تو نہ اپنا گلشن کا لور گلاب تر دو نزدیک نہ ہو جیا سکا خدا ادام قبلہ انا ش دو کسی دریا

حیا دہ فہم میں وہ دستار ہے مرد و جوان تمام ساقی کے انار عزیز شکر دیا ہے قال دو دو

جس کے بنا ہیں سنجیدہ کیا یہ نکتہ ہیں باز کے جل جلوہ ریز کے باہیں شاہ روسم کا دور دو دو ہیں یہی فرش

تو ہر لکھنؤ پر نقش ہوتی ہر ایک کا نازک آج گمان سے زار تر کے گر اس کا سبب مجھ کو یہی ہوا ہو گئی تاب

گرم ہوا یاد ہوتی ہی کہ ہے ہوا با سبب ہی موسم ہم احسان گل بہی مطلع انوار کو دیکھ کر جو آئی کیا کیا

نگاہ ہر طرف جا جہاں دیکھو یا رب ہر ایک شاخ پہ گلزار کیا ہی وہ عالم ہی یہ عشرت جس حسرت

چمن بہار باغ ارم ہے در عشرت انجمن گل اور ساقی صبا عیش پہ گلزار کیا ہی صف جام ہیں مستی نہ کہیں

ہر ایک سمت کا سیہ شیشہ ہے آبرو بہار کی شہد دل اہل عقل ہی پڑا ہوش ہر ایک شمع کا شعلہ ہی اس کا شعلہ ہی تمام

ہر طرف ہر ایک جا خود قندیل کا سکہ شاہی ہے شوق کی قندیل ہر ایک گل ہو ایسا مشتاق

دفتر دوسرا احکام دکن کے بیان میں

رکھے ہیں جیسے ثوابت کی قطر بہار ۔ ز فرع بخش شراطی و دولت کرتے ہیں پھول زر و سیم نثار گہر باری

ملا زمین پہ بھی مثل گل کے جو ایک عرب ہی لیے لعل ہی بکنار ۔ کہ ایسی ہوتی ہے جو ترق گل نثار تمام ۔ رکھا ہے گیسو کھول کے جو رکھا

طلا و سیم نثار ۔ ہر ایک غنچے پہ رقص ہے مست بادۂ شوق ۔ ہے محو رقص ہر ایک ابر کے صبا رفتار ۔ ہر ایک تیر میں آنا آنا ہی

باد پری وش ہوا ہی بیٹھ خورشید مرقب لیے دو تار ۔ وفور عطر و گل و برگ و پان سے محفل ہے ۔ ہوا دماغ ہر ایک کا ہی معطر

عطار ۔ سنا جو دل کے ہیں تو یوں لگا کہنے ہیرا ہی وہ تو ہی نہیں مرد آ ۔ بھی آج ہی لازم کہ رو بہ رو

زمین کا دعا یہ عرض چند سناتا ۔ یقین ہے سخن بدل و زوال آپ کے ۔ ربیکار نکہ ہی یستہ بر اعتقاد ۔ سے طلوع

طلوع مہر ہی بی تا جب وجود بہار ۔ کہیں زمین پہ سایہ کہ جب تلک فلک بار ۔ ہی یہی الہی ایام جب تلک کہ وہ چیز قدم سے زمانہ کا جب

رہوار کریں حلول ہیولی میں جب تلک صورت ۔ قیاس جوہر فعال با ہود ہست بکار ۔ نمود و فوت قبول ارتباط ایمن با هیولی قیمت با

دو حرکت یا سکون کو ہو قرار ۔ میان علت و معلول ربط آتی جب تلک ۔ بنا میں جو ہر قر جوہر ایک بالاتر تا الطرار

عروس یا النفع عدد کو زمین میں جب ہو فکر جدا ۔ کرے ہی شکل یہ اجزا کریں حول جب تلک زمین کرے

ہر ایک نا بہ چہ وقت بکس رہے قائم ۔ مدار رہے جسم کرے جب تلک ابر ایک سیار ۔ کہیں قمر کو ملازم زمین کا

مدد کو جب تلک کرتے ہی رہے گر زار ۔ رہے ہی حال کے دنیا میں جب تلک گردش عدد کا حال کہ مختلف ہو

رہے وسایہ جد و بدر میں بیت خور ۔ ہو و رد عید و شب سکو لیل و نہار ۔ ہی الفول رہے عالم

موافقوں کے موافق ہو گردش دوار ۔ عدو کا گل تمنا سدا رہے بے برگ ۔ نہال آرزو رہے دشمنان کو ادبار

شگفتہ اسکے چمن میں رہے گل اقبال ۔ ہو زینت سرخوارہ غنچہ زاد بار ۔ ہو اسکے زیر نگین ہفت کشور عالم

مطیع حکم رہے اسکے چرخ کج رفتار ۔ برنگ شمع مخالف کو اس گلستان میں ۔ دو د اسکے شکل یاد رہے جو

بیکے محمد مرسل دوم محی الدین۔ رہیے پناہ میں سب کے بیراز نجفار۔ یہی دور کن ہیں اسم شریف کے اسکے۔ علی الدوام

الٰہین سب کے لیے رہے سرکار۔ دعا ایک ادنیٰ ہیں گر ناموں اور یار جب ہیں۔ حضور فلک آیین کہیں بکار بکارہ خدا اگر

کہ و دستا دیکار بیٹھے دولت عروس کو نظر آئے ہوئے زیب کنار۔ اور اسکے بچو لگا ہوا اسم سیہ خوانی طفیل احمد

مختار و حیدر کرار۔ اسیطرح سے ہر ایک در کے پیچھے نہنگ کی نذر۔ اسیطرح سے بچے بجز آنکہ اشعار۔ اور جو مہینوں رمضان

سنہ الیہ میں سیف الملک محمد بدر الدین خان بہادر نے اسیطرح زیارت حیدر آباد شہر نفیس زاد ہا اللہ شرفاً کی بلدہ نیت

فرمائی سعادت کے بند ہوئی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ الیہ میں بشیر الملک محمد سلطان الدین خان بہادر معین شباب جنگ خراسان

گلشن بقا کے ہوئے اور پھر محمد و منت ادعوت فاضل پور کہ سالہا سے ایک نول تھا اور اہل اسلام

سکونت کرتے تھے شیر علی کی توڑ کر خاک سے برابر کیا تھا جب کہ ایا خدا اسکے ہو چکا ہیں اور نیا بنی

کہ دعا پر سبب یا ہوس ... سو بو ... کی سنہ الیہ میں عمدۃ الملک محمد رفیع الدین خان بہادر نے چار ہزار روپیہ

مسجد عالی بنجیہ سے بنیات ... فرمائی چنانچہ نام اسکا تقویت اسلام ہی اور اوہ تاریخ ... اور ماہ جمادی

الاول ... بارہ ... میں شدت سے ... وبائی کی ساکنان شہر کو تماشائے قیامت دکھلائی

حتیٰ کہ ارباب ... و رباب ... اسکے ... لیکن اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرۃ

اس عہد میں سراج الملک بہادر نے ریسیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر سے ایسی موافقت ہم

پہنچائی کہ وہ اسکے تحصیل امداد ... کی سعی پر ... ہوئے اور لارڈ گورنر صاحب بہادر سفارش

چاہی لارڈ گورنر صاحب بہادر نے صاحب ... ریسیڈنٹ صاحب بہادر کے نام حضور کو لکھا کہ آپ ... ہی

کام لیتے ہیں دیوان کا ہونا ... کو خدمت مذکورہ سے سرفراز فرمانا حضور پر ... جان ...

حکام دکن کے بیان

ذکر دوسرے حکام دکن کے بیان میں

اور ریسیڈنٹ صاحب بہادر سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ راجہ چندو لعل بھی فقط پیشکار ہی تھے اور دونوں عہدے

دیوانی و پیشکاری کی بجا لاتے تھے بدستور راجہ رام بخش بھی سرانجام دونوں عہدوں کا دیتے ہیں بعد ریسیڈنٹ

صاحب بہادر نے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو بہت تعریف سراج الملک بہادر کی لکھی اور مکرر بسفارش نظام

کی چاہی اور بطور احکام نامہ درخواست کیا حضور پرنور بعد الیہم کو مامور فرماویں لارڈ گورنر صاحب بہادر نے

جواب بھیجا کہ یہ بالکل بے ہمارا آئین نہیں کہ ہم خانگی معاملات میں نواب نظام کے دخل دیں

اب فلانے شخص کو دیوان کر لیجئے جب ریسیڈنٹ صاحب بہادر نے مکرر نامہ لکھا کہ راجہ رام بخش سے

خدمات دیوانی و پیشکاری کا نہیں ہو سکتا ہے اور تنظیم و تنسیق ریاست کی اہم امور ہیں

خاندانی شخص امیر ہو تجویز کریں مدار المہام فرمایا کہ اس میں کیا ہے طرف سراج الملک بہادر

شرطیں کہ فقط اپنی ہی پاس جائیں اور غیر میں ہرگز نہیں اور قید مدت کی نہیں

ہونا اور روانہ کیا واضح ہو کہ جب نامہ بند اور دربار عام میں ملاحظہ

طرف سراج الملک بہادر نے عرض کی اور خود بدولت شمس الامرا بہادر امیر کبیر

امیر کبیر کی نسبت سے سرکار بدولت کے یہیں اور باوصف آپکے ہمیشہ قرابت

ہیں ہم انہیں دیوان کرتے ہیں جنرل فریزر صاحب بہادر جب یہ سوچ کر یہ بات نکالی کہ واقعی

جیسا آپ فرماتے ہیں شمس الامرا بہادر امیر کبیر ایسے ہی ہیں لیکن ہمارے اور انکے تعارف نہیں سراج

الملک بہادر کے گھر میں کچھ نسبت سے یہ خدمت چلی آتی ہے اور انکو اس طرح راہ میں کام ہم بار ہا

واقف ہیں حضور فرماتے تعارف کا کیا ہے دو چار ملاقاتیں کر لو تعارف ہو جاتا ہے

حضور کمال بیدلی بعد عدم توجہی کے پاس خاطر و تور رضا مند رکھنے کے رسیدنت صاحب بہادر کے بھی خاطر
رضامند ہوئے اور معز الیہم کو مدار المہام فرمایا چونکہ ہر امر عنایت خداوندی کے موقوف ہے سعی سفارش
بر ایام کار پردازی میں جو کام کہ معز الیہم سے ہوا سو پسندیدہ خاطر ہمایوں ہوا جیسا کچھ ذکر کیا جاتا
سولہویں ذیقعدہ سنہ الیہ میں خلعت شش پارچہ معمولی کشتی میں رکھکر ابلاغ فرمائے گئے ہیں کہ اسکو
عمدہ بہادر معز کی چالیس برس چار مہینے ایکدن کی تھی اور وہ اپنے حصے کے مکان میں تشریف فرماتے تھے
واسطے تعظیم کے سرو قد اوٹھہ کھڑے ہوئے اور کشتی کو ہاتھ سے لی اور سر سے لگا کر رو برو رکھے اور نثار کر
منصبداران رفقا وغیرہ کو جو کہ ہمراہ آئے تھے فراخور ہر ایک کے انعام دیکر روانہ کئے اور صبح اسکے ستر
ماہ مذکورہ سنہ الیہ کو تشریف عنایتی ہر کورہ زیب بدن کر کے حاضر دربار سلطنت ہوئے چونکہ رسیدنت صاحب بہادر بانی ہمایوں
کے تھے اور یہ دستور ہوتا ہونا انکا ضرور بنا بر استقرار دیوان عام میں تو قف کئے اتنے میں صاحب موصوف بھی آ
کلاہ پوش کے آتے حضور برآمد ہو کر اول رسیدنت صاحب سے ملاقات کی بعد اسکے شمس الملک بہادر کو یاد فرمایا جناب معز الیہم
اول نذر عطائے خلعت کی پیش کی بعد منصب والا مذکور سے سرفراز ہو کر نذر اسکی گذرانی پیش حضور خاص
دربار تشریف فرما اپنے دولتخانہ کو ہوئے اور چار نالکی سرکار سے پر جلوس گئے چونکہ ارباب امارت ارکان
رکاب کے سب ہونے نذریں تہنیت بدائی گذرانیں چندولال راجہ رام بخش بہادر بھی حضور آئے اور نذر دی جناب معز الیہم
بقدر مرتبہ ہر ایک کے اخلاق سے پیش آتے اور راجہ رام بخش کے واسطے تالیف قلوب کے ہمکلام ہوئے
سراج الملک بہادر مدار المہام وزیر آصفجاہ صبح اسکی راجہ صاحب موصوف جانیکو دربار وزارت کے تیار ہوکر
روانگی چاہی تو مدیہ فرمایا بالفعل کیا ضرور ہے جب ہم کہلا بھیجینگے تب جانا اس عذر سے راجہ صاحب خانہ

دوسرا ... حکام دکن کے بیان میں

شامل ہو چکا اور اس کاروان سے طرف بہادر سونے کے رجوع کیا اور ماہ مذکور میں معظم الملک محمد بدر الدین خان بہادر

حج و زیارت حرمین الشریفین سے زاد ہما اللہ شرفا مشرف ہو کر معاودت فرما ہو شمس الامراء بہادر امیر کبیر معتمد

الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر آصف جاہ بلدہ رونق افزا ہو کر جمیع

باعثین ملاقات کئے اور وقت مشرف ملاقات فرزند سعادتمند کو بسبب جوش الفت سینہ بہ سینہ لگا یا اور شب

اپنے برابر بٹھلا کر شادان و فرحان دیر بیٹھے ہو و اہل بیت و مدار کے گھر جا کر رجوع کرتا ہوں طرف

بالا واضح ہو کہ دو دیوان نواب ہجاب کے بلدہ میں اشتہار اخراج عرب کا عوام و خواص میں مشہور ہو چکا تھا

افواہ عوام کی بھی اثر اسکا مطلق ظہور میں نہ آیا بلکہ قوت و قبضہ زیادہ ہوئی کہ حسب الارشاد وزارت

دیکر اور تقاضے جو اپنے ساکنان بلدہ پر تھے فوراً ادا کئے اور بازار داد و ستد اس کو گرم کیا

اور چونکہ محمد ابراہیم خان صوبہ دار ایلچپور بسبب عدم اطلاع رزیڈنٹ حسب دلخواہ سرکار

مناصب و جدید اپنے مستقل نہ ہوا جناب معز الیہم نے کرنیل خان جمعدار کو سواران صف شکن

اور جوانان عرب پیدلے وغیرہ ساتھ سو کی جمعیت سے مع چند افواج واسطے اخذ قلعہ ایلچپور

روانہ کئے ابراہیم خان نے انہیں دخل نہ دیا اور سنہ ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ میں رسالدار واسطے طلب

تنخواہ کے جلوخانہ میں دھرنا دیا اور جو ہر دائی اپنا ہر ایک نے دکھلایا جناب معز الیہم نے واسطے

انگریزی کو بلوا کر بار بار ان میں میر عالم بہادر کی اور واسطے مستعد ہو بموجب اظہار مقصد ہوئی تنخواہ انکی دیکر

برطرف کئے پس جب کہ دنگہ ادا نہ کیا جمعیت الوالی بھی باز آوری سے رفاہیت ہو سکتی امر ہے

نا پسند خاطر ہمایون بندگان عالی کا ہوا فقط پس چونکہ راجہ چندولعل نے بداخلاق منافع کو

حالانکہ محمد وسیم زیادہ کیا تہا واسطے اسکے دی بارہ پلاٹن لیں کی چہ ہزار جوان علی غول کے تحقیق کے

یہ بات بہی پیش نظر ہمت مع الانہمت حضور کی احسن کہلائی دی پیس انہیں آوان بین پانچ سو جوان

جو رونکا ہوا جناب معز الیہم نے طالب الدولہ حسن علیخان بہادر کو توال بلدہ کو واسطے حفاظت کے پانچ

تین سو جوان عطا فرمائے بہادر موصوف نے ناکون پر انکو مقرر کیا اور اب حکم دیا کہ بعد دو پہر رات کوئی گہر سے

باہر نہ نکلے اور ناکے والون کو تاکید کی کہ جو کوئی بعد عرصہ مختار کے آجاوے تو صبح تک ناکہ پر تمہارے رہے

ہووے پہر بعد تحقیق کے رخصت دیا کرو رائی ہوئی کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے اہل دربار شب اور دوسرے اعزہ کو

کر دی آمین شنیدہ لوگون کو اذیت ہوئی حضور پر نور نے استعفا فرما کر ارشاد کیا کہ یہ آمین اور دستور العمل ہمارے

کا نہیں سب کا کام ضروری ہے یہین کہ واسطے سب کے آدمی کو نکلنا پڑتا ہے خصوص بناہ شادی پس معلوم ہوا کہ

بہی اگر ناکہ پر آجاوے تو صبح تک تمہارے پاس ضرور رہے ہو کہ جب مدار المہامی کو جناب معز الیہم کے دس مہینے کا عرصہ

تنخواہ میں بعض جز و کل اقربا و دل کی سرکار عالی کے کچھ نہیں ہوا خود ملتے تاکید کی اور بو ماقبو ما تقاضا کو زیادہ فرمایا بلکہ

ہو کر بائیسویں تاریخ رمضان کی بلدہ سے روانہ ہو اقر موضع سرور نگر ہوکے اور جناب وزارت مآب سے ایسا کہلا

بہیجا کہ تم بلدہ میں رہو اقربا و دل کی تنخواہ دیکر آنا بدون فیصلہ اسکے ہم تم سے نہ ملینگے چنانچہ عید الفطر بہی وہان

اور جناب معز الیہم کو واسطے نذر کے یاد فرمایا لیکن خود کو وہان رہنے ہوئے کہ اور ہنوز خبر

بہی مسموع نہوئی جناب معز الیہم نے بہی ہر چند کہ تنخواہ اقربا و دل کی نہ پہنچی تہی مگر آپ بہی روانہ ہوکر

ہوکر بہ تجمل اپنی منزل پر جا رہے خود بدولت آپ ہی دن قبل انکے آئے تہے موضع انجا پور کو جلوہ

ہوئے اور وہان سکونت اختیار کی جناب معز الیہم جب وہان ہمراہ رکاب ہوئے تہے سرور نگر پر فیض

بیان حکام دکن

آوری ہوی متعاقب سوار ہیکے سراج الملک بہادر بھی بدستور اپنی ... سرفراز ہوے [illegible]

معتمد الیہم ہوے کہا یا کہ ہم بلدہ کو جاو ... اور حضور ... [illegible]

واسطے تدبیر ... بہادر ... الیہم کو یاد کیا ... [illegible]

اور ... بارہ سو ... ہجری ... محرم الحرام ... [illegible]

کا ہر چند کہ ... [illegible]

دس روز ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

ابراہیم ... اسلام ... مولانا ... [illegible]

السلاطین ... مومنین ... [illegible]

... شاہ ... قادر قدس سرہ ... [illegible]

اگر ... [illegible]

الغرض جب شمس الامرا بہادر نے اپنی بیٹی جس جامع کی سنگ بنیاد رکھی تھی اس میں دقیقہ بیگم صاحبہ کا دل فرما کر ...

الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر جو فرزند بیگم صاحبہ کے ہیں ...

سے جو شاہ عالم سے ... مکمل کیا اور اپنے اپنے مکانوں میں ... بنا کر ...

لیکن محمد علی دار و غہ مسجد ... اور ... مسجد ... گیا ...

عام لوگوں کا جمعیت ... ادل ... گر ... اور لوگوں ...

... فورا ... دروازہ میں ... مسجد ... ایک غلام ...

مزید فوران کا شاہ علی ... سپاہیوں ...

... آدمی ... زخمی ...

... مجروح ... وغیرہ ...

... دروازہ ...

اور ... آدمی ... مکان میں ...

مارے ... ایک شخص ... علی ... اور ایک شخص ...

... مکان ...

... مجروح کیا اور ... آدمی ...

مرزا عباس کا قتل ... ایک ...

... آدمی ...

نکل گئے تھے مگر اسباب دیرا مع تھانہ غارت ہو گیا صبح کے ایک بجے تاریخ میں شخص مرزا سعادت علی بیگ عرف خواجہ
علا حیدر برادر برادر نسبتی اور ایک سپاہی متعلقوں میں سے انکے بیچ سلطان شاہی کے قریب دائرہ میر معین صاحب مکان واقع
میں رہتے تھے گھر پر انکے چڑھائی ہوئی وہ بھی مارے گئے اور آقا دولہ کو پکڑ لیا آقا نا آزرقی غدر کی تھی کہ
شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے بار بار مجتنب ہو کر گذارش کی کہ قصہ مذہبی کا ہی اور حضرت رئیس المسلمین سنی مذہب
امن کیا نکلے تو اولی وارث بندگان مجالس قاضی بلدہ اور جملہ علما اور مشائخین حنفی المذہب اول ازبانی
شیخ حیدر اور نواز خان اور ثانیاً زبانی میر امام علی خان اور رنگہیں اور دو مفسدان سرکار کا اور چہار شخص علاوہ
شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے فہمایش کہلا بھیجے اور حکم رفقا کو دیا او نہوں نے حسب الحکم عرضی کی
بر رفض و تبرا کیے ہیں قصاص میں جو جو ہوں تا بحسب کتاب اللہ کے سزا دیجاوے دوم کو توالی
و جماعت کے ہوئے سیوم اگر کوئی ابوبکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اور جناب ان کی
اسکو مار ڈالا تو خون اسکا معاف ہو و سرکار قصاص نچاہیے چہارم سوا انکے سنیوں کا
امیر کبیر کے ہوا کرے اور ہمیشہ کو محتشم الیہم کفیل ہمارے ہوں چند روز گذرے کہ حسن علی خان
میں فوراً خدمت میں کو توالی کی کیونکر موقوف ہونگے سوا اسکے کل کو دو کو بنگے کہہ دیا بھی
اپنے بھی موقوف کرد ہو نکہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان حاضر تھے ہمیں اقتدار الملک
خان بہادر نے ہاتھ باندھ کر عرض کی پیر و مرشد خداوند مالک ہیں جس طرح سے مختار ہیں جب چاہیں ؛
اسوقت موقوف ہو تا ہمیں حکم ہو ہم ابھی موقوف کروا دیتے ہیں بالفعل مع دو فقرہ انکا پذیرا ہوا
مذہبین کا ہی طول کھینچیگا سنجر نفساد ہوگا آئندہ اگر مرضی مبارک چاہے بحال فرمادیں ؛

حکام دکن کے

خود بدولت متذکرہ ہیں ذاکر عرضی جو اسلئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کا کر دیئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دو ہزار آدمی
امتیازی اپنے یہاں کے شیخ محمد مقیم اور محمد صادق کو ہمراہ جمیع متعلقات آنکے ذمہ اہتمام آنکے علاء الدین بانی فتنہ
سراج الملک بہادر بیٹے بھی تھا واسطے رفع فساد کے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا نزدیک علاء الدین کے ابلاغ کیا
کہ جسکا ترجمہ ہندی یہ ہی ہے ترجمہ اقرار نامہ سراج الملک بہادر کا علما اہل سنت و جماعت سے اشتہار عام دیا جاتا ہے کہ
جو شخص کہ علت جرم سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے گرفتار ہوچکے ہیں اور مسجد سے گرفتار ہونگے تو آسیر دار القضا
جاوینگے اور آینده اکیسویں تاریخ رمضان مبارک کی زائچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اور روز عاشورہ عالم پاتی
اور علاوہ ملیبان اور ستویں تاریخ محرم الحرام کی پنجہ حضرت عباس شہید رضی اللہ عنہم نکالنا موقوف کیا جاویگا اور
اس بابت میں جملکا ان لوگونسے لیا جاویگا اور احکامات جا بجا جریدہ ہونگے کہ اگر آینده کسو سے ایسی
ہوگی خون اسکا ہدر ہوگا انتہی چنانچہ بسبب اسی عملیات پاس شمس الامرا بہادر امیر کبیر اسکا معروضہ کیا خود
انہی کو ارشاد کیا پھر بہادر محتشم الیہم نے روانگی کو توالی کی جاہی کے حکم ہوتا ہے چونکہ محمد وزیر اسوقت حاضر
ست درود آنسے فرمایا کہ بالفعل انہی کو مامور کر دیجئے اسلئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے روبرو سب زمانے کے نشستگاہ
انہی آئے اور تقصیر کہے اور محمد وزیر کو بلوا کر حکم منادیکا دیا محمد وزیر بر خود نیلہ نذر سرفرازی کی جناب امیر
اور عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کو دیکر دیوان عام سے بعد ملت
مستعد یوجہان بناہ کے نکلے اور بلدہ میں ہر چہار سو منادی امن کی دی بفضل الہی چونکہ شامل حال تھا
رفع فساد ہوا تمام رفاض ستبری منکو اکر اپنے اپنے گھر میں ختم صحابہ کا لوائے اور اقرار حنفی
پیچے اور دم چہار یار کا مارے اور ایک ایک جھنڈی ایک ایک صحابہ کبار کا نام سے سرنگ

دوسرے حکام دکن کے بیان میں

اپنے دروازہ پر نصب کئے مسجدین سے علاوہ کی رفاہت ہوگئی شمس الامرا بہادر امیر کبیر بھی پرانی حویلی
دولت سرا کو اپنے معاودت فرمائے مستقر آئے جن لوگون کو کارت کیا تھا جمعدار کو ہمت ہوئی جب الانقشا بند کا
بیکہ آن لوگون کو رخصت ہوا اسی روز سے محمد وزیر خدمت کو نوابی منصب اور طالب اللہ معزول ہوگئے اور ماہ ربیع
سنہ الہند ابن محمد ابراہیم خان ناظم المحبوب قضا کی چونکہ بعد خان متوفی کے اولاد صلبی ان کی کوئی مرد تھا
زوجہ خان متوفی کی وارث ملک و املاک کی ہوئی اور زمام تمشیت کل مہمات کی اختیار میں آئی برادر الاقدر غلام
ابن محمد فتح جنگ خان کے دی پس طالب اللہ نے حضور کو تہت موضع تین جو دی کی طلب کیا انہون کہا نہ دیا اور اس
انبار چلا کچھ آدمی مار گئے اس میں ابن الارد کورنر صاحب بہادر کو خارج لکھا معلوم ہوا کہ بندگان مدار المہام
راضی نہیں کرنل لوصاحب بہادر کو کہ ذکر انکا دفتر سوم میں آوے گا واسطے دریافت کے روانہ کئے کرنل لو صاحب بہادر نے اور
خود بعد الملاقات صاحب فرمایا کہ سراج الملک کو جیسے خوشی ہے دیوانی نہیں کیا ریزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب
انہیں دیوانی ہی وہ قابل اس امر کے نہیں ہیں تم چند روز رہکر دیکھو جو اوضاع کہ اطوار ان کے
ہونگے چنانچہ کرنل صاحب بہادر واسطے تحقیق کے کوٹھی میں طرح اقامت کی ڈالی اور خود بدولت
شوال میں آصف نگر واسطے تفریح کے تشریف ارزانی رکھے بعد ایک ہفتہ کے وہان سے سرور نگر کو
جلوہ ریز ہوئے پس کرنل لو صاحب بہادر کئی مہینے رہے اور حقیقت حال کما ہی معلوم کر کے چلنے ہوئے
اب کہا کہ واقعی آپنے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا خاطر جمع رکھنے میں جا کر لارڈ گورنر صاحب
بہادر سے کہتا ہوں اور اب مختار نامہ لکھواتا ہون کہ جناب اپنے معزول اور حبیب جان منصوب فرماوین
پس صاحب بہادر گئے اور مفصل احوال جو بہانکا تھا لارڈ گورنر صاحب بہادر سے بیان کئے وہ بولے اچھا

حکام دکن

معلوم ہوا اسم نامہ کیسے ہیں منشی حضور پر نور زروں افزا موضع ... کہ ماہ ذیحجہ میں نامہ آیا اور ...
تاریخ ماہ مذکور کی الستہ میں یعنی سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری مطابق ماہ مئی انگریزی سنہ ۱۸۴۴ اٹھارہ سو
... کے گذر عطارد کا جرم آفتاب سے ہوا اور چودھویں تاریخ دربار عام میں ریسیڈنٹ بہادر حاضر
ہو کر ضابطہ گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر کا گذرانا اور کہا کہ ہم کو روبات سے ریسیڈنٹ صاحب بہادر کے معلوم ہوا ہی کہ سراج
الملک سے بلحاظ انجام مہام ... سمجھتے ہیں لیکن وجہ بہتری درستگی خدمات کی یہ ہی کہ لوگ
ناہموار ہیں جو عرض کہ ایک طرف سے ... ہوتی ہی ... نہیں ہوتی آپ ... مقدمات کے مختار ہیں
انہیں معزول اور کو منصوب فرماویں ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں حضور نے مضمون نامہ کا در دربار اصغا فرما کے
جنرل فریزر صاحب کو ارشاد کیا کہ خبر معلوم ہوا ... آدولت سے ... اور کو بحال فرمائیں
جنرل فریزر صاحب نے عرض کی بہتر کہ ... لارڈ گورنر صاحب بہادر ... خوش ہونگے ... اگر ...
تو اچھا ... کی جا پر سراج الملک ہی قائم رہینگے ... کا ارادہ ... چکے ہو ... اور خود
سراج الملک بہادر کو موقوف فرمایا دربار رخصت ہو کر کوٹھی کو چلے گئے اور سراج الملک بہادر ... حمام ...
ہیں اگر ... پندرہویں ماہ مذکور کی سراج الملک بہادر کو حکم ہوا کہ تم بلدہ کو جاؤ اور ...
... کی منادی ہوئی کہ ہمراہ رکاب کے ... سب لوگ جو تیار ہو کر چلے
... تالاب کی پیر ... آئے سراج الملک بہادر تنہا ... لوگوں سے داخل مکان ہوئے
... خود بھی بلدہ میں تشریف لائے اور ایام عشرہ کے اطمینان سے گذرے ...
غلام حیدر خان وغیرہ ... قرار پایا کہ سیف جنگ ابن امجد الملک محمد امجد خان کو دیوانی سرکار ...

کریسی بموجب چٹھی لارڈ گورنر صاحب بہادر کے خاندانی امیر یعنی غلام حیدر خان کے عوض کی بہت سنبھا ہم کو
دیکھو دیوان ہو سکے سر انجام مہام کا ہم چار اتالیان دو ملک دیکھ لینگے لیکن نام سے بہادر موصوف کے لارڈ گورنر صاحب
بہادر کو نامہ لکھا تھوڑے دن جو آیا کہ اخبار سے ہم کو ظاہر ہوا ہی کہ وے ہیکو بہتر کر کہیں یعنی انہیں سے ہوا ریسی
خانگی معتمد ہاں کی نہیں ہوتی یہ تھوڑا کام ریاست کا بھی انکا نظم و نسق کیا ہو کا تب سلطان المطلع النور اقتدار الملک
محمد رشید الدین خان بہادر کو یاد فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہم تمہارے والد کو دیوانی عنایت کرتے ہیں تم انہیں رضامند کرو شمس الامرا
بہادر امیر کبیر نے کئی معروضہ پیش کئے خود بے پذیر فرمایا اور کہلا بھیجا کہ ہم موافق عذر آپ کے معتمد مستقل بر سر کار
اور میر عالم کے خدمت لیکے بس اب انتظار اور ہر رضا سے طرفین کی ساتھ کمال خوشی خوش دلی کے خدمت مذکورہ
بہادر موصوف کو عطا کر کے ممتاز فرمایا جیسا کہ شرح وار معروض بیان میں آتا ہی یعنی بندگان عالی نے فرط
الطاف و جوش عنایت سے چوتھی تاریخ ربیع الثانی کی روز چہار شنبہ ۱۲۶۵ بارہ سو پینسٹھ ہجری
نماز مغرب کے خلعت شش پارچہ گران بہا مصحوب قدیم خانساماں اور فرزند امیر الدولہ اور مردہ محمد
چاند وغیرہ کے ابلاغ فرمایا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے سپاس بے قیاس جناب حضرت کا ادا کر کے
بقائے دولت ولی نعمت اور رفاہیت بندگان اور آسودگی خلائق اور درستی امور کی چاہ کر
اور بسر و چشم اس خلعت فاخرہ کو قبول فرمایا اور فرا خور حوصلہ ہر ایک کے سرپیچ اور دو شالہ اور زر نقد
وغیرہ سے صلا عطا کیے اور عام شاکر و پیشہ کو سرکار والا کے جو ساتھ آئے تھے قریب ایک ہزار روپ
کے انعام فرمائے اور تشریف مذکور کو موافق حسب مبارک پہنے ہوا کر حکم دو وقت کا دیا چنانچہ شادیانہ
جابجا بدستور دو وقت کے ہوئے اور حضار دربار نے زبان تہنیت کی

ذکر دوسرے سال کے احکام دکن کے بیان میں

شادہ کی صبح اسکی مطلع ہوکر عماری میں سوار ہو کر دونوں صاحبزادگان ذوی الاقتدار عمدۃ الملک محمد رفیع
الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کے کوٹھی کو جلوہ ریز ہوئے اور وہاں چودہ صاحب
لوگ مع ریزیڈنٹ صاحب بہادر حاضر دربار جہان مطاع حضور پر نور ہوئے بندگان عالی نے خوابگاہ میں برامد ہوکر طلب
فرماکے اور ہر دو صاحبان مذکور بشگفتگی خدمت دیوانی اور وکالت کی ارزانی رکھی اور سبب فرط الطاف کے مجدداً انہی
طرف سے رسالہ دیباگاہ قدیم اور علم و نقارہ مع کل مناصب لیکن حال امارت و وزارت سابق کے جیسا کہ دستور اعظم
ہمایوں ہے اسوقت چار مذہب سرفرازی ارتقائے مذکورہ کی گذرا میں بسبب جنرل فرزند صاحب کو رخصت کئے اور پر خاص
فرمائے دیوان شاہی میں رونق آمد ہوکر فرمائے کہ آج ہم مطمئن ہوئے اور جناب وزیر الوزراء آداب بجا لا کر
کہا ہر چند کہ خلوت مبارک میں تمام امیر اور منصبدار واسطے ادائے مجرے تہنیت کے دور دستہ کھڑے ہوئے تھے
آپ مع فرزندان حلقہ میں بیچ لوگوں کے سبکا سلام لیتے ہوئے کمانی دروازہ تک پیدل آئے اور وہاں
سے فیل زرنگار پر مع عماری میں سوار ہوکر روپے پھینکتے ہوئے بقول شخصے صف ہندو
زر از کران تا کران :: تو کوئی مواخت کو برفشان متوجہ بیت الوزارت کے ہوئے نامہ نگار آنوقت
تک ساٹھ منزلین منازل عمر سے طے کی تھیں اور ہنوز لقب دربار بندگان عالی اور ترتیب مکانات
خلوت مبارک بسبب لحاظ چند امور معتبر کے نہ دیکھا تھا اسدن حسن اتفاق جانیکا ہوا چونکہ عاصی

ناتوان اور ضعف بہت تھی جیب سواری صحن میں بیت الریاست کے لب حوض واسطے
ادائے مجرے تہنیت کے روبرو کر دو دن وقار اقتدار الملک محمد رشید الدین بہادر کے پہنچا
جوان سے بسلسلہ الطاف فرما اور کرم گستر ہیں فرمایا کہ تم کسطرح آئے ارباب قرب بساط

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

فیض اقتباس نے عرض کی جناب سرور دو نسا مدار اور بہو دھا جیون بطرف بلکہ گرانٹ دیکھیے کہ آنکھوں اندر حلقہ

لیے تو تماشا دیکھی ہوں لیدام اللہ جلاله و اقباله خبر بعد نزول اجلال کے ورود مسرت آمین اہالی اور موالی سلطنت

اہل دفاتر و سر رشتہ دار وغیرہ اکثر جمع ہوئے اور نذریں تہنیت کی گذرانیں ہوا خواہان دولت اور ہر ایک نے درش

شکر انعامات کا بجا لایا اور ہر دو ماہ لیے نظر و یا انعام رضا مند اور ارباب عمل و دعوی حیرانی سر رشتہ صحیح

اور دیوانی حسین علی بیگ سے اہل پارہ بلند فرانی حوصلہ بہ ریزی بالک خوش فرصت بجا جناب منصب الیہم

نے بحفظ و قیام نیو کے پایہ ور اس پر جمل اساز نوا کو جو جس کی دیوان اور بیشکار کئی بار اکٹھ بدت

حسب دلخواہ اپنے اج اکو لیتے تھے اور ہنوز یہ عقدہ کسو پر کھلا نہ تھا کہ فرار فرمائیے اور آدمی اس

تنخواہ سپاہ انگریزی کی تین لاکھ اسی ہزار روپیہ ماہ بماہ کر دیتے اور ادا کرنے قرض کا بھی بانکی

سر رشتہ بہم پہنچایا بلکہ پانچ لاکھ روپیہ اپنی سرکار سے دیئے اور گیسادہ سود اضیح قریب ہیں لاکھ کی

جو بوسیدہ وزیر تصرف اہل عمل دار سے تھے کے سند و دیا انہی کو تفویض کر کے تحلیل کیا اور نقد ادا

شمار ان کا حد کو نہ پہنچا تھا اور بیس لاکھ روپیہ محاصل کی جاگیریں اس واسطے جاگیرداروں کی

بھیجی پوری نہیں ہوں گی کہ ملک سرکار کا بھی نہ تھا جاگیرداروں کی ضبط کر لیں

اس جور و بیلے کہ قطاع الطریقی اور راہزنی اختیار کی تھی جمعیت کا لالہ کی واسطے

فرمایئے ہر چند وہ لوگ جنگ میں مقابلہ کرتے اکثر جمع وہ مقتول ہوئے

آخر الامر چار سو آدمی پکڑے گئے اور قلعہ دھارور میں قید

ایک عجیب گرفتار ہوئی جن کے واسطے اخراج کے بلدہ سے مدکور کو

کہ اسکو منصوبے طرہ باز خان جمعدار انکے ایلچی فراہم کرکے بعد فیصلہ تنخواہ و قرض کے سرحد ممالک محروسہ
چنانچہ تین ہی نفر اس تقریب الوان پر جمع ہوگئے ہیں اور دو مہینوں کی تنخواہ مردکار رسالہ اور جوانان
وغیرہ کو دلوا دیئے غلام حسن خان ناظم ایلچی پورنیہ جو سناکہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر با توقیر نامور و مختار ہوکر
انتظام مملکت کیکے ہیں خوش اور مطمئن ہو کر بشرط مسند استقلال جو مہر حضور کی ہو سر الاک ربی روپئے قبول
چنانچہ از انجملہ سوا نین لاک نقد بھجوا کر و جناب محتشم الیہم نامہ اپنی مہر کا بنا بر تسکین خاطر انکے کر دیئے
میں اسکے ایک کلام تشریف والیتی بادشاہی کتب خانہ کا بابت عمدہ طلاکار بطریق تحفہ ابلاغ کرکے تحفۃ انکی
ہوئی الحق اگر سولا انکے دیئے اور کوئی چیز بھجوائے تو جناب محتشم الیہم کیونکر قبول کریں صورت معاملہ کی اس
سوال پر یہی کہ بہم کار دان نے تطبیع و استمالت سراج الملک کی نسل بر خان الدینخان داروغہ
خاص اور اصلین وغیرہ ہزار بار روپیہ کہ دو جا ہیئے تھے کہ دیوانی کیطرح سرفراز ہو اور پیشکار المہام
بن کہلاؤن ایسا ہو کہ بندگان عالی ہمیشہ کو اس سے ناخوش اور وے بیدل ہو جائیں اور ایسے ہی خلافی
ظہور پایا کہ جیسے جو کہ سکتا ہی کہ انکے قابل اس امر کے ہیں تو کل بات میں یہی ہیں بلکل جاوے خلاف واقعہ
جو کہ انکے مصاحبین آیا وقت بوقت حضور میں طرف امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر کے عرض کریں
یہاں تک نوبت ہوئی کہ وہ سرکار سے قربت رکھتے ہیں اور اہل قرابت کو مختار نہیں کریں پیر و مرشد مالک ہیں
جو دیدہ و دانستہ ٹالا دیتے رہے لیکن وہ ہمہ وقت حاضر اور قابو پر اپنے سرگرم تو بھی دو مہینے تک یہ حکم
نافذ نہ ہوئے جیسا کہ اول ارشاد کرتے تھے کہ ہم تم سے موافق عفو ازاں اور مغفرت منزل کے مثل ارسطو جاہ
اور میر عالم کے خدمت لیتے رہیں گے وہ بھی عمل فرمایئے مسند تا کی سنتے سنتے کچھ خیال آگیا

ذکر دوسرے حکام دکن کے بیان میں

یہ جانتے تھے یہ معاملون کو گرفت کرین اہل قرار اور تعلقدار اور جمعدار وغیرہ سب دیکھیں حیلہ سے لیکن
خائنون سزادین مواخذہ کرین وگرنہ شور ہیں وسیتے ہیں بر عکس عرض کرو تجھے نہیں ہوتا سند فرماتے تھے
انکو باوہ طلبی تھی جو بہانہ دہونڈتے تھے حیلے لاتے تھے عذر ین کرتے تھے خداوندگار ایک حکم مدار المہام کا
ایک حکم خود تو مالک تھے بہ حیثیت الگ مختار کار دو عملہ ہوگیا امیر کبیر تھا . دو تو ہر قسم مسلم المہام کو ابتدا سے ہوا
برخاستہ ہو گیا سستی انتظام میں زیادہ ہائی پیر بستور پہر کیسے ایسی معزولوں کہ یہ مالدار ہیں
تو ایسی بڑی بیا حد سے بیسر فراز و آگاہ ملک میں سرکار چلے کر خسارہ اپنے بدرانہ لیتا رفع خسارہ فرمانا مزاج
یہ بات در آئی اقتدار الملک محمد رشید الدین خان کو یاد فرمایا اور بیس لاکھ روپیہ طلب کئے اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر
پر ایسا حکم صادر ہوا کہ ہم نے اپنا تمام ملک تمہارے حوالے کیا ہے ہم تمکو سب طرح کا اختیار دیا ہے ریاست
میں نقصان ہے بالفعل اسقدر روپیہ داخل سرکار کروا دینا تم اگر چاہو گے تو بہت کچھ وصول ہو جاویگا
انہوں نے جب یہ بات آپ قبلہ گاہ سے عرض کی دیکھے فرمایا کہ میاں یوں تو جان و مال ہمارا آپ ہی
سرکار کا ہے لیکن جلد وہین تفویض خدمت کے جو حضرت طلب فرماتے ہیں یہ کون طریقہ ہے
روپیہ دیا اور کام لینا شیوہ ریاست بازو نکا نہیں ہے جو اقبال اس معنی کا کیا ہے فقط
ارادہ گوہاں ولی نعمت اور رعایت خلق اللہ کیا ہے اسی واسطے اپنے نفع و ضرر سے
ترک خدمت اولی ہے اور مکان رکن ملک باریاب ہو کر خود سے گذارش کی کہ ناکس خواہ
نسل اور بندگان سرکار کے ظاہر کچھ اور باطن کچھ نہیں رکھتا ہے اور بسبب کبر سنی اور
نقاہت مزاج کے متحمل اس سفر کا ہو سکتا ہے حضرت نے اور کسو کو تجویز فرمانا اندیشہ ہے

کہ مبادا ابتری زیادہ ہو جاوے اور ہوا خواہ بدنام حضرت کے اس دن بھی بظاہر تشفی کی اور محتشم الدولہ کو بحال کیا
لیکن باطن میں آزردہ اس راہ سے کہ ہمنے انکو کل ریاست کا اپنے مختار کر دیا اور یہ بالکل اپنے رفیقوں میں ...
کرتے تھے یہ نہیں معلوم ہوا اس عرصہ میں غرہ رجب کو بعد مغرب پانچ پل ایسی شدت سے ہوا چلی کہ درخت بڑے بڑے
جو دو ڈھائی سو برس کے تھے اکھڑ اکھڑ کر پڑے اور دو تین آدمی کل بلدہ میں صدمات سے انکے جان بحق تسلیم ہوئے اور کئی مکان
ٹوٹ گئے بعد اسکے اور دو مہینے کچھ اور دو ہفتے میں کام طرف شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے رہا اسی میں ایکدن قدر الملک
محمد رشید الدین خاں بہادر خلف شمس الامرا بہادر نے سر دربار روبرو اپنے والد بزرگوار کے جو جو باتیں کہ حسن و قبح کیں ... اصلاح
کے قابل تھیں صاف صاف حضور میں گذارش کر دیں بندگان عالی نے اصغا فرما کر اندک کشیدہ خاطر ہوئے اور ایک دن
قابو پا کر فرصت وقت غنیمت جانا اور سوال بلدہ کو کہ سابق سے آمادہ کر رکھا تھا طلب کر کے سب کہلا بھیجا کہ تم
روبرو حضور کے اتنا کہدو کہ ہم تیرہ لاکھ روپے کار پردازان سرکار کی ماہ بماہ کمک کیا کرینگے بشرطیکہ ...
سلطنت کا کر لیتے ہیں اور تمہارے بھی جو جو کہ مطالب ہیں اجرا کرینگے پس سوال مذکور نے بار بار حضور ...
معروضہ کیا اور آپ بعرض فدوی راہ صحیح امور مالی و ملکی کے بہت شدید ہے وزارت کو جو پانچ چھ
روز ہوئے تھے کہ غرہ اول ماہ رمضان المبارک کے بہادر موصوف کو بھی تکلیف سے تردد وزارت کے
معاف فرما کر اور آپ کہلا بھیجا کہ معروضہ کو تمہارے ہم نے پذیرا کیا آن جناب نے بھی جو منتظر
اس فرمان واجب الاذعان کے تھے بحجت گذارش لکھ کر گذرانید کئے اور سبکدوش ہو کر بندگی
بیفکر ہو کر ایوان امارت میں اپنے خانہ نشینی اختیار فرمائیے اور طرف سواری کے نشیب
و فراز اپنے کار خانجات اور ترتیب سپاہ متعلقہ ذات کے بدستور سابق مشغول ہو گئے ہیں

اتنا ہوا کہ پانچ لاک روپے جو بابتہ تنخواہ جمعیت رسالہ اور پالکاہ کے اخراجات دیوانی مین فاضل صرف ہوتے تھے ما حق ان لوگون کا بھی جو بابتہ چڑہ گیا اور وکلا جو ہیں عادی ماہ بماہ تقسیم لینے لگے تھے اور سب اور باقی بغیرت بس لارڈ گورنر صاحب بہادر نے جو بابتہ فاضل فرزر صاحب بہادر رسیدنت کو بیان ہے لکھا کہ تم ہمارے طرف سے ایک نامہ بہ مودت شمامہ واسطے رفع ملال اور دلدہی سرکار نظام کے اور امیر کبیر کو ارقام کرو اور یہ بھی امین لکھو کہ ہم بہودے مختفی کی جانچ مین اسواسطے کہ وہ خدمت مدار ترقی کا اور ہوا خواہ دولت آصفیہ مین چنانچہ رسیدنت صاحب بہادر لارڈ صاحب کے نمیقہ مودت آگین بحضور حاضر دربار ہوئے اور ملاحظہ مین حضور کے لائے ہو دیکہ کر وہ اچہا ہوا اور دقیقہ ہیمان ابضار و بلاد اسکا جواب دیا ہی بسبب شہرت کے نقل اسکا لکہنے مین نہین آئی جو حسب موجب اظہار یالاسکے ہما امیر کبیر وزیر باتدبیر کے بہی رو گردان ہوا اور خود بدولت نے راجہ رام بخش بہادر کو جو بعد عزل مسوف الدکر انکے خوف سے ترص خواہ ہوا ایکے گہر سے اپنے زنانہ لباس پہنے ہوئے میانہ کے سوار داخل عمارت ہو کر کوٹہی کے مکان مین بیچ پناہ خداوند نعمت کے بیٹہے ہوئے تہے معاملہ لاکہ روپیہ نذرانہ گذرانیدہ گر بیچ مین اس اشتہار پر نامزد فرمائے اور روپیہ دیلوا کر توقع بہ عزت کے انکی حویلی کو روانہ کئے اور متعاقب اسکے پچیسوین تاریخ شہر شوال المکرم کی سنہ اللہ مین خدمت پیشکاری کی مہید واقع حصت ہوی اہل دفاتر کو حکم ہوا کہ بس انتیسوین تاریخ ذی قعدہ کی یکشنبہ کو سنہ روانہین تمام رات مینہ برسا آخر رود موسی کو طغیانی ہوی جملہ مکانات دو طرف ساحل کے دور دور تک

حکام دکن کے بیان میں

جا بجا سے شکستہ ہو گئی اسدن از روے حساب بیدڑ اینٹر یعنی آلہ بارش پیما کے اول ۲ گھنٹے سے اور ۳ تو بجے تک پانچ گرہ
سات انچہ مینہ برسا اور تمام فصل میں سینتیس انچہ صورت طوفان کی نہیں ہوئی چند جلتے تھے رحم کیا دس روز تک دیوار اور
مکانات بہت گرے ہوئے اس پانی کے گرنے رہے اور تیرہویں محرم ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ میں سوا جنگ عظیم سابق کے
قطعے کوڑہ پر درمیان شیعہ اور سنی مذہب کے لڑائی ہوئی لوگ مارے گئے اور جا بجا کے کوتوال بلدہ بموجب فرمودہ امیر بدار
اپنی ذات سے جا کر اہل خلاف کو پکڑ لیا اور رفع فساد کیا ساتویں جمادی الاول کو جمعہ کے دن عید نوروز کے دربار میں بندگان
منصور پر نور نے محمد محی الدین خان بہادر عرف سیلی جان صاحب منصور منزل خلف الصدق اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر
شاہی کہ جو اسوقت نزدیک خاصہ میں مہمان تھے طلب فرما کے تیغ جنگ بہادر خطاب موروثی جد اعلی کا انکے
عنایت فرمایا اور راجہ رنگ راو کو سرپیچ پاس بابت تفویض پیشکاری پائگاہ سرفراز کرکے اطاعت
شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی مامور کئے اور جمعۃ الدولہ غلام حیدر خان بہادر کو نوبت اور فرزند
انکے کو نصرت جنگ خطاب مرحمت فرما کے متعاقب اسکے ماہ مئی میں کدازنت جملہ تعلقات کی جو غلام حیدر خان
کو تھے لیکر راجہ رام بخش بہادر پاس بھیجا دئے اور سنہ الیہ میں استاد مولوی شاہ علی کہ فن
ریاضی میں ید طولی رکھتے ہیں اور رسالہ توضیحی اور کتاب شرح چغمینی راقم نے انسے دیکھا ہے ایک رسالہ مسمی
مصباح الافلاک در بیان ہیات فیثاغورث کے تالیف کرکے تحفہ مجلس ہمایون شمس الامرا امیر کبیر بہادر کے
کیا چنانچہ مسودہ اوراق رجوع کرتا ہے طرف مضمون بالا کے واضح ہو کہ راجہ رام بخش بہادر نے بموجب بحال
ہونے کے باوصف قریب یک ثلث رقم زیادتی مخارج اور کمی مداخل ممالک محروسہ کی دروازہ
جود و عطا کا کھولدیا اور رقم کو جاری رکھکے دربار کے لوگ نوکر رکھے کم مواجبوں کے بسبب

احکام دکن کے بیان

[illegible]

ہنگام دوسرے کے بیان میں

مثلاً پانچ روپے ایک بیگھہ جس کے لیے الفاظ کے منزل پیمانہ زمین قبل جاگیر وغیرہ سے ہر ایک کو حضور اور دفتر کا
جو اتان علی غول [illegible] لیکن واسطے مصنفی وغیرہ اور [illegible] سب ایک قلم [illegible]
متصدیان ہر دو دفتر سرکار کا تھا سوا کے محصول وغیرہ کے بیس ہزار آدمی [illegible] سال [illegible]
از انجملہ ستر ہزار روپیہ کا ہوا اور ایام بیگار [illegible] اور [illegible] حال [illegible]
رکھی وہ شمس اللہ ابادی امیر کبیر کو در [illegible] ہے [illegible]
ہزار ہا روپیہ سے مجاز ہے اور لا دعوی ہو [illegible] حال [illegible]
ریت متعلقات کے قصبہ میں [illegible] اور رعایا [illegible] سالانہ [illegible]
جاگیر دار [illegible] تحصیل کی [illegible] متعلقان [illegible]
تو نفع کثیر حاصل ہوا اور بعض [illegible] کی پرواز [illegible]
انگریز [illegible] کر دیا [illegible] ہے [illegible]
آدمی کم سخن ہے وسیلہ تکلیف زدہ صدا الجوع الجوع کی ہر طرف سے بلند ہوئی [illegible]
میں اسطرح کا عزل و نصب [illegible] حال ہو [illegible] معلوم ہوا [illegible]
بدیں ہو [illegible] از انجملہ [illegible] ربیع الثانی کی مکان [illegible] علی [illegible] آدمی [illegible]
بندی بار [illegible] رہتا تھا [illegible] دو [illegible]
دار [illegible] لیکر چند روپے [illegible] ہو کہ [illegible]
مدت گذری اور تنخواہ روپیوں کی [illegible] کر [illegible]

[illegible]

کہ ظلم کیے و بے مسلط ہو کر پناہ میں راجہ صاحب کی جا بیٹھا بس یہی واسطے رہائی اپنے ہاتھ سے فرض ہوا ہمکو
تحقیق اسکا ہوا سو بیان یہ ہے جو صورت معاملہ کی اس منوال پر دیکھی چند سر آئیمہ کے سنبو واسطے دادرسی ایک
ساہوکار کو ناحق پکڑ لیا جب صاحب موصوف اسکے گرفتار کرنیکو پہنچا ویسے آسامیان اپنے طلب کین کہتے ہیں
کہ بیس ہزار روپیہ نقد صاحب کے دامن اور دوسری کو ہاتھ آئے کہ ساہوکار کو چھوڑ دیا کہ یہ کیفیت نواب
معزز کی نواب جو پہنچا [illegible] کہ یہ کیا کیا اور کیوں اسیران کو رد کیا [illegible] ہوا
اب بہتر یہی کہ انہیں خلاص کر او راجہ صاحب نے قوم مذکور پر واسطے استخلاص انکے جو دار محصل کے بیچ
اپنا حق ثابت کر بیٹھے اور روپے چاہے جس جمعیت روانہ ہوئی وے سب کے سب مسلح ہو کر [illegible]
سے تحصن ہوکے [illegible] وزیر کوتوال [illegible] عبد اللہ بن علی جمعدار [illegible] پہنچے گرفتار کئے اور محاصرہ کیا
اٹھاتے ہوئین [illegible] کولہ انداز ہوئی چند کو [illegible] بلدہ میں [illegible] طاقت [illegible] ویسے ہی [illegible] دست [illegible] اس میں
چند آدمی طرفین سے مقتول و مجروح ہوئے آخر کار تا گہاں فوج ظفر موج سے آسامیان بھی پہنچ [illegible] ڈالیں
اور ایک سو [illegible] آدمی پکڑ لا کر [illegible] قید کئے اور صوبہ دار میں غلام حسنخان ناظم الچپور اور [illegible]
سرکار [illegible] بار ہا [illegible] ہوئی اور [illegible] آدمی مارا گیا چنانچہ مہتمم اخبار نے طبع کیا ہے [illegible]
قصبہ [illegible] غلام حسنخان ناظم الچپور اور نانک رام اور [illegible]
[illegible] بسیار [illegible] تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ راجہ رام بخش بہادر غلام حسنخان
سے روپیہ بابت نذرانہ کے زیادہ اس سے جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دیوانی میں اپنی [illegible] لئے
طلب کیے خان موصوف نے جواب دیا اسقدر تو اب ہو نہیں سکتے اور میں نے ستر ہزار روپے

جو شمس الامرا بہادر ایسے کریں کہ ہمیں قبول ہے تو اس تقدیر پر کہ انہیں اصلاح ہوئے اور ان کی دولت کی منظور خاطر
تھی اگر تمہیں بھی دعوی اس امر کا ہی تو بہتر ہی [illegible] استقلال [illegible] کا نام لیکی البتہ
تو نہیں کچھ کلام اگر یہ ہو تو دیا جائیگا ورنہ جسقدر روپے خرچ ہوئے ہیں واپس کرو ملک سرکار میں [illegible]
ہیں راجہ صاحب [illegible] سرکار [illegible] اور [illegible] عہدہ [illegible] ایلچی [illegible]
عہدہ مذکور عنایت کیا اور کہا کہ تم ضبط کرو [illegible] کار پرداز [illegible] جاگیر [illegible] اور [illegible]
[illegible] فصل [illegible] کی بار [illegible] آنجہانی [illegible] اور [illegible]
گیا ہوا [illegible] دو سو سوار [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible] جلا دیا [illegible]
[illegible] کا [illegible] کی [illegible] حیدرآباد کو آ [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] سو آدمی [illegible] وغیرہ [illegible] قریب [illegible]
ومقتول [illegible] غلام حیدر نام ایک شخص [illegible] کا بیٹا [illegible] سراج الدین [illegible]
منشی مذکور کی [illegible] ملازم راجہ صاحب کا ہوا تھا اور [illegible] سراج الملک [illegible]
منصف سرکار [illegible] ہو کر استعفا کیا تھا [illegible] راجہ صاحب عرض کی کہ بندہ [illegible]
پہ [illegible] اگر حکم ہو تو تمام [illegible] ایلچی اور وغیرہ [illegible] غلام [illegible]
الیمین [illegible] ہوں پس راجہ صاحب اسکو [illegible] اور جمعیت کو [illegible]
اسکے [illegible] ہزار آدمی سرکاری اور [illegible] ہزار [illegible] جمعیت [illegible] ہزار کی جمعیت [illegible]
[illegible] سے جلا اور [illegible] نام ایک [illegible]

دوسرا [illegible] بیان

اپنے دو چھوٹے بیٹوں کے ساتھ عبد الرحمن کا اون پار کر کے اعلام حسن خان تک کو بھیجا ... سیدان سلمانی اور صوبہ کا

بیرار کے واسطے دفع کے روانہ ہوا تھا انہیں ستار علاء الرحمن کا اون میں سراج الدین آیا اور لوٹا

پیار اٹھو رو ان دروازہ گڑھی کا بند کر کے لوگیان ماری رہے انہیں سرجی اون میں سراج الدین بیگ

مار بیٹا اور ... بہت جیسے میں سعد الرحمن کا اون پر جو آئے یہاں وہ بھی غارتگری چھوڑ کے سراج الدین

قرار ... علام حسن خان جو تھا سراج الدین کی سکنہ بذات خود بلدہ آگے اپنے کوچ کرکے موضع ... میں

جو ماین الرحمن کا اون اور کالا اون اور ... پور کے واقع ہے آئے ... زبانی ... کی حقیقت ... اور

سراج الدین کا جو ... پور ... کھو دا کر ... دیا ساتھ سو آدمی ... سراج الدین ... کے

... اور ادہر سے سو ڈیڑھ سو قطع نظر ان متعدد سکر ... مدت کا روزگار

بیان ... کی بابت تنخواہ سپاہ الوال کے چھوٹی چھٹیان کر دین اگر چہ دقت کچھ روپیہ ... ہوا اور

... نقد کر ... یا وصف کے آخر شوال تک ستر لاکھ روپئے کی چڑھ گئے اور روز ...

... کی ... پال مردم ... آسودہ حال اور فارغ البال بقول شخصے کہ جیکے لالے ہی آپکی ... کے

عمل ... تھا اور بند کا تھا پاس خاوندی کے اپنی طرح دیتے جاتے تھے اور شہر رمضان المبارک ... میں

... لاکھ روپئے کی مالک شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے طلب فرما کے بہادر موصوف نے بلا عذر عمل

... کے دخل ... بموجب سر ... جمعیت ہمراہی سے اپنی کم کر دی ... ضمن میں چار

مہینے کی ... تنخواہ سپاہ پائگاہ کی جو بسبب خرچ ہونے پانچ لاکھ روپئے کے ... دیوانی

... بھی جناب شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے فرمائے کہ بالفعل دو ماہہ دیجئے دو باقی ... بھی [illegible]

ذکر ... سکھ ... بیان میں

دسیون کو کہ انیسویں شوال چہار شنبہ کے دن قصبہ ... پہنچے ہوی پہلے ... بٹالی کے ... جاے

سو لشکر ... میں ... حقوق سوالی کو فراموش کر کے ... بتاکیان کو

لیا اول چند مردے آدمی بھیجے بچاؤ کو آیے جو ... کر کے خبر لیا ... کی بیس کی ... کبری کی

اور تہ کرچل نکلے اور ... ارادہ کیا اور توپ بھی ... تھی پہلے دروازہ کو

... آیے ... کسی ... سید ... زخمی کرد یا اسوقت ... اور ... خانہ ... آیا

تھے کہ ان دیہاتی کو ... کیا خبر آئی ... کہ لوگ جاؤ اور انہیں ... دیا ... دہ ...

... کی بھی چھین لیا ... شیخ محمد مقیم ... پہنچے ... پورہ ... اعتقاد ... بدلہ سے ... میں ...

ہو ... حکم ... پیدل ... رحمت خان ... دو مردے آدمیوں ... غائب کیا وہ جوت ... پہنچے ... تھے

... ایک ... محمد حسن الدین خان ... وغیرہ ... دو ... پہنچے کہ ... آئی

ایکبار تو ... دو کانون ... میں ادہر ادہر ... اور ... دو ... ابھی

... حضور کی ... پہنچے وہان دو ... کو ... شیخ محمد مقیم کو ...

سبب ... اپنے ... اور ان کے ساتھ ہوگئے اور ایک ... بھائی ... محسن ...

سرکار کا وہ بھی آپہنچا بس جو ہین دوسرا بار بھی ... کیا اور ...

... سرکار کا اور رحمت خان ... رحمت ہوگئے ایک ... کیا محمد مقیم ...

... اول ... دو آدمیوں کو مار لیا پھر تلوار سے ... اندر ... بھی ...

... کر اندر ہو گئے دو چار ... کہ توپ کو بھی کھینچ کر دروازہ میں ...

لیے لیکن جیسا اتک کیا وہ بہی ہجوم اہل بہر نقارخانہ پر چڑہ گرا اور بے بند وقین بائیں لگا اسوقت شیخ
رٹلی جرأت کیا بایہ توپ کا کر کے بیچے تہے گولیان برستی تہیں مثل بارش ہاور اسکا ایک بہائی ہمراہی فاضل
محمد حسن الدین کا کہڑا ہوا تہا باو تمان گولی لگی وہ بہی گر پڑا لوگ کہتے تہے آپ کو تو بیچیئے یہ ہین سکا
اب نہو کہ وہ پہر حملہ کرین اور توپ بالا آتی ہوئی اولیجائین ہمین آپ بہی توپ کہینچ لاؤ وہ سے تکرار
اور بیسوین شوال کے کہ یہ محمد فاضل بتعلقدار بہجت بہی ہو بیٹہے بہار افغان قوم بہدر یہ کو
راجہ کے واسطے ملنے کو آئیے تہے ایک نامبردہ کو مار ڈالا بندگان عالی اعتماد فرمایا کہ ارزو اندیش
قصاص ہین فاضل مذکور کو داخل ادلی نہ کیے ہو تہی ذیقعد روز بہار شنبہ سلطان بیگم صاحبہ بعقد
حرم بارگاہ سکندر جاہ بہادر و بشیر الملک محمد سلطان الدین بہادر مرحوم کی ہوئیں اور داخل بہشت برین ہوئیں
اس عرصہ میں طبع وقاد پر حضور پر نور کی خوب ثابت ہوا کہ ناحق ارباب غرض خود مطلب کے واسطے
ستفاد تہے ہیں امیر کبیر بہادر سے بدمزہ کر رکہا ہے انتیسوین تاریخ ماہ مذکور کی بہالی جو بدار کو
بہیجکر واسطے ملازمت کے طلب کیے جناب امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر جو دسوین تاریخ ماہ رمضان
المبارک سنہ گذشتہ کی امر دیوانی سے دست بردار ہو کر خانہ نشین تہے بلا تامل بیانہ کے سوار ہو حاضر
خلوت مبارک کے ہو کر دیدہ بہجت یاد فرمائے اور بار یابی میں بہت سی باتیں تالیف قلوب کی ارشاد
ہوئیں اور چلتے وقت ایک جیغہ و اسپ کا ہار اٹہارہ ہزار روپے کا عنایت کر کے رخصت کیے اللہ تعالیٰ
شکر رنجی کو زائل فرمایا سبب ہوا خواہوں کے محتشم الملک کو نذرین رفع ملال کی گذرانیں دو
جناب امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر نے بسم اللہ [illegible] ہاتہہ نذر شکریہ کے ہاتہوں پر باریک

اپنے حضور میں روانہ کیے پس مشکل کے روز چوتھی تاریخ ذیحجہ کی دربار موا جل فرزند صاحب بہادر آراد تیجی
عدم ثبت وکشا دربار کیا ایسی گفتگو کی کہ بعد برخاست ان اسموقت راجہ صاحب بنبکار کے پہنچے ہوئے بنبعدہ
ظہور الدین وغیرہ جملہ چار آدمی کو راجہ صاحب نے گرفتار ہوا اور ذخیرہ انکا ضبط سرکار دولتمدار ہوا
آخر محرم شروع سنہ بارہ سو ستاسی ہجری میں ستائیسویں تاریخ عمدۃ الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک
محمد رشید الدین خان بہادر ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا امیر کبیر حسب الحکم سامی واسطے استقبال کمشنر انجیف صاحب بہادر
چنانچہ بگے جو نہار حشمت سپاہ وارد بلدہ ہوتے ہیں دو روز پیشتر اپنے نصف کے شمس آباد نزول اجلال فرمایا چنانچہ عمدہ
پانچ گھڑی دن چڑھے صاحب بہادر وہاں آئے اور ہر دو صاحبزادگان موصوف سے ساتھ کمال تعظیم
اور تکریم کے ملے اور خیام میں اپنے جا اترے من بعد دو گھڑی دن رہے واسطے ضیافت
کہ ایک خیمہ گاہ میں صاحبزادگان مذکور کے آئے اور پانچ گھڑی رات گئے تک فارغ ہوئی
محظوظ جانب فرودگاہ اپنے مراجعت کی اور علی الصباح کمشنر انجیف صاحب بہادر اور ہر دو صاحبزادگان
ذوی الاقتدار وہاں سے ارادہ کوٹھی کا کر کے باتفاق سوار ہوکے اثنا راہ بیرون عیدگاہ پاس ...
اور چندی توقف کر کے پھر وہاں سے جو سوار ہوئے تو آپس میں اختلاط کرتے ہوئے کوٹھی تک ...
آئے پس کمشنر انجیف صاحب بہادر اور بڑے صاحب بہادر کے ملاقات ہوئی وہ تو داخل کوٹھی ہوئے
اور ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا بہادر اپنے اپنے دولت سرا کو مراجعت کیے بندگان عالی
متعالی نے اسوقت واسطے صاحب بہادر کے خاصہ عنایت کیے پھر دو پہر کو سراج الملک
بہادر بھی بروانگی سے حضور لامع النور کی کوٹھی کو جا کر صاحب بہادر موصوف سے

احکام دکن کے بیان میں

ان آئے اور پانچویں تاریخ بیرام بخش سنگھ کر ریسالہ کا توڑا ہو گیا اور دو جریدہ سکاہیں راجہ چندو لعل کے مار ڈالے
دسویں کو زیب النسا بیگم زوجہ میر عالم بہادر کی فوت ہوئیں اور گیارہویں تاریخ سراج الملک بہادر بیمار اور یہیں اپنی گنبد را
پنجشنبہ صاحب بہادر کو بلا کر رسم ضیافت کی بہت تکلف سے ہو دکی مستعد صاحب تو مفتوح باغ جہاں نما کے
سیر کا ارادہ کیا حکم بندگان عالی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر پہنچا جناب محتشم الیہم نے انکی دعوت کی اور آپ بھی
ہمراہ بندگان عالی کے روز دو شنبہ ... اپنے تشریف فرما باغ ہوئے اور قریب مغرب گنبد ... صاحب بہادر
سے ... صاحب اور ... داخل بلدہ ہوئے چونکہ راستہ دولتخانہ ہے جناب امیر باجاہ و توقیر کے تہا اول
... اور ... خانہ باغ امیر محتشم الیہم کے ہو کر وہاں سے جہاں نما کو آئے اور ضیافت کہا کر
بعد ملاحظہ آتشبازی اور رقص وغیرہ کے مسرور و مبتہج مرخص ہوئے مستعد چونکہ صاحب بہادر کو ذوق
شیر کے شکار کا از بس تہا عنان عزیمت کو اسطرف منعطف کیا اور اطراف و اکناف سے شیر کے
... بس قواعد کل ... دیکہہ کر ستائیسویں تاریخ ماہ مذکور کی روز آخری چہارشنبہ روانہ
مچھلی بندر ہوئے چلتے وقت صاحب بہادر کے بندگان عالی نے فرمایا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے
... سوار اپنی ہمراہی کے بندر مذکور تک بنابر سہولت ہمراہ کر دیئے چونکہ ان دنوں کام دیوانی
معطل اور ... بہادر واسطے اس امر کے بس متقاضی تہے اول چندو لعل روز ... علیخان بہادر
اور ظہیر الدولہ اور سیف جنگ اور مرزا محمد حسین خان اور علی یاور الدولہ کو جو ارکان دولت
انتخاب فرمایا کہ ان چہار امیران نامی سے کسی ایک کو دیوان کرنا مستعد گنش رائے ...
... اپنے ... کی ::::: دیوانی کی بہی ارتا ... امور ... پہنچانا ہی تصور فرما کر

ہنگام دکن کے بیان میں

دوسرا دفتر

[illegible marginal notes]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیانمین

اس مرد کو شنہ کزین کو کہر سے بلوایا اور حسب الارشاد حاضر ہو خدمت میں سرکار کی فرد کے ایک سو بیس روز
کی سو شہر قبان دو ہزار روپیہ نقد عنایت فرمایا اور سو جوان لیکے ... جمعدار میں ... سرکار میں منصبدار ...
بہت تنا کرد یعنہ ساتھہ دیکر روانہ کیئے اور جبلی این الملک بہادر کو ... ارشاد کیا سو آسکے اور ... ہزار روپیہ
کیا پروانگی رآجہ سنبو پرشاد کو واسطے مرقب شارالیہ کے ہوئی ... عنایت کیا بارہ ہزار ... مع ... عہاریان ...
مع منشی رشید الملک اور کل جمعدار ... فوج دیوانی واسطے ملاقات ... کے گہی کیا ... ہمان ...
گذرانیندہ آئے دیکا عطیات خاوندی ... جو حصہ کہ نامبردہ کا تہا اور جسقدر کہ صرف میں آسکے آیا سو آیا باقی ...
ہوا اور مدار المہامی ... معطل رہی ... ظفر الدولہ کی ... واسطے طلب تنخواہ ... کبھی ... رکہ فساد
اندر کرد کے کر ... تہی چودہوین تاریخ جمادی الثانی روز دوشنبہ شمس الامرا بہادر ... کی ...
کا حکم ہوا بہادر محتشم الیہم ... آدمی واسطے فہمائش کے اور چند جوان ... اپنے علاقہ
... ر ... داب ... بہیجا اپنے دیسے کنوار ... کہڑے ہوئے ان جوانوں نے ... ہا ...
اسمین جوان اسمین کے زخمی اور دو ... ناحق کشتہ ہوئے انہین آدمیون ... قلعہ ... رود ...
اپنے قبضہ مین لاکر شورش کا بلند کیئے ... گنبد کی جا کر خوب ... روپیہ قلعہ ...
کو دست بندی کے ظالمون کے ... ایا اور ان سبکو باہر کر دیا اور اخبار سے ... معلوم ہوا کہ ... بہی
تاریخ رجب کی ... آدہی رات کے وقت ... دفعتاً ...
ہوا کہ نصف شہر کیا او بیجاپوری تجار ... نقصان او ... غرہ شعبان ... علی جمعدار ...
کے کہر پر قصہ ہوا دو چار آدمی طرفین کے ایک دو تماشائی مارے گئے سلطان عالیجناب کے

[illegible marginal notes]

عہدون سے جمعدار رسالہ بیگ کو ملا اور دوسری کو جمعہ سپاہ کے جمعداروں اور رسالداروں کا درود سرکار عالی
پر دکھا ہوا خود پیشتر آیا کہ وہ لاکھ روپے نقد دلوانا اور غرہ ماہ سنہ سے تنخواہ جاری کر دینی وہ مانیں لیکن تنخواہ کو زوال
بہ ظہور میں نہ آیا ہی و رنیولا لال دروازہ اور فتح حصار بلدہ کا بہت پرانا ہو گیا تھا بنایان شہید استحکام
عصر سے گر کر از سر نو پھر ایک کھڑا کیا اور تعمیر دونوں کی بدستور عمل میں آئی بعد اسکے ایک منصبدار سادات
فکر احمد علی نام شہید تخلص قریب مکان بدر جنگ عبد اللہ بن علی جا بہادر رہتا تھا دفعتاً ہی اسکی ننگ و قیمتگا
میں سے غائب ہو گئی درو غریب تلاشیں تھا اور گھر والے سب حیران کہ الٰہی کیا ہو گیا اسمیں ان ہی چہار روز
ہوا سے تھے کہ چودھوین تاریخ اسی ماہ میں علی الصباح منصبدار مذکور نے جو باہر جا کر کواڑ کھولے ایک گٹھڑی جادر
میں بندھی ہوئی پائی دروازہ کے رکھی پائی اسکو کھولکر دیکھا گیا ہی کہ لڑکی اپنی ہی ہی کسو نے جان سے مار کر
ڈال دیا ہی لیکن زخم کسی چیز کا جسم پر نمایان نہیں اور قاتل نامعلوم حضور میں فریاد ہوا خود نے ایک جمعدار
دلوا دیے اور یہ فرمایا کہ بالفعل اسے دفن کر دو اگر کچھ دریافت ہو رہیگی اسوقت تو آسیجان لیا منصب چند دامے
قصاص سے پھر یار ہا آخر کار جب وارثوں کو نہیو کا نام سے ایک روپیہ کہ وہ جو عبد اللہ بن علی جمعدار کا
ہی تہوار دیا اور زر دیت لینے میں مستغاثی ہو کر جا بیٹھا بس آخر ماہ میں ایک نمبر لارڈ صاحب بہادر کا نام سے
حضور سے آیا اسمیں سخت تقاضا زر قرض سرکار کمپنی کا تھا سراج الملک بہادر جمیع منصبدار شتر سوار کا ذمہ
رکھکر دیا ہوا ہے اور انیسویں تاریخ رمضان کی رشید الملک منشی خاص نے عالم جاودانی کا ارادہ
اور فرزند اسکے ابتداء سن تمیز میں خدمت سے منشی گری کے ممتاز ہوئے بائیسوین روز پنجشنبہ دو پہر
وقت دفعتاً رود موسی کو طغیانی ہوئی اکیس خانہ پل کے پانی سے بھر گئے چند آدمی جو لب ساحل

دفتر دوسرا حکام دکن کے بیان میں

عاقل کہہ گیے ہیں ہر کیے اور رنجہ دور اب بہی لطف ہو گے تیسری تاریخ شوال کی دو شتر کا ولنبا لیکر ایک سو دار کر
وارد بلدہ ہوا امیر امرا جمعدار صاحبان کل ارکان دنی اعلی سوا آخر پیکے سب ملاحظہ کیے لیکن ستیں ہنوز
بیا آخر ذیقعدہ ایک جا کہ پانچ ہزار روپی سال کا موضع ہندو ہے سجادہ نشین کہ حضرت شیخ اسمعیل الدین
قدس سرہ کا جو درگا ہی اور شریف فرما ہے حضور نے مہدی کو سند دے دی ضبط کیا اور نوین تاریخ ذیحجہ کی عرفہ کی روز
وزیر کو تو الی کو موقوف او دربار ہوئے فضل الدینخان بیٹے امام الملک کے اس کام پر مامور ہو گئے بیسوین محرم الحرام سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو
اور ست ہجری مین گوبند بخش زادہ راجہ رام بخش کو خطاب الا دولہ ملا جون بینے لیجکر داخل قلعہ گولکنڈہ کیا یہ عہدہ بہو
جنکو خدمت سرورتی کو توالی کی یا حسن علیخان طالب الدولہ کے طرف سپرد ہوی آخرین مزاج اکبر جاہ بہادر کا بیمار
ہوا بنت النسا بیگم صاحبہ واسطے عیادت کے اور بہائی کو اپنے دیکہنے آیا بیسوین تاریخ ربیع الثانی کی روز
شنبہ کے بہادر بعز الہیہ ہو گئے اور کوی رسم ترکی تعزیت کے بلدہ میں عمل میں نہ آئے بالیسوین سوم دوسری
تفریح طبع اور سیر باغ سبزہ زار کے خود رونق افزا ہوے سرور تکر ہوئے پانچوین تاریخ جمادی الاول کی
وقت مراجعت چونکہ سراج الملک سید ابا غین ارتے ہوئے تہے جو ہمین خبر سواری کی پہنچی
یہی شہر کا ارادہ کیے مہدوی پٹہان اور دروازہ باغ کے خیمہ دیکر واسطے طلب تنخواہ کے
بیٹہے تہے مانع آئے ہر چند کہ بہادر معز الیہم نے واسطے سوار ہونے کے تامل فرمایا اور چاہا کہ
اول ہاں لین تو بہتر سہی لیکن حاضرین نے مزاج کو پہیر دیا اور کسی بہانہ آیا بہ تو سید رب الہ
انہیں آن بیٹہے مرفع کیجیے لکادیے بولے اگر ہم اسلام ہو رہے تو عزت ہی کی یہ ہنسے شریکا
ہی جمعیت تیار ہو کر واسطے حایل ہونے کے میدان میں آ کر اڑے ہوئے پچیس جو لوک تہے دلاور جنگ محمد خان

رسالدار وغیرہ انکی جمعیت بھی آخر کار بہت سا رچلا آئے بہادروں کو جو یوں مقتول ہوئے ہرگز دار وا دیدہ این آئے
ابھی سرشکالین پیش وہیں کہیں آفرین کہا چاہیے انہیں باوجود زخمی ہو جانے اور کرنے کئی اشخاص کے جو
تلوار ہی سے مہوت کو جو چلے بہو ... کر کون کو ہٹا دیا جو سامنے آیا مار لیا سپاہ نہ تک پہنچنے پائے ایک ...
... ایک ... انگریز کا رخسارہ پر آلگا اور وہیں ایک ہاتھ مارا وہیں ... بیانہ کو ... بہرا اندر ...
در ... بندہ کر لیا کو توال ... ہوا ایک گولی ... ہیں از کرتے ہوکر ایک سر پر آ ... گئے ...
... دو کہری کی بہ جمعیت بھی ... کر کے آئے ... کو نزدیک ... زندہ ...
ذرا ہمت ... کا ہوا اس ... جگہ میں انہیں ... مارے گئے اور چار زخمی اور انہیں ...
... ہو کر ... اور ... زخمی ہوئے اس ... بہادری کی ... کی ... الرحمٰن ...
... دکن ... بہادر ... کام آئے جو ... سردار ... کی دونوں ...
... ایک ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر ... الکاملی مدار المہام ... کر دیا ...
... سردار ... ہے کہ مزاج ... کا ایسا کہ ہر وقت ... طلب ... ہو ...
... سردار ... بہادر ... رسالدار ... کی ... گہری اس ... بہت ... ہوا ... حاضر ...
... اول ... فخر الملک بہادر ... آگو ... دیکھا کہ ... کام ... انگریز ... رخسارہ ...
... دو ... منتظم ... مدد ... عوض ... رفع خسارہ ... آہ دولت جاگیر ... اور
... جہاں ... سے ... ان ... ہی ... سپاہ ... حاضر ہوں اور دو لاکھ
روپیہ ... اور ... بھی ... بس ... الاب ... بہادر ... نے ...

ایسا کیجئے گا کہ خود تو ملک میں بر عایت فرائض لوگ بھیجتا ہوں جمعیت روانہ کرتا ہوں ملک ضبط
کر لیتا ہوں کیونکہ تعلقہ دار آمادہ ہو گئے چنانچہ طرف سے مدار المہام نقد فوج کا نقد آتا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے کر
لیجئے دربار حضور میں اطلاع ہوئی اور عرض کروا گئے کہ مدار المہام بھاگتے ہیں ارادہ انکا اور بھی خدا نخواستہ
و نسبت انکے پھر فرمان عالی جب تک گیا عالی جاہ کے کہ ہرگز نہیں ایک آدمی کا رکار بس کرتا ہی جو کام لے آوے ہو وسیلے
اطاعت اگر دل و جان سے حاضر ہو کر م ہوں [illegible] کا نہیں کارپرداز ان [illegible] طرح مقابلہ کرو کہ طرح دو دن [illegible]
ہو نہیں سکتا اور ماہ الیہ میں کہہ دیا ہے ہو ان کی روپیوں کی ہوئی [illegible] فوجیں تقسیم ہو صورت عذر کی [illegible]
خود ہی احتیاط فرمایئے کہ ارشاد دیکھئے کہ [illegible] اور آپ [illegible] تقاضی ہوگا تو ضرور فتنہ عظیم برپا ہوگا
چونکہ عنایت خداوندی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے ساتھ [illegible] آئی ہے اور روز افزوں
مہربان ہو کر صاف کہلا بھیجئے کہ ہم فقط کیجئے سراج الملک تم سے بقدر مبلغ دو چار [illegible] جا بجا
اگر ایک بشت سبیل نہیں ہو سکتی مضائقہ نہیں بتدریج ادا کرنا ہمارا حکم ہی نافذ ہوتا ہے اور ہم بار
بھی نہیں ہوتا پس شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دو لاکھ روپے نقد گذرانیے اور دو اسیطے باقی [illegible]
دو لاکھ ادائی تک [illegible] جانا مقرر کرکے دستاویز لکھ دیکھے خود بدولت [illegible] اور آپ بھی [illegible]
[illegible] اور اسقدر [illegible]
تو لکھد است [illegible] طرف [illegible] ماہ [illegible] منور الملک بہادر کہ [illegible] بیماری [illegible] کیا ہوئی چونکہ خود
نہیں بہت چاہتے تھے اور [illegible] بھی نہایت مطیع و منقاد [illegible] عادت سے [illegible]
فرما ہوگا اور صاحبزادہ نہیں ہے اول بردش الدولہ میں بعد ذو الفقار الملک [illegible]

[illegible]

الملک مظفر الملک اور فرزندان صمصام الملک اور بیگاتوں تاج جہان پرور بیگم صاحبہ جمال النساء بیگم صاحبہ

نجم النساء بیگم شمس النساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کئی دفعہ دیکھے ہوئے اور کبھی بسبب قرابت قریبہ کے جا جا کر

دیکھہ آئے ہیں اور ماہ جمادی الثانی میں گذر گئی بلدہ کی [illegible] سرراج تانک بخش سنگھ راجہ بالکند گوپال ورمی

نہیں ہوا امام [illegible] کچھ تحفہ واسطے زر کے بھیج دیا [illegible] رشید صاحب بہادر کے گذرانوائے [illegible] الہی

سو عنایت کیا [illegible] سکھو سنگھ واسطے طلب تنخواہ کے ہوا اور دو جا بیچ ہزار روپیہ رونق علیخان بہادر کی جاگیر سے آئے

ہوئے قریب بلدہ [illegible] جمعیت شمس الامرا بہادر کیا ہوا کہ [illegible] قرب جا اوری اور [illegible]

شوال میں دو شخص [illegible] گئے اور سونا جی پنڈت دفتر دار سرکار علاقہ رای بالا [illegible] دعا گو کیا

اور ایک [illegible] بیٹھے اور دولت کی مطالب [illegible] حضور اور سراج

اور جملہ ارکان دولت جمیعداروں نے عزت سب کو فکر پنڈت جی کی خاطر کیا ہوا [illegible] ایسے لوگ کہ [illegible] سمجھا

سراج الملک بہادر کے طرف سے بھی فہمائش کی آٹھہ دس روز تک [illegible] چار یا دیکھے [illegible]

اور [illegible] اپنی پناہ میں اس جاپر [illegible] کی دلیر ہو کر [illegible] آتا ہوا سو زبان سے [illegible] تامل

کرتے تھے اور ہوا خواہان ارکین دولت کیں بیان کرتے تھے اور واسطے حل عقدہ [illegible] اور جان بخشی

اپنے اور رہائی پنڈت جی کے اطمینان [illegible] صاحب بہادر سے چاہتے تھے آخر کار یہ ہوا کہ حسب الارشاد

دلاور جنگ محمد خان رسالدار بلدہ جا کر ایسی تدبیر [illegible] کی کہ سونا جی پنڈت زندہ

زندہ نکل آئے اور [illegible] خود [illegible] فرمایا کہ خوب ہوا [illegible] اگلی

[illegible] ایلچی بہادر [illegible] عبرت کریں ہوں اور بار دیگر [illegible]

[illegible]

دوسرا دفتر احکام دکن کے بیان میں

اور مجھے بھی پہر تمام پلٹن اور جمعدار وغیرہ انکے دوست ایسے ہو رہے تھے اور پانچویں تاریخ محرم الحرام کی

بارہ بجے ... معز الملک بہادر نے قضا کی خود ... روز ... ہوکر ... دفن ہوئے ... عادل ...

شیخ ... شمس الامرا بہادر ... اپنا ... اور ... الملک ...

نماز جنازہ ... پڑھی اور ... وفات ... بہت ... ہو ... سکھوں ...

... لیا اور ... انکی ... لیجا کر ... کیا اور ... اشتہار دیا کہ ...

فیصلہ ہو کا ... اور ہم سب ... اپنی ... لیکے خود ... اور جمعدار ...

جو ... تھے ... سکھوں ... ہم تمہاری ...

اور ... تمام جمعدار ... وغیرہ ... ہزار روپے ...

... روانہ ہوئے اور ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی ...

ارادہ ... کاری ... شیخ ... بہادر اور ...

... اور ... سنبل اور ... بہادر ...

اسکو ... اور اسکو ... آپ ... ہیں ...

... اسد ... علی خان اور ... محمد ... خان ان ... جمعدار ...

سکھوں ... جمعدار ... اور انکو ... ہزار روپے ... دیکر ...

... اور ... چلے گئے ... اپنی ...

رخصت کی اور فیصلہ ہوگیا اور ماہ صفر میں کلیانی سے خبر آئی کہ ... انتقال کیا

حسب الارشاد محمد وزیر واسطے ضبط مال و اسباب انکے روانہ ہوئے اور جملہ مال متروکہ انکے اکیس ہزار روپے
نقد اور چھ سو اشرفیاں داخل خزانہ کیے اور ماہ ربیع الاول میں جملہ جاگیر انکی واسطے ضبط ہونے کے حضور
مبارک میں آ بیٹھے کچھ بندوبست ہوا چوبیسویں تاریخ ماہ الیہ کی روز چہارشنبہ حسن علیخان طالب الدولہ کوتوال
اور ایک لڑکا منصفہ انکا گیارہ برس کا کام پر سرپرست کرکے مامور ہوا اور محمد سعید نام حبشی خواجہ سرا جو بیچ سرکار
حسن علیخان کا تھا مختار خدمت ہوا اور چھبیسویں تاریخ ماہ مذکور کی جنرل فریزر صاحب بہادر بہ خدمت [illegible]
دیگر روز لکھنؤ ساتویں تاریخ جمادی الاول کی روز جمعہ اور افغانان [illegible]
بہادر ریزیڈنٹ ہوا اور چھبیسویں تاریخ ماہ الیہ کی روز دوشنبہ کرنیل لو صاحب بہادر بجا جنرل فریزر صاحب بہادر ریزیڈنٹ داخل
لکھنؤ ہوئے اور بعد ورود صاحب موصوف کے کئی دربار ہوئے اور ہر وقت گفتگو ہوا سپاہ گذشتہ کی رہی
آخر الامر خود بدولت نے تمام اکاون لاکھ روپیہ کا ملک از انجملہ چھبیس لاکھ بابت تنخواہ
رودبست تنخواہ اور باقی اخراجات دیہات اور قرض سابق وغیرہ میں احاطۂ قلمرو سے اپنے سپرد انگریز
فرماکر تقاضا کو ہر وقت کے رفع کیا چنانچہ مفصل بیان اسکا آخر میں دفتر سوم کے آویگا انشاء اللہ
پس تیرہویں تاریخ شعبان کی روز شنبہ مہر خاص تنہا مہ پر دایر کرکے عنایت کیے اور ۲۳ میں
پہر رات گزرے بیماری سے ہیضہ وبائی کے جہاں پرور بیگم صاحبہ خاص زوجہ مغفرت منزل
کی رحلت ہوئی اور ستر ویں کو ماہ الیہ کی میر فیض الدین کلان پسر مغل علیخان بہادر کے بھی
اسی صدمہ سے جان بحق ہوئے اور اٹھارہویں تاریخ شب جمعہ سراج الملک بہادر نے بھی
قضا کیا اور اکیسویں تاریخ بہرام بخش خدمت گڈرگیری بعوض ان بالکند کی عنایت

و منصرف ہوئے اور انہیں دنوں میں تاریخ منگل یکم ذی الحجہ سالار جنگ بہادر نواب شجاع الدولہ بہادر ابن منیر الملک بہادر
مرحوم تیس برس کی عمر میں بعہدۂ صدارت سرفراز و ممتاز ہوئے اور سال عیسوی بکھیڑ راجہ چندو لال
راجہ بالا پرشاد ابن راجہ چندو لعل بھی جو تیس برس کی عمر میں عہدۂ پیشکاری جد کے آنجہانی پر مامور ہوئے
جانشین صدر الصدور صدر پر صدارت کی اٹھاسی برس کی عمر میں متمکن اور کام پر قائم ہوئے فرزند قلعہ دار
سال بحال چونکہ سب ارکان دولت کم سن اور نوجوان ہیں کسی نے مادۂ تاریخ ان سب کا یوں کہا ہے

ہند آمد ریاست جملہ بارگاہ طفلان شدند لیکن سب نہیں سالار جنگ بہادر کہ جوان ہیں مگر سب نہایت
بچے جوان اور سالہا تدبیر کہ بر علی ہذا القیاس اور بیچوں کو حکم ضبطی مواضع جاگیر بہادر بیگم صاحبہ کا ہوا
میر بادشاہ فرزند کے سنگر میانہ کے سوار کوٹھی کو چلے گئے کرنل لو صاحب بہادر نے انہیں دلاسا دیا واقعات کی
اور حضور میں رقعہ لکھا حضرت نے سیف جنگ کو فرمایا کہ جا کر انہیں سمجھا لے آئیے اور سلجھے
ماہ منہ روز چہارشنبہ معظم الملک محمد بدر الدینخان بہادر خراسان روضۂ رضوان کے ہوئے مادہ
تاریخ الکاید بہ راقم ہے یہی حیف معظم الملک اور ماہ شوال میں اخبار سے ایسا معلوم
ہوا کہ شہر از مین کابل ایک بہ زلزلۂ عظیم ہوا اسمیں بقول بعضے پندرہ ہزار اور بقول بعضے بیس ہزار
آدمی اور اسیقدر دواب تلف ہوئے اور ماہ ذیحجہ کو کرنل لو صاحب بہادر بھی بدلی ہے
جان الکزاندر سی پی بسینی صاحب بہادر کے روانہ ولایت ہوئے اور دسویں کو بندگان عالی
نے تہنیت عید کا دربار فرمایا صاحبزادگان فلک جناب قمر رکاب صاحبزادہ کیسی
موتس دلپذیر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر اور روشن الدولہ جہانگیر علیخان بہادر

دوسرا کلام دکن سماں میں

سے چند دیگر برادرزادوں کو بھی یاد ہوں فرزندوں اور بھتیجوں اور دیوان اور بخشگری کی خدمت نواب بیگم صاحبہ کی

بالفعل بیگ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو ہے شاہد ہوا میر صاحب جاہ و توقیر محتشم الیہم معتمد الامرا والا قدر مہر ایک کی افواج

و منصبدار اہل کار و غیرہ سب جو جو کہ حاضر تھے ایک لکھ کشتی میں رکھ کر بعد انقراض مراسم معمول کے خود

فرط تسلیمات کا صاحبزادے بھی آئے دولت سرا کو روانہ ہوئے حضور پر نور آج ماہ الدین واسطے الوجوہ

جلسے کے سرور تکرر چند روز اقامت فرما کر سلخ ماہ ربیع الاول کو واضح ہو کہ سن جلوس ۱۷ روز

شنبہ سلخ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۹ بارہ سو انہتر ہجری تک ایام سلطنت نواب ممدوح کے پچیس برس ایک مہینہ

گیارہ روز ہوئے روز شریف حضرت کا ساٹھ سال کا ہے اور غیرت سے جناب سلطنت مآب

کو دو صاحبزادے ہیں اول عنوان صحیفہ دولت دیباچہ کتاب خلافت کامگار مظہر الطاف

پروردگار سخن پناہ خورشید نگاہ پیش بین تجربہ کار وفاکیش پدر اندیش قدر انداز

فیروز روز شب نواز دشمن سوز شہسوار اردوئی وقار قوت بازوئے شجاعت رونق

وجاہت فروغ دودمان زیب انجمن خاندان درۃ التاج جہانبانی زینت اورنگ کشورستان

آرایش میدان جرأت پیرایش ایوان عفت و دین پرور ہمایون اختر بالیقین ستاہی دافع بلا مکارم

اخلاق مرشد زادہ انفس و آفاق باعث افتخار و تفاخر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر

نصرت و اقبال را یاور رکاب اندر رکابش نصرت و تائید را باد عنان اندر عنان : لا زالت

شمس اقباله و نواله مشرقة فی الآفاق ما دامت فی الدهر آثار العشی والاشراق دوسرے

دوسرے روشن الدولہ میر جہانگیر علیخان بہادر ترسیم نصف فوقانی چہار منار کی اجنبی

جا در کہات ہے کہ جسکا ذکر آویگا اور درست محل پر اپنی حویلی میں احداث کیا نواب کے ہی الحاصل اِس کتاب میں ابتدا
برس سے ریاست شش صوبہ دکن کی زیر فرمان واجب الاذعان اولاد امجاد نواب مغفرت مآب آصفجاہ نظام الملک بہادر کے
رہ کے ہمیشہ اللہم زد فزد تم زد دستاہو رونق عارض تابان پہ مہر و ماہ کے یہ مدعی ہا پال ہوں اولاد آصفجاہ کے

خاتمہ دفتر دوم

خاتمہ دفتر دوم بنا کے بعضے بلاد و اماکن و قلعجات ملک دکن اور کئی رسوم عام اس ملک کے اور وجہ
تسمیہ بعض بعض مقام خاص حیدرآباد اور وہاں کے نامی ایوان و باغات بیانمیں اور احوال اشتہ بعضو
اور کو شوارہ صوبجات پوشیدہ نرہے کہ اب راقم مختصر احوال بعضے اماکن نامدار کا کہ بالا مذکور نہیں ہوا ہے
چند مقامات اور رسومات اس دیار کے جو خواص و عوام میں شایع ہیں اور طرف معلومات اسکے
طبیعت نقد و قطرہ کی مایل ہو چکہ عند التالیف و تسوید اوراق گذشتہ کے کتب سابقہ سے بہ حیاطہ
پایا تہا لکہنا اتکار کرے کر بیٹے اولی و انسب سمجہ کر سرحا قید قلم میں لاتا ہی اور حقیقت ان ہا
و عمارات خاص بلدہ کی کہ وسعت و رفعت میں بی مثل اور نضارت و لطافت میں بے بدل ہیں
اور کیفیت اشیاء عجائب اور تفریحات غرائب کی جو جو کہ فی زماننا احداث پائی ہیں اور پیشتر
پیرایہ ترقیم کیفیات سے پاک عاری ہو چکہ معاینہ روبرو کا ہی اور معلوم ضرور جانکر لکہتا ہی تا
ارمغان مردمان آیندہ کا ہو ذکر بنای قلعہ دولت آباد واضح ہو کہ ملک دکن میں
قلعہ دولت آباد اول بنا کیا ہوا راجہ ایل کا ہے پس بسبب گزرش دور و دراز کے تقرفین راجہ دیو
گڈہ اور ... سے جو بانوے ہجری ہیں بقول بعض ملک علاء الدین برادرزادہ سلطان جلال
الدین خلجی والی دہلی کا اور بقول بعض خود سلطان بنفس نفیس افواج ...

دور مار کر کے بعد قتل و نہب کثیر کے سلطنت خطۂ جنوب کو تصرف میں اپنے لایا اور باج و خراج شہر [illegible] کی

ابتداے حکومت اہل اسلام کی اس نواحی میں ہوئی بعد چندے علاء الدین مستقل [illegible] کا عنوان بہمنی ہوا

اور عہد اسکے الی الآن قبضہ میں سلاطین کے ہی رہا کہ [illegible] اور [illegible] ایام [illegible] اور بعد اسکے فرمان

روا ہوا وہ بسبب حرکات ناشایستہ کے [illegible] اقبال [illegible] قتل [illegible] ابو الحسن [illegible] بخلاف

طبقات کے تصرف میں وہ ملک شاہان نظام شاہیہ کے آیا اور عہد میں شاہجہان کے وہ ملک بالکل [illegible]

ہمایون جہانگیر کی ملحق ممالک محروسہ تیموریہ کا ہوا اور اب تصرف حکام آصفیہ کے ہے اصل نام [illegible] اور

تھا سلطان محمد تغلق شاہ نے شہر پناہ [illegible] اسکا نام دولت آباد رکھا [illegible]

سنگتراشی اسمین [illegible] الورہ [illegible]

کہ ان استادان سنگتراش [illegible]

ایسا [illegible] نظارگیان اس [illegible] کیا ہے اور [illegible]

فرنگی [illegible] بہت [illegible]

اور آفرین کرتے ہیں اور ایک [illegible] تواریخ مترجمہ زبان انگریزی میں لکھا ہے [illegible]

عیسی علیہ السلام [illegible] بت پرستون [illegible]

[illegible] سنگتراشی اور معماری کا کمال [illegible] اکثر صورتیں حیرت افزا اور عجیب [illegible]

بیان ذکر بنای قلعہ آسیر قلعہ آسیر کا نام ایک اہیر نے بنایا ہے چنانچہ اصل اسکا قلعہ

آسا اہیر ہے کثرت استعمال اور مرور دہور سے تین حرف اسکے یعنی دو الف اور ایک [illegible]

ہوکر آسا اسیر گڈھ کا اسیر ہو گیا اور اسیر جیسا کہ معلوم ہی کا وجہ آسا ہی کو کہتے ہیں اور شہزادہ ارشد عمدہ صوبہ خاندیس کے
تھا آبا و اجداد انکے سب سوداگری پیشہ تھے اس کوہ رفعت شکوہ کی پناہ میں رہتے تھے اور واسطے حفظ مواشی کے حصار
مذکور ابتدا میں مٹی اور پتھر سے بنایا تھا بعد چندے وقت آسا کا آیا چونکہ وہ اقتدار زیادہ رکھتا تھا قدیم دیوار
حصار سنگ و گچ کا بکمال متانت بنایا پس انکے نام سے قلعہ مذکور مشہور ہی ذکر بنای شہر
برہانپور و زین آباد شہر برہانپور نصیر خان فاروقی نے نام سے حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ کے
آبہ ستی کنارہ میں اور زین آباد نام سے جناب شیخ مخدوم زین الحق زین الدین نور اللہ مضجعہ کے بسایا ہی اور فصیل
برہانپور کی مغفرت مآب نے بنوائی ہی ذکر چبوترہ اور شہر اورنگ آباد اس کا چبوترہ احمد
نظام سلطان نظام بحری نے واسطے تماشا پتنگ اقبال کے احداث کیا ہی اور شہر اورنگ آباد سنہ ۱۰۱۰ دس میں …
ہیں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آباد کیا ہی ذکر بنای گولکنڈہ و قدیم پل شہر حیدر آباد و
منارہ و مکہ مسجد قلعہ گولکنڈہ کا پہلے مٹی سے ابتدا میں کشن … نے بنایا تھا … [illegible]
مصطفی خان کے ابراہیم قطب شاہ نے اسکو سنگ سے مستحکم کیا چونکہ قلعہ مذکور دار السلطنت
سابق کا تھا اور رود موسی قریب شہزادہ سلطان محمد قلی کہ شکار دوست تھا اور …
… سبزہ دار واسطے عدم ممانعت عبور صادر و وارد کے حکم پل کی تیاری کا ہوا …
… عمارت میں انکے صرف ہوئے پس تفاوت ہے دس برس کا …
سلطان قلی نے بنا شہر کی ڈالی ہی پیچھے … عرصہ میں کام معمورہ کا مع عمارت …
اسکے انصرام پایا ہی چنانچہ اشارہ طرف انکے اجمالاً احوال محدثات مذکورہ اور اماکن سلاطین

ذکر بنای … دفتر دوم

قطب شاہیہ کے کہ اب بعض ان میں سے ویران اور بعض منہدم ہیں دفتر دوم میں ان کا ذکر کیا ہے اور مادہ
تاریخ بنا اسکے شہر کا یا حافظ ہے ۱۰۰۰ اور ایام کا فرخندہ بنیاد اسوقت بلدہ پر حصار تھا نہ فصیل یہ مبارز خان
دکنی ہے اور نواب آصفجاہ مرحوم نے اتمام کو پہونچایا کہتے ہیں کہ اول چار منار کی چار پر ایک بڑا دیول تھا ابتدہ جاکر
عالیہ نے ہم پائی بلندی جسکی چھیاسٹ گز ہے اور تاریخ اسکی کو بنیت العتیق کہی ہے اور جو کلمہ عتیق
عربی میں کعبہ پر تفسیر کر کہتے ہیں بیت یہ وجہ تسمیہ اسکی یہی ہے اور ایک قطعہ کہ جا پتھر پر لکھا ہوا دیکھنے میں آیا ہے کہ محمد قلی
قطب شاہ سے ابوالحسن تانا شاہ تک ۱۱۰۴ آٹھ لاکھ روپے اسکی تیاری میں صرف ہوئے ہیں دروازہ اور دیوار حصار
بیارہ سی چار ہیں جیسا کہ کتبہ سے ظاہر ہی ہے اور اتفاق اسکا راقم کو بوجہت بچشم خود گرشتہ اول
سے پایہ جانب شمال سطح فوقانی چبوترہ سے بالکل زکی قوربک ۱۴ اصبع کم ۲۳ گز ہوا اور کرسی اسکی اسی جیب
سوا گیارہ ان دو گز سے اصبع جملہ ۲۵ گز ۲ اصبع ہوئے الحاصل سطح زمین سے سطح سقف تک کم و بیش تخمینا پچیس
معماری ہوتی ہیں ذکر کلان تال جنکا حاجت ہی کہ حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو کہ کربلا میں سر مبارک
جناب سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے تھا اور وقت کار زار مبنی کا ٹکڑا خود مذکور کا کہ جسکو نعل کہتے ہیں
کو پڑا تھا جو بعد ورود ہوکر کسی طرح نواردان میں سے اسکو پڑا پایا پس وہ رفتہ رفتہ وقتیں جادت ہونے کے
دست بدست بیجاپور کو آیا اور سلطان عبداللہ وہاں سے اسکو روپے کے تقویذ میں
میں رکھکر اور بسپر صندل لگا کر لفظ اللہ کی صورت پر علم بنواکر ہمیشہ عشرہ
محرم میں استادہ کر کے آداب و رسوم تعزیت اس جناب کے ادا کرتا
تھا جب سے یہ دستور جاری رہا جب وہ سلطنت تباہ ہوگئی علم مذکور

دوم

حیدرآباد میں آیا اور چہوز بدستور عَلَم مذکور میں متصل دہلی دروازہ کے ایستادہ ہوا کرتا ہے اور عام و خاص وہاں
اگر عود جلاتے اور پھول چڑھاتے ہیں اور فاتحہ حسین مظلوم رضی اللہ تعالی عنہ کا کرتے ہیں اور جو کچھ نذر
یا شورہ اسکو نکالنے کا بھی معمول ہے پس روز بروز میں علم مذکور کی کثرت خلایق کی اور گرمی و خوشی کی اور ازدحام
عود و گل کی قابل دیکھنے کے ہے تمام شہر کے آدمی ایکجا اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جس بھی کہ سوا بنی نوع انسان
کوئی قسم کا حیوان سوار ہیں آتے نہیں یا آدمی ہی آدمی ہوتے ہیں ذکر حسینی علم سمع ہے کہ آغا
علی نام ایک شخص واسطے زیارت بقعہ متبرکہ وطن مالوفہ سے اپنے سفر کیا تھا پس رفتہ رفتہ جب آغا مسطور وارد
مدینہ طیبہ ہوا وہاں ایک نشانی طلب شیت مبارک حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ آئی
وہ زر کثیر اسکے لئے ہوئے وارد کربلا معلی ہوا اور ایام اقامت میں وہاں کے ایک آہنی علم تیار کیا اور شمشیر کو حسب مقصد
اسکے وسط میں نام دوازدہ امام کے نصب کیا اور بعد چند علم کو لیکے ہند کا ارادہ کیا چونکہ زمانہ قطب
شاہا بادشاہ عصر تھے جو سنا انجوں نے طلب کی اور جب علم مذکور قریب شہر نایاب کے آیا آپ واسطے استقبال کے
نکلا اور بڑی تعظیم و تکریم سے لاکر جس مکان میں ہے وہاں اسوقت غریبہ تھا ایستادہ کیا اور اسکو
طلاکار تہ نشان کیا اور علی الدوام عشرہ شریفہ میں محرم الحرام کے وہاں ایستادہ کرنیکا حکم دیا اور
عود و گل اور کنڈوری اوقات [illegible] دیکے غلاف سرکار [illegible] اپنی [illegible]
آغا علی نے مکان مذکور کو شہر قوی کیا اور نقار خانہ اور خانقاہ [illegible] اب تلک ابل
اولاد آغای مذکور کی ہیں اور ہر عشرہ میں بندگان عالی سے لنگر ادنی آدمی تک وزرا امیر حیدرآباد
سبھی شیعہ حتی کہ ہنود اپنے اپنے مقدور ہوافق تجمل کرکے لنگر جسکا ذکر قریب [illegible] آئیگا لیکر

دفتر دوم

وہاں جا بیٹھتے ہیں اور قرات فاتحہ کا ہدیہ ارواح طیبین الطاہرین شہدائے کربلا کا کرتے ہیں اس شخص

ہیں جو اپنی کہ ہزار بارہ سو روپیہ کے مددمعاش سرکار کی متعلقین آغا کو ملتا ہے ہیں وجہ تسمیہ

حشمت ولی جیو طرف شہر کے حیات بخشی بیگم عرف بیٹا صاحبہ بادرعبداللہ قطب شاہ کی ایک صحبت

ہوش و تمیز پر شکوہ وہاں ایک چھتہ اسی عمارتی بنا ہے حشمت وہ ایک مکھو جا کے کیا کرتے ہیں

جشمت مکو خود مجرد ولی یا چھتہ اکثر کہا جو کہ قاعدہ ہے کہ ایک اسم کا اطلاق کثیر پر آتا ہے اور وہ معلق کہا

جاتا ہے تو ذہن مخاطبین اوسی معنی کی طرف فرد کامل کی جاتا ہے جیسا کہ اگر کوئی کہے ہم مدینہ کو جاتے ہیں

تو سننے والا اسی مدینہ منورہ کا سمجھا جاتا ہے مدینہ میں بلد کو کہتے ہیں اسی لئے نظر کر کر بادی کے نام سے

جناب سید الشہداء علیہ التحیۃ والسلام لیکر بندگانِ خدا کا مرجع بنایا اور ہر سال آتا ہے اب الخاص و عام

غسل کیکے زر و بلا جا کر ہر پنجشنبہ کو جایا کرتے ہیں اور منتیں مانگتے اور نیازیں کرتے ہیں اور ثواب کا

روح اطہر فاتحہ فات بخشتے کے کرتے ہیں ذکر ابتدائی لنگر نقل ہے کہ عبداللہ قطب شاہ پر کو

بس میرت نام ہاتی پر سوار تہا کہ دفعتاً وہ ہاتی مست ہو گیا اور جنگل کی راہ لی مردم کے حیرت میں

نتنت تمام سے حیات بخشی بیگم بی بی صاحبہ الف بادری کے متوار ہوئی اور ہاتھ دالحاح جناب

واسطے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دی اور عرض کی کہ اگر شہزادہ میرا سلامت آویگا تو میں ایک

لنگر سونیکا ہاتی کے لنگر کے ہموزن بنا کر حسینی علم پاس لیجا دونگی اور وہاں اسکے ٹکڑے کر

اور سب کیتں پر تقسیم کرونگی جب ایکدو روز گذرے بی بی موصوف جہاں سے تو

بند ہوا دیکے اس خیال سے اگر ہاتی کو جہاڑ کیکے بیچے سے گذرے تو شہزادہ میرا کچھ غذا کرے

اور رقی انجمن کے لطف سے تنہائی کی فرصت پا کر کہتے ہیں کہ ایک مہینہ تین دن کے بعد ہولیوین کو محمد علی کی بسنتی
مانگی کی اتری اور شہزادہ جہاں کے سلامت کہ کو آباس کالی پا صاحبہ نے حسب وعدہ تیارہ سیہ سنگر شور
شہزادہ کی کمر سے باندہ کر بڑے جلوس حسینی علم کو لیکے اور وہاں آکے گھر تبرکا کو بھی دیا دے دہی
ہو کہ رسم انکی کشتی خاص و عام کا عشرہ ہیں محرم الحرام اس روز سے اس بلدہ میں حیدر آباد بھی اور تا الی الآن برابر جاری
ہے اور یہ بھی جانا چاہیے کہ کلی صورت کیا جو اب سابق میں فیل خانہ بادشاہی تھا اور وہاں صورت
نام ہاتی خاص سواری کے بندہا کرتے تھے ذکر علم بی بی جو کہ بی بی صاحبہ موصوفہ شیعہ مذہب تہیں
اور علموں کی معتقد بس ایک علم اسد محمد علی ان بتبرک کی طور اکا اہتمام ہے حیدر رضا منکار
ہو کر بار جانب مشرق ایستادہ کیا اور ضریح روشنی اور تجمل سواری کا کیا ہے مقرر پایا اس
جہت سے مردم اسکو بی بی کا علم کہتے ہیں اور بعضے حیدر کا علم بھی بولتے ہیں ذکر حسینی فصل
کہ ہر جانب شمال کو ہ بلدہ کے قریب موضع کیرہ ہے جو ایک پہاڑ واقع ہے اور عوام الناس
اسکو مولا کا پہاڑ کہتے ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ سابق میں اس پہاڑ پر ایک سپاہی رہتا تھا اور
سال کو ایکبار اسکی جاترا کیا کرتے تھے انہیں دنوں ستر دن شب یعقوب نام سپاہی
خواب دیکھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ تمہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بلا فرماتے ہیں
بیدار ہوئے حالت خواب میں اسکے ساتھ ہوا اور اسکو لیا ہوا بالائی کوہ کے
کیا کہ وہ جانب ... رونق افزا ہیں اور بازو ... کمان کہا ہوا ہے
رو برو کھڑا ہوا صبح ہوتے ہی پالکی میں سوار ہو کر پہاڑ کو گیا اور جیسا کہ عالم ... میں حضرت کو

ذکر تتمہ

دفتر دوم

تشریف فرما دیکھا تھا وہاں جا کر جو نظر کی اس سنگ خارا پر نشان حضرت کے دست مبارک کا پایا اس قدر پر
رو پا کو یقین صادق جانا اور سمجھا ایک محراب بنوایا اور نشان کے دست مبارک کے بعلی تراش کر اسمیں قایم کیا پس کبھی
کبھی آپ واسطے فاتحہ کے جایا کرتا تھا یہ بات بندہ ان کے تا بسنہ آٹھ سو ستر کے دیکھنے میں آئی اور متعدد مرتبہ ان کی جا آ
کا دن آیا اور بندہ یہ سنو انہوں نے میلاد کی مجلس اتفاق ابراہیم قطب شاہ کے مقام بالا حصار کو کہ
اور جانب شمال ہو بیدر کی دور صحرا میں پہاڑی پر ایک گنبد ہے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا مشہور ہے کہ یہ مقام
کا ہمیشہ وقت حاضر رہتا تھا آپ یوں نقل کی کہ یہ گنبد پیغمبر کا بھائی کا ہے اور اس قدر نشان حضرت
آج کی تاریخ سب جمع ہو کر جشن کیا کرتے ہیں سلطان فرمایا یہ بات بھی سچ ہوگی
سابق تخت بیٹے کو اپنے وہاں گوشہ لیا کہ جب ہر سال ہوا تو اس دن کو روشن میں لگا اور دل کو سپارکر
ڈالا اور روشن کیا اور ملک کا جو ہو چاہئے اسی تمام مسلمان ہو کر گیا اور شہر میں بیشک بادشاہ جنت قرار ابراہیم
تاریخ وفات بادشاہ مرحوم کے ولادت کی بھی وہاں کیا اور جشن میلاد النبی علیہ السلام کا ترتیب دیا میں بندہ جو شہر
جو قریب ہے قدم رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اگر چہ آپس میں ہو گئے اللہ کی جشن کو ہی
دیکھا تھا جس میں اس جناب ولایتماب رضی اللہ تعالی عنہ کا مقبرہ پایا اور روضہ تکلف سے بنا ہوا
مکان کہ نقار خانہ بالائی کرہ اور اسمیں مقبرہ اور باغ صاف دیکھا بعد اس کے
لوگ امراء اور اعلی کہ ہیں اور اہل حرفہ بازار کر دو کاندار اور دیہاتی اطراف و اکناف ہر سال عرس کے دن
ہوتے ہیں اور نیاز و فاتحہ اس جناب کا رضی اللہ تعالی عنہ کرتے ہیں اور اسکے ارباب روشنی اور رقص سماع
خوانی اور طعام اقسام کے مٹھائی وغیرہ میں ایسا تکلف کرتے ہیں کہ مافوق اسکے اس مملکت میں

[illegible]

ذکر تتمه

دفتر دوم

کوئی میلا منصور نہیں ہوتا پس عقد آباد میر نظام علی خاں آصف جاہ ثانی اپنے عہد میں کہ ان کی ارادت [illegible]
تھے اور جا کر صرف عود و گل اور دفع حاجات جاروب کشان جبل مذکور اور علم [illegible] اور نالکی اور حسینی علم [illegible]
جدا مقرر کیے اور صحیح تو یہ ہے کہ جب الامام ایک بار دکن میں وہاں رہتا تھا اور اس پاس میں برکات اور آثار بزرگوں کے
تھے جب مرگیا رکن علی نام ایک خادم ہر سال آتے تھے میں میلا اپنے نام پیچھے یادگار تا جب مبارک وقت [illegible]
برکات سنگوا کے مسجد میں رکھے اور رنگ بست [illegible] آنا مقرر چراغ کی بہر رنگ [illegible]
کر سے صندل اٹھایا اور پہاڑ پر جا وہاں عرس کیا مقرر کیا پس عقیدت مندی رکن علی کا [illegible] کیا روز عرس کو
بہی زیادہ ہوتی گئی یہاں تک کہ بادشاہ وزرا امرا اعلی ادنی سب جانے لگے حقیقت میں [illegible] اس میلا کا
یہی اول کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا جانتے ہیں کتیبہ کہ رکن الدولہ قطعہ
چون ان رکن دولت نام حسینی بنا کرد این بخشید فیض عام و خاص سال تاریخ [illegible]
سر [illegible] باد [illegible] اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہم مذکور اس میں مغرب و جنوب [illegible]
پر واقع ہے اور بانی اس کا [illegible] ذکر آثار میر عالم بہادر [illegible]
میر عالم بہادر [illegible] ایک زمانہ قبل میں باغ خوشنما اور عمارت دلکشا کہ خود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اعلی کو پہنچے وقت اب ::

شیرین واسطے استعمال کے میسر آتا ہی اکثر مکانوں میں نہر کیلی ہے ہر ہر گہر باغیچہ ورنہ قبل اسکے نہر واسطے
پانی رکن الدولہ کے بم اور ندی کا تقسیم آتا تہا اور اکثر امور آب شیرینی کے کنارے بانی کے ہیں یا دولہ
سب پر بند لگا کر نیچے سے پانی اور شیرینی کے آب ہی بہتر ہے اور میں اہل مقدور کے پانی بم از
تالاب مدا ب موصوف کا ہنچ منافع کثیر بندگان خدا کا واقع ہوا ہی اور یہ بہی بنا جاتا ہی کہ بند تالاب
پختہ اور کچہ کا اس ضلع پر تیار ہوی ہی کہ وہ ابتدا سے انتہا تک ایک نصف دائرہ ہی کہ نسبت آخر
ہی جب چھوٹے بڑے ایک نصف دائرہ سے اور آمد میں جو دو کونے کی ہیں یہ دونو باعث اسکی استحکام
اور پایداری کے ہیں باغ جہاں نما کا بیان واقع ہی کہ بیرون شہر سمت جنوب مائل بغرب
کے بیچ میں دروازہ علی آباد و فتح دروازہ دامنہ کو ہی چشمہ پلی کے ایک میدان دلکشا اور صحرا
جانفزا ہی کہ ابتدا عہد میں نواب مغفرت منزل آصفجاہ ثالث کے بیچ سنہ ۱۲۳۸ بارہ سو اڑتیس ہجری
نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مد ظلہ العالی نے کئی بیگے زمین وہاں کی سرکار ابد مدار میں
زمین قطعہ پر ایک باغ وسیع اور عمارت رفیع اور معزب طرف دروازہ باغ کے بازار اور دیگر
مطبوع کے بنوائے ہیں اور چونکہ مزاج نواب ممدوح کا طرف شغل اماکن کے بلطف اور مائل
ز دسکام وہاں کا جاری ہی چنانچہ تفصیل ہر ایک کے بنائی یہ ہی اول ایک مکان خورد اندر
عمارت عالی کے جانب مغرب واقع ہی اہتمام سے حاجی محمد الامین کے ترمیم پایا بیچ عہد حضور پر نور
نواب ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ ملکہ کے سنہ ۱۲۴۲ بارہ سو بیالیس ہجری میں یہ مکان جس سے جہان
کہ دولت خانہ جہاں نما دہ تاریخ اسکا ہی اہتمام سے میر اظہر الدین کے تیار ہوا بہر امکان

باغ کا اور کیاریاں چمنستان جہاں نما کی سی ہیں دو طرف مکان بعضی بطور نشیمن اور بیچ کول حوض ایک جدا ہے

ہے جو اراضی اندرون باغ کی طولاً چھے سو گز اور عرضاً تین سو گز ہی بعد اسکے اہتمام کپتان میٹر جان صاحب

کو ٹیبے فرحبخش ملازمان سرکار نواب ممدوح سے تھے کچھ فاصلہ پر باغ ہے اسکے شاہ راہ عام ہے ایک بازار وسط میں

پھول اور تین طرف اسکے دکانیں پختہ اور اقدار اور اسپر ہر ایک کے تین تین کمانی دروازہ ایک انمیں سے بڑا اور

دونوں پہلو میں دو دروازہ متوسط اور ایکطرف بازار کے شکوہی محکمہ یعنی چاوڑی اور باہر بازار کے ایک ہی طرح

دیوار کے ہر حد شمال و جنوب کے تین مکانات چھاؤنی لکی سواران رسالہ و توپخانہ آسی و حبشی کے اور بیچ مغربی

دروازہ بازار کے ایک گنتہ یعنی بالاخانہ آب شیرین کا مع ایک مکان خورد تیار ہوا بس اہتمام غازی الدین حیدر خلف اظہر الدین

کے جنین میں کلان عمارت باغ ہے دو مکان اور جانب مشرق اسکے ایک دوسرا باغ مع کنج نسمی

تمثیر کنج کہ دروازہ آمد و شد اسکا شرقی طرف دروازہ علی آباد مشہور ہے اور دو مکان جنین میں

قصر جہان نما ہے اور جانب جنوب مغرب بیل اس قصر عالی کے بیرون دیوار حصار میدان دسیع

تو مجدد نو ادرات سے روزگار ہے اس وضع پر کہ بیچ کا مکان مثمن صحیح کچھ فاصلہ پر اور محاذی چہار اضلاع

مشرق و مغرب و شمال و جنوب اسکے چہار مکان مستطیل اور انسے تھوڑے فاصلہ پہ محاذی دو دو

اضلاع باقی و الکنی و نیرت کے دو دو چہار مکان وہ بھی بطور مستطیل اور باہم دیواریں

متوازی ایکدوسرے کے بیچ در بیچ بہت خوشنما مانند خوبان جہان کے اس وضع پر تیار ہوئے

ہیں کہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانے والے کو بہت مسافت طے کرنی پڑتی ہے

بلکہ راہ فراموش بھی کر جاتا ہے اسطرح سے کہ جس مکان سے نکلا تھا پھر اسمیں

تتمہ دفتر دوم

آتے تھے خصوصاً اگر کوئی باہر سے مکان وسطی کا ارادہ کرکے چلے اور ہمراہ ہو لے سید تا اور تھے تو اول تجربہ
مکانوں کے روبرو سے گذر ہوگا اور انکی سیر کرلیگا تب تا مکان تک پہنچیگا اور وہاں انکے درمیان اسطرح رکھ اگر
انہیں بند کردیں تو بھول بھلیاں ہو جاوے اور کھولدیں تو پھر بیرہان سبحان اللہ اس سے زیادہ کیفیت
اسکے دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے اور ایک مکان پختہ باغ خوش آئین اسطرف سیں بھی ہیں مکان ایک تلار اور
دو ستون سطر اور باہر اسکے بھی سر راہ ایک چاہ آب شیرین بہتر عسل اور انگبین سے واسطے شرب مدام انواع مردم
مرغ و مور وغیرہ کے تیار ہوئی چنانچہ مادہ تاریخ بنا کے حوض چاہ مذکور کا راقم سے یہی ہے مست این چاہ نور سپہر
شمس الامراء اور اس زمانہ تک مبلغ دو لاک روپیے اصلاً ہیں ذات ایوانات کے اور ایک لاک سعی بابت آرایش
آرایش مثل درخت کاری و لتر و دیوار گیری کوچ و کرسی میز و کہربال و فرش وغیرہ کے اور دو لاک روپے بابت بناری
بازار جملہ پانچ لاک روپے تقریباً خزانہ عامرہ سے سرکار ممدوح کے صرف ہوئے ہیں الحق حدیقہ مذکور اماکن سے
اس مملکت کے مستثنی اور ممتاز ہے مردم اقالیم سبعہ کے خصوصاً صاحب لوگ اور لیڈی لوگ ولایت
انگلستان کے مع رسیڈنٹ بہادر جو صادر اور وارد اس بلدہ کے ہوتے ہیں واسطے تفرج کے وہاں آتے
ہیں اور سرکار فیض آثار نواب سے سید فواکہات عطایات طعام وغیرہ بموجب حوصلہ اہل سیر کے تحفہ
بھیجتا ہی اور دیکھنے و اضافات مکان اور اشیاء خارجہ مثل گلدستون اور شیشہ آلات اور
آلات زمانہ سنج اور دیگر عجائبات و نشیمن اور چمن بندی طرح طرح کے اشکال مطبوعہ
اور گل رنگ برنگ کے اور حیاض و انہار اور چہندکی اسکے فوارون کی اقسام اقسام پر اور شکار خانہ
اور طیور قدرتی اور مصنوعی اسکے طرب انگیز ہوتے ہیں اور بقدر فہم اپنے تعریف کرتے ہیں اور جملہ

دفتر دوم

ظہور میں ایک شتر مرغ ہے اور ایک شیر صحرائی چوبیں کے بیچ میں اور ایک سمت باغ میں رکھے ہوئے ہیں
صناعانہ مقام مذکور کے یہ ہے کہ ایک کوہ مصنوعی چوبی ایک مکان میں ایک جا بنایا ہے اور اس کے ہر جا
مانند دہانہ کے بنایا ہے اور ایک باریک تار اوسکے نیچے سے نکلا ہوا ہے کہ منتہا اسکے ایک چھوٹی سی قیف لگی ہوئی ہے اور وہ
انسانوں کی کلام کرتا ہے اس وضع پر کہ وقت تکلم ایک شخص اسکی قیف کو لیکر اپنی ناک سے لگا کر کھڑا ہوتا ہے
جس طرح کا سوال کرے وہ کوہ جواب صورت حقانیت دیتا ہے اور وہ بہیں جیسے الارشاد امیر معز الیہم تیار ہوا ہے اور مصنف
سوا ان جناب کے کسو کو معلوم نہیں ہے اور جناب ممدوح بھی تیسری چوتھے روز کبھو صبح کبھو سہ پہر
کے وقت واسطے سیر مکانات کے تشریف فرما ہوا کرتے ہیں اور کبھو کبھو سال میں ایکدو دفعہ
صاحبزادہ اقتدار الملک بہادر دام اقبالہ کے ہفتہ عشرہ اقامت بھی فرماتے ہیں

ذکر راجہ جہان

واضح ہو کہ سابق میں باہر فتح دروازہ کے چھوٹا سا باغ ناکام کا بنا راجہ چندو لعل بہادر کے
مختصر احوال اسکے بعد ہی بیان کرینگے ابتک آخر عہد میں نواب مغفرت منزل آصفجاہ
ثالث کے اسکو خریدہ کیا اور سمیں ایسی ایک عمارت عالی بنائی ہے کہ وسعت و رفعت میں
ہیچ اس نواح کے نظیر اپنا نہیں رکھتی متعدد اطراف و جوانب میں اسکے حوض اور مکانات بہت سے ہوا
سنہ ۱۲۳۷ بارہ سو سینتیس سے آٹھ برس تک سلسلہ ترمیم کا چلا کیا چنانچہ مادہ تاریخ اسکے اتمام کی
باغ آرام اور درام باغ ہے کہ جس سے سنہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس مستخرج ہوتے ہیں اور دربائی چہار
ہے کہ پندرہ لاکھ روپے اسکی تیاری میں صرف ہوئے ہیں اور اسمیں بڑی بڑی ضیافتیں بندگان عالی
حال حضور مدظلہ العالی اور وکلاء شاہ انگلنڈ کے ہزار ہا روپے کے اخراجات راجہ

تتمہ دفتر دوم

دفتر دوم

یا ہی نقل کہ ایک سال مہاراج بندگان عالی کی بہادر کے موسم میں منور کر کے مسعود قدوم
میمنت لزوم کا کیا ہر چند کہ خود بدولت پذیرا فرمایا چونکہ تشریف فرمائی کو کچھ عرصہ ہوا بہار بلا کی
مبدل سانہ خزان کے ہوئی اسوقت حضور اعلا نے ارادہ فرمایا جو واسطے راجہ موصوف نے آرایش کردن کے
بلدہ کے کاغذی الہ مصنوعی ہو کر تمام چمنوں میں ایسی قایم کیئے کہ اہل نظارہ کو تھوڑے فاصلہ سے قدرتیہ
درخت معلوم ہوتے تھے **ذکر بنا کے پل جدید** واضح ہو کہ نواب سلطنت مآب بندگان عالی حضور پر نور نواب
ناصر الدولہ بہادر آصفجاہ رابع ابتدا عہد میں تاریخ پنجشنبہ ۱۲۵۵ بارہ سی پنتالیس ہجری کے بجائے پرانے
خزانہ عامرہ کے عنایت فرماکے اہتمام سے الفنسٹن صاحب کے ایام ایلچی گری میں اسٹورٹ صاحب بہادر کے متصل دروازہ
چادر گھاٹ رود موسی پر بنا پل تیار فرمایا کہ جسکا پل مذکور کا ارتفاع اور بارہ گز چار سو کا عرض اور تیس گز کا طول ہے

چند و لعل کا احوال راجہ چندو لعل بیٹے راجہ نانا بین داس کے اور داجہ نارین داس بیٹے لچھمی رام
کے اور لچھمی رام بیٹے سدا چند کے ہیں یہ سلسلہ آبا کو کا بقول انکے جو اپنی کتاب میں مسمی بعشرتکدۂ آفاق
لکھا ہی راجہ تو دریل کو پہنچا ہی وطن مالوف اور مسکن معہود انکا لاہور ہی جو ہندوستان کی خدمت گروڑ گیری کی معہ
فی نفسہ عالیہ کی تفویض کی تھی بعد اسکے لچھمی رام اس خدمت پر مامور ہوئے اور راجہ نانا کرام جو عہد میں بہشت
نصیب غفران مآب کے خدمت کے گروڑ گیری موروثی حیدراباد کے متعہد اور مباہی تھے حقیقے چچا ہیں
راجہ چندو لعل کے اور قوم راجہ کی کہتری ہی سن راجہ چندو لعل دس برس کے تھے والدہ انکے
قضا کی واضح ہو کہ خرد سالی میں راجہ کی راجہ نانک رام ایک روپیہ ماہوار انکو واسطے میوہ خوری کے
برابر اپنے فرزند گلستہ داد کے دیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ راجہ چندو لعل ماہوار اپنی فقیروں پر تقسیم

دفتر دوم

کیا کرتے اور کلیت راو اپنی ذات پر جب تاکرام بیٹھے بہ بابت سنی اور ایک روپیہ اضافہ راجہ کا کیا اور عنفوان
شباب میں تمیز شجاعت ہشیاری اور کاردانی سے راجہ کی آگاہ ہو کر ملازمت سے اپنی سرفراز فرمایا اور بعد
چندروز کے جب تاکرام موتی اور کام ایکے فرزند کلیت راو کا بالکل ابتر ہو گیا بدیع الدین خان کو درپے ہو کر راجہ صاحب
نے اطاعت انکی اختیار کی بخشیت مذکور وہ جب اودہر سے طرف تربت جائے نقل کی جانشین راجہ موصوف
محرری پر سر بلندی متعین کیا پس ہر روز صبح کو بے انگریزی چار نماز کے بیٹھنا اور حساب سرکاری بہا جی وغیرہ کا لکھنا
معمول راجہ کا قرار پایا کہتے ہیں اوسوقت بہی راجہ صاحب کے چند ان مقدور نہ تہا شام کو بعد انفراغ مقام معلوم
برخاست کر کے مکان کو جاتے تہے فقط ایک خدمتگار کا لڑکا ہمراہ لیتے حسابکا بغل میں دبا کے ہوتے
رہتا تہا لیکن معاشین سے اپنے اثنا راہ کو زبان فقرو نکو دیتے ہوئے قطع مسافت کرتے مشہور ہے راجہ صاحب
کا تہا جناب بخشی بیگم صاحبہ بڑی زوجہ غفرانمآب کے اس عمل نیک سے مطلع ہو کر کام سپرد کیا عنایت
فرمایا پس شہرت راجہ صاحب کی زیادہ ہوئی اور اللہ جل شانہ نے مرتبہ کو بلند پایہ کی بخشا
بعد مہم ٹیپو سلطان کے تعلقہ تا بلشہ کا راجہ صاحب کو ہوا مسعود چونکہ اُن روز دن خدمت
اور خدمت گزاری بلدہ کی متعلق شمشیر جنگ سے تہی معز الیہ نے حضور سے عرض کر کے
کار پرداری تعلقہ مورد تی کی راجہ صاحب کو دلوائی اتفاقاً وہ ہنگام محفوظ الملک تہا راجہ صاحب نے
سعی کر کے افزونی غلہ کی بہم پہنچائی یہ خبر مشیر الملک نے پونا میں سنکر قبل آنے کے جو انہیں عزل
و نصب عمال کا کوز خاطر تہا تغیر پایا سے مظفر الملک کے تعلقہ متصل اور دیول قدر دکویل گنڈہ
مغل کدہ ابراہیم کو دل کی سند نام سے چند دلعل کے کر بہیجے اور بندگان عالیہ اپنے جانفزا رکہا

پس راجه چندولعل نے نایب اپنا رخصت کیئے اور بعد چند روز کے جب مشیر الملک نواب آکبر سنه ۱۲۱۲ باره سو باره میں عارضی

اور خطاب راجگی اور بہادر کا دلواکر چار ہزار سوار اور چار ہزار بار کے واسطے بندوبست قلعہ [illegible] اور [illegible]

گڑھ پہ اور کبھی کوٹھہ وغیرہ کے لیے جلوس سے روانہ کیئے پس گڑھ کری پر راجه لکپت رام این تا کرام قایم ہوا اور راجه

چندولعل نے وہاں جاکر سرکشوں کو اطلاع بوریکے قتل راجه جیتول کے دس ہزار سوار اور بیدل کا [illegible]

اور بندوبست کیا اور جب اداء ہوئی ہے لیکن گرچہ ایک قلعہ مذکور تنخواہ میں بلاش انگریزی کے سونپا گیا راجه چندولعل بہادر

مراجعت کرکے بلدہ کو آئے اور بیشتر بکلی نانہ گرفتاری کے ہوئے اور چند کے ادبیت اوٹھائے پس مشیر الملک

محمد اعظم جاہ بہادر کا ایا بہادر در مونے دستگیری کرکے راجه کو پیشکاری نواب شمس الامرا بہادر کے جمعیت کی دلوائی

اس عہد میں راجه لکپت راو سنه ۱۲۱۳ باره سو تیرہ میں مرض اسہال سے موا اور جیدا خدمت کروڑ گیری

کی راجه صاحب بہادر کو ملی قدرت خدا پیشکاری نواب شمس الامرا بہادر کی راجه چندولعل بہادر

کو ایسی مبارک ہوئی کہ عہد میں خلد آرامگاہ مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر کے جب میر عالم بہادر

دیوان ہوئے سنه ۱۲۱۳ باره سو میں انگلیسیان تعزیر سے رکوبر راو راجه اندر کے میر صاحب مغفور الیہم نے

خلعت پیشکاری کل جمعیت کا پیشگاہ سے حضور اعلی کے دلواکر بندوبست اپنا کیا پس راجه چندولعل

بہادر کار پردازی پر نواب شمس الامرا بہادر کی راجه بالکشن ببرز کے ہوانی داس [illegible] سے

بہائیکو اپنے نیابتاً واسطے آمد وشد ہر روزہ کے مقرر کرکے آپ سطر نے سرگرم ہوئے اور بعد میر صاحب

کے جب دیوانی منیر الملک بہادر کو ہوئی معز الیہم نے تمام امورات مالی اور ملکی راجه [illegible] کے

سپرد موقوف رکھا اور آپ مطیئن ہو کر فقط تحریر پر اکتفا کیا اور آسودہ مادام الحیات خانہ نشین رہے

تتمه دفتر دوم

اور راجہ چندو لعل بہادر نے ابتداء غرہ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ بارہ سے بتیس ہجری میں جو بیٹ دی تھی بالائے دریچہ خورد کی

پر بیٹھکر سکہ لے کیا دہ تاریخ اسکا یہ ہے وصال مہرا زمہ جمیلا مبارک آئین بمبارک آئین ۔ پنجشنبہ سنہ ۱۲۳۵ بارہ سے

پینتیس میں بندگان حضور والا سکندر جاہ بہادر نے مہربان ہوکر خطاب مہاراجگی اور نوبت اور جھالر دار پالکی

سے ممتاز فرمایا اور ایک کرور روپیہ نقد بطور قرض مرحمت کیا اور سنہ ۱۲۳۶ بارہ سے چھتیس میں صاحبزادہ مبارز الدولہ

بہادر قلعہ بیدر داخل بند ہوسکے چونکہ راجہ نے طلب اٹکے سے تبلیغ کی تھی جلد وہاں آئکے جواہر سرپیچ بالا اور علم

و نقارہ اور منصب ہفت ہزاری چھ ہزار سوار بنگاہ خلافت سے عطا فرمایئے اور سنہ ۱۲۴۴ بارہ سے چوالیس میں

حضرت منزل مغفور مرحوم نے رحلت کی وزیر ریاست نواب فلک جناب ناصر الدولہ بہادر نے تقریب جلوس میں آئکے رو پیہ

معاف کر دیئے اور سنہ ۱۲۴۴ بارہ سے چوالیس میں راجایان راجہ مہاراجہ چندو لعل بہادر خطاب عطا فرمایا اور کئی

تقریبات میں واسطے تالیف قلب کے گھر مہاراجہ بہادر کے آپ رونق افزا ہوئے اور سنہ ۱۲۴۹ بارہ سے

انچاس میں جب منیر الملک بہادر نے بھی انتقال کیا امر دیوانی معطل رہا اور مہاراجہ بہادر اس کے

منصرف ہوئے کہ حکم حاکم سے حکم محکوم کا نافذ تر تھا واضح ہو کہ سرکار نظام میں سابق سے آجتک کوئی

ایسا خود مختار نہوا اس امر میں راجہ نے کوئی سبقت کا لیا جسکا ملک و مال منصب جاہا جسمیں لیا جسکو ارادہ کیا

ایک دولہ عماری نشین حسب نوبت وحسب علم و نقارہ دیا و باب اکثر بدولت مہاراجہ بہادر کے پایہ

امارت سے مفتخر اور مباہی میں خصوصاً جو ان کی ترقی کا موجب ذات مہاراجہ بہادر کی تھی

اگرچہ وقت میں منیر الملک کے ایک ہزار محمد امین خان نام ایک شخص کی تحویل میں تھے اور دو سو کے پلے

میں کسی ایک جلسی کے جملہ بارہ سو سن بعد ایسے کم نام ہوگئے تھے کہ سیاق انکے خود سالہائے گذشتہ کی

تتمہ

دفتر دوم

تتمه

دفتر دوم

کہیں تعین رہے تھے پہلے طرف ایک چیدہ چیدہ بلد میں نظر آتا ہے اور شمار تعداد انکا جمیل گورم
لڑائی میں کل فوج دو سو جوان نکلے تھے اور دو دو دور تک لپیٹے ہوئے تفنگ اندازی تھے بہر زیادہ ہوا اور
سکھوں کو مار اکر وہ بہت سے مہاراج کو زیر دست کو اپنا کر رکھتے ہیں اپنے ترقی دی جاگیر کا خطاب
جاگیر تعلقدار قلعدار سبھی کچھ ہیں بقول شخصے میر شمشیر دار اکثر حیدرآباد کے ہیں اور جو کہ نوجوان [illegible]
باندہ باندہ کر انکے پیٹر دیتے ہیں ہر ایک ہو گئے ہیں نوبت ہزار دولت کی بھی گیارہ ہزار میں نصف ولایتی ہونگے اور
سوا نصف آٹھ ہزار تو ملازم سرکار ہیں ہر کوچہ و بازار میں شہر کے گزرتے کہلاتے ہیں اور بیشتر قصبات میں
ممالک محروسہ کے عمل انکا ہی ہے بلکہ بعد عنوان سبھی علی الحاصل مزاج مہاراجہ بہادر کا طرف [illegible] بہت
تھا سبب انکے ترقی مدارج کی موقوف اور روپیہ بھی ہیں جس سکتے حتی المقدور جسقدر کہ کوشش کر سکے روپیہ
داخل کیا خطاب جاگیر منصب جو چاہا پایا اس ردو بدل میں بہت امیر فقیر اور بہت ادنی علی ہو گئے فیصلہ
ہر کسی نا کس کا مہاراجہ بہادر ہی نے اپنی ذات پر رکھا تھا قاضی کی زوال عادل نام کو در ماہہ کہا [illegible] اور مہاراجہ
بہادر مختار کل تھے ہی واضح ہو کہ مہاراجہ بہادر بھی مزاج بہت تھے کرور ہا روپیہ مسکان [illegible] اور دیہات
قصبات بلکہ سیاحات اقالیم سبعہ کو خیرات کیا اکثر [illegible] واحدی لاکھہ لاکھہ روپے خصوصا ہندواریں کو [illegible]
محتاجوں اور مسکینوں پر تقسیم کرتے اور ہوم میں [illegible] وقت خرچ [illegible] انعام کیا اور [illegible]
اور [illegible] انگلستہ بے اندازہ [illegible] اور مجاوریت پیرزادہ علما اور شعرا کو روپیہ مقرر کیا تھا اور خود بھی
تھے تخلص اپنا شادان رکھا تھا واضح ہو کہ مہاراجہ بہادر امور ملکی اور مالی سے فراغ ہو کر بعد
واسطے انبساط طبیعت اور تفریح مزاج کے دربار ارباب علوم کا کیا کرتے تھے اس دن شعرا علما فارسی خوان

ایرانی ہندوستانی جمع رہتے تھے ابتدا میں مہاراجہ بہادر اسوقت ایک غزل تصنیف کیا کرتے تھے جب دیوان مہاراجہ
بہادر کا تیار ہو چکا کتاب کی ستایش اعتبار کی بہتر رسالہ [illegible] لکھے جاتے تھے اور آپ اسکی معنی کرتے
تھے کبھو آبدیدہ بھی ہوتے تھے بہر حال یہ ایجاد کی کہ مشکل مشکل اور ادق شعر استادوں کے روبرو مہاراجہ بہادر
کے پڑھا اور معنی اسکی بطریق استفادہ پوچھا جو مہاراجہ بہادر فرماتے واقعی ہوں یا غیر واقعی اپنے دیوانہ
رکھا اور ہر چہار طرف سے تعریف کرنی واہ واہ کہنا اکثر تو ایسا ہوتا تھا کہ شعر بھی کچھ اور معنے بھی کچھ لیکن شاید
نادر ایسا بھی ہوا ہی کہ فیض سخن پرستی معنی برابر ہوئے ہیں چونکہ راقم بھی آٹھویں صفر ۱۲۴۲ بارہ سو بیالیس ہجری
سے نوکر ہوں رجب ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس تک شریک اس حلقہ کا رہا ہی چنانچہ ایکدن معنی اس بیت کی
شوخ چشمی کہ نگاہش بنظرہا برق است ، چوب بادام نماید قلم نرگس ما ، ہر چند کہ معلوم نہی تجاہل عارفانہ
کر کے میں نے پوچھا اسوقت ملا محمد باقر خراسانی مشہدی بیٹھا تھا کہ کچھ آپ بیان کریں
مگر مہاراجہ بہادر نے کلام اسکا قطع کر کے ایسا فرمایا کہ وضع بادام کی بند آنکھ کی ہی اور شکل نرگس
کی کھلی آنکھ کی اور دستور ہی کہ جب بجلی کڑکتی ہے آنکھ بند جاتی ہی پس قابل قبول کیا ہی یہ شوخ
چشم یعنے معشوق کہ جسکی نگاہ میں عالم برق کا ہی روبرو اسکے نرگس کی شاخ بادام کی قلم ہو جاتی ہی
یعنے جب اسکی نگاہ چمن پر پڑتی ہی پھول نرگس کے انفعال سے پژمردہ ہو جاتے ہیں واقعی معنے بیت کے
یہی ہیں اور مہاراجہ بہادر کو خیال ناسور کا نہایت تھا اسلیے اہل کمال مثل شاعر قوال وغیرہ
جو ولایات دور دست سے آتے تھے انہیں دوست رکھنا اور انعامات وغیرہ جب لایق سب پیشتر از
اشعار اپنا کیا تھا آخر الامر کثرت اسراف سے جب مخارج ملک کا مداخل سے

تتمہ دفتر دوم

[illegible]

زیادہ ہو گیا تنخواہ سپاہ اور [illegible] وغیرہ پلٹن وغیرہ مع اقربا حضور اعلیٰ کی چڑھ گئی اس ضمن میں ہوشم
نسبت کا آیا مہاراجہ بہادر نے باعین آپ حضور پر نور کی ضیافت کی ہفتہ عشرہ تک نکاح عیش و عشرت کا گرم
رہا روز برخاست حضور اعلیٰ نے مہاراجہ بہادر کو روبرو یاد فرمایا چونکہ اب کوچ پر آمد ہے اپنے ہی کی
عنایت کی اور آپ سر تشبیہ کا دیا مہاراجہ صاحب بہادر نے مجری عطیہ [illegible] کبری کا بجا لایا اور حسن موقع کو موافق آپ
بدعا کیا کہ مزاج کو خود [illegible] جو کمال دیکھا ہاتھ باندھ کر پچاس لاکھ روپے واسطے رفع خسارہ [illegible] کئے اس وقت
تو دریافت نہ ہوا تب چپکے ہو رہے اور برخاست کی نسبت جب مکرر عرض ہوئی حضور عالی جاہ خود معاف فرمایا [illegible]
سابق [illegible] عرصہ سلطنت میں آپ کی روپے لاکھ قلعہ گولکنڈہ [illegible] منگوا کر دیکھے تھے چاہتے ہو اس کا ذکر جا کر [illegible]
فرمایا چونکہ بلا اقبال عز و توقیر مہاراجہ چندو لعل بہادر کا نظر دنیا میں تعیر و تعظیم اس درجہ کہ [illegible]
کمال کا ہو سکتا تھا جیسا کہ تقریباً ظاہری بتعجوائی پر کمال ہے راز ہوئے بدر ترقی مدارج راجہ کا جو اوج [illegible]
طرف حضور [illegible] ہوا [illegible] زمانہ کے خیال [illegible] ملک کا سوا اپنے غیر سمجھا [illegible] معروضہ
ضد [illegible] کیا چونکہ حضور اعلیٰ کو یہ بات [illegible] خاطر عاطر تھی صلاح رسید [illegible] فرزند [illegible]
شد [illegible] بارہ سو [illegible] تھے [illegible] تیس ہزار روپیہ ماہوار راجہ کی مقرر کر کے گذارشت منگوائی اور راجہ رام بخش [illegible]
بخشی [illegible] زادہ کو راجہ [illegible] اتوار کے دن گیارہویں تاریخ شعبان کی سنہ [illegible] میں [illegible]
صدمت مذکورہ کی بیعت کی چونکہ خود [illegible] کار [illegible] کالمعدوم [illegible] مراد [illegible]
روز [illegible] کمی مواجب ہو کر دس ہزار روپیہ ماہوار قرار پایا [illegible] مزاج مہاراجہ کا [illegible]
اور [illegible] ہر چند کہ [illegible] البیت موافق انکی امارت کے تھا معہذا جو کچھ پایا ایام معزولی [illegible]

دفتر دوم

الحاصل جسقدر کہ بیہ ضبط اسم کار ہو سکا جو کہ زادہ بعمر ہے اور ضعیف القوی داغ بالا دماغ جو ہوا فراغ [illegible]
اعتدال سے انحراف پایا اور بیماری استسقا کی عاید حال ہوئی پس عشرہ میں منتقل ہے دل [illegible]
کی شب دوازدہم شہر [illegible] میں مزاج [illegible] چند لعل کا قریب غروب آفتاب کے کالبد عنصری پرواز کیا [illegible]
[illegible] جسد کو لیجا کر جلا دیا ایام [illegible] اٹھاسی برس [illegible] عمر پائی [illegible] انتقال
دو فرزند تھے ایک [illegible] رائے [illegible] بالا [illegible] المخاطب بہ [illegible] چہار شنبہ [illegible]
[illegible] میں اسوقت عمر انکی [illegible] برس کی تھی [illegible] اجل طبعی [illegible]

تمام شد

نقشہ گوشوارہ صوبجات دکن [illegible] خان کہ از دیوان [illegible] بادشاہی [illegible]

[illegible]

مال

کرور

[illegible]

[illegible]

صوبه خاندیس

سرکار

محال

صوبه برار

سرکار

یک کرور

محال

سرکار

سرکار اسلام پور ... ده بدی بدفتر رسیده

سرکار

محال

... عزیز علی ... ندارد

محال

یک کرور

موافق ده بدی

ده بدی بدفتر رسیده

سرکار

محال

موافق ده بدی

ده بدی بدفتر رسیده

صوبه خجسته بنیاد اورنگ آباد

سرکار

محال

یک کرور

صوبه محمد آباد بیدر

سرکار

محال

... عزیز علی ...

[illegible]

[illegible]

موافق دیه بدیهی	دیه بدیهی بعد از رسیده	موافق دیه بدیهی	دیه بدیهی از دفتر جمع بندی
[illegible] محال	[illegible] محال	[illegible] محال	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یک کرور	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد و دیه بدیهی [illegible]

صوبه بیجاپور

[illegible] سرکار	[illegible] سرکار
[illegible] محال	[illegible] محال
[illegible]	[illegible]

[illegible] کرور

[illegible]

[illegible]

موافق دیه بدیهی	دیه بدیهی از دفتر [illegible]	
[illegible] محال	[illegible] محال	
[illegible]	[illegible]	[illegible] کرور
یک کرور	[illegible] کرور	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

دفتر دوم

[illegible]

تیسرا دفتر احکام مختلفہ کے بیان مین ۔ عام ازین کہ اہل اسلام سے ہون یا عیسوی یا ہنود وغیرہ کیا قدیم و کیا جدید بہر صاحب استقلال ہون یا غیر ذی استقلال ہو شیدہ نرہے کہ سوا ان سلاطین کبار اور بادشاہان با وقار کے کہ جنکا ذکر دفتر اول و دوم مین گذرا اور بہی چند اشخاص ارباب اسلام امصار مختلفہ اور بلاد متعددہ مین اقلیم ہند کے نسلاً بعد نسلاً اور بطناً بعد بطناً گذرے ہین مستقل ہوئے اور لفظ شاہی کا اسم اپنے ضم کیا ہی اور کئی روسا ذوی الاقتدار ایسے کہ رتبہ کو شاہی اور سلطانی پہنچے ہین اور در ضمن ان کے صاحبان والا شان انگریز نے رفتہ رفتہ پایہ حکومت کو اپنے ہر چہار طرف اقلیم مذکور مین قایم کیا ہی پس نامہ نگار نے لکھنا جملہ حالات ان کے بہی اہم جانکر ایک دفتر اور جو یہی قرار دیا حسن کتاب کا دو چندان ہو اور اسمین دو مقالہ ہین مقالۂ اول انگریز اور تلنگستان با لاستقلال اور رؤسا صاحب اقبال کے بیان مین ایہا الناس چونکہ کتاب سبق سے لیکر اب تک انجمن شاہان مملکت ہند و دکن کی سوا متعلقات انکے ذکر صریح اور کسی اقلیم کے ذی سکہ و خطبہ کا اگر آ جاوے تو مطلقاً کسی مین نہوگا بلکہ صاحب اجنبی یا جانبکا معہذا سلطان السلاطین سکندر ذو القرنین اور شہنشاہ با تمکین امیر تیمور گورکان صاحبقران ہر چند کہ دونون بادشاہ ولایت ایران اور توران کے ہین لیکن وقتیکہ سکندر نے اس اقلیم کو بہی سر کیا ہے اور امیر با توقیر ممدوح بہی وارد معمورۂ ہند ہی حتی کہ ہنوز بادشاہ عصر اولاد سے اسی قہرمان نامدار کے قایم ہی قطع نظر اسکے حسن یہ کہ بیان سے انکے قدرت اللہ جل شانہ و عم نوالہ کی نمایان ہوتی ہی لہذا مختصر احوال انکا رونق افزا نامینہ دفتر ہذا ہوتا ہی اور چہار اجہ

عقیدے اور احکام مختلفہ کے بیان میں

کشن جی اور مہاراج اندرجی کہ یہ دونوں بھی بہت نامور ہندو ہیں اس دیار کے ہیں بموجب ترتیب اخبار ان
اور حسب وعدہ مرقوم الصدر زینت وہ تحریر کیا جاتا ہے مہاراجہ کشن جی کا احوال کشن جی
انکا مقتدا ہے ابتدا میں کیارہ برس تک بیچ ایک شیر فروش کے کہ نام اسکا نند تھا پرورش پایا اور ہمسایان
پیچھے بدیر سے راجہ کنس کو کہ وہ حاکم ملک باندھو اور انکا تھا مار کر سلطنت پر اور سیس کو کہ باپ کنس کا تھا
بٹھلا کر قابض اسکے تمام مال ومنال کے ہوئے وسپاہ پر اسکے اپنا حکم اور عمل جاری کیا پھر رفتہ رفتہ
دعوی پر الوہیت کے لگے اسوقت لوگ اس امر باطل کو حق جانکر معتقد اسکے ہوئے اور اس قول
پر اسکے اقرار کیے بعد اسکے درویشی اختیار کی چند سے اس طرح پر رہے آخر الامر پانڈوں کے
راجہ جو سکہ اور راجہ کا نپو سکہ کے لکہا ہے کہ وہ دونوں اسوقت عربستان کے راجہ تھے اور
آئین دین الکاشل آئین دیت راجایان ہند کے تھا پہاڑ کی طرف دوارکا کے گئے اور وہاں
جاکر ایک حصن حصین میں متحصن ہوئے یہانتک کہ پیک اجل آیا اور روح کو انکی قبض کیا بعضے
کہ وہ زندہ جاوید نظر ان سے خلایق کی غایب ہوگئے ہیں عقیدہ بعض کا اہل ہنود سے یہی ہے کہ وہ
ہمارے اوتار ہیں اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر ہیں اور بعضے انکو مثل خدا کے پوجتے ہیں اور
اور بہت حکایات نادر مشہور ہیں اور عمر انکی دم واپسین ایک سو بیس برس کی تھی
یہی احوالات میں انکے مرقوم ہے کہ انکو سولا ہزار عورتیں تھیں اور ہر عورت دس دس
بیٹے ایک ایک بیٹی رکھتی تھی اور ہر ایک زن ہر شب ایسا جانتی تھی کہ مشار الیہ تمام شب میرے
ہی پاس رہتے سوا اسکے اور کیفیت ولادت اور قوت اور شجاعت اور ریاضت خصوصاً

خرق عادات اور عجیب و غریب حکایات کہیں کہ عجایب و غرایب خلاف عقل و نقل ہیں مشہور ہوگئے ہیں بیشک

سکندر ذو القرنین کا احوال

سکندر ذو القرنین بیٹا ہے فیلقوس بادشاہ مقدونیہ کا جو ایک بڑا شہر یونان کا تھا حکیم ارسطو نے خود سالہا اسکو تربیت کی ہے بعد بدر کے سن چھبیس برس میں بعد حضرت عیسی علیہ السلام بیس برس کے سن میں تخت شاہی پر جلوس کرکے ملک گیری اور کشورستانی شعار اپنا کیا دارا جو اسوقت بادشاہ ایران کا تھا مقام واسطن پر اسکے اور سکندر کے مقابلہ ہوا کہتے ہیں کہ جنگ میں ایک لاکھ پچیس ہزار کی جمعیت دارا کی تھی اور لوگ سکندر کے تھوڑے تھے باوجود قلت سپاہ فتح سکندر کی ہوئی اور دارا بھاگا ایک لاکھ دس ہزار آدمی اسکے لڑائی میں مارے گئے اور زن و فرزند دارا کے اسیر ہوئے بعد اسکے سکندر مصر اور شام پر قابض ہوکر ایک شہر آباد کیا اور نام اسکا اسکندریہ رکھا چنانچہ تا امروز موجود ہے پس دارا نے فوج کو اپنی جو دس لاکھ آدمی تھے اکٹھا کیے اور بعزم جنگ سکندر کے نکلا سکندر بھی چھیالیس ہزار سوار اور پیادہ لیکر ابحزیرہ سے جو اسطرف آب فرات کے واقع ہے واسطے رفع کے چلا اور پانچ مہینے لڑائی ہوئی سکندر نے قلب سپاہ میں دارا کے مقتضا سے دلاوری کے گھس کر تلواریں لگائیں اور منکا محاصرہ کیا ارادہ تھا کہ دارا کو زندہ پکڑ لیے لیکن فوج نے مخالف کے منہ پھیر دیا اور دارا شکست پاکر بھاگا پس سکندر نے شکریہ اس فتح کبری کا بجا لاکر فکر میں تعاقب کے تھا کہ خبر معلوم ہوئی دو فوجدار فوج دارا کے اسکو گرفتار کر رکھا ہے فورا کوچ کیا افسران مذکور جرات در سکندر کی سنکر دارا کو قتل کرکے اثنا راہ ڈالدیا اور آپ فراری ہوگئے جب سکندر بالین پر دارا کے پہنچا بہت افسوس کیا اور لاش کو اسکی موافق اسکی رتبہ کے تجہیز و تکفین کیا اور کل ایران پر قابض و متصرف ہو کر

احکام منتخبه سے کے سانہین

اراده ہند کا کیا اور وہان اگر شہر کابل اعداث فرمایا اور دریای سندہ سے عبور کر کے اس شہر مین ربہی عمل اپنا کیا بعد اسکے جاہا تہا کہ پنجاب سے ہوکر پٹنہ پر فوجکشی ہو کہتے ہین پر آدمی اسکا چہہ لاک کی جمعیت رکہتا تہا سپاہیوں نے سکندر سے بسبب کثرت شدائد سفر کے رخصت خواہ اوطان کے ہوئے اسمین سکندر اوڈہر سے فسخ عزیمت کر کے ملتان پر آیا وہان بڑی لڑائی ہوئی اس جنگ مین سکندر خود گہوڑے سے اور دیوار شہر کی پہاند اندر در آیا اور اسکو فتح کیا کہتے ہین کہ اس کارزار مین بہت سے زخم جسم سکندر پر آئے کہ توقع زندگی نہتی لیکن الله تعالی نے صحت بخشا پس طبل مراجعت کا طرف ایران کے بلند آوازہ کیا اور وہان جا کر دارا کی بیٹی سے کدخدائی اپنی کی اور پہر ابہی بابل کا ہنوز تا منزل مقصود نہ پہنچا تہا کہ ایلچی پیک اجل کے مہندہ دکہلایا بس بسبب تشنگی بخار سے سکندر نے عنان عزیمت کو جانب ملک جاودانی کے منعطف کیا مدت سلطنت اسکی بارہ برس اور ایام زندگی بتیس سال ایہا الناس یہ مدت اور یہ ترقیات مدارج قدرت خدا کہا چاہیے اور بس راجہ اندر کا احوال بموجب سیر المتأخرین بولد اسکا نام وہی اور سنکاسن بتیسی مین لکہا ہی کہ وہ بڑا فرمانروا ہوا ہی اور وہ آدمی بہت نیک تہا اسکے برابر سبب جس نیت کے کبہو قحط اور وبا کا صدمہ خلق الله پر نہوا اور وہ حقایق پر جمیع صناعات اور اکثر علوم کے وقوف تام رکہتا تہا اور لغات مختلفہ سے آشنا بلکہ ایسا کہتے ہین کہ بولیان جانورون کی بہی سمجہتا تہا اور اجین دار الامارت اسکا تہا دکن اور اوڈیسہ اور نیپال بہار گجرات سومنات ممالک اسکے زیر حکم تہے اور ولایت اندربت یعنی دہلی سے کابل تک تسخیر مین لایا تہا نہایت بحر اور ہمت عالی رکہتا تہا حاجت روا تہا مین خلق الله کی سعی بلیغ کر کے اکثر مشکلات اور بکے حل کئے یہانتک کہ عوام اسکو خرق عادات سے جانتے تہے اکبر نامہ مین

ایسا لکہا ہی کہ [illegible] موصوف کی قریب القضاے ہوئی ہلاک کرکے [illegible] لیا ہی نام ملک شمس [illegible]

بیمار ہوا اور [illegible] گذاری دیا [illegible] اسکے [illegible] عظیم ہوا اپنے [illegible] کو [illegible] قتل کر ڈالا امیر تیمور کا

احوال صاحبقران امیر تیمور گورگان ابن امیر ترغای ابن امیر برکل [illegible] شنبہ پچیسویں شعبان کو سنہ سات سو

چہتیس ہجری [illegible] شہر کش میں پیدا ہوا اور [illegible] شجاعت [illegible] اور [illegible]

[illegible] خان والی توران [illegible] ہوا [illegible] امیر الامرای

[illegible] اور بعد فوت [illegible] خان [illegible] چہار شنبہ کے دن [illegible] رمضان [illegible]

فرمانروائی پر جلوس کیا اور سمرقند کو دار السلطنت اپنا قرار دیکر نقارہ کو [illegible] بلند آوازہ کیا

[illegible] ولایت ماوراء النہر و خوارزم و ترکستان و خراسان و عراق [illegible] آذربایجان فارس [illegible] اور [illegible]

[illegible] شام و روم کابلستان زابلستان [illegible] اور اسکے [illegible] فتح کرکے

فرمانروائی [illegible] کو [illegible] سنہ آٹھ سو سات ہجری میں [illegible] فتح [illegible] کا

[illegible] اسوقت [illegible] برس کی عمر [illegible] چہار شنبہ کے دن [illegible]

شعبان کو وقت [illegible] رحلت کیا [illegible] برس [illegible]

اسکو [illegible] کہتے ہیں کہ گورگان لفظ ترکی ہی اور معنی اسکے [illegible] ہیں اور [illegible]

[illegible] میں [illegible] کرتا تہا اور [illegible] کہتے ہیں [illegible]

اسکو [illegible] قبل سلطنت [illegible] بادشاہ [illegible] خطاب گورگان [illegible]

[illegible] ہوا ہی چنانچہ راقم [illegible] وقت [illegible] اور اوراق [illegible] میں دیکہا ہی کہ [illegible]

نسل میں چنگیز خان کی تہی اور ایک سو نو برس بعد اسکے ہوا ہی یعنے ظہور چنگیز خان کا سنہ [illegible] بارہ سو ...
میں ہوا ہی اور تیمور نے سنہ ۷۷۱ ہجرہ میں تسلط علوی میں خروج کیا ہی ابتدا میں تیمور کرگان بکریاں چرایا کرتا تہا
بلیس برس کے عمر سے ملک گیری اور قلعہ کشائی اختیار کی بڑے بڑے شہر اور قلعے اقالیم سبعہ کے
متصرف میں اس سبب کر اور جہان میں لیکن آخر کار عازم فتح چین کا تہا کہ سنہ [illegible] میں

کے راہی عالم بقا کا ہوا

احکام سندہ اور تہتہ کا احوال

بموجب آئینہ الصفا [illegible]

عہد میں ولید بن عبد الملک کے حجاج ظالم بن یوسف نے سنہ ۹۶ ہجری میں بقول بعضے محمد ہارون کو
کے روانہ کیا تہا ہارون مذکور نے محمد قاسم نام اپنے بہتیجے کو حاکم وہاں کا کیا [illegible] راجہ
ٹہٹہ میں بلدہ مذکور کو اپنے تصرف میں لایا بقول بعضے محمد قاسم پسر عم حجاج نے سنہ [illegible] میں مقام مذکور کو فتح کیا
پس [illegible] سندہ [illegible] کے پانسو برس تک [illegible] کی حکومت ہوئی اس عرصہ میں سلطان [illegible]
غوری نے پہر دوبارہ آپ روانہ کرکے فرمانروائی وہاں کی [illegible] ناصر الدین قباچہ کہ وہ غلام
تہے سلطان معز الدین سام کا تہا سنہ ۶۰۲ ہجری میں سکہ خطبہ اپنا کیا اور بیس برس تک [illegible]
رہا اور جب وہ سنہ ۶۲۴ ہجری میں دریا میں ڈوب کے مر گیا بندرہ نفر طبقہ [illegible] ہوئے
کہ وے اپنے تئیں اولاد سے جمشید کے جانتے تہے اور چار نفر [illegible] فرمان روا
بعضے لوگ کہتے ہیں کہ عہد میں انکے غلو حکام کا کثرت رہا ایک بعد دوسرے کے
بیٹھتا تہا اور اٹہتا تہا اور تعداد ان بندرہ نفر کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید وے
از ابجد [illegible] سے ذی ثبات ہوئے درمیان پس شیخ بیگ بن امیر ذوالنون ارغون

کہ بعہد اکبر سلطان حسین میرزا کے بہادہاں جلوس کیا اور جب وہ بعد چند سن نوسی تین میں بعارضہ عالم بقا کو گیا
شاہ حسن نے بھی یہیں حکومت کی پس میرزا عیسی خان ترخان ٹھٹھہ میں اور سلطان محمود بکھر میں سلطان ہوا وفات
عیسی خان کی سنہ ۹۷۰ [illegible] میں ہوئی پس پسر کلاں محمد باقی ہوا اور سنہ ۹۹۳ نوسی ترانوے میں گذرا اس کا میرزا جانی بیگ پسر
میرزا باقی کا جانشین ہوا اور سنہ ۱۰۰۰ میں سلطنت وہاں کی برطرف ہوئی اور تمام ملک سندھ تصرف میں اکبر بادشاہ
کے آیا اور میرزا جانی بیگ [illegible] امرا کے زمرہ میں ملازمان شاہ میں [illegible] کی [illegible]
سالوں میں اور آخر [illegible] زیادہ [illegible] برس [illegible] میں جیسا ذکر ہوا ایالت [illegible]
تک سندھ اپنے ملک سندھ میں حاکم مستقل [illegible] زمانہ [illegible]
سلاطین اکبری [illegible] اور [illegible] قلمرو میں [illegible] عظمت [illegible] ملتان کا
احوال واضح ہو کہ ملتان بہت قدیم شہر ہے اور سنہ [illegible] محمد بن قاسم
[illegible] حجاج ظالم [illegible] وہاں [illegible] اور
مستقل [illegible] اور [illegible] ملتان [illegible] اور لقب
بنا سلطان قطب الدین لنگاہ [illegible] دولت و اقبال [illegible] برس [illegible]
[illegible] قوم [illegible] ایام [illegible] لقب اپنا لنگاہ کیا [illegible] سلطان
[illegible] عمل [illegible] اور سلطان حسین لنگاہ پسر سلطان قطب الدین [illegible] بادشاہی کی اور
سلطان فیروز لنگاہ نے [illegible] برس اور سلطان محمود لنگاہ نے ستائیس برس اور [illegible] سلطان
حسین لنگاہ حاکم ہوا سنہ ۹۳۰ نوسی تیس میں میرزا شاہ حسین ارغون اس ولایت کو [illegible] کیا

تیسرا دور

حکام مختلفہ کے بیان میں

ہوشنگ بادشاہی سے بلند آوازہ ہوا اور نہایت عدل و داد سے ۸۳۸ اٹھائیس برس بادشاہی کی اور گذر گیا پھر

سلطان محمود شاہ غوری ہوا اور اسنے ایکسال فرمانروائی کی اور مسموم ہوا پس سلطان محمود خلجی کہ اسکو ہوشنگ سے تھا

تخت مالوے پر مستولی ہوا اور ۸۳۹ آٹھ سو انتالیس میں مستولی ہوا اور بعضے ایسا کہتے ہیں کہ سلطان محمود

ہوشنگ کا تھا اول امیر الامرا ہوا اسکے بعد سلطان ہوا پس سلطان غیاث الدین خلجی ہوا کہتے ہیں سلطان موصوف

اپنے باپ کی چونتیس سال تک بیشتر معرکہ میں صاحب رہا بعد جلوس کے عبدالقادر نام

تکمیل سلطنت کرکے آپ بدولت اسکے درگاہ محل ہوا اور پندرہ ہزار عورتیں

پانچسو ترکن تیر و کمان سے مسلح اور پانسو حبشن پہرہ اور چوکی دیا فرمانروائی

یہ زمانہ اپنی بادشاہی کی ابتدا ہی میں نادر ہی کہ اور یقین ہو گیا اپنی حکومت کمال عیش

و عشرت سے کی اور اس مدت میں کوئی فساد پیدا نہ ہوا اور کسی قسم کی کشمکش

۹۰۵ نو سو پانچ میں جہان فانی کو وداع کیا بعد اسکے سلطان ناصر الدین خلجی پسر دوم اسکا

مشغول مہمات ہوا اور اسنے گیارہ سال کرکے ساتھ بیداد کی بادشاہی کی پس سلطان محمود

ثانی تیسرا بیٹا غیاث الدین مذکور کا ہوا لقب اسکا بکرا تھا اسواسطے کہ بکرا گجراتی زبان میں

گاو کو کہتے ہیں اور سلطان موصوف کو اپنے تاو مثل سینگوں کے تھا پیشہ یہ کیا تھا عہد میں

اسکے بیچ ۹۳۷ نو سو سینتیس کے بہادر شاہ گجراتی آیا اور مالوے کو لیکے تصرف میں لایا

اور سلطان محمود کو طوق و زنجیر کرکے چانپانیر کو بھجوا دیا پس سلطنت اس سلسلہ کی منقرض

ہوئی اور طرف سلاطین گجراتیہ کے منتقل ہوئی ۹۴۱ نو سو اکتالیس میں خان : :

افغان نے فتح مالوہ کیا اور شجاعت خان کو صوبہ دار وہاں کی سپرد کی خان موصوف نے تو سکہ اور خطبہ
وہاں کا اپنے نام سے کیا مگر مثل بادشاہوں کے رہا اور ۹۶۲ھ تو ہمایوں بادشاہ نے اس جہان سے عدم کو سفر کیا باز بہادر
حکومت پر بیٹھا وہاں کی مستقل ہو گئے تھے یہ بہادر مذکور عاشق روپ متی کا تھا پس ۹۶۸ھ تو ادہم خان نے ...
مذکور تسخیر اکبر بادشاہ کا ہو گیا اور باز بہادر منصب دو ہزاری کا سرفراز اور خطاب باز خانی سے ممتاز کیا عمل
دس نفر ایک ہی انتہی ... پر سلطنت مالوہ کی احاطہ اور ملک گیری اور کئی ... اکبر بادشاہ کے
وہاں حکومت ... کی قائم رہی اور اب اتفاق بہادر ... اختیار میں ہے ہو کہ موحی القوم میں ...
صاحب تفسیر ... ذکر ... حکام کا احوال واضح ہو کہ ...
... سلطان قطب الدین ایبک کے ... اور مشہور تھا ... کہ نام اس کا ...
... بادشاہ کو ترغیب ... سے سکو ... کی دی کہتے ہیں کہ ایک روز وہی ...
سرکار ... بادشاہ ہی کے آیا اتفاقاً محمد بختیار بھی اس وقت حاضر دربار تھا بادشاہ
... اہل ... اصغا کر کے متوجہ طرف محمد بختیار کے ہوا اور
پوچھا کہ تم ... جنگ کرو گے اس نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو اقبال ... سے
ایسی ارادہ کرتا ہی بادشاہ نے کہا اچھا پس محمد بختیار نے بسم اللہ کہکر حملہ ... کیا اور ...
ایک گرز ... دندان پر ... لگایا اور ... کیا تھا نہ دوسرا بھی وار کرے چونکہ ضرب ... سخت
... پہنچی ... منہ پھیر دیا لوگوں نے تعریف کی ... حاسدوں کے ... ہو گئے بادشاہ نے خوش ہو کر
حکومت بہار لکھنوتی کی اسکو عطا کیا خان معز الیہ روانہ ہوا اور اس طرف جا کر حسب قول

وہاں کے بھیجے تھے کہ سابق سے انہوں نے خبر دے رکھی تھی غالب آیا یعنی رای لکھمنیہ سے لکھمن چھوڑ کر شکست دیکر

اور خود مستقر ہو کر سکہ خطبہ اپنے نام کا کیا اور دین محمدی کو صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنگالہ میں رواج دیا اور یہ

پہلا بادشاہ اس مرز و بوم کا اہل اسلام سے یہاں ہوا پھر بعد رحلت اس محمود عالم کی ۱۰۲ ہجری میں جب وہ مالک

ہوئے یہ بھی اور بعد محمد بختیار مرحوم کے محمد شیران خلجی قوم سے آپکی سلطان ہو پس علی مردان خان خلجی نے

دو برس سلطنت کی پس حسام الدین عوض خلجی ہوا اور عہد میں اسکے بنگالہ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا

تغرل نکواہم طرف سے بادشاہ دہلی کے حاکم وہاں کا مقرر ہوا بغاوت اختیار کی اور سکہ خطبہ اپنا

پھر سکہ خطبہ اپنا کیا اور پھر بنگالہ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا اور عہد میں تغلق شاہ کے بہرام خان

حاکم بنگالہ کا ہوا واضح ہو کہ بعد فوت تغلق شاہ کے ملک فخر الدین نام کہ سلحدار بہرام خان کا تھا

الحاجبین ولی نعمت کو قتل کر کے سکہ سلطنت کا اپنے نام پر مارا اور دس برس حکمرانی کی

پس سلطان علاء الدین نے ایکسال چند ماہ پس حاجی الیاس المشہور سلطان شمس الدین نے

پہ یکہ و بنگالہ ہوا برس چند ماہ پس سلطان سکندر نے نو سال پس سلطان غیاث الدین نے

سات برس پس سلطان السلاطین نے دس برس پس سلطان شمس الدین نے تین برس

پس کانس نام ہندو کہ وہ نوکر شمس الدین ثانی کا تھا حاکم ہوا اگرچہ کافر تھا لیکن ساعی

رواج دین اور بانی مساجد و معابد کے تھا مطیع اسلام تھا مدت سلطنت اسکی سات

برس پس جیتمل المخاطب جلال الدین بعد پدر سلطان ہو کر مالک تاج و سریر ہوا کہتے ہیں کہ محبت

اہل بیت رسول کریم علیہ السلام کی اسکو بہت تھی ۸۱۲ھ آٹھ سو بارہ میں داخل خلد بریں

ہوا اسکے سلطان احمد مدت سلطنت اسکی اٹھارہ برس بیس نام غلام شاہ بیٹے ناصر شاہ اولاد شمس الدین

سے بنگالہ میں سلطنت ہوا اور بعد تین برس کے سنہ ۸۶۲ آٹھ سو باسٹھ ہجری میں بلند ہیات اسکا سلسلہ ہوا اسکے

باربک شاہ نے حکومت اختیار کی اور سنہ ۸۷۸ آٹھ سو اٹہتر میں باجل طبعی سے مرا اسکے یوسف شاہ جانشین ہوا اور سات

برس پانچ مہینے عدل و داد رہا اسکے سکندر شاہ ہوا اور اکابر نے کہ وہ بسبب عدم لیاقت کے دو مہینے بعد معزول

ہوا اور بیچ ان ارکان سلطنت کے فتح شاہ عم سکندر شاہ نے کمال فضل و کرم سے سات برس

پانچ مہینے سلطنت شاہی کا سکہ کر سنہ ۸۹۵ آٹھ سو پچانوے میں قتل ہوا اسکے سلطان شہزادہ کہ خواجہ سرا تھا قاتل

فتح شاہ کا تھا مسند حکومت پر جلوس کیا اور بعد آٹھ مہینے کے ملک اندیل خان حبشی نے کہ ...

فیروز شاہ مع ملک اندیل خان حبشی نے تین برس تک بہت استقلال سے حکومت کی اسکے سلطان محمود

شاہ بن فیروز شاہ بعضے کہتے ہیں کہ وہ پسر فتح شاہ کا تھا سلطان ہوا اور ایک برس کے بعد

ایک حبشی نے اسکو قتل کیا اور ... سلطنت ہوا جو کہ حبشی تھا مظفر شاہ

نام ... ہوا اکابر نے ... تین برس پانچ مہینے کی مدت سلطنت اسکی ...

... کہ سنہ ۹۰۰ نوسو ... قتل کیا اسکو سید شریف مکی عرف سلطان

علاء الدین نے ... کمال سخاوت اور عدل سے ... برس تک داد و دہش

... معمورہ تھی ... نصیب شاہ وارث تخت کا ہوا ...

... سنہ ۹۴۹ نوسو ... سلطان محمود بنگالی

... شیر شاہ افغان کے

آئی اور اسنے وہان خطبہ اپنے نام کا پڑھوا کر محمد خان کو حاکم کیا جب محمد خان فوت ہوا بیٹا اسکا

بہادر سکہ و خطبہ بنام اپنے کو پہنچے داخل کیا سلیم خان بن شیر خان نے اگر بنگالہ اسکے ہاتھ سے لیا بعض سلیمان خان کرانی

بعد سلیم شاہ سکے وارد بنگالہ ہوکر جلوس کیا اور جب ہشتاد و نو میں اکیاسی میں فوت ہوا بایزید خان افغان

اگر جلوس کیا اور ایک سنہ میں کشتہ ہوا لیس داؤد خان افغان بعد برادر کے ... ہوا

نوسی ربیاسی ہجری کے خانجہان کو طرف اکبر بادشاہ کے اگر اسکو قتل کیا لیس بنگالہ داخل ممالک محروسہ

جملہ چونکہ بنیں آدمی بدت مذکورہ میں اہل اسلام سے حاکم مستقل وہان کے ہوئے اور اسنے

عظمت مدار کیفیت بہادر سکے آباہی اگر اعید چاہے تو مفصلا مقالہ دوم میں بیان کیا ...

حکام کا احوال واضح ہو کہ سابق اسکے تبت تفرقین راجون کے تھا کا ... ایک ...

لیہو کسو کو ... ہمیشہ آپ ہی حاکم مستقل رہتے لیکن ششم سات سے تیس میں ایک شخص ...

آسا کہرا راجون کے وہان کے اسلام قبول کرکے نام اپنا اسلام رکھا اور طواف ... زیارت

مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر خروج کیا کہتے ہیں ... ہزار آدمی ... سے آکی ...

... کرتی سب ... کی ... بعد ان ... ہر راج حاکم تبت کو قتل کر ...

... اپنا مسند ... کو ... نجابس علی رای ہوا بعد اسکے ... ہوا لیس فتح علی رای

ہوا بعد اسکے رستم علی رای ہوا لیس احوال انکا معلوم نہوا اور عہد میں خلد مکان ... تقی خان ...

اہل اسلام سے سلسلہ حکومت اور سلطنت وہانکا ... رکھتا تھا کہ ابراہیم خان ابن

علی مردان خان ناظم و حاکم کشمیر نے اسکو پکڑ لیا اور وہ قید میں اسکے وہان فوت ہوا

باقی واللہ اعلم اسطرح جیسے آدمی تو مسلم آنہوں نے جدی ہست کو جاکر بستی میں فری صدر ہو گئے ہیں اور آپ

کشمیر کے حکام کا احوال واضح ہو کہ

کشمیر میں حکومت اختیار میں افزان انگریزی کی ہی

شاہ میرزا نام ایک شخص نوکر کشمیر کے راجہ کا تھا بعد فوت راجہ مذکور کے بموجب الہ کے وزارت لیکر راجہ مذکور کی جگہ

میں بیٹھ گیا اور [illegible] سنہ سات سو چھتیس میں المخاطب بشمس الدین ہو کر سکہ اور خطبہ اپنا کر کے دین

امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا رواج دیا مدت سلطنت کی تین برس سے زیادہ پس سلطان جمشید جانشین ہوا اور

ایک سال [illegible] بادشاہی کی پس سلطان علاء الدین مالک سریر ملک کشمیر ہوا اور بارہ برس بادشاہی کی پس سلطان شہاب الدین

بیس برس پس سلطان قطب الدین پندرہ برس پس سلطان سکندر بت شکن چوبیس برس پس سلطان علی شاہ

چھے برس پس سلطان زین الدین کمال دولت و اقبال سے باون برس پس سلطان حیدر ایک سال

دو ماہ پس سلطان حسن [illegible] پس محمد شاہ اور [illegible] آیا

ہوا اور دس برس پانچ مہینے حکومت کی چونکہ عہد میں اسکے سادات امصار و بلاد سے

بہت جمع ہو گئے تھے کشمیر میں اور سیدوں سے جنگ ہوئی آخر کار سادات فراری ہوئے

اور سلطان [illegible] فتح خان ابن آدم خان

بن سلطان زین العابدین خان کا ہوا بعد اس کے فتح خان مذکور نے مدت نو برس حکومت کی

بار دیگر محمد شاہ مذکور ہوا اور نو مہینے بادشاہی کی پس بار دیگر فتح شاہ [illegible]

کی اپنے اختیار میں کی اور ایک سال [illegible] حکمران رہا پھر محمد شاہ [illegible] بار

بادشاہ دہلی کی فرمان فرما کشمیر ہوا اس دفعہ گیارہ برس گیارہ مہینے گیارہ دن

تھی کہ ملک کاجی چک نے اسکو پکڑ کر قید کیا اور سلطان ابراہیم فرزند کو اسکے تخت پر بٹھلا کر آپ وزیر اعظم ہوا
یہ ابراہیم شاہ آٹھ مہینے آٹھ دن تک بادشاہی کر کے کوہستان میں بھاگ گیا پس نازک شاہ
شاہ ابن محمد شاہ مکرر تخت نشین ہوا پس محمد شاہ مرتبہ چہارم جلوس کر کے پھر ملک کو لیکر
مشغول مہمات سلطنت ہو کر انتقال فرمایا پس ابراہیم شاہ ابن محمد شاہ متوفی بادشاہ ہوا ان
ہوا پس نازک شاہ بیٹا اسکا ہوا اسنے چھ مہینے حکومت کی تھی کہ مرزا حیدر مغل نے سنہ ۹۵۱ نوسو اکاون میں
آن کر کشمیر کو مسخر کر کے خطبہ نام ہمایوں کا پڑھوایا اور مرزا حیدر ... وقت شیر خان افغان کا
معزول ہوا ابتدا سنہ ۹۵۸ نوسو اٹھاون میں ہجوم ... کا مارا اور دس برس حکومت کر کے سنہ ۹۶۲ نوسو باسٹھ
میں قتل ہوا پھر نازک شاہ کر بادشاہ ہوا اور دو برس حکومت کی تھی کہ فوت ہوا پس ابراہیم
برادر نازک شاہ منصوب ہوا اور بعد پانچ مہینے کے سنہ ۹۶۳ نوسو تریسٹھ میں معزول ہوا پس اسمعیل شاہ ہوا
مدت حکومت اسکی دو برس پس حبیب شاہ ہوا اور سلطنت اسکی پانچ برس
تک کہ سنہ ۹۶۸ نوسو اڑسٹھ میں غازی چک نے اسکو مقید کیا و آخر ہوا کہ سلطنت
سلسلہ کی زائل ہوئی اور غازی چک غازی شاہ سلطان ہوا اور چار برس
حکمرانی کی اور حسین شاہ بھی دار السلطنت میں سنہ ۹۷۱ نوسو اکہتر میں ... ملک عدم کو ہوا
حکومت ... برس کی نادار ہوا پس علی شاہ ہوا اور سنہ ... نوسو ... میں
... یوسف شاہ ہوا اور ... برس حکومت کی سنہ ۹۹۵ نوسو پچانوے میں
یوسف شاہ موصوف مع فرزند اپنے ... ابن اکبر بادشاہ ... اور ...

خلقت میں منصب داروں کے ہوا پس کشمیر حوزۂ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا اور سلطنت علیحدہ اس
خطہ کی منقرض ہوئی الحاصل جملہ اکتیس نفر موسی و دوسی اکتالیس برس تک جیسا کہ رقم الصدر سلطنت
ولایت کشمیر کی باستقلال بہرہ ور ہوئے اور جب سلطنت گورگانیوں کی ضعیف ہوئی پٹھان خود سر
پس مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنہ ۱۸۱۹ اٹھارہ سی انیس عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۳۴ بارہ سی چونتیس ہجری کے
عطا محمد خان سے لیا اور سنہ ۱۸۴۶ اٹھارہ سی چھیالیس عیسوی تک ستائیس سال یعنی کم رعایت افغان والا ان کے گروں
کی ولایت کشمیر دار المقر راجہ گلاب سنگھ کا ہی کہ وہ پیش ازین سردار عسکر راجہ رنجیت سنگھ کا تھا
واقعات میں سکھوں واضح خاطر ناظرین ہوگا اور گلاب سنگھ نے بسبب پیری کے رنبیر سنگھ پسر کو ... اور
آٹھویں تاریخ محرم الحرام کی سنہ ۱۲۷۴ بارہ سی چوہتر ہجری میں مطابق سنہ ۱۸۵۷ اٹھارہ سی ستاون عیسوی کے تخت نشین
حکومت کیا ہی جونپور کے حکام کا احوال واضح ہو کہ ملک سرور نام الملقب خواجہ
جہان سلطان الشرق خواجہ سرا سلطان فیروز شاہ کا اول طرفدار جونپور کا ہوکر سنہ ۷۹۶ سات
سی چھیانوے میں دم استقلال کا مارا اور اکثر اماکن اس طرح کے مثل پرگنہ کول اور اٹاوہ اور کنپلا
بہرایچ اور دری بلی اور بہار اور تربت وغیرہ پہ قبضہ کر کے سنہ ۸۰۲ آٹھ سی دو میں تخت سے تختۂ
تابوت پر نزول کیا زمانہ حکومت اسکا چھے سال پس سلطان مبارک شاہ فرزند متبنیٰ اسکا قرن
فیل نام ایک سال چند ماہ فرمانروا رہا پس سلطان ابراہیم شرقی نیک اخلاق
خوش وضع نے کمال عدل و داد سے اکتالیس برس چند ماہ تک بادشاہی کی پس سلطان
محمود شرقی جلوس کیا اور مثل باپ کے تیس برس اوقات شریف اپنے عدل و

ہوا دہین گذاری اس سلطان محمد شرقی بیٹا پانچ مہینے سروری کی پہر سلطان حسین شرقی کے بعد برادر کے
نو برس سلطنت میں فرمانروا رہے سنہ آٹھ سو چوراسی میں جونپور تصرف میں سلطان بہلول بادشاہ دہلی کے
آیا اور سلطنت اس سلسلہ کی منقطع ہوئی الحاصل یہ چھے نفر کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سال
کئی مہینے تک نذر سکہ و خطبہ اس مرزبوم کے بموجب منقولہ صاحب مراۃ الصفا کے ہوئے ہیں اور بقول صاحب المآثر
مدت سلطنت خواجہ جہان کی سولہ برس اور سلطان محمد شرقی کی تین برس پانچ مہینے اور سلطان حسین کی
گیارہ برس اور باقی بموجب مرقومہ بالا اس حساب سے جملہ ایک سو دو برس کئی مہینے ہوتے ہیں اور یہ بھی اسنے
اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مملکت مذکور کو سلطان سکندر بن سلطان بہلول نے سنہ ۸۸۸ آٹھ سو اٹھاسی میں
مذکورہ کے ضمیمہ ولایت دہلی کا کیا ہے اگرچہ قبل اس کے سلطان بہلول سے قبول ... غالب آیا تہا لیکن ...
نہوا تہا اور اب بقول راقم قبضہ میں سرکار عظمت مدار کمپنی انگریز بہادر کے ہے اور وہ
برہان الملک نام اصلی انکا محمد امین ساکن نیشاپور کے ابتدا میں انکو داروغگی خواص بادشاہی کی عنایت ہوئی
تہی پہر سعادتخان بہادر بہادر جنگ خطاب اور خدمت توپخانہ کی اختیار پائے اور صوبہ اودہ کار براری انکا
انکے سپرد ہوا پس خطاب برہان الملک سرمایہ افتخار کا حاصل کئے اور جنگ میں نادرشاہ کی ...
بجا لائے اور خوب ہنگامہ نبرد کا گرم کیا آخر کار مجروح ہو کر گرفتار شاہ موصوف کے ہوئے پس ...
سے اپنی زخموں کے روز عید اضحی سنہ ۱۱۵۱ گیارہ سو اکاون میں قضا کئے صفدر جنگ ابو المنصور خان
حقیقی ہمشیرہ زادہ اور داماد برہان الملک کے ہیں اور وہ اوائل میں ندیم اور رفیق شہزادہ ...
شاہ بیگ ... کہتے ہیں کہ خان موصوف جنگ میں شاہ ابدالی کی خوب ... کیا اور ... شاہ نے

قضا کی اور احمد شاہ بادشاہ مستقل ہوئے انہوں نے قلمدان وزارت کا نہ ہزاری منصب اور نہ ہزار سوار اور برہان
الملک خطاب مرحمت کیا سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سے اکسٹھ میں صفدر جنگ کو عنایت فرمایا واضح ہو کہ عرصہ قلیل میں درمیان
بادشاہ اور وزیر کے [illegible] منافقت آئی اور پیچھے چند روز تک جنگ و جدال و امتداد [illegible] سے انتظام الدولہ
قمر الدین خان کی [illegible] صوبہ موروثی اودھ اور الہ آباد پر صلح ہوئی اور کام وزارت کا مسترد ہوا بعد صفدر جنگ [illegible]
دہلی سے بادشاہ کی رخصت حاصل کر کے طرف مقصود کے نہضت کی انتقال صفدر جنگ کا [illegible] ہوا
سنہ ۱۱۶۷ گیارہ سے [illegible] میں بیماری سرطان سے کہ بدن پر ظاہر ہوئی تھی ہوا بعد صفدر جنگ کے
شجاع الدولہ نواب [illegible] برہان الملک کے جائے پر باپ کی متمکن ہوئے اور تا دم حیات
[illegible] اور مددگار بادشاہ عصر کے کمال تہور اور جلادت سے رہے اور خلعت وزارت کا
مع قلمدان مرصع سنہ ۱۱۷۴ گیارہ سے چوہتر میں پیشگاہ سے شاہ عالم بادشاہ کی سعی سے اپنی حاصل
کیا اور جب اجل سے پہنچی بیماری موروثی یعنی سرطان سے رہگرائے عدم ہوئے پس مرزا امانی
نواب آصف الدولہ وزیر الممالک بڑے خلف یحییٰ خان بہادر پسر بزرگ شجاع الدولہ سنہ ۱۱۸۸ گیارہ سے
اٹھاسی میں مطابق سنہ [illegible] جلوس شاہ عالم بادشاہ غازی کے بلدہ فیض آباد میں کہ قدیم نام
اسکا بنگلہ ہے مسند وزارت کو زینت بخشی واضح ہو کہ نواب بہت سخی اور نہایت شکار دوست
تھا چنانچہ بیشتر شیر اور جنگلی ہاتھی شکار کئے مرزا علی خان لطف نے تذکرہ میں [illegible] لکھا ہے کہ
[illegible] قید حیات میں تھے متعدد خیمے شیر کی کھالوں کے تیار کروائے تھے اور ایک عمارت عالیشان
ہاتھی دانت کی بنوائی تھی شاید ہنوز موجود ہو کہتے ہیں کہ اسکے ستون اور کڑیاں وغیرہ [illegible]

آخر یہ کام کو نہیں ہی اور کمال درستی ہنر اور اردو میں شعر کو انعام کرکے فیاض ہے کہ جو کوئی سامنے آئے کچھ لیکر جاتا
نہیں پھر ایک ذہین پاک دل پاس سے شریف بیگم کی خدمتگزاری کیا ہی لیکن وقت آخری ملک اور کرد آوری سپاہ
غیر متوجہ رہے اللہ بخشے ان تاریخ ربیع الاول کی ۱۲ بارہویں ماہ میں بتاریخ [illegible] لکھنؤ میں انتقال کیا
مادہ تاریخ ذرا سکا تاریخ ہے [illegible] بود ماہ [illegible] آصفی نجف [illegible] میں تاریخ الاکرم [illegible] کی
باقیات الصالحات سے زیادہ نیک ہی اور طبیعت موزوں کی موزوں ہی تھی اور کلام سنجیدہ چنانچہ یہ شعر ان کا
ہے اس عالیجاہ کے مشہور ہیں ابیات جسکے [illegible] مستعمل ہے گئے: ہم پہ جاتا کہ وہ [illegible]
تیرے کوچہ میں نقش پا کی طرح ایسے بیٹھے کہ پھر وہاں سے شمع کی طرح رفتہ رفتہ ہم [illegible]
سر بجسم وہاں سے گئے: ایک دن بیٹھ یار سے [illegible] کا غائب [illegible] طاقت نہ وہاں سے گئے [illegible]
ہولا کہ سنتا ہی آصف [illegible] یوں ہی [illegible] لاکھوں [illegible] آصف [illegible] دست
سخاوت کو زنہار [illegible] لا یا ہی کچھ [illegible] جا و [illegible] لیکن [illegible] ملک [illegible]
کہا یا ہی کہ [illegible] ایک صورت [illegible] دل [illegible] چھپے [illegible]
سے لب تجھ بیان میں [illegible] شاید آب حیوان: جبکہ ورنا وں سے زانو [illegible]
حقیقی تہا ارکان دولت میں وزیر علی نام ایک شخص [illegible] کو آسی روز قائم مقام [illegible]
اس امر [illegible] کی [illegible] رکھتا تھا [illegible] در پے آزار [illegible] اور [illegible]
ترقی مراتب اراذل کے متوجہ ہوا کار پرداز ریاست اور جماعت افسران انگلشیہ [illegible]
آئیں بلکہ بعضے امورات سے انکو مسلوب الاختیار کر دیا یہ بات نامبردہ کو بد گذری اور دل میں

کلام مختلف سخن سنجان میں

[illegible]

سرداران انگلشیہ کو فساد بہ امور ملکی کے مدارالمہام بنانے کی بابت میں شیر سنگھ

ملت کے کاروبار کے لیے گورنر بھی مسلط ہوا جاتا تھا اور گورنر جنرل

کو لکھا کہ گورنر جنرل بہادر کلکتہ سے وارد لکھنو ہو کر واسطے معرفت وزیر

سے صلح کی اور دیوان اور منشی کو بڑا مقرر کیا آصف الدولہ اور

سعادت علی خاں کا ملک تا قیام سلطنت ثابت رہا کہ بہادر کو دیکھا

اور اس نے کمال دانائی اور دور اندیشی سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وزیر آصف الدولہ [illegible]

[illegible]

کلام مصنف

[illegible]

یہ امور بیان شروع کیں گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے مسٹر ... کلکتہ کو طلب کیا اور بڑے صاحب رسیدنٹ بہادر

کو یہی لکھا کہ وزیر علیخان کو یہاں روانہ کر دو چونکہ اس حقیقت سابق کی یاد تھی اور ...

انگریز لوگوں کے اندیشہ مند عزم بالجزم حرب پیزد کا دلیں کیا جو یہ روانہ ہونگا ...

بڑے صاحب رسیدنٹ بہادر سے کہلا بھیجا کہ ہم ملنے کو آتے ہیں اور کہا یہی دن کہلا

کر بیٹھے پس روز موعود کو بڑے صاحب سے ملاقات کیا اور بابین طعام خوردن تلوار

سے ان کو مار ڈالا اور وہاں سے مکان کو اپنے اگر کوچہ بازار میں منادی کروائی کہ زمانہ

آخر ہوا اور نوبت ریاست عارتی وزیر علیخان کو پہنچی اور انگریز صاحب لوگ جو شہر میں

فصکیری سے مطلع ہو کر اپنے اپنے گھروں سے باہر آئے اور جمعیت کو بلوا کر مواجہہ

تمام دن لڑتا رہا جب رات ہوئی اور جنگ طرفین سے موقوف ...

آدمیوں سے سنکل گیا صبح اسکی افسران عالیشان انگریزی متعلقوں اور منشیوں کو ...

اسمدن سے باہر اوریں کردی اور فوج ہمراہ واسطے تعاقب کے روانہ کیئے وزیر علیخان راہ میں ...

بار مقابلہ کیا اور منہزم ہوا آخر الامر دو چار آدمیوں سے طرف جے پور کے بھاگا اور پناہ ...

کے گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے مسٹر ... نامہ تہدید و تاکید کا واسطے گرفتاری اس کے ...

لکھا پس راجہ نے وہاں کے بشرط معافی خون اور عدم قصاص کے معاہدہ میں ارباب ...

کیا گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے مومی الیہ کو شہر کلکتہ میں مقید کیا صاحب مجمع الانعام ...

مؤلف کتاب ایسا لکھا ہے کہ خود مکافات میں اعمال شنیعہ کے وہ گرفتار انواع عقوبت و رنج ...

تتمہ رقعہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

الامر کا ہی چکی اسی عرصہ میں نامہ نگار کو یہ بات معلوم کہ ایک سال الملین یعنی زندہ ہی ماجرہ واضح ہو کہ
نواب ... منتظم اور نہایت محبت کیش اور کمال دانائی ... بڑے مرتبہ منصوبہ ... تقدیر موافق نہ ...
... بیستیں ... تاریخ ماہ رجب ۱۲۲۹ بارہ سی انتیس ... قضا و قدر ...
... وارد عالم بقا چنانچہ مصرعہ مادہ تاریخ وفات کا تاریخ یوں کہا ہے افسوس فریدوں دا
... سلطان فتح الملک رفعت الدولہ غازی الدین حیدر فرزند نواب موصوف مسند و سادہ ریاست اودہ جلوس
... شاہ اوس ... جلوہ تازہ کر ... کیا واضح ہو کہ عہد سعادت مہد میں نواب ... مستطاب لارڈ ... بہادر
... اور حضور الملاقات محمد اکبر بادشاہ دہلی ... رسمی ... اور جہاں پناہ ... اس امر کو جائز ...
... کہ ... اولین گذرا ... صاحب بہادر کو ... تاج ... بھیجا تھا اور نواب ممدوح ...
... اور تمام تکلفات شاہی سے ... بالفعل حاضر ہو ... بہادر موصوف دہلی ...
... ایسا سودی ... وفا و اخلاص اور رسوم اتحاد و وفاق ... تقریب جلوس کو نواب ...
سلطانی ... علی الرغم جہاں پناہ دہلی ... قرار دیا ... خلاف ... کیا ...
... بادشاہ ... رفتہ رفتہ ... قدیم فقط ارسال نذر اور اخذ فرمان استقلال کا جو ...
... کیا تھا ... جلوس فرمایا اور نذریں تہنیت ...
... اور لقب اپنا ... تبدیل ... نام ...
... غازی الدین حیدر اپنا ... کیا اور عارض ... کو سکہ ...
بیت ... ظاہر ہی مخطوط فرمایا سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن

غازی الدین حیدر والا نسب عالی نسب اور جلد وہ میں تقریب کے مسلح مختلف صحیح کیا اور یہی
اور یہ بیان کرتے کہ جواہر گران بہا بابت سات اضلاع مدار گیا بادشاہ دہلی
کیا مضایقہ اتحاد سے ہم شاہ بنے یہاں سے شاہ چنانچہ تاریخ بنا اس قول کی
ادا کی یوں کہی ہے کہ شاہ بعد وزیر شہنشاہ کر دیا تب سے حکومت ان کی با استقلال
غازی الدین حیدر نے بھی انتقال کیا بیچ ربیع الاول روز یکشنبہ دو ہزار ۱۲۴۳ بارہ سو
کی اسی روز نصیر الدین حیدر فرزند شاہ مبرور نے جلوس فرمایا اور بعد نصیر الدین حیدر کے
اینکے آخر ۱۲۵۳ بارہ سو ترپن میں جادہ فرمانروائی کا اختیار کیے جو کہ معز الیہ
امام باڑہ جدید اور مہمان سرا اور مسجد نو احداث کیے تھا چنانچہ کام مسجد کا ہنوز نا تمام
تاریخ محمد حسن میں کہ جلوس کیا تھا اسی تاریخ اسی پایہ میں آخر اخر عدم ہو گئے
ایسے ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ میں جلوس فرمایا اور بعد شاہ موصوف کے شاہ واجد علی
۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ چار پانچ حکومت کو زیب و زینت ارزانی رکھا اور وہ ہنوز زندہ
میں الحاصل صوبہ اودہ کا ایک سو آٹھ برس سے تصرف میں متعلقان بُرہان الملک
کے ہے اور دار الحکومت انکا شہر لکھنؤ ہے اور فی الحال ریزیڈنٹ وہاں
صاحب بہادر اور صاحب اخبار ماہ ذی الحجہ ۱۲۶۴ بارہ سو چونسٹھ لکھتا ہے کہ وقت میں
غازی الدین حیدر کے داخل خزانہ ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ ہوا کرتے تھے اور اب
ظلم و تعدی عمال کے ہفت لاکھ روپیہ بدشواری وصول ہوتے ہیں

حکام گجرات کا احوال مظفر شاہ المسمی اعظم ہمایوں گجراتی کہ خدمت میں سلطان محمد فیروز شاہ تغلق کی

مرتبہ امارت سے ممتاز تہا اور خطاب مظفر خانی سے سرفراز اور ۷۹۵ سات سو پچانوے میں گجرات کی حکومت

دی گئی اور نظام مفرح کردن کش سے [illegible] کہ مظفر ہوا بس جب کہ [illegible] صاحب اقتدار اور قابل

[illegible] گرچہ کہ اسباب سلطنت کل چتر وغیرہ سابق سے مہیا تہا مگر استقلال کا اظہار اور ۸۰۹ سنہ آٹھ سو نو

[illegible] میں سکہ و خطبہ اپنا کیا اور ستر برس کے ساتھ عدل و داد کے حکمرانی کی سنہ آٹھ سو تیرہ

[illegible] میں چودہ [illegible] واقع ہوا بعد [illegible] سلطان احمد شاہ نبیرہ مظفر شاہ [illegible]

[illegible] مملکت گجرات بادشاہی کی [illegible] احمد آباد [illegible] سلطان محمد شاہ

[illegible] بادشاہی کی [illegible] سلطان قطب الدین [illegible] ۸۶۲ [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] استقلال

[illegible] گجراتی کی [illegible] سلطان مظفر شاہ [illegible] برس [illegible]

سلطان سکندر شاہ [illegible] بادشاہی کی اور ۹۳۲ [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] اور چار [illegible] بادشاہی کی پس سلطان بہادر شاہ ہوا اور [illegible]

[illegible] ہمایوں بادشاہ [illegible] کر کے ۹۴۲ [illegible]

[illegible] ہوا بس میران محمد شاہ بادشاہ ہوا اور [illegible] برس [illegible]

سلطان محمود شاہ سلیم النفس نیکو اخلاق بانی قلعہ بندر سورت [illegible] برس [illegible] اور سلطان

احکام مختلفہ کے بیان میں

احمد شاہ تقریباً سات برس کے تھے میں بعد سلطان احمد شاہ کے اعتماد خان رکن السلطنت نے [illegible] ایک
طفل کو سلطان مظفر نام فرزند سلطان احمد شاہ کی منسوب کر کے تخت سلطنت پر بٹھلایا اور
امور کلی اور جزوی کا ہوا بس سنہ ۹۹۵ھ تو سمجھیا سلطنت اس طبقہ سے زائل ہوئی اور گجرات
میں اکبر بادشاہ کے ہاتھ آیا جاننا چاہیے کہ چودہ نفر اولاد سے مظفر شاہ اعظم ہمایوں کی [illegible]
کو پہنچے اور دو کم دو سو برس تک اور بلاد گجرات میں اسلام برپا استقلال حکمران [illegible]
سلاطین اولوالعزم دہلی کا رہا اور اب جو عملہ ہے عملہ ہی کچھ قبضہ میں ہے خاندان والا شان انگریزان کے
میں متعلقات کا یک وارا کے کہ وہ شہر داران قوم مرہٹہ سے تھا اور کچھ اختیار میں [illegible]
کے حکام کا احوال نصیر خان ولد ملک راجہ فاروقی جہاں کہ وہ معتمد [illegible] سلطان علاء الدین
خلجی اور سلطان محمد تغلق شاہ کا آسودہ روزگار اور خوش گذران تھا اور ملک راجہ [illegible]
واضح ہو کہ اول ملک موصوف نے سنہ سات سو بیاسی میں طرف سے بادشاہ کے
صوبہ خاندیس کی حاصل کی تھی پس نصیر خان بتجویز سے سلطان احمد خان گجراتی کی کہ
اپنے اسکو خطاب خانی کا دیا تھا سنہ آٹھ سو آٹھ میں جو کہ ان روزوں امیر تیمور
وارد ہند ہوا تھا اور صدمات سے اسی سر کے سلطنت دہلی خراب ہوئی اور خطبہ اپنے نام کا
حکمت عملی سے قلعہ اسیر کا زیر تصرف اپنے لایا اور معتمدین کو واسطے حراست قلعہ کے
مامور کر کے رونق بخش صوبہ مذکور کا ہوا اور سنہ آٹھ سو گیارہ میں پاس قلعہ کے
ایک شہر آباد کر کے نام اسکا برہان پور نام سے حضرت برہان الدین اولیاء کے

انتقال نصیرخان کا ۸۴۱ھ آٹھ سو اکتالیس میں ہوا بجای اسکی میران عادل شاہ جانشین اسکا اور جب شاہ موصوف
بہی ۸۴۴ھ آٹھ سو چوالیس میں رحلت کی میران مبارک المخاطب بعادل شاہ حاکم مستقل ہوا وفات اسکی ۸۶۱ھ
آٹھ سو اکسٹھ میں ہوئی پس داود شاہ بن مبارک شاہ نے اکلیل فرمانروائی کو زیب تارک بنایا اور جب ۹۱۴ نو سو چودہ
میں قضا کیا داود شاہ نے تب ولد نصیر خان المخاطب باعظم ہمایون مسند حکومت پر متمکن ہوا اس برس کہ اسکا کو
سولہویں برس ... زمام سلطنت کی اختیار میں محمد شاہ بن عادل شاہ کے آئی ... برس ... فلان ... نجر ...
... برس کا ہوا اور میران مبارک شاہ بن عادل شاہ مشغول امور جہانبانی اور جب ۹۷۴ نو سو ...
... جواب ... کا ... اپنے ... میران محمد شاہ نے وساوہ پر حکومت کے جلوس فرمایا اور
شاہ مذکور ۹۸۲ نو سو ... اس جہان فانی سے کوچ کیا راجہ علیخان قایم مقام اسکا
ہوا اور جب ۱۰۰۵ ایکہزار پانچ میں رخت ہستی کا باندھا بر دیگران جملہ سلطنت فرد
بہادر خان ... اور ... فرمانروایی کا دیا تہا کہ اکبر شاہ بادشاہ دہلی نے ... کی
اور ... محاصرہ قلعہ آسیر کا کرکے ایکہزار نو میں اسکو فتح کیا بہادر خان کی شکست ہوئی اور
خاندیس تمام ملحق ممالک محروسہ اس شاہ مبرور کا ہوا جملہ دس آدمی صوبہ مذکور میں حاکم مستقل
اور دو سو ایک برس حکومت انکی خاندیس میں رہی پس عہد میں رفیع الدرجات ... اورنگ
قطب الدین ناظم صوبہ ... اور طالب خان قلعہ دار آسیر سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس میں
نواب آصفجاہ ... دار السلام ... نصف میں ... بعد رحلت نواب مغفور ...
سید ... شہید ... لیا اور سوا ... کار ... ہو کر تہا

اور کیفیت ابتداء قوم سکھ تا فتح پنجاب سرکار انگریز بہادر میں اور تفصیل انکا سرکار میں متعلقین سرکار دولتمدار

نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن اور سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر اور یہ مقالہ مشتمل ہے [illegible]

عنوان اور پہلا باب سکھوں کے فرقہ میں سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ بعد تشریف فرما ہونے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ

التحیات والسلام فلک چہارم پر [illegible] نام ایک معلوم مسیحی ولایت سے اپنی وارد اقلیم ہند ہوکر اول پنجاب میں

سکونت اختیار کی اور وہاں کے لوگوں کو آئین دین اپنے سکھلائے [illegible] ناتک [illegible]

بعد میں یہی طریقہ اپنا جاری کیا پس پادری صاحب مذکور تو فوت ہوئے لیکن پیرو انکے زمانہ دراز تک

اسی جادہ پر رہے حتی کہ آفتاب دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افق ہدایت سے طالع ہوا

یہاں تک بھی پہنچا [illegible] مطابق سنہ [illegible] عیسوی کی بادشاہ انگریزی ولایت [illegible]

واجب ہوئے اور یہ خبر پائی کہ اقلیم ہند میں بیچ ملیبار و کرناٹک کے بعض بعض اشخاص عیسوی کیش

میں مسلمان ہو [illegible] اس [illegible] نام ایک صاحب عیسوی کو مع [illegible]

تا ان لوگوں سے ملے اور تقویت آئین دین کو بخشے [illegible] پادری مع [illegible]

ہوئے اور ان بندگان خدا سے جو سالک دین عیسوی کے تھے ملاقات کی اور طرف سے

سلطان کے انہیں مراسلات پہنچائے اور تالیف قلوب کرکے بعد چند ولایت کو لوٹ گئے اور

[illegible] سپاہ [illegible] ناریل وغیرہ تحفے ہند کے ساتھ لے گئے اور حضور میں [illegible]

گذرانا پھر کئی سال کے بعد [illegible] اسلام کا خوب چمکا اور دین نبوی چہار طرف عالم

کے [illegible] عرب و عجم میں رواج پایا [illegible] وغیرہ تصرف میں جا رہے آخر ارباب فرنگ [illegible]

احکام متعلقہ سکھان

لڑائیاں ہوتی رہیں آخر الامر صلح ہو کر یہ عہدنامہ قرار پایا کہ قسطنطنیہ قبضہ میں اہل اسلام کے رہے اور بیت
المقدس علاقہ میں ارباب فرنگ کے اور دونوں قوم کے لوگ زیارت اس بقعہ متبرکہ کی کیا کریں ایک
حامل مزاحم دوسرے کا نہو اتفاقاً ہنوز اس قوم کے صاحب ارباب گروہ گروہ وارد اقلیم ہند ہوئے از انجملہ انگریز
جنہوں نے لوگ تا ملک ہیت سے اپنا ہنوز قایم ہیں پھر جو محاربات اہل اسلام اور ان میں ہوئے انکا اس ضمن میں
جلوہ ظہور کا پایا یہ بیان واقعی ہے اور چونکہ اول ورود پرتگیزوں کا ہوا ہے مرقم ہی ابتدا انکی
ہی کرتا ہے عنوان اول بد آمد پرتگیزوں کے بیان میں بیچ اقلیم ہند کے
تاریخ راجہائے ہند کی اردو زبان میں انگریزی کتاب سے ترجمہ کی ہے اس میں لکھا ہے کہ اول جس بادشاہ پرتگیزوں کا
سنہ ۱۴۹۲ جو دوسرے جیسا عیسوی مطابق سنہ ۸۹۲ آٹھ سو بیانوے ہجری ایک بیڑا جہازوں کا واسطے دریافت ہندوستان
کے بھیجا نام ... افریقہ کے راہ پانے کے لیے شہر لسبن سے جو پایہ تخت الکول کا ہے روانہ کیا ان میں
جہاز یا بارٹلی موڈیاس کا جو بسبب مردانہ اور مرد دلیر تھا کپتان ... کہ وجہ تسمیہ اسکی معلوم ہوئی
طوفانی ہو کر ... بحر شمالی پر ... طرف جا نکلا اور اسکو ایک زمین نظر پڑی ہر چند کہ ...
دریافت ... چاہا کہ آگے بڑھے اور احوال وہاں کا جانے لیکن ہمراہی اسکے مانع آئے ... لاعلاج ...
الٹا پھرا ... نام ... والا شہر ... اکا ... کی اس ... جا لکھا ہے
چند روز میں جب وہ وہاں جا کر پہنچا تو معلوم ہوا کہ سرزمین مذکور راس کہتے ہیں ...
حسن اتفاق ... میں ہندوستان ... دریا ... ہاتھ آئی ... سوال ...
داد ... اور جب ... خالی ... عنوان نام ... ابھا ...

اسکے آٹھویں ماہ جولائی ۱۴۹۷ء چودہ سو ستانوے عیسوی مطابق ۹۰۲ نو سو دو ہجری بیچ اسکے واسکو دی گاما

نام ایک شخص کو عالم گردی میں مع اسباب تجارت کے ہمراہ مذکور الصدر پر روانہ کیا واضح ہو کہ گاما اور مذکور

جب مسیوق [illegible] پرتگال دریا [illegible] کا آخر [illegible] میں [illegible] اہل [illegible] وہاں کے لوگ

[illegible] پانی [illegible] راہ [illegible] راہ [illegible] آگے [illegible] چلا [illegible] ہندوستان

[illegible] واسکو دی گاما [illegible] چودہ دن [illegible]

عیسوی مطابق ۹۰۳ نو سو تین ہجری کے [illegible] آیا [illegible]

[illegible]

[illegible] اسکے راس [illegible] دن [illegible] ایک [illegible] عالم [illegible]

[illegible] آن [illegible] وارد ہوا [illegible] وضع [illegible] کی [illegible]

جس وقت کہ مسلمانوں تاجر عربی اور مصری ہندوستانی وغیرہ جو مشرق افریقہ میں [illegible]

سوداگری [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور سندھ کی جانب [illegible]

درپے اخراج [illegible] دین میں مخالف دریا کیا کہ لوگ انکے مسلمانوں [illegible]

واسکو دی گاما [illegible] ارادہ [illegible]

اگست ۱۴۹۸ء چودہ سو اٹھانوے عیسوی مطابق ۹۰۴ نو سو چار ہجری کے [illegible] اور [illegible]

مسلمانوں کو [illegible] اپنے ملک ولایت میں بادشاہ [illegible]

اس فتح کا جشن عظیم کیا اور کمال خوش ہوا اس کے بعد [illegible] دوسرا بیڑا [illegible]

جہاز اور بارہ سو آدمی لیکر کشتی میں بیٹھ کر چلا اور آٹھ پادری واسطے تعلیم و ترویج مذہب عیسوی کے ہمراہ
اسکے ہوئے کہا ہے کہ کپتان پرال برابر سنہ ۱۵۰۰ پندرہ سو عیسوی میں داخل ہندوستان ہو کر بندر کالی
کوٹ کی طرف بھیجا بادشاہ نے پرتگیزوں نے قبضہ کیا اور قیدی مسلمان گرفتار کیے ہوئے کالے کو رہا کر دیے جو ہمراہ اسکے
تھے بھیجے اور تحفہ و ہدایا لائق ولایتی کالی کوٹ کے حاکم کی نذر گذرانے اور موافقت بہم پہنچا کر
بنا کوٹھی کی ڈالی بعد ازاں فرنگیوں نے سوداگروں کو بہت تنگ کیا معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح سے طرف پرتگیزوں کی
حکم اخراج کا بادشاہ نے دیا اور فوراً کوٹھی پر انکے جا کر بہت اور جو لوگ کہ اسمیں تھے انہیں مار ڈالا کپتان پرال
بھی بہمراہ جہازات کے جو پرتگیز کے تھے وہاں سے بھاگا اسمیں کا لوٹ لیا اور آگ لگا دی اور شہر کو بھی توپوں سے جلایا
اور بندر کوچین کو چلا گیا اسجا محمد قاسم فرشتہ ذکر میں حاکمان ملیبار کے یوں بیان کیا ہے کہ
اوسنہ پانچ سو چار میں چھ کشتیاں اہل فرنگ کی من ولایت سے وارد کالی کوٹ ہوئے اور جو کہ قوم
کا ایک سردار ملیباریوں میں سے تھا اظہار کیا کہ مسلمان بازرگان کو ہندوستان کے تم آنے مت دو
جو نفع کہ ہمیں انسے ملتا ہے اس سے زیادہ ہم پہنچا دینگے سامری کہ حاکم اسوقت کا باوجود کہ
بندہ تھا اسبات کو قبول کیا پس اہل فرنگ معاملات میں داد و ستد کے بندے مسلمانوں کے
جا کر بے سامری سے کہ خفا ہوا اور دریاب انکے حکم قتل عام کا دیا ملیباریوں نے یورش کر
تمام مال انکا لوٹ لیا اور ستر آدمی معتبر مار ڈالے بقیہ السیف سوار کشتی ہو کر کوچین چلے گئے
حاکم وہاں کا چونکہ دشمن سامری کا تھا انہیں پناہ میں اپنے لیکر اجازت دی کہ گذر کریں بندر کوچین
کے واسطے توطن اپنے قلعہ تعمیر کریں اہل فرنگ یہ بات تو خدا سے چاہتے تھے جلد ایک

حصار مختصر واسطے ناخن بندی کے تیار کرلیے اور درمیان اسکے ایک مسجد کہ وہ کنارے پر دریا کے
بنا کرے واضح ہو کہ یہ پہلا قلعہ اہل فرنگ کا ہے جو دیار ہند میں احداث پایا انتہی
کوچین مذکور سے مال واسباب لیکر پسین کو روانہ ہوا اور نصف ماہ جولائی سنہ
مطابق سنہ نو سو تیرہ ہجری کے داخل بیت الحکومت ہوا سلطان پرتگیز نے یہ خبر پا کے
چاہتا تھا کہ ایران مصر ہند وغیرہ کو عشرت گاہ اپنی کرے حسب الحکم اسکے بعد کپتان البکرک
مقابل کالیکوٹ کے جہاز کو اپنے لنگر کیے مسلمانوں سے چاہا کہ وے معذرت خواہ اپنی تقصیر کی ہوں
ہتی کریں چنانچہ طرفین سے اقبال اس امر کا ہوا اسی اثنا میں آدمی بیان کے جو اسکے جہاز پر لیے تھے
سے تمام شہر کو تاراج کر کے روانہ بندر کوچین ہوا اور وہاں اسباب جہاز بھر کے یورپ کی راہ
میں جہاز اور آئے اور رنگ کے نیل مرام بہرکے اور جاتے وقت کومیتی کو واسطے
کے چند سپاہیوں سے چھوڑ گئے بعد مراجعت اسکے حاکم نے کالیکوٹ کے کومیتی پر حملہ
کیا لکھا ہے کہ اپنے باوجود قلت سپاہ کے خوب مقابلہ کیا اور سب لڑکے پہلی فتح یورپ کی
سپاہ پر ہندوستان کے ثابت کی اور کہا صاحب تاریخ گلشن ابراہیمی کا ہے کہ اس ضمن میں
حاکم گوا بندر کنبور کا اسکے موافق ہو گیا اسنے بھی ایک قلعہ تیار کر کے بہ فراغت تمام تجارت
میں فلفل و زنجبیل کی مشغول ہو گئے سامری زیادہ تر غصہ میں آکر کوچین پر لشکر کشی ہوا
چنانچہ بالیقین بادشاہ وہاں کے بعد ایکدو سٹر کے قتل کر ڈالے گئے مذکورین کے
بجمعیت اکثر کی اور جہازات اہل فرنگ کے زیادہ از دو ایسے اور کنہور کی راہ بھی فراہم

ہوئی ساحل پر آئی جو سفاین از بس بہم ہوکر چند پورتگیز ہیں چونکہ اس وقت دہلی کے سلطان

کی نہیں فقط امرا ساحلی کا دست نہیں بلکہ منزل مقصود مراجعت کریکے شاہان اسلام اعانت

جا بجا انہیں کی طلب کرتے تھے بندرہ سو پانچ عیسوی مطابق سنہ ۹۱۱ نو سو گیارہ ہجری کے الفی اور اسمعیل

اس وقت اہل گجرات شاہ نادر نے بھیجا تھا کہ خدمت میں بادشاہ پرتگیز کے بولا کہ اور اپنی بیٹی

بیاہ کے دینے پر رضامند ہوا الفی ور امیر چند کہ اس بات سے خوش ہوا لیکن اور پرتگیز نے طلوع سلطنت کا سبب

اسی الفی و اسکی سعی کا اسی سبب کہ جہازوں پر تا ہمیشہ ایکی ہولناکی اور ہمیشہ اہل جزیرہ کو رنج ہوا

ملحوظ ہوا اپنے حکومت کو ورداری جہازیوں کے ہاتھ ہوکر اول کہ جو زرک قوم پرتگیز کو بنا بسر کیا

انہوں نے بلابار کو اپنا مسکن کر کے قبل اس کے کہ ہم ۱۵۰۵ پندرہ سو پانچ عیسوی مطابق ۹۱۱ نو سو گیارہ

ہجری کے حاکم ہے وہاں کے جیسی کر دار الحکومت اپنا مقرر کیا اور بہت مضبوط فصیل بنائی

اور بقول محمد قاسم فرشتہ کا بہی کو انہوں نے ان میں حسب حکم بادشاہ گجرات محمود شاہ بہمنی

اور محمود شاہ گجراتی نے مسکر وتوں کو اچھی طرح سے امداد کا دیا ریکہ روز بروز وقوع

ہوا انہیں میں مقابلہ کا بہت آدمی کشتہ و مقتول ہوئے آخر کار پرتگیز غالب آئے اور بعض اہل اسلام

بہادر پرتگیز بہ مشہور مہینہ رمضان سنہ ۹۱۵ نو سو پندرہ ہجری کی بات ہے کہ اس وقت ساحل پر قبضہ دار الحکومت

کے سکھوں کے جا اور کو مالابار کی کشتی کی واسطے جا اور تمام بستی کو غارت و ویران کیا

وہاں کے بیا پرتگیز ہجوم کرکے بانسے آدمی ایک فوج کر ڈالا اور ان دونوں کو گرفتار کیا

اور دیا ہاتھی ایک کو اپنا کر کے لیکر آئے اور وہاں کے زمیندار دن کی کوشش پر مشہور

قلعہ ہوا متعاقب اسکے حصار گوہ بندر کا تو سی متعلقان یوسف عادلشاہ سے نکال لیکر مستقل ہو گئے
مذکور الصدر سنہ ۱۵۱۰ بندرہ سو دس عیسوی مطابق سنہ ۹۱۶ نو سو سولہ ہجری کہ ان دنوں میں بادشاہ
دکن کا محمود شاہ بہمنی تہا اور سلطان ہند کا سکندر لودی جو بسبب [illegible]
عمل عیسائیوں کا ہو گیا اور آٹھویں برس کہ تھیان ان لوگوں کی انتہا [illegible] لیون دہم
الوالکس ہوا اور چند روز کے بیچ فتح سے ساموری ہی آئین بموجب گفتار محمد قاسم کے [illegible]
بسبب ظلم کے [illegible] اہل فرنگ بیٹھے بسبب [illegible] کا کوٹ [illegible]
نو سو انتیس ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ بندرہ سو تیئس عیسوی بیچ جدہ و بالیات [illegible]
سنہ ۹۴۱ نو سو اکتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۵ بندرہ سو پینتیس عیسوی [illegible]
شاہ گجرات [illegible] لئے اور سنہ ۹۶۳ نو سو [illegible]
[illegible] موافق سنہ ۱۵۵۵ بندرہ سو پچپن عیسوی [illegible]
اور سک اور ستوڑہ فتح کئے بعد اسکے ساموری یادریکری اور عادلشاہ بالاتفاق [illegible]
ستامری اس دفعہ فتحیاب ہوا اور قلعہ بالیات کا ہاتھ سے انکے نکال لیا لیکن بعد [illegible]
قلعہ رکیدہ اور بندر گوہ پر پہنچے بسبب شامت نوکران [illegible]
اہل فرنگ آزار دینے میں مسلمانوں کے دلیر ہو کر بیچے جہاز جلال الدین اکبر بادشاہ کے
بسبب فعل اہل فرنگ کہ معظمہ کو زاد اللہ شرفا آتے جاتے تھے وقت [illegible]
ارباب اسلام کو بہت سبک کردانا پس منقی ہوا سخن ہم مترجم انگریزی اور ہم صاحب تاریخ [illegible]
المشہور فرشتہ کا واضح کہ بلاد ہند میں کچھ اور سو برس تک پرتگیز ہوا انکی مختار اور بلا [illegible]

احکام مختلفہ [illegible] میں

[illegible] حکومت کرتے رہے جیسا کہ بیان سے ظاہر ہے اب بیان [illegible] انگریزوں کا [illegible]

انگریزوں کا جیسا کچھ رقم پذیر خامۂ نامہ نگار ہوتا ہے در ضمن اسکے اور قوم والے بھی جو کہ ولایتوں سے آ

کر اقلیم ہند میں آئے ہیں مثل ولندیز اور فرانسیس اور ڈنمارک انکا بھی ذکر لکھا جاوے [illegible]

پانچ قومیں ولایتوں کی مالک ہندوستان میں آئیں اول پرتگیز کہ جنکا ذکر ہو چکا دوم ولندیز سیوم

فرانسیس چہارم انگریز پنجم ڈنمارک [illegible] قیام [illegible] اقبال انگریزوں کو ہوا جیسا کہ لکھا جاتا ہے

عنوان دوم ذکر انگریزوں کا [illegible] تاریخ سے جو زبان انگریزی میں ہے ایسا ظاہر ہوتا

[illegible] انگریزوں [illegible] سنہ ۱۵۸۵ [illegible] مطابق سنہ ۹۹۳ [illegible] ہجری [illegible]

[illegible] ابتدا [illegible] انگریز [illegible]

آئے [illegible] ایک راجہ [illegible] جاوے [illegible]

جزیرہ [illegible]

[illegible] مطابق سنہ ۹۹۰ [illegible]

[illegible] سنہ ۱۵۸۹ [illegible] مطابق سنہ ۹۹۵ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] اور وہاں سے [illegible] جزیرہ [illegible] اور جزیرہ [illegible]

کو آئے اور وہاں چند سے چین کی تجارت کی [illegible] جزیرہ [illegible] مقام [illegible]

[illegible] جزیرہ [illegible] جاکر لنگر ڈالا اور وہاں

[illegible]

سوداگری شروع کی یہ سولہویں تاریخ شعبان پندرہ سو اٹھاسی عیسوی مطابق سنہ ۹۹۵ نو سو پچانوے ہجری کے
جزیرہ مذکور سے چلے اور دو برس کا سفر کر کے داخل ولایت ہوئے بس مملکت ہند کی بہت تعریف سے کہ بہار
زرخیز ہے الزابت نام بادشاہ زادی اور جنرال اڈر سے بیان کی بعد اسکے سنہ ۱۵۹۹ پندرہ سو
عیسوی مطابق سنہ ۱۰۰۸ ہجری کے رعایا نے سرکار گورنمنٹ سے تجارت ہند کی اجازت لی اور تین جہاز
جنگی ساتھ اپنے رکھ کر ولایت سے چلے اور [illegible] تین برس بکیزدن ملابار اور مندل اور کوچین اور ملاکا
اور ملوکس وغیرہ میں آکر بازرگانی کی یہاں کئی جہاز انکے طوفانی ہوئے نقصان بھی اٹھایا اور چھوڑ کر
اور گئے وہاں بھی چند جہاز انکے خراب ہوئے تو آخر ولایت کو لوٹ آئے اس حال پر [illegible]
بطور جملہ معترضہ کے بنا بر عدم [illegible] چونکہ مختصر ہی کتاب ہے کیفیت سوداگران انگریزی کی [illegible]
مفصلا بیان قلم [illegible] جاری کیا [illegible] استعمال [illegible]
ولندیز یعنی قوم فرانسیس [illegible] اول [illegible] تاریخ سنہ ۱۵۹۰ [illegible]
اور جزیرہ جاوہ پر [illegible] اجازت [illegible]
[illegible] سنہ ۱۶۶۶ سولہ سو [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور کوچی اور [illegible]
فرانسیس نے سنہ ۱۶۰۱ سولہ سو ایک میں [illegible] پہلے مالدیپ کی طرف آئے اور وہاں سے
بازرگانی اختیار کر کے اطراف و جوانب کو روانہ ہوئے بعد سنہ ۱۶۰۴ سولہ سو [illegible] میں بنا
تجارت [illegible] کی ڈالی [illegible] میں آکر [illegible] اور [illegible]

احکام [illegible]

[illegible]

سنہ ۱۶۱۰ عیسوی لاسی ابہالہ میں سیر لنڈ نیک طرف سے آئے اور دو دراکس قریب قیام کر کے [illegible] شہر [illegible]
اور رنگبار میں طرح سوداگری کی ڈالی ہرچند کہ یہ سب آئے اور قیام میں اپنے سعی بلیغ کی لیکن
[illegible] کیسا آسود ہو کر کار عطلت مدار کے بار ور ہو اب خامہ نامہ نگار رجوع کرتا ہے طرف بیان [illegible]
ذکر ورود افواج انگریزی مورخ بالا کہ جسکے طرف صدر میں انکے اشارہ کیا گیا ہے
تاب میں اپنی اس مقام پر لیا الکھا ہے اور جمعیت کی بات لکھی ہے کہ سنہ ۱۶۰۰ عیسوی مطابق
[illegible] ہجری میں انکے تمام سوداگران ولایت کے تجارت ہند کی تیاری کی گئی [illegible] بادشاہ کے ساتھی الزابت
سے اس صفت پہ چاہی اس وقت تجربہ ہجری اور اسپاٹ حکم ہوا کہ ولایت سے انگریزی واسطے تجارت ہند کے
[illegible] ہزار روپیہ کہ جسکی فی ہر دس [illegible] میں زر اسپ و سعد سے زیادہ نہ لیا اور [illegible]
کتاب پیدا کرنا اگر اس [illegible] تجارت کچھ زیادہ ہو [illegible] موقوف کیا جس [illegible]
[illegible] سنہ ۱۶۰۱ عیسوی ایک عیسوی مطابق سنہ ۱۰۱۰ ہجری کے [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] تمام [illegible] کتان [illegible]
[illegible] کو ۲ جگا قائم کیا اور وہاں بہ تیس سنہ ۱۶۱۲ عیسوی [illegible]
مطابق سنہ ۱۰۲۱ [illegible] ہجری مراجعت کر کے طرف ولایت کے روانہ ہوا اور بہت [illegible]
واسطے شہزادی [illegible] شہزادی [illegible] اور بادشاہ انگریز [illegible] حکم
اور بار [illegible] تجارت ہند کی کرتے رہیں لیکن [illegible] برس کو [illegible]
کتاب [illegible] اور [illegible] ماخذ میں جو نتیجات [illegible] اخبار انگریزی

احکام متعلقہ کمپنیان میں

زبان فارسی مین نظم کیا ہی یون خبر دی ہی کہ سنہ ۱۶ سو لا عیسوی میں ملکہ الزابث نام بنت کنگ اوڈورد

ہنری ہشتم ملک فرنگین تھی جب وہ مسند آرا حکومت ہوئین اپنے عہد مین آپنے تجارت ہند کا ارادہ کرکے پہلے

ایک جماعت کو واسطے اس امر کے مامور کیا کہ کمپنی مراد اس سے ہی اور یون فرمایا کہ سوداگر جا کر وہان

سے غنیمت پا دریں گذر کرینگے ہو چہ امصار و بلاد مین ہر جانب روانہ ہوا چنانچہ حسب الحکم سلطانیہ

سعد و تجار انگریز ایک ولایت سے چلے اور راہ دریا کی قطع کرکے بندر تک پہنچے

اگرچہ کئی خار راہ میں پیرا ایک رقعہ دیئے کوین الزابث کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ہند کی

سرکار میں بھیجا اس مضمون کا لکھکر مصحوب نام ایک شخص کے کہ وہ وکیل کا تھا روانہ کیا

مضمون خط کوین الزابث سے محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کہ تجار اور

کا جاری رہے اور تجاران یہان اور ہماری ولایت کے بازرگانان وہان

آیا جایا کرین اور نفایس ایک ایک ملک کے دوسرے ملک کو پہنچایا کرین تو

حاصل ہو کی اگر مصحوب ملانہال نام ایک شخص کے کہ وہ وکیل کا تھا

رخصت لیکر خشکی کی راہ سے حلب کو آیا اور وہان سے

جو پایہ تخت اکبر بادشاہ کا تھا داخل ہوا اور دربار نامہ کوین الزابث کا

مرقوم تھا گذرانا اور عرض کی کہ میں فرستادہ سلطان فرنگ کا ہون اور

حضور میں پہنچا ہون اور یہ نامہ انگلستان کا ہی جو انگریزی

تھا حسب الحکم سلطانی اور مضمون مرقوم الصدر کا عرض کیا بادشاہ نے

سنا اور دکن کی جانب دار الامان ... کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم حاضر دربار ہو اگر دولت ابد تک

ہم ... جو کہ دربار سلطان ... ولایت بنگالہ کی جمع ... اور بادشاہ

... فرمایا ... حاضر خدمت ... اقبال کا

... سلطان کی ... [illegible]

... [illegible]

آگرہ ... [illegible] ... جہانگیر ...

... [illegible] ... جہاں پناہ ...

... [illegible] ... ولایت ...

... نفائس ... رخصت کیا ...

... [illegible] ... انگلستان ...

... بادشاہ انگلستان ...

... [illegible] ... سال ...

... خاقان زمان ... بادشاہ ...

... [illegible] ... ۱۰۱۴ ... مطابق ...

... بندر سورت ... انگریزی ...

سلطان ... بندر سورت ... گجرات ...

[illegible]

بحر عدن اور مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً کی طرف جانیکو اہل روم مانع آئے بس حسب حکم بندر گوہ میں بھی سردار قوم
پرتگیز کو حکم پہنچا تب گورنر نے لشکر خان نام صوبہ دار کو بندر مذکور کے جو طرف سے جہانگیر بادشاہ کے تھا نامہ لکھا کہ اگر
تم انگریزوں کو اپنے ملک میں آنے دوگے تو ہمارے اور تمہارے اتفاق نہ رہیگا ہم بندر پر تمہارے چڑھائی کرینگے اور
آمادہ پیکار ہونگے اور نہایت بہی کہ انہیں رخصت دو جدھر سے آئے ہیں اسی طرف چلے جائیں لشکر خان نے سنکر جواب نامہ
کے ارقام کیا کہ تم کیا چیز ہو اور کیا حقیقت رکھتے ہو جو بندر پر ہمارے یورش کرو دیکھ ہم تمہارے چیتے واقفی رکھتے
ہوں یہ لوگ حکم سے بادشاہ کے یہاں آئے ہیں عدول حکمی ظل اللہ کی کہیں ہو سکتی ہی عقل کرو اور سمجھو [illegible]
ایلچی پرتگیز کا جب اسطور کا جواب پایا سورت سے گوہ کو گیا پرتگیس دریائی راہ زنی اور غارتگری سے
ہوئے جہازوں کو دریا میں لوٹنا شروع کیا اور سردار قوم نے لشکر خان کو رشوت بھی قبول کیا
اندو باتونسے خان مذکور طرفدار پرتگیسوں کا ہو گیا بلکہ [illegible] لشکر خان [illegible]
پرتگیسوں کے پاکر بدل اور سرحد ہنوز بندر مذکور میں تھا کہ جہانگیر بادشاہ نے [illegible]
ویسے سنہ ۱۶۰۹ سولاسی عیسوی میں ولیم فنچ صاحب کو سورت میں اپنی طرف سے چھوڑ کر اگرہ کو آیا اور
ملازمت بادشاہ کی حاصل کی نامہ جیمس بادشاہ کا گذرانا اس ضمن میں انگلستان سے ایک گروہ اور بادشاہ
انگلستان میں سردار گروہ مذکور کا شرلی نام کپتان تھا وہ بھی [illegible] کو آیا اور وہاں سے سورت
کی طرف دریا کی راہ سے چلا اثنا راہ جہاز اسکا طوفان میں آکر ٹوٹ گیا بہت سے آدمی اور
اسباب وغیرہ غرق آب ہو گیا باقی لوگ جو رہ گئے تھے تباہی کھاتے کھاتے بندر سورت
لیکن لشکر خان حاکم وہاں کا چونکہ پرتگیزوں سے موافقت رکھتا تھا انہیں بسبب [illegible] آنے نہ دیا

ہر چند کہ ولیم فیتس نے سعی کی اور بہت سمجھایا لیکن خان مذکور نے نہ مانا دیکھے چار گہ باہر سیہر انگریز سے
ستہوی پرورش سے انکار کیے عاجز ہو کر تنہا سورت سے چلا اور آگرہ میں اکبر شاہ کے پاس آیا
خشکی کی راہ سے لاہور اور سندھ اور ایران اور بغداد اور حلب وغیرہ سے ہو کر انگلنڈ کو چلے گئے فقط بیٹا
اور کپتان شریلی ہندوستان میں حضور جہانگیر میں رہے بادشاہ احوال پر بیشتر ملاحظہ کرکے بہت مہربان تھا راہ
سے معمول پر ایلچی ایک پرستار مسیح کپتان تھی اسکو نکاح میں بیشتر ملاحظہ کرکے دیا اور بہتر گوری کی ہو کر
مہر کی آپنے اس امر کو واسطے بر آمد کار انہیں بہت غنیمت جانا اور بسر و چشم قبول کیا اور خدمت میں مہمان نباہ کی
تمام کیفیت اپنی تباہی کی اور سرگذشت ہمرہی نو تحاتان کی گذارش کی بادشاہ نے نوکران کو یاد کیا چونکہ
مرد سنجیدہ اور جہاندیدہ تھا باریاب خدمت ہو کر ایسی چار باتیں عرض کی کہ بادشاہ رضامند ہوا اور
اپنے ملک کو واپس چلا گیا سر ٹامس رو کا کچھ مدعا حاصل نہ ہوا تب بیشتر ملاحظہ کرکے انگلنڈ کے جانے کا
ارادہ کیا کپتان بر عکس حسن عمل سے اپنے جو باریاب دربار جہانگیر تھے ان سے کیا
کر کہا تھا اور ہر ایک چیز واسطے عدم حصول تما بیشتر ملاحظہ کے رشوت وغیرہ سے سلوک کرتا رہا
کرتے تھے دیکھے جب ارادہ ہے لوٹ جانے کا بیشتر ملاحظہ کے انگلنڈ کو مطلع ہوئے اس امر کو بھی واسطے
مصلحت کیا اور دریافت کیے ہوئے اسطرح سے کہ آپکی بی بی کے دو بھائی تھے انہیں اپنا
کہا کہ بیشتر ملاحظہ کے ولایت کو جانے والا ہے البتہ بہن کو بھی تمہاری لیجاوے گا پس دونوں بھائی
ہو جاوینگے مناسب ہے کہ آپ جا کے ندوا انہیں یہ بات راست معلوم ہوئی کہ
سب بولے کہ ہم اپنی بہن لیجانے نہ دینگے جیسی ہو ہمارا چلے جاوے بیشتر ملاحظہ کو جدائی نہ دینگے

ہوا اور ابتدائی لا علاج فسخ عزیمت کر کے جناب باری سے امیدوار بہبود و بہبود کا رہا اور [illegible]

جیسا مقتضے وقت کا ہوا ویسا گذارہ کیا بابت [illegible] بادشاہ متوجہ ہیں [illegible] ایک لخت آئندہ [illegible]

کا ہر ساز حقیقت کیا گیا ہے پس سنہ ۱۹۱ [illegible] عیسوی میں ایک [illegible]

سے چار جہاز بار کر کے طرف [illegible] کے روانہ ہوا جس پادشاہ [illegible] اسمی شاہ روم کا [illegible]

میں کہ عجب [illegible] کو پہنچا اول [illegible] چودہ آدمیوں کے جہاز سے اتر کر [illegible]

حاکم نے وہاں کے ایسے گرفتار کیا اور [illegible] کو اسی وقت [illegible] وہاں [illegible]

ایک بار [illegible] اور تاجر [illegible] حاکم [illegible]

میں پہنچا اور سلطان روم سے سوال و جواب [illegible] فرمان [illegible]

عدم [illegible] اگر [illegible]

میں سنہ ۱۹۱۱ عیسوی کو [illegible]

[illegible] چار جہاز [illegible] اور [illegible] جیسا حکم کا تھا

[illegible] اور [illegible] کے تھا

سے [illegible] اور باقی [illegible] پادشاہ سے رخصت ہو کر [illegible]

[illegible] اور وہاں سے ارادہ سورت کا کیا [illegible] دریا میں [illegible]

سے مقابل ہو کر [illegible] لیکن [illegible] فائدہ نہ ہوا [illegible]

[illegible] ایک تاجر [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام متفرقہ

نکل کر سورت میں آ رہا تھا سورت سے روانہ ہو کر مدلش صاحب پاس آیا اور مخالفت سے خوف کیا ان

موحی الیہ کو خبر دار کیا اور ایسا کہا کہ خان مذکور کو بیشتر ہا کر ہے عداوت ہی ورد الیہ اسکو بندر سورت میں

کسی صورت سے بیشتر ہا کر کو اپنے نزدیک بلوالینا مدلش صاحب جب یہ بات سنی تب کنیتان مال کی جو بندر سورت

سے جا نکو تیار رہتی ان کا مایل ہوا اور ایسا کہا کہ ہم کنیتان تمہاری جا نذ ہیگی جب تک کہ بیشتر ہا کر جو

یہاں ہی ہے اپنے دو ہمسوں ہیکے اوپر سوار کیا جاویگا یہ نصرت خان اس امر سے مطلع ہو کر بہت آزردہ ہوا

اور ایسا کہلا بھیجا کہ یہی ہوا ہے ہم بادشاہ کو عرضی لکھینگے بعد انکی ہمیں سورت میں آنیکو راہ دینگے

جا دیکی ہماری کشتیوں کو روکنا یہ کیا بات ہے بعد بیشتر ہا کر کو اپنے پاس بلا لو ہم کیا مانع ہیں اس طرح

کتھا بل چار رقعہ کیا چنانچہ بیشتر ہا کر تیسویں تاریخ ماہ اپریل ۱۶۹۱ سولہ سو ایکانوے عیسوی مطابق ۱۱۰۲ ایک ہزار ایک سو دو ہجری کے

جہاز کی کشتیوں پر سوار کر مدلش صاحب پاس آ گیا اور جب کیفیت آنچہ کا بیانی تیہ مدلش صاحب جانا کہ

بادشاہ کی ناراضی کے ہم سورت میں ہیں جہاز بہر طرف مخالف چلا گیا اس عرصہ میں پارلیمنٹ نام کپتان

طرف مخالف کے آ رہا تھا مدلش صاحب اسکو بات کی خوب لکھی ہے جو اپنے یہ خبر دار کر دیا اور ایسا

معدن کو بھیجا اور وہاں تو جہاز پہچان لیکے جو بندر سند و فرو سے آتی تھی انکا مایل ہوا اور ایسا

کہا کہ اپنے بادشاہوں سے کہکر ہم کو تاوان اس نقصان کا جو تھا اور سورت میں ہم

اوہوں نے قید کر لیکے بہم پہنچا یا یہی دو اور محمد تقی نام جو سوداگر ان جہازوں کا تھا آسمیں

پندرہ ہزار ریال دیکر رہائی پائی پس مدلش صاحب ولایت کو چلا گیا اور کپتان لیٹ صاحب نام

انگریز انگلستان سے دو جہاز لیکر بندر سورت کی طرف روانہ ہوا دریا دریا میں آکر ...

جہاز نے انہوں سے مقابلہ کیا اور جنگ میں دو کشتیاں انگریزوں کی پکڑ لیں کپتان لیست صاحب

مبادلہ میں انکے گجراتیوں کی کشتیاں جو مال کی بھری ہوی تھیں گھیر لیں اور اپنے قبضہ میں کر لیں

ان روز دنوں نے جہانگیر نے تختخان میر جعفر خان صوبہ دار سورت ہوا تھا اسنے خود توپ اس حادثہ کی

آیا اور کپتان سے ملکر باہم صلح کی ملایمت سے کہیں اور کہا کہ مضایقہ نہیں اب تم از راہ دوستی کہ

تمہارا مال بلا تامل بندر سورت میں آیا کرے کوی مانع نہو گا اور تمہیں ایذا نہ پہنچیگا کپتان لیست صاحب نے

کہا کہ تم طرفدار پرتگیزوں کے ہو اور فیما بین ہمارے اور انکے خصومت ہے چونکہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے

پس آشتی کرنی معلوم نہ باتیں تمہاری اسوقت باز خدمت باین ہمیں اعتبار نہیں میر جعفر خان جو کہ

مستقل سالار گجرات کا تھا شیخ صفی نام حاکم کو وہاں کی اطلاع کی اور لکھا کہ انگریز سورت میں آ گئے

ہیں اور صلح کے متوقع ہیں شیخ صفی نے بموجب الصلح خیر مصالحت کو جدال و قتال سے بہتر جانا اور آپ

بندر سورت کو آیا اور کپتان لیست صاحب سے ملاقات کی اور تمام سوال و جواب کے کپتان لیست صاحب شیخ

نوشتہ جات شیخ صفی نے بموجب عہد نامہ لکھ کر حوالہ کیا اور جمعہ شہر شعبان کے جمعہ تا

حاکم گجرات دستخطی جہانگیر بادشاہ موزحہ کیا ر ہوی جمہوری سنہ ١٦١١

عیسوی مطابق سنہ ١٠٢٠ دس سے انکی مشتمل اور بر تر اشرف فلاں کے اول جمعہ

مدائن جہانگیر باب الدین بر اہل جہاز سے جہاز کے لایا ہی اسکی بازپرس نہوئی دوم جو ایلچی

آدمی بار دیگر مثل انکے اسکی بنک اور اسکی تھوڑا اور حاضر دربار سلطان رہا سوم جو وقت

مال تجارت کا بارہ برا انکے مسے دار بندر سورت تو نے مطلع ہو کر جا دی کر دینی

سوداگر شہر کے جاکر وہاں دونوں خرید و فروخت کریں چہارم بساط تین روپیہ سیکڑا محصول اہل
لا لینا پنجم جو مال کہ خراب ہو جاوے اور سستا بکے یا دس بال سے قیمت اسکی کم ہو محصول نہ لیا جاوے ششم
جو مال بیوپاریوں کا گھوڑوں کو سوداگر لوگ کشتیوں میں بھر کر شہر کو لیجاویں ضروری اور نرخ اسکا
معین ہو جاوے اور کبھی پھر اسمیں کمی و بیشی نہو ہفتم جو کہ شہر میں فوت ہو مال اسکا [illegible] ضبط
نہو ہشتم جو جہازات کہ تباہ ہو جاویں یا تمام آدمی اسمیں ہلاک ہو جاویں مال اسکا [illegible] مالک
اسکا اپنی حفاظت میں رکھکر دوبارہ جو کشتیبان آویں اسکے کشتیبان کو سپرد کر دے نہم جس جہاز
کو دریا میں غنیم کا جہاز گرفتار کر لاویں اور بندر سورت میں اسکو [illegible] اور جہاز کا مال
اسکو دلادیوے دہم جو انگریز کہ فوت کیجئے یا بیمار ہو اگر وہ راہ زنی اختیار [illegible]
[illegible] جو بلاد کہ حکم میں تیرے ہیں ساکنان وہاں کے جاری
[illegible] آدمی کے [illegible] اس بلاد میں ہو اس سے بلکہ کسی نوع کا [illegible] اور نقصان
[illegible] محسوب ہو یازدہم انبار [illegible] اہل [illegible] فروشان
[illegible] ہزار بال سے زیادہ نہ خرید کریں اور قیمت اسکی [illegible] اور محصول اسکا
تین روپیہ سیکڑا سے زیادہ نہ طلب کریں دوازدہم اگر کوئی شخص [illegible] اہل [illegible]
جان یا مال کا نقصان کرے تو فوراً حاکم اس بلد کا [illegible] انصاف سے اسکا فیصلہ کرے
[illegible] روانہ کرے اور انگریز [illegible] رشوت نہ چاہے سو [illegible]
[illegible] بھی تھا کہ یہ عہدنامہ چالیس دن میں مہر و دستخط سے بادشاہ کی مزین ہو کر آوے

لکھتے ہیں کہ جب عہدنامہ مذا بقبضہ ہو کر ملاحظہ جہانگیر بادشاہ کے آیا بادشاہ نے اسے قرار داد
پذیر کیا اور حسب الاقرار سیزدہم کے چالیس دن کے اندر مہر و دستخط سے اپنی سرفراز
ہدایت ہو عہدنامہ مذکور کے کپتان لیت صاحب خاطر جمع ہو کر بندر سورت میں آ
اسیر فوج کشتی کی وقت جنگ کے منہزم ہوئے اور کپتان مذکور مظفر و منصور ہو
[illegible] کیا ہے یہ لکیر جمع ہو کے اسکا تعاقب کئے اور ہزیمت کھائی وہاں کپتان
[illegible] اور انگریز لوگ گجرات بڑودہ [illegible] وغیرہ میں سوداگری شروع کی
[illegible] وقت ہوئے کہ انگریز صاحب لوگ ان کو عاجز کر دیا آخر کار [illegible] حکایت پرتگیزوں کی
حضور میں جہانگیر بادشاہ کے عرضی کی بادشاہ مطلع ہو کر بہت خفا ہوا اور فرمایا کہ پرتگیزوں کو
اور [illegible] وغیرہ تباہ کر دو اور انکو نکالدو حسب الامر [illegible] واسطے اخراج پرتگیزوں کے
[illegible] بہت کی [illegible] انگریز صاحب لوگ [illegible] اور
[illegible] سالار [illegible] سوال جواب [illegible] بادشاہ کی [illegible] جہانگیر بادشاہ کو
طرف اپنے کپتان [illegible] شاہجہان [illegible] ذوالفقار خان نام ایک امیر کو
بندر سورت کو بھیجا اور [illegible] گجرات سے [illegible] پرتگیزوں سے موافقت کر لی
اور [illegible] انگریز صاحب لوگوں نے [illegible] بندر کے [illegible] انگریز جو حضور میں جہانگیر بادشاہ
کے حاضر دربار رہا کرتا تھا مزاج سلطان کا کاہے چین کا ہے چنانچہ کبھی اپنے سے [illegible] اور
بھی مخاطب پا کر سالار کمپنی کو عرضی کی بابت آخر سنہ ۱۶۱۵ سولہ سو پندرہ عیسوی میں

مسٹر تامس رو نام ایک انگریز نامہ سلطان کشور انگلند کا لیکر سلطان ہند کے بندر سورت پر آیا جو کہ
اسوقت مسٹر والنشان تہا جسکے مسٹر مذکوریکی اور نارسنہ کی تیاری کی اول ذو الفقار خان ناظم ہوا
صوبہ تریخ سے انکار ... مذکور ہندوستان نامہ رس انگریز کو حضور میں جہانگیر بادشاہ کے تہا
انکا ... جہانگیر ... تمام کیفیت اپنی مسٹر تامس کی مع نامہ سلطان کشور انگلند اور سلوکی ذو الفقار
خان کی ساتھہ مسٹر مذکور کے گذارش کی بادشاہ ہند نے ذو الفقار خان کو ایسا فرمان روانہ کیا کہ مسٹر تامس
سیلی سلطان کشور انگلند جو وارد بندر سورت ہی تمام پاس بہجوا دو ذو الفقار خان نے سلطان کی
حسب الحکم روانہ کیا مسٹر مذکور اول وہاں سے ملک دکن کی طرف آیا اور موضع برہانپور شہزادہ پرویز
ملاقات کی ... شہزادہ ... صوبہ دکن تہا ... شہزادہ ... برہانپور
میں کوٹہی بنانیکی اجازت لی بادشاہ اسوقت اجمیر میں تہے مسٹر مذکور نے برہانپور سے
طرف اجمیر کے کوچ کیا اور سولہویں تاریخ جنوری کی سنہ ۱۶۱۶ سولہ سو سولہ عیسوی میں شرف اندوز
ملازمت سلطان ہوا اور تحائف وغیرہ گذرانیں اور شہزادہ جہانگیر کی بہی ملازمت سے بہرہ اندوز
ہوا اور ... سلوکی ذو الفقار خان کی گذارش کی ... کو بار ہا ... ہوا
اور ... کا قلم عرض کیا کہ ... کو قید کر کے بہت سا روپیہ ...
ایک فرمان اس مضمون کا نام ... حاکم گجرات کے لکہا کہ تمام مال اور ...
کر دو اور انگریز تاجروں کو مزاحمت نکیا کرو اور محصول ... ہندوستان ...
و ... جن ... کر کے انگریز ... ذو الفقار خان ... عرض ... وغیرہ ...

احکام مختلفہ کے

ہمنشین شہزادہ جہان ولیعہد حضور زمان بیگم صاحب کہ بسبب قتل ... انگریز بیگ ... [illegible]

ہوئی آئین نقصان زبکاب ... پیشتر ... تا آخر ... کام ... کیل ... مسٹر ... [illegible]

بعد مسٹر ... کو ... ہوا اور اپنی عرض معروض کی ... شاہ ... کلام ... [illegible]

برسال ... قیمت ... کر ... ہم ہوئی اور ... اور عمدہ پارچہ ... [illegible]

سرکار والا کو ... مسٹر ... جہان پناہ ہم ... ملک ... اپنی ولایت ... [illegible]

زبان سوار ... فائدہ ... بادشاہ اس سخن ... بہت خفا ہوا اور غصہ ... [illegible]

حتی کہ ... جو ... سر دربار ... عرض کی ... اسوقت شہزادہ ... [illegible]

دوسری طرف ... شاہ انگلینڈ ... نامہ ... اور ... [illegible]

فرمایا ... اجازت ... وزیر ... [illegible]

عرض کی کہ ... قلم بند ... ملاحظہ ... آوین ... [illegible]

الغرض ... آوا اور مسٹر ... رضامند ہوا ... پارچہ ... [illegible]

... ایک ... العرض ... قلم بند ... ملاحظہ ... [illegible]

... اور ... دستخط ... معاملہ ... مسٹر ... معطل ... اس ... [illegible]

... اور ... تحف ... درگاہ والا ... روانہ کیا ... [illegible]

تحفے ... ارکان دولت اور ... وزیر اور شہزادہ ... ولیعہد ... [illegible]

ارسال کئے اور ... بارگاہ ... اپنا ... [illegible]

احکام مختلفہ

انہوں نے حضور میں عرض کی کہ جہاں پناہ لنگرگاہ بندر سورت کی اختیار میں پرتگیزوں کے ہے [illegible]

کہ از تجارت اسجا انگریزوں کی ہوا کرتی تو مخا اور جدہ اور حجاز وغیرہ کی سوداگری میں نقصان

اس طرح بادشاہ کو سمجھایا اور وزیر نے لکھدیا کہ شہر [illegible] میں انگریزوں کی تجارت جاری رہے اور

وہاں اپنی کوٹھی بنا کریں اور سالانہ تین روپے [illegible] محصول دیا کریں مضائقہ نہیں اس عرصہ میں

سنہ [illegible] جلوس [illegible] بادشاہ ظل اللہ کا مقرر ہوا اس نے بار عام میں وکیل بھیجا [illegible] بادشاہ سے

[illegible] لیکن خدمت میں وزیر کی عرض کی کہ حسب الارشاد [illegible] العرض قلمبندی ہوا اور اب تک ملاحظہ میں

جہان پناہ کے نہیں آیا بندہ امیدوار ہے کہ جلد فرصت ہو وزیر نے [illegible] تالدیا اور وہ

بہی [illegible] رہا اس سے پہلے [illegible] محمد [illegible] رجوع کیا تھا کہ اس ضمن میں جہاز

جنگی انگلنڈ سے بندر سورت پر آئے اور پرتگیزوں سے مقابلہ کیا [illegible] غالب اور مغلوب ہوئے

بہادر [illegible] سورت میں [illegible] وہاں سے نامہ بادشاہ انگلنڈ کا جو [illegible] دار السلطنت میں

[illegible] بھیج دیا [illegible] وہ نامہ [illegible] دربار ہوا [illegible] بادشاہ نے لیا اور

پڑھوا کر سنا اور طرف [illegible] متوجہ ہو کر اول کیفیت بادشاہ انگلنڈ کی پوچھی اور احوال [illegible] کی

سلطنت کا دریافت کیا [illegible] فرمایا کہ ہمارے [illegible] مخمل [illegible] وغیرہ [illegible]

وجہ قیمت میں [illegible] عنایت [illegible] عرض کی کہ جہان پناہ [illegible] سورت میں

[illegible] میں [illegible] مزاحمت [illegible] ذوالفقار خان حاکم سورت کو حکم ہو کہ [illegible]

[illegible] روانہ بارگاہ جہان مطالع کریں بادشاہ [illegible] جہان [illegible] فرمایا کہ فرمان نام [illegible]

ذو الفقار خان نے لکھو کہ تمام سوغات ولایت انگلند یہ اور تحائف وغیرہ ہمراہ حضور والا میں روانہ کر دی سو
بموجب ارشاد والا کے روان کیا اور نفایس وغیرہ بجنس آگرہ ملاحظہ میں گذرے بادشاہ بہت خوش ہوا اور انکے نام
اپنی مہر سے ایسا لکھہ کر عنایت کیا کہ جو حاکم سورت کا ہو انگریزوں کو وہاں واسطے تجارت کے جاگہ
وسیع کا علم روانہ کرے کہ بفراغت تمام اسباب تجارت کا بیع کیا کریں ایک حبہ محصول کا اونسے زیادہ طلب نہ کرے
بہت خوش ہو کر مقطع الکلام مرخص ہوا اور بندر سورت میں انگریزی کوٹھی کا بندوبست کیا اور وہان سے
ایران کے حضور اصفہان کو چلا گیا پس اسوقت سے کپتان سوداگران انگریزی کا ہر سال اسی فرصت
میں آ جاتے ہیں اسکو آٹھہ نو برس کا عرصہ گذرا تھا کہ جمیس بادشاہ مرقوم الصدر ولایت انگلند کا سنہ ۱۶۲۵ عیسوی
میں فوت ہوا اور بیٹا اسکا چارلس تخت سلطنت پر وہاں کے قایم ہوا تعاقب اسکے دو برس بعد جہانگیر بادشاہ
قہرمان ہند کا بھی انتقال ہوا اور شاہزادہ شاہجہان نے فرمانروای اقلیم ہند کی قبضہ اپنا کیا بعد چندے کے
دختر شاہجہان بادشاہ کی بیمار ہوئی حکمائے مصر و یونان کے مداواے اسکی سعی بلیغ کی کچھ
فایدہ نہوا مزاج شاہجہان بادشاہ کا بسبب جوش الفت پدری کے نہایت متردد اور متفکر تھا کہ ہمراہ
دربار کے عرض کی کہ جہان پناہ بندر سورت میں ایک انگریزی حکیم ڈاکٹر بلٹن نام بہت ہوشیار
ہے اسکی طلب ہو تو انشاء اللہ تعالی علاج سے اسکے صحت حاصل ہوگی مزاج شہزادی کا دیدہ اور دیکھا
عرض پذیرا ہوئی غرض بادشاہ نے حکم کیا ڈاکٹر مذکور آیا اور علاج اسکا شروع ہوا اور بقول صاحب
شاہجہان نامہ اور مصور تاریخ عالمگیری اور بموجب کتب انگریزی کے سنہ ۱۶۳۶ عیسوی مطابق
سنہ ۱۰۴۶ دس چھیالیس ہجری کے ڈاکٹر لکنی صاحب انگریز وارد ہندوستان ہوا ان روز کون

دختر سلطان کی بیمار تھی ارکان دولت نے طرف حکیم مذکور کے رجوع کیا پھر بکیف عنایت الٰہی شامل حال
تھی شہزادی اچھی ہو گئی شاہجہان بادشاہ ظل اللہ نہایت خوش ہوا اور بہت صلا اسکو عنایت کیا اور ایک عہدنامہ
لکھدیا کہ خلاصہ جسکا یہ ہی خلاصہ عہدنامہ شاہجہان بادشاہ اسمی ڈاکٹر بلٹین صاحب حسب
معافی محصول تجاروں کے ڈاکٹر بلٹین صاحب سرحد ہند میں جہاں جاہیں بے محصول تجارت
کریں کوئی انکا مانع و مزاحم نہو پس ڈاکٹر صاحب مذکور مطلق العنان ہو کر طرف بنگالے کے واسطے تجارت کے راہی
ہوئے اور مال کثیر بندر سورت سے وہاں لیگئے حسن اتفاق جب وہ وہاں پہنچے زوجہ حاکم بنگالہ کی بیمار تھی اور آسیب
آدمی کی سی تھی آنا ڈاکٹر صاحب مذکور کا سبب زندگی کا جانا اور طرف رجوع کیا بقدرت خدا وہ بھی علاج سے ڈاکٹر
بلٹن صاحب کے اچھی ہو گئی حاکم بنگالہ نے خوش ہو کر صدر پروانگی دی کہ جو کوئی سوا آسیاہ بینہ کے تمہارے
ہے آوے بفراغت تمام تجارت کرے کوئی حایل نہو گا اور جابجا اسکی تاکید کر دی ڈاکٹر صاحب نے
سورتیان پہنچے لوکون کو یہ کیفیت لکھی اور کہلا بھیجا کہ بلا تامل تم کشتیاں تجارت کی اس طرف روانہ کرو اور انگلینڈ میں
بھی اطلاع کی وہاں سے سنہ ۱۶۴۰ سولا سو چالیس عیسوی مطابق سنہ ۱۰۵۰ دس سو پچاس ہجری پانچ کشتیاں بنگالہ کو آئیں
بقول مورخ انگریزی اسمیں کئی سوداگر تھے ڈاکٹر صاحب نے انہیں نواب سے ملاقات کروائی اور خلعت دلوایا بعد
اسباب ریشم اور پنبہ کا ولایت کو روانہ ہونے لگا اور وہاں کا بہت سا مال یہاں آنے لگا پس ہوگلی
بندر میں ایک کارخانہ ابریشم و پنبہ کا ویسے لوگ رکھے اور اس امر کی اجازت لی کہ ایک سردار اور
تیس سپاہی بڑے بڑے تجاروں کے ساتھ رہا کریں پھر چند روز بعد حسن تدبیر سے تھوڑی تھوڑی
اور ایک حصار مستحکم واسطے پناہ کے ہنگام فتنہ و فساد بنا کیا وقتیکہ حاکم شہر نے ہوگلی بندر میں

حکام مختلفہ کے بیان میں

رہتی تھی انہیں جگہ دی اور وے وہاں باطمینان تمام معروف تجارت ہوے اور درخت انبہ و نارجیل
پیدا کیے اور نصب کیے بر لب شیر جو اسی سو برس سے آگے ہے کوٹھیاں بنا کر رہتے تھے اور بیشتر قلعجات اور معبد انہوں نے
وہاں تیار کیے اور بہت سے جنگی جہاز ان پاس فراہم تھے اور قوم اندریزی بیس برس قبل اسکے آئی تھی اور ضلع یہاں
کوٹھی کی طرح ڈالی تھی یہ اور وے بالاتفاق خصوص بارہ اپنے مضبوط کر کے تسخیر ہوگلی کا ارادہ کیے وقاسم خان
صوبہ دار بنگالہ بعزم فساد سے انکے آگاہ ہو کر حضور والا میں عرضی بادشاہ بہت خفا ہوے اور فرمان عالی
الاد عا نکلا کہ انہیں ایک گوز بے دریغ قاسم خان نے بقول برضاء بندہ خواہ بسیر اور معصوم زمیندار
صوبہ بنگالہ کو مع فوج سنگین [illegible] کر کے مقابلہ کیا خوب جنگ [illegible] ہوا بہت لوگ مارے گئے اور بہت
قتل کیے معبد [illegible] تین ہزار زن و مرد گرفتار ہوے قاسم خان نے جملہ [illegible] کو روانہ حضور والا کیا یہاں سے [illegible]
کہا ہی کو بادشاہ دین پناہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مسلمان کر کے چھوڑ دو چنانچہ حسب الارشاد جنکو کہ توفیق
رفیق ہوئی اور ربقہ اسلام کا گردن جان میں ڈالا بندے رہائی حاصل ہوئی اور جنکہ طریق سلف
پر اپنے رہے اور نور ہدایت سے دل انکا روشن نہ ہوا حبس اختیار کیے اور کتنا صاحب خارج نامہ
کا لکھا ہی کہ بادشاہ نے ان سبکی جان بخشی کی اور چھوڑ دیا اور ۱۰۷۱ سو لاسی [illegible] یہان وہان
بیچ ولایت کے شاہ پرتکیس [illegible] دختر اپنی کو کنک سرچارلس دوم کے نکاح میں دی اور جہیز میں
بنا در بند سے بندر ممبی کا عطا فرمایا کنک سرچارلس دوم نے وہے بندر کمپنی بہادر کو عنایت کیا
ممبی اور بنگالہ میں انگریز صاحب لوگ باآرام تمام معروف تجارت ہوے [illegible] ۱۶۹۰ سولاسی
عیسوی مطابق ۱۱۰۱ سن [illegible] ہجری بیچ زمانہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کے معصوم خان

احکام مختلفه

صوبه دار بنگاله نے تاجران انگریز سے بسبب بند ہونے بیوپار ایکے دس لاکهـ روپیه سالانه محصول طلب کیا اور بطلب کچهـ وہی

جو تمہارے اور ہمارے قرار ہوا ہی سالانه تین لاکهـ روپیه پس اس سے زیاده ایک حبه نه دینگے صوبه دار نے سختی

کی اور وے سب ملک چهانکہ ... نام انگریز سے جو اس قوم کا سرکرده تها فریادی ہو کر بیچ دربار آیا میر جعفر خان

نے اسکو پکڑ کر قید کر دیا لکها ہی کہ یہی صورت سورت کی کوٹهی کی بهی ہوئی جب چهار طرف سے بیوپار انکا

بند ہوا اور قادرینک نایک اگلا آخر کار تاجران انگریز نے یه کیفیت انگلند کو لکهی وہاں سے اون کے جنگ ایا

یه حکم ہوا کہ نواب بنگاله سے ... اور بادشاه ہند سے جس طرح ہو سکے خواه اتحاد سے خواه فساد سے بیوپار

اپنا جاری کرنا اور کئی جنگی جہاز بندر سورت اور بندر ہوگلی کو روانه کیے پس سپاه انگلستان بتاراج تمام

جب آئی جہازوں سے اتر کر تو بہت دور دور تک گاؤں وہاں کے تمام سوداگروں کو پکڑ لیے لکها ہی که اسمین

روپیه کا نقصان تاجران بندر سورت کو لگا ہوا عالمگیر بادشاه نے جو سنا که سورت تمام ویران ہو گیا

تو اپنے بندر اس سے معترض ہوا اور کوئی دو دستے دو سردار ہند کو واسطے دریافت کے روانه کیا

اور ہوگلی کی یه صورت ہوئی که قبل وصول ایکے جو حاکم بنگاله نے جمعیت روانه کی تهی

وے جا کر فورا ہوگلی کو گهیر لیے اور ان جہازوں کو جو اس طرف آ پہنچے تهے اور زینه کو مانع ہو

اس عرصه میں طوفان آیا اور بسبب ایکے بہت اہل جہاز تباه ہو گئے حتی که ایک جہاز ...

سے ڈوب گیا باقی جہاز بهیجے ہیں جو وہاں سے ... کوس پر سے پہنچے ان لوگوں میں ایک

چانک صاحب نام سے ایسا لکها ہوا اتها که نام مقام چینا پتن میں جو ہوگلی سے پچاس کوس پر ہے

کوٹهی بنا کر کے اپنا سب سامان آنجا لا رکها ان سے اہل جہاز ... نامه نزدیک چانک

دوسرا دفتر حکام مختلفہ کے بیان میں

صاحب کے روانہ کیا اسنے جواب دیا کہ ہم سب بیان موءلف صاحب تاریخ مسبوق الذکر تین سو سوار دس ہزار
پیدل تین ہزار سوار محاصرہ میں تھے اور ہم انگریز صلح اول ہو گئی میں اور بعد سوال جواب کے پہر جیسا شہر بنگالہ
والیٔ عمل میں آدیکہ پس چار سو کی جمعیت آئی اور بنگالے کے لوگ جو بیچ تھے اسپر گولہ اندازی شروع کی
سب بہاگے اور چانک صاحب غلام میں گئے اور تمام جمعیت انگریزی جو کہ تھیں آئی بعضے ایسا کہتے ہیں خوب لڑائی ہوئی
انگریز بہت مارے گئے بعد میر جعفر خان صلح کا پیغام کیا چانک صاحب نے کہا کہ اگر صلح خواہی تجھ سے ہم جنگ نہ کریں
جو ہی ندارم دزنگ اور تمام اسباب ہوگلی کے طرف بھجوا دیا کہتا صاحب تاریخ انگریزی کے سب سے صلح ہوئی بلکہ
اگست سنہ ۱۶۸۶ سولا سی ستیاسی عیسوی میں مطابق سنہ ۱۰۹۹ دس سی ننانوے ہجری کے عہد شہر اکبر انگریز بدستور تجارت کیا کرتے
شاید ہوا ہو گا واللہ اعلم بالصواب لیکن عمل اسکا ظہور میں نہ آیا اس امر نے قیام نہ پکڑا چنانچہ
بیان سے ظاہر ہے کہ بعد روانہ کرنے چانک صاحب نے اسباب اپنا طرف ہوگلی کے حاکم بنگالہ نے پہر جمعیت واسطے
طلب محصول کے روانہ کی مورخ مذکور الصدر لکھتا ہے کہ چانک صاحب نے نانا اور انگریزی
سپاہ جو دہاکا پر آئی ہوئی تھی بلوا لیا اور ایک حصن حصین اپنے قبضہ کرکے مستعد پیکار
ہوا لیکن بنگالہ کے نواب صاحب پر اپنا ہو کر طرف مدراس کے چلا گیا اور نظم جاریہ نامہ سے
ایسا ثابت ہوتا ہے کہ فیمابین کے جنگ میں اس دفعہ بھی شکست بنگالیوں نے کہائی بعد
چانک صاحب طرف ہوگلی کے چلا گیا اہل بنگالہ نے تعاقب کرکے بہت سا انبار نمک کا جلا دیا
اور وہاں بسبب خلاف آب و ہوا کے سپاہی لوگ ہمراہی چانک صاحب کے تمام مر گئے کل سو آدمی
پاس اسکے رہ گئے چانک صاحب بہت آزردہ تھا کہ بادشاہ دین پناہ صوبہ دار بنگالہ پر بہت

خفا ہوئے اور فرمان لکہا کہ تاجران انگریزی کی فہمایش کریں بڑا المرتبے جو گیا سو اچہا کیا حسب الارشاد
میر جعفر خان جاب چارنک صاحب سے پیغام صلح کا کیا اور کہلا بہیجا کہ حکم بادشاہ کا آیا ہے تم خاطر جمع سے آؤ تمہارے
ہو گئی پہر لنگرگاہ بہی اوس الیبار میں جو درمیان ہوگلی اور دریا کے ہی اترو ہم بار دیگر تکلیف نہ پہنچاوینگے جاب
صاحب نے قبول کیا اور جانا کہ بالفعل حاکم بنگال نے خوف سے بادشاہ کے ایسا کہلا بہیجا ہی آیندہ ضرور آگے کی
دشمنی کریگا کہ جب جاب چارنک صاحب نے دیکہا کہ ہجلی سے ہوگلی کو جانا نہیں ہو سکتا آخر الیبار کی طرف آیا اور وہاں
تین مہینے رہا کر جگہ کی تلاش میں تہا سو یہ سوتانٹی جو کلکتہ کے قریب ہی مرزبان بہار کی اجازت سے وہاں
اترا اس ضمن میں جعفر خان نے جو سنا کہ سورت انگریزوں سے خالی ہو گیا ہی پہر مستعد پیکار ہو کر تمام مال
کمپنی بہادر کا جو خشکی میں تہا لوٹ لیا جاب چارنک صاحب سوتانٹی سے نکلکر ملا سور کی طرف جو پٹن سے رخصت کو
پہی چلا گیا پہر وہاں سے کوتہیدار مدراس نے جاب چارنک صاحب کو اپنے پاس بلوایا اور جب صاحب نام انگریزوں کو
سورت کی طرف روانہ کیا تہا منصوب اسکی صلاح ہو جاوے لیکن جب صاحب صوبہ دار بنگالہ کو ہوا وقت
نہ آئی آخر کار میر جعفر خان نے نامہ لکہہ کر پہر جاب چارنک صاحب کو طلب کیا اور جاب چارنک صاحب الطلب انگریزی سنہ ۱۶۹۰ عیسوی
نود عیسوی مطابق سنہ گیارہ سی دو ہجری کے پہر داخل سوتانٹی ہوا اور انگریزوں نے بقول مورخ بالا جاب
میں بادشاہ کی بحضور والجاہ سے عرضی لکہی اور عہد کیا کہ تین ہزار روپے سال بابت محصول کے ہم سرکار
میں گذرانا کرینگے موافق معمول کے پروانگی تجارت کی ہو اور بنا بر حفاظت ایک قلعہ بنانے کی اجازت
کیجئے تا ہر ان سے ایسا ثابت ہوتا ہی کہ یہ ہی تحریر کیا کہ ہم بلا مشاہرہ بندہ سرکار ہیں اور قلعہ
کی راہ دریا کی مانع اگر سایہ دولت میں پناہ ملے تو البتہ پیشکش گذرانا کرینگے حکم والا ہو تو جاری

اگرچہ یہی ممالک تریک حاکم و مختار ہین امد و شد جہازات حجاج کے بلا شبہ باہل ہونیکے اطلاع کر دیتے ہین
اور امرا کے دولتکا بہی زر رشوت سے ہاتہہ گرم کیا متعارشین کے انکی بادشاہ خدمت انکو بہی چہوڑ دیتے
انکا بدبر اکیا اور قلعہ سوتا دریلی کا حسب عالیکے عنایت فرمایا بس الحکم مین موجب نظم جار جناسہ فرمان
بادشاہ کلکا اسمی صوبہ دار بنگالہ اسی عرصہ دریا حاصل فرمان عالمگیر بادشاہ آہی صوبہ دار بنگالہ
بیج بابت جانکی بسنتی محصول تجارات انگریزی انگریزی تاجرون سے ہر سال محصول
روپے زیادہ نہ لینا چانک صاحب راضی ہوکے اور وہان رہنا اختیار کیا بس کار و بار تجارت
بایا بہت سے تاجر چانک صاحب پاس جمع آیے اور دوکان انکی جمی چانک صاحب نایب بنگالہ سے
اور سواری قلعہ کلکتہ کے اجازت چاہی اور جہت روپیہ دینا قبول کیا لیکن نایب بدکو رنہ مانا
بر د والکان سرکشی اختیار کرکے فوج کثیر جمع کی اور ناظم بنگالہ مخالفت اسکی کیا علاوہ برین تاجران ملک فرنگ
جو چانک صاحب پاس سوتانی مین تہے اور چاندانگر مین جو فراسیون کی کوٹہی تہی ادہر چنچرہ کے دلندیز
یہ سب جو کے زمیندار مذکور کے ناظم مذکور سے کمک چاہتے وے جواب دیا کہ تم سب جو تدبیر ہو سکے کرو دشمن قوی
ہی مجہسے خاطر خواہ اعانت نہو سکیگی بس تینون کوٹہی والے نبابر حفاظت اپنے اپنے احاطہ پر
حصار بنانا شروع کیے اس ضمن مین بادشاہ حوالی بنگالہ کی سنکر شاہزادہ عظیم الشان
فرزند محمد معظم شاہ پوتہ کو اپنے واسطے بندوبست صوبہ بنگ و بہار اوڈیسہ کے جمعیت سنگین سے
روانہ کیا شاہزادہ نے آکر غنیم سے جنگ کی لیکن وے سرکش بغاوت سے اپنی باز نہ آیا آخر کار شاہزادہ
نے اسکو قول دیکر بلایا اور زمینداری بدستور بحال رکہا بہرکیف آگ فتنہ و فساد

تیسرا وقعہ احکام مختلفہ کے بیان میں

کیا فرو ہوئی چاپک صاحب نے ورود مسعود کو شہزادہ کے واسطے اپنے کار اپنے غنیمت جانا اور حاضر خدمت ہوکر بہت سے عمدہ عمدہ تحفے ولایتی نذر گذرانے اور شاہزادہ کو اپنے سے رضامند کرکے سوتانٹی اور کلکتہ اور گوبندپور کی سرفرازی کا معروضہ کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ اول تم زمینداروں کو وہاں سے راضی کرو پھر ہم ان پر اللہ تعالیٰ عنایت فرمائینگے چاپک صاحب نے حسب اجازت شہزادہ کے زمینداران نواح مذکور کو بہت سا روپیہ دیکر اپنے موافق کرلیا اور حسب الارشاد شاہزادہ کے سوکا نوشتہ حاکم ہوا اور کام میں چاپک صاحب کے ترقی آگئی واضح ہو کہ اول اقلیم بنگالہ میں چاپک صاحب نے زمینداری شعار اپنا کیا تھا پس کلکتہ بسبب انکے خوب رونق پکڑا تمام آدمی اطراف و جوانب کے وہاں آکر جمع ہوئے نواب ناظم بنگالہ عظیم الشان کی عملداری کلکتہ بعضلہ تعالیٰ خوب آباد ہوا تھی اہل اسلام لوگ بہت رہنے لگے ہیں سنا ہے ایک قاضی یہاں سے اسطرف مقرر ہوگئے شاہزادہ کے سبب وہاں کا ہوگیا اور یہ بات عملداری میں آئی جب خبر شہرت کی اسطرح سے علیوی میں انگلینڈ کو پہنچی ہو چکا اپنی روز دن کو تبھی مدراس کی بہی عروج پکڑتی تہی اسکی بہی اطلاع ہوئی سرکار کمپنی بہادر سے ایک حکم افسر کلکتہ کو آیا کہ کلکتہ مدراس کے حکم سے باہر رہے تم اپنے کلکتہ کے اور وے فقط اپنے مدراس کے خود مختار رہیں سنہ ۱۱۱۹ میں اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے قضا کی اور شہزادہ کبیر محمد معظم شاہ عرف بہادر شاہ کابل سے واسطے جلوس کے عازم ہندوستان ہوا اور عظیم الشان فرزند کو اپنے بنگالہ سے طلب کیا حسب الطلب شاہزادہ عظیم الشان فرخ سیر کو اپنے عوض وہاں چھوڑ کر روانہ خدمت پدر ہوا میں بہادر شاہ تختنشین ہوئے اور پانچ برس بادشاہت کرکے دنیا سے بھی انتقال فرمایا چونکہ انہیں چار بیٹے تھے انہیں جنگ ہوئی

احکام مختلفہ

عظیم الشان تو لاہور کے جنگ میں ہاتھ کے غوطہ آب سے راہی ہوا اور معز الدین نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا فرخ سیر
سیر خروج کر کے فتحمند ہوا اور سلطنت قبضہ میں لے آیا پس جعفر خان ناظم بنگالہ نے فرصت پا کر بہیر
انگریزوں سے ف دریا کلان روز روز تجارت اس ملک کا بنا اسیر کار کمپنی بہادر کو لکھا کہ سلطنت
کا یہ طور ہے اور میر جعفر خان ہم سے خصومت اپنی ظاہر کرنے چاہتا ہے چنانچہ در مولا سلاطین ہند کا فرخ سیر
عظیم الشان ہے اگر اجازت ہو تو ہم وکیل اپنا خدمت میں سلطان ہند کی روانہ کریں وہاں سے اذن آیا اور
صاحب نے دو وکیل انگریزی جان سرمان صاحب اور استفنس صاحب کو مع تحائف ایک لاکھ روپیہ کا مال
زربفت اور شال وغیرہ دیکر روانہ دہلی کیا وہ دونو جا کر بتوسط خواجہ اعظم الملک
ہوئے اور تحائف وغیرہ جو ساتھ لیکر گئے تھے گذرانے بادشاہ بہت خوش ہوا اور ابھی دربار میں آئے
دو تو شہر میں آئے اس ضمن میں جو کہ فرخ سیر عاشق تھا ایسے بیماری آتشک کی ہوئی ہر چند حکما
علاج کیا آتشک نہ گئی ہمراہ وکلائے مذکور ایک ڈاکٹر ہاملٹن صاحب نام تھا اس نے بادشاہ کا
بادشاہ بہت خوش ہو کر فرمایا کہ تم مطالب اپنے قلمبند کر کے گذرانو تو ہم اجرا کریں
مطلوبہ لکھ کے گذرانا چونکہ نواب عبد اللہ خان اور نواب حسین علیخان یہ دونوں
برادر سلطان نشان تھے بسبب تامل انکے چندے یہ امر معطل رہا بعد ازاں
چنین اپنے سمجھایا اور بادشاہ نے مہر و دستخط کر کے وہ نوشتہ وکلائے مذکور کے سپرد کیا

نقل درخواست العرض جان سرمان صاحب و استفنس صاحب دو وکیلان کمپنی

صاحب افسر کلکتہ دستخطی فرخ سیر مشتمل اوپر عہد و پیمان کے اول یہ کہ ...

احکام مختلفہ

طوفانی ہو کر شکستہ جس بندر پر آوے حاکم وہانکا اسکو پناہ دیوے اور مال و اسباب کی حفاظت کرے دوم
انگلنڈ سے جو جہاز کہ اترے اسکا اسباب محصول والے نہ کہولیں اور ساڑہے تین روپے محصول اسکے طلب کریں
جو سالانہ کہ سابق میں بندر سورت میں دیا کیا ہی اس بموجب ایک نرخ ٹھہرا کر سال کو لیا کریں سوم یہی
اور مدراس میں ہمارا سکہ جاری ہووے اور اہل محصول ہمارے سکہ کا روپیہ لیوین چہارم سالار آرکاٹ
نے قریب مدراس ہمکو تین گانوں دیے تھے پھر واپس کر لیے ہیں حکم ہووے کہ سپرد ہمارے کرے ہم سابق
اسکا موافق معمول کے پہنچایا کرینگے پنجم مچھلی بندر کے نزدیک دیونام ایک جزیرہ ہی کہ اسکے ساتھ ہمارا
کمپنی سے لیا کرتے ہیں وہانکا زمیندار طرفدار کمپنی کا ہو کر خلل پاجی ورن کے رہا کرتا ہے ششم ناظم بنگالہ
ہر وقت ظلم کیا کرتا ہی اور بہت مال ہمارا تباہ کیا ہی اسکو حکم ہووے کہ جس شخص پر ہمارا قرض
واجب الادا ہووے اسکو ہمارے پاس کلکتہ کو بھیج دینے میں تامل نکرے ہفتم مرشدآباد میں سکہ خانہ بادشاہی
ہی وہان سکہ دار کو اذن بھیجے کہ ہفتہ میں تین دن سکے ہمکو دیوے جو ہم زر و سیم برائے کمپنی سکہ
بند کا کرین اور جو زر کہ اسکا ہووے ہم سے لیوے ہشتم جو مال کہ کلکتہ سے باجو لوگ ہر جاے واسطے فروخت کے لیجاویں
محصول دار وہانکا اسکی مہر توڑ دیے اور کہولیے نہیں از روی تہنامہ کے جو انگریزی نوشتہ مال کے ہمراہ
رہتا ہی ٹیکہ لیویگا نہم جیسا کہ سابق میں جابک صاحب نے تین گانوں کی زمینداری اجارت
سے بادشاہ کی خریدی ہی اسی بموجب ہمیں بہی پروانگی ملے کہ ہم بہی کلکتہ کے نزدیک جو سینتیس
گانوں کشتکاری کے ہیں انکی زمینداری وہان کے زمینداروں سے خرید کر لیں اور بموجب بندوبست
سابق کے خراج اسکا داخل سرکار بادشاہی کریں فقط اسے نامہ نگار مہر ماہی حسان

تیر کام کیت خامہ کی طرف مدراس یعنی چیناپٹن کے پہیر راہ اندر کلکتہ کا بیان کرنے میں آویگا

ذکر واقعات مدراس

واقع ہوا جانب مدراس یعنی چیناپٹن موضع سنتھوم میں ابتدا

ولیم صاحب نام انگریز نے ۱۰۵۸ سنہ استرنیالیس عیسوی میں کوٹھی بنا کر کے رہنا اختیار کیا تھا بسبب

طرف سے نواب وزارت مآب آصفجاہ بہادر کے بسبب حسن خدمت تصفیہ اجیسکہ سوای مشمول عنایت

صوبہ دار آرکات و چیناپٹن کا ہوا عہد میں انکے علاقہ تجارت بندر چیناپٹن میں بہت سے انگریز

لوگ وارد ہوگا اور رجال شاراالیہ کے خوب رواقفت بہم پہنچای چونکہ فرانسیس بھی جملہ آسمی

پھولچری میں سکونت رکھتے تھے جب سے ولایت کے فیمابین فرانسیسوں اور انگریزوں کے نزاع [illegible] ہوئی تھا

بھی فرانسیسوں نے [illegible] ولیم صاحب کر [illegible] ہای کی ناظم ارکات و چیناپٹن نے انگریز صاحبوں کی کمک کی

انگریزوں اور فرانسیسوں کے [illegible] سعد درائیان ہوئیں بعد انور الدین خان صوبہ دار اور [illegible] انگریزوں کے مددگار رہا حتی کہ [illegible]

انگریزوں کے صلح ہو گئی [illegible] بھی [illegible] موقوف ہوی اور مدراس پھر تو قبضہ میں انگریزوں کے رہا اور [illegible]

منجملہ نواب آصفجاہ بہادر رئیس الدولہ نے [illegible] سنہ ۱۱ استراسی ہجری میں عیسوی میں انتقال فرمایا نواب ناصر جنگ بہادر

جانشین پدر ہوئے ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ جو نواسہ نواب مغفور کا تھا اقتدار پر آ[illegible]

ناموسے جسد لیا کہ ہو آدہوی سے جاہا کہ خود رئیس ہو جاوے جیسن دوست خان عرف

چندا صاحب جو بیرہ سعادت اللہ خان نوبت کا اور داماد علی دوست خان فوجدار دیوان

ارکات کا تھا اسباب سے جو میں [illegible] ہو اسباہ فرانسیس کو متفق اپنا کر کے ہدایت محی الدین خان

کو سنہ ۱۱ استراسی اکاون میں بلوالیا اور آرکات پر قبضہ اپنا کر لیا انور الدین خان ناظم

ارکاٹ جو طرف فرار ہوا تھا بعد بہت سپہ فوج کو تب بانہ بسبب ہدایت محی الدین خان کے جنگ گاہ میں مارا گیا پس

محمد علیخان پسر انور الدین خان کو کہ مرد ہوشیار تھا دو لوٹ پادروں کو اپنے صاحب طلب ہوئے واسطے امداد

جنگ کی لازمت میں ہوا الحقیقہ پادرک عرضی کی تب صلح مسکرد واسطے مقید ہدایت محی الدین خان کے صاحب

انگریزی ہمراہ لیکر جو متوجہ ہوئے مقابلہ میں فتحین کے بعد جنگ عظیم ہدایت محی الدین خان کی شکست ہوئی

گرفتار ہوا اور چندا صاحب مع سپاہ فرانسیس بیا گیا اور محمد علیخان اطاعت تو اپنی اختیار کرکے انور مع احوال

سے فرار ہوا تب تو واسطے عادت کرنے مکانات فرانسیس روانہ ارکاٹ ہو کر مچھلی بندر کو پہنچے اور فرانسیسوں نے

پہلچری پر مقابلہ کرکے پہلچری لے لیا آخر کار نوبت یہانتک پہنچا کہ وہ فرد دم میں گذرا اور ہدایت محی الدین خان

رئیس محمد علیخان کو تشنہ خون حسین دوست خان کا تھا اپنی اطاعت مولا کی قبول کرکے طرف داران

انگریزوں سے رجوع کیا لیکن بنابر اعانت خان موصوف کپتان کلیف صاحب اور کپتان صاحب قلعہ ستداد آئے اور وہ

لے لیا قلعہ پر نصب وہاں سے چندا صاحب کو کلیانے واسطے کمک کے آیا کپتان کلیف صاحب سے لڑائی ہوئی

وہ شکست کھا کر قلعہ ترنا پلی کو نکل گیا چندا صاحب تعاقب کیے ہوئے وہاں آن پہنچا کپتان کلیف صاحب

مع کپتان ڈالین صاحب ترچنا پلی کو نکل گئے مدراس حاکم نے اپنی کمک کی اور کپتان کلیف صاحب

نے قلعہ ارکاٹ کا لے لیا چندا صاحب نے مع سکر راجہ صاحب پسر کو لشکر مع علی مرتضی خان اور فرانسیسوں

کے روانہ کیا اور ہرچند انگریزوں کی کمک کرکے تیر رکھا قلعہ لے لیتے راجہ صاحب نے آکر مقابلہ

فورا اسکی شکست ہوگئی وہ بھاگ طرف ارکاٹ و مدراس کی چلا گیا کپتان کلیف صاحب

تعاقب کرکے اسکا شکست اور دی اور قلعہ ستداد اسکے طرف مراجعت کی علی ہذا کئی بار سپاہ

انگریزی اور جمعیت فرانسیس جنگ ہوی آخر کار چندا صاحب بہت خوار ہو کر راجہ تنجور کا ایک سپہدار منکجی
نام تہا اسکو کہلایا کہ مین بہت تنگ ہو رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تیرے پاس آؤن بشرطیکہ تو دستگیری میری
کرے اور پناہ دے تو اپنے کمال بیوفائی سے جواب دیا کہ بہتر [illegible] بے خوف ہو اس کے پاس چلا آوین
ہم پناہ دینگے چندا صاحب تیرہ بختی سے اسکے فریب کہایا اور بے اندیشہ منکجی پاس چلا آیا منکجی نے اسکو پکڑ کر نہایت
بے عزتی کے ساتہ قید کر دیا چونکہ واسطے کمک محمد علیخان کے فراہم ہوئے تہے [illegible]
عبد الوہاب برادر محمد علیخان اور سالار فوج مہیسوری و مرارراو اور سردار مرہٹہ [illegible] منکجی [illegible] چاہا [illegible] صلح ہو کر
ہر ایک نے اس مقید کو اپنے پاس رکہنے کی خواہش کی [illegible] نے کہا کہ انگریزوں کے سپرد کرو کہ کہتے
ہیں اور صورت فساد کی [illegible] ایک جی [illegible] اتہہ کر اسکا گلا خنجر سے کاٹ ڈالا اور بولا
کہ اب جسکا جی چاہے لیجاوے پس لاش کو اسکی اونٹ کی گردن پر باندہ کر گلیون مین
پہرائے اور سر کو خفیہ دفن کیا کہ کسو نے نجانا اور بیستر لائیے فرانسیس کے [illegible]
کا ہوا بعدہ وہ بلکس اف فرانسیس راجہ صاحب پسر چندا صاحب کو بجای پدر اسکے قایم کیا پہر فرانسیسون
نے اور محمد علیخان کے مع سپاہ انگریزی لڑائی ہوئی کئی بار فرانسیس غالب آئے اور کئی
بار مغلوب ہوئے اور ان لڑائیون مین میسور کا راجہ اور مرارراو اور مرہٹہ بہی شریک فرانسیسون کا
تہا حتی کہ ۱۷۵۴ سنہ اسی حال تک ہنگامہ گرم رہا پس انگریز لوگ مقام دارالریاست تنجاور [illegible]
بارش مقام کئے ہوئے تہے کہ خبر آئی ولایت مین فیمابین فرانسیسون اور انگریزون کے صلح
ہو گئی پس خط آئے اور یہان بہی لڑائی موقوف ہوئی دو بلکس آسودہ ہو کر اپنے ملک کو

احکام مختلفہ

روانہ ہوا اور شروع ماہ اول ۱۷۵۶ء استرہ سی چھپن عیسوی مین بیشتر لارنس سردار مدراسکا انگلنڈ کو
گیا اور پیچہ اسکی بیشتر لارنس کے کرنل کلیف صاحب انگلنڈ سے بندر بمبئی کو آئے بعد ازان گہریا جو ۱۷۵۶ء استرہ سی
چھپن مین آنگریہ کا قلعہ جو مرہٹون کا ہے استارہ تھا اسکی زیر حکومت قریب بمبئی کے تہا افسران انگریزون نے جنگ کرکے
لے لیا اور ۱۷۵۷ء استرہ سی ستاون عیسوی مین کپتان کلیاڈ صاحب نے بنارس چندر نگر شہر مدورا کو جو کہ تحت فرانسیس کی تہا اسکے واسطے
اخذ جنابلی کے بیچہ آئے اثنا راہ کپتان کلیاڈ صاحب نے سنا اور اسطرف کو عطف عنان کیا فرانسیس آدمی کتنے
مذکور مطلع ہو کر پیچہ گئے کپتان مذکور پہر مدورا پر آیا اور جنگ کی تنگ کیا اس عرصہ مین مسیو لانسے فرانسیس
ویراکہ تین پر غالب ہوا اور لشکر مرہٹون کا آرکاٹ مین آیا اس سے انگریز چند بیچ متردد اور
متفکر رہے لیکن کلیاڈ صاحب نے تیسرے دفع جاکر مدورا کا قلعہ تدبیر سے خالی کروالیا اور فرانسیس بہی
پانڈیچری سے لشکر قلعہ جیابت کا لینے نظام نام قلعہ دار وہانکا مار گیا اور بہت سے زخمی
قلعہ سنت ڈیوڈ اور بہت دفعہ لڑائی ہوئی آخر کار فرانسیس قلعہ کدلور اور قلعہ سنت ڈیوڈ ۱۷۵۸ء
استرہ سی اٹھاون عیسوی مین فتح کر لئے پس مسیو لالی فرانسیس چڑھ آیا اور ہنگامہ آرا ہوا پہر گیا
سوا اسکے بیشتر جا بجا فرانسیسون اور انگریزون کے بہت جدال و قتال عرصہ ظہور مین آئے آخر مسیو
لالی مذکور انبوہ کثیر سے مدراس پر آیا اور وہ مصروف محاصرہ تہا کہ اس عرصہ مین کرنل لارنس
صاحب نے لشکر فرانسیس مخالف کا فرار دیکہہ کر میدان سے رو گردان ہوا کرنل فورڈ صاحب نے
لارنس صاحب کی کمک کر کے جنگ گاہ مین خوب لڑائی مذکور پر غالب آیا اور اسکو منہزم
کردیا بعد اور جہازات انگریزی واسطے جنگ کے آئے اور فرانسیس بہاگے اور کرنل لارنس

صاحب گورنر نے تعاقب انکا کرکے طرف پھولچری کے دوڑ کی اور لڑائی مار کر کنجورام کی جگہ جو انکے تصرف
مین تھی اپنے قبضہ مین کرلیا اور کرنیل فورڈ صاحب ۱۷۵۹ سنہ عیسوی مین طرف مچھلی بندر کے گئے اور وہ
بھی اختیار مین فرانسیسون کے تھا روانہ ہوئے اور محاصرہ کر لیا کھلان فرانسیس افسر وہانکا مع سپاہ
گرفتار ہوا اور متعدد قریبے فتح کئے روز بروز نوبت صلابت جنگ بہادر رئیس دکن کی جو نواب موصوف
کے واسطے کمک فرانسیسون کے حیدرآباد سے نکلے انتشار رہا سنا کہ میر نظام علی بہادر نے ارادہ حیدرآباد کا
کیا ہے صلاح کرکے سرداران انگریز سے صلح کی اور مچھلی بندر انہین سپرد فرمایا اور اخراج فرانسیسون کا ملک سے
اپنے اقرار کیا اور لوٹ آئے پھر انگریزون اور فرانسیسون کا مقابلہ جہازون پر دریا مین واقع ہوا
فرانسیسون نے شکست کھائی پس قلعہ واندواش کی جنگ ہوئی قلعہ واندواش مع حصار کار نکلی انگریزون نے فتح کیا
پس لالی صاحب فرانسیس آیا اور کرنیل کوٹ صاحب سے مقابلہ کرکے منہزم ہوا بعد کرنیل کوٹ صاحب ۱۷۶۰ سنہ عیسوی مین قلعہ
چینا پٹن اور آرکاٹ پر مع سپاہ حملہ کیا اور فرانسیسون سے جنگ کرکے قابض ہوا سوا اسکے متعدد زمان
ہوئین آخر کار آغاز سال ۱۷۶۱ سنہ عیسوی مین انگریز صاحب لوگ طرف محاصرہ پھولچری کے گئے
کہ فرانسیس بہت مغلوب ہوگئے اور چار سردار نامی انکے قلعہ سے نزدیک کرنیل کوٹ صاحب کے آئے
اور پناہ چاہی اور طرف عہد و پیمان کے رجوع کیا اور یہ کہا کہ ہم یہ جگہ تمکو دیتے ہین مگر تین شرط
اول یہ کہ تمہاری کمپنی ہماری کمپنی جو یہان ہے اسکے مال و اسباب پر نگاہ نہ کرے اور رعایا
سے ایک عہدہ نہ لیوے دوم کسی پر ظلم نہ کرنا اور بیگناہ نہ مار ڈالنا سوم ہم
اپنے دین و مذہب کے مختار ہین اس مقدمہ مین نہ بولنا کرنیل کوٹ صاحب نے جواب مین

احکام مختلفہ

ہو کر سب قبول کیے اور ایک عہد نامہ متضمن شرائط مذکور کا ثبت مہر سرداران ہو کر بجہت عہد و پیمان کرنیکے
قلعہ کے اندر بھیجے ہو شیو کا کر دیا اور بہت افسوس کیا سپاہ بھی دلگیر ہوئی من بعد کو بہنجان شہر و قلعہ کے
بہیجا اور بیس تمام فرانسیس یہاں بیکھے جو دو ہزار آدمی تھے سپہ گری چھوڑ کر تجارت اختیار کی اور جو
لوگ کہ انہیں آتے تھے اور بہت بیوڑ ڈالتے سرکار انگریزی پیسے انکی ہوا تعوریے ہی تمام ہوئیں اور سب قلعہ کا
ہاتھہ افسران انگریزوں کے آیا اور فرانسیسوں سے صلح ہو گئی خبر یہ ہے سب داورا رجوع کرتا ہی طرف بنگالہ
و کلکتہ کے ذکر واقعات بنگالہ و کلکتہ واضح ہو کہ علی وردیخان نام الملقب مہابت جنگ طرف
سلطان ہند کے بنگالہ و بہار اوڑیسہ وغیرہ کا صوبہ دار تہا چونکہ اسکو جان انگریزوں سے موافقت تہی
تا دوام الحیات اسکے انگریز لوگ قلعہ میں کلکتہ کے اسباب تجارت رکہتا و لا پتوں اپنی الا کر رکہتے اور باشندگان
اطراف و جوانب کو بیچ انتفاع حاصل کرتے تہے اور محصول اسکا جو ہوتا سو علی وردیخان کو دیا کرتے تہے قضا
سنہ ۱۷۵۶ اٹہارہ سے چہپن عیسوی میں ۹ ویں تاریخ اپریل کی مطابق سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سو انہتر ہجری کے
ہوا چونکہ ناظم مذکور لا ولد تہا سراج الدولہ نواسہ اسکا جانشین بعد فوت اسکے کا ہوا راجہ کشن بل
نام ایک شخص دیوان علی وردیخان متوفی کا تہا اسکو طرف سے سراج الدولہ کے خوف پیدا ہوا
وہ بہاگ کر کلکتے کو آیا اور سرداران انگریزوں کی پناہ لی سراج الدولہ نے مسٹر ڈریک نام
سر بلند دار کلکتہ کو لکہا کہ تم راجہ کشن بل کو ہمارے پاس بہیجدو نامہ بر اسکا ان دنوں ہی سوداگر
پیشہ فرنگی رکہتا تہا اور اسکو مسٹر مذکور نے راہ ہی نیں قاصد نے نامہ بمعرفت سے سوداگر
مذکور کے نزدیک مسٹر ڈریک کے ابلاغ کیا لکہا ہی کہ مسٹر ڈریک نے قاصد کو

دیکھکر گمان کیا کہ یہ جعلی ہی اپنی طرف سے بنا لیا ہوگا اور نامہ بر کو بجواب خط کے نکلوا دیا اور یہ اخبار

مستر وارنس کو جو ہیڈ ماسٹر قاسم بازار کو لکھا مستر مذکور نے بنابر اطلاع اسکے خط سراج الدولہ کو لکھا کہ کوئی شخص نا صحیح بات مشہور کی

راجہ کشن بلبھ نے یہ تمہاری تمام بے بنا لیا آیا تھا سو ہمنے اسکو نکال دیا ہی اسکو معلوم کر کے سراج الدولہ غصہ ہوا اور

راز مذکور کے سبب اتفاقاً اس عرصہ میں درمیان ولایت فرانسیس اور انگریزوں کے خصومت پیدا ہوئی

وہاں سے نامہ آیا کہ ایسی بات ایسی ہی بنا بر حفاظت اپنے تم لوگ جا بجا حصار و برج وغیرہ درست کر لو

مستر ڈریک نے قلعہ کلکتہ کی شروع کیا سراج الدولہ نے جو سنا کہ اصلاح قلعہ کلکتہ کی ہو رہی ہی پھر لکھا کہ

درست کرنا سامان جنگ کا فراہم کرنا یہ منع کیا ہمیشہ تم . . .

نہیں ہم . . . منع رکھو ہاں بیچ تو دیوار بڑ نالی ہی خندق کھود وائی قصد انکے

یہ جو ن بیگ اور سوا اسکے ولایت سے خبر آئی ہی کہ فرانسیس اور فرانسیس کے قوم کی نزاع

ہی اسلئے قلعوں کی درست کی جاتی ہی سراج الدولہ نے اپنی مجلس میں کہا اگر ایسا ہو گا تو اسکے

اور فرانسیس بیچ مقابلہ میں ناحق ملک ہمارا تباہ ہو جاویگا بہتر یہ ہی کہ انگریزوں کو یہاں سے نکال دینا

تا فرانسیس آنے نہ پاویں اور سپاہ راج محل کو حکم دیا کہ تمام مقصود آبادکہ آوے اور یہاں

سے تیس ہزار کی جمعیت قائم . . . طرف جاکر انگریزوں کو نکال دیکو واضح ہو کہ انگریزوں

ایک کوٹھی بنا کر کے بیالیس آدمیں رہا کرتے . . . بیالیس جوان سپاہی پہلے پس

لشکر فراہم ہوا اور سراج الدولہ شروع ماہ جون کو خود مع جمعیت قاسم بازار پر آیا اور مستر وارنس

بلوا کر غصہ سے کہا کہ کلکتہ کو لکھو کہ برج حصار وغیرہ دیا سکی سب کراوے مستر وارنس

احکام مختلفہ کے بیان میں

اس نے بھی لکھ بھیجا پھر سراج الدولہ نے ایلچی بھیجا کہ تم اپنا ہی حصار سپرد ہمارے کر دو اُس کا فایدہ بھی نہ ہوا آخر دیا
مال و اسباب اس جا کا سب تاراج ہو گیا اور وہاں سے سراج الدولہ طرف کلکتہ کے روانہ ہوا ایشن دریک نے جو جمعیت
کہ وہاں تھی اکٹھا کر کے مقابلہ کیا لیکن کچھ فایدہ نہ ہوا آخر بیچ مذکور قلعہ کے مع سپاہ اپنی متحصن ہوا اور ایشن
دریک نے تمام عورات اپنے کشتیوں پر سوار کر کے روانہ کر دیا صبح اسکی فوج سپاہ سراج الدولہ کا قلعہ پر ہوا ایشن
دریک اور چند سردار قلعہ سے نکلے بچے اور کشتیوں پر سوار ہو کر ایک جہاز پر جا بیٹھے فقط قلعہ کلکتہ میں مسٹر ہولویل اور
چند آدمی سپاہی رہ گئے تیسرے روز سراج الدولہ نے پھر چڑھائی کی اور قلعہ کلکتہ کا لے لیا لکھا ہے کہ پچاس
ہزار روپے نقد جو بالای دھرے تھے اسکے ہاتھ آئے اور ایک سو چھیالیس آدمی مع مسٹر ہولویل گرفتار
ہوے پس سراج الدولہ داخل حصار ہو کر مسٹر مذکور کو روبرو بلوایا اور بنابر دریافت خزانہ
کے غضب سے پیش آیا چونکہ وہ خزانہ نہ رکھتا تھا مسٹر مذکور رخصت ہوا سراج الدولہ واسطے سختی کے
مسٹر مذکور کو مع ایک سو چھیالیس آدمی کے جو پکڑے ہوے آیے تھے شام ایک تنگ و تاریک
حجرہ میں جبراً بند کر دیا کہ وہاں نفس کو بھی یارا حرکت کا نہ تھا اور آپ بفراغت تمام بستر استراحت پر
آرام فرمایا قضا سے گرد کا روہ موسم گرما تھا ان بیچاروں کا کیا حال ہوا ہوں رو رو شب وہاں کی گذری
جب صبح کو جو دروازہ حجرہ کا کھلا قفس تن کو چھیانوے آدمیوں کے مرغ روح سے خالی پایا
باقی پچاس جو زندہ تھے انکو سسکتے دیکھا حیرت ہی اور حالت آب کو دیکھ کر دفن
ندامت بھی حاصل نہ ہوئی بعد چند روز کے انگریزوں نے اس جا پر ایک مکان موسوم
یعنی مصیبت خانہ واسطے یادگار سانحہ مذکور تیار کروایا ہے چنانچہ تا ہنوز وہ موجود ہے

احکام مختلفہ کے بیان

حکام مختلفہ کے بیان میں

سراج الدولہ نے پھر اسدن بہت تند ہو کے استفسار دفاین وغیرہ کا مستر ہولی سے کیا کہ وہ اس کا پتہ بتا دے کچھ پتہ نہ
تھا کیا انہنے کچھ جواب نہ دیا آخر کار سراج الدولہ نے مستر ہولی اور کورٹ صاحب اور ملک صاحب کو یہ دونوں بھی
پابجولان قید کر کے مقصود آباد کو بھجوا دیا اور مانکچند نام ایک شخص کو تین ہزار کی جمعیت سے واسطے حفاظت کے
اور آپ مراجعت کر کے ہوگلی پر آیا وہاں کوٹھیاں فرانسیسوں کی تھیں انہیں کہلا بھیجا کہ اگر تم مجھے مدد فوج اور نقد
نہ پہنچاؤ گے تو تم کو بھی مانند انگریزوں کے نکالونگا اور ایسے طرح کا ولندیزوں سے پیغام کیا تب دونوں گروہ تھی دار ہوئے اور
اور ولندیزوں نے چار لاک پانچ ہزار روپے اور فرانسیسوں نے تین لاک پانچ ہزار روپے داخل کیے
پانچ روز بعد نائب نے سراج الدولہ کی سفارش ان تین افسران کی کر کے انہیں
چھوڑوا دیے وے بعد رہائی کے اول ولندیزوں پاس جا اترے اور وہاں سے پھیر کر طرف
روانہ ہوئے لیکن بقولے لندن سے کرنل لوڈر کلاہو صاحب نام ایک افسر دو ہزار کی جمعیت کہ ان میں انگریز
گورے اور ایک ہزار ہندوستانی تھے واسطے تنبیہ کے روانہ ہوا اور بقول بعض مستر درنگ
نواح دکن میں مدراس کو آیا اور وہاں کرنل کلیف صاحب سے ملاقات کر کے سرگذشت اپنی
بیان کی واضح ہو کہ یہ کونسل عزم سے قائم کرنے کوٹھی بنگالہ کے کرنیل کلیف صاحب اور ادمرل
واٹسن صاحب مع جمعیت مدراس سوار جہاز ہو کر دریا کی راہ سے قلعہ [illegible] جو ایک قریہ نزدیک
کلکتہ کے دس کوس پر ہے آکر اترے اور وہاں سے ایک نامہ اسمی سراج الدولہ مانکچند پاس
بھجوا دیا اور ایک لاک روپے دینے قبول کیے انہنے جواب دیا کہ نامہ تمہارا وہ شخص خدمت میں
سراج الدولہ کی گذرانیگا کہ جو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو گا کرنل کلیف صاحب نے [illegible] قلعہ

قلعہ قاسم بازار پر آیا اور مانک چند سے جنگ کر کے اسکو فتح کیا اور وہاں سے اور کلکتہ سے کہ فوج کمپنی کی اول
شروع ۱۷۵۶ شمسی ستاون میں مطابق ۱۱۷۰ گیارہ سو ستر ہجری کے علی گڈہ اور تانہ مٹین پر آکر اسے اور
اسکے حوالی کلکتہ رجوع کیا اور گولے مار کر جہاز اسکو بھی واپس کر لیا اور قلعہ میں جا کر بے پسر گولی
پر یورش کر کے اسے بھی لے لیا سراج الدولہ کو مانک چند نے جا کر سرگذشت تمام عرض کی اور یہ خبر بھی سنوائی بہت
جمعیت لیکر واسطے جنگ کرنل صاحب کے سنہ الیہ میں آیا کرنل کلیف صاحب نے صلح نامہ بہت لکھے ابتدا اور انتہا جنگ
کی آخر کار رعب منہزم ہوا خود پیام مصالحت کا کیا کرنل کلیف صاحب نے شرط پر صلح کی اور عہد نامہ لکھا گیا عہد
اس عہد نامہ کے سراج الدولہ اور میر محمد جعفر خان دارالامہ اسکا اور دیوان رام دیوان سراج الدولہ کے ترجمہ عہد نامہ

سراج الدولہ ناظم بنگالہ ساتھ کرنل کلیف صاحب کے مورخہ نوین ماہ دوم سنہ ۱۷۵۷

سترہ سو ستاون عیسوی مشتمل اوپر چھ شرطوں کے اول جو مال و جنس سرکار کمپنی بہادر کا تاراج ہوا
ہے واپس دینا دوم جو برج اور دیوار قلعہ کی توڑی ہے بنوا دینا سوم جنس طلا و نقرہ پر سکہ انگریزی موجود
جاری رہنا چہارم جو مال کہ بنگالہ میں جاوے اور اسپر نشان انگریزی ہو اسکا محصول نہ لینا پنجم سنین کا نون جو
فرخ سیر نے صاحبان انگریز کو دیئے طلب کرتے تھے اور صوبہ دار بنگالہ نے اسوقت بند کئے تھے اب جاری کرنا ششم قلعہ
... بادشاہوں نے کیا ہی ... کسی کو دینی بہو لی فقط یہاں ہے کتب میں لیا ایسا ہی لکھا ہے کہ ایک
کروڑ روپیہ بابت تاراج کے دینے اور چند پرگنے متصل کلکتہ کے اور آگرہ فرض تک قبضہ میں
سرداران انگریزان کے رہنا قرار پایا بموجب شرط نامہ مذکور تمام چند ہو کر کرنل کلیف صاحب
ملاحظہ کہ صاحبان انگریزوں کو ساتھ فرانسیسوں کے نزاع قوم کی ہی سرداران انگریزان نے

احکام مختلفہ

چند اکڑ مقام فراسیس کا بنا طلب کیا اور فورًا لے لیا ہر چند کہ مرضی سراج الدولہ کی نتھی یہہ ضد کو تہی قاسم

بازار کی اجازت جانی سراج الدولہ نے اذن دیا اور کہ فراسیس جو نواح دکن سے مغلوب انگریزان انگریز وان

سے ہو کر آتے تھے نوکر رکھ لیے یہہ جا بہن سردار ان انگریزان اور سراج الدولہ کے اس جہت سے خصومت پیدا ہوئی

لیکن میر محمد جعفر خان کو موافقت تھی ایک از اپنی طرف سے میر مذکور کے صاحبان انگریز و پاس آمد و شد رکہتا تھا

سراج الدولہ نے جو فساد اٹھایا اسکے سبب سے نفا ہوا اور دشمن جانی اسکا ہو گیا وہ ہمیشہ انسے کہلا بہیجتا تھا کہ بسبب موافقت تم لوگوں

کے یہہ مجھسے عداوت جانی رکہتا ہے اگر ہو تو میں پناہ میں تمہاری آ رہوں بس جو تم عہدہ ہوا رہا ہو کے میں اسمیں

ہو کا سردار ان انگریز نے یہہ قبول کیا اور ایک عہد نامہ میر محمد جعفر خان سے واز واقعی لکہوا لیا اور بعض بعض امر ایسی جو

سراج الدولہ سے ناراض تھے افسران انگریز سے آملی اور تکلیف اپنی بیان کی منود کرنل کلیف صاحب نے چند فوج

انگریزان کو لشکر دیکر مرشد آباد کے طرف واسطے جنگ سراج الدولہ کے روانہ کیا اور ایک نامہ

لکہا تم نے جو زر کہ بابت تاراجی کلکتہ کا دینا کہا تہا سو وہ آج تک چار مہینے کا عرصہ ہوا نہ بہیجا

اور دوسرا یہہ کہ فراسیس جو ہماری دشمن ہیں انکو اپنے قلمرو سے ہنوز نہ نکالدیا بلکہ پناہ میں

اپنی رکہا ہے اگر تمہیں دوستی ہم سے رکہنی ہی تہی تو اسیطے سوال کا جواب دیکے میر محمد جعفر خان اور

دلبر رام دیوان اور میر مدن بخشی فوج اور موہن لعل سردار لشکر کو بہیجا وہ سراج الدولہ نا ...

فوج کو اپنی حکم کیا کہ طرف پلاسی کے جاکر گذرگاہ دشمن بند کرو اس عرصہ میں بابی خط میر محمد

کے درباب نہضت نزدیک کرنل کلیف صاحب کے پہنچے اور کرنل صاحب مذکور حسب ترغیب

سرالدین کے اپنی جا سے کوچ کر کے موضع باتیلی پر آ بسے اور کتھوہ کانون کو

احکام مختلف کے

لیے گیا اور وہاں سے پلاشی کے طرف رخ کیا اور مقام مذکور پر پہنچے سراج الدولہ سے مقابلہ ہوا لڑائی جب
وقوع میں آئی میر مدن بخشی فوج سراج الدولہ کا گولہ کہا کر اوڑ گیا آخر کار نواب شکست یاب ہو کے
پسپا ہوا اور انگریز صاحب لوگ آیا پیچہے میر محمد جعفر خاں کے آ اترے نواب قبل اس کے مع مستورات اور خزانہ
وغیرہ طرف مرشد آباد کے گریزاں ہوا اور میر محمد جعفر خاں افواج انگریزوں سے آگے بڑھا اور کرنل کلیف صاحب
مع خان مذکور مرشد آباد پر آئے نواب نے جو ساتھ عورات و خزانہ کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ فقط گھوڑے
پر بیٹھ کر طرف پٹنہ کے نکل گیا کرنل کلیف صاحب نے جو میدان خالی پایا داخل مرشد آباد ہو کر میر محمد جعفر خاں
کو ریاست پر قایم کیا واضح ہو کہ تمام زنانہ اور خزانہ نواب کا ہاتھ میر مذکور کے آیا رئیس صوبہ بہار و اور بنگالہ
اور اڑیسہ کا میر محمد جعفر خاں ہوا چونکہ خان مذکور کو ایفاے وعدہ سرکار انگریزی کا ضرور ہوا اسقدر روپے
خزانہ میں سراج الدولہ کے نہ پایا اسلئے کرنل کلیف صاحب اور لیورام کو ساتھ لیکر مہتاب رائے جگت سیٹھ کے مکان کا
تہا آیسکے گہر گیا اور اس سے ایک لاکہ کا وعدہ کر کے کچھ روپے لئے اور سرداران انگریزوں کی سبیل اور راہ
امیچند کو جو تیس لاکھ روپے دینے کہا تہا سو اسکو محروم رکہا وہ بیچارہ دیوانہ ہو کر مر گیا پس میر محمد جعفر خاں
نے محمد قایم اپنے سواروں کو واسطے تلاش سراج الدولہ کے متعین کیا واضح ہو کہ وہ آوارہ
دشت وادیار آخر کار راجمحل میں گرفتار ہوا بعضے کہتے ہیں ایک فقیر کے تکیہ میں اترا تہا
سواروں نے اسکو پا کر پکڑ کے بڑی خرابی سے دوسری تاریخ ماہ جون کی [illegible]
شہادت علیوی میں لے آیا میر جعفر خان کو ہر چند کہ قتل میں اسکے تامل تہا لیکن میران
پسر میر جعفر خان نے سراج الدولہ کو ہاتھ سے پہبانان زندان کے زخم کٹار سے

مر واگر تو لیا بھیجے کا سو یہ ہی کہ محمدی بیگ نام ایک شخص کہ وہ بیگ پروردہ سراج الدولہ کا تہا اپنے
پس میرن کہ موی الیہ کو قتل کیا اور دوسرے دن قتل کے لاش کو ایک ہاتہی پر لدوا کر تشہیر
کروا دیا پس کرنیل کلیف صاحب میجر کوت انگریز کو واسطے تلاش میر لا کے جو واسطے اعانت
آرہا تہا مامور کیا میر لا بیچ راہ انتظار رہا حال سراج الدولہ کا سنکر پہر گیا اور میجر کوت تلاش میں اسکی
پٹنہ کو آیا وہاں خبر پائی کہ یہاں تک آیا تہا یہاں سے پہر گیا میجر کوت نے رام نارائن نام حاکم بہار کا جو
کہ سراج الدولہ کا تہا اس سے سوال کیا کہ تمنے میسر لا کو کیوں اپنے ملک میں آنے دیا اور پہر وہ چلا گیا اسکو تعاقب
نہوا اسنے جواب دیا کہ مجہے کیا معلوم اگر میر محمد خان مجہکو لکہے ہوتے تو البتہ میں اسکو روکتا میجر کوت
خان داماد میر محمد جعفر خان اور محمد امین خان سردار رام نارائن سے ملا اور یہ کیفیت بیان کی
پر لیکہ رام نارائن باطن میں سراج الدولہ سے موافق تہا اس لیے میسر لا کو اپنے ملک سے
رستہ دیا پس رام نارائن نے شجاع الدولہ نواب وزیر حاکم صوبہ اودہ کو لکہا کہ سراج الدولہ کو میر
جعفر خان مارکر آپ قائم مقام ہوا ہی تم ایک جمعیت فرانسیس کی واسطے اعانت میرے روانہ کرنی
میں اسکا مددگار ہوں اور تینوں صوبہ بہار وغیرہ تمہارے تصرف میں دیتا ہوں
یہ سنا اور واسطے دریافت کے روانہ جانب اودہ ہوا اور جب موضع چہپری پر پہنچا
وہاں معلوم ہوا کہ ایک سرداران بہار نے جمعیت فراہم کی ہی اور لا سے فرانسیس کی
بہی خبر آئی کہ وہ نارس میں ہی پس میجر مذکور منتظر فرمان کرنیل کلیف صاحب تہا کہ اس عرصہ
میں نامہ کرنیل صاحب کا آیا کہ پٹنہ کی طرف روانہ ہو پس میجر مذکور جلد پٹنہ کو واپس آیا

رام نراین آنے سے بہت گھبرایا اور بعض نالیوں سے پیش آیا اور ادب کہا کہ میں تم پر بالکل اعتماد

رکھتا ہوں اور قسمیں اپنے دیوتا دونوں بچے کھائیں سعید میر مذکور دیا ہے ہمراہ بیعت کر کے رشید الملک آیا اور

میر محمد جعفر خان نے راجہ رام سنگہ حاکم مدناپور کو طلب کیا جسنے اپنے بہائی اور بہتیجے کو روانہ خدمت

میر مذکور کے دلبت رام کا قیاس کہ سبکے آن دونوں کو قید کر دیا تب رام سنگہ نے کرنیل کلیف صاحب کو لکھا

کرنیل کلیف صاحب نے صلح کروادی پس راجہ لعل سنگہ جو پورنیہ کا حاکم تہا اسنے بغاوت اختیار کی میر محمد جعفر خان

نے میر موصوف نے شکست فاش دیکر پورنیہ پر قبضہ اپنا کیا اسی ضمن میں علی وردیخان کی زوجہ جو نانی

سراج الدولہ کی تہی اسنے نواب وزیر شجاع الدولہ حاکم لکھنو اور راجہ رام نراین کو لکھا کہ جعفر خان سے

بیر اپنا [illegible] محمد جعفر خان نے جو سنا اس بات سے بہت متفکر ہوا اور کرنیل کلیف صاحب کو ایک لکھا اسنے

لکھا کہ تم خاطر جمع رہو ہماری سپاہ جابجا تمہارے ملک میں تیار ہو گی اور بر وقت واسطے اعانت

[illegible] تمہیں کیا اندیشہ ہی پس انہیں اوانہیں میرن پسر میر مذکور نے محمد مہدی نام برادر سراج الدولہ

کو جو کہ اسیر تہا جا کر ناحق مار ڈالا واضح ہو کہ بندگان خدا کو ہرج مرج بعض حضرت سرداران بنگالہ

میر محمد جعفر خان اور میرن پسر اسکی بہت تکلیف پہنچی کہ وے واقعات بہت طویل ہیں اور کتب سیر میں رقوم

آخر کار رعیت بہت خرابی اور ظلم میر جعفر خان اور میرن بے باک کا اس طرف آفاق میں شایع ہوا محمد قلیخان

صوبہ دار الہ آباد نے اور راجوں سے اتفاق کر کے عزم تسخیر بنگالہ کا کیا اور چونکہ محمد قلیخان کو شجاع

الدولہ سے محبت زیادہ چچا معزز اسکے ہوتے تہے شجاع الدولہ سے اس باب میں کمک چاہی

شجاع الدولہ نے محمد قلیخان کو لکہا کہ اچہا تم نے ارادہ بنگالہ کا کرنا [illegible] انشاء اللہ تعالی میں تمہاری

حکام مختلفہ بنگالہ

کمک کرتا ہوں وہ تو ہمت دینے پر عزم کئے متوجہ طرف بہار کے ہوئے اور چونکہ ان روزوں بادشاہ
دہلی میں عالم گیر ثانی تھے اور سلطنت نہایت ضعیف تمام صوبے نام کو بندہ بادشاہی کہلاتے تھے ورنہ
ہر ایک اپنی جا خود سر ہو رہا تھا اور اپنے ہی زور سے اپنی جا پر قائم [illegible] ان کو جیسا تھا کہ
کر دے از انجملہ شاہزادہ عالی گوہر ولیعہد بدر وہ بھی میدان [illegible] میں رہا کرتے تھے شجاع الدولہ نے بذریعہ نامہ و پیغام
محمد قلیخان کے واسطے قوت پانے کے دولت کے انہیں مستمال کر کے اپنے پاس بلوالیا اور عزم بالجزم محمد قلیخان کے ساتھ کیا کہ ان
ریشہ شاہزادہ نے بھی ایک عرضی پیش خدمت بادشاہ کے لکھی کہ آپ صوبہ داری بنگالہ و بہار و اڑیسہ کی غلام کو عنایت
فرمائیں فدوی جا کر ضبط کر لیتا ہے بادشاہ خوش ہوئے اور خلعت مع فرمان تام شاہزادہ کے روانہ کیا پس
شاہزادہ نے محمد قلیخان کو نامہ لکھا محمد قلیخان تنہا ارادہ کرنے سے رفاقت کو شہزادہ کی اولی جانا اور بنوارس قطع
مراحل کر کے شہر اسی اثناء میں جب کہ آپہنچا میر محمد جعفر خان کو جو معلوم ہوا سپاہ اسکی بسبب نہ ملنے
تنخواہ کے پراگندہ و تباہ تھی اس نے افسران انگریزوں سے استعانت چاہی اس وقت وہ طرح دیکے اس
کو جمعیت اُن پاس کلکتہ میں کم تھی رام نارائن جو اس امر سے مطلع ہوا پہلے ان شاہزادہ کے
طرف ہو گیا اور عرضی لکھی اور انہیں طلب کیا وہ تو جا بیٹھے ارادہ خروج کا تھا جمعیت تشریف لائے
محمد قلیخان اور [illegible] شہزادہ [illegible]
عمل میں آئی شہزادہ [illegible] دیا اس جہت سے [illegible]
اسکے جب شہزادہ بنگالہ کو پہنچا کو پینے وہاں استقبال کیا تب شاہزادہ [illegible] کلکتہ
صاحب استعانت چاہی دیکے جواب صاف دیا اس سے شاہزادہ کمال منفعل ہوا

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور فقط ایک رفیق با توفیق محمد قلیخان پر ارادہ محاربہ رام نارائن کا کرکے پٹنہ پر آیا اور اسکا محاصرہ کیا بلکہ
ایک برج کو بیلہ مار کر توڑ ڈالا اس ضمن میں شجاع الدولہ نے مکر کیا کہ الہ آباد اپنے تصرف میں کر لیا اور میرن
پسر میر جعفر خان کرنل کلیف صاحب پاس جاکر سپاہ انگریزی کو واسطے اعانت اپنے آمادہ کیا کرنل کلیف صاحب بنگالہ
اسکے کلکتہ سے نکلے دوسرے دن محاصرہ کے محمد قلیخان کو مضمون سے اطلاع دی کہ صوبہ الہ آباد تو قبضہ سے نکل گیا
اور جمعیت انگریزی واسطے مقابلہ کے آرہی ہے پس محمد قلیخان ان دو باتوں سے متردد ہوکر مفارقت شہزادہ کی
اختیار کی اور وہاں سے بہاگا اثنا راہ میں لایق فرانسیس جو واسطے کمک شہزادہ کے جر پور سے چلا تہا محمد قلیخان
کو ملکر بہت سمجہایا لیکن محمد قلیخان نے نہ مانا اور الہ آباد کو آیا کہتے ہیں شجاع الدولہ نے فریب سے اسکو گرفتار کرکے
قید کر دیا اور وہ زندان خانہ سے راہی ملک عدم کا ہوا پس کرنل کلیف صاحب ہمراہ میرن کے پٹنہ پر آئے
شہزادہ بیسپاہ و لشکر تہا لا علاج سامنا کرنل کلیف صاحب کے فوج سے پیش آیا کرنل کلیف صاحب
نے میدان خالی پاکر بخوبی تمام پٹنہ میں بندوبست اپنا کر لیا شہزادہ آوارہ اسیطرف کو رہا
اور کرنل کلیف صاحب پہر کر پہر کلکتہ کو آئے میر جعفر خان نے صلہ میں اس سلوک کے کرنل صاحب
مذکور کو ۵۹ شالیع سنہ سی الف میں خطاب اور جاگیر سے سرفراز کیا پس سنہ ۱۷۶۰ سترہ سو ساٹہ
میں کرنل صاحب مذکور انگلینڈ کو چلے گئے اور نائب انکا کلیا و نام ایک کرنل ہوا بعد
انکے جانے کے خادم حسن خان کی ولد زمیندار بنگالہ کے بارا اعانت شہزادہ کے مستعد ہوئے جعفر خان
مضطرب ہوکر کرنل کلیاد صاحب کو لکہا وے مع جمعیت کلکتہ سے چلے اور جعفر خان سے آکر
ملاقی ہوئے اس عرصہ میں عماد الملک نے عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی کو قتل کر ڈالا جوہیں یہ خبر

پہنچی سردار لوگ ہمراہ عالی گوہر کے تہے انہے پٹنہ میں لے آئے تخت سلطنت پر جلوس دیا میر یوسف خان
رفیق عالی گوہر کا ہوا اور جو امراکہ جعفر خان سے ناراض تہے سب عالی گوہر کے پاس گئے اور بیس ہزار کی جمعیت اکٹھی
ہوی کرنل کلیاد صاحب نے خادم حسن خان کو واسطے اطاعت جعفر خان کے پیام کیا اسنے نمانا اور رفیقان عالی گوہر
اور رام نارائن کے دو جنگ ہوے بہنگام ہر دو جنگ آخرین رام نارائن کو زخم کاری پہنچا اور کپتان کارت جو
معاون رام نارائن کا تہا مارا گیا پس رام نارائن بہاگا آخر کار اطاعت عالی گوہر کی قبول کی پس بعد میران اور
کرنل کلیاد صاحب بالاتفاق شاہ عالم پر گئے اور منہزم ہوے کرنل صاحب مذکور نے پہر جمعیت فراہم کر کے شاہ عالم سے مقابلہ کیا
اس دفعہ شکست شاہ عالم کی ہوی حسن اتفاق میران اور کرنل صاحب دو تو بار جنگ خادم حسن خان
کے مستعد تہے کہ دوسری تاریخ جولای سنہ الیہ میں رات کو مینہ برسا اور میران خوابگاہ میں
اپنے صدمہ سے بجلی کے جلکر خاک سیاہ کے برابر ہوگیا واضح ہو کہ میران بہت سفاک اور بیباک
ناخدا ترس تہا وہ بجلی جو ہوا آہ مظلومان اور ستم رسیدگان کا تہا جو وبال جان اسکا ہوی غرض
ہندوستان میں میران کی بجلی کر مشہور ہے پس کرنیل صاحب مذکور تو کلکتہ کی طرف پہر
گئے اور بار تنخواہ بوجہ سپاہ کا جعفر خان پر ہوا میر محمد قاسم خان داماد جعفر خان نے اسے
دفع کیا آخر کار کارخانہ جعفر خان کا بسبب نہ پہنچنے زر تنخواہ کے سب خراب اور تباہ تہا
اور سپاہ انگریزی کو بہ باعث بابت تنخواہ دینے کا اقرار تہا اسمیں بہی فرق آگیا اس عرصہ میں
باستصواب شمس الدولہ کو تہیدار کلکتہ ہوا اسنے میر جعفر خان کو معزول اور میر محمد قاسم خان
کو عہد و پیمان سب اپنے استوار کر کے سنہ الیہ میں صوبہ دار ٹہرایا محمد قاسم خان

سپاہ کو پہنچایا پس قلعہ میں سرداران انگریزان اور میر قاسم خان کے بہت موافقت باہم پہنچی اور ماہ جنوری کے
سال ۱۷۶۱ع سنہ اسی اکسٹھ میں میجر کرنایک صاحب واسطے جنگ شاہ عالم کے پٹنہ کی طرف روانہ ہوا بعد حصول
تراپی پہنچی شاہ عالم منہزم ہو کر پٹنہ سے فرار اختیار کیے اور موسیٰ لا فرانسیس کمک واسطے بادشاہ کا جاری ہو کر اسیر
انگریزان کی بیاد پی منعہ میجر کرنایک صاحب نے خونریزی بندگان خدا کی بیجا اندیشہ کر کے استصواب شتاب رائے کے
بیچ شاہ عالم کی صلح کا پیغام کیا اول یہ بات خاطر میں بادشاہ کے نہ آئی مگر صوابدید کسی مصلحت کار کی شتاب رائے اور جانا شہزادہ کو
مژدہ صلح کا دیکر میجر پاس روانہ کئے فورا کرنایک صاحب بارگاہ سلطانی میں آکر حاضر ہوا اور آداب بادشاہی بجا لایا عجب
باہم طرح مصالحت کی قائم ہوئی پھر بادشاہ حسب خواہش میجر مذکور کے متوجہ پٹنہ کے ہوئے کرنایک صاحب نے
بادشاہ کو اپنی کوٹھی میں لے گیا اور تخت پر بٹھلایا تمام سرداران انگریز روبرو دست بستہ
موافق دستور کے ٹوپی اپنی ہاتھ میں لئے ہوئے بہت ادب سے کھڑے ہوئے قاسم خان
بھی کہنے سے صاحبان انگریزوں کے لاعلاج اطاعت سلطانی کی قبول کی بہت سا زر اور جواہر وغیرہ
لیکر حضور میں بادشاہ کے آیا اور نذر گذرانی بادشاہ نے سفارت سے میجر صاحب موصوف کی
قاسم خان کو صوبہ داری بنگالہ بہار اوڈیسہ کی عنایت کی چوبیس لاکھ روپیہ خراج کے لینا
منظور ہوا قاسم خان کو استقلال کلی بہم پہنچا اس عرصہ میں بعد قتل عالمگیر ثانی کے شجاع الدولہ نے
بنا بر جلوس شاہ عالم کے محمد احمد شاہ ابدالی والی قندھار کو لکھا تھا اسکی آمد کی خبر پہنچی شاہ عالم
مع ارکان دولت اپنے طرف دہلی کے روانہ ہوئے اور میجر کرنایک صاحب بھی ہمراہ رکاب
سرحد بہار تک رہا پھر وہاں سے مراجعت کی قاسم خان مختار بنگالہ ہو کر رام نارائن

احکام مختلفہ کے بیان

عائد ہوئی تھی [illegible] بسبب فساد بنگالہ ہر چند کہ صاحبان انگریز دونوں طرفین کی اعانت کی جابجا رفع [illegible] ہو کر

ہوا آخر کار عامل مذکور راجہ پر غالب آیا اور اسکو مع متعلقوں اسیر و قید کیا اور [illegible] سامان اسکا [illegible] بعد میر محمد قاسم خان کا

عروج ہوا اور جابجا تمام حکام پر [illegible] غالب آیا چونکہ غرور دو کو لازم ہے مستی اور زیادہ [illegible] کی بنا ظلم کی ڈالی [illegible]

بنگالہ سرداران انگریز [illegible] بھی بگاڑ کیا چنانچہ سرداران انگریز اور قاسم خان کے نفاق بالکل [illegible] انواع و اقسام [illegible]

طرفین سے ظہور میں آئی بیشتر [illegible] اور دو ہزار اور دو ہزار [illegible] روانہ ہو کر صورت فتح [illegible] بنگالہ آخر

سنہ [illegible] اسی بات [illegible] شمس الدولہ اور [illegible] ہر دو افواج [illegible] کلکتہ میر قاسم علیخان کی [illegible]

وہاں مضبوط کر لیں اپنی جانب سے روانہ ہوا اور بعد الملاقات عہد ہوا کہ [illegible] بنگالہ [illegible]

مستر ان کونسل نے قبول کیا اور چند [illegible] ہوا قاسم خان تمام عاملوں کو اپنے جا [illegible] لینے کو [illegible]

بار بالکل زیادہ ہو گیا افواج انگریز نے عاملوں کو پکڑ قید کر دیئے آخر کار [illegible] قاسم خان [illegible] ایلچی شاہ عالم [illegible]

الدولہ نواب وزیر کا فیما بین [illegible] سپاہ انگریزی اور محمد قاسم کی جانب [illegible] ایک سردار انگریز [illegible] قاسم کے پاس [illegible] آیا

[illegible] سنہ [illegible] بنگالہ [illegible] اور [illegible] خان [illegible] روانہ [illegible]

ہو کی [illegible] آخر کار قاسم علی خان [illegible] شجاع الدولہ [illegible] عازم ہو

استقبال کیا اور حضور بادشاہ [illegible] کیا بادشاہ [illegible] پاس [illegible] رکھا [illegible] بادشاہ کا [illegible]

شجاع الدولہ [illegible] میر قاسم خان [illegible] بادشاہ اور وزیر [illegible] رخصت ہو اور [illegible]

خوب تنبیہ [illegible] آیا اور سرانجام بنگالہ کو چلے [illegible]

[illegible] سنہ [illegible] شجاع الدولہ اور میر قاسم [illegible] سپاہ [illegible] روانہ ہو کر [illegible]

احکام مصلحہ

شجاع الدولہ کی مقابل ہوئی میجر کرناک صاحب [illegible] جنگ عظیم واقع ہوئی اثنای حرب میں [illegible]

شجاع الدولہ کی پاس شجاع الدولہ نے ہر چند واسطے مقابلہ حریف اور کمک آنے کے بلایا لیکن قاسم خان [illegible] آخر شجاع

الدولہ بھاگ کر بکسر کو چلے گئے اور قاسم خان کو [illegible] گرفتار کیا اور متعلقان اسکو مقید کر کے لایا اور [illegible] تمام اسکا لوٹ لیا اس عرصے میں

قضاء الٰہی سے [illegible] میجر [illegible] صاحب کی جگہ [illegible] ہو کر پٹنہ کو آئے اور شجاع الدولہ نے مقابلہ کیا اس دفعہ بھی شجاع الدولہ کی ہوئی شکست

[illegible] بہادر [illegible] ایک بڑا راجہ [illegible] شجاع الدولہ کا تھا [illegible] طرف [illegible] کے مقابلہ پر آیا اور شکست کھائی آخر الامر مغلوب ہو کر شجاع

الدولہ الہ آباد کی راہ سے [illegible] بہت مال و زر وزیر کا اس عرصے میں انگریزوں کے ہاتھ آیا اور بیگم [illegible] قاسم خان بھی قید ہوئی نواب وزیر نکل کر باہر

کو چلا گیا پھر جہاں [illegible] جنرل [illegible] ایک [illegible] نواب وزیر [illegible] ناخوش ہو کر بامید مصالحت افسران انگریز کو لکھا

انگریز اس بات سے بہت خوش ہوئے اور [illegible] بادشاہ [illegible] بادشاہ نے [illegible] بنارس عنایت کیا اور [illegible] کی [illegible] حکم فرمایا

انگریز دلی [illegible] بہادر [illegible] قاسم خان اور سمرو نامی فرانسیس کو جو وہ ایک کمینہ تھا افسران انگریز [illegible] طلب کیا قاسم خان [illegible]

اور طرف افغانستان کے پناہ میں روہیلوں کی چلا گیا [illegible] شجاع الدولہ کو [illegible] لکھا شجاع الدولہ [illegible] تمام [illegible]

[illegible] بریلی کو روانہ کر کے آپ طرف احمد خان بنگش کے واسطے فوج کمک کی نہضت کی اور عبد اللہ [illegible] قاسم خان [illegible]

دی کہ اول [illegible] جو کالپی میں [illegible] وزیر [illegible] ہوا [illegible] نواب [illegible]

ہو انگریز [illegible] قبول کر کے مقام [illegible] واسطے کمک [illegible] کوچ کیا اس عرصے میں [illegible] قلعہ [illegible]

رخصت کر کے آپ [illegible] قلعہ [illegible] ہوا [illegible] شکست کیا جو [illegible] کرنل [illegible] سپاہ [illegible] روانہ کی [illegible]

لیا احمد خان [illegible] کمک [illegible] نہ کیا [illegible] شجاع الدولہ متفق ہو کر جنرل صاحب [illegible]

بہار کا [illegible] نواب وزیر [illegible] شکست [illegible] اس [illegible] قلعہ [illegible] انگریزان [illegible]

لیکن آخر کار نواب وزیر نے افسران انگریز سے صلح کی اور پس پیروان انگریز کا لکھنؤ میں آیا صوبہ اودھ اور
بنارس میں عمل سرکار کمپنی بہادر کا ہو گیا راجہ بلونت سنگھ جو نواب وزیر کی طرف سے حاکم بنارس کا تھا آپ نے ملک انگریزوں
کے حوالے کر دیا پھر نواب وزیر اور بادشاہ بالاتفاق جا بیٹھے علاقہ کے افسران انگریز کے پاس آئے افسران
نے انکا استقبال کیا اور بڑی تعظیم سے لے آئے اور خدمتگاران رسم نذرانہ کی تکلف سے ادا کئے
درمیان آیا اور نفاق سا تھا اتفاق سے بدل گیا افسران انگریز اس ضمن میں میر جعفر خاں جب الہ آباد سے
نجم الدولہ خطاب دلوا کر ایالت صوبہ بنگالہ قائم کیے اور انگلستان سے لارڈ کرنل کلیف صاحب بہادر جانچ کے واسطے مختاری صوبہ
کے سرفراز ہو کر دوبارہ ہند کو آئے اور میر جعفر طرف ولایت کے رخصت کی تاریخ سنہ ۱۷۶۵
سنہ عیسوی الہ آباد کے مجلس ہوئی جس میں نواب وزیر اور حضور بادشاہ اور کرنل لارڈ کلیف
کرنا ایک جا سب فراہم ہوئے دونوں افسران نجم الدولہ کے بیانچی ہو کر سوال جواب صلح کا کیا اور عہد
قیام میں افسران انگریزوں اور شجاع الدولہ اور نجم الدولہ اور خان کے بنارس قبضہ میں سرداران انگریز کے
نجم الدولہ لاکھ روپے خراج بنگالہ کے داخل سرکار سلطانی کیا کریں اور نام دو لاکھ طرف بادشاہ کے
عہدنامہ لکھا گیا اور مہر و دستخط افسر انگریزی ہوا اور جلدی مسند بنگالہ اور اودھ
نام سب کمپنی بہادر کے معرض ارقام میں آئے اور شجاع الدولہ اپنی قائم رہا
انگلستان کے کیا اضلاع دکن اور کیا ممالک ہند میں ہر چہار طرف فتح
بہت سے ملک جنگ سے تصرف میں سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے آئے
ہوئے چنانچہ فہرست اسکی بار تکرار جو راقم نے اس کتاب سے نقل کی ہے بطور جدول کے یہ ہے

احکام مختلف کے بیان میں

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار والا وقار کمپنی بہادر اقلیم ہند کے

اسمای بلاد	تاریخ	ماہ انگریزی	سال عیسوی	سنہ ہجری	اسمای حکام
۲۴ پرگنی	۲۰	دسمبر	سنہ ۱۷۵۷ ع	مطابق سنہ ۱۱۷۱ ہجری	بنگالہ کے نواب سے لیے
مچھلی بندر	۱۴	ماہ مئی	سنہ ۱۷۵۹ ع	مطابق سنہ ۱۱۷۲ ہجری	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
بہار اور اڑیسہ	۱۲	اگست	سنہ ۱۷۶۵ ع	مطابق سنہ ۱۱۷۹ ہجری	شاہ دہلی سے لیے
[illegible] وغیرہ	۱۲	ماہ نومبر	سنہ [illegible] ع	ایضاً	[illegible] کے نواب سے لیے
[illegible]	۲۲	نومبر	سنہ ۱۷۷۵ ع	مطابق سنہ ۱۱۸۹ ہجری	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
[illegible] وغیرہ	۲۱	ماہ مئی	سنہ ۱۷۷۵ ع	مطابق سنہ ۱۱۹۶ ہجری	لکھنؤ کے نواب سے لیے
[illegible]	۱۲	ماہ مئی	سنہ [illegible] ع	مطابق سنہ [illegible] ہجری	پونہ کے پیشوا سے لیے
[illegible]	۱۵	ماہ جون	سنہ [illegible] ع	مطابق سنہ [illegible] ہجری	تنجاور کے راجہ سے لیے
سرکار گنتور	۱۸	سپتمبر	سنہ الیہ	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
ملیبار و [illegible]	۱۸	مارچ	سنہ ۱۷۹۲ ع	مطابق سنہ ۱۲۰۶ ہجری	ٹیپو سلطان سے لیے
کوئمبتور اور کنارا وغیرہ	۱۹	جولائی	سنہ ۱۷۹۹ ع	مطابق سنہ ۱۲۱۳ ہجری	ٹیپو سلطان کے وارثوں سے لیے
تنجاور وغیرہ	۲۵	اکتوبر	سنہ الیہ	ایضاً	وہاں کے راجہ سے لیے
[illegible] اور بلاری	۱۲	اکتوبر	سنہ الیہ	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
کرناٹک	۲۱	جولائی			وہاں کے نواب سے لیے
[illegible] الہ آباد	۱۰	نومبر	سنہ ۱۸۰۱ ع	مطابق سنہ ۱۲۱۶ ہجری	لکھنؤ کے نواب سے لیے

فرد حاشیہ صحیح ستور اور علمیہ [illegible] سرکار [illegible]

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار با وقار کمپنی بہادر اقلیم ہند ہے

آسامی بلاد	تاریخ	ماہ انگریزی	سال عیسوی	سنہ ہجری	اسمار حکام
بودیل کھنڈ	٣١	دسمبر	سنہ ١٨٠٢ ع	مطابق سنہ ١٢١٧ ہجری	پونہ [illegible] راؤ سے لیے
گزرات اور بانسواڑہ	١٥	سپتمبر	سنہ ١٨٠٠ ع	مطابق سنہ ١٢١٥ ہجری	بہار [illegible] راجہ سے لیے
ملک دوآب دلی وغیرہ	٣٠	دسمبر	سنہ الیہ	ایضاً	دولت راؤ سیندھیہ سے لیے
ستارہ و باڑہ وار	١٣	جون	سنہ ١٨١٧ ع	مطابق سنہ ١٢٣٢ ہجری	دہان [illegible] راجہ سے لیے
خاندیس	٩	شنبہ جنوری	سنہ ١٨١٨ ع	مطابق سنہ ١٢٣٣ ہجری	ہولکر سے لیے
اجمیر شریف			سنہ الیہ	ایضاً	دولت راؤ سیندھیہ سے لیے
پونہ اور کوکن			سنہ الیہ	ایضاً	باجی راؤ سے [illegible] لیے
نربدا اور چنبل وغیرہ			سنہ الیہ	ایضاً	بہار [illegible] راجہ سے لیے
کوکن	١٧	دسمبر	سنہ ١٨٢٠ ع	مطابق سنہ ١٢٣٦ ہجری	ستارہ [illegible] راجہ سے لیے
	١٢	دسمبر	سنہ ١٨٢٢ ع	مطابق سنہ ١٢٣٨ ہجری	حیدر آباد دکن [illegible] سے لیے
کورگ وغیرہ			سنہ ١٨٣٤ ع	مطابق سنہ ١٢٥٠ ہجری	[illegible] راجہ سے لیے
کرنول			سنہ ١٨٣٩ ع	مطابق سنہ ١٢٥٥ ہجری	دیوان نواب سے لیے
لاہور اور پشاور			سنہ ١٨٤٥ ع	مطابق سنہ ١٢٦١ ہجری	سکھوں سے لیے
ملتان	٢٢	جنوری	سنہ ١٨٤٩ ع	مطابق سنہ ١٢٦٥ ہجری	مولراج دیوان سے لیے

از انجمله جن بلاد کے سر ہونیکا احوال جس طرح سے کہ راقم کو پہنچا ہی اور وہ قابل تحریر ہی اور درضمن اسکے
جو جو اطراف ایران عظیم توقع تاثیر ہین معہود گا مفصلاً اطلاع کیجاتی ہی پہلا باب حیدر علیخان
بہادر درحصکی اور اسکے فرزند ٹیپو سلطان کے بیان مین اور داخل ہونا ملک مفتوحہ جات
بندوبست سرکار کمپنی بہادر مین بقول ارباب تاریخ دکن نائکان حیدر علی منجملہ باشندگان قصبہ
کوبیر سعادت صوبہ سیرا کے تھے اور بقول بعضے حیدر علیخان فتح علیخان ہی اور فتح علیخان کے باپکا نام علیخان
تھا استقامت بود و باش علیخان کو ملاشی بیچلی کی ... علیخان کو ذات سے نوکر رکھا باشندہ سرکار
شائستہ کے جمعدار دو سوار اور ہزار پیادہ کا کیا جو کہ ... اس نواح کے جمعدار کو بابات ہین اسواسطے
لقب علیخان کا نائک قرار پایا اور بموجب اظہار صاحب مآثر الامرا اسکے فتح ابتدا مین ... کو لار کے ... دون
متعین تھا بعد اسکے ... راہ نوکر ہوا اور وقت موعود پہنچا اور وقت ... کی خالی کا نائب کرسو پایا
پس حیدر علیخان ... برقرار ہوکر جو نکہ لوح بخت پہ مشار الیہ کے نقش ترقی کا مرتسم تھا بتدریج اسکا محل اعتماد ہوا
کیا کہ راجہ کے کام چوکی وپہرہ کا سب اختیار مین مشار الیہ کے دیدیا اور رفتار ... عالم کی پابہ ثابت ہوتا ہی کہ حیدر علیخان
ابتدا رسالہ مین ... دو سے چاکری ... دکن کی قبول کی تھی منجملہ عہدہ صوبہ داری ورکمیدانی کا
پایا پھر راجہ کی نوکری کرنے کی ... صاحب ... کا ہو ... اعلیٰ درجہ ... کو پہنچا یا اور ...
کیا اس ضمن مین ملازم ملیبار ... راجہ کا ہو ... مشار الیہ کا ہوا جو نکہ حیدر علیخان آدمی اولوالعزم اور
صاحب جرأت تھا ایام فرمان برداری مین راجہ کی ایکدن قابو پاکر دیوان کو اسکے کہ عبارت سے
مداد المہام ... علانیہ مار ڈالا اور راجہ کو بیکار محض کر دیا اور ... واسطے اسکے مقرر کر کے

احکام مختلف

انہیں ایام میں جمعیت کا ہوا لیکن کبھی راجہ کو سلسلہ تبرکات زرکانہ کا از حد تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا اور کبھی مال فروش

ناظم چارجنامہ کا لکھا ہے کہ قریب موضع بنگلور کے دوابی میں ندیم نام ایک شخص طرفدار کے رہتے

تھے کہ کسیکا نوکر تھا بعد چندے بسبب لیاقت ذاتی اور عنایت ولی نعمت کے سردار بنگلور کا ہوا حیدر علیخان صلب

سے اسی ندیم کے حرف فتح علیخان المعروف نیکا ہو کا ملا کو لکھا ہے بہنچا چونکہ ارباب تاریخ نگار اختلافات سے اعراض کر کے احوال

حیدر علیخانکا بدو فطرت سے منزالیہ کی بموجب روایت ناظم مذکور معرض ارقام میں لاتا ہے ذکر حیدر علیخان

بانک مطابق چارجنامہ واضح ہو کہ تولد حیدر علیخان کا سنہ ۱۷۲۸ سترہ سو اٹھائیسوں عیسویں میں ہوا

اوایل شباب میں منزالیہ نے بموجب تعلیم پدر کے آئین رزم و پیکار سیکھے اور استعداد پیدا کر کے

ایام ورود کن کے راجوں کی چاکری میں سرگرم ہوا اور چالیس برس کی عمر میں حسب الحکم اپنے باپ کے بہو پلیری کو واسطے

کمک فرانسیسوں کے روانہ ہوا اور صحبت میں انکی رہ کر بہت سے قانون سپہ گری کے اور قواعد جنگ

ضبط کیے منجملہ ان روزوں نندرام نام ایک برہمن راجہ میسور کا تھا اپنے عہد حکومت میں بیچ کار و نام

کو مختار کار و بار کر کے آپ طرف عبادت کے مشغول و مصروف تھا اس ضمن میں جو سردار قوم فرانسیس کا ارادہ

راجہ موصوف کا کر کے ابھی جا کے متحرک ہوا اثنا راہ میں ساتھ اہل موصوف الیہ کے ہوا سے کنارہ

کو ایک ہزار پیادہ آٹھ سو سوار کے واسطے دفع کرنے مذکور کے روانہ کیا تا فرانسیس مذکور کو شکست

چونکہ مزاج حیدر علیخان کا ظرف قواعد جنگ کا بہت مائل تھا اس سے ملاقات کی آشنائی پیدا کر کے اور بہت سے

قانون فن مذکور کے ذہن نشین کیے اسی ضمن میں اسمعیل خان نام ایک برادر حیدر علیخان کا

صاحب عسکر تھا اپنے سنہ ۱۷۵۶ سترہ سو چھپن عیسوی میں قضا کی حیدر علیخان نے تمام سپاہ کو

تیسرا ادب احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

نامبردہ کی زیر فرمان آ پہنچے کہ غرض سنہ الیہ تک نزدیک معز الیہ کے پندرہ ہزار سوار اور پیادہ کی جمعیت
فراہم ہوی یسین خان موصوف نے دو سو فرانسیس اچھے کارآزمودہ نوکر رکھ کر کمر اوپر جنگ کے باندہی اور
واسطے رزم حکام معاصرین کے ارادہ ہوا لکہا ہی کہ موافق عزم بالجزم یاوری بخت چند روز میں حشم
و ہمسران و ہمقران کا ہوا کار و نیز اقتدار پر حیدر علیخان کے رشک کر کے واسطے کشایش معز الیہ کے حضور
مرہٹون کو نامہ لکھا اور بیابان تاخت و تاراج ملک راجہ کے سر زمین پٹن کو طلب کیا واضح ہو کہ بمجرد اس امر کے
لشکر پنڈارون کا مانند گرد و دم درد واسطے لوٹ بازار کے آ پہونچا حیدر علیخان کو اس فساد کی اطلاع ہوتی ہیں سالیم
نے جو بیان جرائد قوم مذکور کی سنی اپنی جا سے چلے رو آ ہوا اور بطریق ایلغار آ پہنچا تا حفاظت زندرام کی کرے اور رہا کرے
صد ہا بیسے عمارتکرات اور پید طلیعون کے بچا وے دفعتہ جب نزدیک شہر کے آیا جانا کہ یہ فتنہ ترتیب اروکا یسین خان عطف
طرف مسکلور کے کی اور سپاہ کو اپنی ہر چہار طرف فراہم کر کے خود کنارے سینیا پٹن پر مقابلہ کیا نامبردہ بہادر کا
اور فتح نصیب حیدر علیخان بہادر کے ہوی یسین خان جلالت ان سے تصور اسے ایک سپاہ لا کے باریابی حضور زندرام ہوکر
سرگذشت کنارہ کی گذارش کی اور مفصل احوال اپنا معروض بیان میں لا یا راجہ نے کلام حیدر علیخان کے سنکر معز الیہ کو سمجھا
کنارہ و خدمت جلیل القدر دیوانی سے اپنی مباہی فرمایا بعد مخلع ہونے کے میر حیدر علیخان بہادر نے جو ملک عهد
کنارہ کے قبضہ تصرف راجہ موصوف کے نکل گئے تھے چند روز میں مسخر کئے انہیں آوان میں نواب
نے برادر بندگان عالی اعنی نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی صاحب عدل و داد والی حیدرآباد کے
میر حیدر علیخان سے واسطے تسخیر قلعہ ہیر و اکی کہلا یا کہ ہم نے اسکو تمہیں دیا اپنے پاس
رکہو اور مال و اسباب سارا وہا نکا ضبط کر کو جب لایا اسکے خان مذکور نے حصار مذکور کو

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

دستی کر کے لے لیا اور رسید اختیار نواب صلابت جنگ کا بالکل نہ رہا چونکہ ترقی حیدر علیخان کی خالق کو منظور تھی
فتوح اور دیرینہ میں عجم بیٹھے بعد مرگ کنارو کے چونکہ زوجہ اسکی تمام ملک پر اپنے شوہر کے قبضہ کیا تہا
راجرام نام کنارو طرف حیدر علیخان کے رجوع ہوا اور بنا بر تسلط اپنے شوہر کے سید الله کو دیا قبول کیا
خان موصوف بیچ میں آکر ماں اور بیٹے کے صلح کروا دی اور شہر کو لے لیا ہنوز اس امر کو عرصہ
معتد بہ نگذرا تہا کہ پہر فیما بین زن مذکور اور راجہ ملک پسر کنارو کے نفاق آیا اور سپاہی فیمابین [illegible] اور دونوں کے
ہوئے آخر کار ہتیار چلا اور زوجہ کنارو کی ماری گئی اور سید محی الله کا قید ہوا اور تمام پرگنات و دولت شوہری [illegible]
میسور کے احاطہ تصرف حیدر علیخان کے آگئے چونکہ اس نواح میں دولتخان موصوف کی روز افزون تہی
بدستور حیلہ دہتا اور قریب اطراف و اکناف کے مع ملک ملیبار بر قبضہ معزالیہ کا ہو گیا اب رقم قطع کرتا ہے
کلام کو ناظم مذکور کے اور ختم کرتا ہے قول کو جناب معاد الامرا کہ یعنی جب حیدر علیخان بہادر [illegible] عمدہ مختار
وہاں کا تہا اور تمام اماکن انسطر کے تصرف آئے تا بہ ارکوٹ تک بطرق قبلکن [illegible] خدمت فیضدر [illegible]
نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی گذرانا کر سند زمینداری [illegible] کی حاصل کی اور [illegible]
ستائیس ہزار سوار اور حفاظ خانی [illegible] بسبب بادری طالع کے بلاد و امصار اور [illegible] اور [illegible] حکام
اس سرزمین کے لشکر یک دائرہ دولت اپنا کیے اور غنیمت بیشمار زر و جواہر [illegible] اتہا کہ چندہ [illegible]
[illegible] میں جو حاصل ہوا تہا ضمیمہ اسکا کیا منجملہ قلعہ کورم کنڈہ وغیرہ محلات کہ سابقاً [illegible]
فوجداری کڑپہ کے متعلق تہی اور تاخت و تاراج اور عوض چوتہہ مرہٹے [illegible] پیشوا و شاہ دہلی [illegible]
دیہے کہ تہے اپنے قابو میں کر لیے اور تہانہ اہل مرہٹہ کا وہاں سے بر طرف اوٹہا دیا [illegible]

[illegible]

اور بلالاجی راو نے ١٧٦٩ع (؟) مستمر اسی سال میں افسر قوم مرہٹہ کا ہوا اسیطرح پرورش کر کے اکثر قلعجات
اور تہانجات مستقر کر لیے اور زر معہود سالانہ بطریق پیشکش حیدر علیخان سے لیکر وقت مراجعت کے ہمراہ ان
کو اپنے مع فوج اس نواح میں چھوڑ دیے چنانچہ احوال ان کا بھی آگے ہر طرف بیان کیا جاویگا بس صاحب تاریخ
مذکور لکھتا ہے کہ حیدر علیخان چند سے پاون کمال سے اپنی دراز کی تھی کہ اس ضمن میں بطرف افسران انگریز
کو منظور خاطر تھا کہ بند و دکن کو بہر طور عشر نگاہ اپنا کریں جیسا کہ ظاہر ہے اسطرف کے جوار سے پایان
کرناٹک سوار اپنے بہجوا کر کو عسکر خان مشار الیہ کے خوب زیر و زبر کیا بہر ساتھہ صلح خاطر خواہ
رفع شر عمل میں آیا شرح اسکی چار خاصہ میں بیان ہیاور ہوتی ہے حکم حیدر علیخان پیشتر دہیان یاور
قلعجات قریب جوار اپنے فتح کرنیکے در پے خیال محال کے ہوا لیکن اقدار دیدہ آیندہ سے بہر و سا کریکے صاحبان عالیشان
انگریزون سے کینہ پیدا کیا چونکہ اختر اقبال صاحبان انگریز کا مانوق اختر سکندر طالع کے بہی تہا واسطے دفع
اس فتنہ کے آمادہ ہوے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی ذکر جنگہا کے افسران انگریز حیدر علیخان
نائک عرف بہادر صاحب حیات مطابق تاریخ صاحب نامہ واضح ہو کہ عزم بالجزم سے اخراج اسکی قوم کے تو توہم اسکے
وغیرہ سے ملحوظ خاطر حیدر علیخان نائک کے تہا افسران انگریزی مطلع ہو کر بعد کونسل و مشورت اول ١٧٦٧ع ستمبر سنہ عیسوی
میں کرنل اسمت صاحب بہادر کو واسطے دفع کرنے اسی علیخان کے روانہ کیا کرنیل صاحب مذکور نے بمجرد ورود
لشکر کشی کر کے ابتدا محاصرہ شہر حیدر علیخان عرف بہادر صاحب کے لیے لیے اسیطرح صاحب مذکور نے نواب نظام
علیخان بہادر آصفجاہ ثانی بندگان عالی سے ہوا و موافقت کر کے بالاتفاق مع سپاہ و توپ خانہ ممدوح
انکے مقابلہ کیا بعد بہت سے زد و خورد کے شکست کرنل صاحب مذکور کی ہوئی اور شہر

احکام متعلقہ [illegible]

کیری پر قبضہ حیدر علیخان کا ہو گیا پس نزاع کہڑی ہوی اور طرفین سے فیمابین حیدر علیخان نایک اور سپاہ انگریزی
کے متعدد جنگ بیچ عرصہ کارزار کے ظہور مین آئیے من بعد بنابر تحمل جنگ کرنیل صاحب مذکور نے مراجعت کی
اسکے حیدر علیخان نایک نے ٹیپو سلطان فرزند کو اپنے واسطے واسطے تسخیر مدراس کے روانہ کیا لکہا ہی کہ صاحب سلطان مذکور
وہان جاکر ہنگامہ آرا ہوا کرنیل صاحب کور مقابل ہو کر سلطان کو منہزم کیا پس حیدر علیخان نے چڑہائی کر کے قلعہ دیونی
اری یا قمران انگریزون سے چہوڑا لیا اور متصل اسکے شہر پناہ میسور کے گرد واسطے اخذ قلعہ کے آمادہ محاربہ تہا کہ سپہ
جرنیل سمت جنا صاحب بہادر واسطے کمک کے آیے اور حیدر علیخان نایک نے محاصرہ قلعہ کا چہوڑ کر دیا اری کیطرف مراجعت
کیا اس ضمن مین نواب میر نظام علیخان بہادر بندگان عالی حضور پر نور حیدر علیخان نایک سے کشیدہ خاطر ہو کے پس سلیمان
عالم جنیاتین سے مطلع ہو کر بہت عرض فیمابین نواب محمد فتح کلیپی از مستصوب رکن الدولہ کے سوال و جواب
اتحاد کا صاحبان والا شان انگریز ولن درمیان لایا اور آپ بیچ مین ہو کر باموافقت کی ڈالی پس درمیان
دونون سرکار کے عہد پیمان ہو کر رابطہ صلح و صفا کا استحکام پایا اور بندر بمبئی سے لشکر واسطے تسخیر
شہر بنگلور کے اترا اور فوراً اسکو گرد کے جہنڈا کمپنی بہادر کا نصب کیا حیدر علیخان نایک جو سنا کہ
شہر بنگلور پر باوٴ تا کمپنی بہادر کا چڑہا ہے اپنے کاٹ کاٹ لیئے اور ٹیپو سلطان کو ساتھ لشکر جرار
ہمراہ دیکر روانہ کیا سلطان مذکور آتے ہی فرصت انکو مقابلہ کی ندی جسقدر کہ سپاہی
لوگ اسلام وہان موجود تہے سبکے سب کو گرفتار کیا اور جو کہ آنکہہ بچاکر جلد کشتیون پر بیٹہہ نکل جانیکو تہے
انہین بہی پکڑ کر ہمدست کیا غرض ایک جرنیل جیمس ڈالر پیچہے اتنی گورے سوا اسکے سپاہ ہندی
گرفتار اسیر ٹیپو سلطان کے ہوئے حیدر علیخان کاروائی سے فرزند کی بہت خوش ہوا

اور آپ وہاں جا کر کرنل فریشمن صاحب کو مع لشکر قتل کیا اور ایک پلٹن موصوف واسطے مقابلہ کرنل عود صاحب کے قلعہ
الویلور پر آیا اور ڈر اسکو بھی بھگایا منجملہ ۱۷۹۶ سنہ اسی اثنا میں کپتان دوری صاحب انگلند سے
کو آئے اور گورنر جنرل لارڈ کارنوالس صاحب بہادر کو دربارۂ صلح حیدر علیخان کے نامہ شاہ انگلند کا بھیجا پس گورنر صاحب بہادر نے
نے پیغام مصالحت کا ساتھ خان موصوف کے کیا خان موصوف بھی راضی ہوا اور عہدنامہ طرفین سے لکھا گیا اور قلعہ اسکا جو قبضہ
میں محمد علیخان حاکم چیناپٹن کے تھا سپرد حیدر علیخان کے ہوا اور حیدر علیخان پچیس لاکھ روپیہ سال خراج اپنے خزانہ
پہنچایا کرنا اسپر صلح ہوئی اور پوشیدہ نہ رہے کہ صاحب عالم کے نزدیک اس سے کہاں ہو سکتا ہی اور زمانہ بہی
ایک حال پر رہنا معلوم ہو کہ اس ضمن میں بیچ ریاست مرہٹوں کے صورت نفاق کی ظہور میں آئی
جیسا کہ حسب احوال انکا مطالعے سے گذریگا روشن ہوگا بقول صاحب تزک الامرا اور صاحب حدیقۃ العالم
حیدر علیخان ایک رسالہ ساتھ مستعد کر لینے تہانیات اپنے مشغول ہوا ایسی بتیس لاکھ روپیہ نقد
کچھ زر نقد دیکر ملک سرا اور قلعہ دہاور بطور اجارہ کے قبضہ اپنا کیا اور نوشتہ مہری رکہنا تہا اور
لکھوا لیا منجملہ آہستہ آہستہ تمام املاک قوم مرہٹہ کے کنارہ دریا سے کشنا تک لے لیے اور محاصرہ میں ورد
چیتل گڑھ کے مکان زمیندار کا تہا پاؤں کار کر اسکو ماتحت کیا اور وہاں سے گڑھ پر ایلغار
کر کے قلعہ سدوت اور کنجی کوٹہ وغیرہ جملہ محالات پر متصرف ہوا اور عبد الحلیم خان پٹھان حاکم کو وہاں
قید کر کے ہمراہ اپنے سرنگ پٹن کو بہیجا اور وہاں سے خزانہ اور جواہر بہت اور آلات بہت
حاصل کیا پس اطراف و اکناف میں دہلی بہو اکثر مردم کو ساتھ ضیو نوکر رکھ لیا اور جمعیت
بہم پہنچایا اور توپخانہ زود رو مہیا کر لیا اور کارخانہ بر انگریزی ہوا جو کہ افراط قوم انگریز

احکام مختلفہ کے بیان میں

طرفدار محمد علیخان کے تھے گیارہ برس بعد بعد صلح مبدل بساتھ جنگ کے ہوئی لیکن بشمر ۱۱۹۱ سنہ ہجری
اسی میں مندرجہ عبدا فوج عسکر لیکر طرف سے محمد علیخان کے واسطے دفع حیدر علیخان کے شریک ہوا اور کرنیل بیلی صاحب
واسطے کمک کے اسکے شتاب روانہ کئے گئے پس جب مقابلہ فریقین کا ہوا لکھا ہے کہ وقت کارزار بیلی صاحب نے شکست
پائی اور زخمی ہوکر گرفتار حیدر علیخان ہوا بعد ہو بالام ۱۱۹۶ سے اسی اثنا میں جنرل کوٹ صاحب
زراری پریشانی ہوئی [illegible] حیدر علیخان نے تین بار شکست کھائی اس ضمن میں حیدر علیخان نے ہو جب [illegible] عالم نور محمد خان
کو بطریق سفارت واسطے اعانت جنگ ارباب فرنگ [illegible] بالاجی جو مختار کار ریاست پونا کا تھا روانہ کیا پھر
سترہ سو بیاسی عیسوی میں لشکر ٹیپو سلطان کا والٹن(?) [illegible] صاحب کے مقابل ہوا اس دفعہ سپاہ انگریزی نے شکست پائی
اور کوٹ صاحب اور چند دیگر اشخاص گرفتار ہوئے متصل اسکے ماہ مارچ میں چند جہاز جنگی فرانسیسوں کے واسطے
اعانت حیدر علیخان کے آئے اور قلعہ کڈلور وغیرہ اقطار(?) انگریزی سے لیتے ہوئے جتنو پر بطلب(?) حیدر علیخان
کے ہوئے پس سپاہ فرانسیس کو لیکر جماعت حریف پر حملہ کرنا ارادہ حیدر علیخان کا تھا
کہ مزاج موصی الیہ کا ایسا ہوا کہ [illegible] مرکز اعتدال سے روگردان ہوا اور خان
موصوف اجل طبعی سے سنہ الیہ میں انتقال کیا لاش کو حیدر علیخان کی شہر [illegible] میں لیجاکر
مدفون کئے اور ٹیپو سلطان جانشین پدر ہوا بالاجی راو نے اخبار واقعہ حیدر علیخان کا لشکر
طرف سے سوائی مادھوراو کے نامہ مشتمل تعزیت اور تہنیت کا مع خلعت ماتمی بمصحوب نور محمد
خان سفیر خان مرحوم کے روانہ کیا ٹیپو سلطان نے گو [illegible] اسکو قبول کیا لیکن معہود سلسلہ
موافقت فیمابین کا استدلال پایا بلکہ ساتھ مواقف نفاق کے قطع ہوا چونکہ نامہ نگار کو

حوادث جاری

اطلاع کرنا یو شیدہ ہے افسران انگریزی سے ناظرین کو اس کتاب کے ملحوظ خاطر ہی لہذا حالات ہن صاحب لوگوں کے بنا بر تعارف کیفیت ابتدائی خاندان سرکار یہ الیہ کی بیان کرنے سے آئی اب باقی کو انکے تنہا الی اختصار کر کے رجوع کرتا ہوں طرف مقصود کے فقط ذکر جنگہا ہے افسران انگریزان ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخان نایک ہے بموجب جار جانامہ جلد حیدری چونکہ ٹیپو سلطان کو حیدر علی خان سے بھی زیادہ تر عداوت افسران انگریزان سے تھی بجرد قایم ہونے معزالیہ کے جا بجا حیدر علیخان کی جرنل ماتھیوس صاحب ۱۷۸۳ء عیسوی یا سی ہوئی کہ بندر بمبئی سے بلیار کے طرف شہر نور پر آئے اور جنگ کر کے اول اسکو لیا سہ بعد شہر گنڈ پور اور منگلور اور نکر کو بھی گیا ٹیپو صاحب نے بہ سکر ذات سے اپنی مع سپاہ جرار الطلق ایلغار سے ہر چہار جانب کی یا اور بموضع نور بدکور پر مقابلہ کر کے ایسی شکست فاش دی کہ تمام جمعیت انگریزی تباہ ہو گئی بعد جنرل ماتھیوس صاحب گرفتار سلطان مذکور اس عرصہ میں اخبار گزرا کہ فیما بین فرانسیسوں اور والی انگریز دولت ولایت میں صلاح ہو گئی افسران انگریزان نے ہم فرانسیسوں نے دیا اور ہم ٹیپو صاحب تحریر پیغام مصالحت کا کیا اسکا جواب بالا کا یہی کہ اول ٹیپو سلطان نے زبان لیا اور عہد کیا کہ ایکے جرنل صاحب کو چھوڑ دیا پس پیچھے نہیں معلوم کہ جیسی کیا سو چا بہت انگریزوں کو مع جنرل ماتھیوس صاحب بہ فریب زہر دیکر مار ڈالا اور انگریزوں کو جا بجا قید کر دادیا اور دوسرے جنگ نا آمر اول ۱۷۸۹ء عیسوی میں استیلا ہوا یا انہیں فرنگستی کی اور تمام ملک کا محاصرہ کر کے خورد برد کیا اہل کلکتہ نے جو سنا کہ جنرل ماتھیوس اور رفقا اسکے مسموم ہوئے اور سپاہ کی تحریم لوگ تمام گرفتار ہوئیں لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر گورنر کلکتہ لارڈ صاحب نے نامہ لکہا کہ لشکر فراہم کریں کہ ملک ٹیپو سلطان کے بنا بر انتقام سانحہ گذشتہ

احکام مختلفہ

روانہ کردو واضح ہو کہ یہ جو داسیں مع ریکہ جنرل میڈوس صاحب بہادر کیتر لیکر جینا پٹن پر آئے ٹیپو صاحب
علیہ سے اسکے مطلع ہو کر ایک خط بابت مصالحہ صلاح کا اطلاع کیا جنرل میڈوس صاحب نے در جواب اسکے نامہ یہ
لکھا کہ ہمکو تمہاری عہد و پیمان کا اعتماد نہیں ہے تا بنوس صاحب نے قول کرکے پھر ایفا نہیں کیا اور سمت اپنی چھاؤنی
کی اور معروف طرف اخذ قلاع و اماکن کے ہوئے چنانچہ اول کارنوالس صاحب نے قلعہ [illegible] کا محاصرہ کرکے کیا فتح
پھر بدستور اور افسران انگریزی نے بھی قلعجات ٹیپو سلطان کے جا بجا لینا شروع کیے
کپتان [illegible] صاحب اور میجر [illegible] صاحب مقابلہ ٹیپو سلطان دو ہزار انگریزی [illegible]
اربع دولت ٹیپو صاحب کے پیر صادق اور آصف خان اور علی [illegible] خان اور [illegible]
بالاتفاق صلحنامہ جنرل میڈوس صاحب کو لکھا جنرل صاحب نے جواب [illegible] ارقام کیا کہ اگر [illegible]
بھی ایک شخص معتبر کو نزدیک ہمارے واسطے سوال و جواب کے روانہ کرو اور ایک نامی قلعہ اپنے
ہمارے سپرد کرو تا صورت اتحاد کی پائی جاوے پھر ہم جلد قلعہ مذکور [illegible]
نے جب اسکو دیکھا ایک صلحنامہ دوسرے قالب لکھ کر روانہ کیا جنرل صاحب نے مذکور [illegible] جواب
میں اسکے بھی وہی شرائط مندرج کیے جو اول لکھے تھے اور اس امر سے بھی اطلاع دی کہ
لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے کلکتہ سے طرف مدراس کے نہضت کی ہے بعد ملاقات
لارڈ گورنر صاحب بہادر کے پھر ہم واسطے جنگ کے مستعد ہوئے آئندہ تمکو اختیار ہے
ٹیپو صاحب نے خبر آمد لارڈ گورنر صاحب بہادر کی سنکر طرف پھولری کے نہضت کی اور سرداران
فرانسیس کمک چاہی لکھا ہے کہ وے سلطان کو جا دیتے اور بہت تعظیم سے پیش آئے

اور خلافت کی درضمن اسکے آخر سنہ ۱۷۹۰ استراسی نور جیو میں لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر داخل
مدراس ہوئے اور متصل اسکے جنرل میڈوس صاحب نے شہر ویلور یا ویلوت کی سمت شروع سنہ ۱۷۹۱ عیسوی اکیا
میں نہیں کیا متعاقب اسکے لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے بھی اسجانب کو کوچ کیا اور بہ جلد جلد قطع مسافت
کیکے سرحد میں ٹیپو سلطان کی آپہنچے اور فورا بیلور و میلور سے ہوتے ہوے واسطے تسخیر شہر بنگلور کے عازم ہوے
اور قلعہ کرسکا کا لیے یا اس مابین میں ایک قسم انجیران کا واسطے رستہ دیکھنے بنگلور کے چلایا گیا تھا
راہ فوج سے ٹیپو صاحب کی مقابلہ پڑا اور شکست کھا کر بھاگا پس لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے واسطے اخذ شہر
بنگلور کے سپاہ روانہ کی جنرل میڈوس صاحب نے جا کر حصار شہر پناہ لے لیا انہوں نے جو ٹیپو صاحب کو ایا کی سلطان
موصوف ہر چند کہ واسطے دفع کرنے جنرل صاحب کے برابر آیا لیکن عند المقابلہ منہزم ہوا اور افسران انگریزی نے
قلعہ بنگلور کا سر کر لیا اور بہادر خان نام جو قلعہ دار وہاں کا تھا مارا گیا متعاقب اسکے کا دیل اور داروار اسکے قلعے
وار دل دونوں قلعے بعد جنگ و جدل جو ساتھ افسران انگریز دل کے کر دیئے منجملہ ان میں مع عسکر ظفر
میر نظام علیخان بہادر نواب عالی والی دکن اور سپاہ ٹیپو اور فوج دریا موج سرکار کمپنی بہادر کی بالا
واسطے کارزار ٹیپو سلطان کے آمادہ ہوئے اور کارنوالس صاحب بہادر بہت کرمی سے افسران دکن کے
دیکھا کڑپی کی سمت روانہ ہوئے اور وہاں سے پھر بنگلور کو آئے اور بنگلور سے طرف سرنگا
پٹن کے کوچ کیا اس دم ٹیپو سلطان رنگ زمانہ کا بدلا ہوا دیکھ کر سلسلہ جنبان معاملت کے ہوئے اور
صلحنامہ لکھا تب کارنوالس صاحب بہادر نے جواب دیا اب میں تنہا نہیں ہوں جو وقت بیسوائی صلح کر لوں
اور بھی دو سردار باہم شریک حال ایک دوسرے کے صلح اور جنگ میں ہیں اگر تم ہر ایک کو جدا جدا

احکام مختلفہ

رضامند کر لیوے تو البتہ یہ امر ظہور میں آویگا اور بنگلور میں پہنچے اور قلعہ انتور کو
اور کئی قلعے اپنی طرف کر لیے پس سرداران جمعیت انگریزی اور ہند کا مع سپاہ مرہٹہ نازل سرنگ پٹن ہوے
جزیرہ مذکور بہ طرح جنگ کی والی اسعد خان منجملہ سرداران سلطان مذکور کے مارا گیا اور کارنوالس صاحب بہادر
داخل سرنگ پٹن ہوئے ٹیپو سلطان نقل مکان کر کے جنوب طرف شہر کے جا رہے اور پیغام صلح کا کیا
جو کہ انجام کچھ فایدہ نہ ہوا اور ایک جانب عسکر سلطان اور طرف ثانی سپاہ نواب نظام الملک علی خان دکن اور
افواج جمعیت انگریز مع جماعت مرہٹہ کے خوب جنگ و جدل ہوئی بہت آدمی طرفین کے مارے گئے
ٹیپو سلطان مرد دلاور اور لشکر اسکا جرار و کرار تھا جسقدر کہ اسکا جوانمردی پیش آیا کہ دفتر در دفتر میں
مفصل راقم بے معرض بیان میں لا ہی نہیں سکتا لیکن مثل مشہور ہے کہ خوف کہ دو دل ایک ہوتے ہیں پہاڑ کو توڑ ڈالتے ہیں
انجام کار شکست عظیم سلطان موصوف کی ہوئی اور وہ لاعلاج ہو کر بکرار افواج ثلثہ پیغام صلح کا کیا
لکہا کہ کوئی رضامند نہ ہوا پس ٹیپو سلطان نے قلعہ میں سرنگ پٹن کے اپنے تئیں محصور کیا کارنوالس
صاحب بہادر تب ہی جنگ سے فرصت نہ دی اسلئے دونوں فرزندوں کو اپنے واسطے ظہور مصالحت کے
روانہ کیا اور کارنوالس صاحب بہادر نے جو جو شرائط کہ چاہئے بعد بہت سوال و جواب
رد و قدح کے سلطان مذکور نے ناچار بمشکل ہو کر قبول کئے اور عہدنامہ بمعرض رقم میں
آیا خلاصہ مضمون اقرارنامہ ٹیپو سلطان و سرکار ثلثہ مشتمل شرائط
اربعہ مورخہ سنہ ۱۷۹۱ء اسٹر اسی انگریزی تو پہلی شرط اول جسقدر ملک قبضہ میں
ٹیپو سلطان کے ہے برابر نصف چھوڑ دیا جاوے تا افواج ثلثہ نواب نظام الملک بہادر

تیسرا دفعہ
احکام متعلقہ کے بیان میں

اور انگریز بہادر اور اہل مرہٹہ آپس میں تقسیم کر لیں دوم ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ بابت خرچ سپاہ جنگ کے
از انجملہ نصف بالفعل نقد ادا کریں اور نصف ایک سال کے بیچ میں قسطوار پہنچا دیں سوم جو لوگ عیدروز علی خان کے
کہ وقت سے عسکر نواب نظام الملک بہادر اور سرکار کمپنی بہادر اور پیشوا کے قید میں رہا کئے جاویں اور عیدروز
طرف سے پیشوا سرکار دیکھے یہ کہ سب اقرار سے کے ادائی تک دونوں فرزند ان کو سلطان نے موصوف کے بطریق
ان انگریز اپنے پاس بہت اعزاز و حرمت سے رکھیں بس صلح ہوئی اور مردم سپاہ قلعہ کے اپنے اپنے دار الاشہر
طرف اعلام راحت کے بلند کیے بعد اسکے چند سے امن ہا لیکن منظور خالق کو کچھ اور تھا پیشہ سترہ
انتہا نو سو کی رابع گھڑی جو سکا ناظم چارچ صاحب بہادر نامی کو امام مقام عشق کی الیاں کی طرف
ضد اس انگریز پہنچے اس بیان میں حظ دیکر دو وکیل اپنے ایک مرسل بندر کو اور ایک پارلیس کو جو ملک فرانسیس کا ہے
بھیجا اور کمک چاہی او رسپاہ کی درخواست کی وکلاء مذکور گئے اور دو برس کے بعد ایک جہاز ایک نام اور دو سردار
مسمی ڈیپور کو ساتھ اپنے ہمراہ بہادر لیکے آئے اور کتاب حملہ حیدری میں جو ہندوستان میں
دو برس دو سو کے پیچ لکھا ہوا ہے کہ مونسیو مونسیو نام سالانہ قوم فرانسیس کا ناگاہ سرحد
میں مورس بندر سے نزدیک سلطان کے آیا اور سلطان نے مذکور نے اسکو جا دی افراق
انگریزوں کو اسکے فرانسیوں کے سبب خصومت تمامی میں شک پیدا ہوا چونکہ ان روزوں
سرکارین متفقین سرکار نواب نظام الملک بہادر اور سرکار کمپنی بہادر میں عہود و مواثیق
سے الفت و صفا کا خوب مستحکم ہو چکا تھا صلاح سے مشیر الملک اور میر عالم بہادر میر
کار پہ دار سرکار ممدوح کے لارڈ گورنر جنرل صاحب عالیشان بہادر کلکتہ کو ایا کیا چونکہ آگے

احکام مختلفہ کے بیان

انہیں آو انہیں گورنری قلعہ گورکی لارڈ ولزلی صاحب بہادر کی [illegible]

[illegible] ارقام کیا خلاصہ خط لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر [illegible]

[illegible] کہ [illegible] صلح کا [illegible] قطع کرکے [illegible] ہوا [illegible] مضمون [illegible]

اور بار [illegible] وکیل روانہ کرکے [illegible] ضرور ہی [illegible]

اگر تمہیں [illegible] منظور ہووے تو [illegible] قبول کرو [illegible]

[illegible] آپ کا [illegible]

[illegible] جواب تحریر کیا [illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

خلاصہ مضمون نامہ لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] جواب نامہ [illegible] نہیں لایا [illegible]

[illegible] کا ہوتا ہی اور ارادہ تمہارا کچھ اور پایا جاتا ہی [illegible]

آتا ہوں اطلاع رہے ضرور ہمارے اور تمہارے جنگ ہوگی اور [illegible]

[illegible] بیچ میں مدراس کے آئی پہنچے [illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

[illegible] رقم فرمایے خلاصہ نامہ [illegible] سلطان [illegible] لارڈ گورنر صاحب [illegible]

میں [illegible] سوال و جواب کا نامہ لکھا [illegible] وکیل روانہ کیجے [illegible]

[illegible] تمہاری [illegible] میں [illegible]

[illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

[illegible] دفتر

حکام متعلقہ [illegible]

۹۹ ۱۲ اسفندر وسی ہوا تو عہدی بابن لکھا الیضا خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر صاحب بہادر

انہیں بنامِ صاحب ... عہد استوار کرلو اور اپنے غرور وتکبر سے باز آو ایسی کہ نہیں ہوا ہی اور جمعیت تمام فوج کی

تریبار کیجے فایدہ مرتب ہوگا اور جواب اسکا جلد روانہ کرو اب فرصت انتظار کی نہیں ہے ہم کہ جواب آوے

بہی دیر ہوی لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر نے بعد اسکے فوجین ہر چہار طرف کی اکٹہی کرکے واسطے تسخیر سرنگ پٹن کے

جنرل ہارس صاحب مع سپاہ انبوہ روانہ کیا اور حیدرآباد سے بہی کرنل ... صاحب اور کرنل ... صاحب

مع چار پلاتن انگریزی کوچ کیا اور ... جمعیت خاص درکاہ بندگان عالی کے میر ابو القاسم میر عالم بہادر

مع چند سرداران نامی آٹھ ہزار سوار کے رسالہ سے اور ... انگریزی ہمراہ لیکر اعلام

نیابت کرنل ہارس صاحب انگریز واقع ہو کہ ... نامہ لکھا لارڈ گورنر صاحب بہادر کی طرف ...

آیا الیضا خلاصہ نامہ ٹیپو صاحب بنام لارڈ گورنر صاحب بہادر ... دولت

... کیا ہوا تہا اسکے جواب نامہ کے دیر ہوی اب دفیق صاحب بہوا دیکھے ... صاحب

سوال وجواب ... نہیں آ دیکا اور عہد وپیمان استوار ہوگا لارڈ گورنر صاحب بہادر ... اسکا خط

... کیا کہ اب کام ہاتہہ سے گیا اور ہاتہہ کام سے باتین تمہاری ابلہ فہمی کی ہین ... صاحب

اسکا علوم ہو ... جنرل ہارس صاحب مع سپاہ اسطرف کو آتے ہین جو امر کہ منظور ہو خواہ

صلح خواہ جنگ کا انہین سے سوال جواب ایا کرو ... جمعیت انگریزی جو ہمراہ

ہوی تہی ... جنرل صاحب مذکور کی سرحد سلطنت ... میں در آئی اور لشکر ظفر پیکر ...

... مع میر ابو القاسم میر عالم بہادر ... منصورہ ہوا اور جنرل ہارس صاحب ...

سرداران انگریز پر تقسیم کر دیا اس ضمن میں مطابق عبارت حملۂ حیدری کے ایک نامہ لارڈ گورنر جنرل بہادر
کا مشتمل اوپر شرائط تلخ کے بہاں جاری ہوا ایضاً خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر جنرل

بہادر بر اسمی ٹیپو سلطان مشتمل اوپر تین شرطوں کے

اور تمہارے قول ہو چکا ہی جو کہ وے ہمارے دشمن ہیں اور دوست دشمن کا دشمن ہوتا ہی اور دشمن کا دشمن
بطریق تحفہ محبت کا یہی کہ اول ان تازہ وارد آدمیوں کو ہمارے حوالہ ملحقین کے کرو اور دوسرے یہ کہ وکیل کمپنی کا
بہادر کا تمہارے دربار میں رہا کریگا اسکو منظور رکہو اور تیسرے اکوٹیال بندر اور منگلور وغیرہ قلعے جو دریا
میں جہازوں کی واقع ہیں سرکار نامدار انگریز میں داخل کر دو اس تقدیر پر آپس میں ہمیشہ کا اتفاق
لکہا ہی کہ ٹیپو سلطان نے اسوقت چاہا تہا کہ بموجب نوشتہ مذکور کے عمل کرے لیکن اخوان
اندیشوں سے متردد ہو کر مزاج سلطان مذکور کا طریق مصالحت جادۂ عصیان سے روگردان ہوا اور
گذر گیا کہ جواب پہنچا اس باب میں دو شنبہ تاریخ رمضان کی حسب الحکم لارڈ گورنر جنرل
اور جنرل ہرس جنرل وغیرہ نے کوچ کیا آپسے اور ٹیپو سلطان ورود سے انکے مطلع ہو کر میران اور
ثانی کو مع فوج سنگین واسطے جہلوت کے روانہ کیا اسکا مجمل مذکور کتاب کہ حکام مقابلہ ...
مذکور دریا کی کنارہ کشتی ہو کر اسیر میں جا کر ہوئی فقط سپاہ جدید سلطانی جو متعین ... ہوئی تہی نہایت
نواح الکل میں جہاں جنرل صاحب خیمہ زن تہے جا کر ... اور اکثر کو تہ تیغ کیا چونکہ ... مذکور
صاحبان انگریزوں نے ... ہوتے تہے سپاہیوں کو ہیچ کالیاں دیں اور حرف کہا کہ تم نے
میں کیوں سبقت کی اور کسنے تم سے کہا تہا بس خود ٹیپو سلطان واسطے دفع ...

احکام مختلفہ سرکار کے بیان میں

[illegible] کیا جنرل صاحب [illegible] اور [illegible] دو ماہ [illegible] آئے

[illegible] سلطان کے [illegible] سلطان مذکور بطریق ایلغار اپنی جا سے [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] کام آئے اور [illegible] الدین

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

سلطان موصوف کو شکست فاش [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] سلطان موصوف

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور تمام [illegible] ارسال [illegible]

[illegible] الملک [illegible] اور [illegible] بیان :

دو کلاسر کار بین نگہ رکھی دار المقرب میں تمہارے برسبیل دوام رہا کرینگے اگر یہ باتیں منظور خاطر عاطر ہوں تو

جلد چاروں فرزندوں کو اپنے خیام و خرگاہ میں بہار رخصت کرو ورنہ الاولاد سرزنگ پٹن لیکے تیپو صاحب کا

جواب کچھ نہ دیا چپکے ہو رہا لیکن جب فوج انگریز کا محاصرہ بکمال شدت بڑھا جنرل ہارس صاحب کے عقب پر آئے اور

روز انگریزی سواروں نے یورش کر کے ان مورچوں کو جو سپاہی قلعہ کے بنا کیے تھے لے لیے ادہر

توپ زمین کہ جانب میں مار کیا پھر فوجان انگریز قلعہ کی تخمیم طرف مورچہ لگا کر حصار کو توڑ دیا اس

اور نامہ و پیغام علامیں آیا لیکن جب اس سے بھی کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا لاجرم ارکان دولت و عظمایہ تیپو صاحب

نکل جانیکا ارادہ کیا لیکن بسبب ننگ و ناموس اور غیرت و حیا کے فی عزیمت ہارا کر کے اطراف محل کے خندق کھود دی

اور اسمیں بارود بھرو دی کہ بر وقت آگ لگا دیجاو اور پیر نایر میران اور سپر قمر الدین خان اور شہزادہ

حیدر کو نایر جنگ مقرر کیا اس عرصہ میں جمعیت بمبئی کی بہادری کے افواج میں آ پہنچی اور چار دن

سید غفار کو جو صاحب باغیں انگریزی فوج کا راستہ روکا ہوا تھا بلوا لیا اور

اسکا مقرر کیے اس روز بدل اور شیث و رشتہ میں افسران انگریزوں نے حملہ کر کے اسکو لے لیا اور قلعہ

پر گولہ زنی ہونے تب تیپو سلطان نے موشیو سوز کو طلب کر کے پوچھا کہ اب کیا علاج ہے

تو مسیو اپنے عرض کی کہ مجھے مناسب یہ نظر آتا ہے کہ فی الحال آپ زنانہ کو لیکر مع

خزانہ میسور اور جنگل کے طرف چلے جاویں یا مجھکو مع ہمراہیان انکو حوالہ کر دیں

جاکے ورنہ یا سپاہی قلعہ کی اس فوج کو اور موشیو لاسی کو تفویض ہو تب تیپو سلطان

نے فرمایا کہ خبر اگر تمہارے نہ دینے میں جمعیت ہماری سب کی سب تباہ ہو دیتے

تو کچھ پروا نہیں اگر وہ مرنا ہی چاہے رضا بقضا اور میر صادق کو بلا کر حصار قلعہ کا موشیو ہوشیار اور رسولا کیا
کو سپرد کرنا چاہا میر مذکور نے کہہ دیا کہ فرانسیس اور انگریز ایک قوم ہیں انہیں اعتبار دینا مناسب نہیں ضرور دخل
نہ ہو گا دیکھا پس ٹیپو سلطان متردد ہو کر ایک آہ پر درد نفس سرد کھینچی اور کہا توکلت علی اللہ
سرداران دولت کی بسبب بیوفائی کے مبادلہ دریے انہدام قصر دولت اور استیصال اقبال خاندان کے تھے از انجملہ
اس نے دیوار قلعہ کی ٹوٹنے تک خبر نہ دی اور آگاہ نہ کیا آخر کار ستائیسویں ذیقعدہ کو جب معلوم ہوا اور
دن صبح کو ٹیپو سلطان ایک غذا اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے معین الدین بیگ کے حوالہ کیا اور تاکید بندی کی کہ آج ہی یا
موجب اس نوشتہ کے حکم بادشاہ کا عمل میں آوے مورخ مذکور لکھتا ہے کہ بعد سقوط راویہ اسکو کھول کر دیکھے
اسکا مضمون مندرجہ سے مطلع ہو فضا سے کار وہاں ایک فراش اندک نوشت و خواند سے واقف
حاضر تھا اسنے دور سے دیکھا اور رمز سے آگاہ ہو کر میر صادق کو خبر کیا اور بولا کہ آج کی رات انکو
نہ مارا گیا کا حکم ہے خبردار ہو جاؤ اس عرصہ میں پہر دن آیا اور میر مذکور نے ٹوٹنے حصار کے سبب سپاہ کو
بہانہ تقسیم تنخواہ بلا کر مسجد اعلی میں جمع کیا اور ٹیپو سلطان واسطے ملاحظہ شکستہ حصار کے آیا اور
معماروں کو اسکے درست کرنے کا حکم دیا اور فصیل پر ایک شامیانہ واسطے اپنے استادہ کروایا
چونکہ وہ تاریخ اٹھائیسویں تھی اور غلام حسین منجم نے نحوست اس روز کی اڑائی پہر ایک عرصہ
تک نہ تھی کچھ خیرات کی اور مراجعت کر کے داخل دولتخانہ ہوا اس ضمن میں سید غفار جمادار جنگی
صفہ اور ہو کر مارا گیا اتنے میں کمپنی قلعہ پر سے سفید رومال پھیرا جو واسطے سپاہ انگریزی کے
پر وہ شکستہ حصار کے طرف سے داخل قلعہ ہو گئے اور

احکام مختلفہ

تیسرا باب احکام مختلفہ کے بیان میں

ٹیپو سلطان محل سے نکلکر طرف موریچے کے روانہ ہوا میر صادق جلد سے کلک لا بلہ کہوڑے پر سوار ہو کر

کا دروازہ کہلوا کر پاسبانوں کو تاکید شدید دربار کے کرتا ہوا باہر نکلا چونکہ اسبدم صاحب نے جسکی

صورتیں آنکھوں کی مختلف بتائی ہیں روایتیں بہی مختلف غایت کی ہیں ایک سپاہی

کریکے باکہا افسوس ہے ایسے بڑے سردار کو بلوہ میں ایسا تو اپنی جان کو بچاکر لیے نکلا اور ایک وار میں

تیغ بیدریغ اسکے خانہ زین سے زمین پر گرا دیا اور اس طرف ٹیپو سلطان جس میں پیچہ

ایسے تہے بوقت کے جو آپنے اسکو بند پایا کہا ہی کہ مفتی میر صادق تنگ کیا تہا اور

الغرض ہوا تہا اسنے سلطان کو دیکہا اور کوار کنکو لی اور غضب سے آکر کہیا سلطان ملازمان

نے تلوار علم کی اور مقابل ہوکر بسبب قدرت لیتی اکثروں کے مجروح و مقتول کیا آخر الامر تا کی گولیوں سے

ہو کر الور مردانہ در قتل کو پہنچا فراغت کی جب در محل سرا پر کہڑے ہوئے

شک کرتا رہا بس جسدم وہ بہی جنگ سے نکلے جنرل بردہ صاحب نے جیسا روایت

جار جانب میجر الان صاحب کو واسطے پناہ کے روانہ کیا جب وہ محل پر آکر دو نو فرزند

ٹیپو سلطان سے ملاقات کی اور میجر مذکور کو ما رکچا نے سے سلطان مذکور کے اطلاع نہیں

کہ ٹیپو صاحب کہاں ہیں وے بہی بیخبر تہے بولے کہ ہمیں نہیں معلوم ابہی گہوڑے پر سوار

باہر گئے ہیں نکل جانا تو معلوم مارے گئے ہونگے در موجود زندہ تو نہیں لاش ملی

اگر زور اون نے اول جو سے محل میں جست و جو کی بالکل کہیں پتا نہ پایا جنرل صاحب نے قلعہ دار

کو بلوا کر غصہ سے ٹیپو صاحب کو طلب کیا اسنے جب تلاش کی جا بجا گاہ میں لاش

سلطان مرحوم کا جو وقت موت کے پہونچا ایک صاحبان انگریز سر پر آ پہونچے اور مرتضی نگر
ریکہ کو دیکھا چونکہ سلطان پیچھے بیکار ہو چکا تھا سلطان مرحوم کا کئی عمل نہ تھا کہ اس کا
ایک سو آدمی سپاہ انگریز کے مارے گئے ازانجملہ سینت سردار نامی اور چیچھے سو پاسی کئی جان
اور ہندی سپاہ جو ان کے ساتھ تھیں آدمی گنے اور چار سو پانچ سو زخمی ہوئے اور اوس وقت سلطان
کے سپاہ ہزار سپاہ سوار پیادہ اور شہر کے اندر آٹھ ہزار سپاہ تھی اور
انتیس اپریل ۱۷۹۹ کو قلعہ اتفاق دکن میں نصب ہوا اور دولت کا یاد رکھنے کی باد
ہوئی اور مال گنج زر و جواہر بہت اوسکا انگریزوں کے ہاتھ آیا اور سلطان کے بیٹے
حیدر علی خان کا فیصلہ ہوا اور شہزادہ مرزا اور محل کے شاہ پادشاہ کے ساتھ گرفتار ہوئے
دولت خداداد کی تمام ولایت انگریزی قبضہ میں آئی اور مرزا اور فتح علی شاہ
حیدری شاہزادوں اور قدیم خدمتگاروں کو بجہانہ سلطان کے متعلقین اور مقتولوں کا
سید علی خان وغیرہ سپہ سالار انگریزوں نے شاہزادوں اور محل کو ساتھ لیکر
ویلور کو روانہ کئے ۱۹۰۰ اور بیشتر قرار دی کہ اوسکے واسطے ویلور اور شاہزادہ
فتح حیدر جمع جمعیت کرکے مکلہ کی طرف گئے تو احسن قرار پایا اور ازسرنو
سیف اللہ کو بیچ دیا تمام ملک اور اوس نواح کا قبضہ میں افسران انگریزی کے آیا اور نبال
دولت سلطان مقتول کا آخر سنہ الہ میں استحصال پایا بعہد غلام حسین نجم
تاریخ بریں کی ایک روح قدسی بعرش رفت کہ آہ نسل حیدر شہید اکبر

[illegible]

رضا بتوجہ دین محمد شہید شد الغرض تمام شد کیفیت تسخیر دہلی کی اور کچھ احوال
پور کا مع فتح احمد نگر زبانی اسطرف کے رہنے والوں کی یوں گوش زد ہوا [illegible]
فرانسیس طرف سے سندیا کہ مختار تمام ملک اور سپاہ کا تھا بسبب افزونی اقتدار فیما بین حاکم [illegible]
پیدا ہوئی سندیا نے اپنے دربار میں کچھ کلمات ملائم حق میں انکے کہے [illegible]
جو کچھ کہ ہوں لیں اور اسقدر سوار متعین تھے اول علیحدہ کر کے روانہ کر دیا اور حضور جنرل لیک صاحب
کلکتہ سے واسطے تسخیر دہلی کے طلب کیا اور عند المقابلہ آپ [illegible] کر گیا مگر جسقدر سپاہ کہ قلعہ میں حاضر تھی
افسر اس جمعیت کے بادشاہ سے کہلایا کہ اگر پیر و مرشد کا ہاتھ سر پر رہیگا تو فدوی [illegible]
پہنچا دیتا ہوں بادشاہ چونکہ ہاتھ [illegible] طرح سے [illegible]
میں لیک صاحب نے قلعہ لیا اور بادشاہ کی تنخواہ مقرر کر دی اور تمام امیرزادوں اور [illegible]
آدمیوں کو بنا بر تالیف قلوب صاحب جاگیر و صاحب منصب کر دیا خطاب اور [illegible]
جیسا کہ [illegible] شروع سنہ اٹھارہ سو پانچ عیسوی میں لشکر انگریزی [illegible]
سے جنرل لیک صاحب کی طرف بھرت پور کے روانہ ہوا واضح ہو کہ [illegible]
وہاں کے مع شرکت نواب [illegible] خان اور ہولکر کے ظہور میں آئیں ہر چند کہ انگریز لوگ [illegible]
مردان اس نواح کے عاجز آئے مگر حملات متواترہ سے انہیں بھی خوب فتح کیا آخر کار
ہولکر نے شکست کھائی [illegible] اور راجہ [illegible] واسطے رفع نزاع کے جنرل لیک صاحب [illegible]
[illegible] عہدنامہ فیما بین سرکار [illegible] اپریل سنہ [illegible] میں لکھا گیا اور

احکام مختلفہ کے [illegible] بیان میں

جنگل پہاڑ جہانتک زیادہ لشکر انہا اطراف اگرہ کیطرف رخصت کر دیا اور آپ بہی طرف منزل مقصود کے نہضت کی

اور انہیں دنوں میں بعضے افسروں نے گہگہنی کو کہ بابو نام سردار تہا طرف دربہار سے روانہ ہوکر فتح کر لیا

دوسرا باب حکام میشہ کے بیان میں ابتدا عروج انکے فتح ہونا ملک کا

بادشاہ وغیرہ با جہد با اکبر الیار مہارت یعنی ہر قسم عمارت دیگر یعنی قلعہ وغیرہ

اور اطراف سے ایسکی اسلیئے کہ وہ نوح ابتداء آفرینش میں بمقام اودو تاش میشہ میں دکن

ہمسایان رہنے والوں کو شاید کہتے ہیں اور راہ مہارشتی یعنی مرہٹی مخصوص اس اولکی ہی زبان ہیں

سو میں قواعد مطب ایران کو فتح کیا اور اولاد نوشیروان کی پراگندہ ہوئی از انجملہ ایک شخص وارد ہند ہوکر رفتہ رفتہ

اوسکے پوترکا راجہ ہوا اور لقب انہا رانا کیا اسکو دو بیٹے تہے پرام سنگہ اور بابک سنگہ بعد رانا کے پرام سنگہ تو

اسکا جانشین ہوا اور بابک سنگہ جلاوطن ہوکر طرف دکن کے گیا جب متصل زندگی بہیجا را آ اہی ہوں نام ایک

تہا اسکا نوکر ہوا اور جب آلی موہن فوت کیا بیٹا اسکا صغر سن تہا بابک سنگہ نے کمر سعی کی جب باندہ کر سرداران

سرکشوں کو جو اسکے ممالک محروسہ میں تہے قرار واقعی تنبیہ کی کہ راہ راست پر لایا مقدار اس اطراف

بابک سنگہ کو بابک بہوسلہ کہنے لگے اسوقت سے اسکا یہ لقب قرار پایا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ بہوسلہ زبان

ہندی میں زمین کو کہتے ہیں اور بہوسلہ کاٹتے کو یہ بہی تو مثل کاٹنے کے دلوں میں زمینداروں کے

تہا اسواسطے اسکو بہوسلہ کہکر یاد کرتے تہے اور بعضے مورخین اسطرح بیان کرتے ہیں کہ لفظ صحیح بہوسلہ

ہے اور اصل نام بابک سنگہ وہ بلاواسطہ بیٹا رانا کا نہیں بلکہ درمیان اسکے اور رانا کے چند

واسطے ہیں اور وجہ تسمیہ بہوسلہ کی یہ ہی کہ باپ نے اسکے ایک دختر پر

احکام مختلفہ

بجاپور کی عاشق ہو کر بہ نکاح گہر میں ڈال لیا تہا اسکے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوا تہا اسکے لحاظ اپنی قوم کا
اظہار اس امر کا موجب ننگ ہے اسکا بہی واسطے اخفا کے خانہ میں پرورش کیا اور جب وہ جوان ہوا دکن میں
قوم مرہٹہ کی عمدہ خاندان کی بیٹی سے کہ وہ لوگ اپنے تئیں قوم راجپوتوں سے شمار کرتے تہے بیاہ دیا اور عزت
پیدا کیا یہاں تک کہ لوگوں پر جب عقدہ اسکی ولادت کا کہلا تو سب اسکو بہونسلہ کہنے لگے اسواسطے کہ بہونسلہ ہندی میں
چہوٹے مکان کو کہتے ہیں اور پرورش اسکی بہی چہوٹے مکان میں ہوئی تہی اسکی اولاد
بہونسلہ خیر یہ بہی ایک جملہ معترضہ تہا سو ذکر کیا گیا اب یہ مضمون الحق کو سالک ختم کیا چاہیے کہ
بہونسلہ مذکور جب قابل ہوا کہ جسکا یہ کارپرداز تہا جوان ہوا صحیح امور ملکی و مالی
اب ہر شخص ہوا اور وارد دکن ہو کر بسبب کثرت و کار کے اختیار کیا چند روز کے بعد جادو راو
نے جو سپہ سالار دولت آباد کا طرف سے نظام شاہ کے تہا اور اسکو سرکردگی بارہ ہزار
سوار کی تہی بابا سے سکے بہونسلہ کو بلا کر نوکر رکہا اور اپنی ڈیوڑہی کا مختار کیا اور بالکل
اسکو دو بیٹے پیدا ہوئے بابوجی اور بیٹوجی وہ دونوں مصاحب جادو راو کے بار
ہوئے اور بابوجی کو دو لڑکے پیدا ہوئے سیناجی اور شاہجی چونکہ سیناجی بہت خوبصورت تہا
منظور اسکے حسن و جمال پر کہ جیجا بائی نام اپنی بیٹی سے شادی کر دی
نے چند روز میں بارگاہ سے نظام شاہ کے درجہ امارت کا حاصل کیا اور جب نظام شاہ
دو الہی سے جانشین اسکے سرفراز ہوا ان کے بعد مصحوب فرزا جعفر کی ملازمت والی بیجاپور
اختیار کی اور بسبب خدمات شائستہ کے قرب الطاف سے فرزند اسکو کہ چراغ پایا میں

جاگیر حاصل کی جسپر عالمگیر بادشاہ دہلی نے رجوع کرکے واسطے تنبیہ اعظم خان کو کہ اس لئے تیس سال
حالیس ڈالا ایک منصب اور علم اور نقارہ سے اعتبار پایا جس ہاں سے ملک نظام الملک سے ملا ہوکر نوکری
کا ہوا اور نوابی و جاگیر کرنیکا آخر کار رجا وہ بیا ملک نظام کا ہوا اسکے دو بیٹے تھے دو بطن جیجا با دختر جادو راو
کیسکے سنبھاجی اور سیواجی سنبھاجی تو بدر دربار کے جبار مین جنگ شیر و تفنگ سے مارا گیا اور سیواجی معروف نظام
دلیش ہوا کا تہا اور ایک بطن سے کو کا بائی کہ نام اسکا انکوجی تہا اور وہ ملک جیجا دریائی اور معروف تہا
سیواجی کے بعد بیہم ہو رہ دی سلطنت عادلشاہ سیو جاگیر سنبھاجی کین قتل کیا وغیرہ کہ اسکو تہا
وطن مقرر کیا تہا اور مسندین نظام شاہی اور ابراہیم شاہی موجود نہین بہت ملک فتح کیا اور شہر ستارا کو
دار المقر ٹہرایا بعد رفتہ رفتہ اسکو ایسا استیلا ہوا کہ چالیس قلعے بادشاہی اسکے قبضہ مین آگئے کوکن کا ملک
لوٹ ڈالا اکثر بندر بنا در بہی بیا قبضہ کرکے راہ زنی دریا کی ضمیمہ راہ زنی شہر کا کیا حتی کہ سورت
سی ضمیمہ بادشاہی خلد مکان کے بہی قابو کرکے لوٹ ڈالا اسوقت خلد مکان یعنے عالمگیر بادشاہ نے اول
راجہ جسونت کو بالاتفاق امیر الامرا شائستہ خان صوبہ دار دکن واسطے تادیب کے مامور فرمایا بعد اسکے
جسونت کو حضور مین طلب کیا اور راجہ جیسنگہ کو اسکی جگہ پر نامزد کیا بعد وہ راجہ جیسنگہ سیوا
طاعت کو نسبت جانکر صلح کی اور آنا چاہی اور آنا قبول کی بادشاہ نے عفو تقصیر کرکے پنجہزاری منصب اسکے بیٹے
سنبہا کو دیا تہا غایت کیا اور جب سیوا اور سنبہا نے بہی مانند باپ کے اعتدالیان شروع کیں
اسوقت خود بادشاہ واسطے تنبیہ کے تشریف فرما ہوئے لیکن سیوا سے اس قوم کا نہوا انجام آخر
بادشاہ موصوف اس امر پر صلح ٹہری کہ سو روپے کو تورولی محصول محالات اور [illegible] لیا

احکام مختلف

خاندیس برار اور بیدر وغیرہ سے لطائف الحیل سے کبھی غنیم کو دیا جاتا ہے لیکن سند اسکی عنایت نہوئی تہی کہ

سنبہاجی غلبہ تسلط سے عالمگیر بادشاہ غازی کے اکتیسویں سال جلوس والا میں مارا گیا اور بقول چار چمنا [illegible]

زوجہ کے محبوس ہوا اور راجہ ساہو جو بیٹا اسکا ساتہہ خطاب اور منصب ہفت ہزاری پایا [illegible]

عالمگیر کے اول سو روپے کو دس روپے کے حصہ رعایا سے قرار پا کر سند بادشاہی عنایت ہوئی [illegible]

ذوالفقار خاں صوبہ دار دکن کے نائب داؤد خاں کا تہا اپنے مشورے سے موافقت کر کے ساہو سے [illegible]

ہوئے اور انجملہ میں چوتھ اور سردیسمکہی کی وصول کرنا ہوا اور ایک غنیم کو بدون دستخط کے جو رعایا کا مقرر ہوا تہا

لیکن سند اسکی میسر نہیں آئی بس عہد میں فرخ سیر کے امیر الامراء حسین علی خاں نے مخالفت سے بادشاہ کی

سنہ ۱۱۲۵ گیارہ سو پچیس میں راجہ ساہو کو چند شروط یعنی عدم تاخت و تاراج ملک اور راہ تہی اور

پندرہ ہزار سوار رکاب میں نائب کے رکہنا درمیان میں لا کر صلح کی اور سند چوتھ کے صوبہ

دکن کی مع دہاکی سردیسمکہی کی اپنی مہر سے لکہہ دی اور کوکن وغیرہ اسکے درعوض حوالہ کیا

اور بالاجی پیشوا نے جو ناتہہ کو اسکا وکیل مقرر کیا تہا [illegible] زمینداروں کی [illegible]

کہ بالاجی مادام الحیات [illegible] ویسا ہی عہدہ پر اپنے سرگرم رہا لیکن چند عہدہ [illegible]

ہوگیا اور سرداروں قدیم و جدید مرہٹوں کے بالکل معطل و بالکل جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے [illegible]

زمینداران کننا ناظم چارچمنا کو اب بہی کہنا ان سیوالا ولد تہا اپنے ایام زندگی میں

انہہ سردار مقرر کئے تہے [illegible] سمجہا کہ ایک شخص قرادون سے اسکے پیشوا [illegible]

کار [illegible] قائم کر کے آٹہوں [illegible] دو سے کلید قفل حکومت کو اپنے اختیار میں رکہا کر اور انجملہ

[illegible]

ایک برہمن بالاجی باجی راو نام المشہور نانا صاحب کوکن کی سب [illegible] سردار کل جمعیت کا [illegible] اور

راجہ رام راجہ ساہو کی کیا کرتا تھا اپنے لقب اپنا [illegible] کر کے ہوا [illegible] اختیار کیا تھا عوض [illegible]

بیٹا بالاجی راو کہ جس کا بیٹا باجی راو تھا باپ کی جگہ پر قائم ہوا واضح ہو کہ [illegible] گیارہ سو [illegible] ہجری

[illegible] وقت [illegible] خان دوران خان کی صوبہ داری مالوہ کی حاصل کی اور عہد حکومت میں [illegible]

[illegible] اور نواب شہید [illegible] سے خوب جنگ کر کے آخر کار [illegible] زندہ [illegible] تاریخ محرم کی

گیارہ سو [illegible] میں [illegible] اس [illegible] ہوا [illegible] ہو کر [illegible] سال [illegible] گئی اور

[illegible] پور راو [illegible] تھا [illegible] باجی راو [illegible] جو کہ [illegible] زنار وار [illegible] دو

[illegible] میں انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے مفصل احوال اس خاندان کا بیان کریں گے اور

باجی راو [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ولد [illegible] بالاجی کا [illegible]

[illegible] میں اسکے [illegible] ساہو [illegible] سنہ [illegible] گیارہ سو [illegible]

[illegible] زنار وار [illegible] کسی ایک شخص [illegible]

[illegible] نام [illegible] واسطے مسند راجگی [illegible] قلعہ ستارہ میں بیچ قید [illegible]

جادہ اختیار [illegible] اور [illegible] کا مالی اور ملکی [illegible] اور [illegible]

قبضہ میں کر لیے واضح ہو کہ بالاجی نواب امیر الملک اور نواب آصفجاہ بہادر [illegible]

[illegible] پیش آیا [illegible] روز [illegible]

[illegible] طرف [illegible]

تتمہ اور احکام متعلقہ کے بیان میں

راو اودے رکہا تہہ راو المشہور رگہو راو در اجیانی آپکے منتقل ہوا چونکہ وقت تسلط عہد بادشاہ راو کی
حکم احکام ہوا ایک پیر رکہناتہہ راو نے جاری کیا سیہور طاعت آپکی اعتبار کی تحقیق کیا
بادشاہ راو نے فوج عظیم سرکردگی اپنے کو بالا زد بیری اور بالا گہاٹ کی واسطے عزیمت حیدر علی خان کے
علی خان نے بہی مطلع ہوکر فیض اللہ خان کو واسطے مدافعت کے مامور فرمایا اور فوج
مستعد بادشاہ ہوا اور رکہناتہہ راو ہمرہ فوج سرداران ناصی شمل ترنک باندہ اور بابو باپک ادہ بارہ
قانو قبضہ سے ہوا اور اکثر قلعے فتح کرلئے مقدم حیدر علی خان نے ملک یا کر طرف سے پیش
احکام بروج وبارہ کا کیکھ معلوم صبایان تحقیقا کیا ہوا یہ سوال ہوا اور اسکی تعجب
تین لاکھ تعداد دلی دیئے اور کئی سو قبیح سے مالک مقبوضہ سے دست بردار ہوئے
بیش بادشاہ راو نے جو ہوا رکہناتہہ راو دہاکو اپنے جو قبضہ کیا
اور لقب پیشوائیت پڑہان مقرر کیا و قتیکہ باجی راو اور سوروپ
بادشاہ ہوا اور رنگ لالا اور اندر راو اور ارکان ذات بادشاہ راو و پیشوائیت
بجریکان بادشاہ راو اجل طبعی سے گذرا اور نارائن راو دہاکا بہائی اسکا
جا پر قایم ہوا اسنے اپنے دفتر قائم رکہناتہہ راو کا نیا وہ
اور اکین نارائن راو نے رتش کرکے ایک سال عرصہ میں
اسکو عین شباب میں مروا ڈالوایا اور آپ پیشوا ہوا چونکہ سببی الہ انہا قتل ہوا اور
حکومت سے انکی بار فنا مند اکثر امین تہہ واسطے قصاص کے آمادہ ہوئے رکہناتہہ راو

اپنے میں بنا کر یہ عمل کیا کہ جہت کئی لاکھ روپئے نقد علیحان ملک سے لیکر قلعہ دہارور اور سیرا وغیرہ بطور اجارا

بہ پچیس لاکھ روپئے سالیانہ مقرر کر کے مرزا الیہ کے حوالے کر دیا اور اپنی مہر کا عہد لکھ دیا اور سامان سفر کا کر کے بجانب

طرف والاجاہ کے پناہ میں صاحبان انگریزوں کی چلا گیا پس فیما بین کلاہ پوشان طرفین لڑائی اور جھگڑوں نے

اعانت آپکے نزاع آپس میں ہوئی چنانچہ راقم نے تفصیل اسکی دفتر دوم میں بموجب حدیقۃ العالم کے کہ مصنف اسکا

میر عالم بہادر ہیں در وہ ہمراہ رکاب نصرت انتساب نواب نظام علیخان کے تھے بیچ ایک جلد مفصلا ذاتیہ معروض بیان میں

لایا ہے معہذا یہاں بھی صاحب حدیقہ نے جو سلک نظم میں ثبت کیا ہے کوئی شمارہ اسکا تا نیا ہو کر زیر قلم ہوا ہے

کہ مضمون وہی ہے لیکن کچھ فرق سیاق عبارت کا ہے اور چونکہ وہاں احوال میں اہل اسلام مندرج

تواریخ کا سنوات ہجریہ سے ہے اور یہاں ذیل ارباب دانش فرنگ اہل فرنگ کا ہے سنین مسیحی دیا جاتا

ہے اور چونکہ جدول فہرست میں دونوں سن لکھے گئے ہیں اس بار یہ ناظرین جا بجا مطابقت کی نہیں معہذا

کہیں بطریق شاذ مضائقہ نہیں کیا گیا ہے کا جا بجا ذکر جنگہائے فرانسیس انگریزان سرداران قوم

اعانت رکھتا تھا اور بموجب چار رخانہ فوت ہو گئے تک ہوئی الغرض چونکہ افسر انگریز

مرہٹوں کی روز بروز حیلہ و ہوشیاری سے آیندہ کو رکھتا تھا اور کیا بہت غنیمت جانا اور بہانہ معاودت

حرب ہو اور کونسل کر کے پیرادنی نامہ و پیغام کے کرنل [illegible] کو مع سپاہ طرف سرونج کے روانہ

کرنیل صاحب نے بعد وصول محاصرہ شہر و حصار کا کر لیا لکھا ہے کہ بہنگام نبرد ہر چند کہ وہاں کے والی نے

جرأت کر کے کرنل کو مار لیا لیکن دوسرے سردار سپاہ انگریزی نے حملہ کر کے شہر

فتح کیا اور وہاں سے جانب ساستی جو قریب بمبئی کے ہے رخ کیا جزیرہ مذکور کو بھی قبضہ مرہٹوں

چھوڑ دیا اس ضمن میں سردار جو واسطے بندوبست کشور دہلی انگلشیہ کے آئے

وارد کلکتہ ہوئے تھے انہیں پر کہو کا ملک کرنی اور رسالہ جنکا کہ مرہٹوں نے بخش دیا تھا

قوم کو اپنا اس طرح کہ فتح پائی پس تیار ہے اٹھی ...م ایک پل روانہ ہوئے اور دو پانچ

کیا یوناکو پیچھے اس عرصہ میں بیان الیہ داراین راوکی جو وقت قتل ہوئی کہ مکمل آچکی

دولت مرتبہ اس طفل شیرخوار کو سردار بنا فرض کرکے لفظ پیشوائی لقب کے دیا اور

اوربا بہر نویس ... وہاں آنکے قرار پائی لیے ملاقات کی اور سوال صلح کا درمیان

سلطنت کا اسباب تصفیہ پایا کہ مرہٹوں ... اور نیا سبھی اقرار انگریزوں کو دیا اور دس لاکھ

جنگ کے داخل ہونے کا رکھتی تھا اور کرنا اور کچھ لیا تھا سارکھا ف رگہو کے تھرادیا

ہو گئی لیکن رگہو شنوانا اور یونا کو ... ہو انہی نگری اور بیتی ہی طرح آفاک کی ڈالی اور وہیں

کیا سوا ایک وہ کے ... سا تہہ رگہو کے تا بہ پیغام رکھتے تھے وہ ...

شوخیوں کے ... اور بالی ... کہ مرہٹوں نے جانا کہ یہ فتنہ ذرا اصل ...

سبب ہی رفع کیا جائے پس عہد ... کو توڑ کر پھر از سر نو عہد باندھا ...

میں مرہٹوں کے تھا انگریزوں نے مانگ لیا اور کہا کہ یہ ... کا ...

رگہو کا ... اور کہا کہ ... ہی انکے ...

انگریزوں ... پچاس ہزار روپیہ لیا اور رگہو کو دیا قبول کیا اور ...

اگر وہ ... انکار ہو ... سے ... اہل ... ہو واسطے سکونت اسکے

فقرہ

حکام مختلفہ کے بیان میں

احکام متفرقہ

بجواب [illegible] کہا تھا فرانسیس انگریزان نے اس صلاح کو ناپسند کیا [illegible] صلح کا قطع ہوا اور سامان جنگ کا

[illegible] سالار کلکتہ نے کرنیل [illegible] صاحب کو ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۸ عیسوی میں [illegible] ہزار کی جمعیت کے [illegible]

[illegible] کی [illegible] کر [illegible] کیا [illegible] وہاں [illegible] ایک [illegible] تھا اسکا محاصرہ کیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] کرنیل [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] سنہ ۱۷۸۸ اسی [illegible] میں [illegible] کوچ کر کے [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] تک [illegible] کا کام ہوا [illegible]

[illegible] انگریزی [illegible] ساتھ [illegible] کرنیل صاحب [illegible]

[illegible] صلح [illegible] اور [illegible] میں [illegible]

[illegible] اگر [illegible] کیا اور صلح ہوئی اس ضمن میں [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] آئے اور [illegible] کو واسطے [illegible]

[illegible] کرنیل صاحب [illegible] مذکور [illegible]

[illegible] صلاح مذکور [illegible] صاحب [illegible] صورت [illegible]

[illegible] کیا اور [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible]

[illegible] جنرل صاحب کو اعانت [illegible] صلاح

[illegible] ان روزوں میں [illegible] حیدر علی خاں [illegible] جدال و قتال کا گرم بازار تھا

[illegible] کیا تھا اور جناب نواب نظام الملک بہادر والی دکن [illegible]

تیسرا فصل

احکام مختلفہ کے بیان میں

بھی موافقت اور کشف حال ان کا کیا بعد اسکے کچھ بھی بہم پہنچائی تھی واسطے مجادلہ اور امراے اہل فرنگ

آمادہ ہوے اور تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ چار ہزار سوار کو مقرر کرنا چاہا اور یہ تجویز کی کہ ہو وہ باہم اپنے فیصلے کرینگے

ہوئے اور نواب میر نظام علیخان بہادر مع حیدر علیخان سرزمین کرناٹک پر روانہ ہوئے

صاحب مع سپاہ بندر سورت چلے اور منشیٔ گھر اپنے ہوکر بعضے محالات و قلعوں کے مسخر کرلیے

واپس آئے ہوکر اور سندھیہ جو ہیں دونوں مع فوج سنگین واسطے مقابلہ گورنر کے

کی سکونت بندر گوربند مطلعف خان کیا ہی بعد وصول ان اخبار کے

مار کئے ہر چند کہ اس فوج نے برابر یا لکھ ہے کپتان کمسل صاحب واسطے مدد

نہیں مقابلہ کرکے مرہٹوں کو منہزم کیا اور مستعمل ہوکے صاحب عالیجاہ کے

اکبر زیادہ سندھیہ چہانا یا اور کرنیل صاحب عظیم کنارہ میں اہل لشکر کے رکھا اور

قلعہ گوالیار کا فتح کرلیا بعد اسکے سندھیہ آپ میں ہوکر

اقرار انگریزوں اور سندھیہ میں صلح ہو گئی اور یہ عہد ٹھہرا کہ آشتی اور بہبود

اہل لشکر کے رہنے اور سبھی علاقہ میں رکھو کے آخر کار یہ کہو ہی

اور سندھیہ نے بھی آپس میں اختیار کرکے ہمراہ اسکے ہو فیصلا کرکے کار مصالحت

کہ سندھیہ الہ باد میں رکھا تھا ان اور عرض رکھو گے قضائی اور وسعت کر اس بعد فیصلہ میں

سرداران مرہٹہ کے بہت اور وہ دن تک صلح رہی کوی منافقت درمیان نہوا بلکہ ہم میں

صلح و جنگ میں باہم ہمیشہ رہے اکثر دوستی تھی جیسا کہ گذرا بیش حال زمانہ کا ربط رکھا

پھر کئی بار لڑائیاں متعدد عمل میں آئیں حتی کہ ریاست بستر اکی منہدم ہو گئی چنانچہ مفصل احوال ان کا
مبارک سنگھ کا ہم پہنچا اور ہم بھونسلہ اور ہم ہو گئے و ہم سند ... بیان کیا جاتا ہے لیکن کیفیت ریاست
بستر کی ... واسطے منقطع ہونے ربط کے ہمکو بیان کرنی ... ضرور ہے اسی بنا پر نگار رجوع کرتا ہے واقعات
اور ... کو بیان ... آخر ... جو باتیں حدیقہ عالم اور تزک آصفیہ میں کہ وہ دو کتابیں اصل اور
جدید ... کا سوا ... میں اس دیار کے نہیں پائیں واسطے ... ہو مطلب کے اور اور تو ... انتخاب کر کے
داخل اوراق ہذا کئے اور بعض بعض احوال بالکل کہیں لکھا ہوا نہ پایا اور زبانی ان عمائد ... کے
دربار سرکار کے ... میں اس دعوی پر کہ ہم شریک حال نہیں ... واسطے باقی رہنے ... مندرج اور
مندرج کیا پس صدق و کذب ... اور عاصی بری الذمہ ... ان الفاظ
... اور جو بات کہ ... ایسا ... تا ... ضعف روایت
... ناظرین ... اور منکشف ہو ... مطلب ذکر سوائی دہور اور
... مسلط ہونا سوائی ... سوائی پر فوت ہونے تک ...
... وقائع مکاتیب غیر متعارف ... زمانہ ...
... اختیار کل دولت ... ریاست مذکورہ ... بالاستقلال سوائی دہور ...
... اور لقب ... قرار پایا لکھا ہے کہ ...
... دار ان ... تاریخ مختار میں ...
... اقبال سکندر جاہ ... صاحبزادہ ... حیدرآباد

پرداز اسکا ہوا واضح ہو کہ دیوان مذکور ہر دو سنجیدہ اور فہیم تھا چنانچہ ارباب

وہ ہوا اوسکی بہت رونق دی اور قریب تین لاکھ اسوار اور پیادہ لشکر کی افزایش کی اور

انگریز نے بہت تقویت ہم پہنچائی منجملہ اسکے مدار المہام نے ... سنہ ۱۱۹۹ گیارہ سو

والی کرناٹک نیز دکن میں سکہ اور خطبہ قلمرو میں اپنے نام کا کر کے شور سرکشی کا بلند کیا اور چاہا کہ

الملک میں بھی عمل کرے خصوصاً ... میں رواج دیوے اور ارادہ آتش فتنہ

بندگان عالی بھی گستاخ ... چونکہ ... بر آمد ہو اور

... سرداران نامی صلاح دید مشیر الملک مدار المہام اور ... میر عالم بہادر

... سلطان پر آپہنچے سپاہ ... ہزار سوار ہمراہ رکاب

... انقلاب روزگار رفقا میں بندگان ... اور

... کام ہوا اور آدمی طرفین کے بعضے ... کاری اور بعضے کام آئے

بندگان عالی اور سوائی ... بیان

... مطابق سنہ ۱۱۹۹ ... مشیر الملک ...

... اراده استقبال ...

بندگان عالی کے عوض کی خود ... ترغیب دیوان ... رونق افزا ہو کر

فرمایا اس ضمن میں ... سند ... اعلی وزارت ...

و ممتاز تھا ہندوستان ... وارد ہوا اور ... وصول [illegible]

احکام مختلفه که سابق

دہم منقول ہے کہ [illegible] مسموم ہوا اور وہ خفیہ مشیر الملک سے ہمزبان تھا [illegible] بعد فوت [illegible]

دولت راؤ [illegible] کا [illegible] داران عسکر ہوا [illegible] مشیر الملک کی [illegible]

الہی [illegible] ہم ہوگئی [illegible] اور [illegible] فدویت [illegible] دولت خانہ [illegible] سرکار دو [illegible]

تھا اچھا سابق [illegible] سپاہ [illegible] مع سرداران [illegible] کو اور دو [illegible]

اور [illegible] اور [illegible] سوار اور پیادہ [illegible]

ان [illegible] صلاح مشیر الملک کی ایک لاکھ [illegible]

ہمراہ [illegible] اور ارادہ تھا کہ [illegible] قلعہ [illegible]

حملہ کریں اور [illegible] تاریخ شعبان کی [illegible]

[illegible] فوج [illegible] مظفر الملک [illegible] بہادر [illegible]

[illegible]

[illegible] آفتاب [illegible]

روشن [illegible] نام [illegible]

میں حضور [illegible] نور [illegible] روشنی [illegible] اور اہل کفر و ضلالت [illegible]

مشیر الملک بہادر [illegible] اول [illegible]

معلوم ہوا [illegible] قلعہ [illegible] تمام [illegible]

[illegible] معاندین [illegible] شور و غوغا [illegible] پیغام صلح کا

احکام مختلفہ کے بیان میں

درمیان آیا اور مرہٹون نے کچھ ملک اوزین کو دوبی نقض اور مشیر الملک نے ہوا پانی جنگ [illegible]

قبول فرمایا جنگ موقوف ہوئی پس مشار الیہ کو پالکی پر سوار کروا کر روانہ فرمایا [illegible]

خیام و خرگاہ بیسے اپنے واسطے استقبال کے بھیجے آئے اور بعد ملاقات کے تعظیم سے پالکی پر بٹھلا کر لشکر میں

نظر بند رکھا تعاقب اسکے خود نے پیش لاکر پانی کا ملک [illegible] اور محالات بابان کہات اور [illegible]

تا بہ رصوبہ محمد آباد تصرفین مرہٹہ کے دیئے اور بنا بر تعدی [illegible] قلعہ کو [illegible]

مشیر الملک ہمراہ لیکر بمقتضی المرام اعلام بہادر کے جانب پونہ [illegible]

سنی ایشیا تو عجیب ہوتا ہے میں سواری [illegible] اور ایک دن [illegible] اوپر تا ہوا اکبر اتہا [illegible]

نیچے کیطرف تنہا جاتا ہے [illegible] بام تہا [illegible] نکلا اور وہ نیچے جا پڑا [illegible] بالاخانہ

پہلو میں ہوئی الیہ [illegible] کہ صدمہ کا [illegible] پہنچا [illegible] جہاں اسکی [illegible] آئی [illegible]

نسق میں ریاست ہونا [illegible] خلل واقع ہوا اور تجربہ میں [illegible] باہم [illegible]

پر ابعض ثقات جو ہمراہ مشیر الملک کے وہاں تھے زبانی انکی [illegible] سواری [illegible]

اسکے حمل [illegible] نانا پھڑنویس چاہتا کہ [illegible] اس [illegible] قائم کرے [illegible] اور [illegible]

امرت راو پسران رگھناتھ راو کو [illegible] تینوں اسوقت قلعہ [illegible] میں [illegible]

امرت راو کو متبنا کر کے ریاست پر بٹھلا وے کہ دولت راو سندیا عالیجاہ [illegible]

پسر ام [illegible] باجی راو پسر بزرگ رگھناتھ راو کو واسطے تفویض امور ریاست کے [illegible]

اور بعض جابر قوم [illegible] کہ نانا پھڑنویس کو [illegible] کہ وہ [illegible]

بارہ میں افواج انگریزان کی چلا گیا پس دولت راؤ سندھیہ کو واسطے جلوس باجی راؤ کے منظور تھا مختار کا بنانا

ایک کسی درمیان پرسرام بہاؤ اور باجی راؤ کے بدمزگی آئی اور پرسرام بہاؤ سے اسکی تکرار ہوکر گرفتار ہوکر اسوقت

پڑا اور نانا پھڑنویس کو کوکن سے طلب کرکے اور سب اراو کو حسب تجویز سابق قائم کر دیا پس مشیر الملک بہادر فطرت انگیز

شریک مصلحت مرقوم ہوکر پرسرام بہاؤ اور دونوں کی تدبیر سے اپنے تیئیں تقدیر کیا اور نامہ و پیغام سے تردد

بہ مدار المہامی کے نانا پھڑنویس کو راضی باجی راؤ کے رضامند کیا اور وہاں سے بلا کر ساتھ اپنی لیکے نذر دلوائی

تمام ظہور میں آیا باجی راؤ مسند ریاست پونا کی مقرر ہوا اور ارکین دولت انکی اسکی قبول کی بیٹا بیہی کو دیا

کہا پس مشیر الملک بہادر تیس لاکھ روپیہ کا ملک سرکار دولتمدار کا جو قبضہ مرہٹوں کی بیجا تھا مشیر الملک نے

چوتھ مع دیوانی کے جدو میں رخصت حاصل کی اور سے ملاقات کی ساتھ حسن تدبیر اور مساعدۃ بعد اسکے ہمراہ

مشیر الملک کی جو واسطے لینے کے گئی تھی اور سردار ان نامی سے ہمیں محمد سبحان خان بہادر بھی روانہ

حیدرآباد ہوئے اور جناب مصدوقی اپنی سرکار میں پاس شکر جناب عزت کا بجالائے بعد چند

نانا پھڑنویس ہوا اور مسند پایا کہ سبب فوج قانون انگریزی اور سپاہ بندی بمجرد جاکر ان پیشوا سے کہا

پیشوا ابتک بولنے اسکے آیا اور حکم محکوم کا قائم یہ جاری ہوا یہ اب رجوع کرتا ہوں میں طرف

جار حصہ کے باریکی میں معاملات افواج انگریزی سردار ان مرہٹہ سے ذکر ریاست باجی راؤ اور

سوشیئی افواج انگریزان جبکہ آباد پونا اور ناگپور میں واضح ہو کہ بعد مرگ راؤ تبہ جا

نانا پھڑنویس مختار کار سرکار ریاست مرہٹہ سے ہولکر کو اقتدار بر مسند پایا کے حسد پیدا ہوا اور واسطے

اس امر کے بتاریخ جمعیت فراہم کرکے پونا کی طرف روانہ ہوا پیشوا کو اپنے قبضے میں لاوے

احکام مختلفہ کے بیان میں

یا باجیراو کو درمیان سے اوٹھا کر امرت راو کو پیشوا کیجے اور سندھیا کو تباہ کریے باجیراو پیشوا اپنا ثبت
زمیں سے سندھیا کی ہو کر بیے مقابلہ کیا اور بعد جنگ عظیم منہزم ہو کر قلعہ بیجاپور میں پناہ لی ہو کر اس قسم
میں پہنچے وال و فرار جا بجا ہوا میں اگر سابقہ اتفاق اور سرداران مرہٹہ امرت راو برادر باجیراو کو مسند
نشین کیا باجیراو نے کرنیل کلوس صاحب کو جو وکالت پر پونا کی طرف سے کمپنی بہادر کی مامور تھے رقعہ لکھا اور اپنا
کہلا بھیجا کہ تم میرے ساتھ رہو اور میری اعانت کرو میں بعد دفع غنیم کے [illegible] لاکھ روپے واسطے خرچ سپاہ کے
پہونچا کروں گا کرنیل صاحب نے یہ گذارش قبول کیا اور اسکا کہا کہ جب تک عہدنامہ ثبت ہوا اور باجیراو [illegible]
کرنیل صاحب [illegible] حضور جنرل صاحب [illegible] لارڈ گورنر کلکتہ سے ہوا [illegible] صاحب بہادر [illegible]
اور کرنیل کلوس صاحب نزدیک سندھیا کے واسطے استحکام [illegible] کے روانہ کیا جناب کرنیل صاحب
وہاں پہنچے اور مقصد دوستی کو سندھیا سے مستحکم کردانا ہو کر [illegible] حال ثبت [illegible]
سے امرت راو نے کرنیل کلوس صاحب کو نامہ لکھا اور اسمیں یہ مندرج کیا کہ ہمکو جنگ منظور [illegible]
ہمارے اور سندھیا کے اگر تم درمیان ہو کر بیچ بچاو کر دو البتہ امر نیکنامی ہے [illegible]
حسب صلاح مشیر الملک کے قلعہ بیجاپور سے بنگال بمبئی کو آیا اور کرنیل کلوس صاحب بھی [illegible]
بندر بمبئی کو پہنچے تا وقتیکہ باجیراو سے استوار کرے امرت راو کو درمیان سے اوٹھا دیا جاوے
عہدنامہ خلاصہ مضمون عہدنامہ باجیراو اور سرکار انگریزی [illegible]
باجیراو کے رہیں اور چھ ہزار کی جمعیت واسطے محافظت ملک کے متعین ہووے اور انکے
واسطے سوال [illegible] طرح لیاقت کے ہو [illegible] اور باجیراو [illegible] لاکھ [illegible]

[illegible]

سالیانہ ہو بچا دیا گیا اور انسران انگریز جو تہا حصہ خروج بندر سورت کا و دخل خزانہ بمبئی او کیا گیا

گورنر جنرل صاحب بہادر نے جنرل اسٹورڈ صاحب جو سر برہن تہے لکہا کہ مع جمعیت پونا کو جا کر امرت راو کو

درمیان سے اوٹہا دو اور باجیراو قدیم ملیبوا کو قایم کر دو اور آپ بہی سنہ ۱۸۰۳ اٹہارہ سو تین میں

کیا جمعیت ساتہہ لیکر بنا بر عمل تجویز گورنر جنرل سے آگے چلے اور سپاہ نصرت پناہ نواب نظام الملک بہادر

کی بہی سرکردگی سے راجہ جمعیت رام کی ہمراہ کرنیل سوورد صاحب ہوئی ہولکر اس بات سے مطلع ہو کر تمام جمعیت

جو پونا میں تہی لیکر چلا اور سب کو تیار کر کے جانب چنڈہ وریت کو سن دہان بہیج امرت راو ور اول

اور بستی پونا کی آگ لگا دی کلوس صاحب نے اخبار باجیراو کو لکہا باجیراو چونکہ عیال و اطفال سب کچہہ پونا میں

چہوڑ آیا اور لارڈ گورنر جنرل صاحب کو اطلاع کی لارڈ ولزلی صاحب بہادر نے سنکر بہت خفا ہوئے اور وہان

کہ فاصلہ تمیس کوس کا تہا فوراً اخراج استعجال آیا اور اہل خلاف کو منہزم کر کے سنہ الیہ یعنی سنہ ۱۸۰۳ تہا

یتن تپلیسیو کی طرف ملیبو اپنے نوکو درمیان سے اوٹہا دیا اور ملیبو آقدیم کو قایم کیا پس باجیراو نے پونا فتح

اپنے چہہ ہزار کی جمعیت انگریزی نوکر رکہی اور چہبیس لاکہہ روپیہ سالیانہ اسکا خرچ قرار داد ٹہرایا

جو سنیا سیاست نا منظور کی اور بہت رنجیدہ ہو کر جانا کہ یہ عہد توڑ ڈالی پس واسطے تدبیر

شکست ہیان خفیہ ہولکر اور برار کے راجہ کو نامہ و پیغام سے شریک اپنا کر دانا اور آپ طرف پونا

کے چلا اور مشہور کیا کہ مجہے ہولکر سے کینہ ہے چاکر اس سے بدلہ جنگ کا کیا جاتا ہوں سندیا کو مقدور

تہا کہ صاحبان انگریزوں کو یہ حال معلوم ہوگا لیکن چونکہ انگریز لوگ بہت دانا اور ہشیار ہو

راز نہانی سکا کرنل کلوس صاحب نے کہلا دیکے بولے کہ تم کیوں طرف پونا کے لشکر کشی ہو جو

احکام مختلفہ

احکام مختلفہ سرکار ... میں

ہو کر تو وہاں سے نکل گیا اور پیشوا نے قدیم مسند کامرانی پر اپنے تمکن ہی اور تم ... جو ہو اگر راجہ اور
ہولکر در باطن اتفاق کر لیا ہی تو اچھا نہیں ہے سندیہ نے منکر کیا کہ میں نے کا کیا جواب عجب راجہ برار سکے
سے ملاقات ہوئی معلوم ہو جاتا ہے کہ جنرل کلوس صاحب نے یہ کلام مہمل سمجھا بیدار ہو کر لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر کو
بنا بر اطلاع لکھا اور سندیا نے اطراف و جوانب کے تمام مرتبوں کو واسطے اتفاق جنگ فرنگ انگریز کے لکھیجا
[illegible] لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر نے جنرل لیک صاحب پاس چلتی روانہ کی تا عساکر متفرقہ جا بجا اکٹھا
کئے مبادا کیا اتفاق پڑتا ہی اور ایک نامہ سندیا کو اور ایک خط راجہ برار کو لکھا کہ تمنے جمعیت برابر
لائی ہیں تو یہ خاش نہیں بہتر یہی کہ تم اپنے اپنے ملک پھر جاؤ جواب دیجیے ہم کیونکر جاتے ہیں ہمارا قصد
جنگ کا نہیں تمنے تمام جمعیت اپنی بمبئی اور مدراس اور میسور سے بلوائی مگر جس وقت کہ جمعیت تمہاری اپنے اپنے
مقام پر لوٹ جاوے گی تو البتہ یقین اس امر کا ہو گا کہ ہم برہانپور کو چلے جاویں گے لارڈ گورنر ولزلی صاحب
بہادر نے جو یہ بات سنی سندیا نا امید ہوا اور کولنس صاحب بھی اس سے جدا ہو گئے اس عرصہ میں بونا پارٹ فرانسیس
سندیا کا لکھا ایجنٹ پرنگن جو دار السلطنت ملک فرانس کا ہی واسطے طلب کمک کے لکھا چونکہ ان روزوں فیما بین
انگریزوں اور فرانسیسوں کے نزاع تھی لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر نے اسکو گرفتار کیا سندیہ صاحب بہادر کو
جابجا لشکر کو حکم ارسالی کا دیا اور آپ وہاں سے چلے اور اول احمد نگر مع قلعہ فتح کر لیا اور
ایک کرنل کو جو سٹونس نام تھا مع جمعیت جالنہ کی سمت بھجوا دیا لکھا ہی کہ وہاں بھی خوب لڑائی
ہوئی اور آپ بھی اورنگ آباد ہو کر بدنہ پور کو پہنچے اور دولت راو سندیا بھی مع لشکر
آپ ہی پر آیا اسکے نزدیک تیس ہزار فرانسیسی جمعیت تھی باہم مقابلہ ہوا توپ چلی اور گولے برسے

بہت آدمی مارے گئے اور بیشمار زخمی اس عرصہ میں کرنل [illegible] صاحب نے شہر [illegible]
سپرد کیا اور کرنل [illegible] صاحب نے ملک [illegible] کا راج لیکر راجہ [illegible] علی [illegible] کی بیٹے پر کرنل کی جا
بیجا جنگ ہونے لگی اور فرانسیسوں اور صاحبان انگریزوں میں [illegible] تیار چلنے لگا اور جنرل لیک صاحب بندوبلی میں
شاہ عالم بادشاہ کو نظربندی سے دولت راو کی مطلق العنان کر دیا اور وہاں اپنا اختیار کیا اور پھر آگرہ
کا قلعہ فتح کیا دولت راو [illegible] طرف دہلی کے رخصت کی اور جنرل لیک صاحب سے لڑائی ہوئی [illegible]
[illegible] فتحیاب ہوئے اور کرنل [illegible] صاحب جنگ میں مارے گئے اور جنرل [illegible] صاحب قلعہ آسیر
لیا آخر کار سیندھیا نے وکیل واسطے صلح لارڈ گورنر جنرل ولزلی صاحب بہادر پاس روانہ کیا تھا کہ اسی
میں [illegible] سیندھیا اور [illegible] ہوئی اور جنرل [illegible] بہادر قلعہ [illegible] کا تا پایان
[illegible] چونکہ ملک انگریزی پر [illegible] صلح سخت پڑی سیندھیا اور [illegible] آئے اور اپنا
[illegible] دیا اور [illegible] صلح [illegible] سیندھیا [illegible] برار اور اندرام حاکم گجرات اور ان
[illegible] برار [illegible] شہر [illegible] اور [illegible] افسران انگریز [illegible] اور [illegible] کو
اور [illegible] افسران انگریزی اپنے قلمرو میں جگہ دیں گے اور سیندھیہ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] دو کے
ملک [illegible] اور [illegible] اور [illegible] بیاروں [illegible] جنوب طرف کا ملک افسران انگریز
[illegible] اور فرانسیسوں کو نوکر رکھیں گے [illegible] اندرام حاکم گجرات [illegible] بھی
[illegible] صاحب کون سے صلح ہوئی اور نزاع موقوف اور [illegible] اگر
[illegible] شرط وفا و اخلاص [illegible] اور اپنے ملک کو روانہ ہوا [illegible] بعض مورخ بیان [illegible]

رہا پھر یہیں طرح اقامت کی ڈالی اور کبھو جی یہ سلسلہ بھی کیونکر آپکے خاندان کا اور کہاں تک ہے

صاحبان موصوف کے جو انگریز کہ امان چاہیے اور ناگپور میں رہنا اختیار کیا انگریزی فرمان

ایک فاصلے سے موضع سیتابلڈی پر کوٹھی بنائی اور امرت راو آوارہ وحشت ادبار ہوا اور رہا پھر

تمام جمعیت انگریزی کو بھی موثر کیے شہر سے دشمنوں کے سلطان ابو الحسن میر تاہی نامہ نگار رہا

یہ ناگہ ذکر صحرا الی باجی راو اور ست جانا سلطنت مرہٹہ کا صفحہ ہستی سے

اسیج دوم کذشتہ کے باجی راو داخل پونا ہو کر جب انگریزی حاکم مستقل ہوا ارادہ خراج کی

گنگا دھر راو انند راو کا گوا ز حاکم گجرات سے جو پونہ مملکت کی درخواست کی اور لیے حصول

تمام ایک شخص بیت و نشہ اور ہوا خواہ دلوا انند راو مذکور کا اور ہر اعداد ان صاحبان انگریز دیکھا تا اور

زیر نظر آکے یہیں سو جا کہ موہی الدکو کسی طور سے بہت کہ اول آکر دیکھیں

بیچ طلوا باشار الراس بنا کو جان کیا اور آپ نے سے انکار کیا چونکہ باجی راو کو خواہش

اور قسم اور مسو کنند کے فہمائش النفشی بحالی راضی ہوا اور فتح سلطنت تمام ایک شخص کو نیابت

یہی کیا اور سے پیشور کر بدہ پونا کو آیا اور بیچ آب خراج اب تیرا نا کر نسب مصداء لالا کو دیا اور

اور یہ شخص طرف سے پیشوا کو فرمان رسوا نیا باجی راو سے سلونہا بسی گل انگریزی میں ماں

اس سال ہوا کے سپرد کر نا وہ مختار بھی نہیں چاہیے وہاں رہے آسیر فیصلہ ہوا اور باجی راو

سنہ ۱۲۳۳ ہجری وہ جو بہیں شہر احمد آباد ملک جی نام دیکھا اثر نام ایک شخص کو دہ

بادشاہ شہر اور بیس مقام سوا لکھا جو ایلچی کیا واضح ہو کہ جب وے گئے آحمد آباد کا :

احکام متعلقہ بیگمات میں

ہوا معاملات سرکار انگریزی سے بھی کا ارادہ کیا اور روہیلے انکے اخراج کا ہوا باجی راؤ نے رائے اپنی

رکھی اول خیال یہ تھا اور ریزیڈنٹ صاحب نے ایلچی قرار دیا اور عبداللطیف وکیل سرکار انگریزی نے کہا کہ [illegible]

بہت عاقل اور [illegible] اور خیر خواہ سرکار ہیں [illegible] ہمارا آپ بھی عنایت رکھیں چونکہ وکیل سرکار

جلد سے نا امید ہو کر آگاہ تھا لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible] کو لکھا اور ایسا کیا کہ باجی راؤ نے ترک [illegible] ایک شخص

[illegible] کو وکیل کا [illegible] بار [illegible] اور دوری [illegible] جو کی [illegible] دیکھا جا یہ کیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] گنگا دھر [illegible] سوال جواب کا [illegible] بند کر دیا اور ترک [illegible]

[illegible] گنگا دھر [illegible] ستارام نام اس شخص کو جو اول دیوان [illegible] کا تھا [illegible]

[illegible] نام مع ایک شخص [illegible] ستارام [illegible]

[illegible] ریزیڈنٹ صاحب نے بابت [illegible] دیکھی ایلچی کو باجی راؤ [illegible]

[illegible] گنگا دھر [illegible] اور ستارام سے سوال جواب [illegible] نہیں ہی اپنے جواب دیا کہ راجہ [illegible]

[illegible] خواہ سرکار [illegible] گنگا دھر [illegible] دیوان [illegible]

[illegible] تمام کام [illegible] خراب اور سپاہ تباہ ملک ویران ہو رہا ہے ہمکو لازم ہے کہ ہم آپکی [illegible]

[illegible] ریزیڈنٹ صاحب [illegible] کیا [illegible] دونوں [illegible] قرار واقعی کیا ہے

[illegible] جواب [illegible] ہم پسند کریں وہی اصلح ہے اور [illegible] جو ارادہ کیا ہے [illegible]

[illegible] کو [illegible] دل سے پسند اور [illegible] اتفاق [illegible] سردار [illegible] آزار گنگا دھر [illegible]

[illegible] سرکار انگریزی [illegible] واسطے رفع [illegible] گنگا دھر کو [illegible] آئے ہو [illegible]

احکام مختلف [illegible]

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

بہت دن گذرگئے ہیں اس سے کچھ ایسا تھوڑا استخراج روده کا بھی اگر روانہ کردیتا وہ اپنی دیوالی پر
وہاں جا کر مامور رہے اور تیسرے جو حقیقت اسکے خیال پہ اندھا ہی اگر بہتر نہیں
رسیدنٹ صاحب پاس آیا اور کہا کہ اگر جو بیتو آپ کا منظور ہو کیجیے
جو کہ بیتو آنجہی ایلچی کر دیا ہی ... ان سے نامہ وپیام کی کیا تھا ہی اس اثنا میں
پر دوده سیتارام کی بدی کا حال جو کنگادہر پوشیده تھا لکہ کر موصی الیہ کو جدا کیا اور بکرید
بہی کان کہولدیے کہ اگر تم روانہ کرو ... اور کا بک زاد دونو اپنی جا بیٹھے ہی رہو ہم اکو پردوده
اور رکہ دو شخص جو طرف سے سیتارام کے آیے تھی انہیں جواب دیکر دو تا فتنہ فرو ہو
کیا اور رکہے کو ریزیدنٹ بہادر تا لدیا پاس الفنسٹن صاحب کنگادہر بلا رخصت بیتو اکے پردوده کو
جانیکو کہلایا اور اجازت دی اس ضمن میں ... روز دکلا سیتارام حاضر دربار
بیتو اب ملاقات کی بیتو انہہ وجوہ معاودت کنگادہر کا ریزیدنٹ بہادر کو جا کر بیش آیا اور
موصی الیہ کو مستمال کرکے موافق کرلیا وه سنحان اللہ دی پر آبکا اکیا اور روانہ
یار رہا اور کپنی کو وکیل سرکار انگریزی نیا منسیا کر دیا پس ریزیدنٹ بہادر لوٹکے
فیما بین بیتو اور ترنبک اور کنگادہر کے ایسی موافقت ظہور میں آئی کہ بسبب ... کینہ سابق کا بالکل
ہو کیا اب کنگادہر ہم کرندے اپنے مطمئن ہو کر دلسے تجویز کی کہ والی گجرات جو پردوده کا
ست لاک روپیہ کا میرے لیے علیحده کردیا ہی سو وه بہی آپکے دیوان کے سپرد کردیا تا
بہی موافقت بنی رہے اور کینہ وحسد دل سے بکے بہی دور ہو جاوے اور ... اکو ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

ایسا کیا جیسا ابتک کیا اور نہایت خوش ہوا اور اسکی عزت کی بلکہ لکھا کہ دہرم شاستر میں ایسا لکھا ہے
اسی باب میں خط لکھا اسکو تمام معلوم ہوا اور جواب لکھتے ہیں دریافت ہوا بیٹے نے اپنے سالے کو اپنی فرزندگی
لکھ دی تھی اور بعد اسکے سیدھا سیوا رام کو گنگا دہر کو دیوان بنایا کہ اپنے نزدیک اکبر شاہ اللہ کو گذشتہ
کی تھی پھر وہ پہنچا اور بہت راضی ہوا ہیں اسکے واسطے اور اکر رسم شادی کی جیسے اسکے متعلقان اپنے
لیکے وار زبردستی ہوا اور گنگا دہر سبب پہنچنے ہنوز جواب فسخ اسکے کا جیسا اپنے عمل میں ادہر کا بھی ہوا
وکیل کو ارادہ کی تھی بھی کچھ کیا وا واضح ہو کہ جب تک انکا کوئی پہنچا وہاں نہیں ذرہ اسکی گنگا دہر
سبب کیا ای کرسم دیوان ہوئے وہ عورت کو اپنی زنانہ میں بیٹھا اسکے ساتھ پاس ہوا اور نام
اسی اور اسکی عزت زیادہ گنگا دہر شاستری بات قبول کی اس کیفیت سے بیٹا ہوا اس
اسی بیچ سوال جواب کیا اور گنگا دہر کو بھی حیلے وسیلے ہوا جب ہوا اسکا ہوا فارغ
ہوکر طرف پنڈھر پور کے کوچ کیا اور جو گنگا دہر شخص تھا اور کہا تھا گنگا دہر نے کہا
جیسا مہاراج پنڈھر پور کیا پر جاکر جاتا ہیں ہم بھی چلو تمہارا بھی مراد حاصل ہوگی اور زیادہ اسکا
ارادہ کرکے گنگا دہر کا اسکا مال لیا اور ...
واسطے پنڈھر پور کو چلا اور ... اور ... واضح ہو کہ
... پنڈھر پور چلا ... اور ... خواہ عام ہوئی کہ جیسا آدمی واسطے قتل
... اور ... آئی بھی ... لوگ ... اسکے ...
باہر راہ پنڈھر پور کو پہنچا وہاں دو وکیل ستارا اسکے طرف آگے راہ ... گنگا دہر

احکام مختلفہ بیان

یہ حال معاینہ کر کے اپنے نزدیک متفکر تھا کہ اس عرصہ میں کسی رئیس [illegible] کی جانب کی [illegible] اور [illegible]
گنگادہر اپنے گہر گئے اور بعد فراغ وہاں سے گنگادہر اپنے گہر آیا شب کو اسکے ایک جلیل اور بڑا [illegible]
کو واسطے طلب گنگادہر کے بہیجا [illegible] بہیجا اور بہوت کہلایا کہ جہاں آنیجا [illegible] واسطے پرستش [illegible]
جلد ارادہ کرنا گنگادہر نے ہر چند کہ فریب کا عذر کیا جو کہ وقت موعود آپہنچا تہا او دو شخص [illegible]
اسکے ہمراہ گنگادہر اجل رسیدہ مقام میں گیا اور بعد فراغ پرستش کے مکتب کی طرف چلا اتفاقاً وقت تہا [illegible]
عقب سے آئے اور اسکو قتل کر ڈالا صبح متعلق اور عزیز گنگادہر کے سبب صبح ہوا اور ترنبک [illegible]
بعد اسکا سوال کیا جیسا کہ ہے کیا معلوم کون اسکا قاتل ہے [illegible]
ستارام اور کالوجی وغیرہ کیا جا کہ [illegible] اسکا پتا [illegible]
[illegible] اب کوئی [illegible] اسکا ذکر کیا اور [illegible] ترنبک [illegible] نقصان [illegible]
اپنے بہت تاکید کی کہ ہمہ وقت اور [illegible] اور [illegible] میں بیس [illegible] فساد کی [illegible]
[illegible] یعنی [illegible] جو میں خبر قتل گنگادہر کی سنی یقین جانا کہ یہ فساد [illegible]
اسکا پاس [illegible] کیا اور [illegible] لکہا کہ قاتلان [illegible]
سزا دینی [illegible] کہ [illegible] بیان گنگادہر کا اسطرح قتل ہوا اور [illegible]
صاحب سپاہ طلب کیا چنانچہ لکہا ہے کہ سترہ دن ماہ اگست سنہ ۱۸۱۵ انگریزی عیسوی میں [illegible]
[illegible] پر [illegible] اور [illegible] گنگادہر کو [illegible] خوب تحقیق کیا ثابت ہوا کہ باعث قتل گنگادہر
کا ترنبک جی [illegible] پس ترنبک [illegible] رسید [illegible]

بعد اوسکے کہا اور لشکر اپنا ایسی مرتب فراہم کیا اور [illegible]
کے واسطے فرمایا کہ یہ حال لکھکر روانہ کیا رسید پہنچی اور دیکھ [illegible] ایسا کہ [illegible] بیٹا ہوا اور
کہا کہ جو کوئی اوسکو قتل کروا دیا ہے مجھے تمہیں بھی معلوم ہے کہ وہ شخص جسکا چہرہ ہے اور [illegible]
چلا آیا اور پوچھا اوسنے کہا کہ مضطرب الحال ہو کر بیٹھا اور سپہ تمام فقط یا لکی میں بیٹھ کر لشکر و سپاہ
کو چلا آیا اور حال سمجھ کر [illegible] کہ دہرکہ آئینہ سے خوف [illegible] اس [illegible] ہوا رسید ہوا اور [illegible]
اور اپنی [illegible] تسلی کی اور دلاسا دیا مطلبین کیا اور انکو واسطے دربار بلایا اور آپ [illegible]
ہم واسطے سوال جواب [illegible] قتل [illegible] آئینہ میں [illegible] کا [illegible] کا سعید ہو واسطے اس [illegible]
[illegible] اور بیٹا اپنی لڑکی [illegible] کیا اور آپ کہ ہم [illegible] سو [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] فرمایا جو [illegible] کوئی پاس [illegible] نہیں آپ قانون [illegible]
[illegible] پاس [illegible] لارد کو [illegible] حکم [illegible]
[illegible] اس [illegible] پر [illegible] اور [illegible] اور [illegible] آپکی
[illegible] آگر [illegible] رسید ہوا اور [illegible] اپنے شوہر کی [illegible] پس [illegible]
[illegible] آگر [illegible] ہوا اور [illegible] معلوم ہوا [illegible] کہ نہیں [illegible]
[illegible] سپاہ اپنی [illegible] ہماری [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] تمہاری خوف نہیں بہتر ہے [illegible] قید [illegible] اور ارادہ فاسد [illegible]
اور [illegible]

احکام مختلفه [illegible]

احکام مختلفه سرکار [illegible] میں

ترنبک جی بالکل قتل میں گنگا دہر کے مبادرت نہیں کی ہے ایسے مطلب سے اسکے درکنار وہ بیہ قصور ہی جب سبد صاحب
بہادر نے یہ سنا جانا کہ خود پیشوا کو ف دمنظور ہی کرنیل راسل صاحب نے یہ کیفیت نواب نظام الملک بہادر سے کہلا بہیجا
سپاہ حیدرآباد کی لکہا کرنیل صاحب نے سب ملک میں مواظبہ کرکے دو پلٹن ہمراہ لیکر ایلچی مذکور نے پونہ کو روانہ
کہ پیشوا اپنے ترقی ترک نہ دیگا اندیشہ کرکے ہندستان میں سبد بہادر سے رجوع کیا کہ بالفعل میں ترنبک کو اپنے پاس دور کرونگا
سبد اگر تقصیر ثابت ہو گا تو نکالدیا جائیگا جو گورنر صاحب بہادر کو استفسار لارڈ گورنر صاحب سے کہ جو انکا بیان قصہ
کا مطالعہ کرکے جیسا کچہ ہو جواب ملیگا اس عرصہ میں کلکتہ سے جیتی لاٹ گورنر صاحب بہادر کی آئی
اسمیں ایسا لکہا ہوا پایا خلاصہ مضمون چٹہی لارڈ گورنر صاحب بہادر آیہ ہی ترنبک جی کو
جلد گرفتار کرکے تم اگر واقعی قتل گنگادہر کے اسپر ثبوت کیا ہی کہ قاتل گنگادہر کا ہی
اسکو جلد اپنے قبضہ میں کرلینا کہیں ایسا نہو کہ پیشوا اسکو جانے دیوے اور سواے اوسکے نکل جاوے اور پیشوا
سرکار سے نکالا جائے بلکہ وہ کلکتہ ترنبک کو گرفتار کریں اور اسکو حوالہ کریں تو جانو کہ پیشوا اچہا دل سے رکہتا
اسکا اعتبار نہیں ہے لیکن بہادر نے اسمیں حضور میں پیشوا کے بہیجا اور آپ سے بہی رجوع کیا کہ حضرت لارڈ
گورنر صاحب بہادر کا جو دربار معاملہ ترنبک کا ہی وہ ملکی تمہارے پاس روانہ کیا ہی اسکو دیکہو اور
ترنبک کو جلد بہیجو اور ہم واقعی دریافت کرینگے اگر تقصیر ثابت ہوگی تو البتہ سزا دیا دیکیا اولا
ملا لکہا ہی کہ سب بہی جواب دینے میں نام بردہ سے تامل کیا لیکن جب تقاضا دیکہا سرکار کمپنی
بہادر کا افسر ترنبک اپنی سخت پایا ارادہ کیا کہ مع سوہی الہ پونا سے نکل جاوے اسدم سرکار نام
ترنبک سردار کا تہانہ میں آیا اور پیشوا کو اس ارادہ سے باز کیا اور [illegible]

آخر کہاں جاوینگے یا صبر او رپھر یہ بات کی سنگ کو کلیا اور بہادر اور بابوجی کہ جو یہ تینوں سردار اور آگے

دولت کے بیچ واسطے مشورت کے طلب کیا اور بعد گفت و شنود کے بہادر کو نزدیک ریذیڈنٹ بہادر کے بھیجوایا اور یہ پیغام کہا

کہ ہم آپ سنگ کو قید کر لیتے ہیں ریذیڈنٹ بہادر نے کہا کہ اگر تم راہ راست پر ہو تو زنگ کے بیچ جوا ہر کردو اور سردو جی اور

تبک راو کو جو کہ دو نو ... زنگ کے بیچ میں ... نذر ... رخصت کرو اگر یہ بات تمہارے نزدیک

صاحب قبول ہے تو بہتر ہے ورنہ جنگ کی تیاری ہوگی اور ہم انکو لینگے غرض اُسنے اپنے نزدیک صلح کی اور ... قید کیا اور

زبانی بہادر کی ریذیڈنٹ بہادر نے کہلا بھیجا کہ یہ زنگ کے قلعہ ... میں محبوس کیا ... اور ہمارا صلح اب ... کارگر ...

بہادر ... اگر وہ ... نکل جاوے تو کیا ہو گا اور ان ... کو فتنہ برپا کریگا تو کون جواب دیگا کہ

بابت ... کتابوں ... اور موجب حکم لارڈ گورنر صاحب بہادر کے اسکو ... کردو

... کلکتہ کو ... لاٹ گورنر صاحب بہادر ... خفا ہوئے کہ اُسوقت تو بہادر اور ...

... اور پھر ... بات ... گفتگو کی ... کری بات ... میں ...

... آپ ... موجب حکم ... اگر ... اور ریذیڈنٹ بہادر ...

... اور کو کہا کہ ... طرف ... روانہ ہوا اور بہادر نے کہا کہ تم اپنے ... کو ...

... صاحب ... گفتگو ... ہوئی ... سب ... اور ایک ...

... اور ... بہادر کو اپنے نزدیک ریذیڈنٹ بہادر نے بھیجا اگر قصد اس ... کا ...

جب ... دیا ... کو بھیجا ... گفتگو نہیں ... اپنے ... اسکا قبول کیا اور

... بہادر ... ریذیڈنٹ بہادر ... دولت ... نے ...

ترنک گیا ہوں تاریخ سیزدہم کی البتہ میں سیر افراں کز دن کے ہوا انہوں نے اسکو قلعہ تارا میں قید
کیا اور تیسرے دن اسکے تنکت رلوا اور مردو جی شہ کے پاس ترنک راو کو بندہ راو کیل سیتارام کو پاس بھیجکر اسکے شرح
کو روانہ کیا قصہ فرو ہوا اور تعاقب موقوف ہر چند ترنک باجی راو کو اسکی خلاصی کی فکر پیدا ہوئی ہر چند کہ اس
راز کو کبھی زبان پر نہ لایا کہ خفیہ در اسکی تدبیر میں تھا کہ کسی طرح ترنک نزدیک اپنے بلوایا جاوے کہ کہا ہے کہ قال قال
پھر راز نہانی لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ پر منکشف ہوا انہوں نے سنہ ۱۸۱۶ اٹھارہ سو سولہ عیسوی میں باجی راو کو نامہ لکھا
خلاصہ مضمون نامہ لاٹ گورنر صاحب بہادر یہی ہے کہ باجی راو بیچ اعانت ترنک کے ترک کرو اور ہمکو معلوم ہوا یہی
پوشیدہ سازش واسطے مخلصی ترنک کے ہو یہ کبھی نہو گا اس خیال محال سے باز آو تمہارے لیے بہتر ہے اسی عرصہ میں ایک
گورنر جو قلعہ تانا میں تھا اسکو کسی برج پر چڑھ کر ریسمان اپنے بھاگنے کا تجویز کرتا تھا ایک شخص وہاں قید کا اسکا فقیر کی
صورت اپنی بنا کر قلعہ کے اندر داخل ہو گیا اور اسکے وقت برابر ایک سال کا عرصہ اسکے گذرا تھا کہ بارہویں
تاریخ سیپتمبر کی سنہ ۱۸۱۶ اٹھارہ سو سولہ عیسوی میں برج پر چڑھا اور ایک رسی تیج سے باندھ کر نیچے کی طرف لٹکا دیا
پس آپ اور ترنک دونوں اسپر سے نیچے طرف اوترگئے چونکہ پاسبان بیخبر رہے وہ دونوں فوراً
نکل گئے تین دن پیچھے چار سو کی آنکھ کھلی دیکھا تو ترنک قلعہ میں نہیں ہے فقط شخص میں
رسیدنٹ بہادر کی عرض کی رسیدنٹ بہادر نے فوراً باجی راو کو لکھا کہ ترنک قلعہ سے نکل گیا ہے
اگر تم اسکا سراغ لگا کر پھر گرفتار کر کے بھیجوا دو گے تو البتہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کے نزدیک تمہاری
بہت سرخرو ہو گے ورنہ پھر قصہ خوابیدہ جوگیگا اور اگر فساد کی صورت تمہارے جی چونکہ باجی راو کی
رہائی اسکی منظور تھی یہ بات سنکے بہت خوش ہوا اور کہا رسیدنٹ بہادر کا بالکل خاطر

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

ہیں نہ لالا دو ایک زمیندار ... کے واسطے اپنے بجا دیگر کسی بہادر کو دریں ... ہوا صاحب بہادر والی
کہ اس سبب باجرا کو اکثر تھی اور جاتا تھا کہ زمینک خلافی جاسی کہ نہایت اخفا کیتی بات پر نہ لالا سنیند چونکہ کاکہ ان
قضا و قدر در پیش زوال ریاست پونا کی طرف سے سندیا تہکا نید دکا شروع ہوا اور جوق جوق ایک
فراہم ہو کر دریوم ہمیشہ کار انگریزی میں غارتگری کرتے رہے اور سردار اس قوم کا کو گیا مشہور ہوا اور اس ضمن میں
بہادر پاس بھی خبر آئی کہ زمینک گروہ ... مفسدوں کے غار ... میں رہتا ہے اور وہاں سے ایک گروہ پندارہ میں ...
اس بدنام پر لشکر آیا کرتا ہے اور شیخ ابہا رنہ سے ... وہاں جا کر اس سے ملا کرتا ہے اور اسکے ... لشکر بھی
کیا بھی سب ہم ... بہادر پونہ اور ہم لالا دکو ریزیڈنٹ بہادر کلکتہ میں ایک نامہ سندیا کو لکھا اور ... بہادر
کیا کہ تم زمینک حفیظ ... اور لشکر کو بھی اپنے جمع کیا ... نہیں ... اپنے انکار کیا ... سعدت ... بہادر
خفا ہو کر لشکر کو اپنے باغ سرہد کو واسطے سزا دینے زمینک ... اور گروہ پندارہ وغیرہ کو بلوا لیا اور
گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو بنا بر اطلاع لکھا چونکہ ... میں ... ہے جیسا کہ یہاں سے ارباب تواریخ
... کیا بھی یعنی سنہ ۱۲۳۲ بارہ سو اٹھائیس ہجری سے مطابق سنہ ۱۸۱۷ اٹھارہ سو ... عیسوی کے
سبب ... تاراج قوم ... کو ... پامالی قصبات ممالک محروسہ نواب نظام الملک بہادر ...
ترقی پر تھی ... صاحب بہادر وارد حیدرآباد ہوئے اور ... چند ... کار ... دولتدار ...
... کا ارادہ کیا راجہ موصوف ... ایک ... سوار ... پیدل کو ... اور محمد ...
بہادر ناظم ایلچ پور کو واسطے شرکت افواج ... بروانگی ... کی ... اور
... حالات ... اور ... بیدر کو واسطے ... وغیرہ ... کے ... لکھی

حکام مختلفہ کے بیان میں

نقل رپورٹ [illegible] بہیرمل رخصت ہوکر اور [illegible] آپ سے مسٹر بالکم صاحب بہادر بھی عمارات سے کوٹھی حیدرآباد کے پہنچ کر [illegible] قطع مسافت [illegible] مذکور پر نزول کپتان الفنسٹن صاحب بہادر جو واسطے مہم [illegible] جناب [illegible] کے ملحق ہوئے چونکہ سرداران انگریز کو مقابلہ پر چار طرف ہوکر سپاہ [illegible] وغیرہ سے بھیجا چاہا کہ [illegible] طرفداران سرکار کمپنی بہادر [illegible] ایک [illegible] ہو تا [illegible] بھیجا جاوے اور قواعد [illegible] سرکار نواب نظام الملک بہادر قانون بہ ترتیب [illegible] ہوا کہ [illegible] صاحب اور سپاہ [illegible] حیدرآباد [illegible] کو زبان [illegible] لیکن [illegible] نام [illegible] سوار اور [illegible] وغیرہ [illegible] سرکار دولتمدار [illegible] اور [illegible] راجہ بہیرمل کی [illegible] حیدرآباد کا ارادہ [illegible] عزیز [illegible] اپنی جاگیر میں جا رہا بعد وہاں سے نکلا اور [illegible] ہوا [illegible] کا ہوگیا واضح ہو کہ یہ بھی باعث [illegible] صاحب [illegible] بہیرمل کی طرف [illegible] روانہ کیا اور بالکم صاحب بہادر اور الفنسٹن صاحب [illegible] صاحب بالاتفاق [illegible] جانب [illegible] اور بعد ورود بالکم صاحب بہادر [illegible] واسطے انتظام [illegible] ملاقات [illegible] کہا کہ ان دو روز دن چنانچہ ظاہر ہی [illegible] اور تمام [illegible] سرکار [illegible] مدار کمپنی بہادر اور سرکار دولتمدار نظام الملک بہادر [illegible] جمعیت اگر آپ اختیار میں ہمارے کر دیں تو [illegible] کہ وہ شورہ [illegible] اور [illegible] آفت جانی اور مالی سے نجات ہو [illegible] آپ [illegible] ہمارے [illegible] وہ البتہ سر انجام [illegible] صاحب بہادر [illegible]

حقیقت حال بیان کیجئے اسیلئے لیسا جواب دیا کہ ہم کو تو قبول ہیں لیکن ہمارے لوگ ہمراہی آپ کی خاطر

نہیں ہوتے صاحب بہادر نے کہا جو وہ آپکے نوکر ہیں با وجود مختار نواب نظام الملک بہادر کے لوگ کہا نہ سنا ہوا اور

ہمارے ساتھ ہیں اور رفقائے کی سردار خالق داد صاحب کے را الصدر لقول ایسے کہیں سال ایران روز کا اسوقت حاضر مجلس

تھے اونہوں نے کہا کہ دیکھیے مہاراج کیا کام کو مارتے ہیں صاحب بہادر نے کہا نہیں جو یہ عہد اسکو بھی پیشکار

کہ تمیز کیا کہا بالوجی کو کہا یہ جواب دیا وہ لیسے کہتے ہیں کہ یہ کام ورل جو مراد تھا اب ہی کیا انہیں ہاتھ بہادر

سو حصہ کہا تم کیا کام ہو ہم کیا کام کرتے ہیں اور دوا ہو یہ علاوہ مسعود بالکیہ جو تا کہ رکو

پیچھے روز وہاں جمعیت ہمراہ لیکر جنگ کے ارادہ سے نہضت کی اور وہاں الف مین بہادر سردار رفقا کو بھی تنبیہ کا

کیا اور بالاتفاق رونو کو جا با اور رفقا بہ ہوا ایسی ہزار کی جمعیت ہوا پیش لکر روبرو جا ولی اسی اشتہار

کہ ہم واسطے تنبیہ سید رکھے بکلے ہیں جا ازیں اور جیسوا آپکے کفایت جار نہیں سبب سا عزم نہ تھی اگر

قلعہ میں روانہ کر دیا اور تمام سپاہ کو اپنی جمع کیا رسیدنٹ بہادر نے بھی جمعیت انگریزی کی

دروازہ وغیرہ سے طلب کیے اسمیں بھیجوائے پیام کیا کہ ہیں سب طرح سے تمہارا مطیع و منقاد ہوں

تم یہ کیوں سامان جنگ بادرہ رہے ہو رسیدنٹ بہادر نے سنگر مسعود کی ہمجو رنگہ کہلا بہیجا

ہمکو اعتماد نہیں ہے جیسا لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتے سے لکھا ہے عمل میں آویگا مبادا اگر صلح منظور

جو شرط نیند کئے کہ قلعہ آتا رکرلیں بھیج دو اور پانی منگوا لو اور جمعیت جو ہے بہ نہیں رکھو گئی ہو جائی

پیش کرو اور کئی نصائح کہلا بھیجے لیکن کچھ بھی اثر اسکا مترتب ہوا آخر کار رفتہ رفتہ اور کہا

۱۵ ماہ رمضان المبارک سے پندرہ سو پیادہ واسطے جنگ بید آرہ کے روانہ ہوئے اول قرینہ نام ایک

احکام مختلف کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

موضع بھی کہ اسپر سوا دمی ترنگ کے رہتے تھے انہیں پکڑ کر قید کر دیئے اور بہر دیا ان ۔ ایک طرف رنجیت اور
ایک طرف سے ہیو کے مقابلہ ہوکر خونریزی پیش آئے سند کر د آجیا ترنگ کا نوشتہ تمہارا اس سے لڑائی کیا اور
در بیان رنجیت بہادر بھنو سے ملاقات کرکے اب کہا کہ ترنگ کو تم پکڑ دو اور تین قلعے سنکر اور [illegible]
اور اگر نہ ہاتھ سپرد کرو مصلحت تمہارے لیئے بہت اچھی ہے ورنہ قریب ہے کہ اک فتنہ کیا کرو تمہارا وہ اور خانمان
تمہارے جلا دیوے چونکہ جواب صاحب کو پہنچا پھر دو سردار وہی مضمون رقعہ میں لکھ کر بھیجا اور نائب سے [illegible]
صلح کی لکھ خواہش آخر کار وکیل صاحب سرکار انگریزی پاس سپاہی قریب ہو نیکا اور مار دیے ور آباد [illegible]
لکھ کر سوال کیا کہ میں سب طرح سے راضی ہوں اور جس جس خوش وہ تینوں قلعے سپرد کر دیتا ہوں اور [illegible]
کر دیا اس ضمن میں نامہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کا بہت غضبناک آیا اور رنجیت بہادر کے نام کچھ ناچیز [illegible]
پیچھا [illegible] اس نامہ کو دیکھ کر لڑائی کا ارادہ کیا پھر تجویز ٹھہری کہ ترنگ گرفتار کرکے سپرد دیا جاوے
انگریزان سکے گر دیا اور جا بجا [illegible] بلکہ اشتہار دیا کہ جو کوئی اسکو گرفتار کر لاوے یا جا کے [illegible] انعام [illegible] ہزار روپیہ
اور سودہ اسکا رنجیت بہادر پاس بھی روانہ کیا کہ تم بھی اس اشتہار کو [illegible] بہادر انگریزی
دربار میں بھیجو اگر ترنگ لارڈ گورنر صاحب بہادر نے اب ظاہر کیا کہ اب [illegible] صلح کا اس امر پہ [illegible]
تم چوبیس لاکھ روپے سالانہ سرکار کمپنی بہادر کو دیا کرنا اس سے ناچیز تو حاضر ہوا اور ارکان دو
بہت عجز سے پیش آیے اور [illegible] کہا کہ یہ کیونکر ہو سکیگا البتہ تا امداد [illegible] اسکو [illegible]
دیتے ہیں یہ جو دیا جاتا ہے زر نہ ہو سکیگا اسکو معاف کرنا تمہاری بیگناہی [illegible] رنجیت بہادر [illegible] آخر کار
صلح سوالات قبول کیئے اور ایک عہد نامہ ٹھہرا جس میں یہ مضمون مندرج ہوا حاصل عہدنامہ [illegible]

بدخواہ اور بدکیش کو اپنے پاس نہ آنے دینا اور اسکی پاسداری نکرنی اگر یہ بات پہر ہمکو معلوم ہوگی تو ہم
اسکے مواخذہ کو آمادہ ہونگے اور سپاہی کو حوالے کارکنان سرکار کمپنی بہادر کر دینا اور قیچی علیحدہ کرنا
اور جو قرض کہ ہمکو انگریزوں کا ہے اسکی ادا میں چار لاکھ روپے سالانہ دینا اور تین ہزار یا پانچ ہزار سوار انگریز
اپنے پاس رکھنا اور جو ملک انگریزوں کا ملک ہے چھوڑ دینا سو آپسکے اور کئی عہدہ اسنوار لکھے اور اقرار نامہ
روانہ ہوا بعد اس رنجیت سنگہ بہادر نے دیکے قلعے اور بلاد و قصبات عہدنامہ میں ثبت ہوئے تہے طلب کیے با وجود
کو تامل ہوا اور بہت گفتگو درمیان آئی تب ناچار او ملک دینے پر جنگ کا قبول کیا اور سر داروں کو اپنی سپاہ
جابجا سے بلا یا رنجیت سنگہ بہادر نے سبب پوچھا تو کہلایا اور واسطے رفع فساد کے ہیں یہ فراہم ہوئے
آخر شہر ذیحجہ آٹھویں ۱۲۱۸ بارہ سی اٹھارہ عیسوی سپاہ مرہٹہ کی ساتہ سر داری کے کلیا فراہم ہوئی اور سپاہ
انگریزی کو جہاں جہاں تہی محاصرہ کیا اسسے پہر وکیل سرکار انگریزی نے بطور نصیحت کے بہت کہلایا
اور لشکر ان کا خوب جمع ہوا اور سپاہ انگریزی جو جہاں تہی وہ بہی آن پہونچی اور جرنل اسمتہ صاحب
مع جمعیت اپنے جہت الطلب سے آئے اور کوکلیا طرف بہت سے بیشتر صاحب جمع
شہر میں تہی بال ہوا وکیل سرکار انگریزی جب اسکی روحی سے تشویش ہوئی انگریز کلکتہ
پہنچے اور شہر پونہ میں لشکر نکلکر شہر میں آکر قریب پہنچا اور داخل ہوا اور جنگ کا ارادہ کیا اور
کیا بہی صف آرائی فریقین کی ہوئی ہر روز ہوا خواہ طرفین کے درمیان میں ہوکر جنگ
متحمل ہوا لیکن برانگریز سپاہی سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر سے ثابت ہوا کہ ہیچ کیا و نہیں ہوا
بلکہ بیمار چلا اور مہینے کے تاریخ ذیحجہ کی تہی سنہ ۱۲۱۳ بارہ سی تیرہ ہجری میں

احکام مختلفہ

مختار کار راجہ اور ہمارا کیا جیسا کہ تاریخ اور بیان ہوئی اور احوال خبر بنگال میں بعض امیران ایسے کا لکھا
نواب نظام الملک ثالث سکندر جاہ بہادر نیک کردار ابہر سوالچوب ہوا اور صلح آشتی ہر طرف نہری کہ راجہ
ترکانہ فی بنگلہ کو بہتر مع سرداران افغان حوالہ افسران انگریزی کیا اور لشکر عظمت
پس سرداران نے خیال کیا کہ مبادا راجہ اور بنارس خود دارے پیچھے کپتانی بیہ گرفتار کرے ہوا احوال انگریز
تو اسوقت بہمہ وطن کیا ار دور یکی پیش کرنی مناسب نہیں آخر ایکدن چپہ ایالت امیر کی اور ما یکی آدمی
تھا دلیر اور عزت دار بندرہ ہو اسوا رہے ہر چند کہ راجہ اور منع کرتا رہا اور قبیلہ کی دی کیا پر نہ مانا اور جا
پہنچا کر کہتے ہیں اسوقت وہاں تین سو آدمی تھے اور دو تین جوانا بابت ایک پیشکش کیا اور بہت ...
اران بہ خان ... لکا کو شہر دست مع اخوان خود ابو کو پیچھے کیا اور ...
سبب قضا کی حسب نظم جا رجاتا لکھا ہی کہ وکیل سرکار انگریزی چونکہ ... مع دکان ...
لشکر قریہ کو بھی کا ... ام ... اور ... وکیل ... کیا ...
تھی نعمت کی ... وکیل سرکار انگریزی اور سپاہ ... ہو گیا ...
سرداران ... کا ... سپاہ ... کی ... اور لشکر انگریزی ... کیا ... ہوگیا ... رجال ...
انگریز ... کو اپنے مع جمعیت واسطے کمک کے روانہ کیا وہ بھی ... اور ... ہو گیا ...
لشکر ... ہوئی خوب ... کا ... ہوا انجام کار ... اور ...
لشکر کا ... مع ... اور خزانہ ... کا اور ... انگریز ۱۰۱ ... سو ...
بوا من ... اور ... صاحب ... کا ... ہوا ... صاحب ...

احکام مختلفہ سکہ بیان

پیشوا سے بیں کہ دیں مع سپاہ و توپخانہ فرار کر ہی سپاہ انگریزی نے تعاقب کیا اس نہمت کو روانہ
راہ میں کو کلیان سپاہ انگریزی بہ کنگی جمعیت کے پس کہ سے پیشوا طرف ستار کے روانہ ہوا جو
سپاہ انگریزی قبل پہنچے وہاں جا پہنچی تھی عطف عنان کرکے وہاں سے پنڈھر پور کو آیا پھر پنڈھر پور سے
ناسک کو روانہ ہوا وہاں تک فوج بنگالہ سپاہ کثیر لیکر اس سے ملا اور پیشوا طرف پونا کے پھر آنے کا قصد کیا اثنا میں
مقابلہ لشکر انگریزی کا پیش ہو گیا سرکردہ اس جمعیت کا کپتان سٹانٹن تھا چونکہ وے لوگ کم تھے مقابلہ نہ کر سکا
آخر کو شکست پائی [illegible] انگریزی [illegible] اور کئی افسر قید ہوئے پیچھے اس کے جنرل اسمٹ صاحب اور مقید انگریزوں کو انہی سے
کروالیا اور پیشوا [illegible] سے [illegible] طرف نکل گیا اور جنرل اسمٹ صاحب [illegible] جاکر اسکو [illegible] فتح کیا پھر وہاں سے
پر آیا اور [illegible] پیشوا پور کو اس [illegible] خبر اس دیار [illegible] صاحب بہادر بھی ہو کر شکست
فاش دیکر [illegible] اور [illegible] صاحب مقصود [illegible] اور جنرل اسمٹ صاحب [illegible] جنگ پیشوا [illegible]
[illegible] کیا [illegible] جنرل اسمٹ صاحب [illegible] کیا [illegible]
[illegible] میں [illegible] اور [illegible] جنگ [illegible] تھے [illegible] پیشوا [illegible]
[illegible] کی راہ لی جمعیت انگریزی جو کہ [illegible] کا ہونا [illegible]
[illegible] طرف [illegible] عطف عنان کیا اور [illegible] کہ وہ [illegible] سوار [illegible]
اور [illegible] افسران انگریزوں [illegible] سوار ہو کر چلا آتا
[illegible] صاحب بہادر کو وہ [illegible] اور [illegible] کو [illegible]
بہادر کو [illegible] جمعیت [illegible] سوار [illegible] بہادر کا [illegible]

احکام مختلفہ

[illegible]

احکام متعلقہ کے بیان میں

اور بہادر شہ نہیں بلکہ کمانڈ بکھجا جھا پلٹن حسب سپاہ جنرل اسمتھ صاحب دنبال اسکے وہاں جا پہونچی

کو کلیا فرار ہے عاجز ہوکر مقابلہ کیا چنانچہ صاحب جنرل بھی آپہونچے پر تنگ ہیں اور تمامہ اتہارہ سلی اتہارہ

عیسوی میں بڑی لڑائی بڑی انجام کا کو کلیا جنگ میں مارا گیا اور بیٹا اسکا قتل ہوا اسکی سپاہ کا اپنا ہیچ ہوکر

بہاکا کھوا [illegible] ہوا اور کو کلیا کا ہدست سپاہ انگریزی ہو لا اور دم چند ساو جو کار پرداز کو کلیا کا تہا

جنگ ہو گوت دیکہا ہی زبانی انکی جمع ہی بعد قتل اپنے آقا کچہ مایوس اور بیدل ہوکر نکلا اور بہت تھوڑی

اتر گیا ہوا سپاہ ہوکر ایا اور ایک جمعیت بانچہزار ادمی ساتھ لیکر آیا اور مانور ہیں ہوا ایک شخص طرف جارہ کار اتر

متوجہ ہوا ایس اتنا کہ بہرہ آپ دیکہوں کا سونچے متعلقین اسکے روز کار بگڑا اور بابو جاد جیا نیز سوار زیر سنگہ

وارا اور بونا دہر اور بنال کیرہ کو اور راستی جی رشوت دہیں اور بجور کیر اور کونڈ بڑا بے علیحدہ سکے دار جو سنگہ

جنگ طرح دیکر جانب کچہ رہے تہے پیام و ہیں ہوگئے جو سعد فراید ابالا العالی قریب رہ مع سنگہ لطف علی

ستار بکار اچہوت اسکے ساتہ تہا اکیلا رہ گیا اخر ان انگریزوں نے اسکو مع اسکے مال اور وہیا جو

گرفتار کیا اور عما فظت میں رکہا متعد بہر اپنے طرف سے عالی کو حالم ستار بکار کیا اور جابجا افسران

قوم انگریزی نے مع جمعیت دورہ کر کے تمام ممالک متعلقہ مرہٹوں میں قلعے اور گڑہیاں

اور شہر اور گاؤں وغیرہ دارال مرہٹوں سے جنگ کر کے چہین لیے اور ہر موضع پر جہنڈا

کمپنی بہادر کے نام کا نصب کردیا بسن ہاجی راؤ گرد واسرے اپنے سمال ہوکر بہاگا اور

مالکم صاحب بہادر سے ملاقات کر کے سرکار عظمت مدار سے پناہ جان کی جاہی اور گرفتار

صاحبان موصوف کا ہوکر بنارس کو بہیجا گیا اسہم و اسطے مددمعاش اسکے لاکہہ روپیہ

احکام مختلفه

مانحو ہو کر قرار پائی جسکے بعد کپتان ... ہو کر یوں ملک ٹھہری اور صاحب ... مقاطعہ میں ایک انگریز

آئے اور زبان کو پہنچانے سے واقف تھا ... روانہ کیا ہے کہ جیل گورنمنٹ کرنیل ادم صاحب اور پیشوا

ایک مقابلہ پیشوا سے جنگ ہوئی روپیہ اسکے لیا کا اور سپاہ مرہٹہ تمام تباہ ہو گئی اور کپتان ... صاحب بہادر

برادر پیشوا اور ... رخصت ... کو بھیجا اور ... انگریزی لشکر ... قلعہ

دہوتا کو تسخیر کیا اور ... ستارہ کو ... اور ... قلعہ سولا پور کا ... اور قلعہ دار سے ... لڑائی

سے حصار چاند اور قلعہ ... انگریز جب اسطرح کا ضبط ملک ... میں ان انگریزوں کا ہوا اور پیشوا

خراب وخستہ حال چند آدمیوں کے رکاب میں عاجز ہو کر واسطے صلح کے اندر راو جسونت کو نامہ عجز و الحاح کا

مالکم صاحب بہادر کے نزدیک بھیجا جناب ... مذکور نے نامہ مرقومہ پیشوا کا دیکھ کر لفٹنٹ لو صاحب بہادر کو

جواب اسکے بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ تم ... سے باز آؤ ... ہو تو اور کوئی جا ... واسطے اپنے رہنے کے

تجویز کر لی اور ترک ... دنیا بس لو صاحب ... کو آ گئے اور وہاں آنند راو

کو مع حسین علی خان نام ایک شخص کے پیشوا کے حضور میں روانہ کیا اور لو صاحب ... گھاٹ میں ...

اور پیشوا ... سہ شنبہ ... اٹھارہ سو اٹھارہ عیسوی میں مطابق ... رجب ۱۲۳۳ ... تیسیس ہجری

مالکم صاحب بہادر سے بھی ... ملاقی ہو کر لفٹنٹ صاحب مذکور اور پیشوا ... مالکم صاحب بہادر کے ...

عہدہ ... میں ... اور ... ٹھہری اور ... روپیہ سالانہ واسطے مدد معاش ... پیشوا

پایا بس مالکم صاحب بہادر نے پیشوا کو مع متعلقان اسکے بتھور میں جو ... مکان ... ہیں

... میں بھیج دیا اور ترک ... خاوند ... ہو کر ... بہادر ...

اسکا بھی سر قلم کر کے لا اور پونہ سے کلکتہ کو روانہ کر دیا اور وہاں سے چونہ گڑھ میں لیجا کر اسکو قتل
پس سلطنت مرہٹوں کی تباہ ہو گئی اور تمام ملک مرہٹوں کا قبضہ میں کارکنان سرکار کمپنی بہادر کے آیا اور بعضی
کی تاریخ میں دیکھا گیا ہے کہ مفسد سرکردوں کو تمام بیدوں کے گرفتار کر کے سنہ الیہ میں جزیرہ ہندوستان کو
کہ پانی وہاں کا بسیاہ رنگ اور رقیق کون دکھلائی دیتا ہے روانہ کئے اور بندگان خدا دیں و علاقہ کو قسمت
والے ظالموں کے نجات حاصل ہوئی اور رعایا وغیرہ دیہات امان پاکر اور سپاہیوں کو
جنکی جمعیت دس ہزار آدمیوں کی قتل ہوا واللہ اعلم بالصواب پہلے جلوس سنہ ۱۱۸۵ اٹھارہ سو اکاون
شمسہ ۱۲ بارہ سنہ مسیحی پیدا ہوا یکم ربیع الاول کی پنج موضع بہور کے قریب
تبتیس برس کی عمر میں بعد نظر بندی کے ہلاک ہوا اور بعضے صاحب تاریخ لکھتے ہیں کہ
ڈوب کر مرگیا فقط اب اپنا مطلب نگارش فصل حوالہ میں ہو رہا اور مستند ہے
خاندان بھونسلہ کے بیان میں جسکا مضمون منتخب شمس التواریخ تالیف قادر خان منشی
ساکن بیدر رگھوجی نام ایک شخص سردار دولت راجہ ساہو مہاراج کا تھا اول جو
برار کی تہ آپکے متعلق ہوئی پھر رفتہ رفتہ جب اقتدار رگھو کا زیادہ ہوا
اپنا نائب کو مقرر کیا اور بعد وفات اسکے تین بیٹے تھے جانوجی سابا جی ایک زوجہ سے
دوسری زوجہ سے از انجملہ جانوجی قائم مقام پدر ہوا چونکہ جانوجی لاولد تھا
رگھوجی نام پسر مودھاجی کو آغوش میں لیا پس جانوجی جب مر گیا مودھاجی اور سابا جی
رہی اور سابا جی اور مودھاجی کے بیچ مقابلہ ہوا اور سابا جی مارا گیا

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام متفرقہ

اور سود داخی مستقل رواج ہوا سبب زندگی میں انہی کاربرداز ہوتا ہے سند بالکو بکی راجی جاہم رہے کھوجی
اپنے ہمراہ کروالی اور قیمت سوعود برکنار ارکھو جی تالی آکی جاگیر پر تھا اور دو ہزار کبارہ سی اٹھا ونجم میں
مستقل ہو کر اپنی جمعیت سے اپنی ہزار سوار سے تعلق اور ملک پار میں بعض معمورہ اسکا تاراج کرکے دیا جا
متعلقہ سرکار عالی نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کے تمام اپنے تصرف میں داخل کیا سے کر لیے اور جو اسکے جیلین
محاصل سے دیا ہو رہے پاس اوسکا جاگیردار دیا تھا اور بعض قصبات خاص جو تصرف میں سرکار دولتمدار
تھے اپنے تصرف میں کر کے عشر یا خمس تشخیص کرتا تھا اور بہت کچھ ملک پانڈی کا تاریخ بارہ سو بیس تک اہل فرنگ کا تھا اور
بارہ سو اٹھارہ میں روز و سعید افسران انگریز ولی سے مقابلہ کر کے ہرا کا اور قلعہ گاویل اسکی تحصیل جمعیت
نیت قتالت کر کے قلعہ مذکور کو لیں روز کے عرصہ میں نقب سے رجال ہوا اور حصار شکستہ وغیرہ سے لیا
اور کھوجی جو حدود ملک او ڈیسہ کا تصرف میں سرکار افسران انگریز ان کے تھا اور ملک برار سرکار دولتمدار
تسلیم ہوا اور آخر کو جمعیت قلیل سے ناکپور میں اقامت قبول کی اور متصل اس کے ایک مقام
تحت افسران انگریز ولی کے مقرر کیا اور بعد چند سے ملک مذکور میں نوبت ہوا ابتداں زبانی اوس امر خود ہی
ہندو کے کلام اہل دیار کے حضور پر نور آصفجاہ حسب حکم تحصیل سے یہ ہوا جب اپنے
بالا راو حیثیت کھوجی ثانی سے جانشین پدر ہوا اور چند مدت گورنر اور عمر ادھی کا لم کیا کیا تھا
ان دنوں حضرت مدار المہام اپنا قرار دیا اپنے سلطنت سے بالا راو کو معلوم کیا کہ وہ اسکی سب
حسن و جمیل تھی با تمام شوکت کاری اور لباس فاخرہ اور جواہر گراں بہا
اپنے دست کر کے عماری میں سوار ہو ہی اور اشرفیاں بانٹتی ہوئی جنازہ کے ساتھ ہوئی اور جب

ضمیمہ دوم

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible] حرکت [illegible] بیگم زندہ [illegible] کی آخر کار حضور میں آیا کہ بعد دعا کے کہ شوہر کی لاش [illegible] برابر [illegible]
چلکر [illegible] دیر ہو گئی ہیں تمام [illegible] کو تین دن تک [illegible] وہاں [illegible] باجی [illegible] بر جلوس [illegible]
بعد ایک سال کے [illegible] اگر [illegible] سبب [illegible] ایک ضمن [illegible] کے روز دو شنبہ [illegible]
باجی کو گرفتار [illegible] بعد رفع غدر [illegible] کو [illegible] ہیں کا بیٹا [illegible]
[illegible] قائم کیا اور [illegible] وراثت [illegible] اموال [illegible] اور ضبط [illegible] املاک [illegible]
[illegible] بہادر [illegible] طرف [illegible] ملک [illegible] معتبر [illegible] مفصل گرفتاری باجی [illegible]
[illegible] بہادر [illegible] باجی [illegible]
انگریز [illegible] ایک شخص [illegible] احکام [illegible]
[illegible] سرکار انگریز بہادر کا سپاہی [illegible] ریزیڈنٹ بہادر [illegible]
[illegible] اور قاتل کی طلب کا [illegible] اور [illegible] مقصد [illegible] طرف [illegible]
حتی کہ [illegible] جہاد [illegible] اور [illegible] مکانات کو [illegible] آگ لگا دی [illegible]
ابتدا [illegible] سے [illegible] کا احوال مفصل لکھا اور بنا بر انتظام جمعیت طلب کی [illegible]
[illegible] راجہ [illegible] ریزیڈنٹ بہادر سے ترتیب سواران سپاہ [illegible] کو کسی طرف روانہ [illegible]
کو کہا چونکہ ہنوز خلاف منظور تھا صاحب بہادر [illegible] کو رخصت دی [illegible]
صلح کا [illegible] ریزیڈنٹ بہادر [illegible] کہا کہ [illegible] فوج و سپاہ [illegible]
ریزیڈنٹ بہادر [illegible] جمعیت [illegible] سبب [illegible] سپاہ [illegible]

یہ لوگ پلسانان تھے فقط ایک کے پروانہ کرنیمیں آیا تہا اور آکے ولایت سے جمعیت تازہ وارد ہوئی

البتہ انہیں سے شتیہ لوگ دیگر رخصت ہوئے جاوینگے پس راجہ بلیدیو آپ سے طلب کی اسوقت دم تک علیجان و ارکان

ناک اور من سنگ وغیرہ ترتیب ترتیب سرداران ریاست ناگپور درمیان ہوئے اور تب ایسا کرکے رفع تقاضا کیا اس

عرصہ میں جمعیت آپہونچی اور ریذیڈنٹ صاحب افسر سپاہ کمپنی بلدہ حیدرآباد سے آپہونچے کہ چار ہزار سوار کی

سپاہ واسطے اعانت کے مہم پونا کے طرف سے بدگمانی نواب نظام الملک بہادر کے متعین ہوئی تھی اورنگ آباد سے بدل

صاحب کے ساتھ ناگپور کو روانہ کرکے آپ سمت پونا کوچ کیا پس ثابت القدم تھی جمعیت انگریزی ہو اور

کردار ناصواب اپنے واسطے تکبر بلدہ کے لشکر درہ پر مقام کیا اگرچہ جمعیت انگریزی بہی قریب

راجہ پوچھا کیونکر آئے ہیں سنہوں نے عرض کی کہ ریذیڈنٹ بہادر کا کہنا ہے کہ آپ نہ جزیرے سوار ہوکر

طرف جانیکو کہا تہا یہ لوگ اس سے مستعد ہوکر یہاں آکے مقام کیئے ہیں کل جانب مقصود راہی ہوینگے

خبرنشام جمعیت مذکورہ وہاں سے اٹہ کر تمام رات قطع مسافت کی اور علی الصباح

رحیم حیدر سے قابو ہوا مقابل اس ازی اور دو چار گہڑی میں حوائج ضروری سے فارغ ہوکر

پیشتر پہنچے دو دفعہ تیار ہوگئی اور مورچال باندھے تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور

سا کی بہی ایسی جرأت اسوقت مدبانہ صلح دی کہ سلامتی اسیمیں ہے آپ سوار ہوکر

ریذیڈنٹ بہادر پاس چلے جانا ابہی فیصلہ ہے والا جان بچنی مشکل ہوگی راجہ نے موجب

اسکے ارادہ کیا مسموع ہے کہ اسوقت اول عرب لوگ مانع ہوئے پس ارادہ ساتہہ چلنے کا کیا ارباب

یہی کہ اگر یہ آپکے ساتہہ چلیں گے خواہ نخواہ منافقشہ جانیکا آخر الامر آپ انکی فہمایش کرکے آپ

احکام متعلقہ سکہ سازان

رفقا سے سوار ہوا اور سب کو لشکر میں چھوڑ کر مخصوص لوگوں سے چلا تمام خلقت دیکھ رہی تھی
کہ سواری راجہ کی منیذر سے ہاتا لاب کے جاتے جاتے لشکر میں سرکار انگریز بہادر کے داخل ہوئی پہر ازاں
اور خیمہ میں جنگ حسب صاحب کے گیا پہر راسکے گورے انکو گرد راجہ کے ہو گئے اس صورت راجہ کی آرکی اور وہ
جا تار ہا لشکر میں خبر ہوئی کہ راجہ پکڑا گیا مردم تمام حیران و سراسیمہ ہو گئے غارتگروں نے لوٹنا اور کھسوٹنا
سے ہاتھ اپنا خوب گرم کیا پچاس زنجیر فیل کہ بیکر خوش شکل اور [illegible] تھے امرا اور لشکر سے راجہ [illegible]
سرکار کمپنی بہادر کے آئے اسپیں گیارہ سو عرب ملازم رکاب راجہ کے تھے جب تک انکی جمع نہو سکے اور تنخواہ [illegible]
بندوبست اپنا کرکے عمل سرکار انگریزی کا تابع آئے اور تنخواہ جو انکو بکی چڑھی ہوئی تھی طلب کی اور [illegible]
کی چاہی افسران انگریزوں نے ایک ہفتہ تک عذر میں لاکر روپے ارز حساب تنخواہ [illegible] اور راجہ نے بھی
دستخط اپنے در باب خلاصی شہر لکھ دیا تھے میں عربوں نے روپے تو لے لیے اور اندیشہ سے جا کے کہ بہادر [illegible]
باہر نکلیں اور سرکار انگریز بہادر کے لوگ محاصرہ کرکے سب کو قتل کر ڈالیں خلاف عہد کیا اور [illegible]
سر بستہ اور تہور سے بارود تہ میں ایلچی کے رکھ کر روانہ کیے سرکار انگریز بہادر کے لوگوں نے [illegible]
گولے اوتارنا شروع کیے عرب بھی فصیل دیوار سے اوٹ لگا کر [illegible] تمام [illegible] آدمی بھی
[illegible] کچھ احوال مقتولین و مجروحین کا کھلا بعد ایک ہفتہ کے دیکھیں صاحب اور جمعیت
لیکر [illegible] واسطے انکے آپ ہو کچہری عربوں نے ماں اور در باب اطمینان جان و مال اپنے سوال
کیا اسدم سرداران انگریزوں نے دو جمعدار انکے اپنے پاس رکھ کر دو افسر ولایتی ساتھ
کر دیے رضامند ہو گئے بیان کرتے ہیں اوسوقت عرب لوگ خاطر خواہ سونا اور چاندی [illegible]

میں پہنچے لوٹ کر بموجب قرارداد کے انکی دن اتنا میں تاریخ صوبہ کی نکالا راہی ہو اور شہید خالی

کر دیا پس افواج انگریزی نے ناگپور پر قبضہ کر لیا اور آپا جی کو سو سوار ولایتی سو جو سیم ایک سو فر اور سوار

پیادہ و چھتالی ثابت ایک جمعدار میانہ میں مقفل کر کے یہاں کہ قید کیا و محفوظ بہار روانہ کیا اتنا راہ چوتھی

پانچویں منزل پر بند و بستانی سوار کے جمعدار نے اپنے لوگوں کے ہمراہ میں بید میانہ کی شق کر کے راجہ کو لے نکالا یہ

کہ اسوقت سوار ہمراہی اسکے ہنر کا حال ہو کر نہایت خوف و ہراس سے اقبال صاحبان انگریز کے واسطے جان

بچانے کے سب مع جمعدار نشان حال ہو گئے راجہ نے تنہا اپنے سر و سامان و تشت آوارگی و غربت میں نزار

دار ان انگریز و ان پہنچے پہنچے بعد اس علاقہ کے رگھوجی بالمت کو قول قرار دیا کہ وسادہ نشین ناگپور

کرا چنانچہ اتنک وہی ایالت بدستور ان کی قائم تہا و راہی جمعیت ضروری کی بحالی پر رطبی کا مختار تہو

عرصہ ہوا کہ اسی سنین میں قضا کی اہل اخبار لکہتے ہیں کہ وہ لاولد اور جی جنرل لارڈ گورنر صاحب در بہا کے سبکو گذشتی

کر لیکے اور یہ بہی واضح ہو کہ آپا جی بہ قتل سے جدا ہو کر چند سست زدہ کے پہاڑ و کان پر نہان ہمیشہ سے سکلن

اور اسی کی جیو اور جودہ پور کی طرف چلا گیا اور راہی لکہا کہ ہم سیر میں جا کر راز نجیت سنگہ کا نوکر ہو اور

مر گیا اور ور راقم نے بیچ حالت کچہ زور آور قبضہ کے اخبار میں لیپا دیکہا ہی کہ ۱۸۴۵ بارہ ... بیجر کاں آیا نہ

واسطے قائم کرنے ریاست ناگپور کے نام سے ایک پور میں خروج کیا تہا اور وہ سو دو ملے اور تہان نوکر

رکہے تہے جنرل فریزر ریسیڈنت صاحب بہادر حیدر آباد نے جاسپن صاحب علاقہ دار برار کو لکہا کہ ہم کے اور

ادنی زدہ کو کہ اسکو پکڑ لیا اور ۱۵ پانچوان موضع تہر کل پالکپور میں قید ہی واضح ہو کہ ہو بموجب

اصطلاح ان لوگوں کے ہمیشہ کہرا ہو اور کاسب سے ہی کہتے ہیں راب نام سے آپا کے مشہور ہوا تہا

درمیان سندھ کے وہاں کے بادشاہ کس عرصہ ہوا لکھتے ہیں کہ کبھی حالت تغیر میں کسی کے سنگ لنگور بکری اور تاڑی

اور زر و مال باندھ لیا اور نیلا آسمان کا کر آگ کے ان لیے ہوئے سب کل سلطنت اپنی جلا دی بکسا اور اسکو

ہاتھی اگر دیا وزیر دل [illegible] اسکے سوکھی میں تھا اور تمام رسومات تعزیت کا ادا کرنے کے بعد ہو رہی بھی جلی اور

جانا چاہیے کہ بعد لکھنے حالات بالا کے سنہ ۱۲ بارہ سو [illegible] میں اردو اخبار میں چھپا ہوا کہ [illegible]

ناگپور آخر ذیقعدہ سنہ [illegible] میں ہوئے اور انکے کا پسر وہاں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مقرر ہوئے فقط

دوسری فصل خاندان ہولکر کے بیان میں

الخ اس شمس التواریخ [illegible] اصل

لکھتے ہیں پس ایک شخص قوم مرہٹہ ہے موضع [illegible] کے کسب بکری کا کرتا تھا [illegible] نام

اول دو گھوڑے نوکری باجی راؤ کی اختیار کی پھر دو سو سوار ہمراہ [illegible]

ملی اور پرگنہ [illegible] جاگیر اسکی قرار پائی واضح ہو کہ جب سنہ ۱۱ بارہ [illegible]

طرف باجی راؤ کے گردہر بہادر حاکم مالوہ سے جنگ کر کے فتح پائی [illegible]

اور مالوہ جاگیر [illegible] کی مقرر ہوئی وہ شہر اندور میں رہا کرتا تھا وقت [illegible]

ایکہ کا بیٹا [illegible] کاندھیر [illegible] عیش [illegible]

صورت [illegible] خورد سالگی میں مر گیا اپنا [illegible] اسکی [illegible]

اور [illegible] جنس اپنے آغوش میں لیکر [illegible] کا مالک کیا اور [illegible] بھی سنہ ۱۲ بارہ [illegible]

تک قضا کا ہوا [illegible] راو [illegible] قوم کا بیاس کا [illegible]

طلب [illegible] فریب سے قتل کر ڈالا اس [illegible]

احکام مختلف کے بیان میں

پس جسونت راو ہولکر برادر الاجی کا سی راو کا کہ وہ سبب خود اور آدمی مضبوط تھا اٹھا بیٹھ
رہنے کی عمر میں بیجا سوار دل سے نکلا اور ناگپور میں اگر سپاہ کی نگہداشت کی وہاں رگھوجی بھونسلہ نے اوس
کو قید کر دیا اور واضح ہو کہ بعد چند روز قید سے نکل بھاگا اور ناگپور سے اپنے چچا پاس چلا گیا اور وہاں
سے دو سوار ساتھ لے ایک گھوڑا الیکر مندسور کو آیا پس وہاں سے نکلکر سیرانج وغیرہ میں چند گاہ اقامت کی
اور وہاں پانزدہ بند الماس بیگ پچاس سوار نوکر رکھے اور ترودہ بیوپاری کو اوسکو لوٹ لیا اور وہاں کی
غنیمت لیکر سارنگپور میں آیا وہاں پر ایک ہزار سوار اکٹھے کیے پھر سارنگپور سے مندسور کو آیا اور قلعہ وہاں کا
مال واسباب غارت کر لیا بعد پھر ایک راٹھ اور باہو سے طرح جنگ کی ڈالی اور آخر فتح و فیروزی کا نامور ہوا پس زر جو جمع بہار
راو مقتول کی تھی اوسکو ملوائی اور مہربان ہو کر کو بخان خزانہ کی حوالے کر دیے اور کہا کہ جب دولت عظیم ہاتھ
آئی جسونت راو یاوری بخت پر اپنی تکیہ کر کے اکہ و بار چونکہ فیرا لیکر سے مقابلہ ہوا جنگ میں قصور کیا بہر الحال
سوکو صلح کر کے اندور پر جو دار الملک اپنے باپ کا تھا آیا اور کاشی راو سے پرورش کا ارادہ کیا
راو کی پلٹن سوار دینے لگے نکلکر ہتک کیا اور جسونت راو نے فتح اور فیروزی پا کر داخل ہوا
رورت سند پایا اور مستقل ہوا پس تیں جنگ پاہور پر سیندھیا سے کیے پھر پونا پر آیا وہاں
راو باجی راو سے مارے اور چلتے ہوئے اور ملک ایسا رہے بہت سا روپیہ مہیو کی
دولتدار نواب نظام الملک بہادر کا ٹنے کیا اور بندوستان میں جا کر پرتاب گڑھ فتح کیا
جنگ اور افسران انگریزوں سے کیے دو بین لاک سوار پیادہ کی جمعیت فراہم کر کے تمام ہندوستان
قابض و متصرف ہوا انگریزوں سے سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس تک سرگرم تاخت و تاراج رہا آخرکار

اپنی مصالحت میں افراط تفریط شعار سرکار عظمت مدار کے اندیشہ کرکے امن قریب ہے چنانچہ صلح انگریز صاحب

سے ہندوستان میں آرام تمام ساکن ہوا کیا مرا اجل کا آیا اور اپنے ماہ شوال ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس میں

اجل طبعی سے قضا کی مکھن میں کہ حسونت راو ہولکر ایک زمانہ سے نہایت دیوانگی میں مبتلا تھا

سے چھٹکارا پائی ہے یہی سبب دوسرا کوئی ہوا تھا پس ملہار راو ہولکر ولد جسونت راو نام پسر صغیر

پر کیا جسونت راؤ کا رویہ تمام جنگ و جدال سے انکار کرکے کنارہ کشی اختیار کی جنرل ہسلپ

صاحب الیم بہادر کہ لارڈ گورنر صاحب بہادر نے انہیں اسی واسطے روانہ کیا تھا کہ تم دریائے نربدا پار جاؤ اور دکن

حدود کو ان دونوں میں سے ہر ایک صوبہ دار کے مقابلہ پر رہنا

پس احوال ہولکر کے تم کہ جو کہ وہ طفل تھا اسی قدر تھا کہ ملک کا کام کیا جاتا

اور بقدر احتیاج ملک اور اسقدر سپاہ اسکی زیر حکومت تھی اور خیر خواہی سرکار عظمت مدار اور ملک

بہت آباد اور سپاہ آسودہ اور کارخانہ درست ہی فقط تقریر فضل خاں

صاحب اخبار بالا لکھتا ہی کہ جب سندھیا کا لیا ان ملکوں کی قوم سے

سندھیا کا بیان اول رانوجی نے پٹیل گری کی اختیار کی اور رفتہ رفتہ سرداری

کا ارتبہ میں پایا پس ہر شب میں بالاجی بیشوا کی حاضر رہتا تھا اور بعد وفات

اسکا خدمت گذار رہا اپنے عہد میں کفش برداری رانوجی کی سرفراز ہوا

ہوا کہ ایک دن بالاجی راو دیر تک دربار میں بیٹھا رہا اور جب باہر آیا تو دیکھا کہ

رانوجی چپ سو رہا ہی اور دونوں جوتیاں اپنے آقا کی سینہ پر رکھے جوتیوں کی خبرداری سے

چھاپی پر رکھا ہی باجی راو نے جیسن خیال کیا کہ یہ شخص میری ادنی چیز کی اتنی خبرداری کرتا ہی اس سے
امید ہے اور کام بالکاہ کا عنایت کیا پس راگوجی کی ترقی ہوی اور روز بروز اقتدار اسکا زیادہ
ہونے لگا ملہار راو ہولکر بانی خاندان ہولکر کا بہی اس سے راگوجی کو بہت موافقت تہی اور جب ایام زندگی کے
آخر ہوے راگوجی بموجب یاوری طالع کے دولت اور مال جمع کرکے راہی ملک عدم کا ہوا اوہیور کے قریب ایک
چہوٹے سے قصبہ میں جو اراکیج ہے جسکے نام سے مشہور ہی انہیں چہتری اسکی بنی ہے پانچ بیٹے چہوڑے جیبا اور دتوجی
اور جیوبا بطن سے زن ہم قوم کے گروہ تینوں پیدا ہوے اور دو اسکے ... بارکے اور تکوجی اور مہادجی سندھیہ
دو دو بطن سے ایک عورت کے کہ مالوہ کی راجپوتنی تہی پیدا ہوے راگوجی کے بعد مہادجی سندھیہ اسکا ... مہادجی
سندھیہ کا بیان یہ ہے کہ یہ باپ سے زیادہ مبارک ہوا کہ پانی پت کی لڑائی میں جب مرہٹوں کو شکست ہوئی
مہادجی ... ایک افغان نے اسکا پیچھا کیا اور قریب ہوکر ایک زخم اسکے پاؤں پر لگایا یہ تو جانبر ہوا ... زمین پر گر پڑا
گہوڑی اسکی لیکر چلا گیا تہوڑی دیر کے بعد یہ خاک و خون میں غلطاں پڑا ہوا تہا کہ سقا رانا خاں نام ادہر
گذرا اور اسنے مہادجی کو بیل پر بٹہا کر دکن کو لایا زخم تو اچہا ہوگیا لیکن تمام عمر پاؤں کام سے بیکار رہا اور اسی سبب
مارے جنگ شاہ ابدالی کے ہر چند کہ مرہٹے بے طاقت اور کم ... ہوگئے لیکن چند عرصہ میں موصوف کا اقبال
چلا گیا اور ہندوستان میں سردار اہل اسلام کے جھگڑا پڑا ہوا ہی اس قوم کے لوگ نکلے اور ہندوستان
میں قبضہ ... ہوکر تمام اقلیم میں پہیل گئے مہادجی سندھیہ بہی بالگاہ بالاجی جانشین باجی راو
پیشوا کے تراجی سردار ہوا اور زمین پر ... جب ملہار راو ہولکر سو اے تمام سرداران
مرہٹہ میں اوسکا قرار پایا آہی اور اسی جب مرہٹوں کو زیر و زبر کرنا نجیب الدولہ وزیر بادشاہ ہندوستان

شاہ عالم بہادر کو منظور خاطر ہوا کہ سیاجی کرشنا کو ترتیب فوج کا سردار کرکے روانہ کیجے ہرچند کہ مہاجی
سندھیہ بظاہر متعین سرکار کا ہوا لیکن باطنیں درپے اپنی ترقی مدارج کا تہا اور الک ریاست کہتری کرنیکا ارادہ
رکہتا تہا اور تمام اراضی جو اسکے باپ کو او [illegible] تنخواہ سپاہ میں تہی سب اسکے قبضہ میں تہی بعد انام [illegible]
راجہ کا گوہ اور ہندوستان سے خراج لیکر اپنے تصرف میں لاتا تہا اور اسمیں کچہ حصہ [illegible] کو نہیں دیتا تہا
ملک [illegible] اسکے بہی دست درازی [illegible] کے نام سے کرتا تہا اور ریاست میں اپنی [illegible] اصلاح پڑتا جاتا تہا حتی
[illegible] ہوا اور رفتہ رفتہ ریاست میں پونا کی خلل پڑا تو مہادجی سندھیہ جہانتک ہو سکا وہ اراضی ریاست پونا کی
جو [illegible] اسکے از طرف واقع تہی اپنے قبضہ میں کرلیے اور ہنگام قتال و جدال [illegible]
برسر اعانت راکہوبا کے رکہتا تہا [illegible] نام [illegible] شاہ عالم بادشاہ کا کروا تا اور [illegible]
میں ورود اور باطنیں رغبت بیدا کی و بظاہر سپاہی و در اصل عار گر ریاست [illegible] ہوا چنانچہ
بہ موجب عہدنامہ مقام سالبائی مہاراج سندھیہ حاکم خود سر کردیا تہا عہد اصلیہ [illegible] وہ [illegible]
[illegible] شمار کرتا تہا اور ظاہر اسے تکلف کو کام فرماتا تہا اور [illegible] مہاراج سندھیہ [illegible]
اور دار السلطنت کو [illegible] اپنے اختیار میں کرلیا ایک کاغذ بادشاہ سے کہ جسکے [illegible]
ریاست ہند کا منصور ہو دستخط کروالیا بعد فیما بین [illegible] اور سلطان دہلی اپنے [illegible]
دیا قدرت خدا تمام ملک ستلج سے آگرہ تک قبضہ میں سندھیہ ہوگیا اور وہ بتدریج تمام [illegible]
راجپوتانہ یکطرف سپہ سالار مقرر ہوا ساتہ [illegible] معہ ایک لاکہ سوار پانسو توپ [illegible] زیر حکم
اسکے تہیں زہی ترقی [illegible] کہ گویا وہ بادشاہ اصلی ہندوستان تہا واضح ہو کہ اس اقتدار [illegible]

تیسرا قسم احکام متعلقہ سکہ کے بیان میں

احکام متفرقہ

جب مہادجی سیندھیہ ہندوستان سے پونا کو واسطے ملاقات دھوراو ثانی کے آیا جو کہ قبیں دستار اُسکے
بیگانہ تھا عجب بیہ بیان واقع اُسکا یہہ ہی کہ جب شہر پونہ کے دروازہ پر پہنچا ہاتی پر سے اُترا اور پیادہ آیا
سب ماکری بیچہ خاندانی شعار اونسے صف نعال میں بیٹھے جاکر اور اس عرصہ میں مشہور ہوا باہر نکلا
اور اپنے بھی اجازت مثل اور دیسوان کے فرش پر بیٹھنے کی دی تب اپنے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ غلام جرات سردار
طاقت نہیں رکھتا کہ برور حضور کے بیٹھے اور بغل سے ایک بقچہ نکالا اور ایک جوڑی نعلین کی روبرو پیشوا کے
رکھ دی اور کہا میرا یہہ کام ہے اور میں آپکے عہد پر قایم ہوں اور برابر اپنی کفش اسکی پیشک رومال سے
پست کر نعلین جو پہلے اہل دربار اس حرکت شایستہ کو اسکی پسند کیا اور واسطے بیٹھنے کے بعد ہو تب بیٹھا اور
عجز والحاح کی باتیں کیں سپہ آکا نام پٹیل کے اور کوئی نام دوسرا اُسکا ایک جب پورن نام ایک شخص سیندھیہ کو بلا
مہادجی کی نوکر رکھہ کر اسکو ایک کمپو کا سردار کیا اور جنگ فرانسیس باز آگرا غانت سے اسکی صف آرا ہو کر
لڑنا شروع کیا اور بہت سی کتب تاریخ میں لکھا ہی کہ جو اقتدار مہادجی سیندھیہ کو حاصل ہوا تھا اُس
میں کسی سردار کو اور مرہٹہ کی وفات کی آسکے دور تک نصیب نہوا تھا جو چھوٹے مفاسد کے
سو فقط مہادجی سیندھیہ شہر پر نہیں کیا بلکہ اچھے اچھے توانا اور قدرت والوں کی گران [illegible] کی
کو بھی مثل پرکاہ سبک کر دیا تھا اور جب مالاجی جاہ میں جو بنام نانا پھڑنویس مشہور تھا محنتا
کار پیشوا کی ہوا حاصل ملک کا طلب کیا اور جمع و خرچ کے دکھلا دیئے اور خزانہ میں پیشوا کے کبھی
پیشکش نکیا تھا ۱۱۶۹ سترہ سی نوع میسو میں جو دہ پور کی مجتمع فوج سے مقابلہ کر کے ایسی
فتح پائی کہ اس روز سے سب جو دہ پور اور اودیپور اسکا زور اور دبا و ہو گیا پس قسمی کا

جو دو پہر کی فوج سے جنگ ایک فیصلہ ہوا اور سنہ ۱۲۰۴ سے [illegible] تو عیسوی میں کہ [illegible] بھی ہو گئی تھی اور

انگریزوں نے شکست فاش کہائی لیکن اسکی بہی چار برس بعد اس نے انہیں کٹ کیں قبل اسکے جنگ کے [illegible]

تالوکے سے نوبا کو کیا تہا استحکام مقابلہ سرداران مرہٹہ نواب نظام الملک بہادر سیندہ کا فتح والی حیدرآباد سے یعنی

سنہ ۱۲۰۹ ہجری تو عیسوی میں مر گیا اور سوا اس دولت و حشمت کے جو جو آرزو میں کہ ہمیشہ تہیں جی ہی میں

رہیں یعنی صورت استحکام اور پایداری ریاست کی [illegible] نہ ہوا ہے پہلے ہی مر گیا کہ مہادجی سیندیہ [illegible]

انگریزوں کا تہا [illegible] میں فیروز طلب ترا دشمن سیندیہ سبب قاعدہ دانی کے بہو جب [illegible] بند [illegible]

[illegible] انگریزوں سے [illegible] سردار ہو گیا تہا اور ایک قسم شیشہ سیندیہ پایہ میں ما گرتا تہا اور وہ

[illegible] کار انگریزوں کی نہایت متردد اور متفکر رہتا تہا یہ مہادجی سیندیہ کا کوئی [illegible]

تو کا بہی تہا اسکے بعد [illegible] جو اندر رام نام تہا مہادجی [illegible] بہت [illegible] اور

بیٹے کو جو دولت راو نام تہا آغوش میں لیکر وارث ریاست کیا تہا وہ [illegible] الف [illegible]

مقام عم پدر کا ہوا انہوں نے جانشینی دولت راو کی تسلیم کرکے ایک اور کو راجہ بنایا اور

[illegible] بار کرکے تب باز آئیں [illegible] دولت راو کی [illegible] کیا [illegible]

یہی دولت راو سیندیہ کا تہا کہا ہی کہ ابتدا سلطنت میں [illegible]

بہت بدعتیں کیں اور ہو کے خاندان کو بڑی تکلیف پہنچائی کہ [illegible]

سن عیسوی میں ہندوستان قلبی میں وہ زمانہ شروع ہوا کہ بہو کر دیا [illegible] زبان [illegible]

یہی چند کہ دولت راو سیندیہ برخلاف سرکار انگریزی بہت [illegible] مگر کچہ فائدہ مترتب نہوا

تیسرا وقت

احکام مختلف کے بیان میں

اور جو خیالات خام نام و اقتدار حاصل کرنیکے دماغ میں [illegible] بہ سبب انگریز کی [illegible] بیخ و بن [illegible]

دیئے جو بلا تحقیق کر دی اور ان سے بہرہ کی [illegible] بنائی نہیں [illegible] ہو سکیں [illegible]

زیادہ تر یہیں بہ [illegible] انگریز کی ذاتیں ہوئیں جنہیں [illegible] آپ نے کار اچھی [illegible] اصلاح کے [illegible]

ہندوستان اور [illegible] ہو کر اپنے لئے [illegible] حاصل کی اور [illegible]

[illegible] ایک اور [illegible] کیا کہ جسکے باعث [illegible] اور [illegible] سوا آپکے [illegible]

[illegible] انگریز [illegible] ہندوستان قلعی میں [illegible] رابطہ [illegible]

نہیں [illegible] ہوئی اور [illegible] واضح ہو کر دولت راو [illegible] انگریز [illegible]

[illegible] کی [illegible] بعض حصہ رکھتا تھا حتی کہ [illegible] نہیں [illegible] کی [illegible] ہوئی تھی اور

[illegible] انگریز [illegible] ہوا تھا اور [illegible] کی [illegible] کرتا تھا اور [illegible]

[illegible] انگریز [illegible] کا ارادہ کیا [illegible] کہ

[illegible] انجام [illegible] کار [illegible] جلد [illegible] نقصان پیدا کر کی

اور [illegible] انگریز [illegible] رہا ہو کر اقتدار کو [illegible] انگریز [illegible]

[illegible] میں [illegible] قضا کی [illegible] وارث [illegible]

[illegible] مجبور کیا جو قائم مقام ہو تو لا علاج رانی بیجا بائی صاحبہ بطور نائب حکمران ہوئیں اور

[illegible] دربار [illegible] دولت راو کا قرار پایا [illegible] جاتا کہ خاندان [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] گذشتہ [illegible] منظور کیا [illegible]

ایک اگرہ گیارہ برس کا تھا اٹھارہویں تاریخ جون کی مہاراجہ عالیجاہ جنکوجی راؤ سیندھیہ کے تقریب

گدی پر بٹھلایا **جنکوجی کا بیان** واضح ہو کہ جناب جنکوجی خورد سال تھا اختیار بائیزا صاحبہ کا

اور جب جوان ہوا خود حکومت کا دعوی کیا بائیزا صاحبہ کو ناپسند آیا فیمابین برائی پیدا ہوئی بلکہ سنہ ۱۸۳۲ اٹھارہ سو بتیس

عیسوی میں ریزیڈنسی میں جا بیٹھا اور وہاں کی پناہ لی ریزیڈنٹ صاحب اوس دم تو کچھ سمجھا بجھا کیا [illegible]

دونوں بیچ باقی رہا اس عرصہ میں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل صاحب بہادر ہند کا دورہ کرتے ہوئے

میں گوالیار میں آئے راجہ نے اونسے رجوع کیا اور بولے کہ خدا کی [illegible] میں ہم دخل نہیں

تم بالفعل صبر کرو چونکہ بائیزا صاحبہ مہاراجہ [illegible] اختیار [illegible] راجہ کی

ایک تجویز انقلاب کی کر کے سنہ ۱۸۳۳ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی جولائی کے مہینے میں ریزیڈنسی [illegible]

لیے چونکہ دخل دینا منظور نہ تھا دروازہ ریزیڈنسی کا بند کروا دیا اور اوسکو دخل نہ کرنے دیا

میں عرق آلود ہو کا بیٹھا ریاست ریزیڈنٹ بہادر بلکہ ہو الیا اور کہا کہ پھر اندر [illegible] بائیزا

ہر چند کرتے وہاں کے مایوس [illegible] زمانہ [illegible] دکھلایا کر دہ

فوج جو بائیزا صاحبہ سے ناراض تھی راجہ سے مل گئی اور اسکو سپرد [illegible]

اس سے رائی بائیزا صاحبہ برکت ہو کر حکومت [illegible] ریزیڈنٹ صاحب

کی دسویں تاریخ منادی ہوئی اور تیرہویں کو بائیزا صاحبہ دہولپور کو چلی گئیں پھر اگرہ آئیں

بنارس کو پہنچیں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سنہ ۱۸۳۳ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی [illegible]

سالیانہ واسطے اونکے دربار گوالیار سے مقرر کرا کے دکھن [illegible] تھہرا دیا

واضح ہو کہ جب اسوقت سے راجہ صاحب مراد کو اپنی پہنچے فوراً ایک اجل کا اثر ہوا اور ساتویں تاریخ
فروری کی سنہ گذشتہ یعنی سنہ ۱۸۴۳ اشارہ سے تشنج علیہ میں انتقال فرمایا پہنچی بنگال لیا اسکو زکام
تہا ہونا یہ انکی فرحت فزی تھی کیسکو پرورش کیا تاکہ انکی رانی تارا بائی تیرہ برس کی تہی اپنے خاوند کی
وبہ بدیں سبب عہدہ داران جلیل القدر نے ایک آٹھ برس کے لڑکے کو گود میں لیکر گدی نشین کیا اور مہاراجہ
جیاجی سے لقب پکارا جیاجی کا بیان جبکہ جیاجی گدی نشین ہوا ریسیڈنٹ صاحب نے ماما صاحب کو
راجہ متوفی کے مدار المہام مقرر کیا اور اسی روز خلعت دلوایا چونکہ ماما صاحب اہل دربار کی جمیع زنان رانی
متوفی کے اپنے برخلاف پایا واسطے تقویت کے ریسیڈنٹ صاحب اور گورنمنٹ نے کیا کہ اگر شادی مہاراجہ کی
سرکار کی بیٹی سے ہو تو مناسب ہے چنانچہ انکے روبرو سامان کیا وقت رسم شادی کے بیٹی کی عمل میں آئی اور
دربار میں بسر کا ماما صاحب آمادہ ہوئے لیکن انیسویں تاریخ کو مہارانی صاحبہ تارا بائی نے ریسیڈنٹ صاحب کو
عزل ماما صاحب کا رقعہ لکھا ہر چند گورنمنٹ نے منظور کہلا بھیجا اور بھی الیہ کو کام سے معزول کر دیا
دو دن کے بعد سر ریسیڈنٹ کو جلایا اور صاحب ریسیڈنٹ نے بھی افسر اعلیٰ کو گورنر جنرل صاحب اس
امر سے اطلاع کی دہولپور کو چلے آئے جو کہ سر ریسیڈنٹ میں ماما صاحب کو موقوف کیا کہ دادا کو الہار و انکے
اور صورت کہ دادا خاص جی بیسویں تاریخ جولائی کی صاحب ریسیڈنٹ کو خط لکہا کہ گورنر جنرل صاحب نے
پہنچی کہ اگر کچھ بھی سیاہ کاری ماما صاحب کو خطرہ ہو تو رانی صاحبہ کو اطلاع دو کہ اگر ایک بھی آدمی
سرکار سے گذرے گا تو یہ امر عہدداری سرحد کو بر حملہ اور ہو گیا برابر متصور ہوگا اور اندازہ پر
پیشتر اسکے دیکھا دیکھی نقل اس چٹھی کی خدمت میں مہارانی صاحبہ کے مرسل ہوئی رانی صاحبہ نے لکھا کہ ماما صاحب

حملہ کرنیکا ہمارا ارادہ نہیں ہے بعد رسیدن جواب رزیڈنٹ صاحب کے وہی ارقام کیا جو اول لکھا تھا پس دادا خاصکی
جو بعد ورود ان صاحبوں کے اختیار کلی حاصل کیا تھا صاحب مختار لکھتا ہے کہ وہ بہت بزدل تھا اور آپ مکر و فریب سے
کام کو زمیں بنا کیا تھا سو اسکے بعد زر جوانکی جمعیت کیلئے تھا کہ اسقدر واسطے حفاظت گوالیار کے ضرور نہیں
دربار گوالیار میں بہت فساد پیدا ہوا اس ضمن میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ اگر رسل و رسائل
سے نہ ہو سکے تو بزور ریاست مذکور میں امن و امان کرنا اور دسویں تاریخ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ کے اشتہار ہی میں
میں برائی کے اپنی قلم بند کیا مضمون بعضے فقرات تحریر و تجویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
درباب ریاست گوالیار در ہولا گوالیار میں ہمارا منظور کیا ہوا کار پرداز موقوف ہوا اور اسکی جا
منصوب ہوا اور کل سپاہ افواج دار الخلافہ میں جمع ہوئی ہے اور تمام افسر انگریزی جو علاقہ میں
اپنے موقوف ہو گئے ہیں اور واسطے علاقہ قدیم ملکی اور جنگی کے انتخابات کئے ہیں جو ہمارے دشمن
رہیں وہ ہیں کہ جنسے ہمارا مستوفی ہمارے کہنے سے موقوف کیا تھا لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
تعجیل درپیش نہیں ہو سکتا ہے کہ زمانہ مستقبل میں کیا رد کار آوے نیز بد سلوک اور ایسی باتیں ارقام کیں
یہی خیال لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا تھا لارڈ ایلنبرا صاحب بہادر نے لا رفع کر کے بندوبست کی کہ اگر
تم کا ہیوں کو اپنا مختیم کردار و بالاتین یا دو ہی اور ایک آپ نے چھین کر رکھے ہیں
میں افزوں ہو کر لکھیں رزیڈنٹ بہادر ... کہ جو ہو گوالیار کو آ
دادا خاصکی قید کیا جاویگا اور اسکی ... لیا جاویگا اسکو سپرد گورنمنٹ
گوالیار میں نہ آویگا ایک خریطہ دادا خاصکی رزیڈنٹ بہادر کا جو در جواب آگرہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

لکہا تہا اپنے پاس رکہہ لیا اور رانی کو نہ دیا اس سبب کو رزیڈنٹ صاحب بہادر اور بہی خفا ہوئے ۔ حرکت اسکی برابر
اس جرم کے قرار دیئے گئی کہ اپنے رانی صاحبہ کے اختیار کو آپ غصب کر لیا اور خود کو ر رہا ۔ قریب دو
مہینہ گوالیار کے ریذیڈنسی یعنے دار الامارت کو چہوڑ کر آگرہ کے بیچ مستقید ہوئے اور سب قلم بند کیا کہ ہمیشہ
بے انتظامی ہو رہی ہے اور وہاں کی فوج ریشہ دوانی کرینگے اس ہنگام میں مناسب نہیں کہ تنازع گوالیار کو ہم
تصفیہ بغیر چہوڑ دیں جب یہ بات معرض ارقام میں آ دیئے صاحب اخبار لکہتا ہے کہ گوالیار میں تب ایک
کمال کو پہونچ گئی یہی سپاہ کی تین جہتے ہو گئے یعنے ایک تو دادا صاحب کا طرفدار اور ایک مخالف اور ایک
بے الگ اور دوسرے جہتے نے دادا صاحب کو پکڑ لیا تہا اس سبب توقع ہوئی تہی کہ شاید موصی الیہ کو جہتے
سپرد ارباب گورنمنٹ کے کر دینگے اس لیے رزیڈنٹ بہادر نے ایک رقعہ لکہکر دربار سے طلب دادا صاحب کی ایک منشی کو رانی کے
پاس بہیجوا دیا تہا ۔ چیف سیکرٹری وہاں سے پہر اور آقا کو اپنے جواب لقا کیا اس عرصہ میں رزیڈنٹ صاحب خفا ہو کر گوالیار
چلے گئے اور گوالیار میں تہوڑے دنوں بعد مخالف جہتوں میں دو روز تک توپ چلتا رہا پس رانی صاحبہ اور
کو بولا کر فیصلہ کیا اور باقی سبوں نے دیکھا پہیچ دادا صاحب کو گرفتار کر لیا تہا مقدم کار تو قرار پایا
گیارہویں تاریخ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ اتہارہ سے تینتالیس عیسوی میں ہنوز دادا صاحب سپرد ارباب گورنمنٹ کے نہیں کیا گیا تہا کہ نواب
جنرل صاحب بہادر آگرہ میں اگر ارادہ کیئے کہ فوج انگریزی جو فراہم ہوئی تہی اسکو حرکت دیجاوے اور ایک خط اسی مضمون کا
رانی صاحبہ کو لکہا اس عرصہ میں دادا صاحب کی بہدست ہو کر داخل آگرہ ہوا مگر اسکے آنے سے آو تمہیں جہگڑے حکام
انگریزی کی خاطر مطمئن نہوئی گورنر جنرل صاحب بہادر نے سپاہ انگریزی کو گوالیار کے طرف کوچ کرنیکو
حکم کیا اور سب کہا کہ جبتک گوالیار میں ایک ایسی حکومت قایم نہو گی کہ وہ اپنی سرکش رعایا کو زیر فرمان

رکھیے اور فوج گوالیار کی کم کیجاوے اور سپاہ کنٹنجنٹ کی زیادہ ہوجاوے یہ نامناسب نہیں بلکہ بموجب عہدنامہ
برہانپور کے گورنمنٹ انگریزی پر واجب ہے کہ مہاراج دولت راو کے جانشینوں کے حقوق کی حفاظت کرے جو
مہاراجہ صاحب اور مہارانی صاحبہ خورد سال ہیں اور مردمان ناعاقبت اندیش نے سارا اختیار اپنا کر لیا ہے اور سبب جنکا
نالایق ایکے واوہ ہوئے جو فساد ہیں کہ گر رہے تھے تو تب ہے اب کہ گورنمنٹ انگریزی جو قریب ہے دلی میں مداخلت کرین
تو یہ اندیشہ ہے کہ گوالیار کی تباہ ہوجاوے گی پس صاحب تاریخ لکھا ہے کہ ... میں تاریخ ... دسمبر کی فساد ہین سرداران گوالیار
گورنر بہادر کے گفتگو ہوکر مہاراجہ صاحب اور گورنر جنرل صاحب بہادر کے ملاقات کی تجویز پائی اور بعد ملاقات کے گورنر جنرل صاحب بہادر
یہ سبب تقرر رہنے کی کہ ایسی ... تفصیل شرایط عہدنامہ کی تیار ہووے اور ... مہاراج ملاقات کرین اور در
موجود منظوری عہدنامہ کی کفیل ہوجاوین اور اگر سردار انکا وعدہ کرین تو مہاراج الیجہ بہادر
ہین اس عرصہ میں جمعیت گوالیار کی واسطے جنگ کے تیار ہوگئی اور صورت صلح کی جو بندھی تھی سو
برہم ہوگئی اور گورنر جنرل صاحب بہادر آب چنبل سے عبور کر کے ہنگونہ تک آپہونچے اور ...
دسمبر کی سنہ ۱۸۴۳ اٹھارہ سو تینتالیس عیسوی میں ایک اشتہار اس مضمون کا مہارانی صاحبہ ...
مضمون اشتہار لارڈ گورنر الن برا صاحب بہادر فوج انگریزی عملداری میں مہاراجہ ...
بطور اعوان کے واسطے پابندی شرایط عہود اپنے اور قایم رکھنے ریاست کو انکی داخل ہوئی ہے ...
عیسوین تاریخ کو ایک اور خریطہ لکھا کہ نیا عہدنامہ اٹھائیسوین کو منظور کیا جاوے اور اگر تاریخ مذکور ...
تعمیل کیجاویگی تو فی یوم پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا اور یاد رکھو ... حکام انگریزی ...
کرتے تھے اور جو واسطے بیچ بچاو کے بیچ میں پڑ گئے اگر زبردستی ... گوالیار کو چلا گیا اور

احکام مختلفہ

جمعیت کا قصد کیا اور یہ جمعیت واسطے جنگ حکام انگریزی آمادہ ہوگئی چھبیسویں تاریخ کو انکا ایلچی
سمنبہاجی انگریزی علاقہ انگریزی میں سے بلا اطلاع نکل گیا انتیسویں تاریخ کو جو واسطے منظوری عہد نامہ
مقرر تھی کوئی شخص دربار کیطرف سے نہ آیا تمام دن انتظار میں بسر ہوگیا اکتیسویں تاریخ فوج انگریزی
سرکردگی کفے صاحب بہادر کی یکایک مرہتوں سے جا لگی اس سمت میں مقابل ہونا تھا مرہتوں نے مقام جو بندہ
میں بہت اچھی جگہ توپیں قائم کیں تھیں فوج انگریزی نا بندوبست کر کے اس مقام پر آنا چاہتی تھی کہ
انہیں میں کچھ سپاہ گوالیار کی مہاراج پور پر مقابل ہوئی اور لڑائی جنگ کا خوب گرم ہوا فوج انگریزی فتح پا کر
کیطرف متوجہ ہوئی اور وہاں بھی خوب قتل و کشش کر کے ظفر نصیب ہوئی اور اسی اثنا میں سپاہ انگریزی کی ایک ٹکڑی گوالیار کی
کو بنیار کے اوپر [illegible] قاضی لکھا ہے کہ آٹھ سو نو سو آدمی اس روز تینوں لڑائیوں میں مجروح و مقتول ہوئے
ان فتوحات کے [illegible] میں آخر کار رانی صاحبہ اور اسکے صلاح کار خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ہر قسم شرائط جو حکام
انگریزی نے پیش کئے واسطے قبول کرنے کے آمادہ ہوئے بیسویں تاریخ مہارانی اور مہاراجہ آئے اور ملاقات
لارڈ گورنر صاحب بہادر کی حاصل کی بعد رسومات معمولی کے حکام انگریزی نے بالاتفاق سرداران
ہندوستانی کے جو مہاراجہ کے ساتھ تھے واسطے درستی معاملات کے تدبیر شائستہ معارض [illegible]
میں لائے اور وہ سب درجہ پذیرائی کا پائے شرح اسکی طول ہے اور دوسری تاریخ جنوری
سنہ ۱۸۴۴ اٹھارہ سو چوالیس میں فوج انگریزی خاص گوالیار کے تلے خیمہ زن ہوئی اور ایک اشتہار
واسطے از سر نو قائم کرنے روابط دوستی کے دونوں ریاستوں میں قلمبند ہو کر مشتہر ہوا
پانچویں تاریخ ماہ مذکور سنہ الیہ کی لارڈ گورنر صاحب بہادر مع سپاہ داخل گوالیار ہوئے اور

عہدنامہ کے شرائط طرفین سے قبول کیے گئے اور عہدنامہ لکھا گیا مضمون عہدنامہ جدید مورخہ

تیرہویں جنوری ۱۸۴۴ء عیسوی مشتمل اوپر بارہ شرطوں کے اول جو دفعات عہدنامہ سابق کے

بسبب تغیر و تبدیل زمانہ حال کے بحال رہینگے دوم فوج کنٹنجنٹ زیادہ کیجاویگی اور دوام کے لیے اس سپاہ کی تنخواہ

کے واسطے فلانے فلانے اضلاع کا محاصل سو لاکھ آمدنی کے جو اس امر کے لیے مناسب ہے مقرر اور معین کیا جاوے

سوم سپاہ کی تنخواہ دینے کے بعد اگر اٹھارہ لاکھ روپے سے زیادہ اضلاع مذکور سے حاصل ہو تو مہاراج کو دیا جاوے

اور اگر کم ہو تو مہاراج صاحب اس نقصان کا کریں چہارم واسطے بندوبست تحصیل زر اور انتظام قرار واقعی

و نسق اضلاع مذکورہ کا حکام انگریزی کو سپرد کیا جاوے پنجم ریاست گوالیار کو جو بیس لاکھ روپیہ گورنمنٹ کو دینا

ہے چودہ روز میں ادا کیا جاوے ورنہ فلانے فلانے اضلاع کا محاصل علاقہ میں شامل کر دیا جاوے اس زمانہ تک زر

نصف یا کچھ روپیہ ادا ہو لکھا ہے کہ گنگا دربار گوالیار سے زر مذکور جلد ادا کر دیا اور اضلاع مذکور

نہ ہونے دیا ششم مہاراجہ صاحب کی سپاہ کنٹنجنٹ کی نو ہزار سے زیادہ نہ کمیں اور جو زیادہ ہو تو

فوج بر طرف کیجاوے اسکی تنخواہ دام دام دیجاوے اور جو بھرتی ہو اسکو بموجب ماہیانہ پنشن دیں ہشتم اٹھارہ برس

کی عمر تک مہاراج خورد سال تصور کیے جاویں جب تک جو اشخاص کہ مہاراج ریاست کو انجام دیویں

صلاح ریزیڈنٹ بہادر کے برابر ان کار بند ہو ویں اور نہم میں نام نائبان

مندرج ہیں دہم مہارانی صاحبہ کے دست خرچ کے لیے تین لاکھ روپیہ

سے گورنمنٹ سرکار انگریزی کے اقرار ہی کہ وہ مہاراج سندھیہ اور انکے رعایا حقوق

رکھنے میں معاون ہو نگی شرط دوازدہم میں عہدنامہ کی تصدیق کا ذکر ہی واضح ہو کہ

تیسرا دفعہ احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے

جب یہ عہدنامہ پختہ ہوگیا حکام انگریزون کو مہم گوالیار کی ختم ہوگئی اور کاروبار ریاست کے
داد و جاری ہوگئے بعد ایک زمانہ کے رام راو بالکہ ہوا اور باجی صاحب نامو پیشوا مہاراج سینکو جی راو بہادر
مختار ریاست کا حاصل کیا چنانچہ تا ہنوز وہی مامور و مختار ہیں چنانچہ تنہا ہیں مختار کار اور والی مہاراجہ ان
بھی ابھی سرکار انگریزی سے قرار پایا کہ رانی صاحبہ گوالیار میں جانا چنانچہ وہ آئندہ رسید کیا ہیں اب بھی
نہیں رہیں نہیں معلوم کہ کہاں ہیں تا آخر جنوری سنہ ۱۸۳۳ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی میں اور اب اخبار سے
ایسا ثابت ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی میں مطابق شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو انچاس
ہجری کے مہاراج صاحب مختار ہوئے اور انہیں اختیار دیا گیا تیسرا باب فتح کرنول کے بیان میں کرنول
نامدار انگریزی کے واضح ہو کہ حکام کرنول کے قوم افاغنہ سے ہیں بڑی قبل سے کئی پشت بندگان
بادشاہ دہلی سے تھے دفعتہ دکن تفرقہ پڑ کر نظام الملک بہادر خطاب پا کے آیا منجملہ متوسلان سرکار بادشاہ
کہلاتے رہے منجملہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ پیشکش دہلوی کا بنا شمس حیدر علیخان عرف بہادر صاحب دینے سے اور
ٹیپو سلطان بہادر مذکور کا ہوا پھر رجوع طرف سرکار ابد مدار ممدوح کے کئے اپنی میں سرکار موصوف کی رقم
تسلیم و مانگی پھر لی ہیں تنخواہ سپاہ حساب کر کے ذمہ کار گذاران کمپنی بہادر کا کیا بس سوا خواہ سرکار عظمت مدار
انجام کار نواب غلام رسول خان کو ارث حکومت وہاں کی ملی خان موصوف عہد میں ایک لاکھ روپیہ کا
سکوا کر ہاتھ سے گئی وکامل فراہمیں جنگی کو بے گنتی اقسام کے ہنولیئے اور کیا راسوا
ور جو وہ گنبد کی باروت اکٹھا کی اور شاہ دلیخان نام ایک روہیلے کو کہ وہ اول نوجوان
ملازم سرکار نواب مبارز الدولہ بہادر برادر حقیقی حضور پر نور والی حیدرآباد کا تھا نوکر رکھکر چار سو سپاہی

اسکے متعین کیے سوا اسکے اور بھی جمعیت اپنے ہمقوم سوروں کی بہم پہنچائی اور قلعہ کی اصلاح کی کیفیت

جناب مبارز الدولہ بہادر کی قلعہ گولکنڈہ کو تغییر و قتعہ انہیں آیا و انہیں ...

حاضر دربار جناب مبارز الدولہ بہادر موصوف رہا کرتے تھے اور پیشوا ان ...

یہ اسکے منشی مولوی محمد علی ندیم و مصاحب نواب وزیر خان ابن نواب امیر الدولہ امیر محمد خان ...

والی ٹونک کا عیش المسلمین امیر المومنین حاجی بن مسکین عبد العزیز مبارز الدولہ ...

کیا تہا اور جناب محتشم الیہم اسکو پسند کرکے بہی مشہوروں لیے مریدوں کی بیعت فرماتے تہے اور ...

اور بیٹہے پر خود بیعت کرتا تہا دو تہا ... ایک شمشیر کہ اور چار پردے نقد عطا ...

ہوکر بہی پیتا تہا سبب اسکے بہت لوگ جمع ہوتے تہے اور در ہمیشہ ... بیان علیہ ...

ولایتی وضع پر رہا کرتے تہے اور کبھی کبھی اپنے سوار ہوکر جلوہ نما ہوتے ... فرماتے تہے

ان قراین سے سخت دباعث فہمائش پائی جاتی ہے بلکہ بقول بعض خفیہ آمد و شد ... کی بہی ...

بقول دیگر فقط سوا الجواب زبانی جو تکمیل تحقیق سکی اور کرفت نوشتہ ... سوا ... اسمیں ...

مین کہا یہ نقل کا ہے کہ ایک عریضے نواب کرنول کی آمیں جناب محتشم الیہم ...

ہوئی اور دیگر لوگ جو شریک معرکہ تہے لپ گئے ہیں کہ کوئی دستاویز اثبات امر کی پائی

نہیں گئی خیر بہر کیف غرض اصلی اس سے کیا تہی کوئی تو اسپ کتاب ہی کہ ... جناب محتشم

الیہم کے عند التفتیش مقر جہاد سکہوں کے ہوئے اور افواہ عوام ... ہی کہ عروج اور یہ

سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر سے تہا حتی کہ یہ شندہ کی پلاش ... ملازم انگریزی سوار ...

ہو سکتی نہیں اگر ذرہ توقف ہوتا تو انقلاب عظیم ظہور میں آتا اسی ضمن میں جنرل وزیر بہادر
انگلستان وارد مشورہ حیدرآباد ہو کے دیکھے یہ کیفیت حضور میں ہند کا نقشہ عرض کیے جناب
شب مہوت راجہ چندو لعل کو واسطے جلد بندوبست کرنے کے ارشاد کیا پیش مہاراج دربار رخصت کر کے گھر آ
آتے ہی اور سرع جمعیت دیوبجنگ عبدالحمید علی ابوالفتح عرب اور دلاور جنگ محمد خان کا نام جماعۃ سواران
کو واسطے محاصرہ حویلی مبارز الدولہ بہادر روانہ کیے بہادر معہ اپنے بیجر لشکر دروازہ دو
پچاس ہزار آدمی ہمیشہ حاضر رہتے کر دو چلی میں جمع کیے پہر گھڑی کے اندر داخل ہو گیا پس دو چار روز لگ گئے
قلعہ کے جانے کا نہ ہوا تا کہ موجب کا کیا ہی فرماتے رہتے آخر کار سب پہر کے وقت محمد خان سیڑھی لگا کر دیوار کے
اندر کود دیے اور فتح پایا یکبارگی تمام جنے کھینچے ہوئے اندر جس آئے رکتے ہیں بعضے خود بھی فرنگ علم ہاتھ میں جو دار
جرودار ہستے کو زمانہ ہی کے ہوئے آگے بڑھے جمعدار عبدالحمید علی خان جست بیچ میں
اگر اپنے لوگوں کو ہٹا دیتے اور ہتھیار اپنے رکھوا دیتے اور زبان خدمت کو بوسہ دیکر عرض کی کہ آپ
بھی ہمارے ولی نعمت ہیں اور وہ بھی ولی نعمت اور کچھ نہیں حضور کا حکم فقط اتنا ہے کہ آپ قلعہ گولکنڈہ میں
جانا جب تک آپ یہاں رہتے ہیں وہاں بھی رہیں گے کسی طرح کی اذیت نہ ہو گی تب خود کرسی پر
بیٹھے اور کہا کہ قصور میرا کیا ہے انتہی مغرب کا وقت ہوا جائے نماز ادا کی آپ امام بنے اور تمام
حاضری عرب غیرہ مقتدی ہوئے سنہ نصف شب تک برابر رہے گفتگو ہوتی رہی دوسرے دن
اسکے یعنی تاریخ ربیع الاول کی ششم بارہ بجے دن پچاس سوار داخل قلعہ محمد نگر
عرف گولکنڈہ ہوئے تمام دہلی بلدہ کے لوگ ان کو دیکھنے گئے چنانچہ ہنوز نشیب زمین سے

ورق چھبیس میں ہیں اور مبارز الدولہ بہادر تشریف رکھتے قلعہ مذکور اب رجوع کرتا ہوں طرف مطلب کے ذکر شجاعت
کرنول یعنی جب یہ سب کچھ ہو چکا بموجب حکم لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے کلکتہ سے پانسو سوار گورے اور ایک پلٹن
مع توپخانہ جنگی روانہ کرنول ہوئے اور دو رسالے سواروں کے مع دو پلٹن انگریزی سپاہ کنٹنجنٹ
سرکار نامدار نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر کے متعین لشکر کے ہوئے بعد وصول چھٹی تاریخ ماہ رجب کی
جمعہ کے دن صبح کے وقت قلعہ کپتانوں نے معسکر انگریزی پر توپ سر کی سرداران سپاہ نے گورنر جمعیت کو اپنی
زد سے گولہ کے بچا کر کہڑے ہو گئے کیا اور صاحب پلٹن صاحب نے جو اہل قلم سے تھے غلام رسول خان گورنر قلعہ کو لکھا
کنایت نامدار خان نام دیوان خانہ گور کا واسطے سوال و جواب کے آیا اور صدر پلٹن صاحب ملا اور گفتگو
صلح کی کر کے پھر قلعہ میں گیا اور غلام رسول خان سے حقیقت مصالحت کی بیان کی اور
ایسے کہا کہ آپ باہر قلعہ کے تشریف فرما ہو تا وہ آکر آپ سے ملاقات بھی کر لیں گے اور
ادائے رسوم ضیافت اور شرائط مہمانداری کے سیر قلعہ کی مع جمعیت رخصت ہو کے غلام
رسول خان قلعہ سے نکلکر تمہید راندی کے اس پار مقام زہرہ بیٹ میں ایک
شامیانہ استادہ کروا کے جا بیٹھا بمجرد دیکھنے لوگ سپاہ غلام رسول کے جا مدگور پیدل
اپنا طلب کیا خانہ گور نے اسیوقت قلعہ سے روپے منگوا کر حکم کیا کہ ان سب کی تنخواہ دے
ہوئی وہ دے ایک افسر پلٹن کا سپاہ انگریزی سے واسطے ملاقات خان مذکور کے آیا اور
کی پایہ کہیں بس نامدار خان دیوان نے رومال اپنا ایک خدمتگار کو دیکر روانہ قلعہ
اب کہا کہ چلنا گولہ کا جو ہوائی سر ہوتا تھا موقوف کروا اور رومال صلح کا بہ جیب کتر ہے ہوا

[illegible]

حاصل معلوم ہوا اس ضمن میں شاہ ولیخان جمعدار روہیلوں کا تنخواہ اپنی لیکر رو غلام رسولخان
سے کہا اور آپ کہا کہ تمنے کچھ نکیا جو صلح کرلی جو کچھ ہوا سو ہوا اب ہم تو لڑینگے اور تلوار تلوار علم کر
بہت افسر انگریز کو بیدریغ مار لیا جو ہیں یہ خبر لشکر انگریزی میں پہنچی پھر کیا تھا بیکل نواز [illegible]
جنگ کی ہونے لگی توپ سوار اور پیادہ بطریق یلغار بدیں سے دوڑ گئے جو رہے سو رہے اور بہیج کر بلا [illegible]
کیا سوار وغیرہ تو نکل گئے لیکن روہیلے حسب عادت اپنے اڑے اور بہت مارے گئے شاہ ولیخان بھی کام تمام ہوا
غلام رسولخان کچھ پکڑ لیا اور ایک میانہ میں نواب اور ایک میانہ میں مدارخان دیوان کو کسا [illegible] کر کے جالندھر
[illegible] سے ٹیپو کے پاس لے نکلے اور وہ تہل چہور کر دوسرے مقام پر جا اترے اور قلعہ پر شام تک خالی کو [illegible]
اکیلا روز [illegible] انگریز لوگ دیوار قلعہ کی توڑ کر اندر آئے اور تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور [illegible]
روہیلے کی تصویر لکھوا کر لندن کو بھجوا دی اور غلام رسولخان کو مع دیوان چنیاپٹن کو روانہ [illegible]
[illegible] ملک پر قبضہ اپنا کر کے بعد رہا [illegible] واسطے [illegible] خان محبوس [illegible]
ہر ایک منصور [illegible] اور دو سو روپیہ [illegible] نامدار خان کی تجویز پائی اور یہ بھی واضح ہو کہ اس ضمن میں عباس
علیخان نام ابن عبدالقادر خان قدیم بندگان بادشاہی قلعہ [illegible] طرف سے کمپنی بہادر [illegible]
صاحب معاش چالیس ہزار روپیہ سالانہ کے تھے وہ بھی ضبط ہو گیا ہر چند کہ بعد دو سال کے خانصاحب [illegible]
لیکن سبب کا بعض اسباب کے یہ ہیں کہ غلام رسولخان پاس [illegible] انہیں کے [illegible] واقف [illegible]
ور وہاں کے باشندگان کا مقولہ یہ ہے کہ کوئی شخص [illegible] سے وکیل [illegible]
بہادر کا ان پاس بھی تھا اور بعضے سب کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ معروف رہا کر [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابا کیا پہر دو مہینے بعد سپاہ انگریزی کے جیسے جوق جوق کرکے بندرہ بندرہ دن کی فاصلہ سے سندہ میں پہنچی اور
بمبئی سے کو دست راست پر چھوڑ کر لوہیری میں جو کنارے دریا سندہ کے ہی پہنچے اور چونکہ وہاں پہ دریا
ہوئے ہیں ستلج بیاس راوی چناب جہلم لنڈا اباسین زیر اٹک اور ایک طرف دریا کے کو سکھر
روہڑی اور ایک طرف شہر سکھر اور بیچ میں ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے اسپر ایک قلعہ نام اسکا بھکر چند مقام کر کے نیچے پاس قلعہ
کے کشتیوں کا دو جا پل باندھے پس ناچ کا شروع ہوا ایک عرصہ میں جیسے جوق عبور کر کے لشکر روہڑی سے
سولا کوس آ پہنچے بادشاہی فوج اور سپاہ انگریزی ایک جا ہوئی تب مکناٹن صاحب اور سکندر برنس صاحب
لعل کو میر رستم خان میر خیرپور سندہ کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ قلعہ بکھر کا تم ہمیں چند روز کے لیے
حوالہ کرو کہ ہم اپنا اسباب بندوق توپیں ہتیار وغیرہ مع کچھ جمعیت یہیں رکھیں اگر انشاء اللہ کابل میں
کچھ چشم زخم پہنچے تو یہیں آکر استقامت کریں گے اور جب شاہ شجاع کو تخت کابل پر بٹھا کے
پھرینگے تو پھر تمہارا قلعہ تم کو واپس کر دینگے اگرچہ تمام سندہی راضی نہ تھے مگر خان مذکور نے بمجبوری حوالہ کر دیا
اور یہیں علی جاہان انگریز کا ہو گیا پس انتظار فوج بمبئی کا تھا کہ وہ بھی آ لیے تو ایکبارگی چلیں
کیفیت یہ کہ راستہ اس فوج کا حیدرآباد سندہ پر سے تھا اور امیر نصیر خان اور امیر مبارک خان
وہاں کے سرحد سے اپنی آنے نہیں دیتے تھے یہ سنکر اودہر سے سپاہ احاطہ کلکتہ راستہ
کنارے کنارے دریا سندہ کے حیدرآباد سندہ کو روانہ ہوئے کہ اول اسکو فتح کریں
پھر کابل کا ارادہ کریں امیران مذکور نے کچھ سوچا اور کچھ سمجھ کر راستہ دیا لیکن
ارجمانہ ہوا آخر کار آپس میں سب رنجش یہاں سے فارغ ہوئے اسکے بعد کبھی دیر کے سنہ ۵۵ ... بہی

بہجے ہیں مطابق سنہ ۱۱ اٹھارہ سنہ چوالیس عیسوی کے ادنی زر دو خوردین حیدرآباد سندھ کو ولایت

سنہ بہی اگر ملحق سپاہ احاطہ کلکتہ ہوئی اور تسکا پورمین سب جمع ہوکر ایکے کا ارادہ کیا چونکہ اسیطرف

بورسے ایکمقام بہاگ ڈہادہر نام بجیس کوس کا میدان ہی کہ اسکو دشت بیداد دشت ناتمی کہتے ہیں

ہین وہان باسموم بہتی ہی آدمی جانور کوی چل نہین سکتا بنا بر عبور اس دشت خطرناک سے زیری

صدہا شتری پکہالین بنوایے اور اسمین پانی بہر کر ایک ایک شتر چہار گہڑی دن رہے کوچ کرا اور

تمام شب بہر اسپے بلا ایندولے کے چلنا اور صبح مقام کرنا یہ طریقہ اختیار کیا حتی کہ ایک مہینے مین فوج

جوق جوق ایک قسمتا دوسرے کے گذر کر سرکلات کو میر نصیر خان اور امیر محراب خان کے پہنچے بلوچ انکے ہمراہ دشنام

کے نہی سبب انکے اور بہی جوع ہو گیا اور غلہ وغیرہ جو جو کہ انکو منظور و مطلوب ہوا فراہم کر دیے وہان سے

سامان اکہٹا کرکے درہ بولان مین داخل ہوے وہان سے ساتہہ منزل تک کہی جز سوا کے اکابہ مینوی عرض

وہان سے بہی بدستور سابق گذر کر قندہار کو چلے قریب وصول کے کہندل خان اور پردل خان وغیرہ بہای دوست

محمد خان کے جو والی قندہار تہے فرار کرکے قلعہ گرشک کو چلے گئے اور وہان سے بہی نکلکر ملک ایران کو پہونچے

ایران کیطرفی اپنے پیش آیا اور عزت سے رکہا وہان عمل اپنا کرکے فوج مینی سرکردگی بیچے تاش صاحب

شہزادہ صفدر جنگ کو کہ قندہار ہی جا کے تخت پر چہوڑ کر دارالملک کابل راہی ہوئے اور غزنین

کو پہونچے قلعہ کو محاصرہ کیا چند روز لڑای رہی آخر کار نقب لگا کر دروازہ کہدادیا وہان سے

آدمی نلی بوتک کے جو بہین نکلکر سامنے فوج انگریزی کے آئے اور خوب شمشیر زنی کی زیری

سب کے سب مارے گئے اور سوا انکے دیرانی بپہان بہی وہان کے خوب غوض غزنین فتح ہو گیا

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور سردار محمد حیدر خان حقیقی بھائی محمد اکبر خان گرفتار ہو کر آیا اسکو سپرد کپتان انگریزوں نے
بعزت تمام نظر بند رکھا اور آگے کو کوچ کیا جبکہ لاہور میں مہاراجہ رنجیت سنگھ اور لارڈ مکناٹن صاحب
کے صلاح ہوئی تھی تو یہ بات مقرر پائی تھی کہ کپتان صاحب مع سپاہ انگریزی شاہ شجاع الملک کو لیکے
بہاولپور اور احمد پور خانپور ملک نواب بہاول خان اور وہاں سے سبزل کوٹ ناؤ ہیری اور سکھر اور قلعہ
سے عبور دریا سندھ کا کرکے شکارپور اور بہاگ ناڑی ڈہادر اور درہ بیت اور سر کلات نصیر خان بلوچ
کو پہنچیں اور کپتان وید صاحب مع جمعیت سکھان شہزادہ تیمور شاہ کلان فرزند کو شاہ شجاع الملک
پشاور درہ خیبر کی راہ سے داخل کابل ہوں اس واسطے کہ تیمور شاہ کی والدہ دختر افغانان آفریدی کی ہے
طرفین آفریدی پٹھان اور مہمند اور خٹک اور بنگش اور یوسف زئی کے سرداران کو فہمائش سے مطیع
برادر بادشاہ کے کرینگے ہوئے آوین جس اتفاق سے موافق شہزادہ تیمور شاہ خیبر کی راہ سے اور شاہ شجاع قندھار
کی راہ سے ایکہی روز داخل کابل ہوئے چونکہ میدان خالی تھا دوست محمد خان اور محمد اکبر خان
اول ہی نکل گئے تھے بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا کپتان صاحب اور سکندر برنس صاحب اور
کپتان وید صاحب اور کپتان جانسن صاحب اور میجر ناٹ صاحب وغیرہ جملہ افسران انگریزی کے نذریں
گذرانیں بادشاہ نے اُن سب صاحبوں کو خلعت فاخرہ سے بحسب مراتب سرفراز کیا اور نیز بیان مشہور
سردار غلام محمد خان اور امین اللہ خان لوگری اور عبد اللہ خان اچکزئی اور خان شیرین
خان وغیرہ سرداران قزلباش بارہ ہزار خانہ مشہور بغلام خانہ مشہوں نے نذریں دیکر خلعت
سرفراز و ممتاز ہوئے کپتان صاحب نے نظام الدولہ کو خلعت زرنگار دیا اور سلطنت کابل کی

احکام مختلفہ کے بیان

قایم ہوئی اور شہزادہ تیمور شاہ کو روانہ قندہار کیا صفدر جنگ زیر حکومت رہے ایسے ہی رہا

کیفیت امیر دوست محمد خان کی سنا چاہئے امیر دوست محمد خان کی لڑائیاں اور احوال

امیر دوست محمد خان نے کابل میں جو خبر آمد شجاع الملک کی مع سپاہ انگریزی سنی از بسکہ بے استقلال

تھی اپنے اہل و عیال مع سردار محمد اکبر خان وغیرہ لواحقوں کے لیکر اول ہی سے بجمعیت چار ہزار سوار کے کوہ

بامیان کی طرف چلا گیا تھا پس وہاں سے بخارا شریف کا ارادہ کرکے بلخ کو روانہ ہوا بموجب قید وہیں پہنچا اور

سردار وہاں کا بپیشوائی آگے لیکیا اور ضیافت کی دوست محمد خان بعد چند روز کے مرخص کرکے بلخ کو آیا میر ولی جو وہاں کا

وہاں کا تھا چند منزل آگے بڑھ کر آیا اور بہت تعظیم سے لیکیا ضیافت کی اور نقد و پارچہ وغیرہ سے سلوک کیا دو

تین روز وہاں اقامت کی ازانجا چند ہزار سوار ہمراہ سواے قبایلوں کو ہمراہ لیکے ماہ ربیع الثانی کو بلخ سے

چھوڑ کر مع اکبر خان اپنے ساتھی رفیقوں کے دریاے آمو سے عبور کرکے طرف بخارا کے کوچ کیا بعد طی منازل کے جب وہاں پہنچا بادشاہ

بخارا کی نے امیر کو واسطے استقبال کے بہیج کر اعزاز و اکرام سے اوتارا اور جب حاضر دربار ہوا تو

مع تمام رفیقوں کو خلعت دیا اور احوال چھوڑ دینے کابل کا پوچھا دوست محمد خان نے عرض کی کہ

سرکردہ انگریزوں کی حمایت سے شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر بٹھلایا اسواسطے میں آیا ہوں

استعانت آپکی چاہتے ہیں بادشاہ نے کہا البتہ تخت آپکے باپ دادا کی جاگہ ہے اور وہ آپکا حق

بھی ہے بجہد رسید لیکن حمایت سرداران انگریزوں کی ہے آنا تھا یہ کیا جبکہ تم مسلمان ہو

اور ہم بھی مسلمان تمہاری کمک کرنی ہمیں ضروری ہے تو توقف کرو کہ جمعیت فراہم کر

کے دینگے جاؤ اور انکو شکست دیکر نکال دو چونکہ محمد اکبر خان جوان تھا اسی آن رنجیدہ ہوا اور طرف

احکام مختلفہ کے بیان میں

شاہ بخارا ایک دلیل اوسکے بغض کی پیش کی گو وہ سر دربار ایسی زبان میں بات کہتا ہے جو بادشاہ کو پسند
ایک فقیر کہ جو بہت آتا ہی کہ اوسے مار کر پہینکا بادشاہ میں ہو جاؤں اتفاقاً اس دربار میں ایک شخص
افغانی زبان جانتا تہا اسنے بعد رخصت کے حضور میں عرض کی کہ آج محمد اکبر خان آپ سے
تہا بادشاہ نے سنکر اپنے دربار موقوف کر دیا دوست محمد خان نے جانا اور یہ دونوں باپ بیٹے
پچہلے رات کے وقت طرف بلخ چل نکلے بادشاہ کو جو خبر ہوئی ایک باشی کو کہ ہزار سوار کا افسر
دیکر واسطے تعاقب کے روانہ کیا اور اب کہا کہ ان دونوں کو پکڑ لے آوے تین منزل پر وہ جا ملے
ہو کر جہیپے تہے سردار نے ان کو جا کر انہیں گہیرا اور اب کہا کہ چلو تمکو بادشاہ نے بلایا ہے جنگ پیش آئی اور
بیچارے جان ادہک ٹہک ایک تو او نہوں نے بہی تیغ زنی کی اور پچاس سات آدمی مار کر دونوں باپ
بیٹے کو گرفتار کر لیا اور بادشاہ پاس لے آئے بادشاہ نے ان دونوں کو جدا جدا قید کیا
پہیرے کے بعد دوست محمد خان نے ایک قافلہ باشی سے سازش کی اور داڑہی کو خضاب کر
رند ایس میں نکلا اور قافلہ سے آملا قافلہ باشی اوسے ایک کجاوہ میں بٹہلا کے روانہ ہوا بادشاہ
نے سنکر چند سوار روانہ کئے کہ دوست محمد خان جانے نہ پاوے پہر دستگیر کر کے لے آویں چنانچہ وہ سوار
آ پہنچے اور قافلہ میں تلاش کرنے لگے قافلہ باشی نے کہا دوست محمد خان اس قافلہ میں نہیں ہے
کجاوے انہیں دکہلائے جنمیں کہ دوست محمد خان تہا جب نوبت اس کجاوہ کی پہونچی تلاش کرنے والوں
نے جو دیکہا چونکہ وہ مخضب تہا اور یہ مرد سادہ سے رہا ایسا کہ یہ شخص مشابہ دوست محمد خان نہیں لیکن
وہ نہیں اسواسطے کہ وہ مرد ضعیف ریش سفید تہا یہ مرد جوان سیاہ ریش ہی کی اور ہوگا

چھوڑ دیا اور سب واپس چلے گئے پس دوست محمد خان دریا عبور کر کے بلخ میں پہونچا وہاں دیکھا تو قابل اگر
بنا ہے میر ولی حاکم سے وہاں کے استفسار کیا وہ بولا نواب جبار خان بھائی تمہارے انہیں لیکر چلا گیا
جب اور دن سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قید میں سرداران انگریزوں کے ہیں جبار خان اگرچہ بظاہر رفاقت
میں دوست محمد خان کی بلخ کو آیا تہا لیکن پوشیدہ سرداران انگریز سے ملا ہوا تہا اس لئے کہ جوان بیٹا اسکا لدہیانہ
میں واسطے تحصیل علوم انگریزی کے رہتا تہا اور مہینہ وار ماہوار سرکار نامدار انگریزی سے ملی جاتی
تہی پس روانہ ہو دوست محمد خان طرف بخارا کے قبایل کچ خان مذکور نے گرفتار کروا دیا لیکن حاکمان انگریز نے
انہیں عزت سے رکہا اور ہزاروں روپے سے جو کمپنی ان خرچ اور اخراجات کے رہے اور جبار خان سے کچھ سلوک
نکیا اور وہان بخارا میں بعد فرار دوست محمد خان کے شاہ بخارا نے محمد اکبر خان کی تشہیر کی شکنیں بند ہوا
رسمہ بازار میں پہروایا اور منادی کی کہ جو کوئی نیکی کا بدلہ بدی کرے سزا اسکی یہی اور سخت قید کیا
پس میر ولی حاکم بلخ نے سر انجام سفر کا گہوڑے تیار یوکپ وغیرہ لیکے آیا وہ ایک گنی ہزار طلا
کہ جسکے سکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام کا ہوتا ہی اور قیمت اسکی آٹھ روپے واسطے خرچ کے دیے اور کچھ
سوار ہمراہ کرکے دوست محمد خان کو روانہ کابل فرمایا واضح ہو کہ جب دوست محمد خان قریب خلم کے
پہونچا اور دیگر فرزند بہتیجے لواحق قدیم رفیق وغیرہ انگریزوں کے امیر نکو متصل چہاریکار کے
ایک قلعہ خام میں اتارا وہاں دو چار سو آدمی اور بہی شریک ہوئے یہ خبر جو کابل میں پہونچی کہ امیر
دوست محمد خان ارادہ سے جنگ کے چہاریکار آئے اترا ہی لارڈ کمانڈر صاحب
کو دو پلاٹن انگریزی ایک رسالہ ہزار سوار کا مع توپخانہ وغیرہ ہمراہ دیکر روانہ کیا سپاہ انگریز

نمبر ا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان میں

اس قلعہ خام کو آکر محاصرہ کیا آئی ہوئی کپتانی صاحب و راحیل قدر صاحب مسعود آ کے اور وہیں صاحب
انگریزی سپاہ سے مار کئے قلعہ مسخر ہو گیا امیر مذکور مع اپنے رفقا کے نکلکر ایک کوہ کے درمیں جا چھپا
رہتا اور انکو انکے شبخون مار ناشعار بنا لیا حتی کہ سپاہ انگریزی تنگ آئی جب سن … اس طرح گذرے
انگریزی لشکر مذکور بھی چھپے رہنے سے رنج ہو کر میدان میں آیا اور انکو مقابلہ کیا وہ جو لوگ بالای امیر مذکور کے ساتھ
تھے فرار کر گئے مگر ستر اسی آدمی اہل قرابت سے جو تھے آنکر رسالہ پر گھوڑے چلا دیئے اور شمشیر زنی شروع کی
دوست محمد خان فرزندوں اور برادرزادوں کو للکارتا تھا کہ ہاں بچہ مار نیند ور … جو رسالے کے
مار کئے آپ بھی زخمی ہوئے آخر کار کچھ مر کچھ بھاگ گئے دوست محمد خان تنہا ایک گھوڑے سے سوار باندھا
ہوا طرف کابل کے راہی ہوا اور چار دن کی راہ ایک ہی روز میں طے کرکے کابل کو پہنچا اور … داخل بالا حصار
ہو گیا پس دو گھڑی رات ہوئی تھی کہ دروازہ پر مکناٹن صاحب کے آیا اور گھوڑے کو وہاں چھوڑ کر … کہ
پکارتا رہا دیر لگا اندر ہو گیا اور روبرو مکناٹن صاحب کے سامنے بیٹھ کھڑا ہو کر بیٹھا تھا مکناٹن صاحب نے کہا تم کون
امیر دوست محمد خان بس مکناٹن صاحب اوٹھے اور بغلگیر ہوئے اور کرسی پر ہاتھ سے لا کر بیٹھایا اور بہت اکرام سے بٹھلایا
اور چونکہ فیما بین سکندر برنس صاحب اور امیر مذکور سابق میں دوستی تھی وہیں چٹھی لکھی کہ تمہارے دوست
دوست محمد خان ہمارے پاس آئے ہیں جلد آؤ ان سے ملو بس امیر مذکور نے تلوار اپنی کمر سے کھول کر
روبرو مکناٹن صاحب کے رکھدی اور بس کہا کہ آجتک ہم نے باندھا اب آپ اسکو سپرد کیجئے مکناٹن
صاحب نے تلوار لی اور آپ اوٹھ کر پھر کمر سے امیر دوست محمد خان کے باندھی اور بس کہا کہ جناب
آپ اپنی خوشی سے باندھے اب طرف سے سرکار انگریزی کے باندھئے پھر ایک خیمہ استادہ

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان
میں

زدوا دیا اور آپ ہاتھ میں تھا تہہ دوست محمد خان کا لشکر خیمہ تک پہونچا دیا اور زوجہ کو امیر مذکور کی جو والدہ
محمد اکبر خان کی تھی مع عیال و اطفال کے شہر سے بلوا کر خیمہ میں اتروا دیا اور ایک پلٹن گورے کی
اطراف کے تا گرد ادی اور ہر روز ضیافت بھجوا دیتے رہے چند روز میں امیر مذکور سے کہا کہ میں کابل
سے ہونگا ارادہ ہندستان کا ہی سو کے کان انگریزی نے مع عیال و اطفال اور مال و متاع کے معز الیہ کو دو پلٹن
ایک رسالہ ساتھ کر کے روانہ ہندوستان کیا امیر صاحب منزلیں کرتے ہوئے رسول کے قصور فیروزپور تک دا
لدہیانہ ہوئے وہاں پہنچے کہ مکان شاہ شجاع کی بود و باش تھے وہ سب امیر صاحب کے سپرد ہوئے پس کلکتہ سے لارڈ
آکلنڈ صاحب بہادر نے چیدہ امیر معز الیہ کو عزت و توقیر سے طلب کیا امیر دہلی و اکبر آباد و کانپور و الہ آباد و بنارس
و مقصود آباد کی سیر کرتا ہوا کلکتہ کو پہونچا لارڈ صاحب بہادر سے ملے اور چالیس ہزار روپے ضیافت کے دیئے اور کئی
ماہ تک رکھے انواع و اقسام سیر اور عجائب عجائب خانے انگریزی عجائب خانوں کے دکھلا کر پھر روانہ لدہیانہ کر دیا
چند روز رجوع کرتا ہوں یہ طرف مضمون بالا کے ذکر سلطنت شاہ شجاع الملک بلند ہو کا لکھتا
بعد گرفتار ہونے امیر دوست محمد خان کے واضح ہو کہ جب نیابت سے افسران انگریزی جیسا کہ
شاہ شجاع بادشاہ مستقل ہوئے اور نظام الدولہ وزیر دہ دربار کرتے امورات مملکت کو انتظام و
اگر کوئی زمیندار بغاوت کرتا فوج انگریزی جا کر اسکو گرفتار کر لاتی چنانچہ ایکبار امیر خان والی
جو سرکشی کی جمعیت کثیر لائی ہوئی تھے بھی اچھا مقابلہ کیا اخر کار مارا گیا پس دو ہزار کے
دو رسالے کران کابل سے تھے سر کردگی زبول خان خدیوی غیرہ کے قانون انگریزی پر تیار ہو کر
ایک کا نام رسالہ جانبازان اور ایک کا نام رسالہ شب بازان رکھا گیا اسکو دو اثر ای سال کا عوض

احکام مختلفہ کے بیان میں

گذرا کہ مکناٹن صاحبکو کلکتہ سے اب حکم آیا کہ ہمیشہ بمبئی کی گورنری کا ہی وہاں جاو اور کرنل سکندر
برنس صاحب ریذیڈنٹ کابل کا مقرر کیا ہی مداخل مخارج وہانکا سیر دیکھی کرد اور ایک پلٹن اور
ایک رسالہ ہندوستانی کا اور توپخانہ طرف سرکار انگریزی کے اور دو پلٹن اور دو رسالے ہندوستانی اور دو
رسالے کابلیوں کے اور ایک توپخانہ جملہ چھ ہزار کی جمعیت دو توپخانہ وہاں بالا دست میں بادشاہ
کے رہیں اسقدر فوج کفایت کرتی ہی باقی زیادہ جمعیت انگریزی ہندوستانکو چلی آوے مکناٹن صاحب
جو دریافت کیا مداخل وہانکا تیس لاک روپی اور مخارج میں جو کہ خرچ سپاہ کا بلیس لاک تھا اور واسطے
بادشاہ کے مقرر کیے اور اٹھارہ واسطے سپاہ کے دو لاک روپ اب میں سپاہ خوانین وغیرہ کے کم کیے مداخل
ہوا طرف کا بارہ برنس صاحب کہا دس لاک واسطے بادشاہ کے کفایت کرتے ہیں سپاہ کو ناراض نکریا آپس میں دھوکا
ہو گیا برنس نے کہا بادشاہ کو راضی کیا چاہیے سپاہ اگر راضی ہوگی زور زبردستی کرینگے دو رفع ہو کہ [illegible]
دریا [illegible] دلیرانہ غلزئی تیتھا میں جو کہ از روز زوال [illegible] جاکر کابل [illegible] میں سمجھا [illegible]
تھا اور بیسنیر محمد خان میں محمد شاہ خان اور چکدلک میں عبد العزیز خان کے لیے چالیس ہزار روپی کم ہوئی تھی
وے برنس صاحب نے گیے بولے اگر ہمارا منوا کم ہو گا تو ہم سب غلزئی رستہ بند کر دینگے اور ڈاک آنے
نہ دینگے برنس صاحب نے مکناٹن صاحب سے کہا وے بولے کیا طاقت ہم بزور رستہ صاف کر دینگے اب
جو فوج ہندوستان کو جاتی ہی انکو تنبیہ کرتی جاینگی تب برنس صاحب نے غلزئی سے کہا کہ
مکناٹن صاحب تو نہیں مانتے لیکن وہ اب جاتے والے ہیں بعد انکے اختیار میرا ہو گا میں دو لاک روپی
خزانہ سے دلوا دونگا وے اعتبار رکھے اور مصدرف [illegible] ہوئے بجہ [illegible] دزہ کابل [illegible]

احکام مختلف

جو کابل سے نو کوس کا فاصلہ رکھتا ہے تھوڑے دن گھیر دیا اور سب غازی اپنے اپنے سرحد پر مستعد جنگ ہوئے
اور ڈاک بند کر دی اور جب یہ خبر بلدہ کابل میں مع سپاہ وغیرہ بلکہ ادنیٰ اعلیٰ سب لوگوں میں ایک شور
عبد اللہ خان اچکزئی کی بابت کیسی انگریزوں کی گھر جا کر بیٹھ رہے تھے وہ سب سے زیادہ ناراض تھا اسلئے اور عبد السلام
خان اور امین اللہ خان لوگری وغیرہ نے کابل میں مشاورہ کیا کہ سب ملکر بلوہ عام کرنا چاہئے فقط انگریزی
لوگ جہاں ہیں انکو مار ڈالنا چاہئے جب یہ جمعیت انکی تو ہم سے فرار کر کے کوہستان کو چلے جاوینگے پس کپتان [illegible] صاحب
ایک پلٹن تلنگوں یعنی ترویں والی جنرل سیل صاحب افسر کی اور ایک پلٹن ہندی [illegible] صاحب کی دونوں [illegible]
بارہ سو سوار ہندوستان کو روانہ کئے اور اسکو حکم دیا کہ بچہ بازو اور [illegible] تیزین کی تنبیہ کرتے ہوئے جاوے
یہ جمعیت جب وقت [illegible] کہ آٹھ کوس آگے پہنچی دو [illegible] دن [illegible] خود کابل کو لوٹ آئے [illegible]
جا اتری جہاں سب [illegible] بہادروں میں جب آئے سے تمام رات گولیاں مارتے رہے صبح لوگ
کی پلٹن تو وہیں رہی اور گوروں کی پلٹن پلٹ کر پھر [illegible] میں آتری پانچ دن تک [illegible]
کپتان [illegible] صاحب کہا کہ وہ آدمی اور حکم فرماویں تو آپ کو چلیں کپتان [illegible] صاحب نے [illegible] کابل کا بلوہ
دیکھ کر تامل کیا اور [illegible] کو [illegible] کہلا بھیجا کہ تم آگے بڑھ کر تیزین والوں کی تنبیہ کرو ہم بھی آتے ہیں
تو وہاں جا کر خوب لڑے [illegible] تیزین کی گڈھی لے لی اور غازیوں کو بھگا دیا ذکر قتل برنس صاحب
ستر ھویں رمضان ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون ہجری مطابق ماہ نومبر ۱۸۴۱ اٹھارہ سو اکتالیس عیسوی
کابل میں بلکہ ایک بلوہ عام ہوا دکانیں بند کر دیں رعایا برایا وغیرہ [illegible] باندھ کر مستعد غارتگری ہوئے
ہر دو [illegible] امین اللہ خان لوگری اور عبد اللہ خان اچکزئی اور عبد السلام خان نے کہ پہلے لوگ [illegible]

ف و بگڑے تھے جمع آ رہے سکندر رسل صاحب نے سنکر دو سوار اپنے جلد خوانین پاس بھجوائے اور کہلا بھیجا کہ
نہیں آتے لوگوں کو منع کرو عبد السلام خان نے بستوں میں فحش کہکر ایک تلوار ایسی لگائی کہ ایک سوار کا کام تمام ہوا
دوسرا سوار بھاگ کر محلہ چند دلیں چلا گیا اپنے صاحب پاس پہنچا نہ تھا بادشاہ کو جو خبر ہوئی نظام الدولہ
وزیر کو جلد رسل صاحب پاس بھیجا وزیر نے اگر رسیدنت صاحب سے کہا کہ تم میرے ہمراہ بالا رہیں چلو
عظیم الدولہ کو سمجھا نو مار لے جاؤ رسل صاحب نے مانا اور کہا میری سرکار کے کبھی کہ اگر تو کہہ چھوڑ کر
بجاتا تو کچھ بھی نہ ہوتا اس میں سرکار کی بدنامی ہے وزیر تو چلا گیا اور بلوہ پھر بکثرت ہوا رسیدنت صاحب کی طرف
سے گولیاں چلنے لگیں اودھر بھی سپاہی بہر کے جو اندر تھے وہ بھی بندوقیں
جو بہائی پر رسل صاحب کے تھے بندوق نہیں آئی رسل صاحب منع کرتے رہے کہ تم بست
ہے کہ صلح ہو جاوے پھر دروازہ کو آگ لگا دی رسل صاحب مکان روبرو اور ایک مکان تہا اس میں
روپیہ نقد دھرے تھے ایک پلٹن وہاں واسطے حفاظت کے تھی پالکی کا ان جا
ضیافت کیا سپہ جا دی گو کیا ہوا اپنا اسیر پلوہ کیا پلٹن کو مار سب خزانہ لوٹ لیا اتنے میں
فتح جنگ ایک پلٹن اور کچھ سوار ہمراہ لیکر واسطے رفع شر کے نکلا گولیوں سے مار کر
کردی باقی بچے جوان بالا حصار میں بھاگ گئے ہر چند کہ شہزادہ منع کرتا رہا کوئی
بھی زخمی کر دیئے آخرش شہزادہ بھی واسطے جان بچانے کے بھاگا دروازہ بالا
اور جب دروازہ رسل صاحب کا مکان کا جلکر پڑا سب اندر در آئے مع اور دو انگریز رسل صاحب
لڑتے اور زادے اور مال اسباب لوٹ لیا پھر منشی موہن لعل کے گھر پر آئے قریب چالیس ہزار روپے

احکام مختلفہ کے بیان میں

تغیر و تقرر

محمد صفدر خان بہادر جنگ

مال اسکی فوجکا تھا غارت کر ڈالا مرزا احسن امید بیگ کہ جنکو خدمت گوڑوام کی تہی

بہادر کی تہی وہ بہی منشی پاس رہتے تہے بندہ سوروپیکا مال انکا بہی تباہ ہوگیا تربول صاحب جو افسر

اکبر رسوار رسالہ جانبار انکا تہا وہ ایک رہ رچہیں جو کنارے دریا کے کامل سنگہ بہی رہتے تہے آ بوہ ہوا اسنے

رسالہ والونسے کہا کہ میں تمہارا افسر ہوں اور مجہسے تمہیں آجتک کچہ اذیت نہیں پہنچی ہی مجہکو مرع عیال

سمت چہاونی کو پہنچا دو جانسپر نیمان لشکر دارو نشان انکا دیتے تہا نہیں سوا آدمیون سے اتہا جملہ مرا

سوکی جمعیت وہان تہی انکا فا بونہ پڑا جب شام ہوگئی کچہ بوہ تہاجا مدکور اور مردہا رسالہ جانبار انکے

صاحب کو رسمع عیال دو سپاہی رکے چہاونی میں پہنچا دیا اور تیشیح میں نیل اور انکی بی بی تا رکہیں شب کی محمد جعفر جاکر

سلطان محمد پاس کہ وہ انکا دوست تہا تہا مگر انہیں سپرنیمان بناہ لی جانل مذکور نے انہیں کو جمع کیا اور

اپنا منشی بنکے رابطہ رابر لا چہپایا تاکوی ایذا نہ دیوے پس منشی احسن امید بیگ بہی انسیکو ملحق منشی مذکور ہوگیا

جان بچی تب زندگی کا بہروسا ہوا یہ خبر جو مشہور ہوی اور تبریز میں کہ پہنچی اہیر وزیر مردم وہا کے بہی جمع ہوا اور

شروع کیا جنرل سیل صاحب کی جمعیت پر جو کہ تہی کو لیکر ترتی تہی اگر لیا اور ہر چہار طرف سے مار شروع

اور غلہ بند کر دیا جمعیت مشاہب وہان سے نکلکر جلال آباد کا رستہ لیا اثنای راہ اپنے گولیان

پڑتی تہیں تب بہی جو سب تہے بدی وقت سے ایس کوس زمین طی کر کے وہان پہنچے اور پلیدہ میں

سوکہ قلعہ فوجون کے سبکو نکالا یا کہاس لکڑی غلہ کو سفید کا بیل وغیرہ جو پایا لوٹ لیا اور

راتوں رات سباپ پر پس اندیرس لوگوں سے کہ وہ کے اکثر لبنوں میں فی ملتہ

دو سو جوان ہوتے ہیں اور سینہ بند و قمین پاندہ کر آکر کی کرتے ہیں ایک

احکام محلصہ کے بیان میں

موقع پر معماران کا انکے کام لیتے ہیں چہار دیواری اسکی درست کرکے برجوں پر توپیں چڑھا دیں
اور مستعد جنگ کے ہوکے پھر چار کوسی پر دہان سے ایک دن تہا ایسے بہی مار کر ہٹا دیا آپ نے اور اسطرح
اطراف و جوانب سے بہت قابو پڑا جو ہمت ہوا قبضہ کیا غرض خوب جرہ جمع کیکے جنگ کے قابل ہیں فساد
زیادہ بہی وہاں اسیطرح گذران کرتے رہے اور یہاں دوسرے دن اتہارہویں تاریخ بندہ بیس ہزار کابلی
خیال ہے کہ ابہی فتح کرلینگے چہاونی پر چڑہ آئے کمشنر صاحب دور اندیشی سے ایک کوس کے فاصلہ پر کابل
سے قبلہ رخ متصل باغشاہ کے ٹیلہ پہاڑ کو ور ایک دیوار مستقیم بطور قلعہ کے بنی کر بلند سے برج دروازہ
ہموار کیے تہے اور روبرو دروازہ کے ایک مکان گودام کا اور اطراف چہاونی کے خندق پانی
بلاقن سوار بارود گولا وغیرہ اسباب میگزین کا موجود رہا کرتا تہا اور سو بارہ پلٹن اور رسالے
بڑی بڑی توپیں قلعہ شکن عماریکے کرنالیں وغیرہ موجود نہیں فوج انگریزی ابہی یہ بارین اور
ہلہ اوتارتے کہ ہزاروں مخلوق مار کے اور ہلاک کردے گولہ کے دور چالاکی کے ہوئے اور شام کو
اندرون کو چلے گئے صبح اس سے زیادہ بلوہ ہوا شام تک تڑپے رات کو پھر آئے اسیطرح ہر دن
مرتے رہے چوتھے دن گودام پر جا رہے چونکہ وہیں اسباب کچہ تہا افسوس کہ
لوٹ لیا اسیطرح ہر روز بلوہ ہوتا تہا چہاونی والے باہر نکلکر مقابلہ کرتے تہے کہتے ہیں کہ انہیں
شمس الدین خان برادرزادہ دوست محمد خان بہت بہادر آدمی تہا ہر وقت اسکی تلوار چلتی
اور گہوڑا چلتا دکہائی دیتا تہا وہ اور اسکے دو بہائی اور خان شیر خان سردار قوم قزلباش
ہو کے ملاقی پہ چلاتے تہے آخر کار ایک بہائی شمس الدین خان کا مارا گیا اور وہ بہی زخمی ہوا

ابھی دس روز گذرے کابل میں جو سردار تھے کوئی انمیں سرگروہ نہ تہا جو خبرگیران انکے کہانے پینے کا ہوتا لیکن عبد
خان اور عبد السلام خان اور عبد اللہ خان اور دوسرے عزت دار آدمی آپسمیں صلاح کرکے نواب محمد زمان
خان بارکزی جو قدیم سردار اور سردار زادہ تہا اسکے گہر گئے اور عرض کی کہ یہ سب مخلوق مسلمان ہیں ہم سب چاہتے
ہیں انکو انکی خبر لینی لازم ہے ورنہ یہ سب خراب ہو جائینگے ہیں محمد زمان خان اور عبد ... اپنے ایسے مرد آدمیوں
کو بالاتفاق مکناٹن صاحب پاس بہیجا اور کہلایا کہ ہم بارکزی اور قزلباش حاضر ہیں ہمیں اپنی طرف سے
ہم حکم بہیجے آپکے سرابی نکرینگے اور جب ہم آپکے طرف ہوئے پہر اس بلوہ کا کچھ کہٹکا نہیں مکناٹن صاحب خفا ہوئے اور انکو
ناراض کرکے رخصت کیا پس انہوں نے سرداری اہل بلوہ کی قبول کی اور جب محمد زمان خان نے اپنے گہر سے
شمشیر نکالکر شال اور دوشالے رومال جو عیش ہر ایک کا خان و خوانین کو بقدر مرتبہ دیئے اور دس
ہزار بلکہ بیس ہزار روپیہ بہیجے جو آدمی دستوں کی اعانت کی افغانان کوہستان اور تگاب
اور بنگی اور لوگری آنا شروع ہوگئے اور روز بروز زیادتی مفسدوں کی ہونے لگی البتہ چالیس ہزار آدمی
سے بلوہ کم نہ تہا اور دن بدن بڑہتا جاتا تہا اسیمیں مکناٹن صاحب نے منشی موہن لعل
کو رقعہ لکہا خوب ہوا جو تم بچے تمہارا جینا غنیمت ہے ان لوگوں نے ڈاک بند کر دی ہے اخبار
ہندوستان کا آتا ہے کچہ کیفیت کابل کی معلوم ہوتی ہے روپیہ خرچ کرنے میں دریغ نکرنا تین لاکھ
تک خرچ کی اجازت ہے لوگوں کو راضی کرنا بادشاہ نے ایک چوبی کو بہیجا اور اخبار لکہا کرتا جبکہ
منشی صاحب انگریزی لکہہ پڑہ جانتا تہا بسر و چشم قبول کیا دو دو سو روپیہ اور تین تین سو روپیہ ایک
ایک شخص کو ایک پرچہ کاغذ دیکر خفیہ اونکے اخبار بہیجا کرتا اور جواب حاصل کرتا بعد چند سفارش لوگوں کو

اور ہزار روپیہ خرچ کرنے بندہ ہزار روپیہ فقط نایب حمزہ خان تعلقدار غلزیوں کو اور [illegible]
اپنی ذات کے خان شیرین خان کو دیے بحسب ظاہر تو یہ لوگ راضی ہو گئے مگر فقط خان شیرین خان دل سے [illegible]
انگریز صاحب لوگوں کا بہا جو آدمی دست انگریز صاحب لوگوں کا محمد میں چند و لگے آجاتا تہا وہ دیتا اور اپنے پاس [illegible]
تہا اسکو چالیس روز گذرے ہونگے کہ ناگہان یہ خبر آئی محمد اکبر خان کی معلوم ہوئی اور لوگ سب [illegible]
ڈر کر مار بیچارے جنرل مکناتن صاحب کا دہو لگیں ہاتہ سے محمد اکبر خان کے [illegible]
کہ محمد اکبر خان کو کسو قافلہ باشی قید سے شاہ بخارا کے کسی حیلہ سے نکلا خان مذکور ساتہ [illegible]
وہاں سے عبور کر کے بلخ میں پہونچا میر والی حاکم نے وہاں کے بہت خاطر کیا اور سو سوار اور [illegible]
گیا جب بہ قریب کابل کے پہونچے میں کوس سے اطلاع یہاں لوگوں کے اور بڑی غوغا شہر میں [illegible]
محمد سلطان خان نام اپنے بہنوئی کے گہر جا اترا امیر دوست محمد خان جو ابتک نہیں آیا کہ یہ ہنوز خانہ [illegible]
چند روز کے عرصہ میں مکناتن صاحب نے کہلا بہیجا کہ تمہارا باپ امیر دوست محمد خان کے ساتہ لارڈ گورنر صاحب بہادر نے اسکو [illegible]
میں لاکہ روپیہ سالانہ مقرر کرکے اپنے ملک میں رکہا ہے اب لدہیانہ میں تمام زن و فرزند اور سب تمہاری والدہ
خورسند اور سب آسودہ ہیں تمہیں چاہیے کہ ہمسے دوستی کرو جمعیت رکہو اسکا خرچ میں دونگا اور [illegible]
جلال آباد تک جو [illegible] سے ہنجار و جب ہوگا تو البتہ تمہاری بہی ہو اور تمہارے باپ کے برابر
کر دونگا محمد اکبر خان نے کہا اچہا مکناتن صاحب نے فوراً پچاس ہزار روپیہ بہجوا دیے محمد اکبر خان نے
سوار اور پیادے رکہے اور بعد چند روز کے مکناتن صاحب نے کہلا بہیجا کہ تمہارے ہمارے بالمشافہہ
ملاقات ہونے واسطے بعض مقدمات ضروری کے ضرور ہی ہے بولے البتہ چاہیے ۔۔

احکام مختلفہ کے بیان میں

محمد اکبر خان نے جہت قرآن شریف پر مہر کر کے دو معتبر آدمیوں کے ہاتھ بھجوا دیا اور کہلا بھیجا
کہ انہیں اول بیچ رکھو اور تقویر ہو سو اس ارادہ کر وے قبول کیے اور باہر میدان میں ملنے دو اور جگہ
ملاقات قرار پائی پس محمد اکبر خان قبل سوار ہونے کپتان صاحب کے خفیہ اپنے چند رفیق اور آدمی
بیرون جندہ پل جو بیچ میں تھے تیلے رنج کو واسطے دغا کے چھپا دیا اور خود میں رفیقوں آ کر سر
میدان میں منتظر آ کر کھڑا ہوا کپتان صاحب کو اگرچہ منشی موہن لال نے کہنے سے بہت ہی خان زبا کہا تھا کہ اسکے عہد
بیان اور قسم پر ہرگز اعتماد نہ کرنا چونکہ انہیں بہت بھروسا تھا کہ ہم نے انکے باپ کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے انکی
بھی امیدوار وفاداری کرکے اور دو سوار ترینے معتمد پرس صاحب کے ہمراہ لیکر ایک ٹیکری پر جا کہ جہاں ...
اور پل جو بیچ میں ... منتظر آ کر کھڑے ہو کر وہاں کپتان انگریز صاحب لوگ ساتھ لیکر ... محمد اکبر خان نے اور باتیں کہیں محمد
اکبر خان نے کہا تم ہمارے گھر چلو اور [illegible] میں رکھیں کہ وہاں لیجا کر دو چار لاکھ روپے لیں اور انہوں نے انکار کیا
اسپ کرد میں ٹانت ڈال کر کھینچا ... محمد اکبر خان نے جھٹ تپنچہ کمر سے نکال کر جھونک دیا اور ...
بھنوی پر اسکے ایک تلوار ماری ... سینہ کا کاٹ ڈالا دوسرے ایک صاحب کو مارا
... دو ... اور محمد اکبر خان کے نزدیک تھے پہونچے پہونچے تک ... دو دو
انگریزوں کو بھی پکڑ کر دو گھوڑوں پر بٹھا لیے اور کپتان صاحب کا سر اور دھڑ لیکر اپنے لوگوں
میں جا ملے پھر رستہ میں انہیں بھی مار کر پھینک دیا اور لاش کپتان صاحب کی کمان پر لٹکا دی
عجب جو بندوق چی اور ہر ... ایک گولی مردے کو مارا ... لڑائی شروع
ہوئی اور چھاونی میں سب کے افسر کپتان جیر صاحب قرار پائے پس ... میں انکو ایک ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

پیچھے کھینچی اور وہ توپین لیکر چھاونی سے نکلا اور ٹیلہ پہار و برجچرہ کیا اور اس کا توپوں کی قواعد میں
توپین مار کر اوڑا دی اور لوٹ لیا صبح کابلی سب ایکدم ویگے کو پکارا اور للکار کر قریب بیس ہزار آدمی کے جمع
ہو کے چھاونی پر آئے کرنل ہاکر پہار برجچرہ کے کو لیے مار انہین ہٹا دیا تب پہاڑ کو گھیر لیا اور جو کچھ
وہ پہاڑ ایکطرف سے کٹا ہوا تھا پانچہزار آدمی دبے دبے اگر اسکے آس پاس ہوگئے پہر جب انہین نے کوئی
سر نکالا ادہر سے کوئی نہ چلتا بس ایکبار توپین سر نکالکر دو توپین خالی کروا دین اور حملہ کر کے گھیر لیا
مارتے ہوئے اور برجچرہ آئے کرنل اول ہی گولی کی زد سے مارا گیا تھا برابر جیسے سو پیادے لئے کو قتل کر ڈالا
اور توپین چھین لین چھاونی والے اگرچہ قریب تھے مطلق کمک نکی اور کرابی غلہ کی ایسی تہی کہ ایک کاسہ گندم
اگر مینا ہاو سیر آتا ہو تو سنے ہوئے گیہون بکتے تھے وے غریب کہانے ہی نہ پاتے کہ جان ہاتھ سے جاتی اس سبب سے
کو پہر قیام ہوا اور نہ جی بسکے چہوٹ گئے تھے آپسمین کہہ چکے تھے آخری پار زمیں کر کے پہر لیتے اپنے گھر دن
چلو اور اپنے کام میں مشغول رہو اور یہی واضح ہو کہ اسقدر فساد اور غزنین اور چہار یکار والوں سبہی
جو سنا کہ سکندر برنس صاحب کا یون قتل ہوا اور یکایک تن تنہا بیون پر نکلے وہاں سے جانا چاہا اور ہم نے یکلخت
چھاونی برجچرہ آئے وہ سب باہر نکلا اور مقابلہ کیا شہزادہ تیمور شاہ تو سترہ سال کا اور ملک رنسہ کار اور
جلال آباد طرف اہل بلدیہ ہوا اور سپہ سالار سپاہ انگریزی پر کٹی یار کھوڑا چلایا اور ترتار بانگ کر دہ آخر
شہر والوں نے تین ہوئی اور وہ تاقتام مہم کابل وہان قیام سے رہے اور اور انکو سندہ کی
توجیہ ہر ایک چیز کیا کرتی تھی کہ غزنین و چہار یکار میں جو دو پلٹن تہیں وہ ہاتھ سے نکلین وہاں والوں
کے برابر قتل ہو گئیں اور شہر کابل میں بالا حصار کے قریب ایک پہاڑ ہی اسپر ایک برج ہی

تیمور دوم اور حکام متعلقہ کے بیان میں

اکلا فوتا م اور وہاں سے بالا حصار تک فصیل بنی ہوئی تھی بعد فتح مذکور الصدر کے یہ سب وہاں سے ہو بچکے کہ
اگر اسکو لے گیا تو بالا حصار کو لیا اور دیکھے یہ جا کر اوس نے سوچا کہ وہاں نہ لار کھے تھے جب پہونچے
ویسے گولیاں مار کر بہا دیتے اور سوا اسکے بالا حصار کے برج پر بڑی توپ تھی اس میں اسد خان اور
عبد الصمد خان اور عبد السلام خان اور محمد زمان خان اور سلطان خان کے گہروں پر اوپر اوپر سے گولے
مار کر تمام بستی کو ہلا دیتے اور جہاں جہاں دس پانچ آدمی کہڑے ہوتے وہاں گولہ آتا اور توڑتا اور مجروح و مقتول کرتا
غرض یہاں بالا حصار والے اور وہاں چہاونی والے پانچ روپے سیر غلہ خریدتے یہاں تک تھے اور فوج کو کھلاتے رہے ازانجا کہ
آخر کار جب خزانہ صرف ہوگیا لاچار ہوگئے اور ارادہ کیا کہ اب چہاونی کو چہوڑنا چاہیے اور قندہار کی طرف چلیں
چلنا سے پہلے محمد اکبر خان نے پاس چہر صاحب کے کہلا بہیجا کہ جو ہوا سو ہوا اب خاطر جمع رکہو کہ تم اگر چہاونی سے نکلو
ہو تو جلال آباد تک پہونچا دیتا ہوں اور صاحب نے پاس تہ ہوا تو کسیکا مقدور نہیں جو بولے یہ تو چاہتے تہے
نصف جمعیت آگے اور نصف پیچھے بیچ صاحب لوگ اور انکی بیبیاں جملہ چالیس ہزار آدمی اور سب پیچھے
پانچ ہزار اونٹ لدے ہوئے تھے اور سامان وغیرہ کے چہاونی چہوڑ کر نکلے پاس تہ ہزار کابلی منتظر ہیں
اسکے کہڑے ہوئے تھے سپاہ کو تو آگے جانے دیا جو ہیں اونٹ و مع کے نظر پڑے جا پڑے اور
سبکو لوٹ لیا کچھ نہ بولے ہرگز مال کا خیال کیا جیسے جا رہے تہے آگے کی طرف چلے
چلے پیچھے بہی راہ میں سب جا بجا تک تک شب میدان ہی میں کسو کسو کو گولیاں مار دیتے تہے وہ بہی
جواب دیتے ہوئے جب خورد کابل میں پہونچے قضارا تو موسم سرما کا تہا خصوصا اس سال
برف شدت رسی تہی آدمی کمر تک اور کہوڑے پیٹ تک دھنس جاتے تہے ہندوستانی

فوج تو بے مارے مر گئی اور شہر میں ہاتھہ سے چھوٹ کئیں کالے آدمی تو بہیں رہے مگر گورے آدمی
سخت سے خود کابل تک پہنچے وہاں افغان لوگ جو اوپر مورچوں اور پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے
گولیاں مارنے لگے یہ گولیاں کہاتے ہوئے ادہر گرے پہر تو چوطرفے مار شروع ہوئی انکی سندوقیں
سرد ہونے سے چلتی نہیں اور وہ تلوار اور نیزے ڈالتے تھے جسکا حال کہنا آیا ایسا ہوا لاعلاج جو سو ملکر
بہاگتے ہوئے جا بند نہیں جو کثرت برف جاڑا وہاں رہا کسو کے ہاتھہ کسو کے پاؤں گلکر گر گئے
اور دو دو سو میں تین سو آدمی جہاں دم لینے بیٹھے وہیں سرد ہوکر مر گئے اور کابل سے تیزین تک
مردوں کی ڈہیر یعنی سب رستے میں تمام ہوگئے ایک صاحب وہ بھی زخمی گھوڑے پر سوار آدھی رات کو جلال آباد میں پہنچے
اور آٹھہ دس صاحبوں کی عورت اور اسقدر ہی بچے اور کچھہ منشی ایسے تھے پاس ایک آدمی
میں محمد اکبر خان پاس جا کر جو کہ صاحب قرار دیا وہ بھی ہمراہ تھا پاس انکی خان مذکور نے
اپنے لوگوں میں رکھہ لیا اور سوا انکے جدا ایک سو کئی انگریز صاحب لوگ اور سولجر اور کپتان
لی پی اور سیل صاحب کی بی بی اور بیٹی اور اندرسن صاحب کی بی بی اور رہی ویٹ صاحب کی بی بی
فرزند اور انکے متعلقوں کو کابل میں واپس لاکر ایک تہ خانے مکان میں اتارا اور ہر ایک کو اسکے
قدر موافق اوڑہنا بچھونا اور پوستین اور بالا پوش منگوا دیا اور بہت سی انگریزی کتابیں پڑہنے کو دیں
سلگا دیں اور گرم ہوئیں اور میرا جی نام ایک ہندی کو واسطے خبر گیری کے متعین کیا اور
دروازوں پر لوگ بٹھلا دیئے تا کوئی انکو ایذا نہ دے اس شہر میں حکومت محمد اکبر خان اور امان اللہ
خانکی ہوئی اور بالا حصار میں بادشاہ کی سوائے محمد اکبر خان کے دربار میں بادشاہ کے

احکام مختلفہ کے بیان میں

سب آیا جاتا رہا بعد اسکے سولہ ہزار آدمی جمع کرکے محمد اکبر خان جلال اباد پر آیا جب لوگ جلد گرد
دہ توپین مار کر تتا دیتے سیکڑوں آدمی قتل ہوتے تہے اور اکثر اندر والے باہر نکلیاں دو سو سوار دو توپین
لیکر نکلے اور چار کوس طرف کے کانون مار کر غلہ کا ذکر روا آتے اسطرح چہار مہینے گذرے محمد اکبر خان
سے کچھ نہوا دو صاحب دو توپین اور کچہ سوار پیدل لیکر دو گہڑی رات سے نکلے اور ان پر شبخون مارا سیکڑوں
آدمی مارے گئے اور باقی اسباب چھوڑ کر جو بہاگے بہت دریا لنڈا میں ڈوب گئے چونکہ محمد اکبر خان انہوں
نے تہا نا ہوں چالیس کہ وہ ایکطرف جمعور کا ہوتا ہے مثلا کرلیا ان طرف نکالدیا وہ پیدل پر سینہ
تیرین مین چار مار دیا باقی بہاگے بہت ہوئے لوگ اسیدن آدمی انکو کابل میں پہونچے اسمین جلال اباد والوں
کو بڑی تقویت اور فایدہ کثیر ہوا ذکر قتل شاہ شجاع بعد اس شکست بہت سے لوگ خصوصا بارکزی
دوست محمد خانی قوم والوں نے بادشاہ کو ترغیب دی کہ انگریز غیر مذہب غیر قوم غیر ملک ملت و دین
ہیں اور ہم غیروں کو اپنے ملک و ولک میں کوئی جگہ نہیں دینا ہم سب آپکی اطاعت میں حاضر کریں ہیں
پھر لیکر آپ جلال اباد کو چلیں اور وہاں سے بہی سپاہ انگریزی کو مار کر نکالدیا بادشاہ بسبب نا چار ہونے
کے چونکہ مانند طرح دیتا رہا تب فتح خان وزیر کی بیٹی نے جو محمد زمان خان کا اور چند پیادہ
تشریف لیکر بادشاہ پاس آئیں اور چادریں پہیلائیں اور خدا کا واسطہ دیں بادشاہ نے قبول کیا اور
بس تنبیہ خیمہ اور جہنڈا باہر میدان میں کھڑا ہوا آپ پانچ ہزار جمعیت جرار درکار ہو اور
سوار داخل خیام ہوگئے عام خاص سنا جابجا واسطے بندوبست کے دو دن پہر سے سوار اور
پیادوں کے کہیرے ہوسکے عجب اتفاق روزگار جب پہر رات گذری پہر بادشاہ چند آدمیوں

احکام مختلفہ کے بیان میں

بالاحصار میں تشریف لائے اور آرام فرمایا بحکیل راست اقدام کرکے حاکم کیا بادشاہ کے بیٹے جو بہادر ازبس

سوار ہوکر دریا عبور کیا باقی تھی محل کی بیگمیں اسطرح کیا نوکروں نے بھی عرض کی صبح لشکر

دشمن کے ارادہ فرمایا چونکہ اجل دامنگیر تھی بادشاہ نے کچھ خیال نہ کیا آخر کے قضا جنبش پیچ انگشت

چو خواہد از کسی جان بہش بر آرد دہ بر چشمش نہد دیگر دو گوش یکی بر لب نہد گوید کہ خاموش

جو بدر عصار دار کر دیکھنے وغیرہ پچاس آدمی پانچ سواسے سواری نکلی راستہ میں شجاع الدولہ

خان کا بیٹا ساتھ سترہ جوان بندوقچی فراہم کر کے آیا بالاحصار اور بیگ

تنہا سواری برابر آئے ہی ایک شلک ہوئی بیشتر کر دیکھنے بھاگے بادشاہ زخمی

ہو کر پتے سوار عربیت گرمار یگئے اور جوان شجاع الدولہ کے بادشاہ کو کہیں پیچ

اور بادشاہ ہتھ گرد کر دار ادگار ہے کہ کسو نے پروا نکی قدمیوں سے ہو گئے پالک

اس احوال سے بادشاہ کے تہا بہت ایکے پاس تین پانچ لاک روپیہ کا جواہر ہوتا ہی

ہوتیہ برکے اترا اور بادشاہ کا کلا کا ت جواہر جسقدر کہ تہا بہت ملے کرہیں پایندہ سوار ہو کر

شجاع الدولہ اور باقی آپکے لوگ بھی فرار کر گئے جو کے اسکو تو نزد جو ت بھا

صبح لشکر میں خبر ہوئی سوار دوڑ کر آئے بادشاہ کو سر کٹا ہوا پہچان کر دیکھا اور قاتل

لاعلاج لاش کو اٹھا بالاحصار میں لایا کفنائیے دفنائیے خبر ہوا جو کچھ کہ ہوا

فتح جنگ بیدکشتہ ہو شجاع الملک کے شہبوں کے اتفاق کر کے شہزادہ فتح

اور نہ ہیں دینے فتح جنگ نے محمد اکبر خان کو وزیر کیا اور اکثر خوانین کو خلعت دیا سلطنت قائم ہوئی

سکہ جاری ہوا چند روز کے وزیر نے زر و جواہر شاہ شجاع کا شاہ سے طلب کیا فتح جنگ خاطر کی کچھ
جواہر بیش بہا اور کچھ کم قیمت عنایت فرمایا اس سے وہ بدمزہ ہوا اور سخت گفتگو کرنے لگا اسمیں خبر آئی
کہ جنرل پالک صاحب بہادر بہت سی جمعیت انگریزی جرار و کرار لیکر داخل جلال آباد ہوئے اس فتح جنگ کو دلیل
ہو کر محمد اکبر خان کے تو جواب کے ٹکڑے کر دیے اور معرفت منشی موہن لعل کے مرزا احسن اللہ بیگ کو ایک
پہر آیا اور آٹھ اشرفی راہ خرچ دیکر روانہ کیا یہ ایک قافلہ ہاتھی کے ساتھ راہ راست چھوڑ کر ویرانوں کو
سے جلال آباد کو پہونچے اور پیغام شاہ فتح جنگ کا جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب اور سکیبر صاحب بنگر ... اور
صاحب سے زبانی بیان کیا پالک صاحب بولے ہمارے کابل کو آنے تک فتح جنگ کے لازم ہے کہ بالا حصار کو کسی طرح ہاتھ سے
نہ دیں اور منشی موہن لعل کو واسطے گذرانے آذوقہ غلہ کے لکھا منشی نے مرزا احسن اللہ بیگ خان ٹھیکہ دار ...
اور غلام حیدر ٹھیکہ دار سندہ اور شاہ ولی خان تاجر سے زبانی ہزار روپیہ قرض لیکر محمد علی نام ... کو دیے
اور اس سے مہر کی رسید مرزا احسن اللہ بیگ خان مذکور اور کرپا رام کی گواہی سے لکھوا لی جائے
سوئی الیہ دیہات میں اطراف کے اسقدر غلہ فراہم کر رکھا اور شاہ فتح جنگ نے ثبت کرمی جنرل پالک صاحب کی
دروازے بالا حصار کے بند کر دیے چار پانچ ہزار آدمی جو ملازم بادشاہ تھے برج و دیوار
پر نصب کیے اور شہر کے لوگ طرف محمد اکبر خان کے ہو کے جنگ شروع ہوئی گولی چلنے لگی بادشاہ نے
خان و خوانین سے کہلایا کہ محمد اکبر خان ہمارا قدیم خانہ زاد اور پرورش یافتہ ہے تم اسکی رفاقت
میں کیوں گمراہ ہوتے ہو اور ہمیں ایذا دیتے ہو آخر مرنا ہے خدا کو منہ دکھلانا ہے
بات تھے عجب زمانہ ہے بالکل بجھتے سے غیر شخص چاہیے لوگ اسکی طرفداری کریں لیکن ہم میں اسطرح کا

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

دو مہینے تک مقابلہ رہا جب حملہ کرتے تھے تو بے بہرہ پھرتے تھے آخر کو ایک سرنگ اُدھر سے بارہ دری کی
طرف کھود رکھے تھے بارود بھر کر آگ دی برج گرا ادھر یہ لوگ ہتھوڑے لیے مستعد بیٹھے تھے گر کے شہر
دو ہزار آدمی غارت ہوئے پھر رستہ ہو گیا حملہ کیا بادشاہ دو ہزار آدمی لیکر ذات سے مقابلہ کیا اپنے ہاتھ سے
تلواریں لگائیں حملہ کو پھیر دیا جب بڑی یورش ہوئی لوگ اندر دھس گئے فتح جنگ کی شکست ہوئی
خان نے فتح جنگ کو پکڑ کر قید کر دیا پس گیا شہر گیا بالا حصار میں عزلان کور کا ہوا
قول و قسم ساتھ مفتی ... کے شہزادے تیں جان ... لیکر اپنے قید میں رکھا اور چھوڑ دیا ہوتا کہ
لیئے تب بھی رہا کیا آدمیں بھی اس شخص کو کہ آدمی با وفا اور نمک حلال تھا
یہاں تک کہ صاحب لوگ سب کی خیر خواہی قابل ہوئے اور سوا اسکے بہت کام عمدہ ایسے کیئے جیسا کہ
بڑا ایسے ظاہر ہیں پس جسقدر دن گذرے تھے سلطان زادہ جو اہیر کا فتح جنگ زیادہ ہوتا تھا اور قید کران
ایک شتر سوار کا سامان زمیندار رہتا اسنے بہر صورت پہنچایا فتح جنگ تک پہونچایا اور ایک گھوڑے
پر انہیں سوار کروا کر لیکے نکلا اور ایک رات دن میں بجا کوس اس طرح کر کے جلال آباد کو نزدیک جنرل پالک
کے پہونچا دیا صاحب نے فتح جنگ کی بہت خاطر کی اور ایک بیچوبہ سرا اپنے خیمہ کے کہڑا کروا کے اسمیں
اوتارا اور دو چار آدمی واسطے خدمت کے تعین کیئے اور پہرہ چوکی سے بندوبست رکھا اختتام
کابل یعنی بدلہ لینا جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب نے اپنے کشتوں کا اور
کر کے چھوڑ آنا اس ملک کو اور چھوڑ لانا اپنے قیدیوں کو اور چھوڑ دینا دوست
محمد خانکو پس جنرل پالک صاحب جلال آباد سے چل کر گندمک میں آئے خیمہ زن تھے اور وہاں

احکام مختلف کے بیان میں

حکام مختلفہ کے بیان میں

سبب کمی باربرداری کے تامل تھا کہ حکم لارڈ نر جنرل صاحب بہادر کا بتاکید شدید آیا کہ جلد داخل افغانات کا جا
کر و جلد جاؤ اور انتقام کرکے اپنے قیدیوں کو چھوڑا لاؤ بجز دستہ کے پالک صاحب نے نہایت تیاری کرکے بیسویں فتح
جنگ کو ساتھ لیکے ہوئے کوچ کیا اس تنگ جگہ سے کہ ایکے تھوڑی سی فوج اور چند توپیں کھڑی رہتی اور دو توپیں
ملسوطی اور بیچ میں ... ازت اور انکے پیچھے سکندریں جھٹے پر انکے بہیر نکالا بعد انکے تھوڑی سی جمعیت اور دو
طرف دو پلاٹن پہاڑوں پر چڑھی ہوئیں بندوقیں مارتے اور کوہستانیوں سے لڑتی ہوئیں تمام دن
کوس چلتے تھے اور جہاں مقام ہوتا بڑی ہوشیاری کرتے مگر دو کمبخت ہی تمام دن انکو لیا مارا کیے محمد اکبر خان
ہوئے سپاہ کی سنکر کوہ بامیان کے قیدیوں کو جو ایک سو کئی آدمی مطابق انکے شمار انکے قبضہ میں آگئے تھے اور انہیں اس مقام
میں نظر بند رکھا تھا جیساکہ گذرا صالح محمد خان کے ہمراہ روانہ کیا اور ایسا کہا کہ انہیں ہندوکش سے اوتار کر بلخ
میں پہنچا دو وہیں شاہ بخارا نے ذالو بکھا بعد میں دن جب سپاہ انگریزی جگدلک علاقہ عبد العزیز خان غلزئی
پر پہونچی کچھ جھنڈیاں دور سے نظر آئیں ایکے کی ملاقن لیس ہو گئیں وہ جگہ قلب ہی دونوں طرف پہاڑ
اور ہنر ہزار غلزی سوار ہاتھوں میں نشان ڈھول بجاتے ہوئے انہیں سے دو ہزار روپیلے
ایک ٹیکری پر کہ آدھی تار اونچی ہوگی جا کھڑے ہوئے اور گولیاں چلنے لگیں اس جگہ ان کی
گولیاں کارگر ہوتی تھیں اور انکی زد بہت پڑتی تھی مگر یہ مرد ہے قدم انکے رکتے تھے اسمیں کچھ گورے
زخمی ہوئے اور کچھ مورے افسران قوم نے ملسوطی توپیں جو پیچھے ... پڑی ہوئیں پہاڑوں پر
کو کیں نہیں چھوٹ چھوڑ کر مارنا شروع کیا تین بار چلے تھے جسمیں سات آدمی اور ...
... پر چڑھ گئیں اور جاتے ہی انکا مار اسبت سے افغان ... اور ... جنرل صاحب

گھوڑوں کی رحمت سے کہا وے گھوڑے چلا کر خوب تیغ بدریغ کیجئے بقیہ کسیف فراری ہوکر پاس کے
کھوروں میں چھپ گئے پس دو نو طرف پہاڑوں پر جو جھنڈے اور تھے اور قلعہ داریاں مارتے ہوئے گئے سے شہر والا
ہندوستانی کو چڑھائی کا حکم ہوا اور بندوقیں کرنے لگے جنرل صاحب نے بھی توپیں منگوا کر دو بار مارے ایک گولہ
تو گرنے پھر پیچھے آدمیوں سے لگا اور دوسرا گولہ انکچا دوزمین آدمی اور ٹیکے لیتے ہیں پلاٹن اور یہ جانکری ہوئی
اور دو پیلے بھاگ کر پیچھے اور زنگی رستہ ہو گیا جمعیت خزانہ پہر وغیرہ سب انکے تہ کٹری چار اکرون باقی تھا
چلد لکہ یرانکر اور یہ ہندوستانی پلاٹن بھی پہاڑ پہ آکر قائل ہوگے جب رات ہوئی تو انگریز پہاڑوں سے نیچے
گولیاں مارتے رہے اسطرح اترتے ہوئے تیزین کو پہونچے وہ جا اس سے بھی زیادہ چاروں طرف پہاڑ تیج
بیچ میں جگہ تھی آٹھ پانچ پانچ چھ چھ سیر روز مینہ برسے ہوئے وہاں از بسکہ ہر تیئیس ہزار ریکی تمام پلاٹن
کو پہاڑوں پر چڑھا کے رکے صبح مقام ہوا وہاں بھی البتہ چھ سات ہزار غلجی ہونگے جہاں جہاں
سے رستہ تہا اور وے جانتے تھے جوق جوق دوپہر سے آکے گولیاں مارنے لگے یہ بھی دو پلاٹن
کو پہیلا کر شام تک جنگ کرتے رہے افغانوں نے جانا کہ اب یہ گھر گئے ہیں ہم جانے نہ دینگے
محمد اکبر خان کو لکھا کہ ہمنے لشکر انگریز کا رستہ بند کر دیئے ہیں تم شتاب اپنے تئیں یہاں پہونچاؤ
محمد اکبر خان چار ہزار سوار سے سوار ہو کر چلا اور صبح ہوتے ہوتے داخل تیزین ہوا اور وہاں نفتی
موہن لعل نے بذریعہ صالح محمد خان کی ہزار اکو سنگر سید مرتضی شاہ کشمیری کی زبانی کہلایا
کہ تم ہر گز قیدیوں کو کوہ ہندوکش کے اودھر نہ لیجانا اب کئی دنوں میں فوج کابل میں آئی
پچیس ہزار روپے انعام اور ہزار روپیہ ماہوار زراعت کی اور سوا اسکے تنخواہ سپاہ سرکار کمپنی بہادر سے

تیسرا وقت

حکام محکمہ کے بیان میں

گروا دو نگا اور ایک خط خان شیر محمد خان کا سردار قوم کو لکھا کہ انگریز اور انکے قیدی
ہیں اگر تمنے اپنی سرحد سے قید ہوکر جانے دیا تو تمہارا اور بچہ قتل ہوگا تو وہ ماریگئے اور یہاں سپاہ انگریزی کا
تنگی سے طرف کابل کے متوجہ ہوئی اور سامان مارا گیا پانچ ہزار غازی ہر چہار طرف سے ہیں کچھ لیا ان مارے گئے
اور ان لشکریے دروں پر پہاڑوں کے کمین بیٹھے ہیں ہماری کوئی بغل میں سے نکل آوے اور جمعیت کو
چلتی ہوئی ایکے کو پڑتا ہاوے ایک زن بہنے تک کمنو جمعیت پہیرکے رکھا تا کوئی بھاگنے پاوے اور
سب لشکر ایکطرف کو جمع ہو جنرل ایک صاحب جنرل سیل صاحب ایک پلٹن پول صاحب کی اور ایک توپخانہ
مقابل انکے ایک ٹیکرے پر چڑھا دی انکی جوق ہر کو لمبا ہے رہیں اب نہیں کہ ہم آگے کو بڑھیں اور
راہ سے پہیر آریں اور دم سحر کوچ کیا غازی پانچ پانچ سو کی ٹکڑی باندھ کر ایکے آئے اور گولیاں ماریں
جب پول صاحب کی پلٹن کا گولہ پڑتا تہا دو چار اوڑ جاتے تہے اور باقی کے لیپا پہر دوسرے آتے تہے اور لگے
نہ پیچھے ہٹتے تہے چار گہڑی دن چڑہا ہوگا کہ محمد اکبر خان چار ہزار سوار سے آیا اور پیچھے غازیوں کے
کہڑا ہوا انہیں سے پانسے سوار گہوڑے دوڑا کے آئے اور انگریزی پلاٹن پر بندوقیں مار کر واپس چلے
گئے وہ پہر پانسے دوسرے آئے اور سلاح بندوقیں خالی کیں اور لوٹ گئے جنرل ایک صاحب نے ایک
رجمنٹ مستی وردا گوری کی اور ایک جمعیت ہندوستانی غلام محمد خان رسالدار کی ہمراہ کر ان چار ہزار
کابلیوں کے مقابل کتر انکیں اور وہ ہندوستانی آئے اور گولیاں سر کرکے پہرے سب رسالدار نے اور
ویا جمعیت سب اکٹھا ہوکر تعاقب کیے اور ساتھ ہی انکے غول میں گہس گئے اور تلواریں کہینچکر مارنا
شروع کیا سیکڑوں کو مار لیا وہ سد ہر نہ پائے سو پہر گیا یہ آئے کے وہ ہر طرف بھاگے اور مارے ہوئے

کلام مختلف کے بیان میں

دو کوس تک چلے گیے اکبر خان بچاس سوار سے ایکطرف کو نکلا مینکو رسے اسکا پیچہا کیئے وہ بہر حوار
بہاگا چلا جاتا تہا اور یہ تعاقب کیے ہوے خود کابل تک چہ تیرن سے پیچہے کوس پیچہے گئے آخر محمد اکبر خان ایک
دور بیچ کس بہار وینین چلا گیا تب یہ پہرے غازیون پیر جو یہ حال دیکہا وہ اپنے جنگل اور پہاڑ و کیطرف گئے سو
تمام سپاہ انگریزی خود کابل میں آگئے اور انگریزی خزانہ اور بہیر بنگاہ بہی اور پول صاحب کی پلٹن بہی [illegible]
تو رسے سواروں نے محمد اکبر خان کے فرار کا حال بیان کیا جنرل صاحب نے انکو انعام دیا اور خوش کیا اس
شکست فاش کی خبر جو فاش ہوئی کابل کے گرد نواح اور جو لشکر کوہستان کو چلے گیے شہر خالی ہو گیا
صاحب محمد کابل سے پیت خاک آئے اور وہاں پل بگرامی پر جو کابل سے [illegible] میل ہے آئے
ایک کمپو سے ناٹ صاحب بہی کے جنکا ذکر ابتدا میں گذر چکا الا پالک صاحب کے جو قندہار کو چہوڑ کر
چلے تہے قلعہ قاضی کے نزدیک میدان ارغندہ کی سمت آ کر اترے نیس خان شیرین خان سردار
قزلباشان اور نایب شریف خان وغیرہ محلہ چنداول کے باشندے جو منشی موہن لعل اور
ملازمان انگریزی کے ساتھہ سلوک کرتے تہے ہمراہ منشی مذکور کے آگے جنرل پالک صاحب کے پاس آئے
صاحب نے ان سبکو خلعت فاخرہ سے ممتاز کیا اور خان شیرین خان سے قیدیونکا حال پوچہا
کہا ہزار سوار قزلباش میں دیتا ہوں انکو خرچ دلوائی اور اپنا ایک صاحب ہمراہ کر کے بہیجئے دو
میں دوسرے دن سکیسپیر صاحب ہزار روپیہ لشکر قزلباشون کے محلہ میں گئے اور ان سبکو خرچ راہ
دیکر ایک ہزار انکو روانہ ہوئے جنرل سیل صاحب کی بیٹی اور لیڈی ان قیدیونمیں تہین وہ بہی
در پلٹن ایک رجمنٹ چہار ضرب توپ لیکر دوسرے رستہ سے جدہر محمد اکبر خان فرار ہو کر گیا تہا

تتمہ ذوق احکام مختلفہ کے بیانمیں

حکام محلہ

چلے اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہو کہ خان مذکور پھر لوگوں کو جمع کرلے اور طرف ملک ایران کے جاکر قیدیوں
لانے میں مانع ہو پس قرار پایا کہ آپ پیچھے اور قیدیوں کو لا کر لشکر میں جنرل صاحب کے پاس پہونچا دیا تب فتح جنگ نے
کہا کہ آپ تخت پر بیٹھو اور سلطنت کرو کہ بوڑھے نے کہا کہ تم خلیفہ ظالم اور بیٹے بیگم کو میں نے ایمان میں مجھے
منظور نہیں مسند جہاں کو واسطے [illegible] اُن لوگوں کے جو کوہستان ہزارہ میں جاکر چھپے تھے اور روانہ کیا اور منشی موہن لعل
کو کہا کہ تم بھی ہمراہ جاؤ اور اسوقت منشی نے کہا یہ غلہ جو دلایا تھا نے میں جمع کیا ہے مجھے اسمیں سرکار کا کام بہت نہ
آیا سو غلہ فروش میرے قابو میں ہیں حکم ہو تو اسکو بیچ کر وصول کروں جنرل صاحب نے کہا اگر تمہارے نزدیک اس میں
جانے نقصان ہو گا تو ذمہ سرکار کے بھی منشی تو ادھر روانہ ہوا ادھر یہاں غلہ فروش فراری ہوگئے کل
تین ہزار روپے وصول ہوئے یہاں کہنا مرزا احسن اللہ بیگ مجھے [illegible] باقی کے روپے قرض خواہان نے
منشی سے تو دس ہزار وصول کیا [illegible] نہیں معلوم کہ سرکار سے پھر دیا اور منشی مذکور کو کب ملا اسکی
ذات پر [illegible] غرض جب سپاہ ہزارہ میں پہونچی وہاں کا رستہ جو [illegible] پوشیدہ لوگوں تک پہونچتا
ہوا تھا نے میں ایک افغان آیا اور [illegible] کہا کہ اگر مجھکو انعام معقول دو تو لڑکے سر پر لیجاکر کھڑا دیتا ہوں
[illegible] بہت اچھا [illegible] لیکر روانہ ہوا واقعی جیسا کہ کہا تھا ویسا کیا [illegible] لیکر چلا کہ سر پر انکے
کھڑا کر دیا [illegible] تو دیکھتا ہی تھا خود بخود بند ہوگئے [illegible] نکلا [illegible] اور جھڑے مارنے
ہزارہا آدمی مار ڈالے لاکھوں روپیوں کا مال لوٹ لیا سیکڑوں عورتیں جوان اور نابالغ لڑکیاں
پکڑ لائیں جنرل صاحب نے ان سبکو درمیان کھڑا کروا کر [illegible] رکھا چونکہ [illegible] تین دن سے بھوکے
تھے رحم کیا کھانا کھلایا پانی پلایا چھوڑ دیا پھر [illegible] تو ہیں جو جنگل میں

یہ گیا تہین قریب چالیس ضرب توپ کے بیرون انگریزی کے ہاتھ آئین اسکی صحیح کو رد بلکہ [illegible]

ترکیب وتم اور سب اتفاق بہادر سے اور سیل [illegible] کابل میں جاوا اور چار چھاؤنی چہو [illegible] نواب علیم [illegible]

میں کرادو اور ملکانہ نواب حیدر خان اور سلطان خان اور محمد خان بارکزی اور امین اللہ خان لوگری اور

اور عبد السلام خان وغیرہ نے نوزدا اعتبار کئے اور سب کو گہر کر خاک برابر کر دیا کہ یہ بہی کابل [illegible]

ہندوستان محمد وزیر شوق نے سیکورت لیا پھر شہزادہ شیپور کو تخت پر بٹھلایا مگر [illegible]

ہندوستان کو کوچ کیا شاہ شجاع کے فرزند اور بہائی بند سب عیال و اطفال [illegible]

ہوئے اور سپاہ انگریزی کابل سے مراجعت کر کے جب مسجد پہ جو نزدیک پشاور کے [illegible]

پہنچ کر [illegible] سکہوں نے ایک کو زخمی کر دیا جنرل [illegible]

عمل رنجیت سنگہ والی لاہور کا ہی کا ہے [illegible] حلال ہوا [illegible]

محمد اکبر خان کابل میں [illegible] اور سب [illegible] پشاور [illegible]

پشاور جلتی اور [illegible] اٹک دریا [illegible] شمس آباد [illegible]

سنگ جانی راول پنڈی [illegible] سرای [illegible]

جہلم [illegible] کہاری سرای خواص پورہ رسول نگر کنارے دریا کے [illegible]

[illegible] میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتہ نے مع عیال و اطفال امیر دوست محمد خان

کو بہی ہندوستان سے رخصت کر دیا اور افسران سپاہ انگریزی نے مقام مذکور سے [illegible]

کار [illegible] طرف فیروزپور کے عطف عنان کیا [illegible]

سنگہ دریا راوی سے عبور کر کے بلدۂ قصور پر پہونچے اور وہاں سے لفٹنٹ گورنر سٹفل کار دریا
بیاس اور دریا ستلج کے کہ وہ دونوں ملحق ہوکر فروزپور سے بہتی ہیں اتر کے اسیطرح لارڈ گورنر جنرل
صاحب بہادر بہی مع تمام جمعیت ہندوستان واسطے استقبال لشکر انگریزی جمع زن ہوئے اس مقام پر واسطے عبور لشکر
کے دو پل تیار کیے تہے دوسرے دن جنرل صاحب مع فوج کے بجائے فرجنرل وارتی کہ کمانڈر انچیف اور تمام
پلاٹن صف باندہ کر دو طرف کہڑے ہوئے جنرل سیل صاحب کو حکم ہوا کہ تم اپنی فوج میں پلٹن کو روں کی لیکر
پیشتر پل پر پہنچے کہ وہ علامات فتح کابل سے بہت خوشنما اور پر تکلف تھی اور وہ پلٹن آگے چلی آئی اور
محمود رند صاحب بہادر اور جنگی لارڈ یعنی کمانڈر انچیف وغیرہ تمام افسروں کو سلام کیا لارڈ گورنر صاحب بہادر
جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب کو تحسین و آفرین کیا اور اپنی ساری فوج کو حکم دیا کہ سلامی اوتارین
ہر لوک صاحب کے سواروں اور پلٹن کو جو جلال آباد پر فتحیاب ہوئے حکم ہوا وہ بہی اسیطرح جب تک
کہ عبور کریں لارڈ گورنر صاحب بہادر کہڑے رہے اور اس فوج کو انعام معقول دیا اور
بہت خوش کیا اور گوروں کو لندن کی رخصت دی دوسرے دن وہ پل ریگ
فوج اتر آئی بعد چند روز کے راجہ پرتاب سنگہ پسر مہاراجہ شیر سنگہ والی لاہور ہمراہ راجہ ہیرا سنگہ
ریاست لاہور اور سردار تمام سنگہ لوہاریے والے وغیرہ زینت بخش موکب اقبال لارڈ گورنر صاحب بہادر
بہیدانک صاحب سکتر اعظم اور مسیح الدین خاں منشی کو لینے روانہ لاہور کیا پہلے اس سے اما تو تا
فوجین جابجا چلی گئیں لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو واپس آئے چونکہ شاہ شجاع الملک کے
پیشتر قبل سے جابجا کی خوار سرکار کمپنی بہادر کا تماشا دیکہو چار ہزار اور راستہ با جیاد در اوراد

روہیلی بانا کر لئے تھے بعد اس وحلہ کے زمان شاہ کو بدستور بحال کیا اور شاہ شجاع کی ہوا اور اسکی اولاد
پہ کر دی اور صفدر جنگ سے جو قصور کہ قندہار پر ہوا تھا کیسے ہی فتح جنگ کے معاف فرمایا تفصیل تیمور شاہ
کی دو ہزار فتح جنگ و صفدر جنگ پانسی شیہور مع برادر پانسی دیگر برابستہ نفر دو ہزار رعایا چہ ہنوز
لدھیانہ میں لیے جاتے ہیں اور وہ افغانستان میں پانچ برس بعد واقعہ کے محمد اکبر خان قبل ہو چکے
ہو اجل طبعی سے ہوا اور دوست محمد خان ہنوز زندہ ہیں پوشیدہ نرہے یہ کیفیت جو ہیں لکھی ہے
ہے کہ مرزا احسن احمد بیک ایک مرد آدمی ملازم سرکار انگریزی میکدرنس صاحب کے منشی تھے
ہے اول سے آخر تک شریک تھے چنانچہ ابا کیا ہو کی رفاقت میں افغانستان کو گئے سید بابات
ہیں اور کیا ہی وہ اپنے خانگی خطوں میں مفصل احوال جو ہوتا گذرتا تہا لکھا کرتے تھے
جب وہ واپس آئے اور یہاں مجھے تالیف میں اس کتاب کے مشغول پایا فقط دوستی سے ان مکاتبات کو نظر ثانی کرکے
بے عوضانہ گذرانا میں نے اسکو خلاصہ کرکے مندرج کیا ہے جو مضمون کہ انہی پرلیس میں دو
دلیل صحت کی ہے **پانچوان باب سکھوں کے بیان میں ابتدا گرونانک سے فتح لاہور و ملتان**
مطابق تاریخ گلشن پنجاب چونکہ ابتدا قوم سکھ کی نانک سے ہی اسلیے نامہ نگار احوال قوم
گلشن پنجاب کے جو ورنیولا مطابق سنوات عیسوی کے زبان اردو میں بہم موضع ریلی کے طبع ہوئی
کریکے واسطے ملاحظہ ناظرین کے فتح لاہور و ملتان تک معرض ارقام میں لاتا ہے واضح ہو کہ نانک
قوم کہتری کے باشندہ ضلع تلونڈی صوبہ لاہور کا تہا تولد اسکا ایک بقال کے گہر ۱۴۶۹ میں جو وہ سمی
علیحدہ میں ہوا ہے اور وہ عالم شباب میں ہی صحبت سید حسین نام ایک درویش خدا کیش کے رہا

کام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

تھا برکت سے انکی مذہب سے اپنے باز آیا اور ترک لذات دنیوی کر کے مشغول فقر و ریاضت باطنی کا ہوا اور
مضامین احوال اپنے کو بھاکا زبان میں موزون کر کے ایک مجموعہ تیار کیا نام اس مجموعہ کا گرنتھ ہے لکھا
کہ اس وقت بادشاہ ہندوستان کا بابر شاہ تھا اور جب نانک کا انتقال ہوا تو اسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام سریچند
اور دوسرے کا نام لکھمی چند لکھمی چند تو دنیا دار نکلا اور سریچند آزاد سجادہ نشینی کو باپ کی دونوں نے قبول
نکیا اس تقصیر پر خدام سے نانک کے ایک شخص کہ انگد اسکا نام تھا قایم مقام نانک شاہ کا ہوا اب اولاد لکھمی چند کی اس
قوم میں لوگ صاحبزادہ بولتے ہیں اور بعد فوت انگد کے ترقی مذہب سکھ کی ہوئی چنانچہ جو دہ سے خاندان انگد
اختیار کیا ہے اور مذہب سکھ کی پہلو اوس کے رنگ دیا اور جب سنہ ۱۵۵۲ عیسوی سے تا ... انکے ہوا امرداس قایم
مقام اسکا ہوا بعد فوت اسکے ۱۵۷۴ عیسوی سے جو ... عیسوی میں رامداس نام گدی نشین ہوا شہر ... بہت
رونق دی اور تالاب بنوایا اور نام اسکا امرت سر رکھا یہی نام اس موضع کا مشہور ہوا جو ہنوز ...
دخواں ... ایک شہر گرو قدیم شہر ہے ... رامداس سے بعد سنہ ۱۵۸۱ عیسوی سے ... عیسوی میں
اسکا پسر ارجن مل وسادہ پر اسکے قایم ہوا اور سنہ ۱۶۰۶ سولاسی چھے عیسوی میں ہرگوبند اسکا لڑکا
ہوا کہتے ہیں کہ یہ شخص سپاہی تھا اپنے چیلوں کو گوشت کھانے کی اجازت دی تھی جب
اسنے سنہ ۱۶۴۴ سولاسی ... عیسوی میں قضا کی ہری کشن نام پوتا اسکا ہوا پس سنہ ۱۶۶۱ سولاسی
ایکسٹھ عیسوی میں ہری کشن ثانی بیٹا ہری کشن اول کا ہوا پھر سنہ ۱۶۶۴ سولاسی چونسٹھ عیسوی
میں تیغ بہادر ہوا اور دو برس نہیں رہا کرتا تھا ہاتھ سے مغلوں کے مارا گیا پس گرو گوبند اسکا پسر
گدی پر قایم ہوکر طریق سابق کو سکھوں کے بالکل بدل ڈالا اور فن سپہ گری کا انہیں سکھلایا اور

بشر اور فصل

احکام مختلفہ سکہ کے بیان میں

وزیری وغیرہ موزر شہی کی مخالفت کی وہ عہد میں اورنگ زیب بادشاہ غازی عالمگیر کے مسلمانوں نے

لاہور سے بدر کیا اور دکن میں اکثر شہروں میں اقامت قبول کی اور وہیں [illegible]

فوت ہوا بعد انتقال عالمگیر بادشاہ کے پھر جب سکھوں نے قوت حاصل کی بندا نام ایک بیراگی سرگروہ قوم

کا ہو کر اہل اسلام سے کینہ پیدا کیا اور بہت جمعیت فراہم کر کے دیہات وغیرہ ملک کو غارت کرنا اور لوٹ

لینا شروع کیا اور عورت اطفال وغیرہ جو مسلمان جہاں کہیں پایا قتل کروا ڈالا بہادر شاہ

بیٹے اسکے بندے پر فوج روانہ کی خانخانان منعم خان نے آکر محاصرہ کیا وہ نکل بھاگا لشکر فرخ سیر

واسطے گرفتار کرنے اسکے اسلم خان صوبہ دار لاہور کو مامور کیا مقابلہ میں خان موصوف بندے سے شکست

بایزید خان فوجدار واسطے تنبیہ اسکے روانہ ہوا اور خان موصوف نے بھی

دہلی سے عبد الصمد خان صوبہ دار کشمیر کو نامزد کیا اس نے چند جنگ کئے بندا جو قلعہ گورداسپور میں متحصن تھا محاصرہ

اسکو گرفتار کر لیا اور حضور میں روانہ کیا فرخ سیر نے اسکو انواع عقوبت سے مع ہمراہیوں اسکے کئی روز میں قتل کروا

پھر مدت مدید تک اس قوم کے لوگ مغلوب اور بے شوکت رہے حتی کہ بعد نادر شاہ کے احمد شاہ ابدالی

والی قندہار سات بار دہلی میں آیا اور مرہٹے جو بسبب ضعف اقتدار ہو گئے تھے مقام پانی پت پر انکو مغلوب

و منکوب کیا اور پنجاب میں خواجہ عابد اور زین خان کو حاکم لاہور اور سرہند کا کیا بسبب اسکے

کی ہاتھ سے خواجہ مذکور کے نالاں تھے پھر سکھ دکھلائی دینے لگے اور سرکشی اختیار کی اس

ضمن میں بیچ سنہ [illegible] ہجری کے شاہ مبرور نے انتقال کیا پس حالات سے اسکے

تمام گروہ سکھ پھیل ہو گئے اور سکھ جابجا پنجاب میں جمع ہو کر ایک ایک ضلع پر علیحدہ علیحدہ مختاری

انہی شروع کی اور بارہ کی اور بارہ جاگیریں اُنکی قریب تھیں یا ستر ہزار سوار بیچ عرصہ تھوڑے میں آ بہم پہنچے

بارا سردار مشہور ہیں کہ از انجملہ چڑت سنگہ نام ایک گجرانوالہ کا دو ہزار یا تین سوار کا سردار ہو کر جاگیر کا

متصرف تھا اور بیٹے اُسکے رنجیت سنگہ کا مقابلہ زمین جو جمع کردہ کاردار تھا پر جو راج اُسکا رنجیت سنگہ کی

رنجیت دیو پر فوج کشی کی لیکن جب اُسکے ساتھ بین بندوق ہیبت سنگہ نے کیا لا کر

حیدر نگر کا نام سنگہ زمیندار تھا مہا سنگہ اور سنگہ اور ایک چھوٹا راج کنور ہیں مہا سنگہ مہین سنگہ کا بیٹا

سنگہ جانشین مقام پدر ہوا اور مسل کو جواب راج مشہور ہے تسخیر کیا اور شادی اُنکی سنہ ۱۱۶۶

ہمسایہ نند سدا کور بیٹی اُنکی جو ایک لڑکی ہی بیچ اُسکا ... اُسکو ایک لڑکا پیدا ہوا

اُسکا رنجیت سنگہ رکھا وہ ... جب کہ وہ بیمار ہوا تھا قریب الموت ہو کر تھا اور والدہ اُسکی

ایک ... رہی چونکہ مہا سنگہ سے بہت مرد افسر ساتھ متفق تھے رنجیت اور حاکم جو کہ اُسکا مولا

پر ... جانشین پدر ہوا وہ ... اُس کا نام ... ہو گئے مہا سنگہ تھا جو یہ صورت

... سنگہ کا نام ... اور شہر کلان شہر اور گرد نواح کو اُسکے تحت ... اور مہا سنگہ کہ

... سنگہ ... اُسکی ... کور ... نام ... سدا کور سے رنجیت سنگہ

کی شادی کی مہا سنگہ سنہ ... ستر ہ برس کی عمر ... بیمار ہو کر مر گیا

رنجیت سنگہ کا بیان چونکہ رنجیت سنگہ وقت ... باپ ... اور رنجیت

... بعد پانچ سال کے جب رنجیت سترہ برس کا ہوا ... اُس ...

ولد احمد شاہ ابدالی مرا اور زمان شاہ تخت سلطنت پر جلوس کیا جسنے سن اسی سال ...

حکام حال سکھ

میں پنجاب پے حملہ کیا سرداران سکھ طیش میں آ کے سب جادو اپنے چھوڑ دیے اور رنجیت سنگھ ...

شاہ مذکور کا ہوا الا ہو کی درخواست کی چونکہ متصل سکو خبر فساد ارا نیوں کی سموع ہوئی شاہ مذکور

سے اسی اثنا میں بطرف اپنے ملک کے بازگشت کی اور بسبب طغیانی دریائے جہلم کے توپخانہ اپنا چھوڑ

ہو کہ توپخانہ سے اسکے وقت مراجعت دو توپیں دریائے جہلم میں اٹک گئیں تہیں زمانشاہ نے رنجیت سنگھ کو کہلا بھیجا

دو توپیں نکالکر بہجوا دو ہم صلہ میں اسکے تم کو لاہور عنایت فرما دینگے پس رنجیت سنگھ نے سعی بلیغ کرکے

توپیں نکالیں اور حضور میں زمانشاہ کے روانہ کیں زمانشاہ خوش ہو کر اسکو لاہور پر قبضہ کرنیکا اذن دیا چنانچہ

رنجیت سنگھ نے فوج کشی کرکے شہر لاہور کو جو اسوقت اختیار میں سردار جیت سنگھ اور صاحب سنگھ اور موہر سنگھ

کے تہا اور وہ لوگ بسبب عیاشی مزاج اور بیخبری کی وجہ سے غافل تہے چھینکر اپنے قبضہ میں کر لیا ازبسکہ بہت

رنجیت سنگھ ہوشیار اور اکثر جنگ کرنیکے سبب آزمودہ کار تہا اور اقبال یاور آخر کار سب سکھ مطیع ہوگئے

اٹہارہ سو دو عیسوی میں رنجیت سنگھ کو بلقب راج کنور دختر جاں سنگھ کنہیا کے شادی کی اٹہارہ سو ...

سن چار عیسوی میں رنجیت سنگھ واسطے قبضہ کرنے مشرقی اضلاع دریائے ستلج کے متوجہ ہوا اور ...

مظفر خاں حاکم ملتان سے پیشکش اور تحائف لیکر طرف لاہور کے مراجعت کی پس جاسوسان ملکوت پر راجہ ...

سنگھ کے جو قبضہ میں دریائے ستلج کے واقع ہیں فوجیں روانہ کیں اس ضمن میں سرچارلس ...

بہادر نے واسطے عہد و پیمان کے نزدیک رنجیت سنگھ کے آکر ارادہ کیا کہ رنجیت سنگھ کے ممالک محروسہ

حد دریائے ستلج تک قرار پا دیے اور جو بلاد کہ اس پار دریائے مذکور کے ہیں سوائے اسکے لا دعوی

رہے رنجیت سنگھ نے اس بات کو قبول کیا لہذا سپاہ انگریزی زیر حکم کرنل اکٹرلونی صاحب کے مقام

... احکام مختلفہ کے بیان میں ...

ہوا تھا بیچ عبور جمنا کا کر کے سولہویں تاریخ جنوری کی سنہ ۱۸ اٹھارہ سو ۱۸ میں قریب انبالہ کے پہونچا

اور وہاں سے کوچ کر کے لدھیانہ پر آیا تا رنجیت سنگھ بھی شرائط اپنے استوار کریں ہرچند کہ سردار رنجیت سنگھ کا

کہ میں حاکم لاہور کا ہوں جو کہ ستلج حد نہیں ہو سکتی جتنے سکھ ہیں چاہیے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار ہوں

لیکن بسبب آنے کرنیل صاحب کو رسے افسران انگریزوں کے صلح رکھنی مناسب سمجھا اور درپے الطاف بارہ فساد ہوا

پس ایک عہدنامہ فیمابین سرکارین کے لکھا گیا ترجمہ عہدنامہ فیمابین افسران انگریزی و

مہاراجہ رنجیت سنگھ مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۰۹ اٹھارہ سو نو ع از طرف رنجیت سنگھ

یہ کہ ہم دریائے ستلج کے مشرقی دیہات میں جو ہمارے قبضہ میں ہیں اپنے انتظام کے موافق جمعیت رکھیں اور از

طرف سرکار کمپنی بہادر کے ہکوان دیہات سے جو دریائے ستلج کے شمال طرف اطاعت میں رنجیت سنگھ کے ہیں

سروکار نہیں مسعد سرداران سکھ جو پٹیالہ اور نابہہ اور جیند اور کیتھل میں تھے عہدنامہ لکھ دیکر پناہ میں

سرکار با وقار انگریزی کے آئے اور سنہ الیہ میں رنجیت سنگھ نے قلعہ کانگڑہ پر قبضہ اپنا کیا اور سنہ ۱۸۱۰

اٹھارہ سو دس میں شاہ شجاع الملک والی کابل تخت سلطنت سے اوتار اجاکر ملک میں رنجیت سنگھ کے

اور ملاقی ہوئے الیہ کا ہوا اور سنہ ان سے رنجیت سنگھ نے سپاہ کو اپنے قواعد انگریزی سکھلانا شروع کیا پس

شجاع الملک واسطے ملاقات شاہ زمان کے اپنے برادر کے روانہ ہوا اور رنجیت سنگھ نے واسطے اخذ

خراج کے ملتان پر فوج کشی کی مظفر خان صوبہ دار نے وہاں کے سخت مقابلہ کیا آخر کار ایک لاکھ

ہزار روپیہ لیکے ... قبضہ ... ہوا ... مسعد سوم الیہ نے ... سرداران سکھ لیکے

پس لاہور میں شادی کھرک سنگھ کی بڑے دہوم دہام سے کی کرنل اکٹرلونی صاحب راجہ ...

بیاکوہ نور نام کہ ذکر اسکا مفصلاً آخر باب ہذا میں کیا جاویگا شجاع الملک نے رنجیت سنگہ کو عنایت کیا اور رنجیت سنگہ

اس سے بہت خوش ہوا پس سنہ ۱۸۱۸ اٹھارہ سو اٹھارہ عیسوی میں صوبۂ ملتان پر کہڑک سنگہ کو مع جمعیت فراوان

خراج ستانی کے روانہ کیا مظفر خان صوبہ دار وہاں کا مغلوب ہوا اور قلعہ ملتان کا قبضہ میں رنجیت سنگہ کے آیا

وہاں ایک پلٹن سرکاری سے جو دو سنگہ کی تابع رہی حفاظت پر تجویز پائی اور ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۹ اٹھارہ سو انیس

عیسوی میں راجہ دیو محکم چند نامی دیوان اور کہڑک سنگہ کو مع جمعیت کشمیر پر روانہ کیا وہاں پٹہانوں سے جنگ خوب

ہوئی آخر الامر وے بہاگے اور کشمیر قبضہ میں سکہوں کے آیا اور موتی رام پسر دیوان محکم چند حاکم وہاں کا

مقرر ہوا اور سنہ ۱۸۲۰ اٹھارہ سو بیس عیسوی میں ڈیرہ غازیخان کو جو ایک مقام کا نام ہی فتح کیا اور ماہ اپریل

[illegible] میں گلاب سنگہ جو بہائی دہیان سنگہ داروغہ دیوڑھی رنجیت سنگہ کا تہا آغر محمد اکبر خان

سردار [illegible] کو گرفتار کیا اور قید کر لیا رنجیت سنگہ خاندان گلاب سنگہ کے [illegible] کا انعام کیا [illegible]

[illegible] اسکو اپنی قید کر دیا اور اسکے تمام مال و اسباب کا قابض و متصرف ہوا اور ملک [illegible] بھی

جاگیر [illegible] لے لیا اور سنہ ۱۸۲۱ اٹھارہ سو اکیس عیسوی میں کہڑک سنگہ کو نونہال سنگہ پیدا ہوا اور ماہ [illegible]

اٹھارہ سو بائیس عیسوی میں دو فرانسیسی ایک ونتورا صاحب اور دوسرے الارڈ صاحب نام واسطے تلاش روزگار کے

ہوئے رنجیت سنگہ نے نوکر رکہا [illegible] جمعیت واسطے سکہانے قواعد اہل فرنگ کے [illegible] سپرد کی اور [illegible]

ذکر سید احمد والی واضح ہو کہ انہیں سنوں میں سید احمد نام ایک شخص جو اول ملازم امیر خان والی [illegible]

پس [illegible] کار معز الیہ کا ترک کر کے اپنے تئیں بہت متقی اور پرہیزگار قرار دیا اور دہلی میں اپنا [illegible] مشہور کیا [illegible]

اور [illegible] نازل ہوتی ہی اور وہاں کے عالموں سے یہ تکرار کی کہ زیارت اہل قبور کی اور تعزیہ داری کی [illegible]

وہاں سے کلکتہ آیا پھر کوہ کیطرف روانہ ہوا اور داخل ہندوستان ہوکر جہاد کیا سکھوں پر کہ وہ سخت

کافر تھے یا نہیں یا کیا ہی اور ایک نشان سبز رنگ جھنڈا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بنایا اور نیچے اس کے کثرت کیا عام مسلمان بہت

شریک حال اسکے ہوے رنجیت سنگھ نے یہ خبر پاکر فوج اپنی بھیجا دی ہر چند کہ لشکر سید احمد بریلوی کی جو

جمعیت سو تھی البتہ کی قاعدہ دانی تھی اور وہ فن جنگ سے بے بہرہ سپاہ رنجیت سنگھ کی نہیں بار شاباش سید احمد

پھر صاحب و نسبی بھی مسلمانوں کی اکثار کیے سنہ ۱۸۲۶ اٹھارہ سو چھبیس عیسوی میں پشاور پر حملہ کیا یار محمد خان

جو نوکر رنجیت سنگھ کا تھا اسکے مقابلہ پر دوڑا اور جو جنگ کی عاقبت ہزیمت یار محمد خان کی قریب تھی کہ ہوکر

و نشور ا صاحب کمک کی اور وہ شکست سے محفوظ رہا پس سید احمد نے پشاور پر قبضہ کر لیا رنجیت سنگھ اس امر سے مطلع ہوکر

شروع سنہ ۱۸۳۰ اٹھارہ سو تیس عیسوی میں طرف پشاور کے لشکر کش ہوا رفقا سید احمد بجز آمد رنجیت سنگھ کی

سنکر فراری ہوگئے رنجیت سنگھ نے پشاور کو مسترد کرکے سلطان خان کے سپرد کیا اور آپ لاہور کو لوٹ آیا

مراجعت اسکے پھر سید احمد نے پشاور لے لیا اور سلطان خان کی ماہوار تنخواہ کی اور وہاں مولوی کو بہ تنخواہ رہنے دیا واسطے

انتظام کے اپنی طرف سے جیسے مسلمان قاضی مقرر کیا مفسد شہر لاہور میں عجب طرح کا بلوہ ہوا کہ آسمان سے بہت

آدمی مارے گئے جب رنجیت سنگھ نے سنا ایک فوج زیر حکومت شیر سنگھ کے کرکے واسطے مقابلہ کے روانہ

کیا شروع سنہ ۱۸۳۱ اٹھارہ سو اکتیس عیسوی میں مقابلہ فریقین کا ہوا سخت لڑائی پڑی آخر کار سید احمد

کی شکست ہوئی وہ سید معہ کار زار میں مارا گیا اور لوگوں نے عسکر رنجیت سنگھ کے کھینچی سر اس کا

در لاہور کو بھیج دیا انتہی اور سنہ مذکور یعنی اٹھارہ سو اکتیس عیسوی میں لفٹننٹ برنس صاحب سفیر انگلستان

مع تحائف ورسلہ شاہ انگلستان داخل لاہور ہوکر رنجیت سنگھ سے ملے پس لارڈ ولیم بنٹک صاحب

گورنر جنرل ہندوستان کو بہی خواہش ملاقات رنجیت سنگہ کی ہوی مستصواب کیا ان دنوں حاکم سکہ

راہنین رنجیت سنگہ لدہیانہ سے بلا کر لاہور مین رکہا تہا سوال و جواب ملاقات کا کیئے رنجیت سنگہ نے دیوان

موتی رام اور ہری سنگہ اور خواجہ عزیز الدین کو مع تحائف بارادۂ حصول ملاقات روانہ خدمت لارڈ

گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف کیا اور یہ قرار پایا کہ دریائے ستلج کے ہر دو کنارے پر روز بروز جو دریائے ستلج کے قریب ہین ملاقات ہوئی

پس بیسوین ماہ اکتوبر سنہ مذکور مین لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر فرودگاہ سے اپنی چلے اور بائیسوین ماہ نسمبر کی

روز بر پہنچے پس چہبیسوین تاریخ ماہ حال کی رنجیت سنگہ اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے خیمہ مین ملاقات ہوئی

سے تحائف نفائس وغیرہ دیئے گئے اور افسران نے قواعد جمعیت جانبین کی ملاحظہ فرمائی اور بنای استحکام

منعقد سنہ اٹہارہ سو اڑتیس عیسوی مین مہم جنگ کابل کی صاحبان انگریز کو در پیش ہوئی چونکہ راجہ رنجیت

سنگہ اپنے موافق تہا حسب درخواست پانچ ہزار کی جمعیت سرکردگی بیٹے جنرل ونتورا کے سردار کے ہمراہ کر دی

اور وہان جنگ کا ہو چکا تہی پس ہنوز لڑائی کابل کی ختم نہوئی تہی کہ اتہائیسوین جون سنہ اٹہارہ سو انتالیس

عیسوی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بیمار ہے چشم تک اگرچہ علاج کا عالم فانی سے دار بقا مین عازم ہوا اور کہڑک سنگہ

اوسکی جا پر بیٹہا کہڑک سنگہ کا بیان چونکہ دہیان سنگہ وزیر و غیرہ ارکان سلطنت جا بجا مین

رنجیت سنگہ کے عقلمندی سے اپنی مزاجون میں ہو ایسے تہے در اگر تمام مہمات سلطنت مین دخیل ہو گیا تہا

اسکو یہ اقتدار تہا کہ بدون حکم ایسے کہڑک سنگہ اور شیر سنگہ صاحبزادے اندر نہ آنے پاتے تہے اور

وقت نزع مہاراجہ کہڑک سنگہ کو جانشین بنایا اور دہیان سنگہ کو وزیر کا کردانا تہا اور فی الواقع

مرد وسکہ نافہم تہی پس کہڑک سنگہ نے واسطے کم کرنے طاقت وزیر کی

احکام مختلف کے بیان میں

سنہ ... جبکہ حالت کی بس فہمائش ... اور وزیر دیان سنگہ نے اتفاق کیا اور ... پایہ تخت

دو سرے ہوا اور جب سنگہ نام چیت سنگہ اور عزیز اسکے کا تہا اسکی باتیں ... دیان

سنگہ کو ... سنگہ کو بدظن کر دیا پس دیان سنگہ نے واسطے خود داری ... مشہور کیا کہ کہرک سنگہ

... انگریز ... دیان ... فوج ... اور بالکل ... اور ...

... جاپہنچے ... فوج ... کہرک سنگہ کو ... اور دیان سنگہ نے نونہال سنگہ ... سنگہ کو

بیچ طلب کیا اور وہ وہاں ... داخل ہوا ...

نے ... نونہال سنگہ کی مشورت ... چیت سنگہ کو قتل کر ڈالا اور ...

... اور نونہال سنگہ کو ... مشہور ... کہرک سنگہ ...

سنگہ کا ... واقع ہوا ... نونہال سنگہ ... چند روز ...

بیمار ... مشہور ... اور طبیبوں کو ... درمان ... سنگہ ... مقصد ... اور ...

دوا واسطے ... تجویز کی ہر چند کہ وہ علیل ... لا علاج ... اور ... سنہ ...

... علیہ ... واسطے ... نونہال سنگہ بہی ...

... دروازہ ... اور عین ... پر نونہال سنگہ ...

... جو ... نونہال سنگہ کو ...

... باقی تہی کہ ... دیان سنگہ ...

بیچ برپا ہو ... دیکہے اس امر کو پوشیدہ رکہا اور ... کو اسکی خفیہ طلب کیا ... نونہال سنگہ کو

اپنے قبضہ میں کیجئے پہر کچہ چین سوچکر شیر سنگہ کو جو بٹالہ میں تہا اسباب رفتن لکہا اگر جلد

لاہور کی جانب ہو تو جلد اپنے تئین جو بیس گہنٹہ میں یہاں پہونچا و چنانچہ وہ پہر دو پہر کے ...

بر عرصہ مذکور میں آ پہونچا مگر خبر فوت نونہال سنگہ کی شایع ہوی اور لہنا کر آپنے بہی چلا ...

سنگہ کو واسطے اختیار ریاست امر سلطنت کے ترددید اہوی آپس میں جہاں آوالی جمیعت ...

ہوی اور گلاب سنگہ بہی بظاہر انکے ساتھ مل گیا نونہال سنگہ تہہ بہ حال معاینہ کر کے شیر سنگہ کو بہر طرف ...

روانہ کر دیا اور یہ کہا کہ بعد رضامند کرنے سپاہ پہر بلوا لونگا پس طرف رضا جوی سپاہ ...

اور جوالہ سنگہ وکیل شیر سنگہ مصروف ہوا اور یہ بہی واضح ہو کہ چلتے وقت شیر سنگہ ...

افواج کو یہ کہا کہ اگر میں چند دن غایت یہاں سکونت کر سکوں ...

عرصہ قلیل میں دہیان سنگہ نے فوج کو متمایل کرکے شیر سنگہ کو خط لکہا اور وہ ...

بر باغ شالہ مار کہ اصل لفظ شعلہ ماہ ہے خیمہ زن ہوا اور منتظر آنے وزیر دہیان سنگہ کا تہا کہ جوالہ ...

کہا کہ وقت آ و ہے تو کیا مضایقہ ہے فوج سب آپکے مطیع و منقاد ہے آپنے ارادہ شہر ...

اسکے سب افواج جمیعت آئے اور شیر سنگہ کو مجری کیا اور جہار جہ لاہور کہہ کر مبارکباد دیے اور ...

کی سر ہو تیں جب یہ بات مشہور ہوی شور رکہہ راجہ گلاب سنگہ اور ... خیر کو ... سپاہ قلیل ...

شیر سنگہ کے روانہ ہوی ہر چند دہیان سنگہ نے شیر سنگہ کو لکہا تہا کہ میں صلاح گلاب سنگہ کی بہ مقابلہ ...

نشین کر و نکالکر بخلاف اسکے شیر سنگہ شہر پر حملہ آور ہوا اور گلاب سنگہ نے ...

کیا پانچ دن تک کشت و خون بندگان خدا کا ہوتا رہا اسمیں خبر آمد دہیان سنگہ کی آی ...

ہنگام مخلصہ سکہان ... میں

[illegible]

سنگھ نے چند ارادہ ترک محاصرہ کا کیا لیکن جمعیت بیٹھ رہا تا قصد انکا تہا کہ قلعہ توڑ کر بہت مال
لیجیے اس سے دیوان سنگھ کو خفیا نامل ہوا پس شیر سنگھ نے وکیل اپنا دیوان سنگھ پاس بہیجا اپنے اول
انکار کیا بعد جب وکیل نے بہت عاجزی کی وہان سے چلا اور ملاقی شیر سنگھ کا ہوا جب آگے آیا باہم
صلاح ہوئی اور جنگ موقوف کیا یہی کہ اس جنگ میں تقریبا پانچ ہزار آدمی مارے گئے اور عہدنامہ لکھا گیا
کہ شیر سنگھ کی طرف سے رانی چند کنور کے خلاف دکھا جہیں نہ لاتا اور کنہر یالا جاگیر نولاک روپے کی اپنا
کی جو قریب جموں کے ہے اور بہی واسطے اسکے مقرر پائی اور اقرار ہوا کہ یہ امر تعلق ساتہہ گلاب سنگھ کے رہیگی
گلاب سنگھ سو آپ جو امر و تہمتہری یکے سو لاہنڈی بار کے نکالا اور قطعہ کرد ... کا حضور
اور ... مہاراجہ ... شیر سنگھ مہاراجہ لاہور ہوا شیر سنگھ کا بیان واضح ہو کہ جب شیر سنگھ مہاراجہ لاہور ہوا
جو ... قبل ... جنگ ... واسطے ... قلعہ ...
دی تہی دیوان سنگھ کی طرف سے ہوئی الکہ حضرت پیدا ہوئی ... شیر سنگھ کو اس ...
کر دیا رانی نے چند روز میں ... گرفتار کر کے شاہ دریں پانچ لاکہ قید کر دیا اور دو ہزار ...
عرصہ میں بعد جس کے مر گیا بعد رانی چند کنور جو قلعہ میں ... رہا کر دی تہی شیر سنگھ نے چاہا کہ
... لیکن گلاب سنگھ کو منظور نہوا ... پیغام کیا ... جب ... انکار کیا شیر سنگھ ...
جانی ہو کر ... جو ہمیشہ خدمتگار رانی کی تہیں انکو طمع زر کی دی ...
سے اس ... کو قتل کر ڈالا ... گلاب سنگھ کا بڑا فائدہ ہوا ... دولت ... اور جواہر ...
ہو گیا اور دیوان سنگھ ... شیر سنگھ سے ... اور گلاب سنگھ کو واسطے مصلحت ...

بیتا سنگه اور سندر جیت سنگه اہل خاندان سندہانان کو یہ دونوں وقت جلوس شیر سنگه مر گئے

مثیل آگے تہے اور شیر سنگه بعد جلوس انکو چندے قید رکہہ کر سفارش سے بہائی رام سنگه کی آزاد کر دیا تہا

واسطے ملاقات دہیان سنگه کے آئے دہیان سنگه نے بہنگام تکلم الیہ شیر سنگه کی غیبت کی اس سے

که فیالحال وزیر اور راجه کے بعد کی بہی کچہہ فکر کیا چاہیئے اور ایک عادت دہیان سنگه کی یہہ بہی تہی

که رنجیت سنگه کو جو پانچ یا چہہ برس کا تہا زینت اپنے جہلا لیا کرتا تہا اور بسبب الفت

تا تہا اس سے مکنون خاطر اسکے یہ تہا که اسکو مسند نشین حکومت لاہور کر کے شیر سنگه کو

سنگه کو علیحدہ کر دیکو وقتیکه صورت فدوی کی تہا سنگه اور سندر جیت سنگه

خلوت میں شیر سنگه سے ہو کر ظاہر کیا که دہیان سنگه نے ہمیں واسطے قتل کرنیکے آپکے بہیجا ہے

اجیت سنگه کو گدی نشین کرینگے لیکن ہم نمک حلالی سے اطلاع کر دیتے ہیں چونکه

اسنے بہی تلوار اپنی علم کی اور جو اسکے کریگا کہا که بہر دیر کیا ہی لیکن یہ جان رکہو که وہ

نکلیگا اور بعد اس کے یہ ضرور تمہاری بہی جان لیگا وے بولے که اب ہم سے نہو گا بلکه ہم

خدمت میں حاضر کرینگے اور یہ عرض کی که آپ ہمکو واسطے قواعد یاد فرماویں اسوقت دہیان سنگه

اسکے سبب کہار لیتے ہیں شیر سنگه کو یقین ہوا اسنے ایک اقرارنامه دستخطی حواله انکے کیا وا

ہو کر دہیان سنگه پاس چلے آئے اور دستخط شیر سنگه کی دکہلائی اور کہا که

شیر سنگه کو مار لیتے ہیں دہیان سنگه بہت خوش ہوا اور انہیں بسلوک مبلغ

کیا غرض وہ بد کردار جو باکه شیر سنگه سے تہی اسکا بالعکس وہی اور دہیان سنگه سے کیا اور مشتاق ہو

غرض بعد چند روز کے اکر و رشیر سنگه مع فرزند اپنے شاه بلور میں بیٹھا ہوا تھا کہ اجیت سنگه سندھانوالیہ
ایک بندوق بھری ہوئی ہاتھ لیے ہوئے واسطے دکھلانے شیر سنگه کے آیا اور آپ عرض کیا کہ اسکو ملاحظہ
وہ جلد ہے قضا سنگه واقف جو ہیں ہاتھ لیا کہ کل جو اسکی چرخی ہوئی تھی بجرد منہ بندوق کا طرف
کریکے دبادی بار چل گیا اور گولی سینے میں شیر سنگه کے پار ہوگئی اور فوراً وہ مرگیا اور لہنا سنگه جو دو دن
سنگه نام نرکی کو بھی اسکے مار لیا جب اسطرح سے کام ہر دو باپ بیٹے کا انجام کو پہونچا اجیت سنگه طرف شہر
لاہور کے چلا اثنای راہ اوسکے اور دھیان سنگه کے ملاقات ہوئی آ دونوں ملکر ہمراہ ہوکے داخل قلعہ کے ہوئے
اجیت سنگه کے توپ تھے اپنے اندر چلے آئے لیکن سپاہ کو دھیان سنگه کے باہر کے دالان چھوڑ کر
باہر رہے کہ وہاں اجیت سنگه نے دھیان سنگه کو باتوں میں لگایا اور ایک شخص [illegible] ایک بندوق
سنگه کے اوپر چلائی اور ایک گولی سرکی پیش وہاں ٹھنڈا ہوا اس بعد لہنا سنگه آیا اور اسکا
ارادہ تھا کہ ہیرا سنگه پسر دھیان سنگه اور سوچیت سنگه برادر دھیان سنگه کو بھی بلا کر اُن
میں کام تینوں کا تمام کرے لیکن جو منظور نہیں ہوئی اور جنکی زندگی باقی تھی وہ بخیر
باجرکستہ ہوئے تب ہیرا سنگه راجہ اور دھیان سنگه وزیر کی سنی جواہر اکبیری [illegible] سنگه نام [illegible]
انہیں بہت دی اور آپ کہا کہ دشمن کی فکر جلد کیجئے نہیں تو وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا [illegible]
سپاہ کے سو الکہا ہی کہ اسوقت چالیس ہزار آدمی واسطے [illegible] کے آمادہ ہوئے اور وہ ان سنگه
لاہور پر آیا [illegible] والوں نے جو سنا لاش دھیان سنگه کی سکھوں پاس بھجوادی اور [illegible]
سب مسلمان نے انہیں قتل کیا ہی [illegible] ہیرا سنگه نے قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی بعد جنگ عظیم

اسکی بہی تلاش کریکے بہ وقت سے مارڈالا وقتیکہ نعش کو دہیان سنگہ کی آگ دی گئی قبیلہ اسکی ستی ہوی اور

اسکے ایک زن کی کنیز جو والی سے بہت رکہتی تہی ہرچند لوگون نے سمجہایا نمانا اور آگ بہی جل گئی سب فوج

اپنے اپنے کمپو کے روانہ ہوی اور دلیپ سنگہ مہاراجہ لاہور اور ہیرا سنگہ وزیر سلطنت قرار پایا دلیپ سنگہ کا

بیان وقایع دلیپ سنگہ کہ یہ اوسکا نام اصلی مہاراجہ لاہور اور ہیرا سنگہ اسکا وزیر ہے تمام

جمعیت سکہ پر مشہور ہوا کلاب سنگہ کی طلب ہوی اور وہ بسبب خوف سپاہ خالصہ کے جو اس سے بغض رکہتی تہی

کرتا ہوا داخل لاہور ہوا اور سوچیت سنگہ چچا ہیرا سنگہ کا جو دشمن اپنے بہتیجے کا تہا اور پنڈت جلا جو

راجہ ہیرا سنگہ کا تہا کیند رکہتا تہا سو رانی چندا والدہ دلیپ سنگہ کی راہ و رسم پیدا کی

اپنے برادر کی چاہا کہ سوچیت سنگہ کو وزیر کریں ہیرا سنگہ خبردار ہو کر دلیپ سنگہ کو اپنے اختیار میں کر لیا اور جواہر

بزنجیر قید کیا راجہ سوچیت سنگہ کی جمعیت کو جو قلعہ میں تہی نکالدیا اور بہت آدمی اوسکے مارے گئے کلاب سنگہ

راجہ سوچیت سنگہ کو دو ہزار آدمیون سے ہمراہ اپنے جمون کو لیکیا کلاب سنگہ نے اکہنط دروغ طرف سے کشمیرا سنگہ اور پشورا

ہر دو پسران رنجیت سنگہ کے متضمن کو ای کنور سنگہ لازم کشمیرا سنگہ کے دربیش کیا کہ یہ دونون سنداوان

کی نسبت ہاں ہیں حکم درجواب اسکے پیشگاہ مہاراجہ کے ایسا ہوا کہ دونون کو پکڑ کر قید کردو بموجب

جو کشمیرا سنگہ کی جاگیر تہی اور کروالہ جو قبضہ میں پشورا سنگہ کے تہا چہین لیا اور ان دونو کو قید کرکے تمام

مال و اسباب ضبطی میں اپنی رکہا اور پچاس لاکہ روپے طلب کئے اہل افواج خالصہ نے جو سنا بہت

ہوئے بسبب اسکے کلاب سنگہ نے تا معاملہ منجر طرف دیگر نہو جہت آن سے بیس لاکہ روپے

لیکر چہوڑ دیا اور جاگیرین بہی واپس کر دین کنور سنگہ کو کشمیرا سنگہ نے سنداوان

حکام مختلف کے ساتھ ہیں

گناه مذکور سکہہ مار ڈالا واضح ہو کہ جو قتل ہوئی الیہ سکہہ بیچ لاہور کو پہنچی ہر حاکم صوبائی کا جا بجا اراده

ہوا اور گلاب سنگہ نے بھی اراده کیا چونکہ فوج خالصہ اندر جانیکو راضی نہوئی اور جمعیت کو جو مسلمان لوگ تھے حکم ہوا

کہ اور طرفین سے مقابلہ ہوا آخر کار دونوں بھائی قلعہ سے نکل گئے اور قبضہ گلاب سنگہ کا ہو گیا اس ضمن میں

جو نفاق ہیرا سنگہ اور فوج خالصہ کا سوچیت سنگہ کو جموں کدہ میں معلوم ہوئی بلکہ اقربا سپاه مذکور واسطے انکے [illegible]

لکھا لیکن آنے تک سوچیت سنگہ کے فیمابین ہیرا سنگہ اور سپاه خالصہ کے صلح ہو گئی جب وہ آیا تب جواب دیا اور [illegible]

تم لوٹ جاو ورنہ تمہارا ضرر ہوگا تب سوچیت سنگہ مایوس ہو کر ایک پرانی مسجد میں دو سو سوار اور [illegible]

سے جا اترا اور اسپر فساد لگا لیا اول ہیرا سنگہ نے کہلا بھیجا کہ تم جموں کدہ سے جیسے آئے ہو ویسے ہی وہاں کو چلے جاو سوچیت سنگہ

نے اسکو نہ چاہا اور تامل میں لگا یہ دیکھ کر ہیرا سنگہ نے فوج روانہ کی جو مستعد ہوا اور سوچیت سنگہ مارا گیا اور

یہ واضح ہو کہ قبل [illegible] سنگہ [illegible] سنگہ [illegible] نکل گئی [illegible] ایک شخص [illegible] سنگہ نام [illegible]

[illegible] سنگہ [illegible] معتقد [illegible] رہے تھے [illegible] قتل [illegible] سنگہ کے ہوا اور [illegible] غیره [illegible]

[illegible] ہیرا سنگہ [illegible] خطوط [illegible] گرفتار کرنے کی آخر الامر ایک خط لکھا کہ عطر سنگہ کو

[illegible] ہوا اور [illegible] مانند [illegible] کے ہمراه اپنے [illegible] میں ہمارا [illegible] لے آؤ ہم اسکو سابق بدستور عهده [illegible]

سندہانوالہ [illegible] بحال کیا چاہتے ہیں چنانچہ ہیرا سنگہ نے خط لکھا اور وہ حسب الطلب نزدیک اسکے آیا

یہاں لاہور میں یہ مشہور کیا کہ عطر سنگہ ہمراه [illegible] سنگہ فوج انگریزی ساتھ لیکر دریا ستلج سے عبور

کیا ہے اور پنجاب میں آنیکو ہے بس فوج سکہ کی مع جنرل [illegible] سنگہ وغیره واسطے بند

کرنے گذرگاہ کے روانہ ہوئی اور سپاہیوں نے یہ سوچا کہ اگر اب ہی تو ہیرا سنگہ سے مقابلہ کریں لیکن [illegible]

عطر سنگہ کو ایک لاتا قضا کر دکار تلافی فریقین کی ہو گئی اور بیٹے سو الجوار کو لے چلے لکھا اس شنگا میں گلاب
سنگہ نام ایک اور سردار طرفدار مہاراجہ کا عطر سنگہ سے ملکر باتیں کر رہا تہا کہ عطر سنگہ نے اسکو مار لیا پہر
جنگ عظیم ہوئی بابا بیر سنگہ اور کشمیرا سنگہ اور کئی سردار سپاہی ساتھ مارے گئے بدبیر سنگہ کی رسد آگئی سپاہ
سے اونہیں کر فیروز پور پر آگئی مشہور ہے خبر قتل کشمیرا سنگہ کی جو ہیں ہیرا سنگہ کو دی
تو کہ وہ قتل اسکا واسطے عفو تقصیر کے آیا تہا قدیم جاگیر دیگر روز کیا منعقد فیمابین ہیرا سنگہ اور
سنگہ کی تقاضا آیا ہیرا سنگہ نے مجلس عام کر کے سب ظاہر کیا کہ گلاب سنگہ نے مجہ سے
چار شرطیں قبول کرے تو جانا چاہیے کہ صفائی ہی والا فلا اول جو تہائی پنجاب ملک کی خراج میں دیا کرے دوم
مال و اسباب اور جاگیر راجہ سوچیت سنگہ کی واپس دیگو سوم تمام متاع راجہ دہیان سنگہ کی
لاہور میں حاضر رہے پس واسطے قبول کرنے ان شرطوں کے بیس لاکہ سے ہم چند رسالوں کے جمو کو بہیجا
سنگہ کے بہی تیس ہزار سپاہی واسطے مقابلہ کے موجود تہے اور یہ بہی مشہور تہا کہ گلاب سنگہ کو دوست محمد خان والی
کابل اور تیج سنگہ صوبہ دار پشاور سو اتفاق ہی فوج خالصہ کی نظر کرتے اندوا ہر دل متفرق ہو کر
کے مقیم ہو گئی جواہر سنگہ نام برادر ہیرا سنگہ درمیان اگرہ لاہور سے جمو کو گیا اور فیمابین وزیر لاہور
سنگہ کے صلح کا باعث ہوا بعد اسکے عجب طرح کا انقلاب ہوا کہ جواہر سنگہ بہائی رانی کا جو
دا سے اگر داخل لاہور ہوا اور باتفاق جمعیت نے اسکو وزیر کیا اور ہیرا سنگہ نکل بہاگا تہور دور وارہ
شہر کے نہ پہنچا تہا کہ سکہ تعاقب کرکے سر پر آ پہنچے اور وہ طرف شاہ دریکے گریزاں ہوا
زمین طرح کی تہی کہ دوپہری کے قریب اسکو سول سنگہ نے گہیر لیا اور جو الاسہا جو کہو

کرا پنا اسکا سر کاٹ لیا پس وزیر ہوا دینے ہوا الکیطرف جو ہما کا چلا جاتا تہا پہر اور بریخ کیا

سنگہکو بہیجا اور سر کاٹ ڈالا اور ہیرا سنگہ کا لاکر دروازہ پہ لاہور کے لٹکا دیا ایک غدر عظیم ہوا سپاہ

بہت سی سرکار کی کوچ میں لیے پہر مہتاب کنور رانی اور اجیت سنگہ جو لاڈلا تہا بیچ وزیر کی تہیرایا

پائی پہر جواہر سنگہ نے مقامات مقبوضہ گلاب سنگہ کے جسرو تہ اور اسنہار اور رامنگر وغیرہ ضبط کر لیے

لیطرف جموں روانہ کی وہان روداد کا قصہ طول و طویل ہے انکا صلح گلاب سنگہ نے اسکو قریب اپنے طلب

کیا اور لاہور کو آیا جواہر سنگہ اور [illegible] سنگہ نے ہر چند کہ جمعیت واسطے دفع ہوگی [illegible]

جایین پہر [illegible] صلح ہوگئی گلاب سنگہ رانی [illegible] لاہور آئے واسطے وزارت کے اسکو کہا

[illegible] لاہور مین پہر جموں کو چلا گیا اور جواہر سنگہ وزیر مستقل ہوا اس عرصہ مین

پشورا سنگہ آیا اور رانی صاحبہ سے ملاقات کی چونکہ اسنے تعظیم و تکریم حسب مرتبہ اپنے نپائی آزردہ ہوکر معاودت

کی اور طرف قلعہ اٹک کے جاکر ہر قبضہ اپنا کیا جواہر سنگہ نے فتح خان کو مع جمعیت سنگہ پشورا سنگہ پر روانہ کیا

دونون جاکر قلعہ اٹک کا محاصرہ کیا اور پشورا سنگہ کو بعد گرفتار ہونے کے پہانسی دیکر مار ڈالا

قتل پشورا سنگہ کی جواہر سنگہ بہت خوش ہوا اور حکم کیا تو پاین شادمانی کی سر ہون اور بلدہ میں

سو رہتہ و بازار میں روشنی کیجاوے اور پسر فوج خالصہ کو جو اطلاع اس امر کی ہوئی ہر ایک طیش کہا اور

انتقام سنگہ سب جمع ہوئے اور پرتاپ سنگہ پسر پشورا سنگہ کو ہمراہ لیے ہوئے میان ودایٹ

جواہر سنگہ نے ہر چند کہ چاہا صلح ہو جاوے جواہر سنگہ نے ہر چند کہ چاہا صلح ہو جاوے لیکن نہ ہوئی

راجہ لعل سنگہ اور بہکت رام مع دیوان دینا ناتہ علی ہذا اکثی سرداران مل گئے تب رانی

احکام مختلفہ سکھ بیان ہین

سوار تہا اسکو بہلا کر دلیپ سنگہ کو تو اوتار لیا اور جواہر سنگہ کو گولی مار کر گرا دیا اور راجہ کو سوار اپنی جماعت

وارادہ اپنی ایک خیمہ مین لیجا کر بہلا دیا رانی صاحبہ بہت خفا ہوئین اور فوج والونکو کوسنے اور بکنے لگین سکہ ان دنون

لگین اور قاتلان جواہر سنگہ کو فوج والون نے طلب کیا اہل فوج پرتہی سنگہ کو تو پوشیدہ کر کے جمع ہوئے

اور رانی صاحبہ کی فہمائش کی اسمین جواہر مل جو باقی ہین دیوان سوچیت سنگہ کا تہا قید ہوا اور بجای جواہر سنگہ

لعل سنگہ کہ وہ عہد مین رنجیت سنگہ کے خدمت توشکخانہ کی رکہتا تہا اور وہ قتل ہیرا سنگہ اور جلا

رانی صاحبہ اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے سازش کی تہی اور بہت موافق تہا رانی صاحبہ

کو وزیر سلطنت اور سردار تیج سنگہ کو سالار اعلی جمعیت کا ماہ نومبر ۱۸۴۵ء انہارہ سو پینتالیس عیسوی مین

مقرر کیا آخر الامر جب شش جہت مین پہنچا اسطرح کا قتل وکشش عالم خلایق کا اور خونریزی

دراز تک شایع رہی الله تعالی واسطے تنبیہ سکہون افسران انکی زیر کو آمادہ کیا اور

فراہم کرنے سپاہ متوجہ ہوکر تسخیر لاہور سرکار کمپنی بہادر

وخوار ہونا سکہون کا اور بربادی بنیاد ان مہاراجہ

ابتدا اسکی یون ہی الحق کہ جب طالعی اور شامت آئی تہی تو قتل مشہور کہ اوجہہ کر نہین آئی

اپنی شور وشغب اپنی قوم سکہ نے یہی ارادہ کیا کہ جو جو مواضع ور دیہات سرکار کمپنی بہادر

کے ہین انہین بہی تاخت وتاراج کرین اور لوٹ لیوین پس افسران فرنگ اس بات سے واقف ہوکر

جنرل صاحب بہادر کو خبر دی گورنر جنرل بہادر نے واسطے حزم واحتیاط کی جابجا سرکردگان

کو حکم دیا چونکہ دربار لاہور مین کمال بدانتظامی ہو رہی تہی سپاہی لوگ اپنے تیار ہین

عطف مداری کریں اور بوقت دفع تامل عمل میں آوے اس عرصہ میں بیچ ملک سکھوں کے
افواہ عام ہوئی کہ ارادہ افسران انگریز و بنگالہ واسطے تسخیر لاہور کے چلنے کا ہے اور بیابانی خطوط داران سکھ
جو قریب دریائے ستلج تھے صحیح اس مضمون کے آئے رانی صاحبہ اور دیوان لعل سنگھ اور سردار تیج سنگھ سپہ سالار وغیرہ سکھوں نے
بہ اتفاق یکدگر تیاری سامان جنگ کی شروع کی اور احکام اذن حرب بنام سرداران جاری کیے
لعل سنگھ با بیس ہزار سوار آراستہ مع توپخانہ کا افسر قرار پایا اور قریب بیس ہزار پیدل اور دس ہزار
سواروں کی مع توپخانہ طرف فیروزپور کے روانہ ہوا بدستور اور بیشتر اس سے بموجب اپنے
استعداد دیکھ جمعیت ہمراہ لیکر جا بجا ... فوج سکھ کی اس طرف دریائے ستلج کے قریب ...
صحیح ہو کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے ... اشتہار ... سرحد ...
... چنانچہ نقل اسکی یہ ہے اشتہار بنام گورنر جنرل صاحب بہادر ... فوج کشی ...
انگریزی بلدہ لاہور مطبوعہ تیرہویں ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ اٹھارہ سو پینتالیس عیسوی
واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو ساتھ ریاست لاہور کے نیک سلوک دوستانہ رہا چنانچہ ۱۸۰۹ اٹھارہ سو نو عیسوی میں
عہد نامہ درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے لکھا گیا اور شرطیں اتحاد و دوستانہ ...
مستحکم رہیں ... اتنک ... خلوص و یگانگی کا منجانب سرکار انگریزی نسبت ... جانشینوں مہاراجہ
... ملحوظ چلا آتا تھا مگر بعد گزشتہ ہونے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر کے اسقدر بدعملی اور بد انتظامی درمیان
اس ریاست کے ہوئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو اجلاس کونسل میں واسطے حفاظت حدود ملک
انگریزی کے تدابیر شائستہ کرنی پڑیں اور وجہ اسکی صاف صاف گوش گذار دربار لاہور کرنے

اور ہرچند کہ درمیان دو سال گذشتہ کے ریاست لاہور میں کمال بے انتظامی رہی اور چند حرکتیں خلاف

آئین دوستی و محبت کے ان اشخاص سے سرزد ہوئیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے نہ چاہتے رہے کہ اگر ارتباط

فیمابین کے مدت دراز سے باعث امن و آسائش سرکارین ہے بدستور چلا جاوے تو بہتر ہے چنانچہ نظر کر کے

دیر تک کیا کچھ دل جمعی ہوئی لیکن بعد شکست سکھ سرکار انگریزی چارہ نہ کبھی تھی کچھ خیال اور چند

یہ کہ اسطرح کے اکثر وقوع میں آتے رہے کیا اور ہمیشہ بدل خواہاں جیسا کہ رہتے دیکھا نہیں کے انتظام سرکار کا

بدستور ہو جاوے کہ اہل دربار فوج کشی اور دغابازی سے باز آئیں اور رعایا اور

سے بسر کریں اور اب تک یہی توقع تھی کہ سردار لوگ اور عام رعایا ریاست مذکور اس امر اہم کو اقتضائے

حب الوطنی سے کر آپ انجام دیں لیکن کہ اب چند روز ہوئے کہ ایک فوج سکھ کی ارادہ

روانہ ہوئی ہے اور سنا گیا ہے کہ روانگی فوج مذکور کی منظوری دربار لاہور کے وقوع پائی

بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے باعث اس حرکت فوج کا استفسار کیا اور کچھ عرصہ متعلق

پایا پھر مکرر استفسار ہوا اور چونکہ کچھ رنج دربار لاہور کو طرف سے سرکار انگریزی کے نہ پایا گیا تھا لارڈ گورنر صاحب

یقین آیا کہ ریاست لاہور سے کوئی امر خلاف شرط اتحاد کے ظہور میں آوے اور

بموجب سکندر مہاراج بابا وقوع تاریخ فیمابین سرکارین کے عمل ہائے لیکن جبکہ جواب

آیا اور سامان جنگ استعداد زیادہ ہونے لگا ناچار لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے موافق تقاضائے وقت حکم

صادر فرمایا کہ کچھ فوج واسطے کمک اور معاونت فوج مقیم حدود کے آگے کو روانہ کیجاوے الغرض اب

کہ سپاہ سکھ بدون بھیجے کسی رنج کے علاقہ سرکار انگریزی پر حملہ آور ہوئی ہے اور لارڈ گورنر جنرل

بہادر کو بنا جاری ہی واسطے بچاؤ ملک اور حفاظت رعایا اور سزا دہی مفسدوں اور خلل اندازوں
[illegible] عوام کے تدبیر شائستہ کام میں لائی جاوے حکم عالی نفاذ پاتا ہے کہ تمام علاقہ ریاست لاہور جو اسطرف ستلج
کے ہے ضبط ہو کر داخل سرکار انگریزی کیا گیا ہے جو جاگیردار اور زمیندار لشکریدار وغیرہ کہ [illegible]
جانفشانی اور خیرخواہی سرکار انگریزی کیا کرینگے حقوق [illegible] اپنے اپنے بحال رہینگے اور [illegible]
اشتہار دیا جاتا ہے کہ تمام رئیس اور سردار ممالک محفوظہ کے مقابلہ پر فوج دشمن سرکار کے اور بندوبست [illegible] انکے برخاستہ
اور بنا رکھنا اور انتظام اس ممالک کے ساتھ [illegible] اور جانفشانی بہم پہنچاوین اور جو جو کہ متابعت [illegible]
[illegible] اس سرکار کے ظہور میں لاوینگے مورد [illegible] نقصان ہونگے اور جو [illegible] عمل کرینگے مانند [illegible]
احوال کو پہونچیگا اور [illegible] کا اس طرف کو دریاے ستلج جاتے رہنا [illegible] اپنے اپنے مقاموں
میں [illegible] ہر طرح کی حفاظت انکی سرکار سے ہوگی و گرنہ در صورت صلاح بندی اور [illegible] اگر [illegible]
مشغول نہ [illegible] مانند خلل اندازان [illegible] متصور ہونگے اور سزا دیجاویگی اور معلوم ہو کہ جو اشخاص عمال
سرکار انگریز کے [illegible] جو اور دونو طرف ستلج کے علاقجات رکھتے ہوں اگر خیرخواہی میں سرکار
انگریزی کے کچھ نقصان اوٹھاوینگے تلافی اسکا سرکار [illegible] سے بخوبی ہوگا اور جو رعایا سرکار انگریزی
بالفعل بلا رخصت سرکار لاہور [illegible] آپ مجرد دیکھنے اس اشتہار کے [illegible] واسطے اس خدمت گذاری
سرکار نہ دوڑینگے کی تمام جایداد انکی جو اس طرف دریاے ستلج کے واقع ہیں ضبط کیجاویگی اور وہ مثل
اجنبی [illegible] حریف کے مسلک کیے جاوینگے انتہی [illegible] سپاہ انگریزی بقدر حاجت [illegible] اٹھارہ سو
دسمبر کی اٹھارہ [illegible] سینتالیس [illegible] قصبہ [illegible] واسطے معاملہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

ملاقی قتیں ہی ہوئی اور گولہ توپکا دونو طرف سے چلنے لگا شام تک لڑائی ہوتی رہی بہت سے آدمی
انگریزی اور سرداران سکھ مارے گئے اخر وقت شکست طرف سکھوں کے آئی اور وہ میدان کارزار سے بھاگے
اور لعل سنگھ بھی مع اصل خیام و خرگاہ اپنے بھاگا اگلے روز اٹھیسویں تاریخ لعل سنگھ بار ابلاش اور بارود
ضرب توپ لیکر نمایان ہوا اور فیروز پور کے تیار ہوکر واسطے جنگ کے آگے بڑھا فوج انگریزی مقابل ہوکر گولہ برسانا
آغاز کیا سکھوں نے خود بندوقیں چلائیں اور بہت سے آدمی عسکر انگریزی کے مارے اسواسطے تمام رات گذری
صبح کو اسکے باہیسویں تاریخ راجہ تیج سنگھ بچیس پلٹن ہزار سپاہی مقابلہ پر آیا فوج انگریزی بھی واسطے دفع
غنیم کے آمادہ پیکار ہوئی بعد جدال و قتال کے پھر شکست طرف سکھوں کے پڑی ہیرا سنگھ اور لعل سنگھ زخمی ہوا اور
مع چند سرداران لشکر لاہور کو چلا گیا اور لعل سنگھ جو طرف دریا ستلج کے بھاگا بہت سے آدمی
دریا میں غرق ہوگئے اور قریب دس ہزار جوان کے جو بار مقابلہ کیا ... پر ...
ہو گئے رانی کو یہ خبر شکست لاہور میں سنکر دروازے شہر کے بند کروا دئیے اور کہا کہ جو سکھ واں سے بھاگ کے آویں
انھیں گرفتار کر دینگے اور مال و اسباب انکا ضبط کر لوینگی اسی سبب سے سکھ ہم خوف زدہ اور
راجہ لعل سنگھ امرتسر میں جاکر مقیم ہوا اگر جو سپاہ کہ زیر حکم تیج سنگھ کے تھی وہ قریب ہری کی پتن
مقابل انکے فوج انگریزی اتری ہوئی خیمہ زن رہی اس ضمن جمعیت انگریزی جا بجا جمع ہونے لگی
کہ انمیں لدھیانہ اور فیروز پور کے قلعے رسید کی ہوئی تھی اسی سترہویں ماہ جنوری کو ۱۸۴۶ سنہ عیسوی
علیوال میں انگریزوں نے قلعہ دہرم کوٹ کا لے لیا اور بیسویں تاریخ ماہ مذکور کو حاکم سنگھ کی بدو الیہ فراہم ہوئی
اور سپاہ انگریزی بھی صفحہ کوہر آکر اتری اور مقابلہ ہوا اس قدر صدمہ گولہ اندازی توپ سے بہت سے آدمی

احکام مختلفہ سکھ پادشاہان

بیکار ہی گئے آخر کار فوج انگریزی جنگ کنان پیچھا ہوکر اپنے ثبتن داخل لدہیانہ کیا قیاس کہتا ہے

کہ اگر اسی دم مردم سرکش سنگہ بیچ تعاقب انکا کرتے تو بہت نقصان سپاہ انگریزی کا ہوتا بعد ازاں اسباب

انگریزونکا ہاتھ سکہوں کے آیا اور اکثر لوگ انکے قید ہوئے از انجملہ مسٹر لارلیپا تعیشت ڈاکٹر

کو روپیہ کے روانہ لاہور کیے بعد اس جنگ کے بد اپنے سکہ قوی دل ہوکر راجہ گلاب سنگہ کو طلب کیا ہونی الیہ بہی جا پہنچا

پہنچا یعنی ان ایام مین کہ الیہ پانچ ہزار سپاہ مع رسد بے شمار داخل لاہور ہوا اور تمام جمعیت کو اپنی

بہ روانہ کر دیا اور اسطرف یا اسی تاریخ ماہ مذکور کی رنجور سنگہ اور سردار سنگہ بہ دوال کی فوج لیکر لدہیانہ

سے پہنچے سپاہ اگر از بہ تعداد اپنے چار ہزار تین سکہ کی واسطے کمک انگریز کی آ پہنچی مونین فوج انگریزی

ہوا اور انگریز نے پایا تعجبہ آپنا کر دیا اور انہا یعنی کہ بہر واسطے جنگ روانہ ہو کر میدان مین بندی اور دیہ

مقابلہ سکہونکا ہوا اور طرفین کو جلنے لگا درپاک لڑائی ہوتی رہی آخر کار سکہ نہایت ابتر ہوکر بہاگ

بہاگے اور اثنائے فرار بہت دریائے ستلج مین ڈوب گئے واضح ہو کہ جب اس شکست فاش کی لاہور مین راجہ

کو پہونچی تب سکہون پر ناحق انگریزون نے جنگ کرنیکا الزام کہا اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو

لکہا سرکار انگریزی بہی بسبب چند امور کے صلح کرنی چاہی ورنہ اسکو اس خط لکہا کہ سلطنت لاہور کی

حکومت سکہ کی قایم رہیگی بشرطیکہ سپاہ خالصہ کی برطرف کیجاوے اور جواب اس نامہ کا مندرج کیا کہ

حکم پہنچے اور جلد ہو اخوانان دو رجمنٹ سکہ سپاہ بہجی جب انگریزون نے یہ جواب پایا راجہ گلاب سنگہ کو

جو وقت ہم سکہون پر حملہ کرینگے تم نے انکی مدد نہ کرنی اس عہد مین الگ ہوئے یا ...

بیجنون ... راجہ گلاب سنگہ کو اپنی طرف وزیر سلطنت مشہور کر دیا اور پروانجات نام

احکام متخذہ کے بیان میں

سومہاروں اور جاگیرداروں کے جابجا دوڑ گئے اور انہیں سب کا کہا کہ آج سے سپاہ کلاب سکھ بدستور
مقرر ہوئے سب انکے زیر فرمان رہیں اور راجہ صاحب سے صلاح کار انکے ازانجا رہیں سبب جمعیت سکھ کا
جو بائیں دریا ستلج کے قریب سبراؤں اتری ہوئی تھی ایک بوا محکم تیاری کی اور خندق کھدوائی اور
افراز تراب مورچہ پر نصب کیں اور تیس ہزار آدمی لیکن بالتحقیق تیس ہزار واسطے حفاظت کے آمادہ
نویں تاریخ فروری کی سپاہ انگریزی نے شب کے وقت کوچ کر کے قریب فوج سکھوں کے پہنچی اور
سامنا کیا دم سحر دونوں طرفین سے گولہ اندازی شروع ہوئی اس وقت سکھ [illegible]
بہت غالب ہوئے آخر الامر سپاہ انگریزی مورچال پر آگئی تب سکھ [illegible]
[illegible] توپخانہ کا سب بھاگا لیکن بعض نے [illegible] تمام سکھ [illegible]
سکھ تلواریں کھینچ کے [illegible]
لڑائی عرصہ ظہور میں آئی [illegible] روانہ ہوئے اور خندق [illegible] بھر گئی [illegible]
[illegible] بہت سے پانی میں ڈوب کر مر گئے [illegible]
دولت کو اپنے جمع کر کے کہا کہ ہمیں اگر تمہاری رضامندی ہو تو [illegible]
اظہار اطاعت لیئے اور [illegible] حضور میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بھیجا [illegible]
[illegible] خدمت ملک کی مقصود ہے چونکہ سب عاجز ہو رہے تھے کلام راجہ [illegible] پسند کیا اور [illegible]
ہوئے پس فیمابین سوالجواب ہو کر صلح ٹھہری اور پندرہویں تاریخ فروری کی راجہ صاحب
ملاقات لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے مقام قصور میں آئے اور ملازمت حاصل کی اور [illegible]

بیان ہوا کہ بیاس اور ستلج کے درمیان کا ملک قبضہ میں سرکار انگریزی کے رہے اور ریاست [illegible]

گورنر جنرل بہادر [illegible] داخل [illegible] کرین اور بیسویں تاریخ ماہ مذکور کی سپاہ انگریزی داخل لاہور

سلطنت پنجاب ہوئی اور یہ عہد نامہ مع چند شرائط دیگر روبرو [illegible] گورنر جنرل بہادر کے [illegible]

اور کارپرداز مہاراجہ [illegible] لاہور کے [illegible] تاریخ مارچ کی [illegible] مطابق دسویں تاریخ

ربیع الاول کی ۱۲۶۲ [illegible] میں [illegible] دستخط [illegible] فریقین کے [illegible]

نامہ صلح جو فیما بین سرکار نامدار انگریزی اور والی لاہور کے قرار پایا

درمیان لارڈ [illegible] گورنر جنرل بہادر [illegible] اور مہاراجہ [illegible]

شرط اول [illegible] موافقت فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ [illegible] والی لاہور اور [illegible] وارثوں

شرط دوم [illegible] تمام ملک جو اسطرف ستلج کے واقع ہے بالکل چھوڑ دیا [illegible] سرکار [illegible]

[illegible] بہادر [illegible] شرط سوم تمام علاقہ کوہستانی وغیرہ جو مابین دوآبہ بیاس اور

ستلج کے واقع ہے مع تمام قلعوں اور تمام حقوق [illegible] مہاراجہ [illegible] سرکار کمپنی بہادر

شرط چہارم [illegible] سرکار انگریزی [illegible] علاوہ [illegible] ڈیڑھ کروڑ روپیہ بابت مصارف جنگ کے [illegible]

[illegible] اور چونکہ [illegible] اسقدر روپیہ [illegible] اور [illegible] لہذا مہاراجہ [illegible]

عوض ایک کروڑ روپیہ کے اضلاع کشمیر اور ہزارہ مع تمام علاقہ کوہستانی واقع مابین [illegible]

تمام قلعوں اور کل حقوق [illegible] اپنے [illegible] بطور دوام [illegible] کمپنی بہادر کے [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

جانبین سے ششم مہاراجہ بہادر یہہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ تمام فوج سرکش بدلے لیکے ہتیار و سلاح سے بر طرف
کر دیجاینگی اور اپنی باقی فوج کا انتظام کر کے دستور عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا در باب تنخواہ وغیرہ کے جاری کیا
جاویگا اور تنخواہ سپاہ معزول کی دام دام چکا دیجاینگی ہفتم بحسب ملاقات ایہ کہ ہر ایک پلٹن زیادہ از تعداد
سو سکہین پیادہ روپیہ نہو مہ بارہ ہزار سوار کے کل سپاہ سکہان ہوگی اور اس سے زیادہ کرنا چاہینگے تو بیشک مگر
بحسب صلاح گورنمنٹ سرکار انگریزی کے اور جو کہ ضرورت زیادہ کرنے سپاہ کی ہوگی سرکار انگریزی میں
اطلاع دیجاینگی بعد منظوری مہاراج بہرتی سپاہ زاید کی ہوگی اور جب تمام کل جانیگا [illegible]
سندریحہ شرط بدلے رکہی جاینگی ہشتم مہاراجہ [illegible] باقی تمام انگریزی [illegible]
کے لا پین کی تہین سپرد سرکار انگریزی کر دینگا اور وہ ظاہر اجتہد [illegible] نہین [illegible]
[illegible] سپرد نہین ناتہتہ اپنی تہین نہم دریائی باس ستلج [illegible] ستلج کہ [illegible]
تا مشمول بہ اندس بمقام متہن کوٹ اور دریا اندس بمقام متہن کوٹ یا حد و د بلوچستان [illegible]
کشتی سپرد سرکار انگریز کے ہوگے کشتیہا سرکار لاہور کہ [illegible] یا بار [illegible] اندورنت کرینگے کچہ [illegible]
اور محصول پل کہ نامی کہاٹون سے وصول سرکار انگریزی ہوگا بعد ادا کے خرچ [illegible] نصفی سرکار
لاہور کو دیا جاویگا اور جو دریا ستلج کی باین علاقہ لاہور اور بہاولپور کے واقع ہے سرکار انگریزی کو
اس سے کچہ سرو کار نہین ہے دہم اگر سرکار انگریزی کو باس حفاظت علاقہ [illegible] یا کسی [illegible]
اپنی سپاہ کا ملک سکہ مین سے ہو تو بشرطہ اطلاع دہی با موقعہ کے گنجایش ہون جو اکی ہوگی [illegible] ملازمان ملک
ہو جب ہوا کہ بہا مار رسد و کشتی وغیرہ جو کچہ مطلوب ہے سر انجام کر دینگے روپیہ اسکا سرکار انگریزی دام دام ادا کر دیگی

بلکہ جو نقصان رعایا کو بسبب عبور فوج انگریزی کے واقع ہوگا بھر دینا ہوگا نہ سرکار انگریزی کے اور پاس خاطر رعایا
کا درمیان ملکوں کے کہ جہاں سے عبور فوج کا ہوگا بہر صورت ملحوظ نظر رہیگا ۔ یازدہم مہاراجہ موصوف کوئی انگلستانی
یا باشندہ امریکا کو بدون منظوری گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نہ رکھینگے ۔ دوازدہم بپاس اسکے کہ راجہ گلاب سنگہ نے
دفع فساد میں مدد کی اور باعث مصالحت اور دفع شور و شر ہوئے ہیں مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر ریاست علحدہ بنام انکے یا عوض
فرمائینگے اور علاقہ انکا مشتمل اوپر ان اضلاع پہاڑی کے ہوگا جو بیچ عہد مہاراجہ کھڑک سنگہ کے اختیار میں انکے
اور تفصیل اس علاقہ کی درمیان ایک عہدنامہ جداگانہ بیچ مہاراجہ گلاب سنگہ مع الحاق اور سرکار انگریزی کے قرار پاوینگی
انگریزی بعوض حسن خدمت مہاراجہ گلاب سنگہ کے انکی ریاست علحدہ منظور رکہی اور استحقاق انکا دربارہ ترتیب عہدنامہ علحدہ کے تسلیم
سیزدہم اگر کوئی تنازع درمیان مہاراجہ لاہور اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے واقع ہوگی بموجب تجویز گورنمنٹ انگریزی کے
فیصلہ پاویگا اور تجویز نیابت کی مہاراجہ وقت کو منظور و مقبول ہوگی ۔ چہاردہم حدود علاقہ سرکار لاہور کے
بدون منظوری سرکار انگریزی کے تغیر و تبدل نہو سکینگے ۔ پانزدہم سرکار انگریزی کچہ مداخلت انتظام ملک
لاہور میں نکریگی لیکن اگر کسی باتمیں صلاح پوچھی جاویگی تو نواب گورنر جنرل بہادر دربارہ دینے صلاح نیک
دریغ نکرینگے ۔ شانزدہم رعایا سرکارین کے اور مداخلت ہونے علاقہ سرکارین کے ساتھہ سلوک مناسب
و مناسب کے سلوک کیجاویگی فقط بعد اس عہدنامہ کے اور ایک عہدنامہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۴۶ع اتہارہ سو چہیالیس
عیسوی مین مشتمل اوپر آتہہ شرائط کے بیچ باب رکہنے فوج انگریزی واسطے حفاظت ذات مہاراجہ اور رعایا
لاہور اور بحالی جاگیر متعلقان راجہ بخت سنگہ اور کہرک سنگہ اور شیر سنگہ کے اور اختیار رہنا سرکار لاہور
بیچ اسباب و خزاین قلعجات وغیرہ کے احاطہ ارقام میں آیا اور گلاب سنگہ روانہ امرت سر ہوا

تاریخ ماہ مذکور کو معزالیہ کو خطاب مہاراجہ گلاب سنگھ ملا اور سولہوین کو قبا مین مہاراجہ مذکور اور سرکار انگریزی
بہی بلدہ مذکور مین ایک عہدنامہ مشتمل اوپر دس شرائط کے اس مضمون کا ثابت ہوا خلاصہ مضمون
و سرکار نامدار انگریزی طرف سے سرکار انگریزی کے مہاراجہ گلاب سنگھ اور انکی اولاد و بیٹے پوتون
سے قبضہ تمام ملک کوہستانی کا دیا گیا اور اسکے عوض مہاراجہ گلاب سنگھ اور انکے ورثا پچہتر لاکھ روپیہ
رحا سرکار انگریزی کے دوسری ولایت پورب کے لوگ کر دینگے اور ہر سال مہاراجہ مذکور ایک گہوڑا اور بارہ بکری
کی شالین اچہی اور تین جوڑے پارچہ شال کشمیری سرکار مین گذرانا کرینگے اور منعقد ہونے تک
سردار انگریز دولت نے سراج کیا اور صوبہ کشمیر جو در عوض کے ورثہ کے
تفویض کیا تہا والی جموں کو واسطے قبضہ کے دینے کا امر کیا لکہا ہے
سردار ... سردار کی ... فوج مہاراجہ گلاب سنگھ کی
ای فہرست انگریز دولت ہندوستانی جمعیت واسطے اعانت مہاراجہ مذکور کے روانہ کی
کیا ہوا اور جب امام الدین ... مراجعت کرکے داخل دربار لاہور ہوا اس سبب
بات ... کیا کہ مجھے راجہ لعل سنگھ وزیر سلطنت نے ... خط واسطے ... لکہے تہے اسواسطے
... کیا اور قصور طرف لعل سنگھ کے ثابت ہوا کہ
ریسیڈنٹ لاہور مقرر پائے تہے سو معزالیہ کو خدمت مذکورہ سے موقوف کرکے آگرہ کو بہیجا اور
سردار تیج سنگھ اور سردار شیر سنگھ اور دیوان دینا ناتہہ اور خلیفہ نورالدین کو
کار سلطنت پر مامور کیا رانی صاحبہ اس بات سے ناراض ہوئی اس ضمن مین

تتمہ ترجمہ

ملتان

فوج انگریزی کو بلدۂ لاہور میں آیا اور حسب الحکم جانیکو تیار ہوئے لکھا ہی کہ بعد تمام سرداران لاہور
متفق ہوکر تہوری سی سپاہ انگریزی بسبیل دوام رہنے کو لاہور نو جنرل صاحب بہادر سے سوال کیا چند
شرائط واسطے اس امر کے چاہیے رانی صاحبہ جب تک بت رنجیدہ ہوئین آخر الامر بسبب درخواست سرداران
سکہ کے استرضا سبکی رنجیت بہادر وزارت پر لاہور کی قرار پایا اور سرداران سکہ مثل شیر سنگہ اور تیج سنگہ
اور کئی نایب شمار کیے گئے اور ایک اقرارنامہ مابین ہیچ باب رکہنے سپاہ انگریزی کے لاہور میں اور ...
ریذیڈنٹ بہادر کی مع دو تین چند شرائط کے ہوئی تا تاریخ ... ۱۲۶۳ ... صاحب الیس ... بہادر
لکھا کیا لیکن رانی صاحبہ بالکل خوش نہین اسلیے کہ اپنے اختیار کے رہا ... اور لوگ ...
... خصوصًا قتل راجہ تیج سنگہ ... منظور خاطر رانی صاحبہ ہوا اور واسطے ...
... صاحب ... قتل ... ارادہ ...
... اور سرداران ... یہ حال ... کا ... رنجیت بہادر کیا اور ... لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
آخر الامر رانی صاحبہ کو مع ... صاحب علیحدہ کرکے قلعہ ... میں ... کمیشن ...
واسطے ... روانہ ہیا چنانچہ ... بیسوین ماہ ... داخل قلعہ ... ہوئین
... ملتان صاحب کتاب الکہتا ہی کہ جن دنوں رنجیت سنگہ نے ملتان قبضہ اختیار سے
اسلامیون کے ... مظفر خان سے لے لیا تہا صوبہ داری وہان کی دیوان ساون مل کو دی تہی اور ماہ
ستمبر ۱۸۴۴ تہارہ سو چوالیس عیسوین جب ایک سپاہی نے اوسکو قتل کر ڈالا اوسکا بیٹا مولراج ...
ملتان ہوا راجہ لعل سنگہ نے عہد وزارت میں اپنے اوسکی موقوفی کا ارادہ کیا تہا اگرچہ عزل موصی الیہ کا

علمیت نہ آیا لیکن سبب اسکے فیمابین وزیر لاہور اور صوبہ ملتان کے آزردگی باہم پہنچی تہی
انگریزون اور والی لاہور کے بعد جنگہاے مذکور کے صلح ہو گئی اور کام وزارت کا اختیار بیچ لعل سنگہ کے نکل کیا
کور تبدیل صاحب بہادر کے تصفیہ مولراج کا ظہور مین آیا اور وقت دینے اختیار ریزیڈنٹ بہادر کے مولراج اکہ دربار
ملتان کے سوالجواب پیش کیا تہا اور کچھ وجوہ اپنے نقصان کے معروض بیان نہین لاکر بہرملتان کو چلا گیا تہا
لی ریزیڈنٹ صاحب بہادر آولیپ سنگہ کے جیسا بیان ہو استعفا مولراج کا سبب اظہار اوسکے منظور سرکار انگریزی ہوا
جان سنگہ قایم مقام مولراج کا تجویز پایا بس ماہ اپریل ۱۸۴۸ اتہارہ سے اڑتالیس عیسوی مین
اندرسن عہدہ دار انگریزی مع سردار جان سنگہ مذکور ملتان کو روانہ ہوئے اور ستر وین تاریخ قریب ملتان
پہنچے مولراج اگرچہ عہدہ داران مذکور کو مع جانسنگہ انیسوین کو قلعہ مین لے گیا واضح ہو کہ جب صاحبان مذکور
قلعہ سے پہرتے اثنا راہ ایک شخص نے بیستر اگنیو کو برچہی مارکر گہوڑے سے گرادیا اور آپ چہوٹا پہاگ گیا اور دو
آدمی نے لفٹنٹ اندرسن کو بہی مجروح کرکے نکل گئے دونون زخمی اپنے خیمہ گاہ مین آئے بعد
اسکے مولراج نے منشی ملسی رام کو ایک رقعہ معذرت کا دیکر نزدیک مجروحین مذکورین کے بہیجا
اگنیو نے نوشتہ اسکا دیکہکر چند ایلچی اپنے طرف سے مولراج پاس روانہ کیے اوپر سکہون نے بندوقین
وہ بہی گہایل ہوکر مراجعت کیے بعد مولراج نے مجلس واسطے مشاورت کے آراستہ کی لکہا ہے کہ اس
مجلس مین تیہاون نے قرآن شریف سرپر رکہا اور سکہون نے گرنتہ اپنی کتاب کا تون پر اوٹہالی اور
قسم کہا کر اقرار کیا کہ ہم تادم زیست انگریزون سے تیغ کے مولراج کی رفاقت کرینگے انکی
اتوی دل ہوکر کشتی اختیار کی انیسوین تاریخ قلعہ سے عیدگاہ پر گیا تا کچہ سپاہ انگریزی

آخری ہوئی تھی گولہ اندازی شروع ہوئی اور میر الکوررا اور لفٹنٹ اندرس دونو صاحب [illegible]

جند لاہور میں پہونچی جمعیت انگریزی ہر چار سو [illegible] ہاں [illegible]

یہاں لاہور میں آپ گنبد فتور کا بند ہا کہ گنگا رام منشی مہارانی صاحبہ کا اور کاہن سنگھ توپخانہ والہ [illegible]

ایک سوار اطلاع سے رانی مذکوری قتل افسران [illegible] کا [illegible] اور ایک چند سپاہی [illegible] اور سوار [illegible]

ایک خفیہ [illegible] کا حال [illegible] کر لیا لیکن یہ راز مذکور افشا ہو گیا اور [illegible] اونمیں سے گنگا رام اور

[illegible] حکم ریاستی کا [illegible] بیان [illegible] اور رانی [illegible]

[illegible] جنوری [illegible]

[illegible] فوج انگریزی [illegible] مولراج [illegible]

[illegible] قلعہ ملتان کا قبضہ میں [illegible] سرکار انگلیشیہ [illegible] اور مولراج [illegible]

[illegible] سپاہ انگریزی کی [illegible] میں داخل ہو کر [illegible] لاہور کو بھیجا گیا اور [illegible]

قلعہ میں [illegible] راجہ شیر سنگھ اور [illegible] مولراج [illegible] چند [illegible] فساد [illegible]

[illegible] انگریزوں [illegible] افسران انگریزی [illegible] مدد معاش واسطے انکے مقرر [illegible]

[illegible] تھا [illegible] مقید و محبوس [illegible]

سوا انکے بہت [illegible] گرفتار [illegible] تمام ملک اور مال اور جواہرات [illegible]

ضبط سرکار [illegible] انگریزی ہوا فقط چار لاکھ روپے سالانہ واسطے دلیپ سنگھ کے مقرر ہوا

اور مہاراجہ مذکور مع [illegible] سنگھ خلف مہاراجہ شیر سنگھ اور انکی رانی [illegible] فروری [illegible]

احکام مختلفہ

بیچ فرخ آباد کے فتح گڈہ مین داخل ہوا اور جو سرداران سکہ کہ شریک فتنہ و فساد تھے

بیٹے شیر سنگھ اور صلح طلب موافق سرکار انگریزی کے خطاب و جاگیر سے بہرہ وافی پائی اور اپنی جگہ اچھی

ہو نہین بیٹھے وہان سے کرنے کا ارادہ کیا اس عزم فاسد سے انکے ارباب حل و عقد

بود و باش انکے قلعہ چنار گڈہ کا تجویز پایا جب وہان پہونچین بہر اکتوبر نکل کے

نیپال اور انیسوین اپریل کو نیپال گئے ملک جا پہونچی چنانچہ تا حال وہین مقیم ہین والی نیپال

دیا گیا تھا اور مولراج دیوان گیارہوین تاریخ اگست کی ۱۸۵۰ع اٹھارہ سو پچاس انکا

شوال ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری کے موضع پور جو انگریزی جاگیر

وہین لاش انکی پہونکدی گئی کیفیت جوہر الماس سمی قطعہ کوہ نور کی

بطور تحفہ ۱۸۵۰ع اٹھارہ سو پچاس عیسوی مطابق ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری

ملکۂ انگلستان کے جواہر خانہ سے خاندان راجہ رنجیت سنگھ کے ہو کر روانہ ہوا موافق

الایا لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے اور بعد ان کے

یہ بہا سمی کوہ نور زمانہ باستان مین ابتدا عہد سے ریاست راجہائے

حکومت راجگان عظیم الشان کے بیت الخزائن انکے تھا اور جب عروس سلطنت

بادشاہان اسلام ذوی الاحترام کے ہاتھ آئی پہلے جوہر مذکور قبضہ اختیار مین علاء الدین

تا عہد حکومت والدہ سلطان ابراہیم خزائن سلاطین اس خاندان کے رہا بعد

بیت مین لو گران بہا مذکور رصد خزانہ سے مادر سلطان موصوف کے

شہزادہ ہمایوں کے جب تصدق کرنا اس گوہر کا بحضور منجمان حاذق اور حکما حاذق کے قرار پایا ظہیر الدین
محمد بابر شاہ نے وہ عوض اسکے قبول تصدق خوابگاہ شہزادہ کا ہوا جیسا کہ دفتر اولین میں گذرا بعد اسکے پشت بہ پشت
اختر محمد شاہ کے دار السلطنت دہلی میں محفوظ و مصون رہا اور محمد شاہ سے نادر شاہ والی ایران نے تاج بدل کر اس گوہر
کو لیکر ولایت پارس کو لیگیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ محمد شاہ نے پگڑی میں تاج بخشی کے چھپا لیا تھا نادر شاہ کیا
بعد فتح ہندوستان کے ایران کو گیا اور نادر شاہ نے بسبب صفائی و رلمعانی اسکے نام کوہ نور رکھا جب نادر شاہ قتل
ہوا کوہ نور کریم خان کو نصیب ہوا اور جب کریم خان نے انتقال کیا بعد اسکے جعفر خان پاس آیا اور بعد جعفر خان کے علی
مراد کے ہاتھ لگا پھر لطف علیخان پسر جعفر خان کے اسکو ملک اپنی کا ... اسطرح دست بدست
پہنچا اور جب سلطان آقا محمد خان قاجار نے لطف علیخان سے شہر کرمان کا لیلیا لطف علیخان بھاگا جو
ہمراہ اپنے ... ہوا تھا جب مذکور قلعہ بم کو جو تعمیر کیا ہوا بہمن کا تھا پہونچا دیا تھا لیکن پاس سوار کے
روزگار سیستانی سے مقابل دو چار ہوا اور اس جوہر کو فریب سے لطف علیخان سے قندہار میں آیا احمد
ابدالی نے جو ... سوار ... طلب کیا اوران سے اس جوہر بے بہا کو چاہا ... آیہ کریمہ ...
بعد ... شاہ ... کر کے چلے گئے پس خاندان میں درانیوں کے رہا آخر کار جب زمان شاہ
... کہا کر ... دیار ... قلعہ ... آیا خوف سے زمان شاہ نے اس کوہ نور کو مع چند اور جواہر
کے دیوار میں قلعہ کے پوشیدہ کر دیا اور جب شجاع الملک ہوا آخر دیوار قلعہ سے اسکو نکال لیا پس بعد فتح کے
محمود شاہ نے شجاع الملک پر غالب آیا اور شجاع الملک حالت ... میں پنجاب ... مہاراجہ رنجیت سنگھ کے
مقام راول پنڈی میں اگر اقامت قبول کی بہ تسلی وفادار بیگم بنت وفادار خان وزیر اسکی زوجہ پاس تھا

احکام مختلفہ ہیں

اس اثنا میں عطا محمد خان حاکم کشمیر نے شجاع الملک کو واسطے فرمانروائی خطہ کشمیر کے طلب کیا پس شجاع الملک
مستصوب سے راجہ رنجیت سنگھ کے خاتونکو اپنی راول پنڈی میں چھوڑ کر کشمیر کو روانہ ہوا بعد اسکے خاتون مذکور
راول پنڈی سے لاہور میں آکر اقامت کی اور شجاع الملک جو ہیں کشمیر کو پہنچا عطا محمد خان نے اسکو [illegible]
قید کر دیا [illegible] از جو سامعہ خراش [illegible] حرم شجاع الملک کی بیوی اپنے رنجیت سنگھ سے کہا اگر
تمہاری عنایت سے شجاع الملک کی رہائی ہو تو میں مقابلہ میں احسان کے کوہ نور تمکو دونگی [illegible]
کیا اور کشمیر فتح کر کے شجاع الملک کو چھوڑا لیا پس شجاع الملک لاہور کو آیا اور رنجیت سنگھ نے [illegible]
پچاس ہزار روپیہ نقد دینے مقرر کئے اور واسطے لینے اس کوہ نور کے ایک روز بر شجاع الملک کے [illegible] شجاع
واسطے [illegible] حرکت کیا اور [illegible]
وزن کوہ نور کا [illegible] قیمت [illegible]
ایک قوی جوان ایک پتھر طرف بلندی آسمان کے پھینکے اور ایک [illegible] میں اس [illegible]
مذکور رنگت زر و جواہر سے بہر جا کے ہی اور بعض لوگوں کے نزدیک وہ منحوس ہے نام اسکا [illegible]
واسطے دفع نحوست کے یہ تجویز ٹہری ہی کہ ایک قیمت مناسب واسطے اسکے قرار دیکر اسقدر روپے خزانہ عامرہ
سے ملکہ شاہ انگلند کے خیرات کئے جاویں فقط فصل ۳۳ ملکہ انگلنڈ و وزیر اعظم و لاٹ دکورنر
صاحب بہادر کورز ہند مع خطابات اسکے جو فی زمانہ زندہ و موجود ہیں یہ بھی جانا چاہیے کہ [illegible]
خورشید کلاہ ملکہ انگلنڈ جو مسند آرائے حکومت ہیں نام انکا کوئین وکٹوریہ ہی اور [illegible]
[illegible] بہادر ہی اور عقد مزاوجت ہر دو کو [illegible] فرمان روائی و سلطانی کا [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

تاریخ فروری کی ۱۸۴۸ سنہ اٹھارہ سے چالیس عیسوی میں جلوہ ظہور کا پایا ہے لارڈ ... الاعلام میں اور
دولت انگلیشیہ یا جون ۱۸۴۴ سنہ اٹھارہ سے چالیس عیسوی تک لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر ہیں اور جو کہ ...
میں بسبب عمل انگریزی پایہ سے طرف کورٹ آف ڈائرکٹرس کے بنا بر انتظام ملکی کے سرگرم ...
صاحب گورنر کلکتہ دوم لارڈ صاحب بمبئی یا تجر صاحب بہادر سیوم لارڈ صاحب ... چنانچہ نقش ... لارڈ صاحب
جو بالفعل ہو رہے ہیں موہو منقول المسمی اعظم الاخبار مطبوعہ مدراس ... زبدۂ ... عظیم
... خاص حضور فیض گنجور حضرت ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان شرف الامرا ... جنرل ... اندرو ارل آف
ڈلہوسی گورنر جنرل بہادر و ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند ۱۸۴۸ سنہ اٹھارہ سے اڑتالیس
عیسوی انتہی اور ... ایک ... اور ... قسم پر ہیں فہرست ایلچیان بموجب کتاب اندازہ
اول ایلچی حیدرآباد دکن ایلچی لکھنو ایلچی کل ملک راجپوتانہ مع دربار ... ایلچی بھوپال ... قسم دوم ...
سوم ایلچی دہلی القاب ایک الخ منقول اخبار ... اشرف الامرا معظم الدولہ امین الملک اختصاص
یار جنگ ... صاحب بہادر ... فرزند ارجمند وفادار ... سلطانی انتہی اور انہیں ولایت سے آئے ہوئے کئی روز ہوئے کہتے ہیں کہ اب وے ... میں
اور ایلچی گوالیار ایلچی ناگپور ایلچی اندور ایلچی ... ایلچی ... آباد اور چند ایلچی ... کلان
ایلچی راجپوتانہ مثل مالکم صاحب بہادر کے جودھپور اور جیسور وغیرہ میں بھی ہیں اور ایلچی ... در
اور ایلچی تروان کور ایلچی نواب کرناٹک ایلچی نیپال اور کمشنران میسور یعنی منتظم اور ایلچی بوشہر بصرہ
یہ دو نوکر ... واسطے معاملات تجارت سرکار کمپنی بہادر کے مامور ہیں سوا ان ایلچیوں کے ...

تشخیص ابتدائی بتحریر نموده می آید سر شازده صوبه هند بموجب بیاض فرمانچهان صوبه شاهجهان آباد عرف دهلی آنته سرکار آگره عرف اکبرآباد و بار اسرکار اله اباد آنته سرکار صوبه اوده عرف اجمیر آنته سرکار بنگاله سولا سرکار گجرات نو سرکار عظیم آباد عرف پتنه پانچ سرکار اودیسه پانچ سرکار مالوه آنته سرکار اجمیر سرکار کشمیر قندهار ته ته بکهر سنده چار سرکار ملتان تین سرکار لاهور عرف پنجاب کابل آنته سرکار

حساب اصل و مخارج هند وستان بموجب بیاض افغانستان سوا لاهور و دکن

جمع تعلقه بنگاله و اکبرآباد و بنبئی و بدراس مطابق بیاض انگریزی

٢١٤١٨٣٠٠٤

وصول بنگاله چهتیس کرور بیالیس لاک نو هزار نوسی اٹهه روپی

وصول تعلقه اکبرآباد پانچ کرور گیاره لاک نو هزار دس روپی

وصول تعلقه بدراس پانچ کرور پچاس لاک سینتیس هزار دو سی چهتیس روپی

وصول تعلقه بنبئی دو کرور بائیس لاک

وصول الاحق سرکار کمپنی بهادر

٢٠١٣١٨٢٠١١

١٠٧٥٤٣٢١٣

خرچ بنگاله آنته کرور چهتر لاک ستائیس هزار سوسی چهتیس روپی

خرچ اکبرآباد دو کرور چهبیس لاک پچیس هزار نوسو سینتیس روپی

خرچ تعلقه بدراس دو کرور ستانو لاک اکیس هزار اکیسو اٹهاره روپی

خرچ تعلقه بنبئی چار کرور بیالیس لاک ایک هزار چار سو اکتیس روپی

باقی

٢٥٦٠٨٦٩٨

بہرحال سرکار بادار کمپنی بہادر میں داخل ہوئیں فصل مختصر احوال میں مہم پنجاب ہرچند کہ وہ ملک سندھ و
دکن سے خارج ہے اور صنف اسکی چونکہ یہ دفتر حالات میں متعلقان سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر ہی ہے انگریز ولایت سے کچھ
علاقہ نہیں پر بعد فتح لاہور و بندوبست ملک پنجاب صاحبان عالیشان کو جو وہاں کے در پیش ہوئی تا ناظرین
بالکل اس سے اجنبی نہ رہیں ایک نقل اشتہارنامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کہ الحاق [illegible]
اور یہ جمیع سندھ کے ہی نقل اشتہارنامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ہند مشتمل [illegible]
مرقومہ اخبار لاہور مسمی چشمہ فیض سے مورخہ تیسویں جون ۱۸۴۹ء لکھا جاتا ہے [illegible]
جناب نواب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ کی طرف سے اطلاع دی خاص و عام کو یہ اشتہار دیتی ہیں کہ جو
گروہ سکھان و قتار اور بادشاہ اور [illegible] جدال و قتال کا کر تیار ہو کر سبب [illegible] کیا اور [illegible]
شامل عملداری [illegible] سرکار انگلیشیہ کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ [illegible] سابق [illegible] حرکات ناشائستہ
فعلی اور قبالی وہاں کے اراکین سلطنت معزول کر کے مقید کیا اور اسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا [illegible]
فی الفور [illegible] وزیر [illegible] میں [illegible] معقول روانہ کیا [illegible]
اس بارگاہ میں حاضر ہوا [illegible] لطف سے [illegible] کر ملتمس ہوا کہ میرا بادشاہ سرکار [illegible]
لائق مقابلہ نہیں اور نہایت عجز و انکسار سے اطاعت [illegible] سرکار میں [illegible] دیتا ہے
جو کچھ سرکار بہ حکم احکام اپنے دربار میں مصالحت کر کے مشتہر کئے ہیں [illegible]
اتنی درخواست ہے کہ جو علاقہ اس طرف سندھ [illegible] سرکار زیر عملداری [illegible]
چنانچہ بہ عنایت اس عرض کی حضور [illegible] التماس وزیر [illegible] اطاعت فرمایا

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور اسوقت کدورت سابق کو رفع کرکے سلسلہ محبت و اتحاد و یکجہتی کو فیمابین گورنمنٹ سندھ و
مستحکم کیا پاس ایران وکیل مذکور مع مسودہ صلحنامہ و خریطہ اسمی شاہ او ابیکاہ [illegible] رخصت ہوکر اپنے
ملک کو گیا اور حضور میں اپنے بادشاہ کی حاضر ہو کر کاغذ مذکور پیش کیے اور جو کچھ پیغام بہ زبانی تھے وہ گذرانے
چنانچہ بادشاہ اوس نے فوراً صلحنامہ کو مزین بدستخط اپنی کرکے مع جواب خط متضمن منظوری احکام سرکاری
خود بخود بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر ہند ارسال کیا اور جسقدر فوج بہ ہمراہیکو نشدہ کی نواحین جا بجا مقابلہ
انگریزی بھیجا تھا اسکی طلبی کی بہی احکام جاری کیے گئے بلکہ پہلا اجازت دی کہ اس مقام پر سرکار کو قلعہ [illegible]
انتقیاد [illegible] سواے اسکے جوکہ اکثر قیدی بسط [illegible] ہاتھ آئے تھے سبکو بمقام ہای دیگر عزت و آبرو سے
اپنے ملک میں اشتہار دیا کہ نہیں گنہگار [illegible] نہیں اسکے صورت فتنہ و فساد باقی نہیں اور اسیطرح آشتی و صلح
علی العموم دونوں عملداریوں کی خلقت خصوصاً سوداگر وغیرہ ادہر اودہر بیخوف و خطر آمد و رفت [illegible]
مال و اسباب تجارت خرید و فروخت کریں علی ہذا القیاس جبکہ مراسلہ شاہ موصوف مع عہدنامہ صلح [illegible]
اسوقت مطابق اسکے اشتہار دیا گیا اور منادی ہوئی کہ علاقہ شمالی ریم و بیکہ و سمت جنوبی انکو بعملداری
او واگذار کیا [illegible] اوہان سرکار مقرر ہوئے اور جسقدر افواج کثیر بحری و بری جو جابجا اس ملک میں
واسطے لڑائی کے آئی تھی اب تمام سپاہ اپنے اپنے مقامات پر رخصت ہو جائیگی اور صرف اسیقدر فوج کہ
جتنی وہاں کے انتظام کو مکتفی ہو اس ملک میں رکھی جائیگی جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے بحصول اس
فتح خداداد کے شکریہ جناب ایزدی ادا کرکے جمیع صاحبان ملازمان سرکار انگلشیہ کو خصوصاً ان [illegible]
جو اس لڑائی میں [illegible] تھے مبارکباد دیتے ہیں اور انکی جوانمردی اور بہادری کی کمال خوشنود اور [illegible]

ہو کر ہر ایک کے حسب لیاقت منصب فرما رہے جیسے مہینے کی تنخواہ تمام سپاہ سنہ مہم مذکور کو بطور انعام

مرحمت فرماتے ہیں اور نیز مراسلہ متضمن اس خوشخبری اور مبارکباد کے بیشگاہ ملکہ معظمہ انگلستان

کو روانہ کی گئی ہے اور واضح ہو کہ جب تک سلطان آوا والیان ریاست مذکور اس عہد نامہ صلح کی

شرائط پر مستقیم اور قایم رہکر کوئی خلاف ورزی نکرینگے تب تک سلطنت دہر بہی کا پیشگی عہدوں ظہور

میں آویگی بعد فیصلہ اس معاملہ کا اشتہار دیکر لارڈ صاحب بہادر وہاں سے مراجعت کیے اور تمام جمعیتیں

بری و بحری اپنے اپنے مقاموں کو روانہ ہوئیں اور ابتدائے آغاز سنہ ۱۲۴۲ بارہ سو بیالیس ہجری اور شروع سنہ ۱۸۲۶ اٹھارہ

سو چھبیس عیسوی کے اس سال میں فریب [illegible] کی تمام [illegible] اتحاد چنانچہ [illegible] عہد نامہ جدید کی پوری

[illegible] بیشتر [illegible] سلاطین [illegible] آیندہ جو جو کہ عمل

[illegible] فکر و نظر کا کیا جیسا باہمی اتحاد سرکارین سرکار دولت

نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر اور سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے ہم خلاصہ مضامین

عہد نامہ جات معاہدہ وکلا و الاشان و نقل ترجمہ بعضے خطوط واضح ہو کہ بیچ عہد معتمد نواب

آصفجاہ بہادر کے انگریز صاحب لوگ جب کہ مداخلت انکی اقلیم ہندمیں بالا مذکور ہوئی تواح دکھنین بہی بیچ بندر

تجارت صادر و وارد تھے اور خدمتین نواب ممدوح کے عرایض وفا و اخلاص گذرانیدہ کیا کرتے

تھے پستحق تربیت جیسے واری ارکان کی انور الدین خان کو عنایت کی بابت انگریز علاقہ تجارت

وارد چنا پٹن ہوا اور بنا دوستی کی خان موصوف سے خوب مستحکم کی جو کہ فرانسیس بہی اسی پٹن کے بندر

بہو لچری میں سکونت رکھتے تھے اور فیمابین ہر دو قوم کے نزاع ولایت کی تہی ایک کے ہونا دو سرے کا اشتعال

چند سے چلے گئے حتی کہ نواب سے دریئے انتقال فرمایا اور نواب ناصر جنگ ان کی جا پر دکن میں قائم ہو گئے

جب وہ بھی نامساعدی روزگار سے جیسا کہ دفتر دوم میں گذرا اسیر آنجہانی ہو گئے تو زمام ریاست دکن

قبضہ میں مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان نبیسہ مغفور مآب کے آئی وہ بزرگی فرانسیسوں سے راہ پیدا کر کے

کو ملازم رکھا اپنا کیا پس عہد میں چند روز کے قتل نور الدین کا ظہور میں آیا جیسا کہ گذرا اسی عہد میں

بھی مارے گئے اور ریاست کا بہر طرف اولاد کرام نواب مغفور مآب کے منتقل ہوا لیکن آصف الدولہ نواب صلابت جنگ

و سادہ نشین ہو اس ریاست میں محمد علی پسر انور الدین موصوف سے جیسا انگریزوں کے

او رسند مختاری اور خلعت خاصہ مسند نیابت کی حاصل کی اور خاندان آصفیہ سے حکم

وہ ملک انہی کے زیر تصرف ہوا صلابت جنگ نے عہد میں اپنے مچھلی بندر کا ملک جو قبضہ میں فرانسیسوں کے

کو حسب خواہش ان کے معاف کیا اور فرانسیسوں کے اخراجات کا بھی وعدہ فرمایا پس

فی سنہ ۱۷۵۰ اٹھارہ سو پچاس عیسوی مطابق سنہ ۱۱۶۳ گیارہ سو تریسٹھ ہجری کے

میں نواب صلابت جنگ نے اول عنایت کیا لکھا بھی بموجب لکھا ہے آیا بھی کہ

الملک آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر نے امیر الممالک صلابت جنگ کو بیچ قلعہ کے

فرمایا اور آپ بیچ مستقل ہو کر قول و اقرار کو برادر کے نامنظور کیا پس سرداران انگریز

سنہ ۱۷۶۵ اٹھارہ سو پینسٹھ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۷۹ گیارہ سو اناسی ہجری کے بادشاہ دہلی سے سند

ملک شمالی سرکار وغیرہ کی جو تصرف میں نائبان آصفیہ کے تہا حاصل کر کے واسطے

جنرل لکھو دیا صاحب کو ہم سپاہ کرناٹک کی طرف روانہ کیا اور پھر دہانہ انسیوں کا جو طرف

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

دکن کیطرف وہاں تہا اور تہاور بابندگان عالی اصعاف فرما کر عزم مہم کرناٹک کا بانجام فرمایا بہ مقرر جمعیت سپاہ
محمد علیخان اطاعت حضور کی قبول کی اور چونکہ حیدر علیخان بابت تمن عالی انگریز و نکا تہا نعمت حضور کی
ایسے وقتمیں غیر مناسب جانا اور بابت رتبت جینیا میں کیجنرل مذکور یعنی کلوڈ یا صاحب کو طرف حیدرآباد رخصت
کیا بس مستصواب جنرل صاحب کیجر کے سوال جواب ہو کر دوسرا تہنامہ بندگان عالی نے انہیں تاریخ ماہ نومبر کی
ستائیسویں مطابق سنہ عیسوی شنبہ اگیارہ سو اسی ہجری کے اس مضمون کا لکہا خلاصہ مضمون
تہنامہ دوم سرکار کمپنی بہادر پانچ لاکھ روپے سالانہ راجبندری وایلور کا اور دو لاکھ روپے سیکاکل
ور بتصی یعنی کنتور کے سرکار آصفیہ میں داخل کرنا اسمین دو لاکھ کا موضع کنتور جنکا بصلابت جنگ
ہوا دولت آصفیہ جبتک رہیں انکی جاگیر میں رہنا اور بعد وفات انکے وہ ملک بہی سرکار کمپنی بہادر کے سپرد ہو
اور دو لاکی جمعیت انگریزی واسطے درستی امر متعلقہ حیدرآباد حاضر خدمت رہنگے چنانچہ اسی تاریخ
ہزار روپے نقد بتلک سرکار دولتمدار کیے اور جنرل اسمتہ صاحب مع فوج انگریزی حاضر ہو کر معرفت رکن الدولہ بہادر
کی ملازمت حاصل کیے اور بدا اسطرح جب نیا موقت کی فیمابین سرکار میں قائم ہوئی سرکار انگریز واسطے
علیخان بابت کے مستعد ہوئے چونکہ جانا کو روانہ لشکر ہی موافق تہا آپ بہی اس ارادہ نہضت لکہا ہو
مع فوج انگریز و تہیہ کر کے سرحد میں حیدرآباد کے پہنچے تہے کہ مخالفت حضور کی بہر کر رجوع
اور سے رکن الدولہ کی امیدوار موافقت کا ہوا ہر چند کہ نوازش منظور تہا لیکن بپاس خاطر دو ایکی قبول
معاملہ کرو ان ہوا جنرل اسمتہ صاحب کو دربار عالی کا رکن پا کر بہ رخصت جات مقصود رخصت
کیے پس بحسب ہو حیدر علیخان متحد و متفق ہوئے جنرل اسمتہ صاحب بہ سو ضلع کا دیری پٹن ہو

جنگ ہوئی اول جنرل صاحب موصوف منصوب ہو کر ترناپلی کو چلے گئے تھے اور وہان سے جمعیت کثیر ہمراہ لیکر
اور دو تین لڑائی برابر مقابلہ ہوا اسکے بعد جنرل صاحب موصوف غالب آئے حیدر علیخان کا پرگنات کو دخل کیا اور
حالات طرفین لکھا گیا یکبارگی کوچ کرکے محمد علیخان والاجاہ بہ حال معاینہ کرکے اپنے درمیان ہوا اور صلح بدین طور
عالیجاہ کی ساتھ افواج انگریزون کے تحریک کی رکن الدولہ صاحب موصوف کے چینا پٹن کو گئے اور عہد و پیمان
کرکے پھر حاضر جناب مستر اولی صاحب سفیر گورنر صاحب بہادر ہمراہ آپکے ملازمت حضوری حاصل کیا اور تحفہ
سراج الدولہ والاجاہ اور گورنر صاحب بہادر کیطرف سے اپنی قوت سے عہدنامہ نذر کیا حاکم ارکاٹ والاجاہ کے
تاریخ فروری کی ۱۷۶۹ سنہ عیسوی مطابق ۱۱۸۲ گیارہ سو بیاسی ہجری کی ثبت ہوا کہ جسمین دو دو اور پیچھے
خلاصہ مضمون عہدنامہ سوم اور طرفین کے بالاگھات کا ملک جیسور جانب سے
سرکار انگریزی کرنا اور ساتھ لاکھ روپیہ آنکے حضور پیش کرنا اور مرہٹون کو اسکی چوتھ
طرفین افواج انگریزی کے دو پلاٹن متعین رکھ نواب نظام الملک رہنا اور خرچ انکے سفر کا ذمہ سرکار
انتہی لیکن عمل اسکا ملتوی رہا بسبب عداوت جانبین ترنیولالی فرانسیس کو مع جمعیت اور توپخانہ نوکر رکھا اور
بارود بندوقین وغیرہ انہین ترناپلی سے منگوا دین بہ اخبار ۱۷۶۸ سنہ عیسوی مطابق
سنہ گیارہ سو اتیاسی ہجری کے مچھلی بندر کے سردار نے گورنر صاحب مدراج کو لکھا اور گورنر صاحب بہادر
کلکتہ کو اطلاع دی بموجب اسکے یہ حکم صادر ہوا کہ بہ تکلیف فرانسیسون کے اخراج کا بندوبست کرنا اور
نظام الملک بہادر کیطرف لکھنا کہ اپنے برادر کی فہمایش کرین کہ وے فرانسیسون کو نکال دین ورنہ
ہم ملک پر بات جانب کے قبضہ کرینگے یا گنتور جاگیر انکی سپرد ہمارے کردو ہم اسکا سالانہ

احکام مختلف کے بیان میں

پہونچا پاکر نپہلے اور تعاقب بر فوج بہو ادو بنابر سوال جواب کے ایک سفیر انگریزی حضور میں بندہ کا تھا [illegible]

اور اظہار مدعا کیا حضور نے ایلچی کا تحمل کر دیا اور برابر پاس لینے ایک بندہ کو بنابر رفع اس کے دو تین سرکرده

کا اٹھا ہو قریب دو برس کا ہے حضور نے بندوبست اس امر کا نہ ہوا بہر چند کہ اس عرصہ میں سرداران انگریز لیے گئی

با ضبط کلی آخر الامر سنہ ۱۲۰۹ اسی بحسب عیسوی مطابق سنہ ۱۲۰۹ گیارہ سے نو ہجری کے انجام خود [illegible]

چونکہ ایسے ہی خوف سید علیخان کا تھا موافق سرداران انگریزوں کی محبت سے انکی اولی جانا کر سب [illegible]

کیا کہ ہم کشور کا ملک مطابق عہد اپنے پاس رکھیں گے اسقدر زر نقد بیگاری کا ماجرای کرو کہ ہم سپاہ فراخ نسلی

تنخواہ دیگر انہیں رخصت کر دیں پس ہم بدلہ اس کے تمہاری جمعیت رکھنے سے طلبکار ادام انجابت ہمارا

سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر قبضہ اپنا بلدہ مذکور پر مع محلہ افواج انگریز [illegible] تمہارا

[illegible] سنہ ۱۲۰۹ [illegible] گیارہ سے [illegible]

[illegible] مضمون [illegible] جمعیت [illegible]

[illegible] میں اپنا بندہ خاطر گرامی ہو اور بلا زحمت جمعیت انگریزی [illegible] پاس کیا

لیا آخر الامر [illegible] لکھا اور [illegible] حضور میں [illegible]

[illegible] رکھے اور [illegible] انگریزی [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] اسکی [illegible] بہادر

[illegible] اہل قلم سے سرکار کمپنی بہادر نے روانہ حیدرآباد کیا [illegible]

[illegible] سنہ اسی عیسوی مطابق آٹھویں ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۹ گیارہ سے [illegible]

وارد معمورہ ہو کر ملازمت نواب کی حاصل کی اور تحفے ولایتی گذرانیے اور تمام کیفیت صاحبان عالیشان کی
کی بندگان عالی سے مفصل احوال برادر کا اپنے زبانی بیشتر مذکور کی سنکر رنجیدہ ہوے اور خفگی سے [illegible]
تھے ہمارے مقصد نہ حاصل ہوا کیونکہ دخل نواب اجتماع تہا مع سابق کی نہ ہی لیکن صاحب [illegible] گذرانیکی کہ اگر
ہم اپنا مقصود بر کرینگے تو حیدر علیخاں لشکر قبضہ اس ملک پر آجاویگا فرانسیسوں کی ضرور ہو جاتا اور [illegible]
بر طرفی موسیو لالی سوال کیا کہ اسکا رکھنا آپکو مناسب نہیں در جواب اسکے خود جنبش فرمایا کہ اگر میں اسکو جواب
دونگا تو نامردہ مشہور ہونگا یا حیدر علیخاں ایک کا اثر ہو جاویگا کہتے ہیں تب بیشتر مذکور کے محتاج ہو کر [illegible]
میں پانچ لاکھ روپے سالیانہ جو بابت راج بندری وغیرہ کے داخل ہوتا ہی تک بر طرفی سپاہ فرانسیس کی [illegible]
زر مذکور نہ ہو چکیگا نواب غصہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا انکو بہت انکا منظور نہیں صبر کیا معاملہ [illegible]
جنگ کے اسباب فراہم کرنا بہ ضرور ہوا واضح ہو کہ یہ تقریر موجب گذارش گورنر صاحب بہادر کلکتہ ہوئی [illegible]
اب ہو کہ خطا گورنر مدراس کی ہی اور قصور بیشتر نانڈ کا کہ وے بے اطلاع نواب نظام الملک میر نظام علیخاں
بہادر کی کنتور کا ملک کیوں اپنے قبضے میں کیا اور کیوں عبث سوال برطرفی سپاہ فرانسیس کا زبان پر لایا
اسواسطے کہ نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر دوستدار کمپنی بہادر میں ہمیں یہ ظن غالب ہے کہ بالفعل [illegible]
[illegible] موسیو لالی فرانسیس کو نوکر رکہا ہی کیا اندیشہ ہی آیندہ کسو جوار کے طرف روانہ کر دینگے [illegible]
نامناسب نہی اور غرہ نومبر سنہ ۱۷۷۹ سترہ سو اناسی عیسوی مطابق سنہ ۱۱۹۳ گیارہ سو ترانوے ہجری کو [illegible]
خلت و صفا حضور کو ارسال کیا جسمیں الزام طرف ہر دو صاحبان مذکور کے تھا چنانچہ خلاصہ مضمون
اسکا یہی ہے [illegible] ہوا اور مسٹر ہالنڈ کو تاکید لکھی کہ بار دیگر اسواسطے الجواب نظام الملک بہادر

احکام متعلقہ [illegible] بیان [illegible] میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

بیچ کبھی کرنا بلکہ وے کلام زبان پر لانا کہ جس سے محبت زیادہ ہو لکہا ہی کہ خود جو اس تنقیہ کو مطالعہ فرمایا

حضرت ظل القدس منزل سے زایل ہوئی اور موافقت کمپنی بہادر کی بدستور نہی رہی اور ایسا ارشاد کیا کہ بادو

گورنر صاحب بہادر اس سے کلام ہی جو مقدمہ کہ درپیش ہو کا ہم گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو لکہا کرینگے واضح ہو کہ

منول صاحب جو یہ سنا ایسا کہا کہ ایک عاطلہ کا سوال جواب بغیر اطلاع ہوا خلاف آئین اور دستور

عجب چیٹھی گورنر صاحب بہادر کلکتہ سے ہوا اور بعضے بعضے حرکات انکی جو سابق لشکر تہا وغیرہ تہے لکہنے لگے

بابت والا بیگم کی ترک ذکر کرنے کو ہیلڈری دسویں تاریخ جمعہ ربیع کی شہر ۱۱۹۶ سنہ اکیاسی علیسویں مطابق

چہپا نو ہجری کے نام نوشتہ حضور فیض گنجور موضع گنگور وغیرہ کے دارالسلطنت لندن میں بہلوا کر ورپاریکے اور

سر منول صاحب کو بدلائے کی گورنری سے معزول کیا اور جان ایل صاحب کو انکی جگہ قایم اور اسمت صاحب اور جانسن صاحب

صاحب کار بدراس کے تہے معطل ہوگا اور منرو صاحب کو جو سپاہ مندراج پر متعین تہے بہت ملامت لکہی

چنانچہ سب دفتر دیوانی انگریزی میں ہیچ سبھی البتہ ثبت پایا اور دروقت عہدہ پیمان لیت جناب کے جو

ساتھ سردار ان انگریزی کے سے گنجور فرمایا اور جمعیت اپنی جو نزدیک معزالیہ کے تہی موقوف کی

ضمن جلوس تاریخ رجب کی سنہ میں بالتہ صاحب ہی حیدرآباد سے رخصت ہوے

بہاور یک تہے نہ مزشیو پوسی کو اپنی طرف کرنے کے چارہ بہا افزاق معاملات سرکار انگریزی کے تہے

سو مود انکا آبہو ہیگا اور ویکی شہادت سترہ سی پاسی علیسویں مطابق سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سی چہیانو ہجری

مسافر ملک عدم کے ہوئے اور کنٹوربہ ستور قصبہ میں آصفجاہ تالی کے رہا اس سترہ جانسن سنہ

سی پاسی علیسویں موافق سنہ ۱۱۹۹ گیارہ سی اکتیس نو ہجری کے الیسویں شعبان کو دارو حیدرآباد ہوئے

حسب الارشاد ساحل پر رود موسی کے باغ میں تین شب کے اترے اور وقت ملازمت تحائف ولایتی اور جواہر گرانبہا اور کئی راس اسپ عمدہ پیش کیے اور ایک منزل پالکی نذر گذرانی اور سلخ ماہ مذکور کو خود بدولت انکی فرودگاہ پر جلوہ فرما ہوئے تب بھی وہ بہت سا اسباب بطریق پیشکش گذرانے اور حسب الحکم نویں جمادی الاول سنہ ۱۱۹۹ گیارہ سو ننانوے ہجری یا ۱۷۸۵ سترہ سو پچاسی کے رخصت ہوئے اور بعد انکے بیشتر میں سنہ ۱۷۸۵ سترہ سو پچاسی عیسوی کے برابر بارہ سو ہجری میں بمصحوب میر عالم بہادر کے شرف اندوز ملازمت ہوئے اور بالعموم کو بدستور فرودگاہ ابھی ... رخصت انکی جانب کلکتہ سنہ ۱۷۸۶ سترہ سو چھیاسی سنہ مطابق ۱۲۰۳ بارہ سو تین ہجری کے پانچویں شوال کو ہوئی ... اس ضمن میں ٹیپو سلطان کے بعد حیدر علیخان قائم مقام پدر ہو کر چاہا کہ ملک کشور کا اپنے قبضہ میں کر لیویں ... سے مطلع ہو کر کار نواب صاحب بہادر نے درباب طلب کشور جواب نامہ جو بمصحوب میر عالم بہادر ... روانہ ہوا تھا حضور کو لکھا اور اسکی بابت کرتے درخواست ملک مسطور بجہت تنخواہ جمعیت اپنی حضور سے کپتان کنوی صاحب کے واسطے سو الجواب ... حاضر ہو بندگان عالی ... نور الدین خان کے مکان میں ... خلاصہ مضمون کا نواب صاحب بہادر مورخہ ساتویں جولائی سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی مطابق سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار ہجری جو برابر نامہ کے بھی مطلب خط نواب الا مناقب کا مشتمل اوپر یگانگت اور اتحاد کے باہم ... میر ابو القاسم کے پہونچا اور تمام مراتب ... معلوم ہوے مطلب جو فقرہ کہ ہم ملک مفتوحہ کمپنی بہادر میں پہونچے افسوس گذرا کہ وہ امر مندرجہ عہدنامہ سنہ ۱۷۶۸ سترہ سو ... عیسوی کا ... مہر و دستخط ... پہونچا یعنی سونپنا سرکار کشور کا کمپنی بہادر کو اور ... کل طرف کمپنی بہادر کے عمل میں نہ آیا اگرچہ اس ... مخلص کو تامل ہوا لیکن اسواسطے لکھا گیا کہ ان والا قدر معتمد عظیم کے طرف متوجہ تھے چونکہ از فرصت دیکھی

احکام مختلفہ کے بیان میں

عمل آوری شرائط عہدنامہ کی تکلیف دی ہرچند کہ ان والا مناقب کو دربارۂ آزردگی ... کا اسکا
ہے اعتماد کلی ہے معہذا انگریزان کو جو کہ صاحب ... واسطے درخواست ملک گیری اور حمایت دیگر اداے زر پیشکش کے
کیا ہے مطلب دو پلٹن سپاہ انگریزی مشتمل اوپر توپ ... اعتماد الطرفین کے پہونچائی جائینگی
شرط ہے کہ اوپر مخالفت رئیس ہم عصر کے مثل پنڈت پردھان پیشوا اور راگھوجی بہونسلہ اور مہاراجہ
سندہیہ اور دیگر سرداران مرہٹہ اور نواب ارکاٹ اور نواب وزیر اور راجایان جیپور وغیرہ
کو رکہے نہ مامور ہوں اور خرچ اسکا جسقدر ہوگا جناب کمپنی بہادر سے وقت معینہ پر دیا جاتا ہے
بیچ سرحد انکا والا مناقب کے پہونچنے کے راجعت ... ہر طرف انوالا مناقب کو معلوم ہوگا ایک ماہوار زر
کے سمجھنا موجب فرد حساب کہ وقت جنگ واسطے تیاری فوج کے ضرور ہے مطلب انگریزان خدمت جنگ کا اظہار
اب ہے کہ ... نظام علیخان بہادر والی دکن آصفجاہ ثانی واسطے اور اس اتحاد یگانگت کے خواہش
... سپاہ انگریزی رکہتے ہیں اور گورنر جنرل بہادر نے دریافت کیا ہے کہ بنا بر خصوصیت پیشوا سلطان
اور شکست عزم ... کے اور بنا بر حفاظت ملک ... ہے بلکہ یکدیگر فیما بین قرار ہوکر ایک عہدنامہ
مشتمل ... احد طرفین مخالفت پیشوا صاحب مذکور کے شرائط مذکورہ پر لکھا جاوے جمعیت بطلب
کی طرف سے سرکار کمپنی کے واسطے بجا لانے خدمات حضور کے حاضر رکاب انوالا مناقب کے رہیگی اور انگریزان ...
کی روانگی واسطے اظہار اس امر کے حضور میں تقرر پائی ہے مطلب جو جمعیت کہ زیادہ ... کے کبھی
ہے کہ داخل سرحد ملک حضور ہوگی ... اسکا جاری ہوگا اور بندوبست خاطر خواہ واسطے
پہونچانے ماہوار کے جو چھ ہزار سپاہ اور توپخانہ مع گولہ انداز وغیرہ کے دو لاکھ انگریزی

احکام متفرقہ کے بیان

[illegible]

زر قسطوں میں مساوی تمام سال کے ادا ہوا کریگا یعنے ہر تین مہینے انگریزی کی رقم چہ لاکھ چالیس ہزار

پچیس روپے رایج الوقت بلا تامل خزانہ سے حضور کے پہونچایے جاینگے اور احیانا اگر بیچ تقاضا زر

کے توقف ہو کا تو رقم مستثنیات سرکار بشمالیکہ مجرا کیے جاینگی اور بیچ صورت دیر اور دو رنگ

تعلقات کے تنخواہ سرکار سے دی جاویگی مطلب محصول غلہ بطور اجناس کا جو واسطے خرچ فوج

سرکار ہو معاف ہو ناسطلب موافق قواین کمپنی بہادر کی جمعیت تعلقدی کی ہو کی خواہ ایک حصہ

سالم یا موافق حاجت سرکار کمپنی بہادر اس شرط سے کہ تبدیل ہین کی تعداد سپاہ متعین واقع ہو مطلب

ایک مقام واسطے چہاونی کے معین ہو تاکہ ہمیشہ وہ سپاہ قایم رہے مطلب اور جس وقت فوج واسطے

مہمات کے بہیجی جاوے ہمراہ اسکے ایک شخص معتبر مامور ہوا کرے سرکار کی طرف سے عزت سرکردہ فوج

کی جو لایق دونو ریاستوں کے ہو کیجاوے مطلب جمعیت ہمیشہ خدمات پر حضور اور روانہ مقام

واسطے تنبیہ باغیوں کے جاوے سرگرم رہیگی اگر کار زاری ریاست مسند کے کام نہ آیگی مثلا تعلقات

وغیرہ مطلب بموجب پہونچنے اس جمعیت کے حیدرآباد کو فرانسیسی طرف جاوین اور حضور

مقام قرار دیتے ہین کہ کمپنی فرانسیس نوکر نہ رکھینگے اور اگر کسیکو اہل فرنگ سے بیچ نوکری ریاست رکھنا

ہو گا تو بدون اجازت اور معلومات کمپنی بہادر کے اقامت نہ کرینگے مطلب تمام بہاگی ہوی سپاہ فرانسیس

سرکار کمپنی بہادر کہ وہ خواہ نوکر ہین فرانسیس ہو یا جو قوم ہو دوسری سپاہ کے گرفتار کرکے انگریزی ایلچی

کو حوالے کیجاویگی اور کوی شخص ایک حضور مین پناہ نہ لیگا اور جس وقت کہ وہ سپرد ایلچی ہوگی سرکار کمپنی

جاے دیگی مطلب جو بہاگی ہوے سرکار حضور کے گرفتار ہونگے وے سپرد سرکار موصوف ہونگے اور چونکہ حضور

تیسرا دفتر

احکام محمدیہ کے بیان میں

مقرر کیے ہیں اور لکھ رکھے ہیں کہ کمپنی بہادر کو واسطے فائدہ انگریز سرکار کے حضور پیشوا کی سند
کرنا عہد نامہ مجوزہ میں فیما بین تینوں ریاستوں کے ہم عہد کے شرط یہی ہم ہی کی ایک بیچ باہم آسودگی
کے ساعی و ساعی رہے اور اقرار طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے کہ اگر سوال اسقدر فائدہ کا دونوں سرکار کا غور
کریں یا درمیان دونوں ریاست نواب میر نظام علیخان بہادر اور پنڈت پردھان کے نزاع کھڑی ہو خود دخل
طریق مناسب پر فیصلہ کرے اس صورت میں نواب ممدوح اقرار فرماتے ہیں کہ ہم باہم سے مخالفت راو پنڈت
کی نکرینگے اور یہ صورت برپا ہو تو سرکار انگریزی جو فیصلہ کریگی بلا تامل قبول کرینگے اتمام تمہا [illegible]
لیکے جو درمیان سرکار دولتمدار نظام الملک بہادر اور عظمت مدار کمپنی بہادر اور سرکار پیشوا پنڈت پردھان
ہوئے ہیں بحال و برقرار ہیں اور اگر اہل دربار پونہ نقل بنا نہ تعلیدی سرکار کمپنی بہادر کے بابا [illegible]
نواب میر نظام علیخان بہادر کو نشیتی تمام اجازت دینگے تمام سوار جمعیت کار تو اسقدر [illegible] کا واضح ہو [illegible]
صاحب بہادر یکو رنے یہ خط حضور کو لکھا ہی طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے گورنر کلکتہ لارڈ جان [illegible]
بہادر واسطے حل مقدمات ہند کے امور و متکفل ہیے اور کپتان حشمت جنگ کا پروانہ گورنر صاحب بہادر
اور کار نور اس صاحب ولایت سے تازہ وارد ہوئے تھے چنانچہ عبارت خط کے آپ سے پایا جاتا ہی صاحب بہادر
تقرر کہ وہاں ہوئی اور جو تجویز کہ ٹہری ہی بجنس حضور کو لکھ دیا ہے لکھے ہیں کچھ یا مکتوب [illegible] توضیح عہدنامہ
سے ازیت عیسوی کی ہی کہ اسمیں شرح الاحوال کے بتدریج ہو گئیں پس تمام مقدمات [illegible] بالا [illegible] رقعہ حضور
چنانچہ ہر ایک محل پر اپنے رقم پذیر ہو گا اب اللہ تعالی خیر بعد ملاحظہ فرماتے و مطالعہ کرکے سنہ ۱۲۰۳
بعد بندگی حضور اٹھارہویں تاریخ ستمبر کی سنہ الیہ یعنی سنہ ۱۷۸۹ استر اسی نواسی ۶ مطابق

بارہ سے باون ہجری گذشت کشور کی الحسنی نجم الدولہ نجم الملک سیف جنگ ہو کلان تعلقہ سرکار کمپنی کے
بہادر سے دربار کپتان کنوی صاحب کو عنایت کئے اور مابقی اعمال انکے بالفعل معطل ہے بلکہ صاحب
کرنیل حالت تحریر طلب ملاقات مذکور کئے تھے ہی نہیں معلوم کہ وہ وقت کب ہوئیگا مگر اور دو ملاقاتین کر چکین
چار اور قایم ہوئین بعید درا ور ملحق ہوئین جملہ آٹھہ ملاقاتین ہوتین پھر اسکے تعین بدل ہو کر
پایا ہے جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ سب سے مذکور ہوگا ملک کشور کا مفت جاتا رہا بعید ٹیپو سلطان جو نہایت
تر دلیر اور اولو العزم صاحب جمعیت اور صاحب ملک و مال تہا لیکن عقل معاش نرکہتا تہا اپنے
انگریز و نکالیا اور کم ہمت کیا جان پر جیت باندھ کر انواع و اقسام کے مفسدہ پاکئے افسران انگریز
واسطے استعمال منزالیہ کے آمادہ ہوگئے یہ سنہ ۱۷۹۰ سترہ سے نود عیسوی مطابق سنہ ۱۲۰۵ بارہ سے پانچ ہجری کا
نر صاحب بہادر اس کو نر صاحب بہادر ولایت کو لکہا کہ نہایت ظرف وہ ٹیپو سلطان پہلے اول نہایت اتحاد
بہادر جو دکن کا لی ہلین اب تک ملکم ری دلی ہی اور رعب ہون کو بہی شمشیر کا کہنا اہم
منصور ہوگا ایکن ریذیڈنٹ اسکا نام معلوم اغلب ہے کہ حشمت جنگ ہون چنانچہ انکے
ہوگا وہاں سے حضور مین اسکے حقیقت حال سے اطلاع دی ہر چند کہ سلطان مذکور زور
تہا اور ترقی منزالیہ کی بہر عنوان خود دیدہ و نیت کو نامنظور لیکن مبادا مرتبے طرفدار ہو جا
اتفاق سے افسران انگریز دل مین اندیشہ فرمایا بعد ریذیڈنٹ صاحب کے حضور نے کہ ازراہ نیک ٹیپو
کے بہی خاطر مین نہیں لاتا ہے جیسا کہ روشن ہے ویسے ہی شریک حال ہمارے ہین اور جانتے ہین
سے سلطان مذکور مغرور و مغلوب ہوا اور خاطر حضور کی اس سبب سے پایا کہ آپس مخالفت پر عظیم کی فتنا

مطابق سنہ ۱۲ بارہ سو پانچ ہجری کے مرتسم ہوا حضور نے دستخط فرمائے اور ٹیپو ایلچی بھی [illegible]
تھیں انگریز بروانگی ہوا خلاصۂ مضمون تہنامہ پنجم ہر ایک سرکار نے تلنگہ بقوت تمام جنگ کیے اور [illegible]
رضا ایکدوسرے کی صلح ہوئی اور جو مال ٹیپو سلطان کا جنگ میں ہاتھ آوے اوسکا برابر قسمت کر لینگے اور چار پلٹن [illegible]
پلٹن تک حاضر خدمت نواب نظام الملک بہادر رہینگے کہ جسوقت لارڈ کارنوالس صاحب بہادر جمعیت مذکور [illegible]
بیکار ہو روانہ کرنے میں تامل نہوگا جسوقت کہ خود جمعیت کو رخصت کر دیں [illegible]
اور ایک ایلچی ہر ایک سرکار کا دوسرے کے دربار میں ہمیشہ حاضر رہیگا [illegible]
اور سرداران انگریز اور مرہٹوں نے ملک ٹیپو سلطان پر یورش کی جو جنگ ہوئی بہت سے [illegible]
[illegible] آخر الامر سلطان مذکور نے اتفاق سے [illegible] ناچار ہو کر سلسلہ جنبان مصالحت کا ہوا اور نصف ملک
کر کے نجات پائی چنانچہ [illegible] بندگان عالی مفصل رقم پذیر ہوا اور [illegible]
ہر ایک سرکار کے آیا از انجملہ تیرہ لاکھ سولہ ہزار روپے سو چھیاسٹھ ہون کا ملک جو حضور کا [illegible] ٹیپو سلطان
رہا سنہ ۱۷۹۲ سترہ سو بیانوے عیسوی مطابق سنہ ۱۲۰۶ بارہ سو چھ ہجری [illegible]

فہرست دیہات سرکار باوقار نواب نظام الملک بہادر کی جو تصرف میں ٹیپو
کے جاتے رہے تھے اور بعد سنہ ۱۷۹۲ سترہ سو بیانوے عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۰۶ بارہ
سو چھ ہجری کے داخل ہوئے ہیں

[illegible]

احکام مختلفہ کی بیان

[illegible]

ضمن میں بھی جلد تعلقہ کی نگارش پر آئی کتاب میں کیپل کمندرڈرہ کے کہی سجاہیں

ضمن بہونچے سیواپور ... تعلقہ کے

رقم

بیان ہوئی

اب یہاں سے نامہ نگار روداد ہر ایک ایلچی شاہ انگلینڈ کی معرض ارقام میں لاتا ہے اور جو مقصد سفر کا

جیسکے ظہور میں آئی ہیں او سبکے عہد میں مندرج کرا ہے انشاءاللہ تعالیٰ ضمن انکے سفر کے ادھر

وزرا کے کلام سکے بھی مذکور و مرقوم ہوینگے اور طرف بعضے خبریں بھی وقفات سکے بھی ایسا کیا جاویگا

سو انکا ایام ایلچی گری کرنل ولیم کرک پاٹرک صاحب سفر اول کرنل ولیم کرک پاٹرک

انگریزی صاحب جبنے ایلچی گری کو اختیار کرکے ۱۷۹۴ سنہ عیسوی مطابق ۱۲۰۹

وارد حیدرآباد دکن ہوئے اور آخر ماہ ربیع الثانی سنہ الیہ میں مقام کھتہانہ پر ملازمت نواب کی حاصل

واضح ہو کہ اول عہد میں کرنل صاحب موصوف کے بعد جنگ میسور دو پلاٹن انگریزی حضور میں

اگرچہ اس سے مرتبوں پہلے بھی خصوص مرہی نندنٹ فوج انگریزی کا رکھنا زد یک سنہ ایک جانا تھا

لارڈ کارنواس صاحب بہادر نے قبول کیا اسواسطے کہ جانا تہاریاست مرتبہ کی ایک روش پہ

یہاں مترجم زبان انگریزی لکہتا ہے کہ ۱۷۹۵ سنہ عیسوی میں مطابق ۱۲۱۰

دس ہجری کے مرہٹون نے نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی سے واسطے تقاضا چوتھ اور

ملک کے لشکر کشی کی حضور پر ناظم الانور بہی واسطے دفعہ کے مع جمعیت بر آمد ہو لارڈ صاحب

صاحب بہادر نے باہم صلح درمیان آئے اور جاہا کہ بیچ بچاؤ ہوجاوے لیکن اہل پونا نے نمانا آخر

بندگان عالی اور مرہٹون کے جنگ ہوئی ہنگام ہزو بسبب نہ پہونچنے کمک کے زنہار دار غالب آئے حضور

فیل خاصہ پر سوار بلاحظہ ارباب حرب کا کرلیے تہے کہ اس اثنا مین شب نمودار ہوئی خود بدو و حواہر بدبے

رفقا کے صلاح اندیش کے رخ فیل خاصہ کا طرف کہترلہ کے منعطف فرما اور ظلمت لیل مین داخل مقام

مذکور ہوئے بس حرف صلح کا درمیان آیا حضور تین کرور روپی نقد دینے اور چوبیس لاک کا ملک سر کرنا اور

سال بسال چوتھہ ادا ہوئی اور کرنول کی ذمہ لیے کار پرداز ہونا فرمائے اور مشیر الملک کو مرہٹون کے حوالے

کیے او سوقت دو پلاٹن انگریزی واسطے محافظت ملک کے ملازم رکاب تہین اس عہد پر کہ بوقت جنگ

مرہٹون کے شریک نہونگے اسواسطے کہ لارد گورنر صاحب بہادر کو ناخوشی ان لوگون کی بہی منظور نہی واقعہ

حضور کہترلہ سے مراجعت کرکے داخل حیدراباد ہوئے صلاح سے راجہ شام راج کی کہ عہدے غیبت مین اللہ

کی دخیل کار رہے تہے پلاٹن مذکور رخصت ہوگئے اور زیادتی فوج فرانسیس کا حکم دیا اتفاق روزگار سے پلاٹن مذکور

کوچ کرکے قدم دو تین مرحلہ کے باہر نکلی تہی کہ حادثہ صاحبزادہ عالیجاہ کا وقوع مین آیا یعنی صاحبزادے

بندگان عالی پر خروج کیا پہر فوج انگریزی کی حسب معروضہ میر عالم بہادر طلب ہوئی پلاٹن سے واڑ ایلی

سے مراجعت کرکے حاضر حضور ہوئے پہر نہیں معلوم کہ کدہر گئے اور صاحبزادہ عالیجاہ بہی گرفتار ہوکر

قضا سے اس ضمن مین موسو ریمون بہی سپاہ فرانسیس کا سرکردہ ہو واسطے لانے صاحبزادہ کے مامور

ہوا انتقال کیا اور موسو پیرون اسکی جگہ پر قائم ہوا لیکن سنہ ۱۲۱۳ سنہ بارہ سو تیرہ ہجری کے ۱۷۹۸ ستہ سو اٹھانوے عیسوی مطابق

بارہ سو تیرہ ہجری کے لارڈ مارنگٹن ولزلی صاحب بہادر گورنر اقلیم ہند ہوکر ولایت سے آئے

کرنل ولیم صاحب کو رفیل و رود اپنے یہان سے روانہ ہوکر کیپ میں بہار تہے ہیمب لارڈ صاحب سے وہان ملے

احکام مختلفہ کے بیان

اور بلند حوصلہ ہیے اور افسران انگریزون مین خلیق تر لیکن مندہ اون سب غرہ کرتے ہے کہ منشیون سے
عرایض خدمت مین اپنی مثل بدارباب بشاہون کی لکھوایا کرتے ہین بہت نیک اور نہایت دانشمند جناب دار وحیدر اباد
باعین شمشیر جنگ کے اقامت کی ایام ایلچی گری انکی چہ برس ذکر سوانحات بایام ایلچی گری حشمت جنگ
سب جیمس صاحب بہادر سفیر دوم جیمس کلیس کرک پاترک المخاطب بہ حشمت الملک فخار الدولہ حشمت
بہادر ولیم کرک پاترک صاحب کلمہ یہی کہ ابتدا انکی اگنوی صاحب کے وقت سے تہی آخر کار کرنل ہوکر بعہدہ اپنے بہائی
کے خدمت حجابت پر شتہ استراسی انہیا و تعیوی مطابق سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو تیرہ ہجری مین وحیدر اباد سو اور
حضور باعین شمشیر جنگ کے اوسکے واضح ہوکہ عہد مین سفیر ہذا کے افسر ۱۲ انگریز ساتہ نوابت رجالی سپاہ فرانسیس
چودہ ہزار تہے اور درعوض انکے جمعیت انگریزی کی نگہداشت کا حسب اطلاع مرحوم کار نوالس صاحب بہادر گورنر جنرل
کیا گئے مین اول خود ... تامل فرمایا بعد گفت و شنود ... سنہ ۱۷۹۸ اٹہارہ سو اٹہانوے مطابق
۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ ہجری کے ایک عہد نامہ رقم پذیر ہوا کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے خلاصہ مضمون
ششم مطلب جو وقت فوج کمپنی بہادر کی داخل حیدر اباد ہوگی کپتان ... جنگ جیسا منظور ہو
اس کے اتحت سرداران ... سپاہیان فرانسیس کو گرفتار کرینگے اور وہ جو کپتان سرفوج ہونگے مطلب اور
درمیان سرکار ریاست ... یا متعلقون اپنے طرف سے منظور یا انگریز وکے بدون اطلاع اور
فیمابین کے ارسال خطوط عالیشان آپکا اور خود طرفین اوسکی اطلاع ہوگی مطلب ...
سرکار حضرت جنگ طرف سے گورنر جنرل صاحب بہادر کے دربار حضور مین ایلچی قرار پایا مطلب
باہم صلح و اتحاد کی کہ مدت سے درمیان سرکارین کے قائم ہوئی ہی ہمیشہ اپنے حال پر رہیگی مطلب

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان
مین

پیشیل اسٹر ارجاری رہنیکے انہی پس حضور میں چار پلاتن سپاہ نعلبندی کی نگہداشت کی قبول فرما

حکومت بموجب حال اور پلاتن سپاہی کا خرچ طرف کار کنان بندگان عالی کے ستر ہزار سات سو تیرہ روپے

کے دو لاکھ انیس ہزار چار سو پچیس روپے یکسال زیادہ ہوا اور برطرفی سپاہ فرانسیس کی درجہ عدم کو پایا

اسی وقت افواج انکی برطرف ہوا اور تمام کار ذی واسطے تنخواہ دینے کے بیچ سپاہ انگریزی کے منسلک

عظیم ظہور میں آیا چنانچہ انگریز صاحبوں کے درمیان ہو کر فیصلہ کیا پیش چار پلاتن کا ہمیشاں فرنگی کے ساتھ

کرنیل رابرٹ صاحب مع جمیعت افواج وارد حیدرآباد ہو کر دسویں تاریخ اکتوبر سنہ ۱۷۹۸ سنہ انیسویں مطابق

بارہ سو تیرہ ہجری کے دو پلاتن سپاہ کے ملحق ہوئیں اور فرانسیس بعد فیصلہ کے رہنے کے بعید ہو کر کلکتہ کو روانہ کیے گئے

وہاں سے لندن کو اور لندن سے ملک فرانسیس جو انکا وطن مالوف ہے رہا ہو کر جا کے مقید سنہ ۱۷۹۹ یعنی

مطابق سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ ہجری کے پھر مہم ٹیپو سلطان کی درپیش ہوئی اس واسطے کہ قرارداد کا صلح

پر اکتفا نکر کے بموجب جبلت اپنی میں پنے سبب بارہ برس تھا افتراق شجاعت قتال انگریزی واسطے استیصال

خروج کیے تمام سپاہ انگریزی مع جمیعت رکاب واسطے کمک حیدرآباد سے روانہ ہوئے بعد جدال و قتال

شمشیر کے ٹیپو سلطان اپنی ذات سے جنگ کر کے مارا گیا پس بموجب شرائط کے حسب قرارداد نامہ

ریاست موصی الیہ کے حصہ داخل سرکار آصفیہ کا ہوا اور یہ عہد نامہ بائیسویں جون اور

جولائی سنہ ۱۷۹۹ اسی نوے نو مطابق سنہ ۱۲۱۴ بارہ سو چودہ ہجری بیچ باب تقسیم ملک ٹیپو کے درمیان

انگریزی جنرل ہارس صاحب اور انسبیل صاحب اور کرنیل ارتھر ولزلی صاحب اور کرنیل ولیم کرک پاٹرک صاحب

کرنیل باری کلوز صاحب اور میر عالم بہادر وکیل نواب نظام الملک بہادر کے دستخط و مہر سے

ازفین کی مرتب ہوا اور مہر توارب مجدد وم اور کمپنی بہادر کی اوس پر نقش ہے یہ ہوی حاصل جملہ مضمون عہدنامہ

منقسم واسطے پرورش خاندان اور متعلقان متو سلطان ستر لاک بیس ہزار روپے کی جاگیر دینی اور باقی ممالک

مفتوحہ کی علی السویہ سرکار ثلثہ میں دیہات منقسم ہونا اور قمر الدین خان سپہ سالار سلطان متوفی کو سب کے حصے سے

چار لاک کی جاگیر دینی اور میسور میں حاکم قدیم راجوں کی اولاد سے کسی کو تعین کرنا اور دیا بہادر مقرر کرنا

اور اسکو کچھ ملک سب کے اتفاق سے حوالے کرنا اور فی الجملہ ملکی فوج انگریزی متعین رہے مدد کو جیسے [illegible] محافظت

عند التقسیم ستر لاک تریانو ہزار تین سو ہوں [illegible] دو دام کا ملک تصرف [illegible] دولت نظامیہ کے آیا [illegible]

کی جو فتح ملک میسور نواب میر نظام علیخان بہادر کے حصہ میں آیا ہے یہیں [illegible]

اور قبضہ بہادر مع علاقہ اسکے

کمبیکا — باری — ورکنور — باسنی چہ — بیرا جا — ننور — بیالی بین سماک

جین بوکلچہ — بیلی ارنور — کودیتی — بارکی — ہی دی — تیاک سرا — اسب پور

بالی کورکور — کتی ہرکند — کرم کندہ — رشن کر — رای درک — تیکلس — جلک بلا

میران بورکری — اوالکندی کرین پتا — بررمع دیہات [illegible] کتی

کل قسم اسکی

جملہ قسم بارہ حال کی

[illegible]

[illegible] دام

میر عالم بہادر کو واسطے عمل دخل ممالک مفتوحہ سرکار دولتمدار کے مامور کیا اور حکم ہوا کہ بعد دخل ہونے مواضع مفصلہ

بالاکا مختار جمیع سپاہ انگریزی کے جو چوبیس لاک ستر ہزار ایک سو روپے سالانہ [illegible]

کیفیت مکالمہ کے بیان میں

نکلتا ہیں تو ایسا ہی لکہا ہی لیکن بموجب اور میزان کے جمع میں لاکہ اتہہ ہزار نو سو چہتر روپے باقی

و دام اور بیان چہبیس لاکہ ستاون ہزار ایک سو ہوتا ہے چونکہ میر صاحب معز الیہ وکیل لارد

کمورنر صاحب بہادر کلکتہ طرف سے حضور کے اور ہمسفر بانو تیر ریشند صاحب طرف مشیر الملک کے بہی مستقیم الدولہ

ہیں اور یہی گورکہ نیکی ہمیشہ انہیں دنیا کی بابت ریزیڈنٹ بہادر پاس مقرر کیا آپ کی بالا دستی کی روزانہ

اور اوپر جیسے ہی عمل کرتے سابق سے گزشتہ اصاحب تہی اور تفتیش میر صاحب معز الیہ بیس سوم در ستی کی حیدر آباد

بسر دیکہ کے اس حیدر آباد میں کار کمپنی بہادر سرکار نواب نظام الملک بہادر کے واسطے نگہداشت دو پلاٹن بہادر کان

اور ایک رجمنٹ سواران کے سوال کیا اور درضمن اسکے لارد وزلی صاحب حضور سے کہلایا کہ جس قدر ملک

[illegible] اسی سو نو اور ۱۱۹۹ سن ہجری نو تو عیسوی میں قیمت جنگہا سے سرکار پلٹن و سوار عمدہ کار در حال

[illegible] دولت [illegible] آزاد میں سپاہ بغاوت کے تفویض کیا جاوے اور جو تعلقہ کہ از اجنبی ساحل سے رود کرشنا اور

حاصل ہو [illegible] دو سکے سپرد ہون حضور قبول فرمایا ایک تہنا نامہ بارہویں اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ اٹہارہ

سو عیسوی مطابق بائیسوین جمادی الاول کی سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ ہجری میں مضمون کرنل کرک پیٹرک کے قلم

سے لکہا اور یہ بہی معلوم رہے کہ بعد قیام پلاٹن ارسیوق الذکر کے ایک رجمنٹ سواران کی ملازم ہوئی

بارہ نگہداشت اوسکی دیکہنے میں نہیں آئی جو لکہی جاتی فقط عبارت تہنا نامہ کے بتا در ہوتا ہی

[illegible] اور بیان [illegible] دفعی رجمنٹ سے بافتی سوار ہی خلاصہ مضمون تہنا نامہ ہشتم مورخ بارہوین

اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ اٹہارہ سو عیسوی مطابق بائیسوین جمادی الاول سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ

ہجری مطلب حضور اقرار کرتے ہیں کہ دو پلاٹن بہادر کان [illegible] رسالہ سوار [illegible]

اور گولہ اندازان سے ایک فوج سابق کے کہ وہ چھہ پلٹن یعنی پلٹن اکھہ ہزار بندوق اور ایک
جمعیت پانسو اس کے ہمراہ توپخانہ اور گولہ اندازان وغیرہ جو نوکری حضور میں سرگرم
آٹھہ پلٹن ہمراہ آٹھہ ہزار بندوق اور دو جمعیت رسالہ یعنے اکھہ ہزار گھوڑے اسی ہمراہ توپخانہ اور گولہ اندازان
ہیر وغیرہ باسباب جنگ ہمیشہ بیچ ملک حضور کے متعین رہیگے اور جو فوج انگریزی کہ ملک حضور میں داخل ہو
در باب جاری ہونے کا مطلب اور واسطے ہمراہ توپخانہ کے پانسو اور آٹھہ ہزار پیدل ایکہزار سوار ہمراہ
سرنگاپٹن اور میسور کا جو سنہ ۱۷۹۲ اسی یا نو اور سنہ ۱۷۹۹ اسی یا نویں بیچ جگہہ کے سلطان کے حصہ
ہو و لیتمدار کے آیا تھا سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کو تفویض کئے مطلب اور بعضے تعلقات ملک کو
فہرست علیحدہ کے جو باتحت اس تہنا میرے کے لکھی گئی ہیں اپنے قبضہ میں رکھہ کر
اور رو سے اقرار کے دونوں طرفوں کے ہیں اور نام اسکا خواہ ملک حضور کا ہو خواہ
سپرد کئے اقرار طرفے کمپنی بہادر کے چونکہ تحصیل اصلی اکثر ملک کی جو کمپنی بہادر کو سونپے گئے کم
اس صورت میں کمپنی بہادر اقرار کرتی ہے کہ تعلقات جو در عوض تمام پالیں سپاہ تلنگی اور
میں محصول اس کا برابر فوج کے ہو یا نہو کمپنی بہادر واسطے اس اضافہ کی اور طرف
جو وقت کہ کہیں جنگ کا کام پڑے جمعیت تلنگی چھہ پلٹن انگریزی اور دو جمعیت سوار ہمراہ توپخانہ
پیدل نو ہزار سوار کہ جملہ بارہ ہزار پیدل دس ہزار سوار ہمراہ توپخانہ مقابلہ دشمن پر
اور سپاہ انگریزی پیسے فقط دو پلٹن نزدیک ذات حضور کے متعین رہیگی اور جسقدر کہ ہو
فوج ملک لشکر میدان میں آویگی اقرار طرفے کمپنی بہادر کے جسقدر کہ فوج سوا تلنگی

احکام متعلقہ کے بیان

واسطے کار جنگ کے مقابلہ دشمن پر مقرر ہو [illegible] ہوا و سپاہ [illegible] کی اقرار حضور وقت جنگ حتی الامکان

بجا لاوینگے واسطے غلہ رسد [illegible] جمع کرنیکی اور [illegible] قلعجات سرحد اپنے جسقدر کہ ہوسکے ذخیرہ کرینگا [illegible]

تمام اجناس [illegible] سپاہ [illegible] جوکہ واسطے فوج تلنگی کے بحسب ضرورت آوینگا محصول اوسکا

معاف رہیگا مطلب آئندہ سوال جواب کسی سے [illegible] رئیس سے نکرینگے اور بدون اطلاع سرکار کمپنی بہادر کسی سے سوال

جواب جاری نکرینگا اور جنگ نکرینگے اقرار کمپنی بہادر ہمکو فرزندون اور رشتہ داران اور رعیت اور نوکرون سرکار

[illegible] خود مختار ہیں اقرار حضور ہم اپنے سے دخل یا زیادتی آپ ہو کر کسو سے نکرینگے اور جس شخص

[illegible] اوپر کمپنی بہادر حقیقت حال کو اوسکے راستی سے [illegible] کرکے جسطرح کہ فیصلہ [illegible]

[illegible] ہو کا مطلب قرار دیوے کمپنی بہادر کے اگر آئندہ [illegible] سوار [illegible] رعیت سے علاقہ

[illegible] دولتدار آصفیہ [illegible] بغاوت کرے جمعیت تلنگی کی بعد تحقیق واسطے [illegible]

[illegible] ساتھ سپاہ رکاب حضور روانہ ہوئیگی اور اگر [illegible] ملک مقبوضہ سرکار [illegible] کمپنی بہادر میں

حضور فوج تلنگی کی موافق ضرورت ارسال فرماوینگے اور [illegible] حضور میں متصل سرحد سرکار کمپنی بہادر

ہوا اور سپاہ تلنگی کی بھیجنے میں تکلیف [illegible] جمعیت سرکار کمپنی بہادر کی

[illegible] مامور ہوئیگی اور اگر راو پندت پردہان [illegible] وغیرہ اس عہدنامہ کی شرکت سے فایدہ

چاہیں ہم دونو سرکاران [illegible] تمام [illegible] شروط [illegible] کے جایز رکھینگے اور چند فقرے عہدنامہ [illegible]

یہ بھی شریک ہیں کہ راو پندت پردہان [illegible] کو فایدہ اس عہدنامہ کے ان شروط پر رکھا جا

مطلب سرکار [illegible] واسطے دعوی کے جو [illegible] آصفیہ [illegible] کمپنی بہادر کو

سرکار کمپنی بہادر فیصلہ کریگی ایضا اور پنڈت پردہان سرکار کمپنی کے بیچ بابت ادارات متفرق کے جو

درمیان انکے ہین خاطر جمع کرے ایضا اگر راو پنڈت پردہان ان شروط کو قبول کرینگے تو سرکار کمپنی بہادر اور نواب

نظام علیخان بہادر کمک و امداد واسطے حکومت انکے کرینگے ایضا واسطے اس کام کے اگر راو

پردہان جمعیت بلندی کی سرکار کمپنی بہادر سے بنابر استمرار و قیام اقتدار اپنے چاہینگے تو کبھی چار کبھی

پیشوا پنڈت پردہان اور رگہوجی بہونسلہ بالاتفاق یا ایک ان دونون مین سے فوائد اخلاص مین

ہوا چاہین بموجب بیچ شرایط کے منظور ہوگا اور دولت راو سیندہیہ اگر اظہار شتی اپنی

کرے اور جو واسطے کہ بموجب خاطر جمعی سرکارین کے درباب اخلاص وافی و کافی ہوان اسمین درج

مقدار ارکان سرکار نواب صلابت جنگ اور انکا سرکار کمپنی بہادر منظور رکہ چاہین

کرین اور جو کوئی روسای ہندو دکن سے دوست یا دشمن احد طرفین کا

کا ملحوظ و منظور ہوا اور بیچ مصالحت ہائے ایکدوسرے کے ایم و ایثار رہے اور جو مسلمان یا

شخص کہ کسی نوع سے زیادتی یا بیدستی کرے اظہار اسکا اتمام او

چاہین آوے اور بیچ تفہیم و تفہیم اوس مقدمہ کے دوستانہ مشغول ہون اور

مقتضای عدل و انصاف ہے ظہور مین آوے انتہی یہ قطعہ عہدنامہ مشتمل عبارت فارسی

ملاحظہ میں ایا حضور فیض گنجور نے بہ مرود سے سرفراز کرینگے کپتان صاحب جو الکہا اور یہ بیچ

دو پلٹن ایک رجمنٹ سوکی زیادہ دیکہی کہ جملہ آٹھ ہزار پیادہ ایکہزار سوار ہوتے پہر معاہدہ مین دو

پلٹن کے ایک رجمنٹ سوار ہوتی یا قرار پایا نہین معلوم کہ یہان مراد رجمنٹ سے کیا ہی اسواسطے

کہ رجمنٹ سات سو کی ہوتی ہی اور آٹھ سو نو سو ہزار کی بھی بلکہ ڈیڑھ پلٹن پیادہ سو کی بھی

احکام مختلفہ کے بیان

اور کھنبایت یا نسوکی بھی اسکے بیچ خریت سے ابتدائی دکا خوب محکم ہوا سرکار دو لتمدار انگریز کا مدار سرکار واحد ٹھہری اور موضع حسین آگرو اسیطے بود و باش جمعیت سپاہ کے تجویز پایا اور عالی سرکار نظام الملک بہادر کے دیہات سے سوا ان دو نواحی مشترہ و مفتوحہ کے بابت ہوکئی از انجملہ تعلقہ کان بیٹھ کہ ہزار آٹھ سو عیسی ہوں کے ہوا منضم شل کہل اور تعلقہ کنید گڑا در دیہات واقع جانب شمالی دریا کے تعلقہ الکورٹ اور گنگا کیری انکے قبضہ میں ہر کار انجاد و یکانگت معاوضہ میں اسکے آٹھ ہزار آٹھ سو اٹھارہ روپیہ کے تعلقہ مثل تعلقہ اونہو لی اور جملہ دیہات جو سمت جنوبی کو بمبدر اور متصل سنگم بیچ جہاں دونوں دریاں کشنا اور تمبدرا ملتے ہیں یا تہان سرکار کمپنی بہادر کے سپرد کیے

قسم دیہات کہ داد شد | قسم دیہات وقم کرده شد | قسم دیہات مقبوضه
ایک لاکھ ہوں ۱۱۳۰ دام سوپانی | ۱۱لاکھ ہوں | ملک ... ملا ... ۱۲ لاکھ

اور واسطے رہنے وکلا کے ساحل رود موسی پر بنا عمارت کی بڑی اور واسطے خرچ اسکے ڈیڑھ لاکھ تیس یا چالیس برس کی مدت میں جناب عالیشان رزیڈنٹ کے رہنے کا مکان ایسا عالیشان تیار ہوا کہ وسعت اور حسن و خوش قطعی و آرایش و غیرہ میں آج تک اس بلد کا ثانی اور اسکا نہیں ہے زبانی دیکھنے والوں کے کہ وہ راقم نے سنا بیان کرتے تھے کہ میں فریزر صاحب کے ذکر او نکا اوسکا سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھ دربار سے ہی بنایا جو جو دہری معمار و نکا تہا ان کہا ہی کہ چھبیس لاکھ روپے اسکی عمارت میں صرف ہوئے ہیں اور رہی زبانی میر عالم بہادر کی ایسا ہی سنتے تھے کہ وقت بنا دس لاکھ روپئے کی آمد ہوئی تھی واضح ہو کہ استقلال میں ہنوز سلطان کے جو ملک سرکار عالی کے حصہ میں آیا سو ملک شتی ... ان ملک کا حصہ کم ... ہوا اور نقد ... عوض ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

کچھ داخل خزانہ عامرہ نہوا چونکہ نظام جنگ سرگروہ جمعیت رسالہ میر عالم بہادر ہو گئے تھے اس
ضمن میں جہاں میں آگئے اور ریزیڈنٹ کرنل حشمت جنگ کے سبب [illegible] فری آئی ایس صاحب خدمت سے وکالت
لارڈ گورنر صاحب بہادر کے موقوف ہو کر مطالبہ میں [illegible] ناتن کے گرفتار ہوئے اور خود بدولت نے انہیں
قلعہ [illegible] میں نظر بند کیا انہیں [illegible] میرزا فرزند [illegible] کے انتقال اتفاق [illegible] ایک
دوسرے کو آخر وقت [illegible] بعد چند کے قلعہ مذکور میں میر صاحب کو بیماری جذام کی ہوئی
[illegible] میں جو اپنی جاگیر تھی آ رہے بعد بیماری کے ترقی کی [illegible] نامہ و پیام دل
حشمت جنگ کے رفع ملال کر کے [illegible] مشیر الملک اور کرنل ریزیڈنٹ صاحب کی داخل بلدہ ہوئے اور
[illegible] دار الحیات [illegible] دروازہ [illegible] بہرہ سرکار [illegible] اور [illegible] اہل قرابت
[illegible] وقت کا تھا بائیسویں تاریخ اپریل کی ۱۸۰۸ اٹھارہ سو آٹھ عیسوی [illegible] ۱۲۲۳ بارہ سو
[illegible] حضور [illegible] رقم پذیر ہوا [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] صادر [illegible] حیدرآباد [illegible] قیمت [illegible] جو مہر و دستخط سے کار گذاران
مقرر ہو کا فیصد پانچ روپے محصول اسکا دیا جاویگا اور اس سے زیادہ طلبی نہو [illegible]
[illegible] خواہش کے مندرج ہوئے انتہی ۱۸۱۱ اٹھارہ سو [illegible] ربیع الثانی مطابق [illegible] بارہ سو
[illegible] آصفجاہ ثانی مرض جسمانی سے انتقال فرما اور نواب سکندر جاہ بہادر [illegible]
جلوس کے نواب محمد [illegible] سرکار [illegible] میر عالم بہادر کے [illegible]
اٹھارہ سو [illegible] میں ریزیڈنٹ صاحب عالیشان [illegible] دستخط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان

اس مضمون کے پہونچایے خلاصہ مضمون دستاویز لارڈ کورنوالس صاحب بہادر کے
نواب سکندر جاہ بہادر جو برابر عہدنامہ کے ہی تمام تشابے جب تہہ نواب نظام الملک میر نظام علی
بہادر کے ہو میں بحال و برقرار رہیں متصل اسکے ارسطو جاہ بہی رخت ہستی کا باندھ کر گیا اور امر ہوا انکا واقع عالم
بہادر کے تجویز لارڈ کورنوالس صاحب بہادر باوجود مخالفت رشید کرنیل جمیس کرکپٹرک صاحب کہ جو جار کے ہی
ہو صاحب کے اور کوئی منتخب ہوا انتقال کیا میر صاحب موالیہم میرزا عبد اللطیف کو رزیڈنٹ لارڈ کورنوالس صاحب
بہادر کے ایلچی گری پر مامور کیا اور بعد بہادر کے رحلت آئی میرزا کو نور الدولہ اور نور الدولہ میں فخر الدولہ
نامور ہو جب نور الدولہ وزارت میں مقرر ہو حاضر دربار گورنر صاحب بہادر موصوف ہوا اور تقریر صاحب بہادر موصوف
کے ساتھ حاضر ہوا سبب اسکے طبیعت نور الدولہ کی برخواستہ ہوئی الیس گورنر صاحب در مضمون خوشی ہوکر اسمار
حیدرآباد کی دی اور واضح ہوکر بعد نور الدولہ کے تا حال کوئی ایلچی سرکار دولتمدار سے یہاں مقرر ہوا اور
سرکار دولتمدار سے جیند کہ حمایت ہی مامور تقرر ہوا اور ستا میسویں اپریل سنہ ۱۸۰۴ء بارہ سو جار کو مطابق
بارہ سو اٹھارہ ہجری کے ایک عہدنامہ بابت تقسیم ملک درمیان نواب سکندر جاہ بہادر اور دار ان انگریز کے لکہا گیا
مضمون اسکا مختصر یہ تہا کہ بنسبت اسکے اوسمیں بتاکر راقم نے اور جو لکہا ہوا دیکہا کہ ہو اسکے آنسو سنہ ۱۸۰۰ء
سنہ سمجہ میں ہو بار تسخیر ٹیپو کے شکر کی تہی جب سرکار نواب نظام الملک بہادر کی بہی
ہمراہ تہی واسطے اوا حقوق کے ممالک مفتوحہ ہے دو دہات دی اور اندر یا دری بہار و سنگہ
اس طرف کا ملک جسکی مالگزاری دس ہزار تین سو چوبیس روپے کا تہی ممالک محروسہ سرکار ممدوح ہوا ملحق
کہ یہی خلاصہ مضمون عہدنامہ مذکور مورخہ ستا میسویں اپریل سنہ ۱۸۰۴ء بارہ سو جار کا ہے

اور ربانی ولیم پامر صاحب بہادر کی ہی کہ اسوقت صدر میں بحبات نقد ملک کے ایسی [illegible] در پیش ہوئی ہی

جو جمعیت کہ سرکار نواب نظام الملک بہادر کی ہمراہ ہماری تھی ایسی سرکش تھی کہ بر وقت کہ جانے لڑائی کے طرف

مخالف کے ہو جاتی انہیں حصہ دینا کیا ضرور ہی اسمیں کہنے والوں نے آپ کہا کہ نہیں

ہی ورنہ ریندو دیوان تو شریک حال ہمارے تہی بہت حصہ ملا اور تہنا تہے ارشش ستہ اٹھارہ سو پانچ عیسوی

ستہ بارہ سو بیس ہجری کے گورنر قلیم ہندلارڈ ولزلی صاحب بہادر نے ولایت کا ارادہ کیا اور بجائے انکے

صاحب بہادر نے زمام اس امر جلیل القدر کی اپنے قبضہ میں کی اور حشمت جنگ کو حیدرآباد سے

ادہر کے کلکتہ کو طلب کیا کہتے ہیں رشید صاحب مذکور اللہ میں سوار ہوکر [illegible]

کلکتہ روانہ ہوئے اور بعد آنے کے اور بعد ہسیتا میں چند روز کے پیش [illegible] لارڈ

اجل طبیعی کے گذرے اور بجائے انکے لارڈ منٹو صاحب بہادر سنہ میں ستہ اٹھارہ سو

کو آئے واضح ہو کہ رشید صاحب بہادر نیند کو سخت محبت اور رغبت مردان ملک سے تہی اور

مدار المہام سرکار دولتمدار سے نہایت موافقت اور مورد عنایات غفرانماب تہی کہ وقت تہنا

بلندی کے جواب جمعیت سکندر آباد مشہور ہی خود بندہ انہیں ایک انگشتری الماس قیمتی دس ہزار روپیہ

کی عطا فرمائی تہی اور فرزند محبت پیوند زبان سے ارشاد کیا تہا کہ وہ فقرہ شریک

ہو گئے ہیں کہ روپیہ ظاہری سے صاحب بہادر کے اکثر غرور پایا جاتا تہا لیکن ایسے

لمحہ نہایت دو لمحہ کی صحبت میں وتیرہ غرور کو اپنے فراموش کر کے اسقدر اخلاق سے

پیش آتے کہ دل حضار کا خوش ہو جاتا تہا اول ملاقات میں ایسے منحلا بالطبع ہو کر کلام کرتے تہے کہ

کوئی قدم اُستادوں سے کرتا ہی اور بسبب کثرت صحبت زنان اس دیار کو وضع اور ترکیب ادبات
کی بہت اختیار کیے تھے اور وراثت سے بھی اپنی خوش رو یہ تھے خصوصًا بسبب خیر النسا بیگم صاحبہ
زوجہ مہدی یار خاں بنت عاقل الدولہ کے جو اعزہ سے اس ملک کی تھی اور نہایت صاحب امتیاز کہ مفصل
اسکی راقم نے اور مورخ نے جو آگے کی ہی سلیقہ ہر چند بہادر کا بہت سا سلیقہ سے بیان کیا ہے
مدت سفارت کرنل خشمت جنگ کی تا بہ سن رہے بھی جانا چاہیے کہ ایام ایلچی گری میں کرنل خشمت جنگ
کی اول بلشیرت سدن صاحب کے اور جب شیدرت صاحب موصوف قبل انتقال ارسطو جاہ کے بیمار ہو کر ولایت
کیے تا بہ کجا کرسل صاحب شید ستی پر قائم ہو اور ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کپتان سدن صاحب بہادر
سفیر سوم اور بعضے خصائل انکے کپتان سدن صاحب بہادر چونکہ سابق میں شید
کرنل خشمت جنگ نے تھے واقف کار تھے جا کر لارڈ گورنر منٹو صاحب بہادر نے ابتداے ایام گورنری انکے
بتقویم هشتم ۱۱ اٹھارہ سو پانچ عیسوی اور بتاریخ هشتم ۸۰۱ اٹھارہ سو سات میں اوائل
بہادر کے بجاے کرنل خشمت جنگ سفارت حیدرآباد پر مامور کیا اور آپ ہی ہو کہ سفیر صاحب بہادر
عہد بندستی میں اپنے ساتھ کرنل خشمت جنگ کے مخالفت تھی داخل ہوا اور بلدہ مذکور ہو کر کار
کرنل خشمت جنگ کے بالکل موقوف کیے اور منشی میر عزیز احمد کو برطرف کیا منشی ابن علی کو
سوالجواب کے اسوقت مابین ایلچی لارڈ گورنر صاحب بہادر اور دیوان سرکار نواب نظام الملک
سوفیت سے منشی ہوت ہوتا تھا اپنی طرف سے مقرر کیا اور کپتان سیر عالم بہادر کے نور الامرا اور
راو رنبھا کو بلدہ سے اخراج کیا بعد چند روز کے جب سورج ناتھ نام کہ میر صاحب الیم دیوان

اٹھارہ سو چھپن بابت سنہ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۷۲ بارہ سو اکیس ہجری کے مختار سرکار ہو کر احمد صاحب
نایب اپنے اور منشی ابن علی کو وکیل کیا تھوڑے عرصہ میں خان موصوف فوت ہوئے اور جس سیلم صاحب
جنوبی سوال جواب بوساطت منشی کے اگرچہ ہمراہ انکے جاتے تھے ادا کرتے تھے لیکن سنہ ۱۸۰۸ اٹھارہ سو
بارہ سو تینتیس ہجری کے میر عالم بہادر نے قضا کی اور تجویز میں تفویض امور دیوانی کے معاملہ اکثر
نظامیہ کے دو امیر عالی منزلت یعنی شمس الامرا بہادر مد ظلہ اور منیر الملک بہادر نے مختصر لکھ ...
سرکار میں اپنی اطلاع کی اور نواب صاحب ممدوح نے بھی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو واسطے استفسار
گورنر صاحب بہادر نے شمس الامرا بہادر کو ممتاز کرکے نام انکے مختصر الیہم خط روانہ کیا اور یہاں منیر الملک
خفیہ کہہ راجہ چندو لعل کے اگر بہ عہدہ دیوانی قسم کہائی اور قرآن اوٹھایا کہ اگر میں دیوانی
امور میں دخل ہونگا فقط تحریر دیوانی کی بجہے بحیثیت مختار ہو جاوے کرونگا ... لارڈ گورنر
مذکورہ منیر الملک بہادر کو عنایت اور شمس الامرا بہادر کو معاف فرمایا لیکن دیوانی میں بہادر موصوف الیہم کی اجہوے
جلد راجہ چندو لعل بہادر جنکے متعلق ہوگیا راجہ موصوف نے شرف الدین خان کو بوساطت منشی ابن علی
نزدیک سیلم صاحب بہادر کے مقرر کیا سیلم صاحب بہادر نے رکھ بیان کا منجملہ ... اتفاقی
لکہا کہ اب قوم اسلام ریاست نواب نظام الملک بہادر کی زایل ہوئی کہ اسوقت کہ ضبط ...
عظمت بہادر در انگریز کا ہو بیس لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر کلکتہ تھے اور سیلم صاحب بہادر
سفیر حیدرآباد کہ بنگالہ سے گروہ کات فوج انگریزی کا مقرر ہوا لارڈ گورنر صاحب بہادر نے سیلم صاحب
کو طرفداری سرکار کا مذکور کا جانا اور کلمات ناملایم حق میں انکے اشتہار ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

بعد وقوع اس امر کے آزردہ ہو کر خدمت مذکور کو استعفا دیا اور سنہ اٹھارہ سے گیارہ میں مطابق بارہ سے چھبیس ہجری کے حیدر آباد سے رخصت ہوئے واضح ہو کہ صاحب ممدوح نہایت خوش وضع اور فن انگریزی میں مشتاق لطف طبع و ظریف مزاج اعلیٰ منش بردبار ایلچی گری کو اس ملک کی قابل حوصلہ تھے حکایت مشہور ہے کہ صاحب ممدوح نے جب ایام میں حضور پرنور نواب سکندر جاہ بہادر اور انکے بہت موافقت تھی جب دربار ہوتا تھا یہ آتے حضور بہت باتیں کرتے ایکوقت خواصیں شہلا کر باتیں کرتے ہو چلے گئے اور ایک دفعہ جلوس دربار وسیع مشیر کے رونق افروز تھے اور صاحب بہادر بھی ہمراہ رکاب تھے دفعتاً جو سواری ہو دیڑہ میں صاحب کے چلے آئے یہ متردد ہو کہ کیا کیجئے ولیم پالمر صاحب سے کہا نذر دیجئے تو بولے ہم نذر نہیں دیتے یہ تو کہا یہ دیجئے تا اور جست ایک طشت روپیہ کا اور چند کتورے جیسی تحفہ کا جو میز پر رکھا تھا پیش کیا اور کہا کہ یہ تحفہ بھی بالفعل یہیں حاضر ہے حضور نے اسکو قبول کیا باقی سرکار ولیم پالمر صاحب کی حضور رہے ہر وقت رزیڈنٹ صاحب بہادر نے کہا کیا دیجئے ولیم پالمر صاحب نے کہ میر عالم بہادر اور راجہ چندو لعل جب انکے گہر گئے تھے پچاس ہزار روپیہ دیئے تھے آپ ابھی دو بولے سرکار ہماری [illegible] اور کفایت چاہئے ولیم پالمر صاحب بولے پچیس ہزار دیجئے اسکو بھی پسند کیا آخرش جیتی پچیس ہزار کی دی اور سب التماس کیا کہ آپ تو آپ فقط اپنی عنایت سے تشریف لائے بندہ کو چاہئے تھا کہ [illegible] اقرار ہوتا ہم ضیافت کرینگے حضور نے کہا بہت اچھا پس انکے گہر تشریف لیگئے صاحب بہادر نے بہت تکلف سے ضیافت کی چنانچہ ذکر اسکا گذرا اور لاکہ روپیہ نشتگاہ کے گذرانے اور سب کہا کہ ساٹھ لاکہ روپیہ سرکار کے بابت تعلیمت سپر ریکت نامش جو طرف کالیسر کمپنی بہادر کے بطریق تحفہ و ہدایا یورپ وغیرہ

بعد وضع ہونے اخراجات ضیافت وغیرہ ادا کرے جانبکے چنانچہ منعقد بتدریج کچھ کم چھ لاکھ روپیہ کے ابتدا و خاتمہ

ولایتی کو دراید اور رو سے سبب مجری محسوب ہوئے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایام سفارت میں سید عظم

بہادر کے اول بشیدت ثابت جنگ تھے اور آخر عہد میں چار برس رسل صاحب جو بھائی ثابت جنگ کے بشیدت

ہوئے ایام سفارت سید عظم صاحب بہادر کے چھ برس یا چار برس دو برس تعطیل کے نوکر سوا انتخابات ایلچی

ایلچی گری ثابت جنگ رسل صاحب بہادر سفر چہارم مسٹر رسل صاحب ثابت جنگ بشیدت کے سید عظم

بہادر طرفین لازم صاحب منسوب صاحب بہادر گورنر کلکتہ کے سنہ ۱۸۰۶ اٹھارہ سو چھ مطابق سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس

ہجری ایلچی گری پر منسوب ہوکر یونا سے کہ وہ پہلے اول بہاں کے ایلچی تھے وارد عمارات محمدیہ کو تھی حیدرآباد ہو

اور قبل پہونچنے بلدہ مذکور کے بہ اتفاق سید عظم صاحب بہادر کی دربار اخراج ہوا [illegible] اور [illegible] الامرا اسکے

ثابت کرکے اجازت سرکار کے مولوی کو ہمراہ اپنے لیے آئے اور داخل کو تھی ہوکر منشی کو سید عظم

صاحب بہادر کے موقوف کیا اور اتفاق حسین پسر میر عزیز احمد کو منشی گری پر قائم کیا اور میر شرف الدین خان

کو شہر بدر کرکے امجد علی خان کو واسطے سوال جواب کے مامور کیا بعد چند سے اگرچہ سفارش سے انکے

مردمان کے شرف الدین خان کو شہر میں آنے کا حکم دیا لیکن پھر وکالت انکی منظور نہیں واضح ہو

عہد میں رسل صاحب کے جمعیت الوال مسمی سپاہ کنٹنجنٹ کی بھرتی ہوئی یہی جیسا کہ بیان واضح اسکا

یہی بیان قیام سپاہ کنٹنجنٹ کا چونکہ بموجب قرار داد عہدنامہ ششم کے وقت مہم

چھ ہزار پیادہ و نو ہزار سوار حضور سے شامل حال فوج انگریزی کے ہونے وقت جنگ کے مقرر ہوئے

اور کچھ ہی ہو سکے سپاہ ملکی سرکار نواب نظام الملک بہادر کی بہت خرابی سے پہنچی

اور یکہ کام پر آمادہ ہوای اسدم لارڈ صاحب بہادر گورنر کلکتہ نے سمجھا کہ قصور ملینگا یکا ہی چنانچہ اسی سبب سے
راجہ اندر کو تم راو کار پردازی سے حضور کے موقوف ہوئے جیسا کہ احوال میں نواب سکندر جاہ
بہادر کے بیچ دفتر دوم اس کتاب کے گذرا ہر چند کہ کہتا مترجم انگریزی کا ایسا ہی لیکن یہاں مشہور عام یہی کہ راجہ
چندو لعل
حسب رائے مکتب قوای عوام پچاس ہزار کی جمعیت کا سردار اور محمد سمیع خان جمعدار اور محمد صلابت خان
بہادر ناظم ایلچپور جنگ کرنے میں بنا بر اعانت و کمک فوج انگریزی کے شریک حال لارڈ ولی صاحب بہادر کے تھے
مقصود صاحب قلعہ کا ویل اور بقول ولیم پالمر صاحب موضع ارکانون پر محمد صلابت خان بہادر نے خوب بہادری
و جانفشانی کی اور بہت سرکشی کے آدمی ایکی کام آیئے اور دو الدہ ناصر الدولہ بہادر کے بھی ہمراہ رکاب بہادر کے
تین چالیس ہزار سوار کے شریک ہو کر بیٹھے تھی کہ لارڈ صاحب موصوف نے ان سے الیہ سے خوش ہو کر
انکا جو علاقہ میں برار کے حالات موافقت میں تہا اور منجملہ اسکے ندیتا جاتا تہا معاف فرمایا اور
ارکان دولت نے آصف جاہ کے محمد صلابت خان بہادر ہی کہ موجب جانے رہنے قلعہ کا اور برپا ہونے
اپنے دفاین کا جانا چنانچہ وہی ابتدا رسائی کی سرکار کمپنی بہادر میں بہادر موصوف کی ہوئی اور انہیں اور انکے
محمد نامدار خان فرزند کو اپنے سے الیہ نے آغوش میں لارڈ صاحب بہادر کے دیا چنانچہ الی الان قرار سے پایا جاتا
ہے کہ افسران سرکار عظمت مدار کو پاس خاطر انکے متعلقوں کا بھی اور دو سرکار عالی کو بھی انکے توسط سے
فایدہ پہنچا بلکہ طرف اس امر کے بموجب تحریر بعض آخر احوال میں حشمت جنگ کے راقم بذا اشارہ کر چکا
سمجھنا چاہیے کہ قیام پانچ رسل صاحب اور راجہ چندو لعل کے موافقت بہت تہی واسطے قوت جمعیت
صاحب بہادر کے سپاہ گشتمت کی تجویز کی راجہ چندو لعل نے اپنی خوشی سے دو ہزار جوان
اور واسطے تربیت انکے صلاح سے ولیم پالمر صاحب کی پلٹن صاحب نام کہ وہ اول کے

تیسرا دفتر

احکام مختلفہ کے بیان میں

منصوب ہوئے اس تاریخ کے بعد ووت میجر کارڈن جو سرگروہ دو پلٹن کا تھا کہ انگریزی
اور رہ سو جوان تیغ باغ پر موسیو ریمون (؟) کے ہمراہ مکت صاحب کی نئی فوج لگ بان میں سو سو چار سو جوان
حوالدار ہوئی نشکی اس پر مقصل ہوگا اور حکم سے راجہ چند و لعل کے ولیم پالمر صاحب مقدم عہدہ پایا لیکن نسبت
دربار بعد ہست سے حصص بعض کے رسیدنٹ رسل صاحب بہادر کے ذریعے تنخواہ انکی منصوبہ اپنے دلاوی اور ان
جو جوکہ شورہ نسبت مفسدہ تھے بہت سے تو نکل گئے چار آدمی کو گرفتار کرکے ایک صوبہ دار اور
جوان انمیں سے ایک حوالدار ہندو اور ایک جوان اور صوبہ دار اور بہشتی میں مسلمان چار کو توپ کے منہ سے
بعد اسکے مکت صاحب کو ان کی جہادی توپ کے سانچہ پر مقرر کئے اور نام انکا اپنے نام پر
واسطے انکے اسباب اور رانی بندوقیں جیسی سرکار کی کو تھی سے خریدی دلوا دیں ... اٹھارہ
سنہ ۱۲۳۲ بارہ سو بتیس ہجری تک جب لارڈ گورنر منٹو صاحب بہادر ولایت کو گئے اور لارڈ ہسٹنگس صاحب بہادر
گورنر کلکتہ ہوئے نائب جنگ رسل صاحب سنہ ۱۲۳۲ میں کارپرداز نواب نظام الملک بہادر تنخواہ انکی ...
کے رسل بریگیڈ کو تنخواہ اور تنبیہ ملک پر اور میں جو چھ ہزار کی جمعیت واسطے تنبیہ مفسدوں کے تھی ان
آباد میں جمع کرکے ہمیں چار ہزار جوان اپنے اختیار میں لیکر انگریزی قانون پر تیار کیے اور
چودہ میں مطابق سنہ ۱۲۳۹ بارہ سو انتالیس ہجری کی لفٹنٹ بیر صاحب بہنی کے سردار رسل بریگیڈ
کے سرگروہ ہوگا اور ولایتی سردار توپخانہ وغیرہ پر مامور کئے اور حسب الحکم راجہ چند و لعل
ہر پلٹن میں اسقدر عہدہ دار مقرر ہائے تفصیل عہدہ داران سپاہ کمیت ...

کمیدان	اجیٹن	بارسارجن میجر	کوارٹر ماسٹر

احکام متفرقہ کے بیان میں

[illegible]

اور اب یہی لکہا ہی کہ ضعیف لوگوں کو جدے کریکہ ایک جمعیت انکی علحدہ مقرر کی اور اسکو فرمین

صاحب کے حوالہ کیجیے کہ یہ بہی ضعیف تہے اور سابق سے ان لوگوں میں سرکردہ مس بعد رسل صاحب بہادر

سیہ حکم سنکر اگرچہ پانچ ہزار کی تجویز کی او وقت ملک برار میں جو ساتہہ جاگیرداروں کے مثل جلال الدولہ

اور مرتضی یار جنگ اور عالم علیخان وغیرہ [illegible] ہزار پانسو سوار واسطے [illegible] مفسدوں کے [illegible]

[illegible] اوکی [illegible] پانچ ہزار [illegible] سوار چالیس [illegible] واسطے [illegible] پانچ

اور [illegible] پلٹن [illegible] انمیں سے چار کمپنیاں گولہ اندازوں کی اور ایک کمپنی واسطے کمپنی پہلون

[illegible] اور ایک کمپنی تبرداروں کی تجویز پائی پس [illegible] اٹہارہ سو سترہ عیسوی مطابق [illegible]

بارہ سو [illegible] ہجری کے کپتان ڈیوس صاحب سواروں کے سرکردہ ہوکے پہر اب یہی لکہتا ہی کہ [illegible]

ہزار سوار کی [illegible] کہ چار رسالہ بنا ہے انہیں چار سردار مقرر کیے اور ان سب کے [illegible]

کپتان ڈیوس صاحب قرار پائی الحاصل یہ تمام نفر فوج سپاہ انگریزی پر تیار ہوکر واسطے

سرکوبی [illegible] اور نا سوا خواہان دولت کے اضلاع برار میں متعین ہو اور سوا اسکے [illegible]

بہادر ناظم ایلچپور [illegible] ہزار فوج پیدہ واسطے اعانت و کمک کے مامور ہوے چنانچہ کمپنی [illegible]

انہیں میں سے دو پلٹن اور ایک رسالہ [illegible] سواروں کا کلی سپاہ پیدا ہوا ہی [illegible] اسطرح

احکام متعلقہ کے بیان میں

زبانی ولیم پالمر صاحب کے لکھی ہے کہ انہوں نے دو کمپنیاں سوار کی بھیجدی تھیں اور دو نام دو بر اور کے رکھیں

انہوں نے سوار جب تیار ہو کر روانہ ہوئے صدر سے میجر لین صاحب افسر ہوئے پہلا تجاویز نے انکار کیا

نے سرکشی کی اونہوں نے اسے بھی موقوف کر دیا پھر جب یہ بیان دیوس صاحب افسر ہوئے وہاں کمپنیاں کی

صاحب واضح ہو کہ جب جمعیت بوجوہ مطیع و منقاد سرکار دولتمدار آصفیہ کی احکام

ہو دو صورت پذیر ہوئی کمتروں کو خبر پہونچی کہ فوج والا کی درعوض ہزار سپاہ

جو نہایت مورخہ سنہ ۱۸۱۱ء تہا را سپاہیوں مہم رکاب نواب نظام الملک بہادر کے ہمراہ جمعیت تعلقداری

ہوتا تھا اسکا واسطے بروقت پہونچنے کے بہرتی ہوئی اور خرچ کثیر اوسکا ذمہ سرکار نواب نظام الملک بہادر

جب تجویز اسکے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو لکھا کہ مقصود بار خرچ سرکار ہے پر سپاہی نوکر تحصیل

اور واسطے ترقی اسکے ملک ویران ہو جاتا ہے اور بدلے میں افزائش کی حاصل ہوتی ہے

تنخواہ وغیرہ کی صورت دیکہتی ہے اور اسی کو اور ایک وقت نیازی کو پہونچی

موقوف کردو گورنر صاحب بہادر نے منظور لکہی کہ کمتروں نے تامل کیا جمعیت بحال رہی

یہاں ذکر کمتروں نے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ایسا لکہا کہ قصہ دار ہر گز فراموش نہ کرتا اور رشید صاحب

کہلاتا کہ جب تک کیا حصہ کیفیت سرکار کے کام کی اندر وکے انصاف کے نہ دریافت کرلیں تب تک اس فوج کو

کمک کے بہیجا اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ باوجود سپاہ تعلقداری کے سپاہ والا کی

اس لیے مقرر ہوئی ہے کہ جمعیت سکندر آباد کی سرکار دولتمدار آصفیہ خالصاً حکم سے اپنے

کر سکتے نہیں جمعیت دوسری بابت سطح سرکار سو صرف ضرور ہوئی کہ واسطے اس کام

موجود رہے چنانچہ چند مدت تک ایسا ہی عمل میں آیا لیکن بعد تہوڑے عرصہ کے فقط حکم سے سرکار دولتمدار کے صفحہ

ہستی سے جاتا رہا اور موقوف ہونا تو بہت دشوار بلکہ ایسی نوبت پہنچی کہ دونوں صاحبان عالیشان کلکتہ صاحب قائم

مقام حکومت کلکتہ تہے راجہ چندو لعل نے واسطے تخفیف کے لکھا تہا تو وہاں سے جواب دیے تہے کہ اول تم اپنی

خیر خواہی سے تمہاری جمعیت کا حال جو ناکارہ ہے موقوف کرو تو البتہ فوج الاول کی بہی ہم کم کر دینگے اور اس

مثل جمعیت سکندر آباد کے یہ بہی متعلق سرکار انگلشیہ بہادر کی ہوگئی چنانچہ مطالعہ سے تہنامہ جدید کے آج کل کے

یہ ظاہر ہوگا کہ سپاہ مذکور بعد ورود ریزیڈنٹ بہادر کے ... در سنہ مزبورہ بالا ایں ہم ... مسمی محمد صلابت جنگ

اور محمد فتح جنگ ... ہوئی اور بعد فتح و نصرت کے سنہ ۱۲۳۵ ... ۱۱۰۱۹

بہی ... ملک ... تہی اور یہ بہی تحریر کیا ہے جب تک غفرانمآب آصفجاہ ثانی

... رونق سلطنت نظامیہ روز افزوں تہی بعد رحلت کے ...

جو عہد میں نواب سکندر جاہ بہادر کے چونکہ جملہ ارکان دولت وہی تہے جنکے ... اپنی وضع پر بہی

مشیر الملک دیوان ... میر عالم بہادر بسفارش افسران انگریزوں کی مدار المہام ہوئے

ان ایام میں بہی چونکہ عہد سے غفرانمآب کے دخیل کار تہے کوئی امر حد سے اپنے تجاوز کرتا ہوا دکہلائی نہ دیا

راجہ چندو لعل کو ... میر صاحب مغفور ... مدت ... رہے مشیر

الملک بہادر دیوان ہوگئے مرجع کار راجہ چندو لعل قرار پائے جمیع مقدمات مالی ملکی اور سوائے

سرداروں انگریز ... متعلق ... راجہ صاحب کی ہوا اور وزیر اکبر سرکار عظمت مدار ...

... رہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہاں ... ثابت کیا تہا کہ حضور ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

تیسرا دفتر احکام مختلفہ کے بیان میں

اور عمل دیوانکا ہجوم ودرل پر نواب سلطنت مآب سکوت اختیار فرما اور جناب وزارت مآب کا یہ

دیوالی پر اکتفا کیا یس راجہ چندولعل مختار ریاست نواب نظام الملک بہادر کے ہو گئے ہیں کہ سرکار عظمت مدار کو

اسکا خیلے افسوس ہا بلکہ ارباب کونسل نے واسطے دینے اختیار راجہ چندولعل کے بہت تامل کیا آخر الامر ایسا

ہوئے کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر تمامی اختیار امور ریاست دست اقتدار میں جانشین انکے

حسب راجہ صاحب مذکور بدقول اور رشوت ستان مصرف بیجا ہیں جیسا کہ احوال میں انکے گذرا اور

اقران انکے بھی ظاہر ہی چنانچہ رقم بد رہوتا ہی عہد اونکے بے انتظامی ریاست پایا جاتی

خلد اللہ ملکہ کا بھی انحطاط ریاست کا سبب نا قناعت فہمی کار پردازوں کے جسقدر کہ ہی خاطر میں ایسے

ظاہر ہوا ہو گا اور اس دفتر سے بھی بقدر مطالعہ پوشیدہ نہ ہیگا اسواسطے کہ مدار

بلکہ ہر کہ آمد بران مزید کرد مگر ایک شمس الامرا بہادر سوا انہیں الکاروں یا پانچ ہیں

مدار المہامی کمارہ گئے بسبب اللار سپاہ کے امید ورستی کی ہی اگر وہ چاہیے تو بندوں

اپنے اسودہ حال اظہار عبالت رسل صاحب بہادر رشید حیدر آباد با وجود یکہ واقف ہو ہر راجہ چندولعل

کے سو انکے لکھا ہی بحکار رسل صاحب بہادر حقیقت راجہ چندولعل کے اگرچہ راجہ چندولعل کے

سرکار عالی نہ ریاست سرکار دولتمدار آصفیہ کا روبار اسی کا ہی لیکن تردد سے ہو محض اللہ کے چلا جاتا ہی

قطع نظر بدعملی اسکی حیرت ہی کہ اجر کہ ہمہ سرکار کو تحویل کرتا ہی اور کسطرح

معقول تیار کی اور بدون طلب خزانہ حضور سے اور بے تائید غیر کے سر انجام دیا راجہ مذکور رویہ

خانگی بہت درست رکھتا ہے یہ بار معاملہ فہمی محنت کش تجویزات میں سب معاملہ میں کوئی اور اس خوب

تیسرا دفتر

احکام مختلفہ کے بیان میں

دکھائی نہیں دیتا ذات سے اپنی اجرائے کار میں سرگرم ذی مروت جرات دارت لیکن بوجہ خرچ ہر چند کہ مہاراجہ
ریاست کے بوجہ حسن ظہور میں آنا موئی الیہ سے غیر ممکن معہذا کوئی شخص سوا اسکے ہر چند قابل سرانجام دہی
ریاست بندگان عالی کے میسر نہوا انقضا عسیٰ کہ راجہ چندولال بدعملی سے رعیان ریاست کے عاید حال ہوا
اور اسکی صلاح سوا دخل در حکومت سرکار عظمت مدار کے نہو گی اگر کوئی زمرہ سے نوکران حضور کے قابلیت
انتظام مہمات کی رکھتا ہو بلاشبہ اسکو دیوان کرنا بہتر ہے لیکن کوئی میسر نہیں ہوتا انتہی لارد جنرل
بنٹنکس صاحب بہادر گورنر جنرل بائیسویں جنوری کو سنہ ۱۸۳۰ اٹھارہ سے تیس عیسوی مطابق سنہ ۱۲۴۵ بارہ
سے پینتالیس ہجری کے لکھے رزیڈنٹ صاحب بہادر کو ایسا حکم دیا کہ واسطے صلاح اور نصیحت اور ضبط و صحبت امور
خانگی ریاست آصفیہ کے اپنے تئیں درمیان لاو اور سعی تخفیف خرچ و اخراجات اور اجرائے انتظام و افزائش
محاصل و ادائی تنخواہ سپاہ وغیرہ کے رہو کر بشرط طمانیت راجہ چندولال کے سرکار عظمت مدار کے امداد کے
واسطے مہاراجہ کے بشرط وفاداری اور کمک اور سرگرمی کی ہے والا قلابس رزیڈنٹ صاحب بہادر نے جو ہوشیار تھے
سے ایسا کیا وجہ سے کہ انہیں ایام میں تمام تعلقداروں کو بلوا کر عدم تعدی و ظلم رعایا میں تاکید شدید کی
اور ارباب استغاثہ و اہل فریاد کو حکم دیا کہ دار القضا میں رجوع کریں اور ایک مکان واسطے عدالت کے مقرر کیا
رسل صاحب بہادر نے یہ کیفیت بطریق سفارش راجہ کی لکھ کر غرہ سپتمبر سنہ ۱۸۳۰ کو روانہ کیا لکھتے ہیں کہ اسی تاریخ
ایکی بدلی ہوئی اور بعض کا مقولہ ایسا ہی ہے کہ دسمبر کے مہینے میں ہوئی اور وہ کرنل ریذیڈنٹ یعنی سنہ ۱۸۳۱ اٹھارہ سے
حکم موقوفی کا بیگاہ دیے ڈاکٹروں ریذیڈنٹ کو کہ یہ حرکت خارج عہد سے اسکا تری سرکار کو استعفا
دیا بعد رسل صاحب کے مسٹر مٹکاف صاحب آئے جن میں بسبب دوستی راجہ چندولال کے رسل صاحب کے خلاف

دستور اپنے آنے تک مسٹر کلف صاحب کا انتظار کیا اور عند الملاقات نکلوا یا اور جو سکالی رحم کی بہان کریکے ارادہ جانب مقصود کے واضح ہو کہ صاحب موصوف اہل قلم سے تہے تمام الجہیون خیرخواہ سرکار دولتمدار کیا اور جو کہ کسی امر میں نقصان سرکار عظمت مدار کا بہی کیا چاہے اگر وقت فقط بنا بر خیرسگالی سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کے بدون لحاظ امر دیگر ایک مسودہ اس مضمون کا کہ واسطے رفع ابتری ملک حضور کے عمال انگریزی اپنی سرکار عظمت مدار کے مقرر ہون کر کہ قصد سے روانہ کرنیکا خدمت میں گورنر صاحب بہادر کی زود یک ولیم پالمر صاحب جو ملازم سرکار نظام تہے بہواسے اور یہ کہا کہ اسمین اگر نقصان سرکار نظام الملک بہادر کا ہو تو مجہے اطلاع دینی چاہیے ولیم پالمر صاحب نے وہ مسودہ لکہا اور اجازت سے صاحب موصوف کی روانہ کیا اور لارڈ صاحب بہادر نے اسے منظور فرمایا جو رسلصاحب تعلیم یافتہ حشمت جنگ کے تہے وتیرہ انکا قریب انکے وتیرہ کے تہا اور یہی چاہا چاہیے کہ ریذیڈنٹ تابع انکے اور انکے حسب خواہش رہائی اور آخر عہد میں ریذیڈنٹی صاحب ریذیڈنٹ تھو مدت سفارت ثابت جنگ کی نوبت ذکر سوانحات ایام ایلچی گری مسٹر کلف صاحب بہادر سفیر پنجم اور بعضے خصایل انکے سر چارلس مٹکاف انتظام الدولہ مسٹر کلف صاحب بہادر کو بعد ثابت جنگ کے لارڈ جنرل انٹس صاحب بہادر نے مامور کیا بعد ورود بہادر مذکور نے خدمت منشی گری اور وکالت کو ہندیون سے یکقلم موقوف کر کے سرکار مین عظمت مدار کے سوال جواب ذات سے اپنی اور واسطے اپنے مصاحب انگریز صاحبون کی رکہے اور دو سیکرٹری مقرر کیے سنہ ۱۸۱۱ اٹہارہ سو اکیس مطابق سنہ ۱۲۳۷ بارہ سو سینتیس ہجری کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ایک نامہ لکہا جسکی نقل یہ ہے نقل نامہ مسٹر کلف صاحب بہادر اسمی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر رسلصاحب کا عمل عرضی فریادیون کی لیتی اور داد رسی انکی دیوان تک کروا دینی اجرا کیا جاری

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور درستگی امورات کی ہو زبانی بیان کے صلاح کار کے لیے توقع امداد کی دیوانجی نہیں کر واسطے اصلاح
سلطنت کے ممکن ہے کہ کار پرداز انگریزی مامور ہوں لیکن مجھے یہ تصور آتا ہے کہ ہمکو اسکی مخالفت ہے کیونکہ
سوا اپنے حکومت اور رعیت کے ہاتھ سے رئیس و دیوان کے بھی اس لحاظ سے ارادہ نہیں ہے کہ
علاوہ ازین اب ایسا سوال نسبت ہندو کا کرین اتنی واضح ہو کہ جواب اس نوشتہ کا مشکل تھا و کیونکر ایسا کہ
پیش کیا تھا سو جلسگاہ میں لارڈ گورنر صاحب بہادر کے بہت پسند آیا کہتے ہیں کہ سوا اسکے مشکل صاحب ...
بعد میں شکایت راجہ چند و لعل کی اور ابتری بندوبست کا چرچا ہوا اور تجویزات اسکے درباب اصلاح ریاست کے
آ صفجاہ کے بہت لکھے الحمد للہ جو کہ راقم کے دیکھنے میں آیا ہے میں اس جا رقم کرتا ہوں اور راجہ چند و لعل سے
او قاسم ... مشہور ہے کہ ... سفارت ریاست پر مامور ہے فیما بین رزیڈنٹ صاحب کے سرکار عظمت مدار سرکار
سرکار و لمدار کے با موقوف رہی تھی یہ مشکل صاحب بہادر حق میں راجہ چند و لعل کے کوئی دیوان
واسطے انجام کار بہار کو اور امور ریاست کے لیے قابل سوائے راجہ چند و لعل کے دوسرا ہو کا اگرچہ مستحق ...
انہیں لائق ہے کہ وہ صحیح اور عادل کرتا اور اچھا بہتر ان اعمالیہ ہوئی اللہ کے نازشی سخن کیا ہے کہ اول رعیت کو
واسطے رعیت کے قول دینا اور بعد یاری زر رعیت کے اقرار کو فراموش کر گیا جو کچھ منظور ہو جبر آ ... او
بڑا و بیشتر دینا کہہ دیا ہے اگرچہ کارکن قابل استقلال نہیں ہے بعد اس کے بہتر کوئی دیوان
متصور نہیں ہوتا کہ جس کی توقع کرین یہ شخص معاملہ فہم اور محنت کش ہے باوجود تمام ...
نسبت دوسروں کے سب اولی ... اور ہیں ... امید اور وں سے نہیں اگرچہ راجہ چند و لعل سے دو
جمع کی مگر بگاڑ سے بچ کر مرجحات پیشین کا ڈالا ہوا ہے ہر چند کہ درستی اس کی نہ ہو سکی

چندو لعل بہرحال بالفعل بہائی اور حضور پر نور اسودہ رہے ہیں سے لہذا کشن لوکہ انہیں مخفی مسطور ہو
چندو لعل کو موقوف کرنا لیکن کبھی ہمیشہ ظاہر کیا کو بسبب زیادہ طلبی اور رشوت ستانی اور دروغ
کے موقوف کرنا کا روانہی کا بہتر ہی لیکن یہہ دشوار ہوگا کہ غیر ممکن ہی اتنا ہی معاملہ فہم و
اور صاحب بہادر نے یہہ بہی کہا کہ سنہ مرقوم الصدر یعنی سنہ ۱۸۲۱ اٹھارہ سی اکیس میں مطابق
سینتیس ہجری کے کلکتر اپنے ممالک محروسہ میں سرکار دولتمدار نواب نظام الملک کے
بدعملی کے بتلا کہتے ہیں کہ اسوقت محصول زراعت کا سوائے اور فروعات کے ایک کروڑ اور دو نیا نو لاکھ
ہزار پانسو پچاس روپی تہا اور خرچ و قرض تنخواہ کا مع دیگر اخراجات ایک کروڑ چھبیس لاکھ کیا
باقی چودہ لاکھ بائیس ہزار ایک سو پچاس روپی داخل خزانہ ہوا کرتی تہی اور
بہت زیادہ ہی باوجودیکہ راجہ چندو لعل کو گذرے زمانہ ہوا بد انتظامی اس سے سوا
لعل ہا تہہ سے مشکلات سے سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے تالان کی وساطت سے ولیم پالمر صاحب
کی ایک خط لارڈ ... صاحب بہادر کو جواب فرمایا در نقل ایلچی کے مقدمات میں
دولتمدار آصفجاہ کے ... اگست کو سنہ ۱۸۲۲ اٹھارہ سی بائیس میں مطابق سنہ ۱۲۳۸ بارہ سی اڑتیس
ہجری کے مخفی روانہ کیا خلاصہ مضمون خط چندو لعل اسمی لارڈ ... جنرل بہادر
اور ... ہرچند کہ نواب ... نوشتجات و اشارات سے ایلچیان سابق ... اعمال
ناشائستہ فی الحال ... ضرور گذارش کیا جاتا ہی جب کہ شکایت صاحب ریزیڈنٹ بہادر
... بار ... اور ہمیشہ تجویز میں فسادی ... و ...
... یہہ صورت کہ صاحب بہادر نے کہا کہ عمال سرکار کے رعایا پر ظلم و تعدی بہت روا رکہتے

ہیں اور تم اس سے غافل اور تجاہل عارفانہ کرتے ہو اب یہاں اس انگریزی گورنمنٹ کا یہ ارادہ [illegible]

یہ تجویز نیاز مند کو از انتہی لیکن قبول کر لیا اور آپ کا ریاست کو ایک پچیس لاکھ روپیہ سالانہ [illegible]

اور بارہ لاکھ روپیہ نقد آپ کو فی الحقیقت وصول ہو سکے یہ نقد کر دینے نیاز مند اس [illegible]

اس کی رشتہ بہادر کو میر فراست سے عاید کیا اور بیماری کی [illegible] آمدنی سے زیادہ [illegible]

کا خرچ جات ایک الکھ روپیہ ہو توقف کر دیگا اور [illegible] حال کا [illegible] کے واسطے ادا [illegible]

تھا اور تعداد سپاہ ضروری مقرر کی اور تعلقدار [illegible] کیا اور اگر زیادہ [illegible] عمل کریں

سپہ سالار صاحب عنایت و نیاز مند کا نہیں رکھتے ہیں اس [illegible] نیاز مند [illegible] سپاہ [illegible]

انگریزی [illegible] ان نوکروں کی باقی الحال [illegible] نیاز مند [illegible] میں اشتہار [illegible] اختلال

ریاست میں ہوا ہے مشکلات [illegible] حضور میں نیاز مند کی [illegible] ہے اور [illegible]

معلوم کر اس [illegible] زیادہ کیا اہل چین میں ترقی و رید [illegible] نیاز مند کی [illegible] کار عظمت مداری

احسان و احسن [illegible] کم ترین عہدہ برای سرانجام مہمات کی [illegible] دشوار [illegible] نیاز مند کی

انکے [illegible] خود مسلسل [illegible] کا حتی الامکان فراموش [illegible] اور [illegible]

[illegible] جناب [illegible] نیاز مند سے کس قدر سعی بلیغ کی ہے کہ کار کرد واسطے ترقی اس ملک کے ہو افسوس

حیرت کا مقام ہے [illegible] توجہ اور امداد [illegible] کہ تمام عالم میں مشہور [illegible] بہادر کا نیاز

مخالف اس [illegible] تمام معاند [illegible] واسطے خونریزی کے ہوتے ہیں سب نیاز مند تمام طرف سے [illegible]

عجائبات [illegible] روز کار میں گرفتار ہیں اور کمالی عہد اکا جابجا ہے اور دشمن در پے فتنہ و فساد

احکام متعلقہ سکھ ریاست ہیں

اسکا حاصل مقصد سرکار میں عاید حال ہو اور کچھ لینے کو نہیں ہے اسلیے دفع ... اور رفع کدورت ہو

اسکی رشید صاحب کہ معرفت بارنٹ صاحب کی بہت کوشش کی کہ تا اس مقصد کو پہونچیں کہ مہربانی اور ...

ایلچی کی اسکو معلوم ہوا اور اعداقتہ و فتور ... باندہے ہیں اور کسیطرحکا خلل امور ریاست و مقدمات نیاز مندی میں ...

نیاز مندانہ خود نزدیک مسٹر ملکلف صاحب بہادر کے گیا اور مدارج ہمکلامی اور اطاعت بجا لایا مقصود اسکو یہ ہے کہ ...

ترقی اور تہوڑی بہی مہربانی کی ورسوای اظہار بے اعتباری کے مطلق کچھ ظہور میں آیا او ...

الیے مسٹر ملکلف صاحب بہادر نے یہ جواب اسکا کچھ نہ دیا چنانچہ نقل اسکے ملفوف ہے ... ملاحظہ نہ فرمایا ...

اپنی جرات اسکے کلانشین کیا ہی اچہے کہ میرے پاس ... جو اللقاب ارشاد فرماویں نتیجہ ... ہی

اس موافق عمل کریگا زیادہ حد ادب جواب جواب اسکا لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ...

الیہ میں لکہا کہ خط تمہارا آیا اور کوا ... ملفوفہ ہونچے ولیم بالمر صاحب معرفت ... جو آیا اسکا ...

... ایلچی کو حکم ... مقیدی سیاست ہی ... خلل ہوں اینا کا جو کیفیت ... روانہ کی

لیکن ... ایلچی کی ہو با معرفت اسکی فنشی ... ہم فور آنسو جہ طرف مضمون ...

ایلچی کی تصور ... غلط فہمی تمہاری ہی ... تمہارے اطمینان ... اور ایدہ او اس کا ...

... خاطر جمع رکہو کر ایلچی کو لکہا جاویگا فقط چنانچہ لکہا ہی کہ ... تاریخ اکتوبر کی ... روانہ ...

مسٹر ملکلف صاحب کو تعید ... کی خلاصہ مضمون اسکا یہ ہی ... جو لکہا ...

در پردہ منصوبا بے ولیم پالمر ... آپکو نامہ لکہا ہی سو معلوم ہوا ہم ... دروازہ کو ... انصاف ...

نہیں کیا ہی جس طرف جو چاہے آدمی بندی آدمی جس کا فریادی ہی اسی کی مدد ...

احکام مختلفہ کے بیانات

اور دوسرے دریابی اسواسطے کہ سمجھا دی گئی جب واقف اس امر سے ہوگا تو ضرور دو نی برای گے بچاد اسیر ہوا

مشکلف صاحب بہادر کی ایلچی گری میں بہت عجب مکرر سوالات ہیں سے آخر کار کونسل میں بہت ردوبدل کی

دخل معتمد الیہ کا بہت ہیں حکومت سرکار دولتمدار آصفیہ کے باپ سے اپنا اور صاحب بہادر راجہ چندو لعل پر ہوئی

چہار مہرین تاریخ دسمبر کی سنہ اس میں پیچ بابت تقسیم ملک جیتنے کے سو فقرت مستشکلف صاحب کی ملک تمام اور

ہرایک میں تقسیم ملک کا خلاصہ مضمون اسکا یہی خلاصہ مضمون عہدنامہ یازدہم مورخہ بارہویں دسمبر

سنہ ۱۸۲۲ اٹھارہ سو بائیس عیسوی مطابق سنہ ۱۲۳۸ بارہ سو اڑتیس ہجری کا

اور سرکار دولتمدار آصفیہ کے جو بابت آصفیہ سے اور پنڈت پردھان کو پہنچے اور ملک جو اور

آصفیہ کو ہو گیا ہے رقم چوتھ کے فراہم ہوا ایضاً جو تعلقات کہ سابق اسکے علاقہ ہیں تھے جسکی تشخیص

پانچ لاکھ اٹھتر ہزار دو سو چھتر روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں سرکار دولتمدار آصفیہ کو حکومت دائمی ساتھ

ہوگئے ایضاً تعلقات سابق جو قبضہ میں راجہ ناگپور کے تھے اور جسکی رقم تین لاکھ چھ ہزار سات سو ترانوے روپے

آٹھ آنے یعنی قلعہ جات گاویل گڑھ اور نرنالہ اور زنجیر بندی جال کہ وہ قلعہ آسیر میں واقع ہیں سرکار دولتمدار

آصفیہ کے تعلقات انبڑ اور ایلورہ جو پیشتر قبضہ راجہ ہمار کے تھے اور سالیانہ آمدنی ایک لاکھ نوے ہزار

تین سو آٹھ آنے یہ بھی حکومت دائمی حضور کے دیئے گئے ایضاً سوا ان تعلقات کے جو واقع ہیں

مغرب یا کنارے دریا سینا کے حقوق احمد نگر اور تعلقات سے اسکے چار لاکھ تیس ہزار روپے پانچ آنے

سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کو حوالہ کیے واضح ہو کہ ازروئے جو دو سہ کہ جو تھا گولائی سرکار

اس قدر ملک وضع ہو کر ایضاً تمام حقوق اور خراج سرکار ہند میں جانب مشرق ناگپور

احکام مختلفه سنه …

ر و و د ر و ه سینده کی طرف واقع ہی ساتهه رقم پچهتر ہزار روپی سال لیا کی نواب محمد وجیه کا کمپنی بہادر

یا یا کیونکه راجه کی حکومت مین دیوین اور ایک لاکهه بیس ہزار روپی سال لیا تها یا یا ولیسا ہی پهو ید و سی کا

ہر ستور تها حضور انوار کرتی ہین که اسکو سال لیا ان پہونچا کرینگی ایفا نواب نظام الملک بہادر اقرار کرتی ہین تمام

اور جہرات جو جو ته بر بیتو انگریز کی طرف سی تہی اور ... تعلقات بلتیه قبضه مین ہوئی انکی ایک سپر د دولتمدار نواب نظام

الملک بہادر کی ہیو کئی بدستور بحال اور اجوا ر کیلی سب انکی تہا ما عهد نامه الکی تاریخ سنه … مطابق

ربیع الاول سنه ۱۲۱۱ سی اور یه صحیح مهر و دستخط سی طرفین کی … پر مستحکم ہوا ۔ سنه ۱۲۱۱ اٹهاره

جنرل اسکلس صاحب بہادر روانه ولایت ہوا اور ائی سال لارڈ … صاحب بہادر انکی جا پر کو رجنرل ہو کر آئی

مناقشه فیما بین منتظم الدوله سعید حیدرآباد اور صاحب کو ٹهی ولیم پالمر بہادر وغیره سنه ۱۱۹۲۲ اٹهاره

باره سی چالیس تک ہی الجی کی ساحب کار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی ہو و کمپنی انگریز کی تمام پر … دیکر

ہوه فرماتی اور جب الجی هنالی ہو نو فرمایا که مسکو پہونچی کی واضح ہو که متکاف صاحب بہادر المخاطب

اور نہایت ذی … اور نہرت پوری جنگ مین بہت نامری حاصل کی تہی اور عہده سکرتری …

… صاحب بہادر بلستی متعلق ساتهه انکی تہی وارد حیدرآباد ہوئی اور تها الجی ہو سر کار دولتمدار نواب نظام الملک

بہادر کی دہلی کی الجی گری کی تہی کہتی ہین که صاحب موصوف ہر چند که ظاہر مین ہندیون … نکلی نہیں

تہی لیکن دل سی خیلی کناره کش اور یه بہی جاننا چاہیی که اول … بہادر مذکور کی سبه لی صاحب بہادر

تہی اور بعد بارنٹ صاحب بہادر پریدینٹ ہوئی ایام الجی گری متکاف صاحب بہادر کی چار برس

ذکر سوانح ایام الجی گری مستر مارٹین جنرل بہادر … اور بعضی خصایل انکی

بعد متخلف صاحب کے میسٹر مارٹن صاحب سنہ ۱۸۲۵ اٹھارہ سو پچیس مطابق سنہ ۱۲۴۰ بارہ سو چالیس ہجری

جو دہوین تاریخ ماہ صفر کی روز چہارشنبہ داخل کوٹھی بلدہ حیدر آباد ہوئے اونہوں نے عبد الحسن منشی قدیم اور ہمراز

کو اپنے بنگالہ سے طلب کیا اور شرف الدین خان کو بہ وکالت پر مامور اور سٹ ماہی راجہ چندو لعل پیشکار کے دربار

بندوبست ریاست سرکار دولتمدار نظامیہ کے یون لکہا تحریر پارکر میں صاحب در سپاہ تعلقہ کی جو

واسطے تنبیہ مفسدون اور اطفا نایرہ ہنگامہ ممالک محروسہ حضور کے مامور ہی ہمکو نہ اسکی رو کے کی

منظور اجازت کی نہیں پائی جاتی کہ واسطے اصلاح غلطی سرکار موصوف کے دخل کرین اور سپاہ مذکور

کام لین مہینا جو کچہ کہ دخل کیجے ہین سوا اسلئے کہ ہنگامہ بیے ظلم و بے انصافی کے مرتبان کاروبار

اور سوا اسکے باقی تمام اقوال سدہم صاحب در اور سلقا صاحب بہادر کے جو کہ اپنی راقم نے احوال ان دونون صاحبوں

کے منظور بیان کرایا ہے تا بیان اپنی طرف سے اور جملہ کیفیت زمانہ گذشتہ و حال ...

ہین کہ عرصہ قلیل مین فیما بین منشی جی اور صاحبان کوٹھی ولیم پالمر صاحب کے آزردگی آپی اور منشی

بہادر نے منشی کی طرفداری پر صاحبان کوٹھی نے صدر مین لکہا او عندالتحقیق بے انصافی ...

عالیشان ریسیڈنٹ کی ثابت ہوی اور انہون نے وہان سے نالش لکہی پس منشی جی برطرف

ہوئے اور شرف الدین خان وکالت سے موقوف اور سنہ ۱۸۲۶ اٹھارہ سو چھبیس مطابق

سنہ بارہ سو اکتالیس ہجری کے کپتان ویس صاحب بسبب دارٹی ... اپنے مسلمانون کی جوانان

سپاہ گسستہ ہے کہ یہ حرکت سزاوار اونکے نہتی جوش غیرت اور غلبہ جرأت ... حد ...

نام ایک سپاہی موضع امبہ پرکالی کہت مین مار ڈالا ... جابجا مقرر ہوئے

اور سنہ ۱۸۲۷ اٹھارہ سو ستائیس مطابق سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو ... بہادر ...

احکام مختلفہ کے بیان میں

ولایت ہوئے اور مٹکاف صاحب جو اس عرصہ میں حیدرآباد سے وہاں جا پہنچے تھے سر انجام گورنری کا [illegible]

کیا پھر تھوڑے دنوں بعد لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر کو گورنری کلکتہ کا عہدہ [illegible] عطا ہوا اور کمپنی بہادر سے

عنایت ہوا اور ۱۸۲۹ سنہ اٹھارہ سو انتیس مطابق ۱۲۴۵ بارہ سو پینتالیس ہجری نواب سکندر جاہ بہادر نے

انتقال کیا تو نواب ناصر الدولہ بہادر مسند فرخندہ بنیاد آصفیہ پر [illegible] خلف الصدق مغفور [illegible]

رونق افزائے مسند ریاست ہوئے مارٹن صاحب ریذیڈنٹ نے بھی کہا کہ یہ [illegible] اور اس [illegible]

تمام ارباب کونسل خوش ہوئے چنانچہ قریب ذکر کے ہو گا الغرض بعد تھوڑے دنوں کے لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل نے

مارٹن صاحب کو بسبب علت وفاداری منشی [illegible] الصدور کے بسبب مخالفت کرنے [illegible] ۱۸۳۰

اٹھارہ سو مطابق ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری کے طلب کر کے ساتھ عہدہ کام دہلی کے [illegible]

تفویض کار عہدہ دہلی کے لارڈ صاحب بہادر [illegible] رشید بہادر کو صاحب [illegible] تھا کہ [illegible] واسطے ترقی کے

یہ عہدہ نہیں دیا گیا بلکہ [illegible] حیدرآباد میں اختیار کیا تھا وہ [illegible] سرکار کا تھا اس واسطے

تمہاری اسجگہ تعینات آئی اور یہ بھی منقولہ صاحب کا لکھا ہے کہ اکثر لارڈ گورنر جنرل ولیم بنٹنک صاحب بہادر نے

تجویز یا حجاب میں اپنے بہت حرف و الزام مارٹن صاحب کو دینے میں واضح ہو کہ صاحب [illegible] قلم سے لکھے اور

ایلچی گری حیدرآباد کے عہدہ دار [illegible] صدر کلکتہ جانا چاہئے کہ نام [illegible] صاحب [illegible] اصل

میں تھے شاید اول بار بائٹ صاحب بہادر بعد مالکم صاحب بہادر جیسا کہ [illegible] ولایت [illegible] لکھا

راقم نے دیکھا ہی کہ بعد رخصت مارٹن صاحب کے دوسرا [illegible] بائنٹ صاحب مشغول اجرائے کار

اور مالکم صاحب [illegible] لکھتے ہیں کہ اسوقت [illegible] صاحب [illegible] مارٹن صاحب [illegible] صاحب اور [illegible] صاحب

تھے اجرای کار غیبت میں کاون صاحب کرتے رہے ایام سفارت رزیڈنٹ صاحب کے پانچ برس ذکر

سوانحات ایام ایلچی گری کرنیل سٹوورٹ صاحب بہادر سفیر ششم اور بعض خصائل انکے

کرنیل سٹوورٹ صاحب بہادر سنہ ۱۸۳۰ اٹھارہ سو تیس عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری کے انیسویں جمادی الاول کو کہ اُن ہی روزوں حضور پر نور نے مسند آرای ریاست فرمائی تھی اور جلوت مبارک میں شرف اندوز ملازمت کے ہوے واضح ہو کہ سرکار عظمت مدار کو سرکار دولتمدار کی پرداخت نہایت ملحوظ خاطر تھی چنانچہ بعد رحلت نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل آصفجاہ رابع ریاست نواب ناصر الدولہ بہادر مختار ریاست نظام ہوے تو ارباب دولت سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے بہت خوش ہوے اسواسطے کہ انہیں یقین ہوا تھا کہ اب بدانتظامی ریاست مذکور کی جو بسبب کارپردازوں کے تھی نکل جاوے گی چنانچہ کورٹ ڈائرکٹروں کے چند فقرے جو نام سرکار بنگالہ کے اس باب میں نویں جنوری کو سنہ ۱۸۳۱ اٹھارہ سو اکتیس میں مطابق سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری کے لکھا ہے یہاں تحریر کئے جاتے ہیں ترجمہ فقرہای جلوس نواب نظام نواب ناصر الدولہ بہادر فقرہ اول ہم خوش ہوے کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جو بیس سال کے ولیعہد انکو قبول کئے تھے بدون خلاف کسیکے بموقف مسند نشین ہوسکے فقرہ دوم ہم دیکھتے ہیں کہ رشید نائب رزیڈنٹ صاحب بہادر اپنے نزدیک ان رئیس کو خوش مزاج اور قابل سمجھتے ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ بات تجربہ و امتحان سے صداقت کو پہونچیگی فقرہ سیوم اول عمل انکے بندانکا یہ ہے کہ ملکو اپنی خواہش سے خبردار کیا کہ نگہبانی ملک اپنے تئیں سونپی جاوے اور تمام ملک محروسہ میں دخل و تصرف ہمارے سرکار کو نکلا رہے اور ہمارے خواہش مستحکم ہے ابھی انکو بیدنہ سے خبر

تیسرا ادا

احکام مختلفہ کے بارے میں

اور بجہہ درخواست حضور کے تمہارے جو اقبال کیا توقع ہی کہ کام فراست کا کیا لیکن یہ مقصود تہا کہ قبل انقضا واز بیکار
امور عظیم کے منتظر رہنا تہا کسواسطے کہ امتحان حوصلہ حضور کا ہوتا مژدہ چہارم واسطے پردہ آنو لوں محال
کے جو شرطین کہ طرفین سے کی گیئں تمام و کمال مطبوع خاطر ہماری ہوئین اور باصرار بجالانا ان شرطون کا
جو تمنے اپنے ہاتہہ رکہا وہ بہی پسند آیا مژدہ پنجم تہے جو حضور کو اطلاع دیا اور خبردار کیا ہی کہ ہمین
خواہش ایجاب دیوان ضابطہ کی نہین ہے خواہ آپ دیوان حال کو بحال رکہین یا دوسرا مقرر کرین
وہ حل کیا انجام پایگا اور ہر دو صورتین کوئی حادثہ رہا نہوگا کہ ہمین افسوس اس اقرار کا ہوگا جو
مصالحہ نہین ایام ایلچی گری مین اشورت صاحب کی بہر شرف الدین خان وکالت کی
درخواست کی تہی اگرچہ کرنیل صاحب بہادر کو اس امر مین تامل تہا مگر راجہ چندو لعل نے بسبب
بے اعتدالیون ایکے عذر درمیان لائے اور اجیت راو کو وکیل کیا اور بعد راجہ مذکور نے لعل جی
منشی کو یہ خدمت عنایت کی اور بعد انتقال منشی مذکور کے شیو پرشاد کو مامور فرمایا وقت پالمر
صاحب عالیشان نے ایک قرض کہ تہی ولیم پالمر صاحب وغیرہ کا سرکار دولتمدار آصفیہ پر تہا حضور پر نور
نے بحسب اتہہ آنہ سیکڑا سود جو مطابق ایکٹ پارلیمنٹ بنگال کا ہوتا تہا گذاشت و دیگر فیصلہ
نقل دستاویز حضور پر نور دربار گذاشت بنگش سیکاکول جو قرض
لیا گیا تہا چونکہ اسوقت ادائی اسکی مناسب دیکہی اسواسطے حضور پر نور اس دستاویز
مدار کمپنی بہادر کے سنہ ۱۲ بارہ سے تا بالیس فصلی سے پچ ہے ایک کرور سولہ لاکہ چہیاسٹ ہزار
روپیہ گذشت سالیانہ سیکاکول کی جو سات لاکہ روپیہ دیتے ہین مورخہ انیسوین صفر سنہ ۱۲۴۹

تمبر ادفتر
احکام متفرقہ سال
مین

بارہ سو انچاس ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۴ اٹھارہ سو چونتیس عیسوی میں لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر
جنرل ولایت کو گئے اور بجائے انکے لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر گورنر ہوکر آئے اونہوں نے سنہ ۱۸۳۸ اٹھارہ سو اڑتیس عیسوی
مطابق سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چون ہجری میں کرنل سٹوورٹ صاحب کو طلب کیا چونکہ صاحب بہادر ان روزوں بیمار
ہوگئے تھے واسطے ہواخوری کے کیپ گڈ ہوپ کو حیدرآباد سے روانہ ہوئے بسکہ ضعیف تھے اوسی طرف قضائے الٰہی ہوگئے
صاحب موصوف شخص نیک اور ایلچی بیشتر تھے ایک ہاتھ انکا خلیج عرب میں جو روم کی لڑائی ہوئی تھی وہ انکے
جہاز پر اگر گئے تھے اور کٹ گیا تھا اور حیثیت انکے جیسے الکم صاحب بہادر تھے بعد انکے کارین بہادر معتمد وکالت
انکی آٹھ برس

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری جنرل فریزر صاحب بہادر

جنرل فریزر صاحب
بہادر کمال ہوشیار اور خیرخواہ ہر دو سرکار کو بعد سٹوورٹ صاحب کے لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر نے سنہ ۱۸۳۸ اٹھارہ سو اڑتیس
عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چون ہجری کے سفارت حیدرآباد تجویز کیا اور آپ مہم جنگ افغانستان کے
سنہ ۱۸۴۳ اٹھارہ سو تینتالیس عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۵۹ بارہ سو انسٹھ ہجری ماہ نومبر میں بموجب حکم المعظم کے
ہوئے اور سنہ ۱۲۵۹ بارہ سو انسٹھ ہجری میں کہ ان روزوں گورنر کلکتہ لارڈ جنرل ایلن برو صاحب بہادر تھے
راجہ چندو لعل پیشکاری سے موقوف ہوئے اور راجہ رام بخش عہدہ پر انکے منصوب ہوکر سراج الملک حضور نے
وکیل طرف حضور کے رسیدنٹ صاحب کے مقرر ہوئے اور سنہ ۱۲۶۲ بارہ سو باسٹھ ہجری میں سراج
الملک خود دیوان ہوئے اور راجہ رام بخش معطل عہدہ مدار المہامی میں ہوئے اسی عرصہ میں کئی لاکھ روپے
قرض بابت تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کے سرکار دولتمدار نواب ناظم الملک بہادر پر ہوا اور سنہ ۱۲۶۴ بارہ سو
چونسٹھ ہجری میں رسیدنٹ جنرل فریزر صاحب کو بہی واسطے تبدیل آب و ہوا کے

احکام مختلفہ کے بیان میں

بلدہ سے روانہ ہوگئے اور کرنل جان لوما صاحب ولایت سے آئے اور ملازمت نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ رابع
کی حاصل کی یہ بات اونکے آنیکا یہی کہ فنانس مالکم صاحب اور نا موقفت تہی اور نیز اونکے تو سے سپہ سالار و گورنر جنرل
بہادر کو معلوم ہوا کہ حضور اور وکیل کچھ بہی نہیں ہے کہ جو کہتے تا ئید دیوانی کی کرتے ہیں اور خود اپنے ملک میں
بیت سو کرنل صاحب متعلقہ واسطے دریافت اس امر کے روانہ کیا تہا فریزر صاحب نے لکہا تہا کہ بجہدے اکیطرف کو جاوے اور
مالکم صاحب کو اوسکی طرف بہجوا دیا تہا چند روز میں وہ توجیع مقدمات سے خبردار ہوکر جیسا مفصل دفتر دوم میں
لکہا ہی خوش و خرم روانہ خدمت لارڈ گورنر صاحب بہادر ہوگئے اور رشید بہادر افضل ملکانا کو ٹلی اور آخر سنہ
یہ نور سراج الملک بہادر کو ہم خدمت دیوانی اور ہم خدمت وکالت سے موقوف کئے پس چندے وکیل نشی
اور چندے سیف جنگ خلف امجد الملک بہادر سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن میں شمس الامرا بہادر امیر کبیر دیوان
اسوقت تک سات لاکہہ روپی قرض سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر بابت تنخواہ کنٹنجنٹ کے ہوگئے تہے
تا ایں تدبیر معقول اسکی ادائی کی بہم پہونچی تہی مگر ظہور میں نہ آئی کیونکہ جلد کام قبضہ اختیار سے
نکل گیا جیسا کہ دفتر دوم میں گذرا بقول بعضے سنہ میں پانچ رجمنٹ سواروں کی اور آٹھ
رجمنٹ پیدلوں کی اور چار کمپنیاں گولہ اندازوں کی یعنی چار ہزار سوار پانچ ہزار پیدل باقی اور
جملہ نو ہزار تین سو ستیانوے نفر سپاہ کنٹنجنٹ سے ملازم سرکار دولتمدار کی شمار میں آئے اور دس جہاونیاں
ایلچ پور اور رنگ آباد سومن آباد گلبرگہ بنکولی ورنل کمتہل لکشور بلانہ بلارم یعنی الوال پر تقرر ہوئیں
اور خرچ سالانہ اسکا تقریباً چالیس لاکہہ روپی محسوب ہوتے ہیں اور بقول دیگر ایضاً جمع نو ہزار تین سو
ستیانوے نفر اور بموجب کتاب انڈ ازہ سواران دو رسالہ کمسری چار کمپنی پیدل کی اور

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان میں

حکام مختلفہ کے بیان میں

آٹھ ہزار جیت لیکن بموجب اظہار مقصد پاٹ بیرگار نامدار امیر کبیر بہادر کہ استصواب سے لکھے گئے تا ایام مکث خدمت
دیوانی ماہ بماہ تنخواہ دی جاتی تھی راقم نے جو دریافت کیا تھا سو موجب سنہ ۱۲۵۳ اٹھارہ سو ترپن عیسوی کے اصحاب
چار نمبر یعنی افسر گیارہ ہزار پانسو چھپن نفر دو ہزار سات سو اٹھیانوے اس الکسر زنجیر فیل نو نفر شتربان نامی اسوار
دو لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ستر روپے کے لئے پولیہ چپراسی نوکری یعنی اخراجات متفرقہ تیس ہزار بہتر روپے
بارہ آنے ساڑھے دس پائی جمع تین لاکھ پانچ ہزار نو سو تریالیس روپے چار آنے سوا پانچ پائی پس عرصہ قلیل یعنی پانچ
مہینے کی روز میں جناب امیر کبیر بہادر نے بھی خدمت مذکور سے استعفا چاہا حضور پرنور نے معروضہ انکا پذیرا کیا اور
راجہ رام بخش مکرر پیشکار ہوئے تین برس ایسے لگ بھگ راجہ رام بخش پیشکار رہے اس عرصہ میں جو غلو کہ نامو جو [illegible]
دولت کارہا بیشمار میں آئیں کی زبان خامہ نامہ نگاری نا جو جاگیر متعہد اجتقدر کہ جسکا دفتر ثانی میں بیان
کیا گیا بتاریخ سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں جو پہلی تاریخ ذی الحجہ کی منگل کے روز بارہ جو اجرل وزیر صاحب نے
بموجب حسن وقیع ریاست کے کوشش کذار حضور لامع النور کئے اور اسی روز راجہ صاحب بھی معزول ہوئے یعنی
کہ کام مدار المہامی کا معطل رہا اس عرصہ میں تیرہ صفر سنہ ۱۲۶۷ بارہ سو سڑسٹھ ہجری میں نواب سراج
ر بیگی کے سی بی صاحب بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار فوج ہندراج استمال سے عمدۃ الملک بہادر اور
اقتدار الملک بہادر کے داخل کوٹھی ہو کر اور اٹھارہویں تاریخ ماہ مذکور کی حضور فیض گنجور [illegible]
آصف [illegible] آئے چونکہ اوس وقت خود بدولت تشریف فرما کرسی تھے رشید بہادر
بھی کرسی عنایت کی اور وہاں بھی دیر تک گفتگو مقدمات ریاست کی رہی اور بابت قرض کمپنی بہادر کے
تہتر لاکھ ہونے تھے اطمینان فرمایا اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر بدون ملاقات بندگان عالی کے

ستائیسویں تاریخ ماہ مئی روز چہارشنبہ پروانہ مچھلی بندر سے آیا اور وجہ آنے کی یہ ہے کہ جنرل فریزر صاحب
گزارش کی کہ وہ ضعف میں پیچھے بیٹھ نہیں سکتے اور کسی شناسائی نہیں کو کسی غلط بھیجے …
ہیں کرسی دینا اس ضمن میں یہ واسطے ادائے قرض کے ایسا ارشاد کیجیے کہ ہم یاد دن رہیں کہ یہ عوض …
اور امیر کبیر بہادر کو طلب کر کے مشورہ کیا مصلحت یہ ہے بموجب معروضہ امیر ممدوح چالیس لاکھ روپیہ زیادہ ارکان
سلطنت سے وعدہ اور ایک … زمان دولتمدار سے یہ رقم تجویز پائی اور جناب امیر کبیر بہادر خود بھی ایک لاکھ روپیہ
دینے کہی … لاکھ روپے کا قرض جمع ہو چکا تو پھر فضل الہی سے یہ بھی جلد …
روز گزر گئے اور عیوض … بندر کا خط جنرل فریزر صاحب کا آیا کہ ہم یہ عوض قرض کے لاکھ …
سپہ سالار بہادر نے قبول کیا اور … کی کہ پیچھے حکم … گورنر جنرل صاحب کا لکھا … کا ہی اور …
تو اچھا … بات کیجیے … چاہتے ہیں … کہ ہماری طرف سے …
بہادر نے گزارش کی … گورنمنٹ نے … کیا ہے اور اب کہتے ہیں کہ … ملک و …
قرض میں طرف … کچھ … نہیں سکتا آپ مختار ہیں … [illegible]
کا دربار قائم کرنے دیوان اور ادائے قرض سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر اور اخراج قوم عرب کے روز
افزوں ہٹا فرمایئے کہ ارکان دولت ہمارے موافق مرضی کے نہیں ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ کسی
غریب … اگر … اور آپ بذات خود متوجہ ہو کر اس … کام میں … صاحب …
خدمت ہو کر جناب … کی گزارش کیں اور یہ معروضہ کیا کہ واسطے اس امر … کے کوئی شخص …
جانے … الملک … سیف جنگ بہادر اور … الملک بہادر مغفور اور … الملک …

حکام محلصه کے بیان

علیخان بہادر خلف رشید یار الملک بہادر مرحوم اور ظفر الدولہ ہمایون جنگ بہادر اور مرزا محمد حسین خان بہادر منتخب الملک

اسمین حضور پر نور ایک شخص مجہول الجسم مسمی کنیش راو اولاد میں راجہ پرتاب چند کے ہو کو [illegible]

کہر سے یاد فرمایا کہ صبح وراثت بوانی کے آسے بھجا ہے اور اشتہار دیا کہ ماہدولت انہیں سرفراز کرینگے اور

کچھ جمعیت اسکے تفویض کی اور حویلی امین الملک اور منیر الملک بہادر کے واسطے بود و باش کے اسکو عنایت کی

اور ایک سپہر رحمت فرمایا کر اور تنقیح میں تاریخ ربیع الثانی کے بارہ ساعت نجومی کے بعد ہمراہ [illegible]

ریزیڈنٹ صاحب بہادر پاس روانہ تمام جمعیت دیوانی کی ہمراہ رکاب کنیش راو کے تھی اور وہ عماری میں سوار ہو کے

[illegible] کوٹھی کو گیا ارکان [illegible] جملہ حاضر دربار اور تمام آدمی بلدہ کے قدرت پر قادر [illegible] کی [illegible]

[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] کو ٹہی کو گیا اور ریزیڈنٹ بہادر سے ملاقات کی [illegible] اور

[illegible] پریشان ہو کے اسنے کہا میں تارک الدنیا مرد آزاد ہوں [illegible] میں [illegible] کیا [illegible]

آپ پاس بھیجا ہے [illegible] اسکی خواہش نہیں ریزیڈنٹ صاحب بہادر نے سنکر بہت تعریف کی آفرین کہا اور حضور

میں لکھا اسکے [illegible] کیا ہوگا وہ خود کہتا ہے [illegible] واقف ہوں چونکہ شام کے وقت [illegible]

اسمین بعضے لوگ کہتے ہیں کہ ریزیڈنٹ صاحب نے اسکی تصویر بنوا کر بھیجوائی [illegible] لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر

جو مدت سے موقوف تھا فقط جلکنی نام سے جنرل ریزیڈنٹ صاحب کے آیا کرتی تھی اور اسمین مقدمات ریاست کے

مندرج رہتے تھے اور چونکہ خود [illegible] سابق اسکے جنرل رشید بہادر نے ایسا فرمایا تھے کہ ہم نے انگریزی

ہمکو ممالک محروسہ سے اپنے تعلقات موافق اخراجات سپاہ کنٹنجنٹ کے سپرد سرکار عظمت مدار [illegible]

تا بار بار [illegible] اور اہل کار ہمارے نزدیک سے اسکی آسودہ رہیں اور ریزیڈنٹ بہادر

اس امر سے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو اطلاع کی تھی پس مینون تاریخ شعبان سنہ ۱۲ انہیں چند
کاغذ کہ جسمیں نام او بیمحاصل اور نقشہ مع جہات و حدود ان دیہات کے جو قبول خاطر کارپردازان کار
عظمت مدار کمپنی بہادر کے ہیں لکھے تھے اور ایک منقہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا منشی کا لکھا ہوا بنام ریزیڈنٹ
بہادر کے آیا اور ریزیڈنٹ بہادر رقعہ لکھکر اکیسویں تاریخ ماہ مذکور کی نقل اسکی حضور میں
بھیجا اور بہ وضاحت ہو کہ وہ منقہ کیجان خطے سے جہاں لنک بہادر اور آئین تھہ تبدیل فقرا
تھی اول تقاضا ادای زر قرض کا کہ تا حال کم و بیش اسکا ادا نہ ہوئے ہیں ایک شت
تا ملک برار کا سپرد کرنا دوم تاکید قیام دیوان اگلی کی سوم تہدید اخراج قوم عرب کی ممالک محروسہ سے کہ ان کے
ہونے کے واسطے غیر مطبوع ہو گستاخیاں انکی سرکار عظمت مدار کو چنانچہ حاصل کا یہی نظر کہ
درگذر نہیں آیا حاصل منقہ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر آئی
مورخہ ششم ماہ جون سنہ ۱۸۵۱ اٹھارہ سو اکاون عیسوی مطابق سنہ
بارہ سو سرسٹھ ہجری ملک آلوالا قدر کا تعدی عمال کی ویرانی اور خونریزی عربوں کی
فقد انالان آخر کار ریاست سرکار عظمت مدار کو بدگذری کی اور جب یاس واسطے ضبط و نسق کے
پھر کوئی عذر آپکا پیش رفت نہو کا فقط اب حضور پرنور نے سراج الملک بہادر کو بلاکر صلاح
کیا کہ غلام کو پیرہ و خشی سرفراز کریں تو کس طرح سے جوابدہی ہوسکتی ہے پس خبر نے غلام حیدر خان
جمدۃ الدولہ سے مشاورہ کیا ... نظر کرتے سراج الملک بہادر کے شمس الامرا بہادر امیر کبیر
خدمت ... اولی ہی خود نے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو طلب فرمایا اور اب ارشاد کیے

اینہ کبیرے نے گذارش کی کہ اسطرح پر تو مجھ سے نہیں ہو سکتا تب خود فرمایا کہ پھر کیا کرنا بہادر محتشم الیہ نے عرض کی
کہ بالفعل ملک انکو دے دینا اور اقرارنامہ لکھوا لینا بعد اسکے روپے تجویز کرکے بھجوا دینا اور ملک اپنا پس
کر لینا خود فرمایا سراج الملک تو یہی کہتے ہیں بلکہ جمع خرچ بندوبست کا ذمہ کرتے ہیں جو جسکے ہو رہے ہیں بس قضا
سے اہل دفاتر کے خود چند ستائیسویں تاریخ غلام نقی خان کو عوض رشید الملک کے خدمت وکالت پر مامور
کیا اور منشی بہادر یار بن بھجوا کر کہلایا کہ ہم سراج الملک کو دیوان کرتے ہیں دیکھے بہت مناسب ہے
حاصل کلام اٹھائیسویں کو بہادر معز الیہ کو یاد فرما کر ایک سرپیچ الماس کی عنایت کی اور نیابت دیوانی سے
مکرم فرمایا لوگ طرف معز الیہ کے رجوع ہوئے اور نذریں تہنیت کی گذرانیں چنانچہ قطعہ تاریخ سرفرازی
انکا منشی نامہ نگار سے یہی قطعہ ناصر الدولہ بہادر آفتاب کرامت ۔ بار دیگر اول گشت چون
پرتو فگن ۔ از فیض گذشتہ ہجر مار بخش نوشت ۔ بار دیگر شد سراج الملک دیوان دکن ۔ بیسویں رمضان
المبارک روز پنجشنبہ دربار ہوا ریذیڈنٹ صاحب آئے اور وہ کاغذ نقشہ کے گذرانیں اور جواب جابجا خود دیکے فرمایا
کہ ہمنے سراج الملک کو مدار المہام مقرر کیا ہے وے جواب سنکے ہمراہ دیا ندان عطردان آیا اور یہ جواب
ہو گئی اور حضور پرنور جواب خط نامہ کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ایسا زیب رقم فرمایا کہ حاصل انکا

نامہ حضور پرنور فیض گنجور در جواب گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی صاحب

بہادر اب ہم نے دوبارہ سراج الملک کو دیوان کیا ہے اور وے جملہ ممالک محروسہ سرکار دولتمدار
ابد دولت اور ادائے زر قرض سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے بندوبست کا ذمہ اپنا کئے ہیں انشاء اللہ تعالی
جلد ادا کرینگے اور سرکشوں کو بھی تہدید شدید بابت اعتدالیوں انکے ہوئی ہے بار دیگر وے بھی
مستعد اپنی حرکات قدیم کے ہونگے دالا سزائے معقول عمل میں آوے گی فقط بس سراج

احکام مختلفہ کے بیان

احکام مختلف کے بیان میں

الملک بہادر پیچ حال ہوا اسپاہ کی شجاعت کی تو فوراً اماہ بجا کر دی اور آٹھ لاکھ پندرہ ہزار روپیہ

اور جاگیرداروں سے وصول کر کے ادا کیے اور چونکہ تحویل میں جدہ الملک غلام حید خان کے

بسبب سے آنے یہی کچھ چاہیے تھا موصوف نے گذارش کر دی وہ بھی جو ساہوکار

لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سوا چھ میں تین لاکھ بابتہ نقصان ہندویات اور باقی اصل میں

اور آرت دیوان کے ہوگئے پھر ان ساہوکاروں سے دو لاکھ تیس بعد حضور فیض گنجور نے

سا لاکھ دلی پیٹھی سکہ قلعہ گولکنڈہ کے سکہ اکرہت ... اسکو مدار المہام

بائیس روپے ٹوٹی پر مہاجنوں کو بیچا جسکے آٹھ لاکھ تئیس ہزار ہوئے ... مہاجنوں کا ہاتھ لگا

سرکار کا نقصان بعض ... سوچ کر بیس یا پچیس روپے سیکڑہ نفع اٹھایا اور بعض مہاجنوں جو سکوں

لے دو اور روانہ کیا چالیس زیادہ اور پچاس کم فی سیکڑہ فائدہ پایا اور سکہ باغ چلنی سکوں کو

اٹھتیس دو روپے سیکڑہ اٹھارہ روپے ہوا اور سبب زیادہ ضرورت ہندوی کے نرخ اسکا جو پچیس روپے تھا

روپے ہوگیا اسمیں چالیس کی ادائی چار کا نقصان سرکار دولتمدار کا ہوا تئیسری تاریخ محرم

اٹھارہ سو پچھتر میں سراج الملک بہادر اور ان کے بیٹے اور چار پانچ رشتہ دار بہادر کی

پانچ کروڑ بیس ولیم پالمر صاحب غلام حید خان کو رقعہ لکھا کہ دو سال وعدہ پر بھی

ورنہ نقصان سرکار دولتمدار کا ہوگا انہوں نے وہ رقعہ حضور میں گذرانا

تاریخ ماہ مذکور کو ... ایک کشتی ایک ... دستیں

سے مدار المہام کی ... اسکو بھی ... صاحب پاس پانچ لاکھ دلی ... کر دیے

اور اٹھارہ ہویں تاریخ سراج الملک بہادر حاضر دربار ہو کر دو نذریں جس ... سابقہ اور عنایت

احکام مختلفہ کے بیان

الحاصل بای گذرانیدن چونکہ ہنوز ادای بند قرض کی نہوئی تھی پیر و مرشد برحق نے سراج الملک بہادر کو
[illegible] کہ [illegible] روپیہ [illegible] ملک علائی اور [illegible] سرکار دولتمدار کا [illegible] صاحب اس
[illegible] روپیہ [illegible] آغوش [illegible] سراج الملک بہادر [illegible] اس [illegible]
[illegible] حضور [illegible] ماہ ربیع الاول کی [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] روپیہ [illegible] دفتر [illegible] کی [illegible]
[illegible] دو لاکھ [illegible] بارہ لاکھ [illegible]
[illegible] رقم [illegible] باقی [illegible]
[illegible] تاریخ ربیع الثانی کی [illegible] چونکہ [illegible]
[illegible] اول [illegible] لاکھ [illegible] تاریخ ماہ مذکور کی اور [illegible]
[illegible] الارشاد والالہام [illegible]
[illegible] غلام حیدر [illegible]
[illegible] حضور [illegible] لاکھ [illegible]
[illegible] لاکھ [illegible] الثانی
[illegible] ماہ شعبان میں خلوت مبارک میں [illegible] اور [illegible] روز
[illegible] الارشاد [illegible]
[illegible] [illegible] اور [illegible]
[illegible] صدر میں [illegible] چونکہ [illegible]

اور وہاں بھی ہمیشہ تعریف لکھا کرتے تھے اور دیوانی میں علاقہ اسکا ہوا اور شکایت لکھی نزدیک

کورٹ آف ڈرکٹران لندن کے سخن میں صاحب بہادر کے تناقض ثابت ہوا اور کلام میں فضا و واقع

تعجب سے ایسا کہنے لگے کہ یہ کیا اول وہ کیا سمجھے تھے اور اب کیا جانا خفیہ نویسی میں کیفیت

آگاہ کیا پس وے اس جہت کرتے خدمت سفارت سے برخاستہ خاطر ہو کر منتظر کسی عذر کے تھے کہ انہیں

ایک بھائی کے وہاں قضا کی اور میراث انکی طرف صاحب بہادر کے رجوع ہوئی بجہد وسیلہ اسکے

صاحب بہادر نے عرض کی اور خدمت سے سفارت حیدرآباد کے استعفا چاہا اور وہاں

پذیرا انکا آیا سراج الملک بہادر کو رقعہ لکھا اور استعفا سے اپنے آگاہ کیا بہادر مغفور

اطلاع کی اور قضا کی درد و سیر سفر کی تجویز ہو کر آئے تک ذو فن

کو اپنے خدمت وکالت کی سپرد کر کے کمبئی میں تاریخ ربیع الاول ۱۲۶۹ بارہ سے انہتر

ہجری ہوئی مطابق چھٹی جنوری ۱۸۵۳ اٹھارہ سے ترپن کو بمبئی سے طرف

کے کوچ کیے اور وہاں سے روانہ ولایت ہوئے جو نیلی بخش اونکی کہ جسکے بارہ سو

سو ہوتے ہیں سرکار کمپنی بہادر سے ہو گئے اب وہ آسودہ حال ہیں

وہاں کسو نے میاں دیکر صاحب سکرٹری اعظم سے پوچھا کہ آپ نے انکے واسطے کچھ لکھا

کہ جب کوئی صاحب استعفا چاہتے ہیں یا گذر جاتے ہیں تو حسن خدمات اور اخلاق

اونکے چھاپتے ہیں اور اشتہار دیتے ویسے ہی انکے واسطے اور کچھ نہ لکھا کیا اسکو

عجیب جانیں فقط واضح ہو کہ جب سراج الملک بہادر نے تو کہہ بہت سے جمعیت

کی زیادتی فریقین ... دن سے نوکر ہوئے بمبئی میں لکھ کر اشتہار دیا کہ

کوئی عرضی واسطے روزگار کے حیدرآباد کو جانے نپاوے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے منظر
کہا یہ کیا وہ ہمارے حضور وار نہیں ہر کوئی تلاش معاش کی کرتا ہے اور جگہ جانا نہیں ہمارا
اور شیخ مستقیم کے تھا مسمی [illegible] ابھی ہی دوسرا یہ کہ درباب قتال جدال متعلقہ [illegible]
امراولی [illegible] کچھ لکھا جب سراج الملک نے ایک سو نذرانہ لیا اور احکام کردیا [illegible]
عمل ہوا تھا کہ دو سو نذرانہ لیا اور احکام کردیا تیسرا یہ کہ دوسری بار رقعہ لکھا ::
جواب سراج الملک بہادر نے لکھا صاحب حیدر میں اطلاع ہوئی یہ امر منضاف [illegible] حضور [illegible]
[illegible] ذکر سراج الملک کے الیا کتنے [illegible] جب کوئی سراج الملک کا نام لیتا
[illegible] نہیں کہتا ہی مدت سفارت جنرل فریزر صاحب کی بندہ [illegible]
اور یہ بھی جانا چاہیے کہ اول [illegible] جنرل فریزر صاحب کہ مالکم صاحب [illegible] بعد [illegible]
[illegible] جنرل صاحب کو بیماری سل کی ہوئی [illegible] ذکر [illegible] ڈوڈسن صاحب بہادر
[illegible] یہاں سے روانہ ہوئے اور [illegible] بیماری [illegible] ہوئے اور [illegible]
[illegible] ہوئے لیفٹیننٹ ڈوڈسن صاحب بہادر چونکہ انہیں فریزر صاحب بہادر نے وقت روانگی کے نائب اپنا
کر دیا تھا وہ ضرور دوسرے سفیر کے [illegible] جگہ [illegible] صاحب ہوئے اور اجرا کرنا امورات سفارت
کا انہیں پر [illegible] اب بیان کیا جاتا ہے ذکر سوانحات ایام نیابت ڈوڈسن صاحب
بہادر واضح ہو کہ ڈوڈسن صاحب بہادر نے بعد روانہ ہونے جنرل فریزر صاحب بہادر کے ارادہ
حضور کی ملاقات کا کیا اور [illegible] اس مضمون کا خط [illegible] بندگان عالی کی [illegible] سراج الملک
پاس بھجوا دیا کہ جس کا یہ ترجمہ ہے [illegible] گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کا خیر خواہ کو

صدور پایا ہی کہ حضور پر نور میں گذارش کیا ہے کہ وظیفہ حال سرکار حیدر آباد کا گورنر جنرل بہادر اور اجلاس کونسل کی بابت کسی ایک وقت سابق کے [illegible] زیادہ تر [illegible] آیا ہی اس سبب سے گا اور حضور پر نور کا پایا اور وہ جو کچھ سرکار نظام پر عمل آوری لازم ہی اس سبب سے پروا ہی ظاہر ہوتی ہے لیکن [illegible] اور اس وقت ہے کہ فیما بین سرکارین کے اتحاد اور یگانگت ہر جو ادہی ساتھ دیوان [illegible] بالکلیہ کیا ظاہر کیا خط و کتابت رشید صاحب بہادر کے اور اس طور کی بابت بہ نسبت سفیر [illegible] نوبت گورنر جنرل صاحب بہادر قبول کرتے ہیں [illegible] جواب گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible] رشید کی حیدر آباد کے مقرر تھا ہیں اور قابلیت اور لیاقت صاحب موصوف کے سرکار [illegible] بالکلیہ اعتماد رکھتے ہیں اور دل اس کے صاحب موصوف دربار میں حضور پر نور کے [illegible] نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اجلاس کونسل ساتھ کرنیل صاحب بہادر کے حکم دیتے ہیں حاضر ہوں اور بالذات گورنر جنرل صاحب بہادر ہے کا مطلب اصلی جو صاحب موصوف [illegible] رہے ہیں جو حکم کہ اظہار مراتب کا حضور پر نور میں صاحب موصوف کو ہوگا گورنر جنرل [illegible] ہیں کہ حضور پر نور ساتھ [illegible] سمجھا فرماتے ہیں کہ ایسے ساتھ ذات حضور پر نور [illegible] نہایت غرض ہی سراج الملک بہادر سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب ہمیشہ میری طرف کم ملتفت [illegible] اور حضور کی ملاقات میں کھو جاتے ہیں کار پردازی میں میری الغرض ہو [illegible] کرنا چاہیے ہیں واسطے بابت اپنے کے ذات ہے کو نہی گو کہتے اور ڈیوڈسن صاحب بہادر سے ملاقات [illegible] صاحب بہادر نے ادھر ادھر کی باتیں کیں اور پاندان اور عطر دان [illegible] کو رخصت کیا انکی دلی [illegible] رو برو [illegible] اور چلتے وقت [illegible] بار بار [illegible] بہت تاکید کی [illegible]

نیاز مند بہ حضور سے کہلا بھیجا طرف سے مدار المہام کے تاخیر دو ہفتہ کی علیل آی ڈیو ڈسن صاحب
بہادر پیغام کی معرفت سے جو بھی تاریخ ربیع الثانی کی باریاب حضور ہوئے اور اشتیاق ملاقات
زیادہ عرض بیان میں ملا ہے حضور نے فرمایا تمہیں ایکو کون مانع تھا دے گذارش کیے کہ میں مستوجب مدار المہام کا
ہے کیا تھا جب اُدھر سے دیر ہوئی چونکہ احکام ضروری لارڈ گورنر جنرل صاحب کے گذارش کرنا رسل اور ارکان
دولت کے باریابی حاصل کی اور ترجمہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے خط کا گذرانا اسمین کہ چند بہت قلم سپرد ہونا
ہے لیکن حاصل ان سب کا یہ ہے کہ راقم نے مع تین قلم ان قلم بدیکا حاصل ترجمہ خط لارڈ گورنر
جنرل صاحب بہادر کہ گذرا اینده ڈیوڈسن صاحب بہادر پہلا قلم ہم نے کرنل جان لو صاحب
جابجا پر جنرل فریزر صاحب کے ایلچی کیا ہے کہ حضور ان سے جابجا ہی ہم نے نہایت معتمد ہیں کام سفارت کا
بہت اچھی طرح بجا لاتے ہیں اور آپ بھی ان سے اول سے واقف ہیں اور وہ بھی حضور کے خیر خواہ اور
آئین اطاعت کے ماہر البتہ آپ ان سے خوش رہینگے دوسرا قلم بہت رقعے منصوب [illegible]
صاحب کے گذرانے ہیں اور انکار جواب باصواب نہ پہونچا سبب کہ ہم سراج الملک کی چال اور چلن سے
ناخوش ہیں کہ وہ کسواسطے ہمارے رقعہ کا جواب بروقت نشہ و غرور دولت سے نہ دیا اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اعتبار آپکی سرکار میں کچھ باقی نہ رہا اور یہ بات حقیقت میں [illegible]
ہے [illegible] مضمون دوسرے قلم کا یہ ہے ایلچی نے ہمارے بہت رقعے لکھے اور جواب اسکا
[illegible] حرف آپ ہی تیسرا قلم میں کہ کرنل لو صاحب کو تمام باتیں [illegible] کی
[illegible] لندن کی ٹھہری ہیں [illegible] روانہ کیا ہے اور چلتے
وقت [illegible] کہا ہوں کہ جیسا میری زبانی سے [illegible] حضور ان سے عرض کرینگے [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

مدت سے سنا جاتا ہے کہ آپکے ملک میں اکثر دنگہ اور فساد رہا کرتا ہے اور خونریزی بہت ہوا کرتی ہے
رعیت آزاری سپاہ نافرمان بردار کی روز افزون ہے اور کئی بار گوش گذار بھی کیا گیا کہ کہنا ہمارا آپکے
دلمین جاگیر نہوا اور اسیجہ سے ہمنے لکہا ہے سو بطور ریکارڈ لکہا ہے بہتر اسکے یہ تحریر آپکی پانچوین فقرہ
اپکو آدمیون کے پاس ہین سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے کئی بار گوشگذار کیے ہنوز کچہہ اسکا بندوبست نہوا اور
سخن بھی بیان کیا جاتا ہے آپ خوب غور کرنا جو روپیہ سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر
فاضل رہ گئے ہین سو یہ کچہہ سود دین لین کے نہین ہین یہ عوض [illegible] آپ کی سرکار
سے کچہہ نفع بھی منظور نہین نظر کریے اس امور کے کرنل لو صاحب وہان آتے ہی پس جلد
بندوبست کرینگے بلکہ سب کام سے بڑہ کر طرف تحصیل زر کے متوجہ ہونگے انتہی بعد ملاحظہ
بے زبانی بھی قرض کا تقاضا کیا بات غور فرمای کہ بالفعل ہماری ریاستون خسارہ
ہوگی اور کیا اندیشہ ہے ہم سود بھی دینے کو کہین [illegible] صاحب بہادر گذارش کی کہ اگر ہمکو سالم رقم
ہم سود سے بھی ہاتہہ اوٹہاکر گذاشت کر دینگے اور رخصت ہوئے منعبد مدار المہام
کیا اس عرصہ مین ایک حادثہ جدید وقوع مین آیا کہ جسکا بیان مفصل یہ ہے کہ غلام [illegible] نام
معلقدار ساکن بلدہ اول سے مقروض ایک شخص مسمی صالح ابن اغربی کا تہا
فتح جنگ بارواری پاس جو بیٹے والا بازار کوٹھی کا تہا گرو رکہا اسکے بعد اسکے ایکدن
مذکور پر سخت تقاضا کرکے بجبر اوسکو ساہوکار کے گہر لے آیا اور اپنا قرض
اس معاملہ کو بدجانا اور فورا جاکر اسکے [illegible] پاس [illegible] کر
پہر چند روز کے بعد صالح مذکور ایکدن فتح جنگ پاس آیا اور اپنا قرض مانگا [illegible] جواب

واو وستہ موقوف تھی اب جاگیرین اسکی بدستور عود پاس بحال مجرا ہے کہ علاقہ نہین [illegible]

خفا ہوا اور اسنے کہا کہ مین اپنا قرض بخشے لونگا اور البتہ کر چلا کر [illegible] کے تا کہ اسکو [illegible]

[illegible] کیا [illegible] تلوار چلی [illegible]

دور اٹھو [illegible] کیا [illegible] حسین [illegible]

کیا تقریب [illegible] متعلقان [illegible] کی دعوت [illegible] بعد انجام شادی [illegible]

سکندر آباد سے چلتے وقت بسبب [illegible] وہ اس عرب کے گھر سے وہان یہ کہہ کر ایک جمعدار [illegible]

ساتھ لیکر [illegible] چھت سے اسکے اتار راہ کی حایل ہو [illegible]

پہونچے وہان عرب کو [illegible] چند جوانون [illegible]

تھی چونکہ ساتھ متعلقان مہاجن مذکور کے جوانان [illegible] بہی دور اٹھو [illegible]

نے متعلقان مذکور کو [illegible] شہر مین [illegible]

گرفتار کر لیا کمشنر [illegible] ڈیوڈسن صاحب بہادر کو واسطے طلب سپاہیون کے نامہ و پیام بہیجا اور صاحب

مذکور نے [illegible] سراج الملک بہادر کو رقعہ لکھا کہ ایسی کیا بات ایسی ہوئی [illegible]

[illegible] حسین [illegible] جمعیت [illegible] سپاہیون [illegible]

الملک بہادر [illegible] بہت سمجھایا [illegible] سراج الملک بہادر [illegible]

ساتھ مذکور رہا [illegible] میان [illegible] کی گرم ہوئی [illegible]

واسطے استقبال کے روانہ ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل جان کو صاحب بہادر

سفیر نہم اور آسمیں فرسن ویار ہین کرنیل جان لو صاحب بہادر اور ابل موسیٰ کرپا کے روز جمعہ

تاریخ جمادی الاول کی ۱۲۶۹ بارہ سے انہتر ہجری مین موافق ماہ مارچ ۱۸۵۳ اٹھارہ سے تریپن عیسوی کے سات بجے

ساعت صبح کے بعد داخل کوٹھی ہو کبار اور توپ کے چھوٹے سہون پہنچا گئے صاحب عالیشان ایلچی دار الخلافہ

کلکتہ آیا دوسرن اسکے خبر فتح برما کی سرکار عظمت مدار مین آئی الکسین بار اور جسمین سرکار دولتمدار کی جیت

ہوئی مین اٹھتیسوین تاریخ ماہ مذکور کی سراج الملک بہادر ایلچی صاحب کی ملاقات کیواسطے کوٹھی کو گئے ڈیوڈسن صاحب

استقبال بہادر موصوف کا کر کے مکان مین لے گئے بس مدار المہام سرکار دولتمدار اور سفیر سرکار عظمت مدار بعد

کے سراج الملک بہادر نے ایک فرد سبیل زر دین کی کرنیل جان لو صاحب بہادر کو دیکے صاحب بہادر اس فرد کو دیکھ کر

اُن باتونسے کچھ غرض نہین ہم اپنے زر کی سبیل چاہتے ہین جلد سبیل اسکی ہونی چاہئے

صاحب کو بھی دیکھا ہے یہ باتین تمہاری انہین کے ساتھ مناسب نہین

مذکور ڈیوڈسن صاحب بہادر کے حوالہ کردی سراج الملک بہادر نے رزیڈنٹ صاحب بہادر سے اب کہا کہ اس

امر کے بندوبست کا طور ٹھہر چکا ہے آج کل مین باریابی آپکی جو حضور پر نور مین بندگان عالی کے ہو گی

تو روبرو خود بندوبست کے سب معلوم ہو جائیگا پھر کرنیل جان لو صاحب بہادر وہی بولے کہ ہمکو باریابی کی

جلدی نہین سبیل زر کے کام ہی بس سراج الملک بہادر بدستور جیسا کہ جنرل فریزر صاحب بہادر کے

جب جاتے تھے کہا کرتا یا کرتے تھے اب بھی جاہا لیکن کرنیل جان لو صاحب بہادر نے فقط پان عطر

دیکر رخصت کیے اس سے سراج الملک بہادر بہت متوحش اور سقیم الحواس ہو کر

گھر چلے آیے اور رزیڈنٹ صاحب بہادر ہمدا کو مثل ایلچی صاحب بہادر گذشتہ کے موافق طمع

احکام مختلفہ سرکار میں

احکام مختلف کے بیان

لیکن پہنچا یہ کیفیت حضور پر نور میں بندگان عالی کی بھی اطلاع ہوئی لیکن عرصہ جمادی الاول کی ...
جان لو صاحب بہادر کی سفر یا ہی اور اکثر قبل آنے کے نقل احکام لارڈ گورنر جنرل بہادر کی داخل ہو کر
بموجب خورشید جنگ کو یاد فرما کر بیٹھے علی الصبح آنے کے بعد ایک روز سراج الملک بہادر مع سالار جنگ بہادر کو بھی
جنرل جان لو صاحب بہادر کے ملنے کو لیجاکر اس فہم آپ اور کبھی سردار ملک میں کیا چیز واضح کیا
تو شیخ سراج الملک بہادر نے چند کلمات اپنی ... کی اور فقط یہ یہاں نہیں لائے کیونکہ ... صاحب بہادر کیا
... اور ... اپنی زبان کو کچھ ... آنے کے ... اور پھر ... اور فرمایا
جان لو صاحب بہادر نے کہا ہم ایک چیز ہم بھی ... ہیں سراج الملک بہادر نے بات سے ... اور
... سن کر ... پھر بیٹھے ... جان لو صاحب بہادر اور کبھی ... مشورہ ...
حضور پر نور میں بندگان عالی کو اطلاع کی کبھی خود بیٹھ کر ہم سراج الملک بہادر ... دربار ...
... اول ... عاقبت ... سو دی کہ پھر حضور پر نور بندگان عالی ...
... استقصار کیا ... حکم ... سراج الملک بہادر اور ... صاحبان ...
... اگر ... آنے بہادر یہیں کہ ... جان لو صاحب بہادر نے ... لارڈ گورنر جنرل بہادر ... کو
حضور پر نور بندگان عالی ... داخل ... امیر الدولہ ... پھر حضور ...
... بہادر ... سراج الملک نے ... سارے ... انہیں ...
... جان لو صاحب بہادر نے عرض کی کہ وہ ... اور ...
... ہیں ہم کو زر نقد چاہیے تقاضا سپاہ کا شدید ہے اب تامل ہو نہیں سکتا اور یہی

نوازشکی کہ سراج الملک بیتالیس لاکھ تین ہزار کئی سو روپے بابت عیوض باقی سیاہہ کیفیت

ہم بہی انہی جاجت دیکہہ لینگے جلد اسکی سبیل ہوئی خود بدولت وا چار مہینے تامل کرو اس عرصہ میں ہم

ادا کردینگے اور ماہواری ماہ بماہ پہونچی جائیگی کرنل جان کوصاحب بہادر نے کہا اب تامل نہیں ہوتا پہر سراج الملک بہادر

کو بلا دفرمایئے اور انہیں آپ ارشاد کیا کہ دفتر دیوانی کا ایک دوڑ ہی برک جاضر ہو اور بالفعل تیس لاکہ روپیکی

سبیل کروا اور ماہوار ماہ بماہ پہونچی جائیگا بندوبست کرو باقی جو رہیگا باہی آیندہ کیجاوے آپکی بہی بکل آویکی

کوصاحب بہادر نے عرض کی کہ ہم اسقدر مدت کی تامل واسطے نہیں آئیے ہیں اب اسقدر میں عمر ہو گی گفتگو شروع کیا

دفساد خونریزی ہے انکی اطلاع دہی خود بدولت وسرا پا ہمت اس باہمی آپ فرماتی کہ فی الحال آپکا ارادہ

بلوہ ہو جائیگا بعد چند روز کے ہم تم صلاح کرینگے اسکو بہی صاف کرلینگے بس کچہہ ذکر جنرل فریزر صاحب

جان کو صاحب بہادر عرض کی کہ انکی جزیلی پنشن سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر سے ٹہر گئی ہے دسویں تاریخ

فروری کی چہارشنبہ کے دن چہار گہڑی رات رہے روانہ ولایت ہو کے بس بیدان اور عطر وپان آیا اور کرنیل

کوصاحب بہادر کو عنایت ہوا وہ برخاست کرکے کوٹہی کو چلے گئے اور چند روز بعد سراج الملک

بہادر سے ان عرضیوں کا تقاضا کیا جو مدعی فسخ چند مارواڑی کے تہی اس ضمن میں ایک

منصبدار کہ چند روز قبل ایکے دختر اسکی مارگئی تہی جسکا ایا دفتر دوم میں کیا گیا ہی

صاحب بہادر پاس مستغاثی ہوا اور ظاہر کیا کہ ایک روپیہ کہ وہ خسر عبداللہ بن علی کا ہوتا ہی

اس شخصکی نہیں معلوم کس فریب لیکیا ہم سب کہ روایلا تہیں کہ تو تاک جلی گئی کیا اسکو ہوا

دیکہہ مار کر لاش اس مجرم سچطا کی رات وقت دروازہ کے روبرو لا کر رکہہ دی مدت امید اور قصاص

تیسرا قسم

احکام مختلفہ کے بیان

میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

ہون کرنل رشید صاحب بہادر کے واسطے دریافت اسکے بھی لکھا سراج الملک بہادر نے جمعدار عرب کو فراہم
کرکے تقاضا سے ریذیڈنٹ صاحب بہادر کے اطلاع دی اور جواب واسطے ہو انکے تعلقات دار اتھوڑون کے سمجھانے دینے
بلکہ تدبیرین خودداری اور خودپسندی کی قائم تمام سے کرنے لگا آخر سراج الملک بہادر نے ایک منزل
آٹھ سو عربون کی جمعداری صالح بن اغولی کو دی تب وہ عرب بہ راضی ہوئے کہ دریافت معاملہ کی
فائدہ اہل اسلام کے ہو اور صالح بن اغولی کو روانہ کوٹھی کے سرکار عالی سے دو بولنے کے واسطے دریافت
کے ہمراہ موسی الیہ کے ہوئے اور طرف سے فتح چند مارواڑی کے وکیل مقرر پایا پس کوٹھی میں [illegible]
لوگون کے دو سیر [illegible] معاملہ دریافت ہونے لگا اور منصبدار کا مقدمہ یون روبکار ہوا کہ ایک [illegible]
کہ وہ بھی منصبداروں سے تھا حسب الامر مدار المہام کے دعوت کا بہانہ کرکے یا تنخواہ کا قریب دیکر کوٹھی
لے آیا بعد داخل ہونے دیوانخانہ خاص میں تمام منصبداروں کے بٹھلا رکھا اور طرف سے حضور فیض گنجور
کے فہمایش کرنے لگے ہر چند کہ وہ راضی نہوا بعد اسکے متعلق منصبدار مذکور کے وہاں فریادی ہوئے ریذیڈنٹ بہادر
نے انہیں دلاسا اور [illegible] کہا کہ ہم تمہارے واسطے لکھینگا تم اپنی داد کو پہونچو گے اور سراج الملک
بہادر نے اس روز کچھ بلوا کر چند روز قہوہ خانہ میں عاجز کرکے رکھا کر ستارہ [illegible] ہوئے لیکن کچھ نہوا آخر
[illegible] باتون سے انکو جلا کیا بعد چند کے وہ روہی خود کو دم کیا [illegible] اور بھی فریادی عربون کے
ہوتے رہے [illegible] باتیں تو معطل رہیں اور تقاضا تنخواہ سپاہ کا کم ہوا اور جان لو صاحب بہادر بتیسوین تاریخ جمادی
الثانی کی ہفتہ کے روز دربار کو آئے دوسرا دربار کو حاضر ہوئے کہ ریذیڈنٹ بہادر نے مقدمہ
تنخواہ کے عرض کی اول خود نے فرمایا کہ تمہارے ارتقا کی سبیل چار مہینے میں ہوگی اور آیندہ [illegible]

تو بادشاہ بھی جاوے ایسا نہ ہو کہ رشوت دے دیتے ہیں یہ تفصیل ہیں ایسا تو یہ ہے کہ ہمارے کام پر نہار ہی کا سرکار کمپنی کی جمعیت

ملاحظہ کریجیے یہاں دو اتحاد دیکھے کام اپنے بجا لاتے ہو جاتے [illegible] بالفرض سکندر آباد کی جمعیت ابھی کام کو

تب حضور پر نور فرمایا کہ بالا وال کی جمعیت کیا سپاہ حسینی سا کیا کبھی ہی [illegible] فرق ہی کہ الوال کی

کی تنخواہ ہم نقد دیتے جاتے ہیں اور سپاہ حسینی کی کس تنا ہر ماہ میں ملا [illegible]

پر حضور بولے کہ میں بہت چند و لعل کو رشید نے مجھ کو [illegible] کی تنخواہ [illegible]

کمپنی کے بھی اسکا ہی جواب بہت ہے [illegible] معذور ہاتھا [illegible] اور کچھ [illegible]

تو صاحب بولے کہ یہ دوست اس [illegible] کہ خیر خواہ [illegible] اور الفضل [illegible]

نہیں پر حضور ارشاد کیجیے کہ ہماری تنخواہ کے بابت [illegible] بہت تقید کیا ہی جان [illegible]

یاد فرمایا پس حضور پر نور سراج الملک بہادر کو جو باہر بیٹھے ہوئے تھے طلب فرمایا کہ ایسا ارشاد کیجیے

ابھی باہوار جس کی ماہ [illegible] بہت مضبوط [illegible]

اسدم سراج الملک بہادر نے ایک چٹھی جیب سے نکال کر دکھلائے اور آپ کہے کہ [illegible]

جان [illegible] مجھ کو اتنا نہیں تب سراج الملک بہادر نے حضور سے عرض کی

کہ دو تین روز میں [illegible] لاکھ روپے تو پاتا ہو جاتے ہیں جب کرنل [illegible] صاحب

دیکھا [illegible] بولے کہ اگر اس عہدہ پر تم روپے پہونچی دیکھے تو [illegible]

ضرور پہونچا اور [illegible] بات ہوگئی [illegible] جان [illegible] گذشتہ [illegible]

لحاظ اور آداب حضور کا نشست [illegible] اور کلام میں [illegible] اور [illegible] کلمات

احکام مخالفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے

پہنچا ہے اس سے خود بدولت اپنے نزدیک چند سے بہت زیادہ خاطر رہے اور خیلے دلبر ملال کہ دراس ضمن

خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا مقدمہ میں جایداد تنخواہ فوج کے اور ایک تجارت بہادر نے فوراً اسکی نقل بھی

حضور عالیہ میں گذرانی چنانچہ خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے

خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر بیچ باب طلب جایداد تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کے

اسمیں حضور پُر نور چھپن لاکھ روپیہ کا ملک جایداد تخمیناً سپاہ کنٹنجنٹ کے ہو فرد علیحدہ ہم لیا چاہتے ہیں آپ سیر دو کرنا اور ایک عہدنامہ جو اس مقدمہ میں تجویز پایا ہے اسپر طرفین کی مہر ہو گی انتہی واضح ہو کہ اس عہدنامہ میں لکھا ہے چنانچہ ان سبکا حاصل یہ ہے

حاصل عہدنامہ جدید

تمام تہلکے سابق بدستور بحال و برقرار اور جمعیت الوالی سو بدستور سرکار دولتمدار سب امور اتنے رہیگی جہاں حکم سرکار دولتمدار ہو گا وہاں جا سکیگی لیکن وہ جو اور یہاں سپاہ کنٹنجنٹ کی تمام موقوف ہو کر اور نظر کرنے سابق کے تخفیف پاکر صرف دو ہزار سوار اور پانچہزار پلٹن اور چار کمپنی آرٹلری یعنی جنسی توپخانہ اسقدر بحال و برقرار رہیگی اور انکی تنخواہ کی جایداد میں تعلقات چھپن لاکھ روپیہ کے نقد ادیکے بموجب تجویز سابق سپرد سرکار کمپنی بہادر کے ہوں اور آیندہ مطابق بابت کرفت سرکار عظمت مدار کا کہ جسکا ذمہ سرکار عالیہ نے کیا ہے نہو گا اور رقم چوتہائی اور لیانہ کا نہ چاہیے جائیگا اور جس تاریخ کہ تعلقات مذکور تفویض سرکار کمپنی بہادر کے کیے جاویں وہاں کچھ رقم کسر بندی کی تعلقہ دروں کی دیہات سے تحصیل کی ہی وہ رقم طرف سرکار عالیہ کے عاید ہو گی اور تہا نہ جات میں جمعیت کنٹنجنٹ کی جو علاقہ میں سرکار بدولت کے مندرج تھی اسپاہ مذکورہ علاقہ سابق موقوف ہو کر مثل جمعیت سکندر اباد کے متعلق سرکار کمپنی بہادر کی رہیگی اور یہ بھی اسمیں لکھا

تیسرا وصل احکام مختلفہ کے بیان میں

روزنہ کریکہ جیسا تہنامہ کہ اپنے تئین منظور ہو مہر سے رشید صاحب کے بالفعل لے لین تین روز کے سیاہ دیں

بموجب تہنامہ سرکار دولتمدار کے دوسرا تہنامہ مہری سرکار عظمت مدار کا نزدیک لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے حضور پرنور

مین داخل ہوے بعد تہنامہ رشید صاحب کا موقوف و مسترد جانیکا حضور پرنور نے اسکو ملاحظہ فرمایا حضرت مسترد داور

بہت مشوش رہے اور کوئی جواب رشید ایکے سوال کا تجویز نہ پایا نہایت فکرمند ہوکے تب اکرم شمس الامرا بہادر

کو یاد فرماکر تہنامہ دکھلایئے اور مضمون اسکے مطلع کیا اور تدبیر مشاورہ فرماتے رہے بعد اکیسوین تاریخ

روز شنبہ سنہ الیہ مین کرنیل جان لو صاحب بہادر دربار حضور پرنور ہو کر تیسر ادربار اس دربار مین عمدۃ الملک بہادر اور

بہادر بھی باریاب تھے اور سراج الملک بہادر بھی حاضر تھے از سرنو تہنامہ روبرو حضور پرنور کے پڑھا گیا اور کرنیل

جان لو صاحب معنی ہر ہر لفظ کی اور مضمون ہر ہر فقرہ کا اور حاصل و مراد سے اسکے اطلاع دیتے گئے اور

تعلقہ چھتیس لاکھ روپے کی در پیش کئے اور توثیق عہدنامہ جدیدہ کی چاہی حضور پرنور اپنے خسارہ

اوکمی مداخل کا بیان فرماتے اور چار برسے کے عرصہ مین ہم گذشتہ کا فیصلہ کر دیتے ہین اور

تنخواہ ماہ بماہ ملی جاتی ہے ارشاد کئے کرنیل جان لو صاحب دس برس سے تنخواہ گنجشت کے باب مین

یہی عذر و حیلہ ہوتے چلے جاتے ہین مگر اس عرصہ بعد اور مدت مدید مین پانچ مہینے دیوانی مین

بہادر امیر کبیر کی برابر لیتے ہین اس مقدمہ مین بار بار حضرت نے عرض کرتی ہمکو مشاہرہ

نہین طلب کرتا ہر وقت زر کا موجب طرفین کی رنجش کا ہی ہے تو یہی کہ جب ہم آیا کریں ہو باہمین

کی فیمابین ہوا کریں تب خود بدولت فرمائے اگر تم ملک فقط تنخواہ کے مقدمہ مین لیا جاتے ہو

تو ہم فیصلہ اسکا چار برسے مین کر دینگے اور سر دست چار لاکھ روپے الحال ہی بھجوا دیتے ہین

احکام مختلفہ کے بیان

اسمیں مدار المہام بہادر بہت لگتیں اگر بعض بنگلہ بھی داخل کرنا ہی گئے تو ساٹھ ستر لاکھ روپیہ کی

مدار المہام کیجئے پر بسبب قرار کر دیئے ہیں اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ وعدہ رجلا مدار المہام کا ظاہر ہو جائیگا

آپکے ارشاد میں فرق آتا ہی خیر در کنار کہ ہمیں جی لا شبہ ہو سکتا ہے آپکی ایسی برابر کرنی کی شکست رہی

اسمیں بھی ہوا اور آپکے بعض بہتر و بہبودی برقاعدت فرما کر دیکھا تو خدا بخشے فرصت ہو کر گئی تو جلد کئے جاتا تھا

دربار پر مستعد ہوں تاریخ ہ والیہ کی روز شنبہ علاقہ دار اور سرکار عظمت مدار سے کرنیل تلو صاحب اور

دوبہ و سن صاحب سوم و نشی اور امرا سرکار دولتمدار سے عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر بار یاب حضور

پر نور ہوئے اور بیشتر بار یاب بیچ بالطلب امراء کے عرض و معروض شروع کئے اور ایسا ہو کہ ملک کے قرض

یا عہد و فرمت کا کچھ نقصان نہیں البتہ سو پچاس لاکھ جو تقاضا سرکار عظمت مدار کا ہیں اسکی گزارش ہو جائی

اور آئندہ کو تقاضا ماہ بماہ کا ہو تو ہمیں بھی خبر دیدو تو دیگر دیجائیگا وعدہ فرمائیے

سب کرنیل صاحب ہو خوشی عرض کیا کہ اسکی صورت پچاس سولہ میں الا دو کو روپیہ صاحب بہادر کو

لکھا جاویگا وعدہ و پہلے قبل اسکے چارہ کاہ اور تین لاکھ کا چار روز کا سوتا ہے کچھ عمل میں آیا

بہر کیف اگر یہ ہمیں وعدہ سکی ہو اوقف پہنچے تو بہلا الادہ گورنر جنرل صاحب کو لکھنے میں آتا

اسی طرح بہت بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی آخر کار کرنیل صاحب نے جلد گزارش کی کہ خیر ہم

مانا اگر ہمکو ملک کے انتظام کیلئے نہیں عنایت ہوتا تو بطور بقلعہ کے سپرد ہوتا لیکن اس قدر پر

چالیس لاکھ کا ملک تجویز پایا اسواسطے کہ اس صورت میں تقاضا کی عوض کا سود بھی لیا جاویگا اور

سالانہ بہبت رحم اور آیاد پیسہ ہی کا اور چوتہ وغیرہ بھی موقوف ہو گی اور اسکا

احکام مختلفہ [illegible] میں

حسب و کتاب بسم الکلام داخل سکہ کیا کرینگے اور بعد ازاں دی ملک جو رقم کہ از آمدنی ہوئی ہو

لیکے ہمیشہ کو داخل خزانہ سرکار کیا کرینگے یہ معروضہ کرنل جان لو صاحب کا سنکر بندگان عالی فرماتے ہیں کہ ملک بطور تعلقہ

کرنا یا دوام کیلئے دینا دو نو برابر ہی اور تم حسب کتاب کیا دیکھنا اور کیا لینا ہی اور یہ بھی ارشاد فرماتے

اور تمہارے شامہ ہو کر ابھی سو برس کا عرصہ نہیں گذرا ہی ہم چاہتے ہیں کہ اسقدر تو آرام سے رہیں

اندر برس کی کہ ہم چاہتے ہیں آپ ہمیشہ آرام سے رہیں کبھی آپسے کسی نوع کا تقاضا نہ کہیں اور بار بار زر کی

کرنی بڑی شرم کی بات ہی ہم جب حاضر ہوا رہیں تو آپسے گفتگو سرکار کی سبب ہر وقت تقاضا کی

صورت اچھی نہیں ہی یہین اقتدار الملک بہادر نے عرض کیے کہ آج تک بر مدار المہام پر حضرت کی

بلکہ یہ سپاہ رکاب اور اقربایان سرکار کی تنخواہ میں تامل ہو تو مضایقہ نہیں مگر تنخواہ سپاہ

جاتا یہ صورت کارپردازون کی ناقابلیت فہمی کے سبب سے ہوئی ہی ورنہ فرمان حضرت کا تو

کیا نت کرنل جان لو صاحب نے عرض کی کہ ہمکو کارپردازو سے کیا مطلب ہی فقط حضرت کی ذات سے کام

نے فرمایا کہ جسوقت ہم بذات خود متوجہ اس کام کے تھے اسوقت تمہاری ہوا ر ماہ بماہ پہونچی

رہی ہی ڈیوڈسن صاحب نے عرض کی کہ اسوقت بھی باقی رہ گئی ہی سلام نہیں پہونچی ہاں مگر

شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی عملداری میں برابر پہونچی ہی بلکہ فاضل پہونچی ہی پھر خود فرمایا

وقت کے رسیدات تمہارے حاضر ہیں اور حکم ہوا کہ سیف جنگ کو بلاؤ معز الیہ حاضر ہوے اور

درست اسوقت بھی اکی باقی رہ گئی ہی یہین سراج الملک بہادر درمیان آے اور بولے کہ غلام

علمین بھی کچھ باقی نہیں رکھا ماہ بماہ پہونچاتا رہا ہی کرنل جان لو صاحب نے کہا کہ جب

احکام مختلفہ کے بیان میں

بہت سی باتیں رہی تب پھر اقتدار الملک بہادر نے عرض کی کہ والدلی عملداری انکو عوض ماہ بماہ پہونچتا
رہا اسپر حضور پرنور نے فرمایا کہ شاید دو تین برس سے پہونچے ہونگے جیسے ڈیوڈسن صاحب سوفیکی نہیں
برابر پانچ برس سے پہونچے ہیں بلکہ فاضل پہونچے ہیں جیسا قریب تب کرنیل لو صاحب بولے کہ آج حضور پرنور ہمارے
صدر نکلنس لالا مرا بہادر امیر کبیر نیک نام ہوسکا افسوس ہے کہ آپنے ایسے امیر کبیر کو موقوف فرمایا پھر حضور پرنور
اسکی تقریر سے کہ درگذر فرمایا کہ ہم اس بات میں شاہ فرنگ کو عرضی لکھینگے کرنیل لو صاحب جسکو سیننے بات فرانسیس اور
بولے کہ آپ شاہ فرانس کو لکھکر جواب منگوا لیجئے تب تک ہم آپکا ملک ضبط کر لیتے ہیں تب خود بدولت نے فرمایا کہ شاہ فرانس
تو نہیں بادشاہ انگلستان کو لکھینگے کرنیل لو صاحب نے عرض کی کہ اچھا آپ بیشک بادشاہ کو لکھیں مقدمہ کی اطلاع بھیجیں ہماری
نہیں ہوا پھر حضور پرنور نے فرمایا کہ جمعیت کمپنی کی تمام ملک میں مدام اسواسطے تو نہیں ہے کہ خوف کہ
کوئی دشمن قومی منہ کھلاوے یا کوئی سرکشی اختیار کریں تو اسوقت اس سپاہ کا مرتا ضرور ہے اور اب بند و بست
ہمارے واسطے اسکی کچھ ضرورت نہیں ہے جسکا اندیشہ ہے تمام اختیار ہمارا آپکے متعلق کرنیل لو صاحب نے عرض کی کہ سرکار دولت مدار اگر کو
اس جمعیت کا رکھنا منظور نہیں تو ابھی جواب ہمارا موقوف کر دیتے ہیں ہمارا اتفاق ہمکو ... فرمایا
کہ تاہم اس مقدمہ میں گمان یا نہیں کہ یہ نہیں سکتا اسدم کرنیل لو صاحب نے عرض کی کہ یہ بات میری سمجھ
میں نہیں آئی پھر خود بدولت نے فرمایا کہ اسکا مدعا یہ ہے کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ملک کے لینے میں
اختیار رکھتے ہیں سبکا سبب یہی کوئی حایل نہیں اسپر کرنیل لو صاحب نے عرض کی کہ لارڈ گورنر جنرل
صاحب بہادر کو اگر یہ بات منظور ہوتی تو اس رقم کا تقاضا کرتے سال دو سال اور تامل کر کے جب کروڑ دو
کروڑ روپی کی ہو جاتے تب تمام ملک اپنے قبضہ میں کر لئے ہوتے انکو یہ بات منظور نہیں اسواسطے امور

رقم کا تقاضہ کریگے اسکا فیصلہ تھوڑی سے ملک پر چاہیے ملاحظہ تو فرمائے اور چالیس لاکھ روپیہ معاف ہوکر آیندہ
کسی [illegible] کا تقاضا نہیں رہا اسمین کچھ نقصان نہین خود دیکھ فرمائے اگرچہ ظاہر النقصان کچھ ہمارا نہیں نظر آتا
فی الحقیقت اسمین نقصان بہت نقصان ہی اور ہم کو معافی رقم کی منظور نہین اور جو ملک [illegible]
جاتے ہو ہم دے سکتے ہین لیکن ہم ایرون اپنے صلاح اور مشورت کریگے کہ کیکے [illegible] بہتر اور [illegible]
نا عمل کیا جاتا ہے اور خوب غور فرمائیے ارشاد کرنا غرض پانچگہڑی تک اس طرح کا سوال جواب رہا اور رخصت
ہوی بعد خوانچی جانے خوب غور فرمایا کہ یہ مقدمہ نہایت سخت ہے اور صلاح لینے شمس الامرا بہادر امیر [illegible]
فرمائے دوسرے دن بہادر موصوف مع فرزندان حاضر دربار ہوئے فیصلہ [illegible] ہوئے اسمین [illegible]
پیچ بابت بجانب ملک اور سبیل زر قرض کے بہادر موصوف سے ارشاد کرتے رہے اور جناب [illegible]
کہ در عین جائے اور نادر ہائے کارپردازون کی عرض کرتے رہے اور بخوبی تمام جس فتح رہا [illegible]
شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو ارشاد فرمایا کہ ابتک ہمارے سوا اس مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو سکتا تم [illegible]
ارادہ کرنا اور کل ہم دفتر والون کو بلواتے ہیں انسے حساب و کتاب سمجھنا اور [illegible]
سراج الملک بہادر اور دفتر والونکو حکم پہونچا کہ کل کے دن حساب کتاب لیکر حاضر دربار رہیں چنانچہ
دو دیگر روز حسب الارشاد شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان اور سراج الملک بہادر مع اہلکاران دربار
ہوئے دفتر والون نے تمام حساب و کتاب و صورت باقی تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کا ملاحظہ [illegible] سراج الملک
بہادر بھی عرض کرتے رہے بعد بہت سی گفتگو کے دفتر والون کو روبرو حکم ہوا کہ [illegible]
نزدیک جا جو کچھ موافق ہو وہ کہین ویسا ہی عمل کریں اسوقت شمس الامرا بہادر امیر کبیر جھکے کہ انکا [illegible]

احکام متعلقہ کسان مین

[illegible]

احکام متعلقہ ریزیڈنسی

ریزیڈنٹ کے نزدیک کچھ ضرور نہیں باوجود فرمان بادشاہ اور سطح ہو چکنے انکے دیوان کے اب تک تجویز نہو سکی

صاحب ریزیڈنٹ پاس اگر کیا کہ انکے ہمراہ وقرر بھی دیوان تجویز اسکی بہ اگر سبیل کرنی اور لاو آنا بند حضور پرنور

ایسا ٹھہرا کہ ہم کل ریزیڈنٹ پاس جاو اور انکی فہمایش کرو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے عرض کیا کہ ریزیڈنٹ صاحب

دیوان کچھ کام نہیں حضرت کچھ انکی تجویز کرکے انہیں اطلاع دیتی اسمیں بہرام الملک بہادر کو کہ انکو

تشریف لیجانا ضرور نہیں بلحسب الحکم حضرت رقعہ لکہا کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر حضرت کیطرف

ریزیڈنٹ پاس آئینگے وہ انکی ملاقات کے مشتاق تھے شمس الامرا امیر کبیر نے کہا اچہا اگر کل تشریف لیجاوینگے تو ضرور ملاقات ہوگی

خود ریزیڈنٹ شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور بہرام الملک بہادر اور ایلچی آپس میں گفتگو کرکے اپنے اپنے گہر روانہ ہوئے

اسیوقت حکم حضور عالی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو ہوا کہ ہم تمہارے ساتھ کل ریزیڈنٹ پاس جاو اور

سمجہا و حسب الارشاد دوسرے دن شمس الامرا بہادر امیر کبیر باریاب حضور پرنور ہوا اور باہم مشاورہ

یہ قرار پایا کہ ملک ہمارا سپرد شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے ہے انکا ریزیڈنٹ صاحب سپرد کیا شمس الامرا بہادر

امیر کبیر نے عرض کی کہ حضرت کا ارشاد درست لیکن جب ملک سپرد کیا تو کارگذاری بہت ضرور ہے

اس طرح رہنے دینگے اور کام کو برابر چلنے دینگے خود بدولت فرماتے نہیں ہم آگاہی ہندوست

کرینگے ہم ریزیڈنٹ پاس جاو اور اپنا ذمہ کراو خیر تیسری تاریخ شعبان کی روز پنجشنبہ شمس الامرا بہادر

امیر کبیر مع فرزندان کوٹھی کو تشریف لیگئے ریزیڈنٹ بہادر اسکے آنے سے بہت خوش ہو استقبال

کیا اور اسکی بڑی تعظیم و توقیر سے لیے اور بہت شہیان ملاقات کا بیان کیجئے بعد ان کلمات

شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جو حکم بندگان عالی کا تہا ابلاغ کیا اور بہت آئین سے اس مقدمہ میں

[illegible]

رسیدنت بہادر کی فہمایش کی رشید بہادر امیر کبیر تدبیر سے اب کیجے کہ مقدمہ بند الندن نکلے کو سلطنت
پایا ہی اور ملک لینے کی تجویز وہان سے ہوای ہی تجویز میری یا لارد گورنر جنرل صاحب بہادر کی نہین ہی
نوشتے لارد گورنر جنرل صاحب بہادر کے اس باب مین حاضر ہین جنتیس لاکہ کا ملک اگر خود دیکے ڈالین تو اسمین
انسان طرفین کی ہی باوجود اسکے جب آپ اس مقدمہ آئیے ہین تو پاس خاطر آپکے یہ قبول کیا جاتا ہی کہ بکاربرار
بطور تعلقہ کے میرے اور آپکے سپرد ہو آپ بسم بالاتفاق بندوبست کر لیجئے یا نام سے آپکے ہو کر ایک فہمید
رہنا یعنی ضلعدار یہ ہی فقط پاس خاطر آپکے قبول کیا جاتا ہی لیس یہ دن عطر دیا اور پان تہہ کیا
رخصت ہوی دوسرے روز اسیطرح شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان بار یاب حضور پرنور ہو کر مسعود تصدیع نکلیا
کا کدورت گئے خود بدولت فرمایے یہ دو عملہ کی بات بہتر نہین اسمین آیندہ کو بہت رنجش پیدا ہو
امیر کبیر نے عرض کی کہ اگر حضرت انکا معروضہ کسیطرح کا بھی پذیرا نکرینگے تو کیا ہوگا یہ انکا نتیجہ اسعد
آپ اسکو بھی قبال نہین فرماتے اب مین انہین کیا جواب دیناہے خود فرمایا کہ تم نہین جواب دو
خود دینگے ب فرمایا کہ ہم دو چار روز کے عرصہ مین انکو باریابی مین سمجھا دینگے بہتر جواب اچھی ہی
اور چونکہ آپ ہو کر خود شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے فرما چکے تہے کہ ہم ملک برار کا تمہارے
مین تم جاو اور انہین سمجھا کر تنخواہ کنٹنجنٹ کا ذمہ اپنا کر آو ضرور آپ ہی کرینگے لیکن جملہ ارکان
کو شمس الامرا بہادر امیر کبیر کا درمیان آنا اور فیصلہ اس مقدمہ کا جو سالہا سال سے الجھا ہوا
مستصور سے نکلے ہوتا اور وہ نیکنام کہلاتا کو ار انتہا مرا جکو خود بدولت سے بہم دیا اور انہی سمجھتے ہین کہ
الملک بہادر نے اسطرح خودکی ظاہریت کی کہ آپ ملک او نہو دیا خاز دمعا وخصہ ہین اسکے بہت سے

تیسرا وقت احکام مختلف کے بیان میں

دیہات جاگیرداروں کے ضبط کر کے داخل خالصہ کردینے کا اسکا محاصل اس سے زیادہ ملا جاتا کا عجب ہے جاگیردار

بیٹھے تھے پانچویں تاریخ بہادر امیر کبیر شمس الامرا بہادر مع فرزندان کوٹھی کو تشریف لے گئے اور ارشاد ہوا

کہ بلیجان تو عجب ہے ظاہر کیے ویسے بولے کہ حضور کا ارادہ ملک دینے کا نہیں ہے کاش یہ تو یہی ہمیں صاف معلوم ہو

کہ ملک دیتے ہیں یا نہیں آپ ضرور دریافت کر کے مجھے کہنا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جواب دیا کہ ملک کے دینے اور نہ دینے کا

سوالجواب کرنا باعث طرفین کی رنجش کا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود ملا آپکو دینا بہتر ہے کہ نلجیان کو مجھے کہ ہم ابھی

مدارالمہام کو بلاتے ہیں اور ان سے دریافت کر کے جواب منگوا لیتے ہیں شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے کہا کہ میرے فقط ارشاد کی تعمیل

کا ہوا تھا سو ایک بہونچا دیا ہے رسولکا بلاغ باشد و بس واضح ہو کہ انہوں نے کرنیل ان کو صاحب راجہ

بہادر کے ہمراہ بھی روانہ کیا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جا کر کے تشریف لے گئے دو ساعت بعد آ بیٹھے اور تخلیہ

بعد کو سراج الملک بہادر حسب الطلب رزیڈنٹ صاحب کے کوٹھی کو گئے اور صاحب بہادر رزیڈنٹ صاحب بہادر نے کہا

کہ حضور ہمکو ملک دیتے ہیں یا نہیں اسکا جواب صاف دو اور جب تک اسکا جواب نہ ملیگا ہمارا اور نہ ہمارے

نامہ و پیغام موقوف رہیگا اسلئے ہیں ڈنڈ و شمس بو کہ ملکم صدر کا ہونا بہ آجتک یہی کہ دو ولایت

کی حیدرآباد جانیکو تیار ہیں جب تک آجانیکے یہ سوالجواب نہ ہیگا کیونکہ اور یہی معاملہ ہو کا بس سراج الملک

بہادر نے ڈر کے اور یہ کہا کہ حضور پر نور کہا برہان الدین کا بہت نالش ہیں اس سے کہلاتا ہوں اور رزیڈنٹ

کرنیل کہا اپنے چلے آئے اور سوا آپکے آپکے بارہا حجت ہو کر معروضہ رزیڈنٹ بہادر کا عرض کیے خود بدولت

فرمایے اچھا کہ جسمیں انکی خوشی ہو وہی ہمکو بھی منظور ہے ملک انکے سپرد کر دو ویس

سراج الملک بہادر ساتویں تاریخ یہ جواب لیکر کوٹھی کو گئے اور رزیڈنٹ صاحب اولا عکی

احکام مختلفہ کے بیان میں

پانچواں دربار بعد ایک بارہویں تاریخ شعبان کی روز شنبہ مطابق اکیسویں ماہ جون سنہ ۱۸۵۰

اٹھارہ سو پچاس عیسوی کرنیل لو صاحب آئے اور باریاب خدمت حضور پرنور ہوئے اس دربار میں عمدۃ الملک بہادر

اور اقتدار الملک بہادر ہر دو فرزند شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور سراج الملک بہادر مدار المہام

عرض بیگی اور ایک منشی سرکار عظمت مدار انگریزی حاضر تھے روبرو سب کے تہنیت نامہ

نواب نظام الملک بہادر کی طرف سے تہنیت نامہ پر خود مہر خاص اپنی ثبت فرمائی اور سرکار عظمت مدار

تہنیت نامہ پر رزیڈنٹ صاحب نے اپنی مہر کر دی پس قرار پایا کہ تعین روز کر کے بھیجا دیں تہنیت نامہ مہری

کلکتہ کا اسکو اگر داخل حضور فیض گنجور کے ہو مہری تہنیت نامہ ایسا ہیں والسلام

وقت مہر کے کاغذ انگریزی کو زنگیا نامہ سند کالی کی جگہ روشن ہوا الٰہی

خزانہ دار کو یہی حکم ہے ہر چند کہ تین بار زر کی سکہ کا رزیڈنٹ صاحب بہادر کی

حکم ہوا کہ اسکو لکھوا اور پڑھو خلاصہ مضمون تہنیت نامہ چند باتیں

کہ مجنب طاسکو خیر بارہویں شعبان ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری مطابق اکیسویں ماہ جون

سنہ ۱۸۵۰ اٹھارہ سو پچاس عیسوی کے ممالک محروسہ سرکار نظام کے چالیس لاکھ کا ملک

ستہ بندی وغیرہ کے صوبہ بیجاپور اور صوبہ برار اور صوبہ اورنگ آباد کے تعلقات واسطے ادا

ماہوار آئندہ سپاہ کنٹنجنٹ کے جو اُسی سند سے انگریزی کے لیا کہ جملہ رقم تمام اُسکی قریب پچاس لاکھ کے

ہے کہ ہر سال حساب ان تعلقات کے مداخل و محاصل کا بعد وضع ہونے مشاہرہ اور

کے بچے جو رزیڈنٹ ہو داخل خزانہ سرکار نظام کیا کریں اور خاطر شریک انداز

احکام مختلفہ کے بیان میں

سرکار آصفیہ سے نہو فقط سو دہی اسکا ان دیہات کے محاصل سے سال بسال لیا کرین اور کسی مہم و معرکہ
مین بخلاف عہد نامہ سابق کے جب فوجکشی کا اتفاق پڑے خرچ اسکا سرکار دولتمدار آصفیہ سے طلب نکرین
اور سپاہ کنٹنجنٹ وقت ضرورت کے جانفشانی مین کسیطرح کا عذر نہ لاوے اور ہر امر مین ممد و معاون سرکار کی
بسنور دریافت و اجبی ہے اور تعلقات مفوضہ کے حدود پر جو تعلقات کہ علاقہ نظام کے ہین لے نہین بالکل ید اختیار
نہوگی اور جمعیت معمولہ مین تخفیف ہو کر بمقدار دو ہزار سوار اور پانچہزار پیدل ہمیشہ کو بحال رکھی
و واضح ہو کہ جب عرضی کی یہ مضمون سر دربار پڑھ کر سنایا اور عبارت اسکی تمام کی مدار المہام نے
نشان اهتمام کرو اور جہان کہ مدات تفصیل کے تھے وے جاین تاریخ لکھی جانیکی نہین چھوڑ دین
قلم بند نہین کرو اور اسکے اقدام پر عبارتین تہنامہ کی سہو کاتب سے لفظ درکار کی جاے لفظ درگاہ کا تہا خود
ہی آپنے قلم اصلاح سے ہاں ہنوز کورا مہملہ بنا دیا اور اسکو کر دا اگر رشتہ خاص کے
بہادر نے بھی اپنا کاغذ مہری گذرانا وہ داخل سرکار دولتمدار ہوا اسکے بعد حضور طرف سراج الملک بہادر
ہو کر فرمایا کہ اگر تمہاری دیوانی مین تنخواہ فوج انگریزی کی برابر پہونچی ہوتی تو یہ جلیلک کے جاتیکا کا ہیکو
ہوتا اور گفتگو نا ملایم فیمابین ہمارے اور ایلچی انگریزی کے کیون آتی تمہاری دانائی اس حد کو پہونچا یا پہر
طرف کرنیلحان صاحب کے پہر کر بولے کہ اگر یہ تمہارا ادا کر دیتے ہوتے تو کیا تم ملک ہم سے لے
سکتے کرنیلحان صاحب بولے کہ آپکے دیوان اور اہلکار وںکی تردد سے ادا کرین کی ممکن نہیں
اسلیے ہمیشہ طور نا اور کرنا تحویل ملک کی فکر کی ورنہ کیا حاجت جو ملک آپکے دست قدرت سے نکل جاوے پہر حضور
فرمایا کہ بالفرض اگر روپیہ پہونچے ہوتے تو تم کیا کرتے کرنیلحان صاحب نے کہا کہ اسکی عوض مین ملک

شہر و متعلقان سرکار آزردہ خاطر جو سنا سو افسوس کیا کیلیں ۱۱ جمیلہ کا فایدہ ہوا کہ اسکو سکو ارم جیسے

کی جاگیر سعی سے دیوان کی حضور پر نور نے عنایت فرمایا کہ جب تطبیع مدار المہام او سکے کسیسے مزاج خود بد

کا مالک دینے پر آیا او سکو پانچوان روز تہا کہ سراج الملک بہادر ستروین تاریخ روز پنجشنبہ دو گہڑی پر اتکد سر اس

سینچی سرا گذرے اور جو آرزو ہین کہ دلمین تہین سب تشنہ لبکے رہیجان ابعد تدبیر اور بہیر ہی اور تقدیر اور جلال

ملک کے دینے مین قوت مرجعیت کی اور آسودگی حال تمام عمر تک اپنے مقصود ہو کی سو پانچ روز کے لیے ہوی ۱۱

کہ بسبب شرب مدام کئی دنون سے بیماری ضعف دل و گردہ معز الیہم کو ہوگئی تہی واللہ اعلم بالصواب چنانچہ مادہ تاریخ

ہر دو سانحہ کا قطعہ بذا بیہ راقم نے بہی سے بہر تاریخ ازین افسوس ٭ گرد تحریر چون قلم بگرفت ٭ این یکی گفت

سراج الملک ٭ جملہ ملک از دادہ و رفت ٭ جب تنخواہ سپاہ کنگشٹ کا یہ حال ہوا تو جمعیت رکاب کا کیا حال

سوائے عربون کے بلدہ مین کوی جوش نہین کسو کو پیسا نہین ملا جو قابل تحریر ہو خیر بعد تمام اسکے عرضی ریسیڈنٹ بہادر

ہیچ باب مقرر فرمانے دیوان کے آپ خود نے جواب مین لکہا کہ کام ریاست کے بڑے بڑے ہین ایک سپہ سالاری کے عہدہ

مین ہم تجویز کرکے تمہین اطلاع دینگے اور جب تک جو مقصد آپ کہ تمہارے ہوینگے سرکار عالی سے اجرا ہونگے پہر دوبارہ

الیسوین گورنر ریسیڈنٹ صاحب نے ایسی اطلاع کی کہ اسقدر تامل نہین ہو سکتا ایسا مقدمات تہا اسکے لارڈ گورنر جنرل

صاحب بہادر پاس سے در پیش ہوتے ہین اسکے لیے جلد کوی دیوان درپیشہ اور فاضل بعد الہیہ حضور پرنور

تجویز مین تہے کہ اہل فارہ و کاروبار دوران سرکار جیٹ والدہ سے سراج الملک بہادر کی سوالیے

جنگ بہادر بن اشجع الملک ابن منیر الملک بہادر مرحوم کو تجویز کرکے معروضے کیئے اور فرامین خود بدو

کہہ سکر بہو فرزانی کہ ان کے لیے آپ نے سند کا لکہا تہے اپنی طرف سے بہی راجہ نریندر بہادر ابن راجہ بالا پرشاد

ابن راجہ چند و لعل کو واسطے پیشکاری کے ممتاز فرمایئے اور سالار جنگ بہادر پر حکم ہوا چاہیئے سرفراز کیا لیکن

سراج الملک کیطرف ہمارے دو کروڑ روپئے آتے ہیں سب کی ادای تمنے اپنی اور ادای کے سو لاکھ روپئے سالیانہ

دینے چاہا اور راجہ نرندر بہادر سے کہلاتے ہے کہ تمنے ہم سے بعد ہو جانے کی راجہ رام بخش کی واسطے سرفرازی پیشکاری

کے بیس لاکھ روپئے کد ان بیٹے کا اقرار نامہ لکھہ دیا تہا سو وہ کہاں ہے فوج و آسیف جنگ پاس حکم ہوا تھا

واضح ہو کہ جب وہ اقرار نامہ گذرا ویسا ہی ایک اقرار نامہ جدید مع اور ایک اقرار نامہ کے بالفعل ارا ہی لاکھ روپئے

نقد دینے لکھوا کر سمکو دیئے اور بعد داخل ہونیکے پر دو دستور کے اطلاع رشید بہادر کی یاد ہوئی چہٹا

دربار روز شنبہ بائیسویں تاریخ ماہ الیہ کی جناب رستادار کرنل لو صاحب اور سالار جنگ بہادر اور

راجہ نرندر پرشاد بہادر بھی باریاب خدمت ہوکے خود بدولت انہیں بٹھلا کر کرنل لو صاحب سے ارشاد کیا کہ

ہم سالار جنگ کو واسطے دیوانی اور راجہ نرندر پرشاد کو واسطے پیشکاری کے ارکان دولت سے انتخاب کئے ہیں البتہ

کفایت سرکار یادولت کی کرینگے کرنل جان لو صاحب نے کہا کہ یہ مقدمہ انکی ہی اور سے شرط عہد نامہ کے

سہمیں کہ بنا رسید نشست کا ضرور نہیں اور ارکان دولت نے سابق سے چہوٹے صاحب اور دور یا صاحب وغیرہ

مصاحبان کرنل جان لو صاحب سے بھی موافقت کر رکہی تہی و سے اسمیں اول ہی کرنل جان لو صاحب

کچہہ کہہ آئے تہے بس کرنل جان لو صاحب چپکے ہو رہے تو بہی اتنا کہے کہ انسے کام ہو سکیگا حضور

پر نور فرماتے ہے کہ انکے خاندان سے یہ عہد چلا آتا ہے البتہ یہی کرینگے اور ہمنے تمہاری مصلحت سے

انہیں مقرر کیا ہے بس کرنل جان لو صاحب خود بدولت کی مرضی پر رکہہ کر برخواست کئے اور پان عطر ادا

لیکر رخصت ہوکے بعد روانہ ہونے پر بکہیوان سرپیچ سے آویزہ ہای زمردی اور پیشکار سرپیچ

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفه کے بیان میں

آویزہ بای تو حبکے سرفراز ہوے اور دفتر والوں کو حکم ہوا کہ نزدیک الات جناب بہادر کے حاضر رہیں اور دیوان
کو ارشاد فرمایا کہ جو رقعہ رزیڈنٹ کا آوے مضمون اطلاع ہمارے جواب لکہا جاوے تب دیوان نے عرض کی کہ بعضے مقدمہ
ضروری ایسے ہوتے ہیں کہ جواب اسکا اسیوقت لکہنا پڑتا ہی اطلاع ہونے تک کیونکر تامل کیا جاوے
فرمایا کہ اول ہمین اطلاع ہو لینی شرط ہی پہر جواب لکہنا دیوان ضرور اقبال اسکا کر کے رخصت ہو
برخاست فرمایا پس لارڈ جنگ بہادر دیوان اور راجہ ... رزیڈنٹ میر آپ اپنی اپنی اوجہد کی قایم ہوے
عرصه میں جواب تہنیت نامہ کا نزدیک لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے آیا رزیڈنٹ بہادر بار اسکو عرض کی
ہوں ساتوان دربار پہر دسویں تاریخ رمضان المبارک کی سنه ... روز شنبہ کو ... صاحب اور
صاحب کہ ہمین چند کلکتر تہے جو تعلقات معوضہ پہ مقرر کیے گئے تہے اور منشی رزیڈنسی بہر
خزانہ حاضر خلوت بیار ہوے بعجز د اطلاع کے خود بدولت پہ یاد فرمائے رزیڈنٹ بہادر معہ ہمراہی
بہادر دیوان اور راجہ ... رزیڈنٹ ... مجری ہو اور کرنل جان لو صاحب خریطہ لارڈ گورنر جنرل
صاحب بہادر کا نام سے حضور پر نور کے جو متضمن اور پر تعریف دانائی اور فہم و ازدیاد استحکام اتحاد طرفین
معہ تہنیت نامہ مہری لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے گذرانا نقل خریطہ لارڈ جنرل ڈلہوزی
صاحب بہادر گورنر کلکتہ بنام نامی نواب آصفجاہ نظام الملک ناصر الدولہ بہادر
درینولا مخلص بوصول عہدنامہ با دستخط ان عالیشان مرقوم ششم ماہ جون سنه ... [illegible]
... خورسند و خوشنود گردید صاحب رزیڈنٹ از طرف گورنمنٹ بند دستخط بر آن عہدنامه کرده اند
... و ازروی عہدنامہ مذکور رابطہ یگانگت و اتحاد دیگر از قدیم فیمابین ہر دو سرکار عالیه مربوط و محکم است

زیاده از استحکام پذیرفت و ازین فایده طرفین بظهور خواهد آمد سر اینکه همچو کاربندی آن کرم فرما توقع
بالطبع آن والا قدر در نسبت این سرکار پایدار نیکو در یافتم و نیز از تحریر پذیرفتن اقرارنامه جدید حسب ضابطه کمال اطمینان
[illegible] آن والا قدر دلیل اخلاص منزل خاکرفت چار روپے اقرارنامه مذکور نفع به محاصل آن کرم فرما افزونی
خواهد پذیرفت و نیز موجب ازدیاد آسایش آن والا قدر خواهد گردید و حفظ و حراست آن قدر منزل رعایا ایالت آن عالیشان بخوبی خواهد شد
فوج متعینه سرکار بوجه احسن کرده خواهد شد فوج مذکور بطوریکه در عهدنامه مندرج است همیشه بوقت ضرورت بکار سرکار آن عالیشان
خواهد آمد و اتفاقی افواج آن کرم فرما [illegible] والا قدر از فوج مذکور همیشه بعمل خواهد آمد و جمیع
نزاع و خلاف از میان [illegible] روابط و [illegible] و ارتباط که از ایام قدیم فیمابین سرکارین
بوده همواره بلا هیچگونه تفاوت بهمان طریق در آینده جاری خواهد بود در ضمن همیشه مخلص خواهان خیریت
عافیت مزاج والا خود تصور نموده بارقام اطلاع آن ممنون و شادمان میفرموده باشند زیاده ایام جمعیت و شادمانی
بکام باد [illegible] واضح ہو کہ وہ تہنیت نامہ جو طرف حضور بندگان عالی کے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو گیا تھا سو وہ
[illegible] گورنر جنرل صاحب بہادر نے [illegible] اپنا مہری تہنیت نامہ بہت عمدہ [illegible]
[illegible] تہنیت نامہ [illegible] خاص مہر خوب چسپیدہ تھی اسکی بھی نقل دوسری [illegible]
[illegible] کے واسطے [illegible] بھجوا دیا [illegible] مذکورہ خود [illegible]
لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف [illegible] اعتصام الملک عرض بیگی کو دیئے ویسے پڑھنا شروع کیئے
اور آپ مشغول [illegible] کو واسطے مقابلے کے ملاحظہ فرماتے رہے جب عرض بیگی [illegible] تک عرض [illegible]
لیے [illegible] فرمایا کہ اچھا سر مہر کردو چنانچہ [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

شمار دفتر

دوبارہ امیر کلاں بہ حضور فیض گنجور کرنیل لو صاحب کے حوالے کیے گئے اور تنہا سید اللہ کو [illegible]
صاحب بہادر کا داخل مہر خانہ ہوا اور عمدۃ التحویر سراج الملک بہادر کے تعلقات مفوضہ میں کمی آئی [illegible]
تھی بیہودہ بھی دربار ہذا میں منتخب ہو کر شریک تنہا کیے گئے اور اسقدر دیا [illegible]
جانلو صاحب نے عرض کی کہ تنہا سابق حضرت کا جو لارڈ جنرل صاحب بہادر [illegible] آپ کو [illegible] خود بدولت
آپ کی کچھ حاجت نہیں مضمون [illegible] کرنیل لو صاحب سے جواب عنایت ہو جواب [illegible]
کیے آپ فرمایا کہ عنایت ہو گا بعد اسکے کرنیل لو صاحب نے کہا کہ سیف الملک فرزند حقیقی جہان [illegible]
مغفور ہ جو ہماری کوٹھی کو آتے تھے بہتے بدون اطلاع آپ کے آنسے کا عذر کیا خود بدولت [illegible]
تمام صاحبزادوں کی تنخواہ دو دو ہزار روپیہ تھی مقدار [illegible] چند ولعل کے اور [illegible] ہزار روپیہ [illegible] احسان
بدیر [illegible] ہوتی تھی اسکی شکایت [illegible] ہونگے اور سوا اسکے جو جواہر کہ انکی والدہ اور غلام [illegible]
کہ کو [illegible] میں انکی ماں کے ہیں اسکے ہضم کرنیکا ارادہ ہے اسلیے آپ ہونگے بہ طرف اقتدار الملک بہادر
جو بار باب [illegible] فرمایا کہ میر عالم علی جو جاداد اقربا کی تجویز کر دیے ہیں اسکی [illegible]
واضح ہو کہ مراد اسکے طلب اس رقم کی تھی جو شمس الامراء بہادر امیر کبیر بنده لاکھ روپیہ [illegible]
تھے اس قرار سے کہ ادائی ایک ایک سال دو لاکھ داخل خزانہ ہوا کرینگے جیسا کہ دفتر دوم میں بیان
کیا ہے [illegible] کن کو [illegible] ملا اور [illegible] ہوئے مقدار [illegible]
ہو کر ارشاد کیا کہ تم کیا کرتے ہو [illegible] عرض کیے کہ غلام سالار جنگ بہادر کے نزدیک حاضر رہکر داخل
خارج دیکھا کرتا ہی خود بدولت نے فرمایا کہ تم بطور اپنے دادا کے اپنے گھر میں بیٹھ کر بد اخل

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان میں

مہاراجہ دیکہا کرو سپس راجہ نانک بخش کو ایک قسم سرٹی دو ہزار روپیہ کی جو دیوانی سے آئی تہی با سنہ فرازی

علاقہ کرور کیہری کی عنایت ہوی راجہ مذکور نے بعوض اس عطیہ کی گذرانی اور رخصت ہوی چنانچہ قلمرو

دو لیمار از نظام الملک بہادر کے ان دربار و نمین جو البیل لاک کا نائب وضع اخراجات کے مبرد نمایان ہیں کا

کمپنی بہادر کے ہوا اور قسم خاص اسکی پاس لاکہ روپیہ ہوتی ہی واضح ہو کہ جب تمام مقدمات طی ہوچکے اور

طرح سے معاملہ سپاہ گنجنت کا گذشتہ و حال و آیندہ فیصلہ پا یا فیروز کی زبان لوجنٹ بکی کرم ہوی اور

استمرار یا آٹہوان دربار جسکو چہٹی تاریخ شوال کی روز شنبہ خود بدولت رونق افزای ہوے

لشکر مقیم کہ صاحب بہادر وہان آئے اور بار ملی میں بعد چہرہ عنایت طرفین کے عرض کی کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر

کلکتہ سے مجہے یاد فرمایا ہی اب میری روانگی در پیش اسلیے کہ وہان کی کونسل میں ایک اسامی کی

جگہ خالی ہوی ہی اور اس جگہ پر میں مقرر پایا ہون خود بدولت نے فرمایا کہ تمہاری روانگی ہوی وے

کہ یہین چار مہینے کے عرصہ میں ہوگی پس خود فرمایا کہ تمہاری طلب بہت جلد ہوی وے عرض کی کہ میں تابع

امر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا ہون اور میرا جانا وہان سرکار کے حق میں بہی بہت بہتر اور مناسب ہی اس

لیے کہ جب میں داخل کونسل ہونگا تب مقدمات میں سرکار عالی کے ساعی ہونگا اسیدر حکی اور چند

روز کرنل جان لو صاحب نے تخلیہ چاہا اور خلوت میں یون گذارش کی کہ لالہ بہادر دفتر دار مال سرکار عالی میں

مختار اور روا رسا رہی دیوان اور پیشکار کا کوی حکم اجرا نہیں ہوتا اور ممالک محروسہ میں سرکار عالی کے ظلم و

تشدد عوام اور رعیت کا بہت ہی بلکہ ایسا پایا جاتا ہی کہ تہوڑے سے عرصہ میں ملک تصرف سرکار عالی کے نکل جاوے

اور ان نو جوان اہل کاروں کا بندوبست ہونا دشوار اور ریاست میں آپکی امرا سرکار سے کوی نہیں رہا سوا لالہ سے الامراء بہادر

احکام مختلفہ کے بیان میں

امیر کبیر ایسے ہی اور چند باتیں اتحاد کی کرکے مرخص ہوئے اور ہنوز تیاری روانگی کی تھی کہ قبل رخصت
ہونیکے اسی مہینے میں اطلاع سے خود کی کرنیل صاحب نے جو تعلقات سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کے
قریب حدود تعلقات مفوضہ سرکار عظمت مدار انگریز کے واقع ہیں عدالت اور فوجداریاں انہی قائم کرکے نوان دربار
پھر اکیسویں تاریخ ذیقعدہ کی روز شنبہ کرنیل ان لو صاحب باریاب ہو کر وہ عہدنامہ سابق کا مہری بند کا بعینہ کہ تمام
جو روز کلکتہ ہوا اور آپکے واپس آنیکا قرار تھا چونکہ وہ قبل اس دربار میں مشتہر ہوچکا تھا داخل حضور فیض گنجور
اور احکام گورنمنٹ کا جو بیچ انتظام [illegible] دربار کے نام سے صاحب ریزیڈنٹ کے آیا تھا ترجمہ اسکا بھی ملاحظہ میں
ملتجی تنخواہ اقربا سرکار عالی کے عرض کیے اور [illegible] ہوا اور دو پہلوں اطلاع ان امورات کا بندوبست ضرور
فرمایا کہ عدالت مقرر ہوئی ہے ہوجائیگا پھر سالار جنگ بہادر نے عرض کی کہ ہنگامہ پہلو کا شہر میں بہت ہی [illegible] ہے کہ دو ہزار
کرنا لازم ہے تو تمہد نشست کرکے اسکا بندوبست کرو اور کوتوالی میں بھی جمعیت کم ہے وہاں بھی افزایش اہم ہے پس کرنیل صاحب
عرض کی کہ صالح [illegible] پر ہمارا آئین بموجب قصاص خون کا ثابت ہوا ہے وہ قابل پھانسی دینے کے ہے اور یہاں کے علما
اپنی درایت موافق خون بہا لینا اور ہمیشہ کو قید رکہنا لکھ دیا ہے چنانچہ نوشتہ انکا حاضر ہے پس عرب
مذکور واسطے حبس دوام کے جو آپ ہمارے ہوتا خود فرمائے [illegible] کرنا کیا ضرور ہے [illegible] کردینگے
کرنیل ان لو صاحب بولے اگر اخراج منظور ہے تو بھی ہمارے حوالے ہونا علاقہ داران کمپنی بہادر بمبئی کو لیجا کر
جہاز پر سوار کردینگے تب خود بندوبست فرمانا تمہارے حوالے کرنا کیا ضرور علاقہ داران سرکار عالی [illegible]
لیجاینگے اور جہاز پر بٹھلا کر روانہ کردینگے پھر کرنیل ان لو صاحب نے عرض کی کہ انشاء اللہ تعالی بعہد دو سال کے
مفوضہ سے اخراجات ماہوار جمعیت اور سود بقایا وضع ہوکر [illegible] روپیہ سالانہ داخل خزانہ سرکار عالی

نسبت خود و کارگزار شاد ہوا کہ کسی طور سے رقم کی اور لیس کی اس کا بہروز کو بھی اطلاع کردیں ہم بھی ...

کرینگے اسمیں کہ ان کا نوکر صاحب کی گذارش کی کہ انکی سرکار میں ایسا کوئی کارکن نہیں کہ جو بخوبی ... مالک ...

کریں اگر کوئی ایسا ہوتا تو تعلقات مفوضہ ہم بھی اسکے حوالہ کرینگے جو کلکٹر علاقہ کمپنی بہادر سے تعلقات ...

ہیں بہت ہوشیار و کاردان ہیں کفایت شعاری انکی آئندہ معلوم ہوگی سنید کہ نواب صاحب سید محمد ...

برادر سید محمد حسین خان دام مستقیم الدولہ کی سفارش کی کہ یہ شخص بہت قابل اور عاقل ہیں لکھنؤ میں ...

ساتھ رہا ہیں خوب واقف ہوں حضرت ... خاطر میری ... فرمانا خوب ...

... شخص بہت ناکارہ اور ... نواب صاحب ... اور رخصت ... اور ...

... اسیطرح ... آئے ... اپنے ... کیا اور ...

... ایسا ... تاریخ ... نواب صاحب آئے اور حضور پر نور ... خاص ...

... اللہ ... کو بھی ... روانہ ... کلکٹر ...

... کلکٹر ... نام ... صاحب بہادر کے واسطے حصول ... کو ...

... بخوبی ... سفارش ... صاحب ... ہیں ...

... ہو نقل ... اس ... تمام ... سیاق ... عبارت ...

... ظاہر ... ہوا ... اس التماس کی ... کا ... حصول ... اور ...

غفران مآب نظام الملک میر نظام علی خان بہادر ...

سمت ارقام پذیرفته بود و بوضوح پیوست الحق با بدویت [illegible] یقین کلی حاصل است که آن شهامت مرتبت از صمیم قلب [illegible]

در مساعی اند و از آنجا که خلوص نیت و صفای عقیدت در انصرام مهام تاثیر تمام دارد مطمح نظر است که [illegible]

سعی و اهتمام آن برگزیده [illegible] غوامض [illegible] و هواخواهی بنیاد این دولت ابد پایدار کمالی قرار گیرد و که آثار [illegible]

اطوار دوام و استحکام آن بمواره سمت ازدیاد و ارتفاع پذیرد و آنچه از روانگی خود بسبب [illegible] مسرور بود [illegible]

مشاوره بالمشافهه با پادشاه و وزیر والا دستگاه ولایت خود ترقیم یافته بود نظر براینکه آن شهامت مرتبت [illegible]

فهم و فراست بالغ نگاه و بمقتضای دوربینی و کاردانی از اکثر ضوابط و روابط این سرزمین چنانچه باید [illegible]

بر خاطر ما بدولت بسیار گران آمد لیکن چون صحت مزاج مقدم و انتظام امور [illegible] اولی و اهم است [illegible]

[illegible] در کنف حفظ و حمایت خود بمنزل مقصود برسد و مراجعت بکلام بالای خاطر خواه [illegible]

صورت ظهور گیرد قلمی شده بود که اراده آن شهامت مرتبت اینست که وقت رسیدن جلالت [illegible]

این خاندان عالیشان و مراتب اتحاد و دوستی با دولت [illegible] اطمینان خاطر نشان پادشاه و ارکان دولت [illegible]

نمایند که موجب [illegible] امور فیمابین و استحکام بنیان اتحاد طرفین و منشور رفاهیت عباد و امنیت بلاد [illegible]

شود و با دولت را نیز انضباط قوانین پادشاهی و استقامت آئین سلطنت سلاطین آن [illegible]

امور [illegible] عهد و صیانت امور قرارداد [illegible] خاطر بود چنانچه قبل ازین [illegible]

در قرارنامه که درستی آن [illegible] باین امر شده بود الحال که بروانگی آن شهامت مرتبت [illegible]

از حسن اتفاق [illegible] و بثبوت پیوسته که آن شهامت مرتبت از دل و جان در انصرام [illegible]

مساعی اند الحال نامه که از [illegible] محبت و یگانگی [illegible] پادشاه والا جاه [illegible]

[illegible]

احکام مختلفه

با یک حلقه انگشتری الماس مجوزن و سربمهر موافق رسم آن دیار بطریقه هدیه ارسال [illegible] نموده
مرتبت بر طبق نوشته خود سعی بلیغ در تاسیس مبانی اخلاص و تشیید ارکان اختصاص بظهور آورده و قواعد
جدید را که رو بکار است بدستخط آن پادشاه خورشیدکلاه استحکام خواهند داد و با دوام ابواب اتحاد و وداد مفتوح
و همواره پاس رسوم یکرنگی و یکجهتی از جانبین ملحوظ و منظور باشند انچه بطراوت احوال قرار داده کلک صداقت
مسلک شده بود که کار و بار خدمات متعلقه ولایت حسب آنکه باید و شاید بعمل خواهند آورد تفصیل این
پیام مهام زبانی شهامت و جلالت دستگاه خود میستر جانسین که در فنون سفارت بجامعیت تام و بنده شهره آفاق
مفهوم گردیده است که واسطه شده اگر بخوبترین وجهی سرانجام این امر خطیر نمایند کلید افتتاح ابواب وفاق
و اتفاق همین است چنانچه از فحوای تحریره مکتوب اگرزیکه بخط خود بنام مشار الیه ارقام نموده بود
دلگرمی و استحکام در انصرام کار [illegible] بدولت بر وضوح انجامید چون شهامت مرتبت در بعضی مدعیات سکوت ورزیده
و در حیثیت طبیعت [illegible] حقیقت [illegible] در کاست اطلاع مسامع رسانیده اند چنانچه از حقیقت ملک [illegible] جدید
که حق ذاتی سرور [illegible] دولت است و بوجهی چند در تصرف دیگران رفته نیز که [illegible] مطلع اند لهذا در سیاق
مراتب میستر جانسین فرموده بسابق نویسانیده شده بود الحال نیز منفصل از نوشته مشار الیه
وضوح خواهد یافت سعی بلیغ در گرفتن ساختن [illegible] میستر موصی الیه لازم دانسته تا تحقق
بمرکز قرار گیرد و همیشه ریاض صداقت و وفاق سرسبزی و شادابی روز افزون پذیرد و [illegible] بود
که میستر کم فرس که [illegible] سعودی اتصاف و بآن شهامت مرتبت کمال اتحاد دارند جانشین نموده
اند و از مشار الیه خاطر جمعی است که همیشه در ازدیاد استحکام روابط فیمابین سرکار [illegible] دولت

کمینی ساعی خواهند بود و یقین است که انشاء‌الله مرتبت مشیخت را که جانشین خود مقرر کرده اند التمیز

و بانتظام کارها بند و ساعی خواهند بود نامه از طرف نواب ظفر انتساب نظام الملک میر نظام علی خان

بپادشاه انگریز کوکب دولت و اقبال اختر شوکت و اجلال پادشاه خورشید کلاه مسند دستگاه والا شان

دودمان طرازنده اریکه رفعت و عظمت فرازنده الویه ابهت و حشمت مالک ممالک نامآوری المسالک عمل گستری

جهاندار جمشید قواعد کامکاری تاج بخش مناصب ارجمندی معارج معارج سربلندی کامکار کشور نامداری شهریار

شگفته افروز افسر و اورنگ روز آموز دانش و فرهنگ جارج سیوم پادشاه گریت برتن و فرانس و ولایت

حصول آرزو‌یابی و آمال طالع و لامع باد بعد پوشیده نماند که صحایف احتیاط ساعات میکرد و که مشاهده جمال اطوار که

قلوب بالطبع نظر است کامل عبارت است از بدو مخالطت رعایای ولایت فرانس و جزایر انگریز با اهل این دیار

حصول آگهی رضامت و آئین و متانت آداب و آئین سلاطین انگریزیه علی الخصوص انضباط

لوازم مصادقت و وفاق و ثبات قدم و تمام مراسم الفت و اتفاق که در نظر قدسیه سال

کمالات بنی نوع انسان سرآمد فضایل و بهترین خصایل است و بالتخصیص تذکار مکارم صفات و از ملکات آن

شهریار کامکار نامدار که در تهذیب ضوابط ایالت و سروری و ترتیب روابط جهانبانی

مرتبت نصف بار امثال و اقران برگزیده و افواه جمهور مذکور و در اطراف و اکناف ربع مسکون طاق

رواق شهرت ایشان در جهان از سایر جهانداران معروف و مشهور است سینه خاطر بود در مطالعه

سلسله محبت و وداد و رابطه اساس محبت و اتحاد داشت اما از انجا که بهار مرتبه شوق

خویش نیابند در ینولا امارت و ایالت مرتبت شهامت و لیاقت منزلت ایشان

[illegible]

سمو السلطان مستر شیلیر عماد الدوله بهادر که بحسن مساعی خیرت و نیکو اتی اهالی آنجا را برتبه از خود راضی [illegible]

[illegible] بلاد هندوستان از رو انکه مشار الیه اقرده فاطروا و دیگران اند غریب هست آن بادشاه والا جاه

[illegible] سبب بنیان [illegible] بر ساطت آن رمز شناس قابل قبلات والی برده [illegible]

[illegible] خواهی بجا نموده واقعی از فرزاد او که بدیدند شد این رساله سپهر مماس مخصوص [illegible]

[illegible] شده تا بنیان این بنا رفعت انتبار قواعد قرار گیرد که دست سوانح حدثان انهدام [illegible]

[illegible] پذیرد و بحکم بهادر و بجا آوردیکه [illegible] الناس [illegible]

[illegible] قبول [illegible] باز بوده همواره [illegible] بطریقه اتفاق و اتحاد و یکرنگی از جانبین [illegible]

دولت [illegible] از طرف مشیر [illegible] سکندر جاه بهادر بنام لارد و مارکوس [illegible] بهادر [illegible]

[illegible] الکبیر [illegible] جلالت دستگاه فرزند [illegible] فخر الدوله مؤتمن الملک

[illegible] بارک حشمت جنگ بهادر از [illegible] و معالی او [illegible] قراری [illegible]

[illegible] کوالیفیه و ملاحظه نمودن نقل [illegible] بهادر [illegible] برای دعوی [illegible]

[illegible] کافی و وافی باد [illegible] مصلحت [illegible] موافقت و معاودت فیما بین دولتین

[illegible] که از اجرای [illegible] مذکور [illegible] حال این سرکار [illegible] منصور گردید و یقین حاصل

[illegible] این امور [illegible] حقوق موروثی علاحضرت [illegible] درین سرکار و حیات [illegible]

[illegible] زیاده طلبی معاندان [illegible] مخاصمت و [illegible]

[illegible] توسیع و تحکیم مملکت [illegible] جاه [illegible] اقتدار و عظمت و شوکت و قدر و منزلت این [illegible]

در میان یکدیگر ریاستهای هندوستان ودوکن جز فواید و نتایج لابدی سررشته موافقت کلی واقع فیما بین دو ملتین

بوقوع آمده و اینکه بانی هر کار از رزیل کمپنی انگریز بهادر که لوازم تردد و مساعی درانجه این همه فواید عظیمه عاید حال

این سرکار شود بعمل آورند صرف مقتضای مستلزمات وفاپرستی نبود بلکه از تنقیح اینمعنی هم بوده که خیرخواهی

انگریز بهادر بلا تفاوت و مغایرت مسایل خیرخواهی و صیانت و حفاظت جمیع سرکاران متعهد سرکار منصور است

و فوایدیکه از روی موافقت سرکار فلک اقتدار انگریز بهادر عاید حال این سرکار شده و نیز آن علیجاه شان آنرا و نیز

هرقدر که باشد بجا بدیه کافی عوض و اپسی تردد آن و نیز میدانیکه بدریعه آن اینهمه فواید بحصول انجامیده منصور قرار دهند در سلطنت

آن سمو المکان را بدیده عنوان مشکور و علو همتی تصور ساخته در باب عدم اقبال مرحوزه اعنی سعادر فوج القلم شدن

بانور معذور داریم معهذا در ازای چنین دلیل جلیل خیرطلبی که باید نسبت سرکار انگریز بهادر و محبت والتفات باطنی

نسبت بذوات علیجاه شان و مراتب شکر و احسان و امتنان که بدل بظهور آمده در باب یقین تصور نمائیم که [illegible]

سمو المکان در باب عدم اقبال مرحوزه مزبوره که از دلایل بلند حوصلگی باید دانست و در آن سرکار کمپنی انگریز بهادر

تمام دارد و نظر بر رعایت و پاسداری رسمهای آن و آیین معدلت تضمین و آیات نصفت قرین که همواره دستور العمل کار فرمایان

کمپنی انگریز بهادر نسبت بسرکار دولتمدار باید بوده است نه نسبت دیگر و حشمت جناب بهادر از شفقت از آنکه از اوله عدیم

البدل قدردانی و حسن پذیرایی سرکار کمپنی انگریز بهادر و محبت دلی باید دانست و نسبت بسرکار موصوف

تصور نموده از طرف سرکار موصوف قبول داشتند خیلی بجا و موقع بود و رفتار و روی بهادر موصوف در این

مقدمه که فی الحقیقت کار هر دو سرکار در آن مشتمل است موجب افزایش اعتبار آن علیجاه شان و

تحسین و آفرین از طرف این سرکار منصور است توصل کرده مضامین مندرجه بنا مهما و کلها

موضوع و مکشوف و مفهوم گشته مسرور و مبتهج ساخت که ارباب فهم و فراست را در جمیع عقول و کیاست که مقتضی ...
مصالح ریاست و دقیقه یاب مدارج انتظام مهمات اند مخفی و محتجب نخواهد بود که عمده فواید دنیاوی ...
هر دو دولت علیه آوازه عظمت و نام آوری و حسن شهرت بلند گردد ... عدل ...
حسن نیت و بذل اشفاق که نتیجه فایده و نفع عامه بال ... نیز ... کمال فتح ...
دولت در ارتفاع معارج عظمت و شوکت منحصر باید بر ... و اتحاد در ... عظیم الشان احکام ...
اهل ... الحمد لله و المنة که درین اوان ... از هر دو سرکار دولتمدار ...
پیوست که هیچ یک از عوام و خواص ... الناس ...
سالیانه ... و ازین طرف ...
نیست حقیقت ... راسخ البنیان ... و اتحاد ...
متعذر بودن ... اقبال ...
قوانین معدلت ... و ... العمل سرکار ...
عام و خاص بکمال حسن و خوشنمای گردید ... نام آوری ...
و بهتری هر دو سرکار را بمقتضا واحدیت ... اول ... موجب
گردید امر ثانی نیز ... باعث خوبی و خورسندی گشت و ... خوشنمای ...
و خرد دوربین و کار آگاهی و دقیقه سنجی و حق شناسی و حق گزینی و حق پرستی ...
آن ... منصه شهود جلوه گر گردید ... اصابت رای و حسن تدبیر و صیانت ...

احکام مختلفه سرکار انگریز

[illegible]

ارجمند و خوض معانی بالند و حفظ ناموس ریاست و پاس نام آوری دولت و سلوک شیوه [illegible]

عیش و التزام سجیه رضیه خیراندیشی جانبین از آن سمو المکان مشهود و معاین گردیده بیکی دو [illegible]

و زبان قلم صدق رقم در آید از هزار یکی و از بسیار اندکی خواهد بود و الا آنچه در باب استحسان دیده [illegible]

و [illegible] فرزند محبت پیوند مونس الملک فخر الدوله حشمت جنگ بهادر [illegible] فرزند [illegible] طرز گردید

از سمع ظاهر و باهر و [illegible] تجارت سیر و تواتر خبر و از [illegible] مشهود و متواتر [illegible] که وجود مردم صلاح اندیش [illegible]

و انجام و افزایش [illegible] صدق [illegible] و مساعی جمیله بتقدیم رسانند دلیل [illegible] دولت و برهان [illegible] ترقی

معارج انتظام امور ریاست الحمد لله که مصداق [illegible] در وجود [illegible] بهادر [illegible] یافته

[illegible] عشق [illegible] وقت [illegible] اقتدار [illegible] از انجا [illegible]

ایام [illegible] خواهان خیر [illegible] بایصال [illegible] زیاده چه نوشته شود

الکاتب بعون الملک الوهاب [illegible] اعلم بالصواب [illegible] قطعه [illegible] تاریخ [illegible]

کتاب [illegible] گلزار [illegible] نام [illegible] تخلص [illegible] مسعود [illegible] علوی [illegible]

قطعه چو این نسخه از [illegible] تربیت [illegible] شده [illegible] سال تاریخ کردم [illegible]

[illegible] گفت [illegible] تاریخ [illegible] الحمد لله والصلوة [illegible]

رشید الدین خان [illegible] صدر [illegible]

صاحب [illegible] رشید الدین [illegible] بهادر [illegible] متعالی تالیف [illegible]

[illegible] تصنیف [illegible] العصر منشی خوش فکر فصاحت بیان بلاغت نشان [illegible]

حکام مختلفه سرکار [illegible]

[illegible]

زبان کاشف همه فنون فارسی واقف جمیع علوم عربیا جامع معقول و منقول طالب فروع و اصول

ممیز رسایل مشهور و محقق مسایل مرجو دکشاینده دقایق فلسفی نماینده حقایق هندسی یابنده

مضامین فرایض درر کبرنده مقاصد عقاید مشتا و ربحر دوحا مستغلق

و معانی و بیان هیئت دان حیدرآبادی مولوی

محمد غلام امام خان سلمه

الرحمن

قد فرغت من هذا الکتاب فی تاریخ ہفدہم ماه ذیقعده سنه ۱۲۸۲ھ

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

صفحات

مقدمہ راجون کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین ———— ۴
پہلی فصل موافق گفتار صاحب سیر المتاخرین کے اور اسمین بارہ شعبے ہین ———— ایضاً
پہلا شعبہ راجہ جدہشتر اور اسکے ورثا کے بیان مین ———— ۶
راجہ جدہشتر کا بیان ———— ایضاً
راجہ پریچھت کا بیان ———— ۷
راجہ جنمیجی کا بیان ———— ایضاً
راجہ اسمندا اور اسکے پیروان کا بیان ———— ۸
دوسرا شعبہ راجہ بسروا اور اسکی اولاد کے بیان مین ———— ۹
تیسرا شعبہ راجہ برباہ اور اسکی اولاد کے بیان مین ———— ۱۰
چوتھا شعبہ راجہ دندہرا اور اسکے برون کے بیان مین ———— ایضاً
پانچوان شعبہ سکونت کے بیان مین ———— ۱۱
چھٹا شعبہ راجہ بکراجیت کے بیان مین ———— ایضاً
ساتوان شعبہ سندرپال اور اسکے جانشینون کے بیان مین ———— ۱۲
آٹھوان شعبہ نلوگہند اور اسکے ملحقات کے بیان مین ———— ایضاً
نوان شعبہ ہریرم اور اسکے متعلقات کے ساتھ ———— ۱۳
دسوان شعبہ دہی سین اور اسکے خلفا کے بیان مین ———— ایضاً

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

فہرست کتاب تاریخ

رشید الدین خانی ۲

گیارہواں شعبہ	راجہ دیپ سنگھ اور اسکے فرزندوں کے بیان میں	۱۴
بارہواں شعبہ	راجہ برتھی سنگھ کے بیان میں	۱۵
دوسری فصل	موافق تحریر شیخ محمد قاسم فرشتہ کے اسمیں پندرہ شعبے ہیں	۱۶
پہلا شعبہ	کشن اور اسکے فرزندوں کے بیان میں	ایضاً
کشن کا بیان		ایضاً
مہاراج کا بیان		۱۷
کیشوراج کا بیان		ایضاً
فیروز رائے کا بیان		ایضاً
دوسرا شعبہ	سورج اور اسکے پسر کے بیان میں	ایضاً
سورج کا بیان		ایضاً
بہراج و ... کا بیان		۱۸
تیسرا شعبہ	کیدار کے بیان میں	ایضاً
چوتھا شعبہ	شنکل اور اسکے پسر کے بیان میں	ایضاً
شنکل کا بیان		ایضاً
راجہ رہست کا بیان		۱۹
پانچواں شعبہ	مہراج اور اسکے متاخرین کے بیان میں	ایضاً
مہراج کا بیان		ایضاً

کیدر راجہ کا بیان ——— ایضاً

راجہ چینچند کا بیان ——— ایضاً

راجہ دہلو کا بیان ——— ۲۰

چھٹا شعبہ راجہ فور کے بیان میں ——— ایضاً

ساتوان شعبہ سینسار چند کے بیان میں ——— ایضاً

آٹھوان شعبہ راجہ جونہ اور اسکے پسر کے بیان میں ——— ایضاً

جونہ کا بیان ——— ایضاً

کلیان چند کا بیان ——— ۲۱

نوان شعبہ بکرماجیت کے بیان میں ——— ایضاً

دسوان شعبہ راجہ بھوج کے بیان میں ——— ایضاً

گیارہوان شعبہ باسدیو کے بیان میں ——— ایضاً

بارہوان شعبہ رام دیو کے بیان میں ——— ۲۲

تیرہوان شعبہ پرتاب چند کے بیان میں ——— ایضاً

چودہوان شعبہ راجہ انند دیو کے بیان میں ——— ایضاً

پندرہوان شعبہ مالدیو کے بیان میں ——— ایضاً

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان میں اور اسمین دس تذکرے ہیں ——— ۲۳

پہلا تذکرہ غزنویوں کے بیان میں ——— ۲۴

ناصر الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان محمود کا بیان —— ایضاً
دوسرا تذکرہ —— غوریوں کے بیان میں —— ۲۶
سلطان شہاب الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان قطب الدین کا بیان —— ۲۷
سلطان ارام شاہ کا بیان —— ۲۸
سلطان شمس الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان رکن الدین کا بیان —— ۲۹
بی بی رضیہ کا بیان —— ایضاً
سلطان معز الدین بہرام شاہ کا بیان —— ۳۰
علاء الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان ناصر الدین کا بیان —— ۳۱
سلطان غیاث الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان معز الدین کیقباد کا بیان —— ۳۲
تیسرا تذکرہ —— خلجیوں کے بیان میں —— ۳۴
سلطان جلال الدین کا بیان —— ایضاً
سلطان علاء الدین کا بیان —— ۳۵

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

سلطان شہاب الدین کا بیان	۳۸
سلطان قطب کا بیان	ایضاً
چوتھا تذکرہ خسرو خان نمک حرام کے بیان میں	۳۹
پانچواں تذکرہ تغلقوں کے بیان میں	۴۰
سلطان غازی الملک کا بیان	ایضاً
سلطان محمد شاہ کا بیان	۴۱
سلطان فیروز شاہ کا بیان	۴۴
سلطان غیاث الدین کا بیان	۴۶
سلطان ابو بکر کا بیان	ایضاً
سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ کا بیان	۴۷
سلطان علاء الدین کا بیان	۴۸
سلطان ناصر الدین کا بیان	ایضاً
چھٹا تذکرہ سیدوں کی سلطنت کے بیان میں	۵۰
خضر خان کا بیان	ایضاً
سلطان مبارک کا بیان	ایضاً
سلطان محمد شاہ کا بیان	۵۱
سلطان علاء الدین کا بیان	۵۲

ساتوان تذکرہ لودھی پٹھانون کی سلطنت کے بیان مین ——— ۵۲
سلطان بہلول لودھی کا بیان ——— ایضاً
سلطان سکندر کا بیان ——— ۵۵
سلطان ابراہیم کا بیان ——— ۵۶
آٹھوان تذکرہ چغتائی مغلون کی سلطنت کے بیان مین ——— ۵۷
ظہیر الدین عرف جلال الدین محمد بابر شاہ کا بیان ——— ایضاً
کرسی نامہ بابر شاہ ——— ۶۰
فصل احوال مین رصد الغ بیگ میرزا صاحب زیج جدید خانی کے بیان مین ——— ۶۱
نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ کا بیان ——— ۶۲
نوان تذکرہ پٹھانون کی حکومت کے بیان مین ——— ۶۴
شیر خان کا بیان ——— ایضاً
اسلام شاہ عرف سلیم شاہ کا بیان ——— ۶۷
فیروز شاہ کا بیان ——— ۶۸
سلطان محمد عادل شاہ کا بیان ——— ایضاً
دسوان تذکرہ سلاطین بابری کے بیان مین ——— ۶۹
جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا بیان ——— ایضاً
محمد جہانگیر بادشاہ کا بیان ——— ۷۵

محمد شاہجہان بادشاہ کا بیان ———— ۶۸

محمد عالمگیر بادشاہ کا بیان ———— ۸۰

محمد بہادر شاہ کا بیان ———— ۱۰۶

محمد معز الدین کا بیان ———— ۱۱۰

محمد فرخ سیر کا بیان ———— ۱۱۳

رفیع الدرجات کا بیان ———— ۱۲۲

رفیع الدولہ کا بیان ———— ۱۲۳

روشن اختر محمد شاہ کا بیان ———— ایضاً

احمد شاہ کا بیان ———— ۱۴۲

محمد عزالدین عالمگیر ثانی کا بیان ———— ۱۴۴

علی گوہر شاہ عالم کا بیان ———— ۱۴۶

اکبر شاہ ثانی کا بیان ———— ۱۵۶

بہادر شاہ ثانی کا بیان ———— ۱۶۰

دوسرا دفتر بادشاہان دکن اور وہاں کے نامدار و سرداران مستقل کے بیان میں اور اس میں آٹھ تذکرے ہیں ———— ۱۶۳

پہلا تذکرہ سلاطین بہمنیہ کے بیان میں ———— ۱۶۴

سلطان علاؤالدین بہمنی کا بیان ———— ایضاً

فهرست کتاب تاریخ

رشید الدین

سلطان محمد شاه بهمنی کابیان ———— ۱۶۶
سلطان مجاهد شاه بهمنی کابیان ———— ۱۶۹
سلطان داود شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۰
سلطان محمود شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۱
سلطان غیاث الدین بهمنی کابیان ———— ۱۷۳
سلطان شمس الدین بهمنی کابیان ———— ایضاً
سلطان فیروز شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۴
سلطان احمد شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۶
سلطان علاء الدین بهمنی کابیان ———— ۱۷۷
سلطان همایون شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۸
سلطان نظام شاه بهمنی کابیان ———— ۱۷۹
سلطان محمد شاه بهمنی کابیان ———— ۱۸۰
سلطان محمود شاه بهمنی کابیان ———— ۱۸۱
سلطان احمد شاه بهمنی کابیان ———— ۱۸۲
سلطان علاء الدین بهمنی کابیان ———— ۱۸۳
شاه ولی الله بهمنی کابیان ———— ایضاً
شاه کلیم الله کابیان ———— ایضاً

دوسرا تذکرہ — نظام شاہیوں کے بیان میں — ۱۸۴
احمد نظام شاہ بحری کا بیان — ایضاً
برہان نظام شاہ بحری کا بیان — ۱۸۶
حسین نظام شاہ بحری کا بیان — ۱۸۸
ابو المظفر مرتضیٰ بحری کا بیان — ۱۹۰
میران شاہ کا بیان — ۱۹۶
اسمٰعیل شاہ کا بیان — ۱۹۷
برہان شاہ کا بیان — ایضاً
ابراہیم شاہ کا بیان — ۱۹۸
احمد شاہ کا بیان — ایضاً
بہادر شاہ کا بیان — ۲۰۰
مرتضیٰ نظام شاہ کا بیان — ۲۰۱
تیسرا تذکرہ — عادلشاہیوں کے بیان میں — ایضاً
یوسف عادلشاہ کا بیان — ۲۰۲
اسمٰعیل عادلشاہ کا بیان — ۲۰۳
ملو عادلشاہ کا بیان — ۲۰۶
ابو النصر ابراہیم عادلشاہ کا بیان — ایضاً

ابو المظفر علی عادلشاہ کا بیان ——— ٢٠٧

ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کا بیان ——— ٢١٠

سلطان محمود عادلشاہ کا بیان ——— ٢١١

سلطان محمد عادلشاہ کا بیان ——— ایضاً

سلطان علی عادلشاہ کا بیان ——— ایضاً

سکندر عادلشاہ کا بیان ——— ٢١٢

چوتھا تذکرہ ——— عماد شاہیوں کے بیان میں ——— ٢١٣

فتح اللہ عمادشاہ کا بیان ——— ایضاً

علاء الدین عمادشاہ کا بیان ——— ایضاً

دریا عمادشاہ کا بیان ——— ٢١٤

برہان عمادشاہ کا بیان ——— ایضاً

پانچواں تذکرہ ——— بریدیوں کے بیان میں ——— ایضاً

محمد قاسم برید کا بیان ——— ایضاً

امیر برید کا بیان ——— ٢١٥

علی برید کا بیان ——— ایضاً

چھٹا تذکرہ ——— قطب شاہیوں کے بیان میں ——— ٢١٦

سلطان قطب شاہ کا بیان ——— ایضاً

١٥

جمشید قلی قطب شاہ کا بیان ——— ۲۱۹

ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیان ——— ایضاً

محمد قلی قطب شاہ کا بیان ——— ۲۲۲

سلطان محمد قطب شاہ کا بیان ——— ۲۲۶

سلطان عبد اللہ قطب شاہ کا بیان ——— ۲۲۷

سلطان ابو الحسن قطب شاہ کا بیان ——— [illegible]

سرگذشت ان تذکرہ طرفداران سلاطین دہلی کے بیان میں ——— ۲۳۲

بہادر دل خان کا بیان ——— ایضاً

رستم دل خان کا بیان ——— ایضاً

یوسف خان کا بیان ——— ایضاً

مبارز خان کا بیان ——— ۲۳۵

آغاز ان تذکرہ نواب آصفجاہ اور انکی اولاد کرام کے بیانت میں ——— ۲۳۶

نواب آصفجاہ کا بیان ——— ایضاً

نواب ناصر جنگ شہید کا بیان ——— ۲۵۰

ہدایت محی الدین خان کا بیان ——— ۲۵۳

نواب صلابت جنگ کا بیان ——— ۲۵۵

نواب میر نظام علیخان بہادر کا بیان ——— ۲۶۶

نواب سکندر جاه بهادر کاپیان	۳۰۸
ذکر محامد مغفرت منزل نواب سکندر جاه بهادر	۳۰۹
نواب ناصر الدوله بهادر کاپیان	۳۰۸
خاتمه دفتر دوم	۳۰۹
ذکر بنای قلعه دولت آباد	ایضاً
ذکر بنای قلعه آسیر	۳۰۹
ذکر بنای شهرهای خجسته بنیاد و ذکر بنای گلبرگه و شهر اورنگ آباد و ذکر بنای گولکنده	
قدیم پل شهر حیدرآباد و چار منار و مکه مسجد	۳۱۰
ذکر کلان تال حیدرآباد	۳۱۱
ذکر حسینی علم	۳۱۲
در وجه تسمیه حسینی پلی	۳۱۳
ذکر ابتدای لنگر	ایضاً
ذکر مسلم پلی	۳۱۴
ذکر عرس چهل کبیرا	ایضاً
تتمه ترکیب الدوله و ذکر آرایش عالم	۳۱۶
باغ جهان نما کاپیان	۳۱۶
ذکر راجه باغ	۳۲۰
ذکر بنای پل جدید	۳۲۱

راجہ چند و لعل کا بیان ———— ایضاً

نقل گوشوارہ صوبجات دکن ———— ۳۲۸

تیسرا دفتر حکام مختلفہ کے بیان میں عام ازینکہ اہل اسلام سے ہوں یا غیر ذی المذہب ہنود وغیرہ کیا قدیم کیا جدید بہر حال صاحب استقلال ہوں یا غیر ذی استقلال اسمیں دو مقالے ہیں ———— ۳۳۱

مقالہ اول ———— انگریز اور ملک نشینان بالاستقلال وررؤسا صاحب اقبال کے بیان میں ———— ایضاً

مہاراج کشن جی کا احوال ———— ۳۳۲

سکندر ذو القرنین کا احوال ———— ۳۳۳

راجہ اندر کا احوال ———— ۳۳۴

امیر تیمور کا احوال ———— ۳۳۵

حکام سندھ اور ٹہٹہ کا احوال ———— ۳۳۶

ملتان کے حکام کا احوال ———— ۳۳۷

کابل کا احوال ———— ۳۳۸

مالوے کے حکام کا احوال ———— ۳۳۹

بنگالے کے حکام کا احوال ———— ۳۴۱

تبت کے حکام کا احوال ———— ۳۴۳

کشمیر کے حکام کا احوال ———— ۳۴۵

جونپور کے حکام کا احوال ———— ۴۴۸

اودھ کے حکام کا احوال ———— ۴۴۹

گجرات کے حکام کا احوال ———— ۴۵۳

خاندیس کے حکام کا احوال ———— ۴۵۴

ملیبار کے حکام کا احوال ———— ۴۵۸

مقالہ دوم بیچ باب مداخلت عیسائیوں کے دیار ہند و دکن میں بیان مع ذکر چند عظیم الشان

عروج بہادر صاحب اور ٹیپو سلطان بن حیدر خان مرحوم اور سرداران مرہٹہ اور بیان جنگ انگریزان اور

ابتدا قوم سکھ تا فتح پنجاب سرکار انگریزیہا در بیچ اور تفصیل اتحاد سرکارین

دولتدار نواب نظام الملک بہادر والی حیدر آباد دکن اور سرکار عظمت و اقتدار کمپنی بہادر اور

مقالہ مشتمل ہے اوپر دو عنوان اور بیچ باب کے ———— ۴۵۹

عنوان اول مداخلت قوم پرتگیزوں کے بیان میں بیچ اقلیم ہندوستان ———— ۴۶۱

عنوان دوم قوم انگریزوں کے بیان میں ———— ۴۶۶

ذکر ورود تجاران ولندیز مع قوم فرانسیس و ڈنمارک ———— ۴۶۸

ذکر ورود افسران انگریزی ———— ۴۶۹

خلاصہ مضمون خط کوین الزابت اسمی محمد جلال الدین اکبر بادشاہ ———— ۴۷۰

ترجمہ عہدنامہ شیخ صفی حاکم گجرات مع دستخط جہانگیر بادشاہ مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۶۶۶ء ———— ۴۷۶

خلاصہ عہدنامہ شاہجہان بادشاہ اسمی انگریزان کے بیچ باب معافی محصول تجاران کے ———— ۴۸۳

حاصل فرمان عالمگیر بادشاہ اسمی صوبہ دار بنگالہ بیچ باب ممانعت کم و بیشی محصول تجاران انگریزی کیے —— ۴۸۸

نقل واجب العرض گورنر صاحب و ... صاحب بر دو وکلای بیچ ... انگریزی ... کلکتہ ... فرخ سیر مشتمل اوپر عہد و پیمان کیے —— ۴۹۰

ذکر واقعات مدراس —— ۴۹۲

ذکر وقعات بنگالہ و کلکتہ —— ۴۹۷

ترجمہ عہدنامہ سراج الدولہ ناظم بنگالہ ساتھ کرنل کلایف کیے مورخہ نوین ماہ فروری ۱۷۵۷ عیسوی مشتمل اوپر بیچ شرطون کیے —— ۵۰۱

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار بادوقار کمپنی بہادر در اقلیم ہندیہ —— ۵۱۳

پہلا باب حیدر علیخان عرف بہادر صاحب اور اسکے فرزند ٹیپو سلطان کے بیان میں اور داخل ہونا ممالک مقبوضہ خاندان مذکور کا سرکار نامدار کمپنی بہادر میں —— ۵۱۵

ذکر حیدر علیخان نایک مطابق جارجاسم —— ۵۱۶

ذکر جنگہای افسران انگریزی حیدر علیخان نایک عرف بہادر صاحب سے مطابق جارجاسم —— ۵۱۹

ذکر جنگہای افسران انگریزی ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخان نایک سے بموجب جارجاسم و —— ۵۲۳

جنگ حیدری

خلاصہ مضمون اقرارنامہ ٹیپو سلطان و سرکار کمپنی مشتمل شرائط ... مورخہ ... ۱۷۹۱ عیسوی —— ۵۲۶

خلاصہ خط لارڈ کورنوالس صاحب بہادر اسمی ٹیپو سلطان —— ۵۲۸

ایضاً خلاصہ مضمون نامہ لارڈ ولزلی صاحب بہادر اسمی ٹیپو سلطان ——— ایضاً
خلاصہ نامہ ٹیپو سلطان اسمی لارڈ گورنر صاحب بہادر موصوف ——— ایضاً
ایضاً خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر صاحب بہادر مذکور ——— ۵۲۹
ایضاً خلاصہ مضمون ٹیپو سلطان صاحب اسمی لارڈ گورنر صاحب بہادر مذکور ——— ایضاً
ایضاً خلاصہ مضمون لارڈ گورنر صاحب بہادر اسمی ٹیپو صاحب مشتمل اوپر تیاری لڑائی کے ——— ۵۳۰
جواب ٹیپو صاحب کے خط کا جنرل مارنس صاحب کی طرف سے ——— ۵۳۱
کیفیت تسخیر دہلی کی اور کچھ احوال بھرت پور کا مع فتح اسکے ——— ۵۳۶
دوسرا باب حکام مرہٹہ کے بیان میں ابتدائے عروج سے اینکے فتح ہونے تک سرکار انگریزی میں
مع وقائع شاہ کے گور وغیرہ کا عہد نامہ کو اللہ آباد اور اسکے آخر میں مفصل بیان ——— ۵۳۷
ذکر ریاست ستارہ کا ——— ۵۴۰
ذکر جنکو کہ اوپر افسران انگریزان سرداران قوم مرہٹہ سے بسبب اتفاق مرکسانہ پرا و موجب صاحب
عزت ہونیکے ناگپور مع الہ کے ——— ۵۴۲
ذکر صوبہ کا ا و بھونسلا اور بعد اسکے بڑی شکست سے مطیع ہونا صوبہ کا باجی راو کا مسند پیشوائی پر ہونا
ہونیکے تک باجی راو کے سے دوسرے وقائع مکاتبت غیر متعارفہ ہے ——— ۵۴۷
سندیکان عالی اور صوبہ کا بھونسلا و جنگ کا بیان مقام کھڑکی پر ——— ۵۴۸
ذکر ریاست باجی راو اور ستارہ کو بھی افسران انگریزان سے ملا لیا اور ناگپور میں ——— ۵۵۱
خلاصہ مضمون عہد نامہ باجی راو اور افسران انگریزی ——— ۵۵۲

خلاصہ عہد و پیمان سنندھیہ اور رگھو ئے برار و انند رام حاکم گجرات افسران انگریزی سے ۵۵۵

ذکر خرابی باجیراو اور مٹ جانا سلطنت مرہٹہ کا صفحہ ہستی سے ۵۵۶

خلاصہ مضمون چٹھی لارڈ گورنر صاحب بہادر بنامی رسیڈنٹ بہادر بیچ باب جلد گرفتار کرنے ترنبک راو قاتل گنگا دہر کے ۵۶۲

خلاصہ مضمون نامہ لارڈ گورنر صاحب بہادر بنامی باجیراو بیچ بابت اعانت کرنے ترنبک راو کے ۵۶۴

حاصل عہدنامہ باجیراو ۵۶۸

پہلی فصل خاندان بہونسلہ کے بیان میں ۵۷۴

ذکر خرابی آپا جی بہونسلہ والی ناگپور ہاتھ سے افسران انگریزی کے ۵۷۶

دوسری فصل خاندان ہولکر کے بیان میں ۵۸۰

تیسری فصل خاندان سندھیہ کے بیان میں ۵۸۲

رانوجی سندھیہ کا بیان ایضاً

مہادجی سندھیہ کا بیان ۵۸۳

دولت راو سندھیہ کا بیان ۵۸۶

جنکوجی کا بیان ۵۸۸

جیاجی کا بیان ۵۸۹

مضمون بعضے فقرات تحریر و تجویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر در باب ریاست گوالیار ۵۹۰

مضمون اشتہار لارڈ گورنر ان برا صاحب بہادر ۵۹۲

... کا بیان ۱۵۸

... الدین کا بیان ۱۵۸

... کا بیان ۱۵۸

شیخ ... کا بیان ۱۵۸

شیخ محمود ... کا بیان ۱۵۸

شیخ ... کا بیان ۱۵۹

... محمود کا بیان ۱۵۹

شیخ عبدالغفور کا بیان ۱۶۰

... ۱۶۰

شیخ ... الدین ...

شیخ علی ... کا بیان ۱۶۰

شیخ ... کا بیان ۱۶۰

... کا بیان ۱۶۰

... کا بیان ۱۶۰

... کا بیان ۱۶۱

... کا بیان ۱۶۱

... افغان کا بیان ۱۶۱

شیخ حسن کا بیان ۱۶۱

... کا بیان ۱۶۱

مضمون عہدنامہ جدید مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۴۳ء اٹھارہ سو تینتالیس سنہ عیسوی درباره شرائط ۴ ..... ۵۹۴

فتح کرنول کے بیان میں بیچ سرکار نامدار انگریزی کے ۵۹۵

کیفیت جاگیر مبارز الدولہ بہادر کی قلعہ گولکنڈہ کو تیسرے دفعہ ۵۹۶

ذکر تسخیر قلعہ کرنول ۵۹۸

چوتھا باب جنگ کابل کے بیان میں ۶۰۰

امیر دوست محمد خان کی لڑائی کا بیان ۶۰۵

ذکر سلطنت شاہ شجاع الملک بلدہ کابل میں بعد گرفتار ہونے امیر دوست محمد خان ۶۰۹

ذکر قتل برنس صاحب ۶۱۱

ذکر مارے جانے جنرل مکناٹن صاحب کا دھوکے میں ہاتھ سے محمد اکبر خان کے ۶۱۶

ذکر قتل شاہ شجاع ۶۲۱

ذکر سلطنت فتح جنگ ۶۲۲

اختتام مہم کابل یعنی بدلہ لینا جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب نے اپنے کشتوں کا اور خراب کرنے
چھوڑنا اس ملک کو اور چھوڑا لانا اپنے قیدیوں کو اور چھوڑ دینا دوست محمد خان کو ۶۲۴

پانچواں باب سکھوں کے بیان میں ابتدا از گرو نانک سے فتح لاہور و ملتان تک مطابق
تاریخ گلشن پنجاب ۶۳۲

رنجیت سنگھ کا بیان ۶۳۵

ترجمہ عہدنامہ فیمابین افسران انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مورخہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ ۶ ..... ۶۳۷

ذکر سید احمد بابلی ———— ۶۳۸
کهرک سنگه کا بیان ———— ۶۴۰
نونهال سنگه کا بیان ———— ۶۴۱
شیر سنگه کا بیان ———— ۶۴۳
دلیپ سنگه کا بیان ———— ۶۴۶
ذکر تسخیر لاهور سرکار عظمت مدار کمپنی بهادر مین اور بربادی خاندان مهاراجه رنجیت سنگه کی ۶۵۰
اشتهار نامه لارد گورنر جنرل صاحب بهادر بهنگام فوج کشی افسران انگریزی بلده لاهور مطبوعه ۱۳ ماه دسمبر ۱۸۴۵ عیسوی ۶۵۱
شرایط عهدنامه صلح جو فیمابین سرکار نامدار انگریزی اور والی لاهور کے قرار پایے هین درمیان لارد گورنر جنرل سر هنری هاردنگ صاحب بهادر اور مهاراجه دلیپ سنگه کے جسمین سوله شرط ۶۵۶
خلاصه مضمون عهدنامه مهاراجه گلاب سنگه و سرکار نامدار انگریزی ———— ۶۶۰
ذکر تسخیر ملتان ———— ۶۶۱
کیفیت جوهر الماس مسمی بکوه نور کی ———— ۶۶۳
فصل اسمار ملکه انگلند و وزیر اعظم و لارد صاحب بهادر گورنر هند مع خطابات انکے جو فی زماننا زنده و موجود هین ———— ۶۶۶
فهرست بلدان بموجب کتاب اوازه ———— ۶۶۷
اسمار شانزده صوبه هند بموجب بیاض دیانت خان ———— ۶۶۸

حسب مداخل مخارج هندوستان بموجب تاریخ افغانستان سنه ۱۷۵۱ در دولت — ایضاً

فصل مختصر احوال صاحبان هم ... — ۶۶۹

نقل مختصر نامه بنام گورنر جنرل صاحب بهادر بنام نقش معتمدات فیصله مهم ... — ایضاً

نقل نامه ... بابت ... سرکار دولتمدار نواب نظام الملک آصفجاه بهادر و سرکار عظمت مدار کمپنی بهادر

... خلاصه مضامین ... و ... اردو ... و نقل بعضی خطوط — ۶۷۱

خلاصه مضمون ... اول ... صلابت جنگ بهادر ...

خلاصه مضمون ... دوم — ۶۷۳

خلاصه مضمون ... سوم — ۶۷۴

... چهارم

خلاصه مضمون خط ... صاحب بهادر ... — ۶۸۰

خلاصه مضمون ... پنجم — ۶۸۳

فهرست ... سرکار ... نواب نظام الملک بهادر ...

... مطابق ... داخل ... — ایضاً

ذکر ... ایام ایلچی گری ... صاحب سفیر اول — ۶۸۴

ذکر ... ایام ایلچی گری ... جنگ ... صاحب بهادر سفیر دوم — ۶۸۶

خلاصه مضمون ... ششم — ایضاً

خلاصه مضمون ... هفتم — ۶۸۸

فہرست وثیقات کی جو فتح نامک سیسوم بن نواب نظام الملک میر نظام علیخان بہادر کے حصہ میں آئیے — ایضاً

خلاصہ مضمون تہنیامہ ہشتم — ۶۸۹

خلاصہ مضمون تہنیامہ نہم — ۶۹۳

خلاصہ مضمون دستاویز لارڈ کورنر جنرل صاحب بہادر بنامی نواب سکندر جاہ بہادر یعنی تہنیامہ دہم — ۶۹۵

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کپتان سیڈنم صاحب بہادر سفیر سوم اور بعضے خصایل انکے — ۶۹۷

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری ثابت جنگ رسل صاحب بہادر سفیر چہارم — ۷۰۰

بیان قیام سپاہ کنٹنجنٹ — ایضاً

تفصیل عہدہ داران سپاہ کنٹنجنٹ — ۷۰۲

تحریر رسل صاحب بہادر حق بن راجہ چندو لعل کے — ۷۰۳

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری منٹکلف صاحب بہادر سفیر پنجم اور بعضے خصایل انکے — ۷۰۸

نقل نامہ منٹکلف صاحب بہادر بنامی لارڈ کورنر جنرل صاحب بہادر — ایضاً

تحریر منٹکلف صاحب بہادر حق بن راجہ چندو لعل کے — ۷۰۹

خلاصہ مضمون راجہ چندو لعل بنامی لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کورنر جنرل — ۷۱۰

خلاصہ مضمون تہنیامہ یازدہم — ۷۱۳

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری مارٹن صاحب بہادر سفیر ششم اور بعضے خصایل انکے — ۷۱۴

تحریر مارٹن صاحب — ۷۱۵

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل سٹورٹ صاحب بہادر سفیر ہفتم اور بعضے خصایل انکے — ۷۱۶

فہرست کتاب تاریخ ۲۲ رشید الدین خانی

ترجمه شوّال ... جلوس ... ایضاً

ترجمه نقش ... حضور پرنور در باب ... ایضاً

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری جنرل فریزر ... ایضاً

حاصل مقفیه گورنر جنرل لارد ولسلی ... [illegible]

حاصل اتحادنامه حضور پرنور در جواب ... گورنر جنرل لارد ولسلی ... ۴۲۵

ذکر سوانحات ایام نیابت ... ۴۲۹

حاصل ترجمه خط لارد گورنر جنرل ... ۴۳۰

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل ... ۴۳۳

ابتدا دربار ... ۴۳۵

دوم دربار ... ۴۳۶

خلاصه مضمون خط لارد گورنر جنرل صاحب ... در باب ... تنخواه سپاه ...

رسمی حضور پرنور ... ۴۳۹

حاصل عهدنامه جدید ... ایضاً

سیوم دربار ... ۴۴۰

چهارم دربار ... ۴۴۱

پانچوان دربار ... ۴۴۲

خلاصه مضمون عهدنامه جدید بابت تفویض ملک ... عوض تنخواه سپاه ...

شعبان سنه ۱۲۶۹ هجری مطابق ۱۳ ماه می سنه ۱۸۵۳ عیسوی ———— ایضاً

چهتا دربار ———— ۶۵۱

ساتوان دربار ———— ۶۵۲

نقل خریطه لارد جنرل ولهوسی صاحب بهادر گورنر کلکته بنام نامی نواب آصف جاه نظام الملک ناصر الدوله بهادر ———— ایضاً

آٹهوان دربار ———— ۶۵۵

نوان دربار ———— ۶۵۶

دسوان دربار ———— ۶۵۷

فصل اسمین تین نامے فارسی ہیں ———— ایضاً

نامهٔ نواب غفرانمآب نظام الملک نظام علیخان بهادر بمستر مینکس صاحب بهادر گورنر کلکته ———— ایضاً

نامه از طرف نواب غفرانمآب نظام الملک میر نظام علیخان بهادر بپادشاه انگریز ———— ۶۶۰

نامه از طرف مغفرت منزل نواب سکندر جاه بهادر بنام لارڈ وارنگ هستن صاحب بهادر ———— ۶۶۱

خاتمۃ الطبع بہت بہت شکر و سپاس اللہ اور احمد کے رسول کا ہی کہ توفیق سے اس ملک المنان کی عصر نہضت آمود میں عادل و باذل مستغنی عن الالقاب والآداب مالک الرقاب مؤید من اللہ حضرت آصفجاہ سادس نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر دامت اللہ تعالی خیابانہم ربوبیت کے حسب الارشاد ہدایت بنیاد دارای ارایک بزم سخندانی صدر نشین انجمن سپہ شجاعت شعار ... سردار نواب خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الملک خورشید الدولہ خورشید جنگ محمد محی الدین بہادر ... فرزند ارجمند عیوق نشان ثریا مکان انجم سپاہ فلک بارگاہ رونق ملک شجاعت مالک ... غریب پرور بندہ نواز نصفت طراز نواب وقار الامرا اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد رشید الدین خان بہادر دامت اجلالہم کے یہ ایک کتاب مفید عام علم تاریخ میں مسمی بہ رشید الدین خانی ابتداء احوال سے راجگان ہند و دکن کے زمانہ حال تک تالیفات و تصنیفات سے تالیف و تصنیف شاعر وحید العصر منشی خوش فکر فصاحت بیان بلاغت نشان محاورہ دان اردو ... فارسی واقف جمیع علوم عربی جامع معقول و منقول فارغ التحصیل ... رسائل مشہور محقق مسائل ... فائق فلسفہ کاوندہ حقایق ... یابندہ مضامین غرائب ... معاقد عقاید ... معانی و بیان ہیئت دان واعظ کلام خیر الانام متوطن حیدرآباد دکن مولوی محمد غلام امام خان

فہرست جامع
ہمایون بادشاہ کا بیان ۲۸۰
اکبر بادشاہ کا بیان ۲۸۹
جہانگیر بادشاہ کا بیان ۲۹۶
شاہجہان بادشاہ کا بیان ۳۰۳
عالمگیر بادشاہ کا بیان ۳۱۸
بہادر شاہ بادشاہ کا بیان ۳۳۱
معظم اعظم شاہ کا بیان ۳۳۲
الدین کا بیان ۳۳۳
فرخ سیر کا بیان ۳۳۹
الدرجات کا بیان ۳۴۳
الدولہ کا بیان ۳۴۴
شاہ بادشاہ کا بیان ۳۴۶
بادشاہ کے ... بیان ۳۴۸
ان ۳۴۸
بیان ۳۵۱
بیان ۳۵۲
کا بیان ۳۵۵

قوم افغان ترین ملک سوسی زئی سلمہ اللہ تعالی و اولادہ و ادام صفاتہ اور محرر کاپی محمد عبد الرحیم ملازم سرکار نامدار اہتمام سے واقف اسرار خفی و جلی ماہر جمیع علوم فارسی و عربی میر سجاد علی عفی اللہ عنہ کے اور حسوفات طابع مطبع سوسو

مطبع خورشیدہ شستہ ۱۲۹۷ ہجری میں مطابق شستہ ۱۲۹۰ ف
موافق شستہ ۱۸۸۰ عیسوی کے شلع ماہ رمضان
کو حلیہ طبع سے محلی ہو کر ملاحظہ اشرف
میں آئی اور تلف شاہ نظر
سے اسکو محفوظ رکھیے
سے کہ یہ چشم بد از و
اوا سے خدا
محفوظ رکھیے
آ

شستہ الطبع

بعون الملک الوهاب

این کتاب رقعات مجمع البرکات منشیء جاوید

ضیاء خورشید

از بعضی تالیفات و تصنیفات مولوی محمد غلام امام [illegible]
موسوی زیدی غفر الله له حسب الحکم سرکار دولتمدار [illegible] اقبال
خصال دولت پناه حشمت و دستگاه نواب خورشید جاه خورشید الامرا خورشید الملک
تیغ جنگ محمد محی الدین خان بهادر مد ظله العالی فرزند ارجمند [illegible]
قدم ثابت قدم [illegible] نواب وقار الامرا اقتدار الملک اقتدار الدوله
بهادر [illegible] جنگ محمد رشید الدین خان بهادر دام ظلال اقبالهم
در مطبع خورشیدیه انطباع پذیرفت

رب یسّر ۞ بسم الله الرحمن الرحیم ۞ وتمم بالخیر

اساس تحریر و تقریر سپاس واجبیست که دفتر کائنات را بیک لفظ کن رقم
فرموده و بنای نظم و نثر صفت زر کائنات است که طومار موجودات
را از اقصی نظام و انتظام اعلا نموده صلوات الله علیه و علی آله
و اصحابه اجمعین اما بعد این هشتاد و یک مسوده است که از خادم العلما
نایب الشعرا مسکین کمترین ... امام خان ترین المتخلص بملک که پیش ازین
بهجر تخلص میکرد عفی الله ذنوبنا و ستر عیوبنا بنظر اصلاح منشی میر
تفضل حسین عطا سلمه الله تعالی که درین ایام فرخنده انجام در بلده فرخنده بنیاد
حیدرآباد دکن در فن انشا گری همو او دیگری نیست در ... هزار
و دو صد و هفتاد و هشت هجری نبوی صاف نموده در دبستان دبستان روزگار
یادگاری ساخته و در آن قواعد کلیه و فواید جزئیه این فن هر آنچه بهنگام اصلاح
استفاده نموده بود برای طفلان علم و هنر بطریق واضح بتوضیح آنها پرداخته

وبنگاه وتیمنا بنام نامی و خطاب گرامی ممدوح آفاق معدن
خلق و اشفاق مستغنی عن الالقاب والالقاب نیر سپهر دولت
آفتاب برج شان و شوکت دین پناه خورشید جاه خورشید
الملک خورشید الدوله تیغ جنگ محمد محی الدین خان بهادر ما ذالت مشرقة
کواکب اقبالهم و اقمار اجلالهم ضیاء خورشید نام نهادم امید که ببرکت آن نام فرخنده
انجام مطبوع طبع انام و مقبول خاطر خاص و عام گردد و هر که از
خواندن و نوشتن آن نفعی و فایده رسد برکی را از مصنف
و مصلح فایده و نفعی بدارین رسد ربنا تقبل منا انک انت
السمیع العلیم مسوده اول تحصیل علم بیان محبت معلوم و وجود
شوق معدوم و شوق از ذکر بیفزاید و ذکر از صحبت درمیان آید هر که عاقل است آن را
از همه فاضلتر است پس هر کسی را شاید که وقتی از اوقات عمر عزیز بر اثبات آن خرج نماید که تا انواع جمع
در واقع تعرف باطن و ظاهر است تا حصول ساعتی از علم طب و ساعتی در علم دیگر
در علم صنعت ایران فارغ نشین مسوده دوم ابراهیم گلشن

گذریه دنه عیش دنیای دفع تقدیر را تدبیری بس مردان همت در آتشکده

حوادث برنگ خلیل سبز گل و گلزار نمایند و چند آنکه ایشان را ببلا آزمایند از جا در نیایند و همه

اذیتی که بینند آسایش بینند و در هر نقصانی که نشینند در همه سود نشینند و درین قرب زمان

از روایات آن دیار واسند که خانهٔ آن کرم جوش آب و هوا آسوده سلالهٔ آتش در گرفت و همه

اثاث البیت را پاک بسوخت و بباد رفت این بکلاف درین صدمه گذری بعنصر لطیف آن خلاصهٔ عناصر

را در رسید از دو آتش دل احباب بسوخته و آتش رنج و بلا افروخته گردید لیکن آن آدمی

تن آب شو و باشد که هم زبانهٔ آتش است پنجه نمی تواند زد بس

تسلیم شو تسلیم شو تسلیم شو ؛ چه توان گفت او تعالی شانه تدارک

و جبر نقصانات فرماید سوده سیوم از خون دل نوشتم

لی رایت دهرا فی هجرک القیامة مزه زندگانی زندگانی با دوستان گذشت و

جاودانی جاودانی صحبت یاران بدست آور دل صاحب خوش

بهار عمر ملاقات دوستداران است ؛ چه خضر خط دراز عمر جاودان تنهاست از

افتراق ذاتی این زمانه اجتماع را دشمن و انفصال طبعی او اتصال را بیخ کن است

آن صحبت را برهم زد که آن یگانهٔ زمانه را بصحرای غربت ره نورد و این

عالم بیخود یار در شهرستان خود در فلکی کوچه گرفت هر چند انجام این آغاز

در نظر دگرگون و از دوار فلکی ها جگر خون بود که الحمد لله بفحوای

بعد این حرکت الی ابستی سکون ذاتی و عینی رو نمود اخلاص پیشگان

که ترقی خواه می باشند هر چند از هجا جوت بکاهند لیکن در آنچه که سود و

بهبود احباب است آن را بعد دعا میخواهند انشاءالله تعالی

از قدر دانی روبسی آن دیار گوهر مراد در کنار خواهند دید و

فرمایش غزل های این هیچدان مژده رسان است بهر چه زود تر

مدعای دوستان جلوه گر و باعث خوشنودی مهجوران مضطر شود

یارب اثری دعای ما را این بیت‌ها غزل ها که منظر نسیم هر چند لایق

هدیه دوستان است لاکن در حکم آن است که سبزه بیگانه هم آشنای

بوستان است زیاده زبان خامه محرم راز دل و صفحه نامه قابل و متحمل نیست والسلام

والاکرام مسوده چهارم یکی از اسمار او تعالی شانه مقلب القلوب است

هرگاه که او می خواهد که کدام امر را بر منصه

شهود جلوه ظهور دهد اول قلب انسان را از همه

سو بان مایل کند و سپس همگی طرف سخنه بیان یک راه را گشاده دارد و چنان تنگ گیرد که به

بسوی دیگری نیارد و سود و بهبود خود را در تها کار پندارد و از سر آن سر پا در راه طلب گذارد

مضطرب گردد که بدون آن در چیزی نجات خود نه بینکار وحشی که نگاه نموده نقد مراد را

بچنگ آرد و قرار گیرد درین تقدیر مخلص را که از بدو فطرت تجرد منشی پسند افتاده بود که ایام جوانی

را از بند کدورات عیال آزاد و رهایی خود دور اندیش خیال رهنمون شد که هشت منزل از اینجا رفته یکی از

دختران بهترین خود را در سلک ازدواج کشید و بکام رانی و عافیت اتفاق مراجعت کرد و به آبادی جای

صورت بست و بند آزادی بشکست الحمد لله علی ذلک مسوده پنجم کلام خیر الانام که

خیر الکلام است چنین اعلام میدهد النصیب یصیب و لو کان تحت الجبلین از اینجا ثابت که در

مقدرات الهی افراط و تفریط نیست و در چنین مقدمات احتیاج تحکم و

تحقیق نیست آدمی را باید که آنچه میسرش آید بران قناعت نماید و بطول امل

در محبت نامه آنچه از ناسازی آب و هوای آن دیار و درد گوش و تنگی معاش نوشته

بود دل را غنچه وار گرفته و خاطر را چون بوی گل از خود رفته کرد این مضمون

عجب آتشی افروخت که خرمن تاب و توان یکسر بسوخت از انجا که العادة طبیعة ثانیة

یقین است که در چندین مخالفت آب و هوا موافقت مبدل شود و درد گوش

مهلک این محل خطر نیست حکم بعلاج کرده اند و خواص الاشیا روی کار آورده اند

درمان کند و دفع حرمان و در تنگی آخراجات ان مع العسر یسرا را پیش نظر

والله با سحن المعشنین ...؟ راشلی بخش دل و جگر دارند مسوده ششم سودا

بنا بر امری یا وقتی اختصاص دارد و هر فعلی منتظر وقت خاص باشد هر چند که

انسان بنا بر حصول مدعا شتابی میکند و تدابیر شتابه بهم میرساند از فریب

آن کار که وقتش در نرسیده است نایان کردد و چنانچه اثر در پیش

آید که آخر بهمان وقت معهود میرساند و آن ساعت ناچار رسید

بی سعی و زور مطلوب خود بسوی طالب دود و معامله جناب فضیل

فقط تحصیل قیمت فرو داشت را عمدا ذکیل را معزه می برم و از دیوان

اطلاع کرده مکان خالی کنانیده میدهیم و ثنا بخطی نیز کرفته [illegible]

می نایم و سلام حسن اختتام مسعود هر چند فرزند فارسی بسیار و

آن بشمار سن سکت مسلم و من مسلم تحی شاید این کتاب [illegible] دو ورین

نقطه دیگر بدین هی افزایم و ذوق مطلب بر فقدان میسایم یکی از

حکیمی پرسید که او جابت کوش دو آفریده است و زبان یک درین

چه حکمت او جواب داد که تا دو حرف بشنود یک حرف کوید باید دانست که مراد از خاموشی

کم کفتن است نه ترک کفتن یعنی وقت کفتن کفتن و وقت خاموشی خاموشی

ورنه بطلان حکمت حکیم علی الاطلاق و کفران نعمت جاعل النفس و اوراق میکردد

درین صورت آن برخوردار را باید که در تا کاه کاه حرف مناسب کفته باشند

بسیار

خورشید

اقابلیت و استعداد مر اهل علوم همگان کرده و آینده در راه اجرای کار و بار دنیوی با
جودت بیفزاید آری سخن تا مرد سخن نگفته باشد عیب و هنرش نهفته باشد مسوده
علم چنانکه معلوم وحشی است و هر وحشی بدون مواظبت و مجالست رام نمیگردد و آرام نمی پذیرد
البته چنانکه در اینجا دیده و در بسیار که شنیده اند محنت و رنج بسیار دیده و کشیده اند در اینجا خبران
نشود که در سودای شکار و سیر صحرا همه بار و رود بادیه که در شبانه روز وقتی از اوقات سر ترا هوس
اگر بسیار نباشد کم از کم ساعت و وقت در باز دید آن اشتغال و بسوی آن رو
اقبال می نموده باشند تا صیدی که بدام افتاده است از دست رود و دل چیا
تا نیا بپای طلب و شتابش بزود و زیاده اقبال علام و مرام بکام یاد مسوده
از پاستان زمان الی الآن افزایش قدر قدیمان منظور نظر فیض اثر است
از پروردهٔ نعمت جدو افتخر دو نعمت پرورده عذر نه اگر تو عبد ذلیل قدیم خداوند
نعمت کریم اگر عرضی رود جا دارد و اگر پذیرا شود رجا دارد دو جهی که از سر کار
فیض آثار مقرر است کفاف نمیکند و تنگی جان میکند از اضافه سرفرازی یابد
تا عزتی که یافته است بجا ماند عمرت دراز باد که تا دور مشتری ما از تو برخوریم
و تو از عمر برخوری مسوده دهم در خبر است او جلت نه که آفریدگار جهان و جهانیان
و عادل حقیقی است فرداکه قیامت دین هر دین دار و دیندار او را قاطبه خواهد دانست
و بحکم تخلقوا باخلاق الله خداوند نعمت دنیا را لازم بل واجب در عالم امکان

[illegible]

این دستور را دستور العمل سازند که درین امر و در امر ... تقدیم امر رسانیده باشی و وجوه

تمیع اخلاق الهی و عدل که بهترین صفات احدیت است از این او صاف

سلطنت سبع پنج و به این قبیل القضاعت باشد و الله و

الاصحاب مرحومه بوزیر نیکی نام مسلم صاحب زاده کامل

باقبال اینه و ارست که حکم خورشید اشتهار به الا الا ان کار

نیفتاد آثار شریف نفاذ یابد که در تقسیم این ماه از تواضع الهی و غیره

نیاید و نگاه دارند و هرگاه که خادم این خادم حاضر شود سید بگیرد و بجهة ظلم

مرد و دو شکم مبسوط زاده عذاب شود و باز و هم خطا کار عطا را سزاوار

محیطی از عقاب دو ز قابیت از عذاب جمهور مال هر کار که در غیبت

برگشته بحبت انگیختن شب قول ملکی که اندیشیدن از چه گویم

به از پشیمانی خوردن که چو اگفتم اگر به لفظ باشد خطری باشد به هر کیف انچه رفت حیف

بر سهو خود اقرار به ازدو فهم و رهی اعیاد مخلصی که عمرها در تحصیل علوم و باغ سوخته از حسن و فتح

و محکما با زمانه ما به نزاند رفته روز و زادن انچه ما دانسته ام بربا زنند حسن تیر دیگر فهمیده ام اوز دیگر رفت در کلمات خود اعتراف

[illegible]

دست آویز اغماض و اعتراض خواهد شد استغفر الله ولا حول ولا قوة الا بالله حالیا بعزبان مکرم

و هم پایان و ساعی کاربدلم جان فصول معاف و دلها صاف سوده و وارد هم عجی [illegible] باید و اتا از زر

شاید تا بعد از کار بکشاید و کنج مقصود بدست آید دیروز مخلص بخانهٔ عبد الهادی صاحب

رفته بودم ملاقات نشد حالیا آز و قتیکه جمعدار صاحب در خانهٔ منشی صاحب ورود بودن آنجا نه

باشند خبر دارند و خود بنفس نفیس قدم رنجه فرمایند ای بادی و [illegible]

طریق انسب انسب و بنا بر ایصال الی المطلوب اقرب و سهل است مولوی [illegible]

را نیز اگر مناسب دانند همراه دارند زیاده چه تصدیع دهد [illegible]

[illegible] از عالی خاندانیکه در اسلاف خود ارباب کرم بوده اند [illegible]

فطرتیکه آبا و اجداد شان همه ارباب همم گذشته اند [illegible] عطا [illegible]

از بزرگان جناب الباقیات الصالحات [illegible] کائنات [illegible]

موجود از ذات بابرکات نیز چنین مشهور چنانچه [illegible]

زر خطیر از خزانهٔ عامره مرحمت فرموده [illegible] فراز و ممتاز [illegible]

شده برای ادای این رسم که خواستگاری را عرصهٔ بعید گذشته [illegible]

الدوله بهادر دو بار [illegible] گذار کنانیده بود آنوقت جناب [illegible]

قبل ازین در تقریب نذر عید خود هم زبانی التماس نموده بعرض [illegible]

الحال که از طرف ثانی تقاضا شده است بلکه پیام رسم [illegible] رسیده [illegible]

نصاب

۱۰

موجب بدنامی و از قبیله ننگ و ناموس است مضطرب الحال شده

: : : : : : : : :

بوقف عرض بار یافتگان بساط مبرساند که عریضه بدا از دستخط خاص صادر

باید که بدون جناب فدوی را طلبیدا و ما واجبست و ندارد و دیگفتی

بالله شهیدا ستوده چهارده هم بدیست که اگر از شیشه بقیت

در و در بقیت شیشه بدست آید شیشه بجا. در و در بجای شیشه صرف نشاید همچنین

صاحب جوهری و صاحب هنری از تأسیسات روزگار و دورنگی لیل و نهار در نظر اولی

الابصار از محل اعتبار ساقط نمیشود آری سه قدر انسان از کمال است

نه از مال و منال ؛ بر تقدیر محمد یوسف را که چون یوسف علی نبینا و علیه الصلوة

و السلام نشمرده بثمن بخس دراهم بر واجب تسلیل ملازم شده است غنیمت شمرده هر وقت از هم

کلام شدن و از دیگران بالا دست نشدن عزیز دارند تا از

بدل محجوب نشود و کسی حقیقتش ندارند معزالیه هر دو خاندانی موصوف بصفت

چند بن علوم است هر چند که ابا نماید از و کار عظیم گرفتن است

کما قیل سه جز بخردمند مفرما عمل ؛ گرچه عمل کار خردمند نیست ؛ : :

مسوده یازدهم پرسش که وعده بود وفا کنند کریم است ورنه تسلیم نمودیم باید چه

ولا حول ولا قوة الا بالله از آن روز که جناب وعده دیدن کتاب نمودند

که انتظار میخواهد کرسند اید خود را ادا بود هر گاه که ذات قدسی صفات آن یگانه

دستان بی اقطاع و انحصار را کریم نسیدانم تسلی ده خاطر فاطر خود میباشم

آنحضرت پناها این تکلیف و تخفیف تا بکی عرضه دارد کشیده و وقت شیرازه

وقته از او قات گرامی خود بر آورده اطلاع بخشند تا اجزاء او قلمی بسازند

شود تا مقصود طرفین حاصل آید و دل از سوداخ باید والسلام والاکرام مسوده

با جواب عرضه محل عطا آمیخته جا کشته پرگاه که جناب در فن تقویم و استخراج

دارند مقصود بنده از جمله اوراق ... و ... دست ... زاد و تکمیل

طبع گرامی فقط بر ... اسم اکتفا نمود خیر ... بر آنچه سابقاً ... امین

... یافتم و دریافتم از ... کلمندی خراج ... تاج بود اللهم ...

صحت و عافیت عطا فرماید مخلص نیز چنانکه معلوم است در اکثر علوم خصوصاً علوم

ریاضی مهارتی دارد و بجهت دیدن تحریر جناب واصفهم با اللهم هر قدر قیاس

اقتباس از نسخ و آلات آنچه که رسم کردم بخدمت عالی فرستادم چونکه در بهر زمان و هر

مکان یک فنی را در عالم فن رسیده و آن او است و اولیست دیده ... مسوده

و خطاب رسیده اطلاعی و ... فرمایند تا یادگاری بماند و وقت کار ... والسلام

۱۲

مسرور گردیدیم از وفور نشاط و مشمول انبساط این مژده تازه و

و ستر بی اندازه چه گوییم و چه نویسیم اعنی امروز زمانه را سعادت

بود و خاطر را بهجت که درین هنگام فرخنده انجام علی الصباح

چون برید صبا آدم جناب آمد بمنتهٔ ایفه مشتمل بر طلب طالع مولود مسعود آورد و

بشارتی هم خبر داد که از عنایت بیغایت رب الارباب آن یگانهٔ زمانه نیر سپهر

نیکنامی اختر برج خوشی کامی بتاریخ نوزدهم شهر شوال

یوم الثلث از افق ارجمندی سر بر زده ازین چه بهتر و خوشتر که احباب یکجا را

آید و بمره حسن خدمت و بندگیها را الله تعالی در عرصه یک روز از فرصت

تمام و خاطر جمعی بالا کلام همه احکام نجوم بر آورده زایچه کشیده هم مسرور گشته

و هم رسم کرده حاضر خدمت گرامی ساختم الله تعالی این نونهال گلشن آمال و آمانی

و رسانیده والدین سرسبز و بارور گرداناد و باوج عمر طبیعی و ذروه

سعادت و نیک بختی رساناد سبب مبارک باشد و باشد مبارک

بحق سوره یسین تبارک ۰۰ والسلام مسرور گردیدم نازم لیشان او و لعل شا

گلستان امرا را هم ستارهای خود گردانیده اعنی خداوند نعمت را ۰۰

پرورش فرمایید غربا افزوده و بجهوای و امید بجیب المحسنین بر حفظ

ز دوست میدارد و هرگاه پیر و مرشد در هر مکانی هر بار رضاجوی خالق و در

مراتب تخلقوا باخلاق الله از همه فایق می باشند این عاصی دوست دارد

التماس عفو جمیع تقصیرات محض و بستهٔ عنایات در طول الزمان بسیار تنگ کرده

بجز عالی مقصلات ایشان نیست — خاقانی ازان لیست در باب

کو جز تو کسی که ندارد + ظلکم مدد و یا بحرمة النبی و آله الامجاد

کار دنیا همه بیرنگ است تا بود او همه آشفته بگی و بود همه آرا

زمان از زیادتی اخراجات پریشان بودم که از جناب قبله مبلغ

انعام فرمود و عجب آنکه زیاده از جران گشتم که الهی این عوض اگر گناه

کدام وقت و اگر صرف کنم کجا الحال در درستی امورات مشغولم

لیکن ارباب معنی را بحقیقتش رسیدن ضرور

خواستن کار خردمندان نیست هرچند که درین عرصه که مدت دوماه کشیده

اختتام رسیده با این همه هنوز روز اول است آری — کار دنیا کسی تمام نکرد

تا یک جهد ازان ز باقیست و در عالی مشهود و طالبان ما که اندک فرصت باید

از نو چنین ترکیب برآید انشاءالله چنان و صورت مجاز

نمایان خواهد شد الله تعالی شوق کامل مسعود هر

نوشته که یکی به زر کرداه

که چگونه دخترش گفت منقّبها بردم و ظرفها بر روی کار آورده‌ام

دعا بکن تا آفتاب بتابد و باران نه بارد پیرمرد از آنجا

بخانهٔ دهقان رفت و از حال او خبر گرفت گفت مدتی است که

تخمها کاشته‌ام از درایب پهال باران مطلب پیرمرد دلش

گرفت خداوندا تو حال و قال هر کسی را خوب میدانی گاهی باران مطلبد و دیگر

امساک باران آنچه که مناسب و اولاست عطا فرما

خویشتن را بتو وا گذاشتم که حساب کم و بیش نه میدانم

همان الاتحاد محبت و شعار مودت آثار اخلاص پناه محمد حلیم احمد سلمه الله

بعد از تمنای حصول ملاقات مسرت آیات صوری و هزاران هزار آرزوی رفع

رنج و ملال دوری از درگاه پادشاه جامع المتفرقین متفرق کننده مجموعه ایام مهجوری از بارگاه

خامه بکوشش نامه میرساند الحمد و الاحسان للّه ذو المنان که بنده با همه عنوان با جمیع متعلقان

بخیر است و خیریت آن اخوان گرامی از جناب رب العزت از همه احباب خواهان و جویان

زمین بعد لفافه پر نامه رسید و کیفیت رسید آن بتوقف عجیب و اقبال منزل مقصود

یعنی تعلقه بالم سید [illegible] افضال ها در غره الجلال اطلاع داد و دیده را نور و دل را سرور حاصل شد

محبت بناها مودت دستگاها از آن روز که نمیقه انیقه و صحیفه منیفه یافته ام از آن زمان الی الان

برای تحریر جواب خاطر خواهان بود لیکن آن قدر فرصت دست نمیداد که حسب تقاضای طبع بطور [illegible]

است پردازان و عبارت آرایان قلمی نماید چنانکه معلوم است خواهش دل چنین است هرگاه [illegible]

می‌نشست یک از تفکرات خانه و مکروهات زمانه چنان پیش آمد که خاطر ازین سو برخاست

برفت آخر کار ناچار گشته بطرز رسمی ارقام نمودم باعث تاخیر این بلاد آینده نیز همین تصور باید فرمود

الله تعالی درازی عمر ترقی درجات روزی کناد بحق نون والصاد [illegible] دوم

چنانکه حق جل و علا که مالک و مختار حقیقی است احوال همه بندگان عیانست همچنین بر ضمیر منیر

سایر امرا و سلاطین که خداوندان مجازی اند کیفیت متعلقان خود نمایان باید

او تعالی شانه باعلام نموده است و در قرآن مجید فرموده ادعونی استجب لکم

و در حدیث نبی کریم علیه الصلوة والتسلیم آمده الدعا مخ العبادة لهذا موقف عرض

باریافتگان بساط سراپا نشاط می آرد آنکه در ماه مبارک رمضان از تصدق

صاحبزادگان استعانتی رسیده بود و تسکین بخشیده بود ولیکن [illegible] کار بعض

و فرزند مطلق تقریب ولادت که در خانه عاصی پر معاصی بظهور پیوست اخراجات

شکر و سپاس آن همون آتش در کاست کرده بود از قید قرضداری رهائی یافته بودم

باز از سر نو پا در بند افتاده حالا پای شکسته و بار [illegible] محتاج ام و زیاده از اخراجات ضروری

ضیا ر

۱۷

ضیاء خورشید

همی خواهم بهر طور که بپرورند خواهند افزایش معاش فرمایند از سرکار عالی

خود باشند باید دیوالی و دیگر ری ظلکم مدد و بیاد مسوده بست و سیوم ای

رسمی تو برافراخته مسر دین یزدان و شرع پیغمبر صلی الله علیه وسلم

دراست بر کالکم الحق در بارگاه حق جل علی سعی بزرگان مشکور است و دعای ایشان

بیرون خصوصًا در حق فرزندان خود که خلاصه زندگانی و نتیجه کامرانی اند و چرا نباشد

که بفحوای الولد سر لابیه اصل نیک را فرع هم نیک باشد جناب مولوی صاحب علیه

الرحمه که بحمد و العاقبت از دار فنا بخلوتخانه بقا شتافته اند چنین خلف گذاشته اند که حیات

ثانی یافته اند آن عاشق رسول کریم علیه التحیه والتسلیم بوجود جناب هم مقبول کافه انام اند بیقین

است هیچ یک دقیقه از دقایق عادات خجسته سمات نا مرعی نخواهد ماند لهذا مصدع

اوقات سامی میشوم که جناب مستطاب مولوی صاحب طاب ثراه در مجالس وعظ لاسیما در ایام

دوازدهم شریف والده ماجده عاصیه پر معاصیه را اللهم اغفر وارحمها بعد

از حیات و چه بعد ممات از دعای خیر یاد و شاد میفرمودند

نعم ما قیل ــه چو با حبیب نشینی و باده پیمایی * بیاد آر محبان باده پیما را * اطلاعا بنگارش

آورده‌ام [illegible] که آن مرحومه مغفوره را از پی بابده من و سلوی [illegible] خوان عظمی محروم

نفرمایند زیاده والسلام والاکرام مسوده بیست و چهارم هدایت فرجام راه [illegible] اخص عزیزم

محمد امام [illegible] اکرامه بعد از سلام سنت الاسلام حالی خدام ذوی الاحترام مینماید حامل نامه

بعید السلام طالب فهیم و عقیل است و در تفهیم و تفهیم مسایل نظری بی نظیر و عدیل هرگاه او را در زمره

مشتاقان جناب [illegible] در جریده طالب علمان مدرسه جدیده منزله اشتیاق [illegible] گرامی

فرستادم باب [illegible] گشایید و توجه فرمایید که قابل تعلیم علوم معقول و منقول و فروع و اصول

بشود بعد تصدیع میدهد مسوده بیست و پنجم به ضمیر منیر با تمکین سریا [illegible] صاحب

صدر عالی قدر ایجاد [illegible] پیدا و هویدا است که هر [illegible] عی تجلی و باغبری [illegible] یا راغی

بباید چند زراع و چند باغبان خود را در پرورش آن از دیگران ساعی میباشند همچنین اگر

انسانی تربیت یافته آراسته و پیراسته گردد مالک آن زابل میخواهد [illegible]

آوازه هر نوعی که باشد عز نقش افزاید و بعض [illegible] از جلیسان خوب متحلی

از زیور خوش اسلوب متجلی گردانند الحمد لله المنه من بیچ میرز که از بنی نوع انس

مخلوقات ام [illegible] و عرصه بعید کسب فضایل و ترک رذایل نموده ام [illegible]

بسبب عنایت و بنده پروری سرکار ذوی الاقتدار است که ملجا و ماوای انجباء [illegible]

این دیارست پر صدد و مترقب زی قدر و منزلت شایسته و خدمات بایسته ام

بیقین میدانم که انشاء الله تعالی از کلفت و کثافت گردش ارض آسمان

خصوصاً درینولا که بابت سکنه و پارچه پشمینه محتاجم برآمده و در قلیل الایام

از افزایش معاشش سرفراز و در همسران ممتاز خواهم شد سبب یک لطف

فرما که مستغنی شوم از ابنای جنس + آسوده لب بنشینم بفحوای الفقر فخری فقیر را

فخر زندگی بکوست که الملک لله الذی هو علی کل شئی قدیر و در ملک او ست و

کسیکه از تقصیر تقدیر فقیر باشد باشد که از حضرت سلطان اعظم شهنشاه معظم

در افراد بنی نوع آدم باشد که بادشاه دین پناه ظل الله شهنشاه خلیفة الله است

دیگر اینهم نیست هم غم نیست بشرطیکه عالم باشد این بس است که در مصداق العلماء

ورثة الانبیاء انکس است باقی همه فضل فضول و معقول همه نامعقول دانند اگر چه علاقه

اگر قدردان نیست مجنون است مگر طبیب که محتاج الیه خلق باشد الحق در دنیا

مکرم و در آخرت خرم است لیکن بدبجول المعقول خادم المنقول خادمش گشته

نه حاکم الکاست بل محکوم مخلص نقد عمر در باخته بلکه خود را بهاد بساختند

ضیا خورشید ۱۹

درستی علوم مع نظم آرائی و انشا پردازی راه یافته ام و القدر که دریافته ام و به کسب

دیوان و غیره از تالیفات و تصنیفات دارم و سودای این شرط فنون سپهر گردی

هم خیلی بکار آرم که اصل و ماده خود است حالیا از چندی برای تحصیل علمهای همه

تحصیل و رفع رسوای نارسای تکمیل ریاضت و مشقت علوم دین برگزیده ام و از

فاعل تا جمیع صور ممکنات و عالم همه معلومات تا اینجا رسیده ام که کتب شیخ [illegible]

شریف و بیضاوی باقیست اگر زمانه یار و صحت مددکار است از توفیق ملک العلام [illegible]

در مدت قلیل تحصیل میرسم آن وقت بطرف دیگر متوجه خواهم شد و الحال از من کار دیگر

محال دانند انصاف فرمایند و معاف دارند مسعودیست و مغتنم جوینده اسرار الهی خواننده حقائق

کماهی از رضا الله تعالی لقاهم سعودت بناها در نباتات تا نیشکر مصایب که تا کنون نمی شد

بدرجه قند و نبات نمیرسد همچنین انسان تا محنت رنج بر خود گوارا نسازد کسی از انسان کامل

نگشته و پس حضور در خدمت درویشان و عمل بارشاد ایشان الزم و اهم است اول علم باید تا

بعمل گراید پس نفس شاید تا یقین نماید و این اگر در حضر میسر نشود سفر کند سفر چند

که صورت سقر است لیکن وسیله ظفر الفاشیه و نگاشته اند و مراد از حدیث رسول

امین اطلبوا العلم و لو کان بالصین بجز علم معرفت است صلی الله علیه و سلم اگر

شوق رهبر کامل است زمانه کم فرصت است و این راه بسیار دراز ... نقطه تا کل کند [illegible]

بد قدر می زنم؛ بالفعل درین اقلیم این شهر از قدیم الایام دار الاسلام

همه مشایخ کبار و اولیا درویشان احرار چه از مجذوب وچه از

سالک این مسالک ست روز از ده بده آرند و آیهٔ کریمه واعتصموا بحبل الله را حرز

محفوظ دارند است، الله تعالی اینکی از بسیار و نمونه از خروار حاصل خواهد شد

ت من میگویم زبان کن یا بفکر سود باش + ای ز فرصت بیخبر در هرچه

باشی زود باش + زیاده توفیق رفیق باد والسلام والاکرام سوده

بیت دیدم درخت خشک از پا می لرزد و مرغ سر بریده از آتش نمی رسد

لهذا گفته اند موتوا قبل ان تموتوا المال والبنون فتنه از آنست که در زرکش بارو بود

آسایش بگذار سر رشته که نفس بدست آر تا حسرت نبینی و در گوشه ای

نشینی که این سعادت است و عکس آن شقاوت از شقاوت بپرهیز و با سعادت

دنیا خوابست و خیال در یاب خود را در یاب اگر خواهی که هر شوی ستاره شوی

نبینی که تا هیزم در آتش نسوزد و آتش نشود و تا نمک در آب شور بدر نگردد

آب نگردد ولیکن رفته رفته آهسته آهسته دفعتاً و بغتتاً ؛ ؛ +

خورشید ۲۱

ادب ... یک تشنّاکن بتدریج جا را + چو شد ز هر عادت معرفت نمک

اگر ذوق تجرید واقعست اینقدر کافیست زیاده دماغ پاشی و مغز خراشست

مسوده بیست و نهم رسانیدن حق بحقداران پسند حق پسند است و اجرای کار طالبان

مطلوب ایشان مهاراجه بهادر دام ظلهم که سردفتر این گروه دانش پژوه و فرد اول

جریده برگزیده ارباب دانش و شکوه اند بعرض ... کرامی ... که [illegible]

[illegible] حسابات ... اگر عنایت شود کمال سرفراز ... [illegible]

این نعمت ... همین و همین فرض وابسته ... از دیار [illegible]

دولت بی پایان مشغول و موظف باشند مسوده سی ام پرتوی آفتاب جهانتاب [illegible]

[illegible] کسی ... بودند ... [illegible]

سرکار دستخطی راجه رام داس میگویند و به همین عذر از اجرای کار کناره میجویند

این کس از مستحقان است خداوند نعمت دام ظلکم از دستخط خود [illegible]

... مسرور بکمال و سرفراز گردانند الهی آفتاب عمر و دولت تابان و درخشان باد

بحرمة النبی واله الامجاد مسوده سی و یکم مقدر ... مقدم آنانکه فهمیده اند

فهمیده اند و قابل تدبیر ... تدبیر اگر ... تقدیر ...

... است ورنه سراسر تقصیر از رد چه آید و از تفکر چه زاید

از همه بردار و خود را با خدا بگذار نشنیده ست که ما در کار ما آزار ما +
کارساز کار ما در کار ما + گر بقدر ضرورت به تفصیل کدورت چنانکه
آمده ست ع. به توکل زانوی اشتر ببند + مسوده مسمی و دوم
به جوهرشناسان قابلیت و قابلیت شناسان بر ما یست پیداست
که لعل بدخشان اگرچه از جنس سنگ است قدر و قیمتش همین قبول آب و رنگ
و گل بوستانی هرچند از قسم گیاه است بحصول رنگ و بو ممتاز بین الاشیا
همچنین شجره میوه دار از غیر میوه دار عزیز است و حیوان قابل تربیت
مقبول تر از حیوان بی تمیز هرگاه فیض قابلیت جمادات و نباتات و
حیوان را باین رتبه رساند پس انسان که اشرف المخلوقات است از همه مشرف بالذات
است بهر سو که رو دارد خود را باقصی غایت رساند هم سلطان گردد هم شیطان
سیوم باید که رجوع بخیر کند که منجر گردد به بشر که از بشر حرکت گردد مسوده مسمی
و سیوم بفحوای افصح الکلام قل و دل و لم یمل سخن مختصر و مفهوم باشد
یعنی قلیل اللفظ و کثیر المعانی وارد وقت حرف و مفاد ملال خاطر ناظرین گردد

نزد و حالیا آنچه که در باب ایشان از اوستادی میر تفضل حسین عطا الله ظله العالی
رسیده این است میرسانم از لفظ آنست پیداست که معنی نوید اگرچه بلکه با معنی دور از الفاظ
تشبیهم دور ماند و از آنکه هر مقدمه تقدیم شد لازم و از آنکه تجدید لفظ و معنی اهم
لیکن در پی لغت نزد و محاوره اهل زبان از دست نه و همچنان
باشد که در اندک تغیر و تبدیل کهن را نو وا نماید و این وقتی باشد که حرف کس دیگر مستقدمین محفوظ
و بیش آورده متاخرین ملحوظ باشد و چنان نگارد که به وقت گزاید خصوصاً در ابیات
حکام که وقت ملاحظه ایشان خود را صاحب [illegible] داند که درین نوع برایشان
کار است و اگر فوقیت گزیند در مساوات گزیند لیکن اول استعداد مخاطب باید که کمال آن است
از کمال ایشان است و دستور آن لفظ قبله از مصنوعات در ملوکی راستی رعایا
و استعارات اشاره با بسیار بزرگان او ستایش کردن نه خوش است
و لحاظ معنی بیشتر باید که محاسن الفاظ خوشتر آید و در
ضایع بود و در نوانی نه باید روا بلکه این آسانست که بقدر ضرورت بلکه بعض معانی ساخته اند
برانداخته اند طالب آملی در شش ماه مصرعه خود را سرعه رسانده در بیت از نیکی نه در باید
لعین و الف تا کسی نبود لیکن چهل سال مشق نمود گفت و نشست چون
از سر بر آید بیدار در آید و اهل سر غنچه شکفت الا دلمن نای وادلمن
ای وادلمن: منشی کامل آن باشد که پیرو دیگران باشد یعنی هیچ دو نه مفصله

مشکل طرزی که صاف پرد طوطیست ورزا جمد ی صاحب دون ناور
پیر و و صاف که سعدی برج آن چنو است که همه مقدمی او اشو
همه را مقتدا و عبارت از اول تا آخر بیک رنگ باشد نفراخ دند
تنگ دور الفاظ رعایت مقدمه از مقدمه تا خاتمه ملحوظ
تقاط داد و از یک مصلع خلعی دیگر برآرد و اگر خود بگو و آن
بیاید د خود معنوی آن بگراید و بسبب لحاظ الفاظ عبارت نامطبوع
و برعایت عبارت معنی بعید الوقوع باشد مسوده سوم چهارم خورد
تاریخ چنان برنج آورد که بکلمه بکر دال تاریخ سیح نکرد آخر دور روز منوار قا
نمود تا بهم افاقه رو نمود حالیا خانه که ارش بنماید خانه سفارش که بیاید و
فرماید مسوده سی پنجم بارک الله نما و لکم فی الرباب آن رو اکبر است که قلیل القدر
است بارک الله بچنین یافته بلکه از همه بهترین پس در محل ظرافت فقط تا ز رعایت الفاظ
بارک بسیار گفتن از حد قیاس و ورنه دار باب سفور عین قصور مسوده سی ششم
امروز از اقبال الهی تقریب انگشت حنای بنده زاده تقرر یافته

صفحه ۲۵

بعد نماز عصر [illegible] نحو کرده از دست خود عمل نمایند و طعام شام هم در اینجا خورده
سرفراز فرمایند مسوده سی و هفتم حالیا از افضال الهی و عنایت نامتناهی
او تعالی شانه هیچ مرضی ندارم لیکن بیمار ام نمیتوانم که چیزی بخورم و جایی بروم که در
ادنی حرارت و برودت مزاج از اعتدال منحرف گردد و در اندک حرکت و سکون
درکون میشود است، الله تعالی قریب است که از کنج رنج نقاهت پا بیرون نهم و در کنج
طاقت دست یابم آنگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی و هشتم
کامل است که آنرا کامل کامل دانند و ناقص ناقص خوانند نه عکس آن اکثر کسانیکه
فی زماننا چنان اند جز این نیست که این شکل برای اکل بر آورده اند اینک از فقر
اهل فضل فردی بر آورده اند و زمانکه مال را جزو کمال دانند در تحصیل آن همت ها
برده اند و بر خورده آن برخوردار را باید که سالک این مسلک باشند نه طالب
مسوده سی و نهم مکان فدوی و [illegible] فدوی بی نقد و [illegible] از اخبار اخبار [illegible]
اتفاق شده که آمدن ها رایگان رفته و در ماندن ها و بازگشتن از اثنای راه شنیدن
خبر ناسی کافیه بر دل و جان رنج فراوان الحال قصور گذشته معاف و آینده نا هموار
مضاعف شود تا در بجا آوری خدمات قصوری نرود مسوده چهلم بحکم لا تدع
قراءة القرآن علی کل حال قرآن مجید و فرقان حمید برای خواندن است نه برای
نهادن والله ثم بالله حا بلکه فرصت گردید مطلق خوانده نمیشود لهذا برگردانیده
شد بعد الحمد این عذر بدیهی برام دیگر نظر نفرمایند لطفهم مسوده [illegible]

۳۶

پای اسپم لنگ و پیاده آمدن خیلی دشوار چه سازم که از بخت نبودن
خودم در خانه وقت آمدن آن یگانه بیرون آیم افسوس هزار افسوس
که نهی غیر مترقب و موسی غیر مترصد تا در آمده برگردید اگر از قدوم
بهجت لزوم باز سرفراز فرمایند عبد وره از حسرتها چه پیش آید باید دید چون
روز دوشنبه مقیم میگویم که آن وقت اراده فرمایند که از دیدن مکان گذ
آن رفته بود خبر داده آید که هم فعل و هم تماشا باشد زیاده والسلام
والکلام : مسوده چهل و دوم پای اسپم لنگ و من اینجا و دوری کار
چه سازم که خود را تا آنجا رسانم از اینکه بسته بپایم و هر روز [illegible]
جاوید طرفین از درگاه رب المشرقین ورب المغربین میخواهم
هر گاه که شوق ملاقات زیاده گردد و دل مشتاق برآید و رفتن آماده گردد
اما باز این خیال مانع آید و مانع سازد که احیاناً ایشان نشود که من انقدر زحمت برده تا
رسیدم و ایشان برای کاری بجای دیگر رفته باشند لیکن مکان خالی بیابم و دیده را با دور
آیم مسوده چهل و سیوم حامداً و مصلیاً [illegible]

در آن سفر که روزگار موافق بود و زمانه مساعد لحظه‌ای روی داد و فقیر را یک انجمن از ...

صحیفهٔ آن یار جانی و یگانهٔ لاثانی در عین انتظار صدور نموده مصدر انواع تفقدات

و سطوح اضاف کرامات گردید ابواب فرح و خورمی گشاده و داد مسرت و ابتهاج در وادی

وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی ــ شعر و بلند نگاه‌دار تا فرشاد و ...

مدایح بروز افزون باد + از نثر مسرت‌بارها خود چه شرح دهم و از جمله‌ها که ...

فهم که در بهجت معتدبه برخی از حالات مهاجرت نگاشته‌ام و برخی از اعلام ...

بر افراشتم و چنین چنانکه معلوم دوستان بلکه همگان است خصوصاً در شهر لاهور تحصیل

علوم دینی و تکمیل امتحانات شده‌ام شیدا شده‌ام قسم بخدا از درس و تدریس و مطالعه ...

فرصت حمام و اصلاح و تبدیل لباس تا دو سه هفته نمی‌یابم تا دیگر چه رسد ...

عند الملاقات برادر العین خواهید دید در تهنیت مولود مسعود و اختی فرزند ارجمند

جگر پیوند آن یار به زیور یک چیزی ضرور ضرور نوشتنی و نوشته بپردازی و عبارت

آرایی کردی که مسرت بر مسرت می‌افزود حالیا بر این اقتصار و اختصار می‌سازم

و به دعا که از دیاد حیات می‌پردازم امید قوی آن نونهال گلشن همیشه بهار را در باغ عالم

زیر سایهٔ والدین و بزرگان والدین سرسبز و برخوردار گرداناد و بعد طی ... روز

رسانا السلام علیکم و علی من لدیکم مسعود چهل و چهارم ... است که ...

... دوستان ... خاکم ... خود ... کردن

بزیید مرد درباره او اما چون میسر نباید لقمه‌ای که دارا هست بر یک جهت زبان آشنا
و خود را ستاید که اظهار نعمت نیز از شکر نعمت است و عیب نیز در قول زبان [illegible]
لقمه تا قبل بیت تا مرد سخن نگفته باشد عیب و هنر نهفته باشد سوده چهل و هفتم
حکیم الحکما حاذق [illegible] [illegible] الهی [illegible] [illegible] [illegible]
آنکه هر روز وقت چهار بار اجابت می‌آید و هر بار لقاحت از آبله [illegible]
سوده جان گذارست و [illegible] از جوشش حرارت [illegible] زبان زده [illegible]
[illegible] و دل گرفته این همه فساد شده است و بر آن جناب [illegible] اعلاج فرمایند
و جان افزاینده سوده چهل و ششم [illegible] من ابتلی ببلیتین فاختار اهونهما [illegible]
رفته است چاره نیست بجز آنکه [illegible] و سرکار بیرون کنم در [illegible] عزیز القدر
چندین بار طلا کار است نقره به مبلغ یکصد روپیه نزد خورشید جی پارسی گرو کرده
خورده برد نموده اند هر چند که این امر لایق شأن شان نبود لیکن شد آنچه شد
بالفعل از آنجا برآورده نزد خود نگهدارند تا سود بر طرف گردد آینده فهمیده

اولی آنست و اگر چنین نیز نباشد مضایقه نیست بهدیگر بار برای جناب نزد ایشان صاحب

موصوف خواهم آمد اینقدر تکلیف نیز بر مخلص چندان دشوار نیست لیکن

اول یک ملاقات ازان ستوده صفات ضرورست قدم رنجه فرمایند

و باز از کار خود دست بردارند زیاده و السلام حسن الختام رقیمهٔ الوداد مقتدای

انام خان انام ستوده بنجا هم نه مال دارم که کسی گردن کردد و نه خواهان مال کر

من گردن کسی بکردم فارغم از بیم در جا و ر اضیم بقضا منت کشم نه منت کش و نا دادم

جفا کار هر چند که محسن دیگران نیم هم حسانمند این و آن نیم ظاهرم ظاهر اعتبار است

و باطنم گرفتار عنا گو مصاحب امرا و سلاطین این و باهم لیکن بسبب جز معاشی ذلیل خوار اهم

و هم صابر با این نا خبان و چنینم و آنچه می نمایند می بینم خود را عزیز تر شمارم نه ذلیل و بعو

نعم الوکیل ستوده بنجا دیگر بعرض عالی میرساند خداوند تعالی که اکرم الاکرمین است یا اکلم کرم اولی پایان و فضل

اوفرا و انست بندگان خود را بطلب زبانی نعمت امر فرموده و در تموده و اسئلوا الله من فضله :.:

بینهایه و غلام مرشوت ندارد بهمین سبب پی آن بزده و پناه بسرکار کرده‌ام و قار

عمر عزیز بود که از عرصه بعید بسر می‌برد قبل از این مجرد بود آنچه که می‌یافت

بهم خود کفاف میکرد الحال بفضله تعالی عیالدار شده است هرگز هرگز کفاف

نمیکند و از کسی دیگر جایی هم هیچ نمیرسد اگر در قوت صرف کنم پارچه ضروری نمیشود

و اگر پارچه ضروری بکار برم بقول الناس مع اللباس و اگر هر دو پارچه صرف کنم قوت نمیشود و کفش

بالله شهیدا هر چند که اول اول از خوف قرضداری بسیار از اسباب

خانه بفروخت رسید چون آنهم نماند لاعلاج تن در داد و حالا بسبب سود نقصان در اصل

پدید آید هر بار زیر بار تر گردد آینده معلوم نیست که رفته رفته تا کجا رسد وقت پیری شد

و سیله اندع - علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد چه قبل از این گذارش کرده بودم و پیرو مرشد

اسعد را ارضا فرموده عرضه هیچ شش ماه گذشت هیچ اثری از آن پدید نیامد در آن زمان قیمتی که بود آنهم رفت

الحال قرضخواهان قرض مطالبه و بیش پیر کهنسال پرورش یافته خواستگار که خداست و پیر خورد

باب آنچه که خرج خواهد شد و در اوامر خواهد شد در ملاهی و مناهی از علوم معقوله و منقوله برای فضیلت یک کتاب شرح هدایه با قیمت قابلیت هرچند که عرض نداریم

را جبه و عمامه ندارم خلقت ظاهر بین است هرچند که عالم درین بلده خواهند بود

لیکن عالم اینقدر ریاضی دان هم ناظم و ناثر نخواهد بود اکثر هندوستان غلام که اینقدر

علم و استعداد ندارند و در حق خدمات نشسته بزرگانه از مبلغ دو دو صد روپیه با مواجب

از همچشمان نازان و متفاخر اند و بخدمات متعین و بنده هنوز گرفتار کلال و ملال و دست به

عرض ساینده ظلکم ممدود بالحرمة النبی و آله الامجاد مسوده پنجاه و دوم عرض احوال علما

و فضلا و خبرگیری ایشان کار بست عظمی خالی از اجری نیست و نخواهد بود بسا اوقات

از ایشان ناطق است هرگاه که این کمترین نیز بیرون این گروه است از جهت علم

مستحق کرامت که طالب علم و رب التحصیل است بنا بر فضیلت یک شرح هدایه با قیمت فقط

عسرت الغدر که کتاب میسر نمی شود ان شاء الله تعالی

ضب

خورشید

گردیده و از روز دوشنبه یعقوب صاحب هم شریک مدارس شده

امیر کبیر مرجع برنا و پیر هر یک از اطفال صغیره و کبیره این کار قرار یافته

محمد جعفر را حکم تجویز شده است و ذکر فهم و ذکای آن برخوردار بخوبی تمام آمده حکیم

محمد اشرف خان صاحب بیک گفتند و در آن وقت ذاکر میکا احباب نیز حاضر بودند از اقارب قبیله هیچ کس نبودند

نیز طرح سکوت انداخته شد و تقریر نا تمام گذاشته باین لحاظ که اگر احباب حکم فرمایند

آنگاه بسبب حاضر نبودن آن برخوردار عذری در پیش آید لیکن آن برخوردار خود بفهمند

و باید شنید اگر چه مدت دراز است صحبت سپاهگری لیکن فواید بر کمال بسیار با احسن قبیل بر کمال کن که عزیز جهان

شوی و نهال جمعیت و شادمانی در چمن کامرانی سبز و ریان باد مسوده پنجاه و چهارم

تا وقتیکه مرجع بزرگان و عامه نشود [illegible] آشنا آشنا خسته حالیست هرگاه بر آورد

باید که چنان رشته احسان بر پای او نهند که نگسلد و در هوای تلاش معاش [illegible] الحمد لله

درین ایام فرخنده فرجام بمیمن الطاف خداوندی من بنده ناچیز که از دربار [illegible] تخصیص [illegible] سلطان علوم

غرض دل سرو با شنیده بلکه در خدمات سرگرم باشند بعینه بنست که فریب نهال امید ...

و ستاده مقصود را از گریبان حصول سر برآرد و همین که این اضافه منخواهد می‌شود و

تنگی اخراجات که هست سر و دل تمام اقبال سه شکلی نیست که آسان نشود + هر دو بایه

که هر آسان نشود + والسلام سوده پنجاه و ششم سید الله‌ها ی ارسالی که ...

سید حسین ارسال یافته تنها نه بیضه‌های مرغان طلاو بود یا شاخ طوطیان شکر

مروت هر دانه بر کف دل اهتدا و در دست پوست نارکش مصداق سطح خط کش بلکه چون

پوست آسان جز دار لحم نایابان و لحم آن بی ریشه چون گرد انسان ریشه در ... و رد

مشتاقان دوان خسته اش خونبار از صدف در و گوهر هر قاش بالب جانان در رخسار

اگر وقت تقسیم صاحب می‌بود بی کیفیت سه لختی بر دار دل کند و هر که ریشیم + سن قاش

فروش دل صد پاره خوشیم + هر قطره آبش از چشمه آب حیوان گوی سبقت ربوده و رنگ

رونقش آبروی گل از صفحهٔ بوستان خان زدوده الحاصل هر یک با این همه حلاوه فی مجموع

بود در مذاق پسندیده حلاوت بخش کام و زبان و فرحت افزای دل و جان گردیده ....

آن برخوردار بتکلیف تمام او اتمام در چشم محبت ایشان و همقطاران از همه بکه و ممتاز باشند

بسیار بسیار خاطر جمع دارند و اندکی توقف نمایند زیاده ایام جمعیت و شادمانی

بکام باد مسوده شصت و یکم بسر که براه پدر بیت اگر فی بهتر از آن آموخته از این

چه بهتر آفتاب خاندان خود هست در ره قبل دام شده همه در ذلت و خواری

بسر خواهد کرد و دزدی و زناکاری و قمار باز و میخوار از جمله اموات است بگذار آن را

بگذار تا توانی بگذار مسوده شصت و دوم استمرار و ستمداد از زنده و تشنیع و واقف

که از عهده شب آدینه و سه شنبه این بکشید که الآن کاکا آن است آنقدر تنگ ساخته

بود از خود بر داشته که اگر قبل برادر آن و ابیت خود در خود جواب و جابیت دریافتی

البته جاده خودکشی را برنافتی الحمد لله علی کل حال مسوده شصت و سوم جوهر نگار از

هر کار مقدم انکار باشد چندی پیش از آن آگاه کردن نظر انکار بلکه شرط انکار است بنا بر انتقال از

صب
خورشید

... چالاک بکار برده اند از ثمرهٔ آن برخورده اند و اگر تفاوتی رفته اگر یکی

از دست رفته است و بعض که مانده بعد از برگ ریزی و افسردگی بسیار از سر نو قیصماتی

برین تقدیر در امر چاکری تا وقتیکه دیگر جا بند و بست قرار و واقعی قرار

نیابد نشاید که از خود اول را ترک کند که از اینجا رنده و از آنجا درمانده نشود

سی و دو شصت و ششم چون الان لمبتغی الاحسان آمده است دو تا رباعی

در زبان هندی طبع زاد برای سوروسه ور خراج و باج ضمیمهٔ نمیقه ساخته در پیرو ختم ام

هرچند که می بینم که نشاید کشف الاخبار از پیرایهٔ زیادات پاک عاید

الّا اینقدر قلیل اشعار در زمانه کثیر نادر الوجود است

و هر آنچه نادر الوجود است همچو معدوم نه بینی اینچنین

باید گفت محبوب است و مرغوب اگر پسند خاطر عاطر آید باید نواز

ارز صد و ترتب محبت و صداقت که احباب را از احباب ::

قباله مکان من عافیت طلب طلب فرمودند حاضر است

اینکه آنچه زمین آن بموجب حساب در قبض دیگران است البته مع حق شفعه مستند

خواهد شد و سیر سیری و در دوازده دروازه که میگویند ملک بنده در

تصرف مدعی است و نه در تصرف من بنده بلکه در اختیار کارکنان

سرکار است که مالک همه این سرزمین است که خواهد تمام بگیرد و

خواهد تمام بگذارد و هرگاه که مقام دوازده مدعی حسب زعم خود در

تصرف خود نبود و دست رس بر آن شرعاً و عقلاً و عرفاً غیر ممکن

باشد دعوی کردن این چه بوالعجبی است نادر الوقوع است اولا ثبوت ملکیت

مکان باید که از جمله شرایط آن یکی نقض مکین این کمترین است که شفعی است تا بکار آید

از دست اهل کاران سرکار شاید اگر دعوی کرده آید گفته خواهد شد

در ثبوت حرف فضولیت خود غصب کردن دیگران را گفتن البته مردانگیست

برین همت و جرات احسنت آفرین والسلام خیر الختام و مقام موقوف

[illegible] زوال پذیرد و کمال وقت انتقال بپیمایند که
برای ذو الجلال کبریائیست که ذات او واجب و کبریای او قدیم و لبشر عاجز
و تکبر و عجز هردو منافی اند هرجا که عجز آید تکبر نماند پس کم پایه داران
از خود خود را برایه داران از خود قیاس کرده کسی را حقیر شمارد
الا خود بعجز گراید تا وقت ابتلا ببلا مبتلای بی نهایت گردد [illegible]
هرگاه که زمانه بی تمیزی بسر آید چون دعای خیر و در تمیزی از دل برآید
اوصاف حمیده او دوری را تاج سر و در چمن روزگار با طیب باقی و ابد [illegible]
[illegible] افزونی جاه و کثرت کردار [illegible] اربابِ [illegible]
نشو نما بخشیده و انتظام مهام عالم ترقی گزیده باشد و او را [illegible]
[illegible] در فن [illegible] گری و [illegible] وهم در معامله فهمی مهارت [illegible] دارد [illegible]
[illegible] ازین چندین دیهات یکی از [illegible] این و [illegible]

اسباب جمع آید پریشانی افزاید عجب دنیا کار

اگر گوی بعد فراغ ازین بسراغ آن [illegible] خواهم برد قبول لیکن

فراغ معلوم فراغ را تا غایتی باید و این را بنهایتی نیست سعدی

علیه الرحمه چه خوش گفته بیت هفت اقلیم ار بگیرد پادشاهی همچنان

در بند اقلیم دگر این فریب نفس و استیلاء [illegible] و هم [illegible] و نقصان

آن [illegible] کار و که بمقصود کرد آید [illegible] خوف [illegible] که هیچ [illegible]

انتهای هر کار را از ابتدای شعور باید شناخت که نشاء [illegible] ظهور یابد

این کار کار مردانست و باقی بهانه [illegible] و هم [illegible] که [illegible]

[illegible] بهدف میرسد هر گاه که سنجیده از [illegible] پاک [illegible] از لغزش پیاکست بخلاف

دروغ که هرگز فروغ ندارد و لیکن این جا که فهمیدنست و مقام سنجیدن کذب عمر او کوتاه است اما

دران عرصه کار خود ساخته [illegible] میرود و در تحصیل عرض العرض [illegible] باید و در یافتن [illegible] کذب است

باید و قبل از مهمان درگاه آسمان اش شاید مترصد که حسب الارشاد سامی از پروانگی

آسمانی سرفراز گردد و چیزی از تصدق فرق مبارک و صاحبزادگان بلند اقبال عنایت

که فدوی ازین فرض العین و عین الفرض که بر ذمت همت خود واجب الادا دارد

فارغ البال و فدوی زاده آسوده حال گردد و اگر رای آفتاب انجلای مصلحت اندیش

در حق بندگان خویش اهل قرابت فدوی از گفتار خلق اعدد و تقاضا در طرف عالی که بهنگام شادی

تجاوز نموده و دیگر کسان همراه ایشان ذی عیال و اهل اند و ایشان تازیانه حال و لیت و لعل

نکشیده است بر ضمیر آفتاب نظیر نیک روشن که من فدوی ملجا و ماوای دیگر ندارم که رو

بسوی آن آرم بالفعل میخواهم که آنچه در وجه معاش فدوی را میرسید از آن چیزی بنام

بنام اوشان دستخط فرمایند تا که آنچه پوشیده نیست که از زر نقدات در اخراجات اوشان

صرف میشود مبرهن همگنان گردد و از هر گاه که نسیم عطاء خداوندی برحیم برابر بندگان

۵۱

نوزدهم آنکه از مسوده هفتاد و نهم همه کار و بار دنیا [illegible] سید و هم [illegible]

انجام کار بجز حق جل و علی کسی را معلوم نیست اگر دیگران را معلوم هم بودی

تمام نظام عالم درهم و برهم بودی لطف دنیا درهمین است که یکی محتاج باشد

و یکی غنی یکی کمزور باشد و یکی قوی برین تقدیر آنچه که کار

آصف جاه ۱۲۸۵
فدوی نظام الملک نظام الدوله
ابو [illegible] محمد محی الدین خان بهادر جنگ
خورشید الدوله خورشید [illegible]
خورشید الامرا
خورشید جاه

روبیت می کرده باشند رب الودود بمقصود خواهد رسانید مسوده

هشتادم همه کس یک فنی اند و در همان فن از من اولی دمن در همه دانی

لاثانی ام از همه اعلی مسوده هشتاد و یکم سجده مسجد نباشند و نماز جماعت ادا کرده

خان امام خبر یافت که اول از همه می شتافت فقط تمت بالخیر بتاریخ هفدهم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۹

[illegible]

[illegible]

۱	۶	اوار	اور
۲	۴	نہو	نہو
۳	۱	سلطنت	سلطنت
ایضاً	۱۴	زقیر	توقیر
ایضاً	۱۵	سبات	سخاوت
۴	۱	قلف	خلف
ایضاً	۶	ربات	ریاست
ایضاً	۱۰	ستین	تیتن
۵	۱۱	وجودمیں	درجودمیں
۷	۱۵	جدالیے	خداایسے
۸	۱۶	بیکم	بہیکم
۹	۹	برس	سال
۱۰	۱۶	ازروی	اورازروی
۱۲	۵	اسمندیال	اسفندیال
۱۳	۹	این	اس
۱۶	۱۴	اندلیشہ وصحیح	اندیشہ صحیح
۱۷	۸	اسوسکے	اوراسوکے
ایضاً	۱۱	رنجستم	رستم
۱۸	۱۰	اورنام	اورزنام
ایضاً	۱۴	شکل	مشکل
۱۹	۵	عابادر	عابد اور
ایضاً	۷	الداث	احداث
ایضاً	۱۱	کتاب کا	کشتاب کا
ایضاً	۱۵	براجہ	یہ راجہ
۲۱	۸	مقابلہ	مقابلہ
ایضاً	۱۵	دیونامیے	دیونامی

۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۷	۴	اورنسب	اورنسب
۳۰	۸	قتس	قتل
ایضاً	۱۴	عداوت	عداوت
۳۲	۶	اتاتہا	اباتہا
۳۳	۴	ساتاہے	ساتاہے
۳۴	۱۴	قدردانیلی	وزردانیلی
۳۵	۱	سنکر علاالدین	سنگر علاالدین
۳۷	۹	اورسرشتہ	سرشتہ
۳۸	۱۰	تتق	شتق
ایضاً	۱۴	مالاتفاق	بالاتفاق
۳۹	۵	ازکوکر	ازکرکر
۴۱	۱۳	حب لوکون	جب لوگون
۴۲	۱۲	اب ظالم	ایسا ظالم
ایضاً	۱۵	هزاج	مزاج
۴۴	۹	ملک	ملک
۴۵	۷	وافق	موافق
ایضاً	۱۰	فی	فسق
۴۶	۳	چندروز	بعدچندروز
ایضاً	۱۰	تجربہ کارسے	ناتجربہ کاری
۴۷	۱۴	اورسیجا	اوراسیجا
۴۸	۱	ایکی	ایسکے

ایضاً	۱۰	[illegible]	[illegible]
۵۱	۶	زیادہ سو	[illegible]
ایضاً	۱۴	سرکشی	سرکشی
۵۲	۵	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۱	[illegible]	[illegible]
۵۳	۱	اورتمام رہ کو	اورتمام رہ کوتکو
ایضاً	۱۳	[illegible]	[illegible]
۵۴	۱۴	جاکروہان	جاکروہان
ایضاً	۱۵	دلی کونہین	دلی کوایاانہین
ایضاً	۱۶	نوس اسے	نواس سے
۵۵	۱	بیرورتی	بیرورتی
ایضاً	۱۱	رعیت پرور	رعیت پرور
ایضاً	۱۴	سلطان	سلطان ہی
۵۶	۲	طاقت [illegible]	طاقت تنہی
ایضاً	۷	تخت [illegible]	تخت پرکہ [illegible]
۵۷	۱۰	جوالادسے	جواولادسے
۵۸	۱	سن وسال	سن وسال
ایضاً	۷	ہاسیکے کا	ہاوسیکے کا
۶۰	۱۲	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۵	اوراور	اوراور
۶۱	۱	محمدمرزا	محمدمرزا [illegible]
ایضاً	۶	سانبندک	[illegible]
ایضاً	۱۰	ابہی تبہد قلم	ابہی قید قلم
۶۲	۸	پہوری	تہوری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	اور سکہ	[illegible]
[illegible]	۳	نہاتی چونکہ	نہاتی تہی چونکہ
ایضاً	۶	سنع کیا	سنع کیا
ایضاً	۱۴	قبول کیا اور	قبول کیا اور کہا کہ
ایضاً	ایضاً	جاجل موعود	حبل موعود
۶۶	۴	مجاہر تہا	مجاہد تہا
ایضاً	۸	اس تعلیم کے	بعض تعلیم کے
۶۸	۳	عرف سلیم پسر	عرف سلیم پسر
۶۱	۲	حرارت کہ	حرارت تہی کہ
ایضاً	۱۰	اور اسکا	اور بابا سکا
۶۳	۲	اخضر کہ جسکا	اخضر کہ جسکا
۶۵	۱	یاد بیٹی نگی	یاد تہیں نامدہ
۶۶	۱۴	سنکستی	سنکستی کہ
۶۸	۱۵	صورت	عورات تہیں
۶۹	۲	درصح ہوا	واضح ہو
۸۳	۱۴	ور اول	اور اول
۹۸	۱	سح زن	سح زین
ایضاً	۲	شرف	شرف جلوہ
ایضاً	۵	چونکہ	چونکہ اسمیں
ایضاً	ایضاً	[illegible]	ظفر
ایضاً	۱۰	روانہ	روانہ
۹۹	۳	احمرت	احمقون
۱۰۳	۸	عالمگیر	عالمگیر
۱۰۵	۴	سرآید	سرمایہ
ایضاً	۵	اسکو نکہ کہو	اسکو نکہ کہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	خوب تو بالا کیا
[illegible]	[illegible]	پسر عبدالجلیل	عبدالجلیل
[illegible]	۱	وزیراعظم	وزیراعظم
ایضاً	۸	حسین علیجاہ	حسین علیجان
۱۱۸	۹	ساتہہ جب	ساتہہ جلسہ
ایضاً	۱۱	اور دستخط	اور دستخط
۱۱۹	۹	اکہ ہو	بلکہ ہو
ایضاً	۱۳	اناجانا اور	اناجانا اور
۱۲۳	۱۰	نہاد روانہ کیا	تہا روانہ کیا
ایضاً	۱۴	روشن	روشن
۱۲۴	۱۶	سبب	سبب
۱۲۵	۴	لیس سکے	اس لیئی
۱۲۶	۲	اس جگہ کا	اس جگہ کا
۱۲۹	۴	۱۱۳۵	۱۱۳۲
۱۳۵	۲	یلسر	یکسر
۱۳۶	۳	او اور	اور اور
ایضاً	۴	صوبہ	صوبہ
ایضاً	۶	صمصام الدولہ	صمصام الدولہ
۱۳۷	۱۳	ناصر جان	ناصر جان
۱۳۸	۹	اس مرتبہ	اس مرتبہ
۱۴۰	۵	صوبہ کابل	صوبہ کابل
۱۴۳	۹	نقد جان	نقد جان
۱۴۵	۱۶	سنکر	سنکر
۱۴۶	۱	پیام	پیغام
ایضاً	۳	تیمور شاہ	تیمور شاہ
۱۴۷	۱	اوارد	اوارہ
ایضاً	۸	باوجود	باوجود
۱۴۸	۱۲	ترکاوکنی	ترکاوروکنی
۱۵۰	۲	سلطنت	سلطنت
ایضاً	۳	ندور عالم	ندور عالم
ایضاً	۸	شاہ عالم	شاہ عالم
ایضاً	۱۱	باوجود	باوجود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۲	زن کوس	کوس ہیں
ایضاً	۳	اور	اور غارت
ایضاً	۴	نور والدین	نورالدینجان
۱۵۴	۵	اسپیکے	اسپیکے واسطے انتقام
ایضاً	۷	گذرا	گذرانتیں
۱۵۵	۱۶	[illegible]	عید ہیں
ایضاً	ایضاً	کور زہا	کور زر بہادر
۱۵۶	۱۱	توپ	توپ
۱۵۹	۶	وشاہ حکم	بادشاہ نے حکم
ایضاً	۹	زبان	زبان
۱۶۴	۲	اس جہیں	اس نو اسمیں
ایضاً	۱۴	قلیل	عرصہ قلیل میں
۱۶۵	۹	خطاب	خطاب ہی بنا
۱۶۶	۵	ربیع الاول	غرہ ربیع الاول
ایضاً	۹	دولت	وزیراعظم
۱۶۷	۱	رنو	زانو
ایضاً	۳	کہنیں	دکہنیں
ایضاً	۱۱	[illegible]	[illegible]
ایضاً	ایضاً	خدا اور رسول	خدا و رسول
۱۶۹	۹	تخت	تخت سلطنت
ایضاً	ایضاً	اوربان	اور زبان
ایضاً	۱۲	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۴	اجکر	تو جگر
۱۷۰	۴	فضا ہوا	خفا ہوا
ایضاً	۶	سکتا تہا	رکتا تہا
۱۷۲	۷	ہوا تہا	ہوا تہا تو
ایضاً	۹	بیت	تربیت
ایضاً	۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۷۳	۲	بایک	ایک
۱۷۴	۱	بارہ	جارہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
[illegible]	[illegible]	۱۱	۲۰۲	آئینہ نام	[illegible]	۱۵	[illegible]	پرخواہ	پر خواہ	۱۱	۱۶۵
[illegible]	دیکو	۸	۲۰۴	قندہار کا	قندہار کا	۹	۱۸۷	چارقند	چار ضیعہ	ایضاً	ایضاً
حلاوت	حلاوت	۱۵	۲۰۶	اور چیز	اور جیز	۱۳	ایضاً	گذارت	گذاریت	۶	۱۶۶
ستہ	ستہ	۱۶	ایضاً	شاہ طاہر	شاہ طاہر	۱۴	ایضاً	اطاعت	اطاعت	۱۳	ایضاً
تھا ازاں	تھا ازاں کار	۱۶	۲۰۹	کلمۂ التوفیق	کلمۂ التوفیق	۱۷	ایضاً	خوبکلش	خوکلش	۱۴	ایضاً
ایسکا ہی	ایسکا ہی	۴	۲۱۰	[illegible]	ہیں طے			خود ہوئے	خود بیوے	۱	۱۶۸
قاضی	قاضی	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]			ہوتا تھا	ہوتا تھا	۲	ایضاً
سالم نہیں	سالم نہیں	۳	ایضاً	گندہ تھا	[illegible]	۲	۱۸۸	اور نیار دار	اور نار دار	۵	ایضاً
[illegible]	[illegible]			اندر تول	اندر تولی	۱۴	ایضاً	جنگ واقع	جنگ وار	۲	۱۶۹
سلطان رشید	سلطان رشید	۴	ایضاً	راس	راس	۲	۱۸۹	کبوتروں	آسوردن	۴	ایضاً
بادشاہ	بادشاہ	۳	۲۱۱	نہیں آیا	نہیں آیا	۴	ایضاً	خدا کو دیتا	خداوند تھا	۹	ایضاً
اور سپاہ	اور سپاہ	۱	۲۱۲	شستہ	شستہ	۱۱	ایضاً	متعاقب	سعاقب	۳	۱۸۰
نام ہیکہ تو سوفت	نام ہیکہ تو سوفت	۱۰	ایضاً	جانبی اور	جانبی اور	۱۴	ایضاً	ضرور	ضرور	۵	ایضاً
علم و غیرہ	علم و غیرہ	۳	۲۱۳	نظام شاہ	نظام شاہ	۱۵	ایضاً	پیر سوں	پیر سوں	۸	ایضاً
عالم گیروں ہیکہ	عالم گیروں	۴	ایضاً	بلند کرنا	بلند کرنا	۱۰	۱۹۰	ادبی رات کو	ادبی رات	ایضاً	ایضاً
گذرا القصہ	گذرا القصہ	۵	ایضاً	شستہ	شستہ	۱۰	۱۹۲	کو نالہ	کو نامہ	۸	ایضاً
ماہوار	ماہوار	۱۵	ایضاً	فاش	فاش	۴	۱۹۳	نہیں بستی	نہیں بستی	۲	۱۸۱
لایا تھا	لایا تھا	۱۶	ایضاً	عکس	عکس	۱۴	ایضاً	ناواقف ہو	نا واقف	۷	ایضاً
الضرام	الطرام	۹	۲۱۴	اور عالا	اور عالا	۷	۱۹۴	رعنوس	رعنوس	۹	ایضاً
سکا اور	سکا اور	۶	۲۱۵	حتی عقل	حتی عقل	۸	ایضاً	عشق و	عشق و	۷	۱۸۲
حکومت و ہاں	حکومت و ہاں	۱۳	ایضاً	جان بر	جان بر	۱۰	ایضاً	سر کردہ کو	سر کردہ	۱۱	ایضاً
سیر	سیر	۱۶	ایضاً	اسپین	[illegible]	۲	۱۹۵	[illegible]	۱۹۳۴	۱۳	ایضاً
خود غرض	خود غرض	۳	۲۱۶	بادشاہ	بادشاہ	۱۳	ایضاً	آنحضرت	آنحضرت	۱۶	ایضاً
کمال اسامی	کمال اسامی	۱۳	۲۱۷	رحم	ہم کو	۱۴	ایضاً	اور نصیب	اور نصیب	۹	۱۸۴
بند کر سکا	بند کر سکا	۹	۲۱۸	ہوا تھا	ہوا تا تھا	۵	۱۹۶	[illegible]	[illegible]	۱۴	۱۸۵
انکار کرتا تھا	انکار کرتا تھا	۱۰	ایضاً	[illegible]	کہ بہب			عکلاف	عکلاف	۲	۱۸۶
								پیلنگ	پیلنگ	۳	ایضاً
								ایرجوان	ایرجوان	۳	ایضاً

[illegible]

[illegible]	[illegible]	آراستہ بزم جشید	آراستہ بزم جشید
[illegible]	۱۴	احلال	احلال
	۷	الحمد بہی	الحمد اللہ بہی
	۱۶	ہی بہیں	وس سے بہیں
۲۲۷	۳	کافہ خواص	کافہ انام خواص
ایضاً	ایضاً	عم	غم اندوز
ایضاً	۸	سے اندوز	بیسے عزت
ایضاً	۱۲	روانہ اور	روانہ کیا اور
ایضاً	۱۵	النظر	نظر
۲۲۸	۱۰	صدو	صدو سلطنت
ایضاً	۱۲	عہد ہیں سلطان	عہد سلطان کے
ایضاً	ایضاً	سنہ	سنہ
۲۲	۹	بہی دل	بہی دل
ایضاً	۱۴	حلدون	حلدوہیں
۳	۶	ترتیبی	ترتیبی
۲	۱۳	عیاس	عیاش
۲۱	۱۱	اسپا ولواد	اسپا والواد
	۲	با وجود	باوجود
	۱۱	سوخت	اسوخت
	۱۵	حیدرالکیا	حیدرالکیا
	۱	خرز	مغفر نیزو
	۲	عنایت الہی	عنایت الہی
	۶	مراداباد	مراداباد کے
	۵	بالای بردہ	بالای ابردہ

[illegible]	[illegible]	ترنہیں	عرصہ ہیں
[illegible]	[illegible]	یدیسے درانہ	صدسے درانہ
ایضاً	۱۲	امدو شینیں	امدو شیدنہیں
۲۴۴	۲	دہ ۵۵ اور	ہیں وہ ۵۵
ایضاً	۳	دفتر اول	دفتر اول
ایضاً	۵	جاتی	جاتی تہی
۲۴۶	۳	اور کبرات	بیور کبرات
ایضاً	۵	عفو جرائم	عفو جرائم
۲۴۸	۵	ہدایت	ہدایت
۲۴۹	۳	استمداد حق	استمداد حق
ایضاً	ایضاً	ماہی	جاہی
۲۵۰	۱۱	بہت فرمایا	بہت فرمایا
ایضاً	۱۲	بیسے فراز کیا	بیسے فراز
۲۵۱	۱۰	ستبو فراز جر	ستبو فراز جر
ایضاً	۱۱	تمام ہوت	تمام روز
۲۵۲	۲	رخصت محمد	رخصت کیا محمد
ایضاً	۸	بہی ری	بہرہ ری
۲۵۳	۱۲	ہیں نواب	ہیں بنیاد نواب
ایضاً	۱۳	تنی عنایت خانی	تنی عنایت [illegible]
ایضاً	ایضاً	نام الملک	نام الملک
۲۵۴	۶	وہ نداند	وہ بدانند
ایضاً	۱۴	بلند اور	بلند کیا اور
۲۵۵	۱		
ایضاً	۴	حمد بارک	حمد بارک
۲۵۶	۹	صوبہ دارکے	صوبہ دار

۲۵۸	۱۳	کا اسکا	کا اسکا
ایضاً	۱۴	ساتھ بیلو	ساتھ بیٹو
ایضاً	ایضاً	ہیں ماز	ہیں از
ایضاً	۱۶	نوا	نواب
۲۵۹	۳	کدام کہ	آرام کہ
ایضاً	۴	بیٹے ہزار زر	بیٹے ہزار زر
۲۶۱	۵	شہ خواجگی	شہنشہ [illegible]
۲۶۲	۱۱	اوہ	اوکاں
ایضاً	۱۲	گرد ہیں	گرد ہیں
۲۶۳	۲	مقدسہ	مفید
ایضاً	۳	یا تا رہا	با تا رہا
ایضاً	۷	اسبع	[illegible]
ایضاً	۸	ہوی	ہوی
۲۶۴	۹	پیستور	پیستور
ایضاً	۱۵	نفعی	نفعی
۲۶۵	۳	ہیں بکے	ہیں قلعہ
ایضاً	۱۳	باوغیرہ	باوغیرہ
ایضاً	۱۶	اورمہوز جلک	اور خمور
۲۶۶	۶	اعداقو	اعداقو
۲۶۸	۱۳	کہیں	کہیں
۲۶۹	۱۴	ممدوح خاطر	ممدوح خاطر
۲۷۰	۴	تہامولا	تہاور مولا
۲۷۱	۷	پذیرکے	پذیرکے
ایضاً	۸	رکن الدولہ	رکن الدولہ
۲۷۲	۱۱		ودرسط
ایضاً	ایضاً	بعد سنون	اور بعد
ایضاً	۱۶	ذیل	ذیل

[illegible]

۲۶۱	۴	تاریخ	تاریخ								
ایضاً	۱۵	بسنه	پشنه	ایضاً							
۲۶۴	۵	نوح	نواح	۲۰۲	۱۳						
ایضاً	۶	بیناباد	بیناباد	ایضاً	۲						
ایضاً	۸	بساتو	[illegible]	۲۰۳	۳	جلدحب	جلدحب	۲۹۶			
۲۶۵	۱	بهاررو	بهاررو	ایضاً	۵	ابن‌قاکو	[illegible]	ایضاً	۱۶		
ایضاً	۳	شغفلا	شعفلا	ایضاً	ایضاً	کونسل	کونسل	۲۹۸	۸		
ایضاً	۶	چراغاب	چراغاب	ایضاً	ایضاً	دینارکنا	دینارکنا	۳۰۰	۳		
ایضاً	۱۰	بدای	صدری	ایضاً	۹	فرقط	فرقط	۳۰۱	۱۶		
۲۶۶	۱۱	بندرسوره	بندرسوره	ایضاً	ایضاً	سوآد	سوآد	ایضاً	۱۳		
ایضاً	ایضاً	جلدکیا	جلدکیا	۲۰۵	۱۴	تاریخ	تاریخ	۳۰۲	۳	راه‌راه	راه
۲۶۷	۱	بندتن	بندتن	ایضاً	۶	بی‌قرار	بی‌قرار	۳۰۳	۱۳	تبری	تبری
ایضاً	۵	کندرونا	کندرونا	۲۰۶	۹	جلیل	جلیل‌القدر	ایضاً	۱۰	سری‌گو	سرگو
ایضاً	ایضاً	تمام هوا	تمام هوا	۲۰۸	۳	نرگس	نرگس	۳۰۴	۱۴	حسکر	عسکر
ایضاً	۷	بیت	[illegible]	۲۰۹	۴	اورسیان	اورسیان	ایضاً	۶	مدور	مدور
ایضاً	ایضاً	برادر	برادر	۲۹۰	۱	نشل‌ترکس	نشل‌ترکس	۳۰۵	۱۵	بوتقاور	بوتی‌کی‌ادر
ایضاً	۱۵	باکر	جاکر	ایضاً	۱	شنبه ۱۹۶	شنبه ۱۹۶	ایضاً	۱۱	سیاه‌اگری	سیاه‌اگری
۲۶۸	۱	ظفرالدوله	ظفرالدوله	ایضاً	۳	عفو	عفو	۳۰۷	۱۰	دوفرزند	دونوفرزند
ایضاً	۳	واسطی	واسطی	ایضاً	۴	[illegible]	شاه	۳۰۸	۱۴	اعلام	اعلام
ایضاً	۶	کسیطحکام	کسیطحکام	۲۹۱	۹	[illegible]	[illegible]	۳۰۹	۱۵	فرزندتیهو	فرزندتیهو
۲۶۹	۳	چاندکور	چاندکور	ایضاً	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۴	مرحب	موی‌حسب
ایضاً	۶	[illegible]	اینا	۲۹۲	۱۴	[illegible]	[illegible]	۳۱۰	۵	واسطی بهادر	بهادرجو
ایضاً	۷	بعدبشنه	بعدبشنه	ایضاً	۴	جیدان	جیدان	۳۱۱	۱۵	نسانی	تغانی
ایضاً	۹	اس	اس	۲۹۵	۵	جارکی	جارکی	ایضاً			
۲۷۰	۴	نادل	عادل	ایضاً	۹	ذات‌جاگیر	ذات‌جاگیر				
ایضاً	۹	نیکوران	نیکوران		۱۰	لال‌بیاده	لال‌بیاده				
ایضاً	۴	وداالای	[illegible]			ارکشم	ارکشم				

		اراستہ بہر جنید	اراستہ سر جنید
		اجلال	خان بہادر
		کدرانی	کذرانی
		حارت خاک	جبارت خاک
		صاحب سنگی	قدرشناسی
		نہیں	انہیں
		کونگی	کوانتی
٣٢	١٣	دیگے دینگی	دیں گے
	٥	سو ١٢ سوریہ	اور سو ١٢ سورہ
	٩	مرقوم	مرحوم
	٦	محمد محمود	محمود محمد
	١١	مشاورہ	مشاورہ
٣	٤	شراکت بیاک	شراکت حاک
	٥	بے زیادتی	بے واسطے زیادتی
٣	٤	سورہ الم	اور الکہم
	٥	کہ بت	سہدت
	١٥	ساتھ ہی کہی	ساتھ ہی ہوئی
	٣	رشتہ	رشتہ
	١٣	اک قلم	اور ایک قلم
٣	٣	اور سینہ	اور سینہ کنیہ
	١٥	ترصیب	ترغیب
٣	١	ایسا کہاہی	ایسا لکہا ہی
	٥	آتی ملاقی آتی	آتی عبداللہ
٣	١٦	آسمی [illegible]	[illegible]

		[illegible] ایکا بار	کاذردی
		زمینی جیسی	وہی کیہو
		لشکر	لنگر
ایضاً	١٢	کسلمندی	کسلمند
٣٤١	١٣	اور روشنے	اور وی
ایضاً	١٤	سپرد و صدق	صدوقو کو
٣٤٢	٩	نسیدی داما	نسیاہی داماد
ایضاً	١٢	طلوع اور	طلوع کیا اور
ایضاً	ایضاً	چند تاکہ	صدر ور
٣٤٤	٣	سرکف سرو دہر	سرو دہر
٣٤٦	١٣	ایکوقت	ایکوقت صدو
٣٤٧	٨	اجازت عز	اجازت
ایضاً	١٤	ملاقات اکی	ملاقات کی
٣٤٨	٥	دولت ملاقات	ملازمت
ایضاً	٤	پرانی جوکچھ	پرانی جو کچھ
٣٤٩	٣	وزیر بدیں	وزیر بدیں
٣٥١	١٥	اور بانوان کو	اور دربار
ایضاً	١٦	بکر میری باس	بکر کی بیٹری باشتی
٣٥٢	١٦	سے فرزز	سرفراز
٣٥٣	٥	او سکوت	اور سکوت
٣٥٤	٥	مناصب	اضافہ مناصب
٣٥٦	٢	طوفان	طوفان
٣٥٧	١	روشن	اور روشن
ایضاً	٢	عمدہ برابر	عمدہ عور

	٤	احسن	افسر
ایضاً	٦	کے سپاہ لداری	کے سپاہ لدار کے
٣٥٩	٦	حال ہی	حال زہی
٣٦٠	١٣	فردی	وفردی
٣٦١	١٤	اکان	اکاون
٣٦٣	٢	بہادر اور	بہادر کہی اور
ایضاً	٩	ترجمہ ژاکر	ترجمہ فرماکر
٣٦٤	٨	بہادر بیگ	بہادر امیر بیگ
ایضاً	١٤	قدم بہ	قدم قدم بر
٣٦٦	١٦	اور دہائی	اور روانگی
٣٦٨	١١	شمس الدولہ امیر کبیر	شمس الدولہ امیر بہادر
٣٦٩	٣	بس ہی	زبس ہی
٣٦٧	٢	کتا ہی	کیا ہی
	١	کرلی	کرہ سے
٣٧٤	٥	ضبر بہر	خصر بہر
٣٧٥	٢	تکیلائی	بندکیلائی
ایضاً	٨	بیاہ شادی	بیاہ شادیکی
٣٧٦	٤	سلیح ہو جرأ	سلیح ہو کر تشہا
ایضاً	١١	تہار ہو ہی	اتہا ہو بی
ایضاً	ایضاً	اوردی	ازردی
٣٧٧	١٤	زتارہا	رفتار رہا
٣٧٩	٦	عالم بیگی	علم بیگی
٣٨١	١١	دربار خصت ہوکر	دربار بہر حواہشت
+	+		بہادر
+	+		

ایضاً	۱۳	قربت	قوات		
۳۹۷	۳	نہوا	نہوا		
۳۹۳	۵	سوجھڑانا	جوجھڑانا		
ایضاً	۹	جھونپڑی	جھونپڑی	۴۱۰	۲
۳۹۴	۱۲	محسن جمعدار بن	محسن جمعدار	ایضاً	۵
۳۹۵	۱	نکل پیر	نکل گئے پیر	۴۱۱	۳
۳۹۶	۱	نل اٹی	مل آ گئی	ایضاً	۴
ایضاً	۱۵	ایک ایک کو	ایک کو		
۳۹۸	۲	چاہا پیٹ	چارہا پیٹ	۴۱۲	۱
۳۹۹	۳	اور فتح حصہ	اور فتح دروازے	۴۱۷	۴
۴۰۰	۳	معمل پویا	مول لے لیا	ایضاً	۵
ایضاً	۴	زور سے نقیب	زور سے بھاگ	ایضاً	۳
ایضاً	۸	عبادت	عبادت	۴۲۱	۱
ایضاً	۱۴	بہتر سی	بہتری	۳۲۲	۱۴
۴۰۱	۱۴	کاروائی	کارروائی	۴۲۳	۱۵
۴۰۴	۱۳	ان دہ جمعدار	ان دو جمعدار	۴۲۷	۴
۴۰۵	۲	ضبط تنخواہ	فیصلہ تنخواہ	۴۳۱	۱۴
ایضاً	۶	سراسر اج الملک	سراسر اج الملک	۴۳۲	۵
ایضاً	۱۰	بابت تنخواہ	بابت تنخواہ	۴۳۳	۳
ایضاً	۱۶	نانک بخش	نانک بخش	ایضاً	۱۲
۴۰۷	۶	سنہ ۱۱۶۹	سنہ ۱۱۶۹		
ایضاً	۷	ہوئے اوس	ہوئے اوس	۴۳۴	۲
ایضاً	۱۰	یوسف نواز	دست نواز	۴۳۵	۴
ایضاً	۱۵	والاشراف دو نواز	والاشراف	۴۳۶	۲
				ایضاً	۴

ذکر حضورہ	ذکر	۴۴۷			
چار منار یک	چار منار یک	ایضاً			
فاتحہ	فاتحہ	۴۴۸	۱۶		
مسجد اول	مسجد اول	۴۴۹	۶		
دستور	دستور	۴۵۰			
[illegible]	[illegible]	۴۵۳			
ایک انصف	ایک انصف	۴۵۹	۶		
بہادر	بہادر	۴۶۱	۷		
جوانیں	جوانیں	۴۶۲	۱۱	ریکھو	قوم
راہ راست	راہ راست	۴۶۳	۱۲	انانا گوار	انانا گوار
اور سبزی	اور سبزی	ایضاً	۱۵	قبول الیس	قبول الیس
بدا ہوائی	بدا ہوائی	۴۶۴	۴	الہی پناہ	الہی پناہ
وسیاہ	وسیاہ	۴۶۵	۴	بجاس	بجاس
تنہا تنہا	تنہا	ایضاً	۹	الوکو	الوکو
بیاکیا	بیاکیا	ایضاً	۱۶	نبوای	نبوای
		۴۶۰	۶	ڈوبو دیا	ڈوبو دیا
پنجاب	پنجاب	ایضاً	۹	پیش	پیش
کیا نہوری	کیا نہوری	۴۶۹	۱۴	ان	ان
سنہ ۱۲۳۳	سنہ ۱۲۳۳	۴۷۲	۴	بی کبی	بی کبی
سبک	سبک			[illegible]	[illegible]

افسر	احسن	۴	ایضاً		
کے بیرسالدار کے	کے بیرسالدار کے	۶	ایضاً	کا فردی	
حال ترکیبی	حال ترکیبی	۲	۳۵۸	ترکیبی	ترکیبی
و فردی	فردی	۱۳	۳۶۰		
اکاؤن	اکاؤن	۱۴	۶۱	لیکر	لیکر
بہادر کیجی اور	بہادر اور	۲	۳۶۳	کسلمندی	کسلمندی
ترجمہ فراکر	ترجمہ ڈاک	۹	ایضاً	اور روی	اور روی
بہادر ایر کے	بہادر کے	۸	۳۶۴	ممدوح کو	ممدوح کو
قدم قدم پر	قدم پر	۱۴	ایضاً	تسمیہ	تسمیہ
اور ردائکی	اور ردائکی	۱۶	۳۶۶	طوع اور	طوع اور
شمس الامرا بہادر	شمس الامرا کیسے				
زبس ہی	ہی				
کیا ہی					
کر دیکے					
بازرکھا	باندکھا	۲	۵۶۵	درج قتل	ورقتل
جاتی ہی	جاتی ہیکر	۴	ایضاً		
پرہی	پرہی	۵	ایضاً	مسافت	مسافت
سپاہ	سپاہ	۶	ایضاً		
ہارکیا	ہارکیا	۱۲	۵۷۰	من بعد	
	ستارہ کے	۲	۵۷۱	پرونا کی	پرونا کی

[illegible]

قربت	۱۳	ایضاً
نورا	۳	۳۸۶
سوجڑانا	۵	۳۹۳
جھوبتے	۹	ایضاً
محسن جمعدار	۱۲	۳۹۴
نکل بھیر	۱	۳۹۵
مل انتی	۱	۳۹۶
ایک ایک کو	۱۵	ایضاً
جاہاہتے	۲	۳۹۸
اور فقہ	۳	۳۹۹
ناموکو	۴	۴۰۰
سرہکریں	۱۰	ایضاً
سرندکور	ایضاً	ایضاً
جرنہ	۵	ایضاً
کونکو	۵	۵۹۴
دیو رین	۱۳	۵۹۵
جب داد	۱	۶۰۰
اختیار ن	۱	ایضاً
زبردست خان	۵	۶۱۵
ہوکر نوکونے	۱۶	۶۱۶
ذن	۱۱	۶۱۸
جھاریکا	۱۰	ایضاً
جلب	۱۳	۶۱۹
انگوسکو	۲	۶۲۲
دعوکویں	۳	ایضاً
شہبون	۱۵	۶۲۳
موتعل	۲	۶۲۶
ہزار	۱	۶۳۱
لالہ کا	۱۴	

سوا	۹	
جوجڑانا	۴۱۰	۴
جھوبتے	ایضاً	۵
محسن جمعدار	۴۱۱	۳
نکل کری بھیر	ایضاً	۴
مل آئی	۴۱۲	۱
ایک کو	۴۱۷	۴
جارہا ہتے		۴۴۹
ناموکو	ایضاً	۱۵
کار انگریں		
سرکار ندکور		
جرنانہ		
کی کو		
دیو بین	۶۵۱	۱۱
قرار داد	۶۵۲	۱۳
اختیار کما	۶۵۳	۳
زبردست خوان	۶۵۴	۶
ہوکر نہر نوکر	۶۵۸	۴
خدمت	۶۶۳	۴
جھار بکار	۶۶۶	۱
خنک	۶۶۷	۵
انگوسکو	۶۶۸	۳
دوبر کوین	ایضاً	۸
سہبون	ایضاً	۱۲
موہن لعل	۶۶۳	۵
ہزارا	۶۶۵	

جارستارکے	ایضاً	
جائز	۴۴۸	
مسجد اول	۴۴۹	
بدستور	۴۵۰	
[illegible]	۴۵۳	
سوجاوی	۶۰۹	
لنگن	۶۶۱۰	۶
نقاضا و دقت	ایضاً	۱۵
زمین دار	۶۱۱	۴
سپاہی	۶۱۳	۱
کمر کمر	ایضاً	۴
جھارکدہ	ایضاً	۵
حاکم	ایضاً	۹
ناموس بین	ایضاً	۱۴
نہی وہ جی	۶۱۴	۴
کہ قسمت گارز	۶۱۶	۴
ارایان		

جھنگ
بھلاکے
بین
ہوکریں
مکل کے
زاد جھنگ
سنہرا
برایہ
تعریف
لیانب
سیدور کا
فرخندہ

ایضاً		سلام	سلام
	۱	قرآن برادر	قرآن برادر
۲۴۷	۳	توجب	توصاحب
ایضاً	۶	اور تب	اوراپ
۲۴۸	۱۳	سوتقایا	سوتقایا
ایضاً	۱۶	خاکبرات	خاکبرات
۲۴۹	۴	فنبردریافت	فنبردریافت
ایضاً	۸	انکفام	انکفام
۲۵۰	۱	عمیلن	لیکن
۲۵۴	۴	لارڈ برجرل	لارڈ برجرل
ایضاً	۵	رونکا	درونکا
۲۶۷	۱۱	۱	۱۸
۲۶۹	۱۵	۳۲	۳۳
۲۷۵	۴	محمد عادلشاہ	محمود عادلشاہ
ایضاً	۹	سلاوالدین	علاوالدین

فہرست فہرست کتابہائے کور

۴	۱۶	۵۶۶	۵۲۶
۱۳	۹	رشید الدین خانی	تاریخ مسمی رشید الدین خانی
۱۴	۴	خورشید	خورشید

	۳	بیجواسے	بیجوادی
		جوکچھ سرکار	جوکچھ سرکار
	۱۶	اور قبلت	اور اور قا
	۱۱	دلی بیا	دلی اینا
	۱۴	اور انکار	اور انکا
	۱۵	اپنی ترتیب	اپنی ترتیب
	۱۶	لندن مہیں	لندن کے
	۱۳	مبنکو صاحب	جانثو صاحب
	۵	بہادر بیگم	بہادر بیگی
	۶	بہادر کہا	بہادر بیگم
	۳	بہادر دراے	بہادر دریا
	۱۵	جانثو صاحب	خان صاحب
	۱۶	زر کے کہان	تزک کیا
	۱	زرتقایا	زرتقاضا
	۲	ماہ بماہ	ماہ بماہ

ایضاً	۳۰	باریابی	عبارتیابی
ایضاً	۲۸	بارشہ	حادثہ
۸	۱۶	قلیل	دلیل
۹	۱۳	ورفضا	اور رفضا
۱۱	۲۵	نثات	[illegible]
۱۳	۲۹	سمن	سن
۱۴	۱۳	سنتمار	گفتار
ایضاً	۲۵	اکی	کی
۱۶	۱۶	سماع	شماع
ایضاً	۲۱	اللواصف	اللوصاف
۲۰	۳	سلت	ساتھ
۲۴	۱۳	جوی	جوی ہیں
۲۵	۱۵	ارسعدی	ایاشعری
ایضاً	۱۷	شہور	مشہور
۳۰	۱۹	حضرت اور	حضرت ایوب
۳۳	۲۰۶	داراشکوہ	[illegible]

باستقلال	باستقلال	٢٠	ایضاً	ازنواصات	ازمیر		سلام
تمام وزیر یک	وزیر یک	١١	١٩٥	[illegible]	اصاف		١٨٧
دو دو عالی	وشعک	٢٢	ایضاً	شمس عالم	شمس	١٢	ایضاً
علی کے معہد	علی معہد	٢٧	ایضاً	عبدالرحیم	عبدالرحیم	١٥	ایضاً
اے بساکہ	کہاں بساکہ	٣٦	ایضاً	سوب حضرت	سوب	٢٠	ایضاً
رنیا	رنیا	١٢	١٩٦	باشندہ	باشندہ	٢٦	ایضاً
سوی پاچی عالمی	سوی عالمی	١٦	١٩٧	نظیر الدین	نظام الدین	٣٨	ایضاً
سوی الشرفہ	سوی حضرت	٢٦	١٩٨	جاماسی	جاماسی	٢	١٨٨
اولیا	اولیا	٥	٢٠٠	جانور کا	جانور کا	٥	ایضاً
سلام علی	سلام	٧	٢٠١	دیوکا	دار کا	٨	ایضاً
بنی یک	بنی یک	٢٣	٢٠٣	ابنی	اینی	١٠	ایضاً
مع حقیف قرات	مع قرات	١١	٢٠٥	علی کرم	علی	١٢	ایضاً
جیبی داسہ	جیبی دخور	٣٦	ایضاً	آپ کے	وسلی	١٧	ایضاً
سوکر خواجہ		٣٩	ایضاً	رسول اللہ	رسول	٢١	ایضاً
ادور	ادور ادور	١١	٢٠٦	دولت	سوداطاء	١٥	١٨٩
پیاری پیلاں	پیاری	١٥	ایضاً	سپید	اسلام	٥	١٩٠
بار دیگر	بار فیلت	١٤	ایضاً	اعداد	ابراد	٢	١٩١
ارزانیہ	رنانی			[illegible]	بوتہ	٢٠	ایضاً
اکسبال	ابل			[illegible]	[illegible]	٢٦	١٩٢
کلاف	کلاف			نقل	بانیہ	١٥	١٩٣

۲۰۶ | ردیف | ۲۰۶ | ردیف | ردیف | ردیف | ۲۰۸ | ۱۱۰ | ۱۱۴ | ۱۱۵ | ردیف | ردیف | ۲۱۶ | ردیف | ۲۱۹ | ۲۲۱ | ۲۲۳

۳۴ | ۹ | ۲۱ | ۷ | ۳۰ | ۷ | ۱۴ | ۱۳ | ۱۶ | ۲۰ | ۲۲ | ۱۳ | ۲۸ | ۱۳ | ۶ | ۱۴

فرامین
فرامین
تفسیر
اوربی
ساعت
فاصل
حیات
زباده
مین
بہرکہ

[illegible]

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
استقلال	استقلال	۲۱	[illegible]
نام نریک	نام و نریک	[illegible]	[illegible]
دو عالی	مسلّط	۲۰	ایضاً
کی کہ	کی عدو	۱۱	۱۹۵
کھاکر سینے	کھاکر سینے	۲۲	ایضاً
زنبا	زنبا	۲۶	ایضاً
سوئی ای پی عالمگیر	سوئی عالمگیر	۳۷	ایضاً
سوئی الفرقہ	سوئی جہت	۱۲	۱۹۶
اولیا	اولی ادلیا	۱۶	۱۹۷
سید غلام محی الدین	سید غلام	۲۶	۱۹۸
تی بیک	تی بیک	۵	۲۰۰
سبع سبعة قراءات	سبع قراءات	۷	۲۰۱
حتی وضو	حتی وضو	۲۳	۲۰۴
آدمی	آدمی آدمی	۲۰	۲۱۱
ایک جائے نکید	ایک جائے [illegible]	۳۲	۲۱۲
جہوڑ [illegible]	زینتیں	[illegible]	[illegible]
نام اصلی	نام علی	۳۶	۲۱۳
وسطی	واسطے	۳۴	ایضاً
[illegible]	[illegible]	۲۷	۲۱۴
دام [illegible]	دام [illegible]	۱۵	۲۱۶

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
اور نواحات	اور نواحات	[illegible]	۱۲
اوصاف	اوصاف	۱۲	ایضاً
شمس عالی	شمس	۱۵	ایضاً
سید عبدالرحیم	عبدالرحیم	۲۰	ایضاً
باشندہ	باشندہ	۲۶	ایضاً
جاتا ہی	جاتا ہی	[illegible]	[illegible]
سلام	سلام	۱۰۲	[illegible]
بیان	بیان	۱۳	۳۹۲
اتنا سو	اتنا سو	۱۶	۳۶۳
خود بین	خود بین	۱۹	ایضاً
بی ابلا	بی ابلا	۲۷	۳۶۴
ہلال	ہلال	۲	۳۶۵
علاقہ	علاقہ	۱۵	[illegible]
اطلاع	اطلاع	۱۲	ایضاً
محمد امین	محمد امین	[illegible]	۳۹۵

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
اصلاح	اصلاح	۱۲	[illegible]
کافر جو	کافر جو	[illegible]	۱۶
اور بدولت	اور بدولت	۳۰۳	۳۲
نام معلوم	نام معلوم	۲۶	۳۲
اوزینت	اوزینت	۱۳	۳
مخمل	مخمل	۲۲	[illegible]
ناسور	ناسور	۲۹	[illegible]
پرانا	پرانا	۳۳	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۱۹	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۱۰	[illegible]

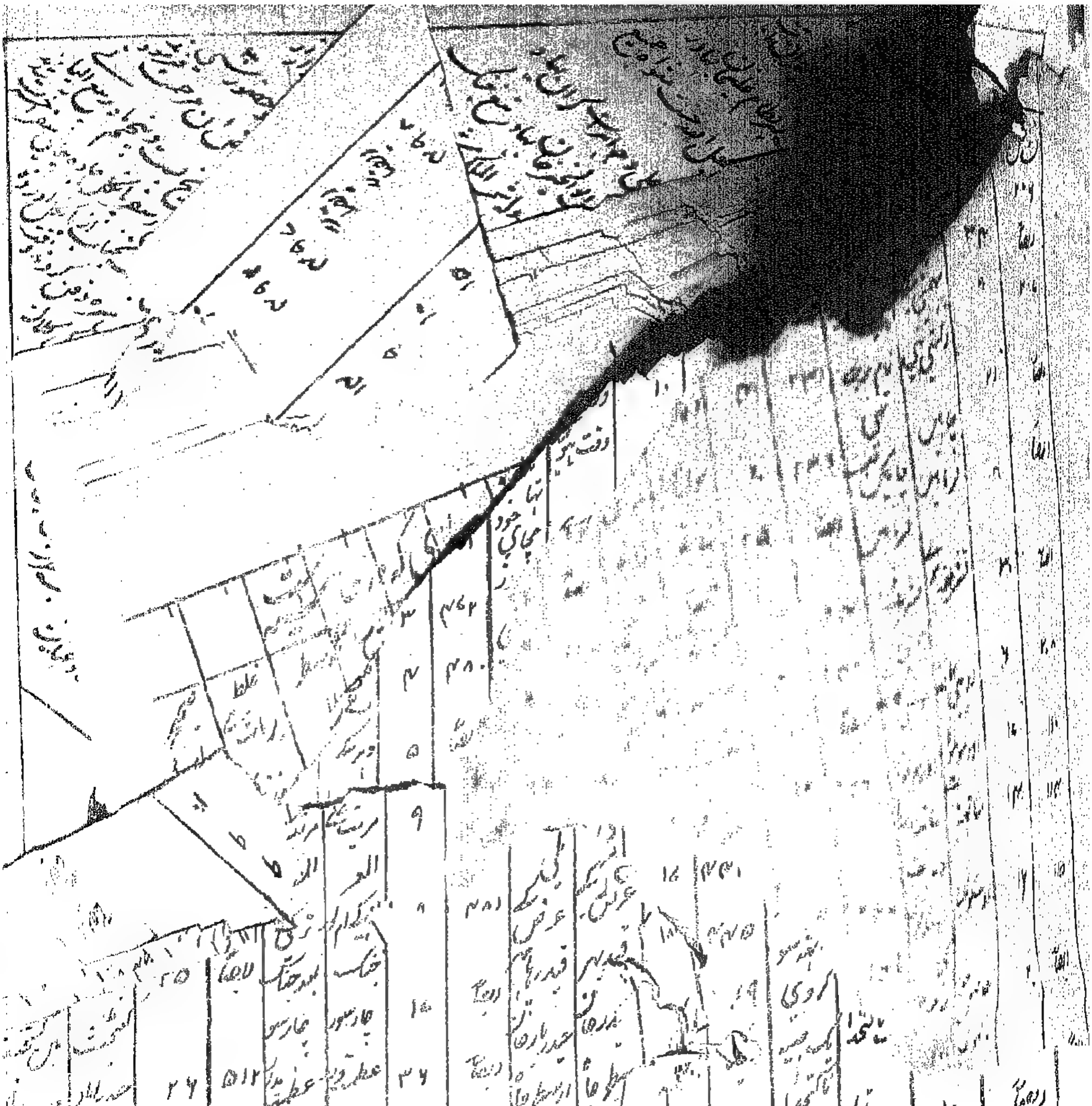

۲	۷	الحمد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حکومت	حکومت	۵۶۳	۳۰	[illegible]	[illegible]	۶۰۲	۳۷	کلفام	کلفام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماہ رو	ماہ رو	۶۱۲	۱۲	باتشان	باتشان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صفر	[illegible]	[illegible]	وخشو	وخشونت
۲۲	۳	کاقدم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماہ رو	۵۶۴	۱۵	قیمت	قیمت	۶۱۳	۳۰	رابعاً	رابعاً
ایضاً	ایضاً	ہم	[illegible]	[illegible]	۴۰	[illegible]	نواب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۴۰	نسب	منصب
ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	بہادر	۵۶۵	۱۵	[illegible]	بیگم	۶۲	۲۱	تری	تری
ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فاضح	[illegible]	۲۱	برکات	برکات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]	۲۰	مشغول	مشغول	۶۲۱	۸	دونجابت	دنجابت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۲۲	۲	سعی	سعی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	صبح	ایضاً	۴	بارش	بارش ہوا	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۶	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵	عالیشان	عالیشان	ایضاً	۵	دوون	دوون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۲	اعمال	اعمال
[illegible]	۱۳	سیف الملک	سیف الملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۶۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۲۳	۶	اول	اول
[illegible]	[illegible]	بہادر	بہادر	ایضاً	۷	دوماہ	دوماہ	[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	زیادہ	زیادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۳۱	دستور	دستور
[illegible]	۳۵	[illegible]	سرور	[illegible]	[illegible]	رت	رت	[illegible]	۱۴	[illegible]	[illegible]	۶۲۴	۲۹	اندر	[illegible]
[illegible]	۲۹	اقدار الملک	اقدار الملک	۵۵۹	۶	حوض	ہوس	[illegible]	۱۰	تاجدہ	تاجدہ	۶۲۵	۲	بازار	بازار
[illegible]	۳۰	واسطے	واسطے	ایضاً	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱	[illegible]	[illegible]	۶۲۶	۳۵	کالی	کالی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۵۰۸	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۳۳	[illegible]	[illegible]	۵۶۰	[illegible]	خورشید	خورشید	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	۶۲۷	۲۷	[illegible]	سمت
[illegible]	ایضاً	حکم ہوا	حکم ہوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۴۰	داخل	داخل ہوا	[illegible]	۵	[illegible]	ازالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

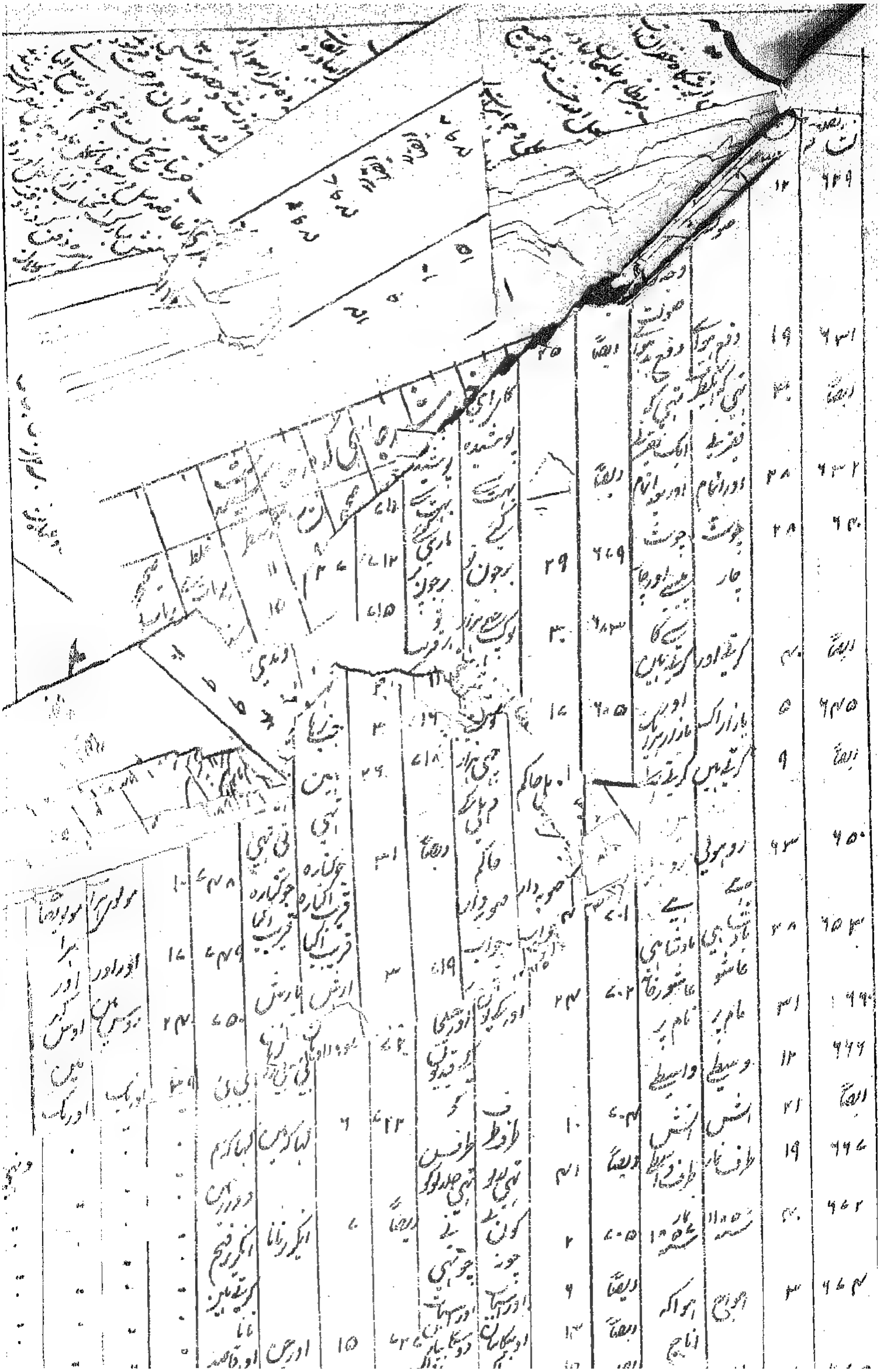

[illegible]

... بسم الله الرحمن الرحیم : قال الله تعالی جل شانه

کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام

[illegible] این جهان جهان فانیست [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث شریف آنسرور عالم صلی الله علیه واله و سلم

[illegible]

رساله

فلک جناب نواب شمس الامرا بهادر نام اصلی ابو الفخر محمد فخر الدین خان بهادر ولادت با سعادت ایشان در بلده حیدر اباد

در بیست و هشتم ماه رمضان سنه ۱۱۹۶ هجری بوده است در خورد سالگی بعد تقریب شهید شدن الی مقین قبله گاهی خود

الدوله خورشید الملک دوام جنگ محمد بهاء الدین خان بهادر از خطاب عمو اصلی محمد ابو البرکات خان که آن نوجوان در جنگی

شهید شده بود مرقد آن در پایان پور رحیلوی فی الاصل بندگان عالی خورسند و بهره فرمودند اسمی القاب

بلکه از آن بهتر که بر جرم آن کلهاست و این دوات و صفات از سیاهی جرم و خطا پاک بیباک سلسله نسب و حسب

و نسب اجداد آن بحضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سره العزیز میرسد این شیخ وارد فی در اولاد خواجه ابراهیم سلطان

هستند میدا بزرگان آن از عمر خطاب رضی الله عنه است خاندان آن انعالی خانواده مشایخی تسبیح کلو خبار مردی

و تسبیحهای و سبیها نشانی همان بیان محمد ابو الخیر خان بهادر جد امجد امیر کبیر نواب شمس الامرا بهادر اول

محمد ابو الخیر خان بهادر بواسطه جد امجد نواب امیر کبیر شمس الامرا بهادر صیغه نوکر اختیار نمودند خطاب خانی یافتند

در دربار محمد شاه پادشاه دهلی منصب علی داشتند وطن ایشان شکوه آباد است خوش روز گار و آسوده

حال بودند من بعد وقتی که اعلی نواب مستطاب معلی القاب آصفجاه نظام الملک بهادر رطاب ثراه ارشد

اراده دکن فرمودند همراه رکاب ظفر انتساب اوشان شده وارد معموره دکن گردیدند نواب ممدوح منصب دو

هزاری هفتصد سوار و از جاگیر معین فرار شادکام فرمودند و در عهد نواب میر جنگ شهید و امیر الملک نواب صلابت جنگ

خطاب شمشیر بهادر دوام جنگ و پالکی جهالردار مباهی گردیدند انتقال محمد ابو الخیر خان بهادر

در شانزدهم ربیع الاول سنه ۱۱۹۲ هجری از شدت مرض لقوه و فالج در شهر برهانپور شده است

مرقد مبارک آن در همان شهر است محمد ابو الفتح خان بهادر والد امیر کبیر نواب شمس الامرا بهادر

بعد محمد ابو الخیر خان بهادر فرزند ارشد ایشان محمد ابو الفتح خان بهادر بسبب کثرت خدمات نمایان و سعادت

هیچ ملاقی نمیشوند ناگاه شبی هوائی شد و زید و باران چنان بارید که تمام خیمها افتاده و مردم لشکر تمام چنان
مستغرق شدند آن وقت حضور جمله مستورات محل را در پناه یعنی کاریهای کالسکه سوار کرده اند و خود
بر شکن بر در [illegible] استاده شده متوجه طرف ملاحظه لشکر شدند چون که برق میدرخشید در روشنی آن یک
چیزی درخشنده بار بار یک طرف بنظر می آمد بابازن حکم شد که برو ببین این چه درخشان است آن آدم
میگوید تیغ جنگ بهادر تنها در دست گرفته و در این شدت باران و بلیه بهمان خیمه گاه ایستاده است این را شنیده
اوشان [illegible] جای جست و احوال [illegible] اوست نقل مشهور است که حضور از راه [illegible] خود را
مرحمت فرمود تیغ جنگ شمس الامرا بهادر تمام شب در آن [illegible] نصف شب باقی از شب مانده بابازن فرمود
برو ببین که شمس الامرا بهادر چه میکند آن رفته دیده برگشته عرض نمود که جهان پناه برای خوابیدن امر فرموده بود او
پلنگ را انداخته اند و گرد آن میگردند حضور تبسم فرموده خاموش ماندند چه خوب ادب [illegible] بوقار رسانیدند نقل است
که حضور یکروزی فرمودند ای شمس الامرا بهادر از شما یک باغی درست کرده [illegible] باغ درست کنید
عرض کرد هرچه فرمایند پس [illegible] الوان رنگ برنگ [illegible] و گلها [illegible] و غیره یعنی [illegible]
آراسته کرده عرض نمود که قبله عالم باغ تیار و آماده است قدری بسیار خوبست قابل دیدن است [illegible] فرمودند
حضور فرمودند خوب اراده دیدن میکنیم عرض کرد قدم رنجه فرمودن ضرور نیست آن باغ [illegible] است
همین جا بخدمت حاضر میشود حضور فرمودند بیارید تمام جمعیت رنگ [illegible] درخشند گلی و [illegible] بسلام آورده
وا داشت حضور چون ملاحظه فرمودند عرض کرد که این باغ همچنین باغی است که باغ هر کس که خواهد [illegible]
میگیرند چقدر سخن لطیف است آن وقت حضور بسیار خوش شده یکباغ نذر [illegible] باغ [illegible] عنایت کردند
چنانچه تا حال موجود و برقرار است غرض آنجناب را شوق سپاه خیلی بود و غذاهای خوب [illegible]

ضمیمه ۵

رساله

انتساب بیان واقع نکرده خواهد شد انشاء الله تعالی در وقت انتقال چونکه فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح در حیدرآباد بودند
و امجد الملک بهادر برادر نسبتی همراه رکاب ایشان چنین فرمودند که این چهار وصیت مرا یاد دارید اول صاحبزاده را که
از همشیره شما است عروسی کرده دهید دوم صاحبزاده یعنی نواب صاحب ممدوح اوشان که مریدی هستند من بخدا سپرده ام
بفضله تعالی که از رده بزرگان شود کار اوشان از قسم دیگر خواهد شد شما مدار المهام باشید ایها الناس این محل عبرت
است این اعتقاد از آن طرف در خدمت ولی نعمت و آن عنایت بغایت این طرف با وجود این کسی را سهو ...
کرده سجده بحضور نکردند از این مرتبه شد و این همه برای خشنودی پروردگار بود که آن جل شانه فرموده قوله
تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سوم شما خداوند را کاهی فراموش
نکنید و در همه اوقات خداوند خود را فراموش نکردن چهارم عورات حرم سرا را از دایه و کنیز مغلانی بدل
کاهی خیال کسی در دل نیاوردن نقل است که بعد از انتقال در وقت غسل دادن یک تعویذ بر بازوی مرحوم ... آن را
وا کرده چون دیدند برگ گلهای کلام است عند التحقیق نواب صاحب ممدوح دریافت شد که آن گلهای عنایتی حضور پرنور
خلد مکان ... بجناب مضمون بالا بند فصل که حرز جان کرده بود و این آداب شده است چونکه حضرت
غفران مآب را از انتخاب محبت دلی بود بلکه عشق همچنین که از نقلیات ظاهر است حضرت را از انتقال اوشان کمال ملال
شد تا چهل روز ... و جهاندار جاه بهادر فرزند ... را فرستاده نواب ممدوح ابو الفتح محمد
فخر الدین خان بهادر را از بلده حیدرآباد طلب کرده و قتیکه جهاندار جاه بهادر و محمد فخر الدین خان بهادر در عماری ... پهلو
حاضر جناب ... همراه شدند بجز دعا حفظ زار زار گریست و همچنین دستور تا دلی ماند یعنی هر وقت
که نواب صاحب ممدوح را در دربار می دیدند بی اختیار نگاه می کردند زبانی نواب صاحب ممدوح و امجد الملک بهادر
مرحوم است که یکبار سیر دربار هم چنین نادر اتفاق شد که اشک از چشم مبارک ... آب شده ...

رساله مدحیه ۶

نواب ممدوح بچنین محبت و التفات مبذول مینمودند که اکثر در سواری هم پهلوی خود در عماری مینشاندند چون در

ان توپک خاصه که در محراب عماری امانت میباشد بهمان جا نشسته غدار را عتاب میکردند که آب از دست

میخورانند امجد الملک بهادر که در خواصی میبودند عرض میکردند خداوند گستاخی میشود میفرمودند شما را

چه کار شما درین میان هیچ مگوئید میان ما و ایشان معامله دیگر است و تا رسیدن ایشان بسن بلوغ در حرم سرا میبردند

بیگمات را نذورات میدادند در یک تقریبی یعنی عروسی عماری زردوزی دو جهالردار که عنایت شده

هنوز موجود است فصل یازدهم در عهد خود منفرت منزل سکندرجاه بهادر حضور سیوم ایشان

پرورش بطور غفران مآب با عزاز و اکرام میکرده اند هر وقت میان دو تها در خانه ایشان

خاصه میل کردند رقص میدیدن سنجوبینی مراجعت فرمودند دستور العمل ایشان بود و در عهد آن حضور

ولادت منجلی فرزند محمد رفیع الدین خان بهادر مدظله در خاص ایوان ریاست شده است بلکه یک صاحبزادی

هم در محل خاص حضور پیدا شده است فصل دوازدهم حضور چهارم غفران منزل نواب ناصر الدوله بهادر چون

شدند خطاب امیر کبیر عطا فرمودند و بشیر الملک محمد سلطان الدین خان بهادر را صاحبزادی سلطانی بیگم صاحبه

و اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بهادر را حشمت النسا بیگم صاحبه دو فرزند را شمس الامرا بهادر ثانی دو عروس

با تطراق رئیسانه شادی کرده دیگر قریب گردانیده دیگر ران این افزایش که خود بسیار سنجیده شده بعد

راجه چندو لعل را در سنه ۱۲۶۵ هجری دیوان خود ساختند من بعد حال حضور فیض گنجور آصفجاه پنجم افضل الدوله

بهادر سلطان دکن خلد الله ملکه و دولته طال ره و احسانه این عنایت را باقصی عنایت ساینده

که صاحبزادی خاص خیر حسین النسا بیگم صاحبه محمد محی الدین خان بهادر فرزند کلان اقتدار الملک بهادر نکاح

از بطن عفت پناه حشمت النسا بیگم صاحبه حبیبه منفرت منزل اند داده اند از خوشی خانه خود داده شان

رسالهٔ رشیدیه

قصیدهٔ ولادت باسعادت

ہوئی ہی عید کی دو نوں میں یہ خوشی + کہ اسمیں کہو جسے اقبال ہی گوئی بازیگی + وہ

ابن امیر کبیر عالیہ القدر + بہادر ابن بہادر سنجی ابن سنجی + وہ گران آصف ثالث کی بنت کا

ہی ابن + وہ ہی نظام چہارم کا ابن اخت سہی + خطاب اسکے پدر کا ہی اقتدار الملک +

کہ جسکا بندۂ احسان ہی ماہ ادراہی + حضور حال میں الخاص خوش ہی وہ + دکن

کی جسکو عطا کی خدا نے ہی شاہی + ہوا خطاب ہے خورشید جاہ کا اوسکو + فروغ خلق

ہی وہ مدظلہ العالی + مبارک اوسکو ہو تقریب اس ولادت کی + کر اوسکا شکر ادا نکتا

ہو نہیں یہ دعا + کہ نسبت یہ ترقی یہ جلد ہو کیسی + خدا کے فضل سے آتا ہے ابر جا اکثر سال +

برای اوسمیں بہاری جو ہی رہا سلے دلی + خضر حیات سلیمان مکان مسیح خصال + ہو شاہ زادہ

کہ خوش جسکو دیکھکر ہوجی + اور اسکی تسمیہ خوانی کی خود امیر کبیر + میانہ میں دہوم کریں بیاہ بہرزہی

خیلی + یہاں سکے جو امرا اور ان کیسے تمس میں حضرت + سلامت انکو رکہے حق ملک تحق نہی +

اسطح سے رہیں شاد اقتدار الملک + زیادہ جاہ ہو خورشید جاہ کا یون ہی + ہمیشہ انپہ

رہی والدین کا سایہ + ہو انکے سایہ میں اولاد بارور انکی + اور انکی آل کی اولاد کی جو

ہی اولاد + رہیں مدام وہ سایہ میں سبکے شاد سہی + کرون خطاب کی تاریخ عرض

شاہا + کہ جسکی دو سری ہو بحر دو سری ہو روی + ولہ :-

جب روز عید فطر ہی خورشید جاہ کا + نجف خطاب خوش کر اہی

و علم برقلک گیس از زبان انگریزی در زبان هندی یا اردو ترجمه کرده نام آن شمسیه نهاده و دستور را نیز
چاپ نموده بر طالبان آن علوم تقسیم کردند غیر ازین دیگر بسیار کتب مثل جغرافیه و کره و کیمستری و دیگر
و دیگر علم و کلیات عشره و حساب وغیره دیگر مسائل علوم چند که نام آنها هم مردمان اینجا نشنیده باشند
ترجمه نموده و بعضی از آنها را هم چاپ کرده به تقسیم نمودند و اراده بعضی بود و معلومات علم عمارت بسیار خوب
نقشه پیشتاق انجا نیز از احداثات با تماشا و عمارت به خصوص باغ جهان نما و مکانات بود و باشش
و نیز است هزاران آلات علم اقسام اقسام هزاران روپیه فرستاده از ولایت طلبیده شد و کتابها
آنها را ترجمه کرده فقط از جودت ذهن خود عمل هر یک بخوبی همچنین میکردند که دانندهٔ آن فن دیده
میکردند و تحسین میگفتند که این علوم و این آلات در اینجا نیست شما از کجا آموختید شما از کجا یاد گرفته
چیز است از مصنوعات طبیعت جناب را نسبت بود مثل اشیای مصنوعی ولایتی دیده از انسان و باجمعیت
علم آن دانسته مطلع شده یکدیگر مثل همان نقل همچنین میساخت که بیننده گاهی فرق نمیتوانست کرد که
این اصل است و این نقل و بسیار تراکیب خود هم ایجاد میکردند همچنین که مطبوع اهل ولایت باشند چون
هر عرض خواه عرضی باشد خواه طولی در هر امر مختصر معقول موافق فهم آن داده قرار این که بسیار دقیق
بسیار درست مطبوع پسندیده بلکه بیشتر در تقریبات عروسی ها مردم منتظر آرایش میبودند و از برای
آرایش و آتشبازی وغیره در راه و بازار هجوم میکردند در مزاج ضبط هر قسم اوقات عادت شده و از
ساعت ضروریه وغیره ساعات و دقایق روز و شب معمول کرده بودند در تمام عمر فرق نکرد در
هیچ حالت نه در صحت و نه در بیماری فقط آلات زمانه سنج یعنی گهری آلارم منترین حسینی ولی
ز تابستان را نیز همه طرح تازه مثلا گرمای تری خشکی بارش طوفان وغیره دریافت در همه مکانات

رساله ششم

عنایت فرمودن جاها یعنی جاهای مقرر کردن تاریخ بست و یکم این ماه ذکره تقسیم نمودن شمار

بود و یکی ماده و نو بیچ که معظم له بس احمد بفرمودند آوشان معتمد الملک محمد خان بهادر مرحوم ترقی داد

و ... اسنفرفا و تعظیما ادا کرده آمد هر چهار فرض باین طرح بودی

بسیار ... بعضی امر بیست ضروری مثل رقص و غیره خرابات که خلاف شرع شدند پس آن مقتدای

... نفس و از طریقت هم مطلع بری سید ... نسبت با عدا آدمی ... فخر الدین

... چون آوشان تشریف می آوردند تا دروازه استقبال کرده ...

یعنی قولی ... خود میگرفتند این آداب مرشد بود خوف خدا هر کار را بر مرضی او گذاشتن الی الشاء الله تعالی

هیچ امری نسبت بطرف خود داده گر ... بعد از عشا در حجره تنهایی تسبیح از جناب باری عز اسمه دعا میخواستند

معلوم نیست که چه میخواست و چگونه زاری میکرد و بعد فراغ باز روشنی شد درین قول ...

... بسیار میکردند این قسم بوقت عید ... عید نماز می آمدند استاده میشدند ... میکردند ...

در ربیع الاول ربیع الثانی رجب و غیره چون دعوت ... میفرمودند برای زیادتی تعظیم ... خود ...

گرفته دست ... شیخ سعدی شیرازی علیه الرحمه چه خوش گفته است بیت تواضع ز گردن فرازان نکو

گدا گر تواضع کند خوی اوست + لیکن ریا کار در هر لباس که آمد بار نیافت بازیگر هر چند دست کار ...

... بری استحباب قلبی الی ... یعنی راز آن فاش شد با اولاد نهایت محبت فرزندان را ...

میخواست رتبه هر یک را موافق رتبه خود بلکه ... زاید بلند پایه بخشیده بود همه را اعلی مقدور عطا کرده

خوشحال ... ربیع الاول ... قسم گذاشته بود و آنها هم همچنین سعادتمند که بهمه تمام متلقین شکر این عطیه عظمی

پیشانی بودند اگر کسی فوق تعریف کردی پیش خود منفعل میشدند که من این قابلیت ندارم و بهمه قابلیت ...
امیری چنان مغرور نه چنان متعصب و پندار نه چنان درویش هم آزاد مزاج نه چنان عالم ... بی علم
کر استاد ریاضی خود طبیعت بود لیکن تجربه کار جهاندیده خوبی عمر رسیده کار آزموده دوست ...
فراست از هر گونه بود خیرات از انواع اقسام اقسام میکرد تا فایده بعام خلق برسد چنانچه ...
اخراجات دیگر بسیار خیرات هر روزه مسلمانان را حلیم پخته دادن خورده روبروی علی الصباح تقسیم ...
حرفی درین لطف است برای همین در ذکر کردن می آید کلاه نو اطفال نابالغ را از دست خود ...
میخورانیدن پول دادن در دعوت عروسیها بخانه ملازمان خود رفتن جواهر و نقد و جنس ...
و داماد دادن عنایت کردن جلوس شادیها بخانه خود دعوت تقسیم طعام امرا ... حضور ...
مثل روشنی و آتشبازی و رقص وغیره بتکلف عظیم کردن طوری جوری طوری یعنی مجمعهای طعام جوری ...
خلعت ... خود دادن خود دادن خود دعوت حضور کردن شرایط ضیافت بخوبی بجا آوردن ...
زیارات بزرگان از افراط بجا آوردن تحفه های خوب بریانی پخته کرانیده در سال چندین بار ...
و مساکین خورانیدن در ماه ربیع الاول هر دو وقت حدیث شریف نهایت مودت شده شنیدن ...
کسی را انچنین شنیدن ندیده و هر ماه تاریخ یازدهم شیرینی ختم شدن اهل ...
هر قدر هر چند نادان و علمی مزاج باشد باین طور کار کردن که چند روز ... صحبت او شان
غنیمت بود و هر که چندی ماند لیاقت حاصل کرد بهر رفت عزت یافت آدمهای خود هر قدر قدیم باشند ...
پس در پناه و پرورش او شان نه در حمایت بنی درین همه ... استقلال از ابتدا تا انتها بر یک حالت ماند
در تمام عمر بکسی ایذا نداد حتی هوام و حشرات الارض را هم آزار نکرد حتی عقرب یعنی کژدم و مار ...

تحفه‌جات حضور پرنور ارسال نموده اند صاحب عالیشان با صاحبان دیگر و بی‌بیان یعنی خاتون‌ها
خانه باغ و باغ جهان‌نما تا بخانه اوشان آمدن و ایشان با فرزندان در دعوت بکوتهی میر فقیر با اقبال
شدن با بدان عطردان آمدن یعنی اوردن گفتگوی محبت شدن و سخنهای دوستی گفتن راه
همیشه جاری یعنی رسم احوال پرسی محافظت تن بطور خوب کردن میداشتند از اشیای مضرات پرهیز میداشتند
از هوای سرد و گرم آب و هوا خود را نگاه میداشتند کالی همیشه خوشبو میداشتند لباس نفیس کم میپوشیدند
غذای لطیف میخوردند حکمای انگریزی یونانی همیشه حاضر خدمت بودند چونکه تشخیص و تدقیق اهل ولایت مستقیم
است و ادویات ولایتی قوی العمل و سریع التاثیر است علاج داکتران میکردند موافق رای ایشان عمل میکردند
لیکن میلان خاطر طرف کمی غذا زیاده بود هر چند رای اطبا بود دانها گذارش میکردند لیکن این در آخر عمر
و اگرچه در هنگام جوانی وقت صبح پاو آثار روغن مغز بادام کشیده وزن کرده شده بود داده شده یعنی
برشته شده و نبات آمیخته نوش جان میکردند و وقت آرام پنج سیر شیر جوش داده شده
در مقدار بقدر یک سیر مانده باشد خورده استراحت میکردند عوض نا طاقت جسمی و فکر در هیچ کاری
نتوانست کردن رفته رفته سن شریف زیاده شد و غذا نهایت کم نهایت زیاده
شد جگر و شش ضعیف شد بر پاها ورم آمد او را هم تا دو سال نگاه بالی میکردند پس نفس گرفته شد
خفقان شد از آن تا سه ماه نگاه داشت آخرش استسقا شد صاحبزاده‌ها حاضر شدند اقتدار الملک بهادر بسیار
کوشش میکردند و خدمت بجا آورده اند خوب سعادت حاصل کردند نیز بدستور صاحبزاده سکندر اقبال
خورشید جاه بهادر دام اقبالهم اوشان روزها و شبهای ماه رمضان بیداری کردند روزه یعنی صیام
اینچنان گذشت که سحر هم نکردند و هیچ غذا نفرمودند این مردم بخت آور و نونک و گهواره اند ایشان

افسران فوج مطابق عمر شریف آنحضرت هشتاد و پنج قرابین سر کردند و این در زینه علیه سی شانه غم و الم

بزرگ و مرتبه بزرگ است بلی واقعی اوشان چنین بود در پین رباعیات این مخلف جنازه بجکس تا امروز بیرون

نیامده است دو بیت و یک رباعی ماده مشتمل رأس وفات آنجناب از رقم این دو بیت است و هی هذا

چون امیر کبیر و الا گوهر ٭ در سخا و کرم ز حاتم برتر ٭ کرد رحلت بجای سالش گفتم ٭ داخل مجلس رسول

اطهر ٭ رباعی ٭ آن شمس دکن بود امیر کبیر ٭ رخ چون ز جهان بجنت بنهفت ٭ تاریخ وفات او ز غیبی

هاتف ٭ شمس الامرا نور فردوس گفت ٭ ایضاً ٭ روز جمعه بستم شوال بود ٭ کرد رحلت شمس امرا فخر دین

1279

عبد قادر راقمه از هاتف ندا ٭ شد نهان اندرین شمس زمین ٭ این فصل قدسیت این بنده خاص بود

دنیا هم خوب دین هم خوب دیگر این قدر عمر این فرصت این فهم کجا و قطعه تاریخ از تصنیف محمد عبد القادر

کاتب است قطعه جناب عالی شمس زمان امیر کبیر ٭ بست رخت سفر زین جهان فانی بنیاد ٭ چو بود بستم شوال

دلیل جمعه بود ٭ نمود رحلت و بر جانش رحمت حق باد ٭ ز عبد قادر کاتب رقم شده تاریخ ٭ بجان پاک تو

رحمت دوام نازل باد ٭ **نظم مشتمل تعزیت و تهنیت از مصنف** ٭ آن امیر کبیر عالی قدر

آفتاب دکن همایون فال ٭ کرد رحلت چه بعد سه ساعت ٭ شب آدینه بیستم شوال ٭ نه و هفتاد

یکهزار و دوصد بود از هجرت نبی آن سال ٭ روز روشن شده شب دیجور ٭ عیش و عشرت نهاده رو

بملال ٭ شده آفتاب بود آن روز ٭ یافت آن شمس چون شرف وصال ٭ امرا را چه شمس آتش

بود ٭ شد خمیده زغم جهان چو هلال ٭ خنده برق شد نهان بفلک ٭ گریه ابر زد بیان سیال ٭ از سحرگاه

جمع شد خلق ٭ شد برآمد ضریح وقت زوال ٭ شمس بر رخ کشیده است ابر ٭ ماه بر دل نهاده داغ

کلال ٭ بر دکاکین و بام در ره زد رش ٭ از اناث و ذکور تا اطفال ٭ تا در شهر تا در درگاه ٭ چهره

در بیان اولاد و احفاد و ازواج آن امیر کبیر عمرانی سعد الله خان ... زوجه اول ... محل ... کبیر

النسا بیگم ... عرف ... بیگم اولاد نشده بود لیکن ... بعد از هم ... گذشت معظم الملک محمد ... الدین

بهادر ... که از بطن ... و الا ... یعنی محل سیوم بود ... در آغوش ... کرفته بود ... محل ... النسا بیگم

مرحومه مغفوره ... فوت ایشان ... بود ... ایشان ... خوش ... ایشان ...

... لطیف النسا بیگم صاحبه محل ... یک محل ... النسا بیگم صاحبه انتقال ... فوت ... شده ...

محل و محل سیوم ... پنج فرزند ... دختر بودند ... فخر الدین خان ... امیر الملک محمد ... الدین

خان بهادر معظم الملک محمد ... الدین خان بهادر ... دختر کالی بیگم ... نور الدین ... بیگم

... بیگم ... انتقال کردند اللهم اغفر ... دو فرزند ... او ... اقبال ...

عمدة الملک ... الدوله محمد رفیع الدین خان بهادر ... بتاریخ ... ذی الحجه الحرام ...

... و ... بهادر ... برای ... سعادت ... انتقال ... نقل ...

... یک ... یک ... چون ... شده ... جمیع ...

... محمد ... خان بهادر ... شمس الدوله شمس الملک ... الامرا امیر کبیر ثانی ...

... همراهی ... که سال ... تاریخ ... این ... قطعه عمدة الملک ...

شد ... از ... بود ... سال تاریخ او ... دولت و اقبال ...

... الدوله بهادر ... رشید الدین خان بهادر ... وقار الامرا ... که از ...

... الاخوش ... خوش کرد تاریخ ... ربیع الاول ...

... ماه ساون بود یعنی ماه باران بود ... مبارک ... [illegible]

ایضا رباعی

ایضا رباعی

ایضا رباعی

قصیده

قصیده

رباعی

رباعی

[illegible]

دیگر اقتدار الملک از بطن عفت پناه حشمت النساء بیگم صاحبه دو یک خورد محل هم نواب خورشید جاه بهادر [illegible]
صاحب اولاد یک پسر دو دختر محمد فیض الدین خان بهادر از بطن سبحانی بیگم صاحبه که در انتقال کرده و در
[illegible] بیگم صاحبه از بطن رحمت بی بی که آنهم غریق رحمت حق شدند از رحلتشم ماده تاریخ کرد رحمت [illegible]
که رحمت [illegible] رحمت حق شده نصیب همی و زینت النساء بیگم همنام والده حضور سکندر جاه بهادر
مغفور از بطن [illegible] خاص محل [illegible] دو محل هستند خاص محل و محل خورد و فضل الدین خان بهادر [illegible]
خواجه پادشاه [illegible] ساله برادر حقیقی خورشید جاه بهادر و دیگر [illegible] الدوله و حشمت الدوله
[illegible] فرزند [illegible] الملک محمد سلطان الدین خان بهادر مرحوم [illegible] پنج پوتیان یعنی دختران پسر اول
[illegible] النساء بیگم صاحبه زوجه [illegible] قرابت حضور [illegible] اولاد یک دختر سه ساله [illegible] بیگم
نام همنام والده [illegible] بهادر مرحوم دوم قادری بیگم چهار ساله [illegible] خواهران حقیقی
نواب خورشید جاه بهادر [illegible] سیوم افضل بیگم زوجه [illegible] ذی قرابت
[illegible] پنج فرزند [illegible] ولی الدین [illegible] الدین [illegible] النساء بیگم [illegible] النساء
بیگم از بطن [illegible] بی بی محل سیوم نواب اقتدار الملک بهادر چهارم [illegible] بیگم زوجه [illegible] ذی
قرابت [illegible] عزت النساء بیگم [illegible] حیات بیگم زوجه [illegible] ذی قرابت [illegible]
از بطن [illegible] بی بی محل خورد و نواب اقتدار الملک [illegible] محل نواب اقتدار الملک بهادر حسینی بیگم صاحبه [illegible]
[illegible] فیض الدین خان [illegible] الحمد لله که این رساله [illegible] الحکم
نواب [illegible] خورشید جاه بهادر [illegible]
[illegible] ۱۲۹۸ [illegible] نهم ماه رمضان

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

ج ت٣٩٤ ٩٥٢